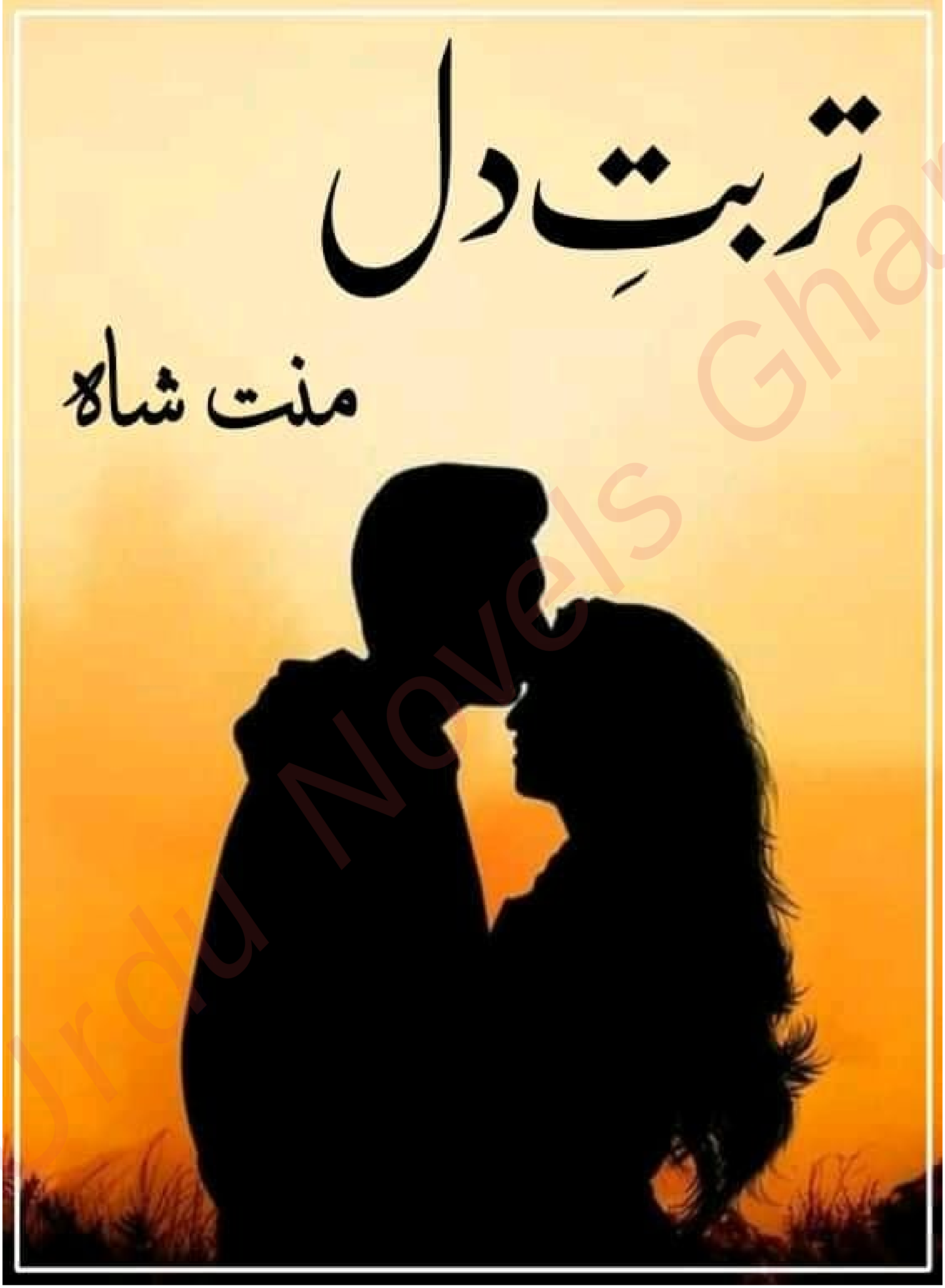

Urdu Novels Ghar

تربتِ دل

منت شاہ

Urdu Novels Ghar

چلو--- زکی نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا---

کہاں چلنا ہے سر---- ٹیکسی ڈرائیور نے مڑ کر دیکھتے پوچھا تھا-----

سامنے جو بلیک گاڑی ہے اس کا پیچھا کرو ہری اپ----

اس نے جیب میں سے گن نکالتے کہا تھا--- ڈرائیور کے رنگ اڑے تھے گن دیکھ کر-----

گاڑی جلدی اور تیز رفتاری میں چلانا--- وہ گاڑی کسی بھی طرح ہاتھ سے نکلنی نہیں چاہیے---- ورنہ تمہارا بھیجا اڑانے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا----

اس نے ڈرائیور کی کن پٹی پر گن رکھتے اس کے ٹریگر پر ہاتھ سے دباؤ بڑھاتے کہا تھا----

ٹیکسی ڈرائیور کے پسینے چھوٹے تھے حلق خشک ہوا تھا--- مگر اس وقت وہ صرف اور صرف اس کے حکم کی پیروی کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا--- کیونکہ اس کی سانسیں اس کی انگلی کے نیچے موجود ٹریگر پر تھیں----

سنیں مجھے لگ رہا ہے کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے--- بلیک گاڑی میں موجود عورت نے اپنے شوہر سے کہا تھا--- بار بار پیچھے دیکھتے ہوئے----

گھبراؤ نہیں اسے میں کبھی بھی اس کے عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دووں گا---- میں جانتا تھا کے وہ ہمارا پیچھا کرے گا اس کی لالچی خصلت سے اچھی طرح واقف ہوں میں---

اس نے گاڑی کی سپیڈ کو مزید بڑھاتے ہوئے کہا تھا----

بابا---- جوکر---- عورت کی گود میں بیٹھی چار سالہ بچی نے کہا تھا---جس کی بڑی بڑی ہیزل آئیز میں چمک آئی تھی--- بورے بالوں میں مقید دو پونیاں ہنستے ہوئے ہلیں تھیں---

سفید فراک پہنے وہ اپنے سامنے موجود جوکر کو دیکھ کر پر جوش ہوئی تھی-----

اچانک ان کی گاڑی کے سامنے جوکر آیا تھا--- اپنے مخصوص لباس میں سر پر کیپ پہنے ناک پر گول موٹا سا بڑا سا لال موتی سجائے ہاتھوں پر سفید دستانے چڑھائے----

اس کے ہاتھ میں ایک شیشے کا لائٹنگ والا میوزک باکس تھا--- جس میں سے ایسی دھن نکل رہی تھی---- جو پل بھر میں میسمرائز کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی----- اور چھوٹی چھوٹی تتلیاں اردگرد جگمگا رہیں تھیں----

یہ----یہ--- اسی کا ساتھی ہے--- پلیز آپ کچھ کریں--- مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے---- عورت نے اپنے شوہر کی طرف دیکھتے کہا تھا اور اپنی بیٹی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا----جو گاڑی روک چکا تھا--

ماما آئی وانا سی۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ میں موجود پزل باکس گاڑی کی سطح پر غصے سے پھینکتے اپنی ماں کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹایا تھا۔۔۔۔

اوہ میک یو ریچ۔۔۔۔ پچھلی گاڑی میں موجود زکی جوکر کو دیکھ کر ہنسا تھا۔۔۔۔

گاڑی روکو۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور سے کہتا وہ گن لیے جوکر کو وکٹری کا نشان دکھاتا اس گاڑی کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا تم اور تمہارا دوست وہ فارمیولہ چھپا لیں گے مجھ سے۔۔۔۔۔ اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور بند گاڑی کے چاروں شیشوں پر فائر کیے تھے۔۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی اپنی بچی کو چھپانے۔۔۔۔ نیچے ہوئے تھے۔۔۔ اس آدمی نے اس بچی کے گرے ہوئے پزل باکس کو اٹھایا تھا۔۔۔ گاڑی کی چابی نکال کر سکریچز سے کچھ لکھا تھا۔۔۔ اور سیدھا ہوا تھا۔۔۔۔

ایسا اس نے چند سیکنڈز میں کیا تھا۔۔۔۔

کھولو دروازہ۔۔۔۔ اس نے گن سے شیشے پر ہٹ کرتے کہا تھا۔۔۔۔پھر اس کی بیوی کے سینے کا نشانہ لیتے ہوئے اس کے دل کے مقام پر فائر کیا تھا۔۔۔۔ اور وہ اسی پل بے جان ہوئی تھی۔۔۔۔

ننھی گڑیا اب خوفزدہ ہوئی تھی کبھی سامنے چلتے شیشے کے لائٹنگ بوکس میں سے نکلتی روشنی اور میوزک کی دھنوں کو سنتی اور کبھی اپنی ماں کے سینے سے نکلتے خون کو دیکھتی۔۔۔

بے بی گو اینڈ رن پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا گو فاسٹ۔۔۔ اس کے باپ نے اس کے ہاتھ میں پزل باکس پکڑاتے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اس کے ماتھے پر بوسا دیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

بٹ ماما بابا۔۔۔ بچی نے پزل باکس پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

بیٹا بابا فائٹ کر کے آتے رن مائی چائلڈ رن۔۔۔۔۔انسانوں سے دور بھاگنا ہے تمہیں کوئی بھی انسان بلائے پیچھے نہیں مڑنا جاؤ۔۔۔۔۔ باپ نے آخری تنبیہ کی تھی۔۔۔ وہ دروازہ کھولتی پزل باکس ہاتھ میں لیے پیچھے کی طرف بھاگنے لگی تھی۔۔۔ اندھیری رات سنسان سڑک پر۔۔۔۔

میک رن پکڑو اس بچی کو۔۔۔ وہ گن والا شخص جوکر پر چلایا تھا۔۔۔۔

اس کے پاس کچھ نہیں ہے اسے جانے دو۔۔۔ اس کے باپ نے گاڑی سے نکلتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے بتاؤ وہ محلول تم نے اور تمہارے دوست نے کہا رکھا ہے میں چھوڑ دوں گا۔۔۔ تماری بچی کو۔۔۔زکی نے اس کی ٹانگ پر فائر کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میری بوٹی بوٹی بھی نوچ لو گے تب بھی نہیں بتاؤں گا وہ ہم دونوں دوستوں کی محنت ہے تم ہڑپ نہیں سکتے اس کو زکی۔۔۔۔۔ اس نے ٹانگ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔ جہاں فائر لگا تھا اور خون۔ بہہ رہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے دین الوادع اس فارمیولہ کو میں دنیا کے سامنے کبھی نہیں لانے دوں گا تم دونوں کو۔۔۔ اب اوپر جا کر لوگوں کی بھلائی اور اپنے نام کی شہرت کے لیے کچھ کرنا کیوں کے زکی کو اپنے سے آگے کسی کو بھی دیکھنے کا شوق نہیں ہے۔۔۔۔

اس کے منہ میں گن گھساتے اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر اس کے حلق میں فائر کیا تھا۔۔۔۔ گولی حلق کو چیرتی جسم میں پھڑپھڑاتی اس کی سانسیں ساکت کر گئی تھی۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور اپنی ٹیکسی میں بیٹھا وہ سب منظر دیکھ کر بے جان ہوا تھا۔۔۔ دور سے پولیس موبائل کے ہارن کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

وہ پلٹا اسی ٹیکسی ڈرائیور کی ٹیکسی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

جتنا جلدی ہو سکتا ہے بھگاو گاڑی ورنہ تمہیں نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔۔اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو پھر سے دھمکی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اور وہ بیچارہ اپنا حلق تر کرتا پولیس موبائل کے آنے سے پہلے زکی کو وہاں سے بھگا لے گیا تھا۔۔۔۔

میک اس ننھی بچی کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔ اسے پکڑنے کے لیے کے پولیس موبائل کی آواز پر سڑک کے دوسرے کنارے لگے درختوں کی اوٹ میں چھپا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا آپ ایسے کیوں بھاگ رہے ہو۔۔۔۔ اس بچی کو بھاگتا دیکھ پولیس موبائل رکی تھی اور اس میں سے ایک انسپکٹر نے اتر کر پوچھا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔ما۔۔۔ماما۔۔۔کو فائر کیا ان بیڈ انکل نے۔۔۔ وہ خوف سے کانپ رہی تھی اور پسینے سے شرابور تھی۔۔۔۔ بس ہاتھ کی انگلی کے اشارے سے آگے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔

پھر اسی سمت دوڑنے لگی تھی۔۔۔۔وہ انسپکٹر بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگا تھا۔۔۔ میک نے نکل کر دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ اب پولیس والوں کے ساتھ تھی اس لیے اس کو پکڑنا بیکار تھا۔۔۔ وہ الٹے قدم واپس لیتا وہاں سے چل دیا تھا۔۔۔۔ وہ پولیس کو گاڑی کے پاس لے کر گئی تھی۔۔۔۔ مگر اپنی ماں کے ساتھ ساتھ اپنے باپ کو بھی مرا ہوا دیکھ کر وہ بے ہوش ہوئی تھی اور وہیں گری تھی۔۔۔۔جبکہ پزل باکس پر اس کی گرفت بے ہوشی میں بھی مضبوط تھی۔۔۔

جلدی چلاؤ۔۔۔ اور یاد رکھنا تم نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔ اپنی جیب میں سے پیسوں کی گڈی نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی جھولی میں پھینکتے دھمکی دیتے اور اسے ڈراتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اسی لمحے اس کا موبائل رنگ کیا تھا۔۔۔۔

ہاں ظہیر بولو۔۔۔ زکی نے کال رسیو کرتے کہا تھا۔۔۔۔

سر وہ کچھ نہیں بتا رہے تھے دونوں میاں بیوی ہاتھا پائی ہوئی اور مجھے مجبوراً ان دونوں کو مارنا پڑا۔۔۔

ظہیر نے اطلاع دی تھی۔۔۔۔

ہمممم ان کے سامان اور دونوں کے گھروں کی تلاشی لو کہیں نا کہیں تو چھپایا ہو گا۔۔۔ زکی نے کنپٹی مسلتے کہا تھا۔۔۔۔

سر دونوں کے گھروں کی تلاشی لے چکے ہیں کچھ نہیں ملا کچھ بھی نہیں ہے وہاں۔۔۔۔

ظہیر نے کاندھے اچکاتے ہوئے نفی میں اسفسار کرتے کہا تھا۔۔۔

ہمممم تو یہ قصہ یہی ختم میں تمہیں اور میک کو نہیں جانتا اب۔۔۔۔

میرا مقصد اس محلول کو دنیا کے سامنے نا لانا تھا۔۔۔ کیونکہ اگر وہ محلول دنیا کے سامنے آتا تو پھر ان دونوں کا نام ہوتا اور میں بہت پیچھے رہ جاتا۔۔۔۔ خیر تمہیں تمہاری پے منٹ مل جائے گی۔۔۔۔

دو ٹوک لہجے میں کہتے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

چل ارسم تیار ہو جا جلدی سے---- ایحاب نے اس کے ساتھ بیٹھتے کہا تھا---
کوئی بھی فضول بکواس کی نا ایحاب تو قسم سے جان سے مار دوں گا---- ارسم نے آنکھیں نکالتے ہاتھ کا پنچ بنا کر دکھاتے کہا تھا----
ٹھیک ہے ماما میں بھی نہیں جا رہا میں وہاں کس کی شکل دیکھوں گا مجھے بھی کمپنی چاہیے---- ایحاب نے دوسرے صوفے پر بیٹھی اپنی ماں کی طرف دیکھتے کہا تھا---
پھوپھو--- مجھے فوت ہونے کا کہہ دیں خوشی خوشی ہو جاؤں گا مگر اگر آپ نے یہ کہا کے ایحاب کے ساتھ ان خانز کی پارٹی پر چلے جاؤ تو مجھے قسم ہے شیخ رشید کی چھت سے کود کر جان دے دوں گا----
ارسم نے سویرا بیگم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے شروع میں منت کرتے اور پھر مصنوعی آنسو چہرے پر سجانے کی ایکٹنگ کرتے کہا تھا----
توبہ کرو ارسم مریں تمہارے دشمن ابھی تو میں تم لوگوں سے یہ نہیں کہتی کے ایحاب ارسم بزنس سنبھال لو میری طبیعت ٹھیک ہوتی تو میں خود چلی جاتی--- مجھے پتہ ہے میں نے کس طرح تم چاروں کو پالا ہے---- بھائی بھابھی کے جانے کا دکھ---

پھر ایحاب کے پاپا کی موت---- یہ بزنس----

پھ---پھوپھو ہم چلیں جائیں گے ایزی---- ارسم اور ایحاب دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے سرد آہ بھرتے کہا تھا--- جانتے تھے سویرا بیگم کا ہر بار کا دہرایا ہوا لیکچر شروع ہونے والا ہے تب ہی ٹوک دیا تھا--- اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا--- جانا تو ہر حال میں تھا---

کہاں ہے یہ فاحا کی بچی آج میں اسے چھوڑوں گی نہیں ماما---- ایشال اوپر سے سیڑھیاں پھلانگتی آئی تھی ہاتھ میں ایک سفید کرتا تھا---- غصے سے منہ لال ہو رہا تھا----

پھوپھو پلیز اس بار بچا لیں--- پکا نیکسٹ ٹائم نہیں کروں گی--- فاحا نے سویرا بیگم کے پیچھے چھپتے کہا تھا----

ہٹ جائیں پیچھے ماما--- آج اس کا قتل میں کروں گی اور پھر اسکے فرشتے اس کے قاتل کی جاسوسی کریں گے----پتہ نہیں کونسا کیڑا ہے اسکے اندر جو اس کو سکون سے رہنے نہیں دیتا---

اس نے فاحا تک پہنچتے کہا تھا---

ایحاب بچا لو یار--- پکا فرائس بنا کر دوں گی اپنے ہاتھوں سے--- فاحا اب ایحاب کے پیچھے چھپ رہی تھی----

کوئی گناہ تھوڑی کیا ہے چھوٹی سی غلطی ہی تو ہوئی ہے--- وہ ایحاب کے پاس فاحا کو پہنچتے دیکھ چکی تھی تب ہی صوفے کی پشت پھلانگتی ارسم کے پیچھے پہنچی تھی----

ہوا کیا ہے کیا کیا اس سپائے (جاسوس) نے----

ارسم نے اسے ایشال سے چھپاتے کہا تھا---

یہ پوچھو کیا نہیں کیا اتنی مشکل سے یہ کرتا ڈیزائن کروایا تھا--- مجھے آج پہن کر جانا تھا---

اور اس نے دیکھو کیا کر دیا---

یہ سارے نمبرز یہ ایڈریس اور یہ نام میرا کرتا ہی ملا تھا لکھنے کو--- میں بتا رہی ہو ارسم خدا کا واسطہ ہے اس کا دماغی توازن درست کرواؤ----

اس نے غصے سے چلاتے کہا تھا اور پھر صوفے پر بیٹھی تھی--- آنکھیں پانی سے بھریں تھیں----

ایحاب ارسم اور سویرا بیگم بھی صوفے پر بیٹھ گئے تھے--- کیونکہ اگلا سین بھی وہ جانتے تھے----

آئی ایم سوری ایشی--- ایکچولی اس وقت کوئی پیپر نہیں مل رہا تھا--- اور وہ سب نمبرز اور ایڈریسز ضروری تھے نوٹ کرنے مجھے کچھ نہیں ملا تو میں نے اس کرتے پر لکھ سوری----

وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے پاس آئی تھی پھر اس کے قدموں کے پاس بیٹھ کر کانوں کو پکڑتے بولی تھی۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔ اس نے اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

سوری ایشی پلیز۔۔۔ مت ناراض ہو۔۔۔ اس کے ہاتھ پکڑ کر منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔اور آنکھوں میں آنسو لائی تھی۔۔۔۔

میں نہیں ناراض فاحا۔۔۔۔ تم رو رہی ہو میں نے اتنا کب ڈانٹا پلیزمت رو۔۔۔۔ فاحا کے ہاتھوں کو پکڑتے اسے صوفے پر بٹھاتے گلے سے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

فاحا نے اس کے گلے لگے سویرا اسحاب اور سویرا بیگم کو آنکھ ماری تھی۔۔۔۔ مطلب اسکا ڈرامہ کام کر گیا تھا۔۔۔۔ ایشال کا غصہ سیکنڈوں میں اڑن چھو ہوا تھا۔۔۔ دیکھ ہی نہیں سکتی تھی وہ فاحا کی آنکھوں میں آنسو۔۔۔۔۔

بچپن سے تو ساتھ تھے۔۔۔۔

چلو جی اب ایشال تم نے مجھے معاف کر ہی دیا ہے تو یہ کرتا مجھے دے دو باقی کے پن پوائنٹس لکھنے کے کام آئے گا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے کرتا کھینچتے اوپر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

فاحا کی بچی اللہ تمہیں عقل دے وہ بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے ہی گئی تھی۔۔۔۔

یہ سی آر ہاوس تھا۔۔۔۔ چوہدری پلس راندھاوا ہاؤس۔۔۔۔ جہاں پانچ مکین اور نوکروں کی فوج رہتی تھی۔۔۔۔

ارسم سلطان چوہدری اور فاحا سلطان چوہدری ارسم پانچ سال کا اور فاحا ڈھائی سال کی تھی جب ان کے والدین کا قتل ہوا تھا۔۔۔۔ کیوں ہوا کیسے ہوا یہ مسٹری آج تک کسی سے نا سلجھ سکی۔۔۔۔

ایحاب راندھاوا اور ایشال راندھاوا۔۔۔۔ سویرا بابر راندھاوا کے بچے۔۔۔۔ بابر صاحب کا انتقال ہارٹ اٹیک سے ہوا جب ایحاب ساڑھے چار سال اور ایشال تین سال کی تھی۔۔۔۔اور یہ واقع اس کے بھائی بھابھی کی وفات کے تین ماہ بعد ہی پیش آیا چونکہ بابر راندھاوا اکلوتی اولاد تھی اور ماں باپ بھی وفات پا چکے تھے تو سویرا راندھاوا اپنے بچوں سمیت چوہدری ہاؤس شفٹ ہو گئی پھر اپنے بچوں کے ساتھ اپنے بھائی کے بچوں کی بھی پرورش کی اور بزنس سنبھالا آج وہ سب گریجویشن کرنے کے بعد اپنی اپنی فیلڈ میں آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔ خوشیوں اور مسکراہٹوں سے اس بھرپور فیملی کے چہروں پر خوشیاں لانے ان کی کھلکھلاہٹیں سننے کے لیے سویرا راندھاوا نے دن رات ایک کیا تھا۔۔۔

میں بتا رہا ہوں میں وہاں زیادہ دیر نہیں رکوں گا۔۔۔ ارسم نے صاف لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تیار ہو جا تیری شکل دیکھ کر وہاں لوگ زیادہ دیر نہیں رکیں گے--- اصحاب نے ہانک لگائی تھی اور اپنے کمرے میں گم ہوا تھا---

کاش بھیا "بھابھی" بابر آپ زندہ ہوتے اپنے انگن کے پھولوں کی مسکراہٹوں کو یوں چمکتا دیکھتے ہنستے لڑتے بولتے دیکھتے تو آپ کا بھی سیروں خون بڑھتا جیسے میں جیتی ہوں ان کے چہرے دیکھ کر----

سویرا بیگم نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دیکھو روحیل میں یہ بات تمہیں گھر پر بلا کر بھی کر سکتا تھا مگر چونکہ تم بیٹی کے باپ ہو اس لیے تمہارے پاس پہنچ کر تمہیں پوچھنا زیادہ بہتر لگا مجھے-----

روحیل کے سامنے بیٹھے ان کے بزرگ ماموں نے کہا تھا----

جی جی ماموں میں سمجھ سکتا ہوں مگر سچ پوچھیں تو میں اب بھی یہی کہوں گا کے آپ کو میرے پاس آنے کی ضرورت ہی کیا تھی----اپ یہ رشتہ وہیں کر دیتے---- مجھ سے زیادہ میری اولاد پر آپ کا حق ہے آپ دادا ہیں میرے بچوں کے--- اور ویسے بھی منتہا کے کے لیے

گئے فیصلے پر میں آپ پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتا ہوں۔۔۔۔اور منتہا کے لیے اس سے نرڑھ کر سعادت کیا ہو گی کے وہ اپنے تایا کے گھر جا رہی ہے۔۔۔ روحیل صاحب نے خوش ہوتے سعادت مندی سے کہا تھا۔۔۔۔ کمرے میں اس وقت منتہا کی تائی اس کے دادا اس کا باپ اور اس کی ماں بیٹھے اس کی تقدیر کا فیصلہ کر رہے تھے۔۔۔

آپ ایک بار منتہا سے تو پوچھ لیں وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔ وہ پڑھی لکھی ہے آج ہی اس نے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا ہے وہ بھی فرسٹ ڈویژن میں اس کے آگے بہت سارے خواب ہیں۔۔۔ اور حسین وہ تو ان پڑھ ہے ایک پڑھی لکھی لڑکی کا ایک ان پڑھ لڑکے کے ساتھ جوڑ نہیں بنتا اس کی پوری زندگی پڑی ہے۔۔۔۔

منتہا کی ماں نے روحیل صاحب کی گھوریوں کے باوجود بیٹی کے حق میں بولنا اپنا فرض سمجھا تھا۔۔۔۔

ماں تھی اس کا مستقبل کیسے بگڑتا دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

معاف کرنا بی بی میرا بیٹا بے شک پڑھا لکھا نہیں مگر پڑھے لکھوں سے زیادہ کماتا ہے۔۔۔۔۔ اتنا کماتا ہے جتنا ڈگریوں والے بھی نہیں کماتے۔۔۔۔

رخسانہ تائی نے ماتھے پر تیوریوں کو چڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے رخسانہ میرے خیال میں سیما کا بھی اپنی بیٹی کے حق میں بولنا نا جائز نہیں ہے ---تو ایسا کرتے ہیں ہم روحیل کو بھیج دیتے ہیں وہ بچی کی رائے لے کر آہ جاتا ہے ابھی--- پھر جیسے منتہا کہے گی ویسے ہی ہو گا---جاو روحیل منتہا سے پوچھ آؤ----

انہوں نے روحیل صاحب کو نرم لہجے میں کہا تھا----

مجھے وہاں جانے کی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا میں کہوں گا میری بیٹی ویسا ہی کرے گی--- میں منتہا کو آپ سب کے سامنے بلا کر پوچھ لیتا ہوں مجھے فخر ہے اپنی تربیت پر---

جاؤ سیما جا کر منتہا کو بلا کر لاو--- روحیل صاحب نے بڑے فخر سے کہا تھا---اور پھر سیما بیگم کو حکم دیا تھا----

منتہا چلو تمہارے بابا بلا رہے ہیں دادا اور تائی آئے ہیں اور دیکھو اگر وہ رشتے کا کہیں تو صاف انکار کر دینا کہنا مجھے ابھی پڑھنا ہے---- ٹھیک ہے----

وہ جو کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی--- ماں کے بازو پکڑ کر اٹھانے پر اٹھی تھی----

کون سا رشتہ ماما کیا کہہ رہی ہیں--- وہ چونکتے ہوئے پوچھنے لگی تھی----

تمہارے تایا زاد حسین کا رشتہ--- تم نے صاف انکار کرنا ہے--- سن رہی ہو--- اس کے سر پر دوپٹہ دیتے اس کو اپنے ساتھ لے کر چلتے کہا تھا----

Urdu Novels Ghar

اور وہ ماں کی بات سن کر شاکڈ کے عالم میں چلتی ہوئی اس کمرے تک پہنچی تھی--- جہاں اس کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا---

آسلام و علیکم آگے بڑھ کر اس نے دادا اور تائی سے پیار لیا تھا----

آؤ منتہا یہاں آؤ اپنے بابا کے پاس--- روحیل صاحب نے پیار سے پکارتے پاس بٹھایا تھا---اور وہ بیٹھ گئی تھی---

بیٹا بابا کی جان--- تمہارے دادا رشتہ لائے ہیں تمہارا حسین کے لیے---- میں تو تمہارے دادا کوہاں کر چکا ہوں---کیونکہ میں جانتا ہوں کے میری بیٹی کبھی بھی میرے فیصلے سے اختلاف نہیں کرے گی---- کیونکہ میں نے بہت اچھے سے تربیت کی ہے تمہاری---

تمہارے دادا کے بہت احسان ہیں ہم پر بیٹا جب میں دوسال کا تھا اور میری ماں یتیم ہوئی تھی تو میرے ماموں یعنی تمہارے دادا ہمیں اپنے ساتھ لے آئے پھر انہوں نے اپنی بیوہ بہن اور مجھے اور تمہارے تایا کا ہر طرح سے خیال رکھا ہمیں پڑھایا لکھایا اور ہماری شادیاں کی مگر میری ماں کی وفات کے سترہ دن بعد تمہارے تایا کی وفات اور پھر حسین اور اعظم کی دوبارہ سے زمہ داری تمہارے دادا نے اٹھائی---

بیٹا میں کس کس احسان کو ان کے یادرکھوں--- الغرض یہ مسیحا تھے ہمارے---

اور اب ان کی خواہش ہے کے ہمارے بچے آپس میں مل جائیں اس لیے وہ حسین کا رشتہ لائے تمہارے لیے--- بیٹا میرے خیال میں اس میں پڑھے لکھے نا ہونے کے علاوہ کوئی بھی خامی نہیں---

اور میرے لیے اس سے بڑھ کر خوشی کی بات اور کیا ہو گی کے تم۔اپنے تایا کے گھر جاؤ گی---

روحیل صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے ہر بات کہی تھی--- اور بولتے ہوئے ان کی آواز بھرا گئی تھی--- منتہا نے نظر بھر کر باپ کو دیکھا تھا--- جس کی عزت اس وقت اس کے ہاتھ میں تھی--- سامنے بیٹھی ماں کو دیکھا تھا--- جس کی آنکھوں میں تنبیہہ تھی انکار کی---

جتنا مرضی پڑھ لو تمہاری اکڑ اور کس بل جلدی نکالوں گا--- ایسا داغ لگاؤں گا تمہاری زندگی پر کے پچھتاتی پھرو گی---- حسین کے کہے جملے منتہا کے کانوں میں گونجے تھے----

کہو بیٹا کوئی زبردستی نہیں ہے اپنے دل کی سنو بغیر کسی سٹریس کے--- دادا نے شفیق آواز میں کہا تھا---

بولو منتہا بابا ساتھ ہیں اپنے بیٹے کے----

بابا نے بازو کے حالے میں لیتے سینے سے لگاتے کہا تھا----

دا۔۔۔دا۔۔۔ دادا جو بابا کا فیصلہ ہے وہی میرا فیصلہ ہے کہتے ہوئے نا اسکے دل نے اس کا ساتھ دیا تھا نا اس کی دھڑکنوں نے۔۔۔ سامنے بیٹھی تائی کی آنکھیں خوشی سے چمکیں تھیں۔۔۔ ماں کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے بیٹھی کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر باپ کا سر فخر سے مزید اونچا ہوا تھا۔۔۔

تائی نے منہ میں مٹھائی ڈالی تھی اس کے۔۔۔ آج اسے پہلی بار احساس ہوا تھا کے کبھی کبھی میٹھا زہر سے بھی بدتر ہوتا ہے۔۔۔۔

سب خوش تھے مگر جس کی قسمت منٹوں میں بدلی تھی۔۔۔ اس کا دل کرچیوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس کے خواب اس کی زندگی۔۔۔ تربیت عزت کے وقار کی بھینٹ چڑھ گئے تھے۔۔۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بھل بھل بہہ رہے تھے۔۔۔۔

منتہا منتہا ذوئیشہ کی کال آہ رہی ہے سن لو۔۔۔۔ سیما بیگم نے باہر سے ہی آواز لگائی تھی۔۔۔

وہ خیالوں کی دنیا میں واپس آئی تھی۔۔۔ بہتے آنسوؤں کو آنکھوں سے پونچھا تھا۔۔۔ اس فیصلے کو دو سال ہو گئے تھے۔۔ دادا مر گئے تھے۔۔۔ اس کے پاس انکار کا حق ابھی بھی تھا۔۔۔ مگر دادا کے کیے گئے رشتے کو توڑ چڑھانے کا فریضہ اسکے سر تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

تم آہ رہی ہو یا نہیں۔۔۔ ذوئیشہ نے وارننگ والے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

تم جانتی ہو زوئیشہ میری مایوں ہے میں کیسے----

اس نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے کاٹتے کہا تھا----

میں کچھ نہیں جانتی ڈیرہ گھنٹے تک ڈرائیور کو بھیج رہی ہوں ویسے بھی تب تک تمہاری رسم ختم ہو جائے گی---انٹی سے میں پوچھ چکی ہوں----

اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا----

میں وہاں آہ کر کیا کرو گی ذوئیشہ ویسے بھی انسانوں کے درمیان کھڑے ہوتے تمہیں ڈر لگتا ہے کمرے میں بند رکھو گی مجھے بھی اپنے ساتھ----

منتہا نے آخری کوشش کی تھی انکار کی----

اچھا ہے کچھ پل اور مل جائیں گے ایک دوسرے کے ساتھ ویسے بھی شادی کے بعد کہاں ملنا ہو گا--- بس جلدی سے آہ جاؤ آئی ایم ویٹنگ ذوئیشہ نے کہتے کال ڈسکنکٹ کی تھی---

آدھی بے وقوف ہے یہ پاگل دوست میری--- منتہا اس کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لاتے مسکرائی تھی اور پھر رسم کے لیے باہر چلی گئی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

اس ٹھرکی کو بھی کال کر دیتے بچیاں تاڑ لیتا صبح پھر بھونکے گا۔۔۔ ارسم نے گاڑی چلاتے ہوئے ایحاب سے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ بس کر دے وہ ساتھ ہو گا تو تین گھنٹے سے پہلے نہیں نکلیں گے ہم۔۔۔ ایحاب نے ہاتھ جوڑتے کہا تھا ارسم کو۔۔۔۔

بڑی کوئی ٹھرکی روح ہے خبیث میں۔۔۔ارسم ہنسا تھا۔۔۔

لو جی تنک دا ڈیول اینڈ ڈیول از ہئیر۔۔۔۔ ارسم کے موبائل پر ارحام کا نمبر بمع تصویر جگمگاتا دیکھ ایحاب نے کہا تھا۔۔۔

ابے کیا کر رہا ہے کاٹا کیوں۔۔۔ ایحاب کو کال کاٹتے دیکھ ارسم نے کہا تھا۔۔۔۔

دو گھنٹے تک اس کی کال رسیو مت کرنا یار۔۔۔۔ بند رہنے دو۔۔۔ ایحاب نے فون سائلنٹ پر لگایا تھا۔۔۔۔

کتوں مجھے نکال کر کون سی پارٹی انجوائے کرنے جا رہے ہو منحوسوں۔۔۔۔ میں تمہارے گھر پر ہوں اس وقت جلدی سے ایڈریس سینڈ کر دو نہیں تو سویرا انٹی سے میں پوچھ ہی لوں گا۔۔۔ ایحاب نے اسی وقت ارحام کا آیا میسج اونچی آواز میں پڑھتے ارسم کو سنایا تھا۔۔۔۔

پھوپھو کو میسج کر کے اسے ایڈریس نا بتائیں تڑپنے دے اس کو۔۔۔ اس کی روح پھڑکتی رہے۔۔۔ ارسم نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔ پانچ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ پارٹی کی اینٹرس پر موجود تھے۔۔۔۔

وش یو مینی مینی ہیپی رٹنس آف دا ڈے مسٹر حائسم ولید خان۔۔۔

ایحاب نے اس کے ہاتھ میں پھولوں کا بکے دیتے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو ایحاب راندھاوا صاحب۔۔۔ آپ کی ماما یعنی سویرا راندھاوا کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔

حائسم نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔۔

ماما بہتر ہیں اب۔۔۔۔یہ ارسم سلطان چوہدری۔۔۔۔ ایحاب نے ساتھ کھڑے ارسم کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ ان کو کون نہیں جانتا دا ہائنگنگ سٹار۔۔۔۔ ماشاءاللہ۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔۔ ارسم نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

فائن اینڈ وش یو آہ ویری ہیپی برتھڈے۔۔۔۔ ارسم نے ہاتھ ملاتے کہا تھا۔۔۔۔

تھنکیو آپ انجوائے کریں میں آتا ہوں ابھی ایکسکیوزمی۔۔۔۔ حائسم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور دوسری جانب چل دیا تھا جہاں سے اسے اس کی دادی نے اشارہ کیا تھا کسی کو اس سے ملوانے کا۔۔۔۔

پرسنیلٹی ہے ویسے بندے کی ارینجمینٹس بھی کافی یونیک ہیں--- ابحاب نے سادگی سے سجے اس برتھ تھیم کو دیکھتے سراہتے ہوئے کہا تھا----

ہمم اٹس نائس---- ارسم نے کولڈرنک کا گھونٹ بھرتے کہا تھا--- جب اچانک نظر اوپر بنے ونڈ گلاس کے پار گئی تھی----

لائٹ پرپل آنچل لہرایا تھا---- لمبے بال کمر پر گرے لہرا رہے تھے---- ہوا سے بال اڑے تو پتلی کمر نے اس کی بصیرت کو اپنی طرف کھینچا تھا---چہرے دیکھنا کی خواہش جاگی تو آنکھیں پلک جھپکنے سے بھی انکاری ہوئیں تھیں---- مبہوت ہوا چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کے ونڈ گلاس سے لگا وجود آگے ہوا تھا---- اب بس وہاں اس کا پرپل انچل لہرا رہا تھا اور چند تتلیاں---- جگمگا رہیں تھیں-----

واؤ یار واٹ آہ ویو آئی شورلی سے یہ روم دیکھنے کے قابل ہو گا---- دور سے ہی فیسینٹیگ لگ رہا ہے----

ابحاب نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے کہا تھا---

اور تجھے پتہ ہے مجھے ایسی چیزیں بہت اٹریکٹ کرتی ہیں---- ارسم نے آنکھ ونک کی تھی ابحاب کو اور آگے پیچھے ایک دوسرے کے اندر کی طرف چل دیئے تھے----

ذوشی کہاں ہو تم۔۔۔۔ وہ جو رسم ختم ہونے کے بعد اس کے بھیجے گئے ڈرائیور کے ساتھ اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔ فون کر کے اسے پوچھنا مناسب سمجھا تھا۔۔۔۔ ورنہ اتنی بڑی حویلی میں گمنام گھومتی رہتی۔۔۔۔

بیک یارڈ کی طرف ہوں آہ جاؤ۔۔۔۔ ذوئیشہ نے کہا تھا۔۔۔

بیک یارڈ ایک تو اس لڑکی سمجھ نہیں آتی عجیب خلائی روح ہے اس میں وہ سفید رنگت پر غصہ جمائے۔۔۔۔ غصے سے لال ہوتی نازک ہاتھوں سے اپنا مایوں کا بھاری بھرکم شرارہ سنبھالے آگے بڑھ رہی تھی کے کسی ذی روح سے بری طرح ٹکرائی تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے کے ذمین بوس ہوتی کسی کے جان لیوا لمس نے اس کی کمر پر گرفت بڑھائی تھی۔۔۔ اور اسے اپنی باہوں میں سمایا تھا۔۔۔ گرنے سے بچایا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔ وہ تیار ہو کر اتری تھی جب ارحام نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔ وہ ارسم اور اسحاب سے ملنے آیا تھا اور ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔جب وہ نک سک سی تیار ہوئی نیچے اتری تھی۔۔۔۔ گرے کرتا وائٹ جینز کاندھے پر بیگ ہاتھوں میں مختلف بینڈز گلے میں لمبی

لمبی دو چینز۔۔۔ نازک سراپا کندھے سے تھوڑا نیچے سٹائلش کٹ بال۔۔۔ لائٹ سوفٹ میک اپ میں جان لیوا چلتی پھرتی قیامت لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اگنور کرتی آگے کو بڑھی تھی۔۔۔

میں پوچھ رہا ہوں کہاں جا رہی ہو قیامت بن کر۔۔۔۔ وہ منٹوں میں اس تک پہنچا تھا اور اس کا راستہ روکا تھا۔۔۔۔۔

تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھا کرو ارحام طارق۔۔۔۔ اور اپنے سٹینڈرڈ کے لوگوں سے بات کیا کرو۔۔۔۔ اس کو ناگوار لگا تھا اس کا راستہ روکنا۔۔۔۔

میرے سٹینڈرڈ کی بات نا کرو ایشال راندھاوا تم جیسی بیسیوں قیامتیں کھڑے کھڑے خرید سکتا ہوں۔۔۔۔ اسکی بات پر اس کا حلق کڑوا ہوا تھا تب ہی کڑے تیوروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

غلط بلکل غلط۔۔۔۔۔ مجھ جیسی ایک بھی نہیں ڈھونڈ سکتے تم۔۔۔۔۔ کیونکہ ایشال راندھاوا کوئی بکاؤ چیز نہیں جس کے ساتھ تم ٹھرک پن کرو یا پھر کسی ریڈ لائٹ ایریا کی طوائف نہیں ہے جس کے ساتھ تم راتیں گزاروں۔۔۔۔۔ اپنی تشریف کو مجھ سے دوسو میل دور رکھو تم جیسے ٹھرکی کیڑے ایشال راندھاوا اپنی جوتی تلے مسلنے میں منٹ نہیں لگائے گی۔۔۔۔۔

انگلی اٹھا کر اس کو وارن کرتے زہر خندہ لہجہ استعمال کرتے کہا تھا۔۔۔۔

رئیلئ۔۔۔تو پھر شکر مناؤ کے تم کسی ریڈ ایرایا کی طوائف نہیں ہو ورنہ روز میرے جنون اور وحشت کو کیسے اپنی نازک جان میں سماتی۔۔۔ غصے سے اسے گھورتے اس کا ہاتھ کھینچتے وہ اسے لان کی طرف لایا تھا اور وہیں دیوار کے ساتھ اس کو پن کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھتے تمسخرانہ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔ وہ کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔۔۔

اسے غصہ آیا تھا جب اس نے خود کو کسی طوائف سے ملایا تھا۔۔۔ وہ کیا تھی اس کی نظر میں یہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ۔۔۔ مگر اس کی ایک غلطی اس کے لیے سزا بن جائے گی یہ کبھی بھی نہیں سوچا تھا ارحام نے۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر جھکے اس کے چہرے پر اپنی سانسوں کو پھینک رہا تھا۔۔ اور وہ اس کی سانسوں کے لمس کو خود پر حاوی نہیں ہونا دینا چاہتی تھی۔۔۔

شکر کرتی ہوں میں خدا کا کے اس نے بچا لیا مجھے تم جیسے بے حس انسان سے۔۔۔۔

اور انا ﷲ کہتی ہوں میں اپنے ہر ختم شد جذبے پر۔۔۔ اس کو پیچھے دھکیلتی دس قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی اس سے۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ ناں ایشال راندھاوا انا ﷲ کیسے۔۔۔ جذبوں کے طوفان نے تو ابھی تمہاری آنکھوں میں ٹھاٹھیں ماری تھیں میری سانسوں کی تپش پر۔۔۔ خود کو جتنا ہو سکتا ہے باندھ لو۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

بے وقوف میں بھی دیکھتا ہو۔۔۔ تمہاری یہ کارگزاری کب تک ہم دونوں کی جان پر بھاری پڑتی ہے۔۔۔۔

دل میں دبی محبت کا جب تک مجھ سے اظہار نہیں کرو گی تب تک تم مجھے ٹھرکی" آوارہ" لوفر" اور رنگی برنگی لڑکیوں" کے ساتھ راتیں رنگین کرتا پاؤ گی۔۔۔

مگر جس دن تم نے ہماری محبت کو اپنی انا کے پیچھے چھوڑ کر پاکیزگی بخشی۔۔۔۔ اس دن سے ارحام طارق صرف اور صرف تمہارا جنون بنے گا۔۔۔۔ چہرے پر سنجیدگی سجاتے سخت لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

لیکن یاد رکھنا۔۔۔ اس دن کے بعد بھی تم مجھ سے بچو گی نہیں کیونکہ پھر جو تمہاری نازک جان کے ساتھ میں کروں گا وہ برداشت کرتے تمہیں خود کے بھی ہوش نہیں رہنے۔۔۔۔

ذومعنی اندازہ میں کہتے اس کی طرف فلائنگ کس اچھالی تھی۔۔۔۔

ابھی کے لیے ازاد کرتا ہے تمہیں ارحام طارق میری ائٹم گرل۔۔۔۔ اس کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے آنکھ ونک کی تھی کے وہ شرم سے پانی پانی ہوتی رخ موڑ گئی تھی وہ قہقہ لگاتا اندر کی طرف چلے گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

چودھویں کا چاند ہو یا آفتاب ہو تم---

جو بھی ہو خدا کی قسم لاجواب ہو تم----

وہ جو اس کی باہوں کی جکڑ میں مقید تھی--- یلو شرٹ گرین شرارہ اور اس پر ہیوی دوپٹہ سر پر لیے---- سفید گوری رنگت---- چہرے پر ابٹن کے لگے ان مٹے نشان ابھی بھی چمک رہے تھے---- بڑی بڑی کالی انکھیں--- اور ان میں ایک چھبتا ہوا درد------ ہونٹ کے اوپر چھوٹا سا تل----

اس سے ٹکرانے کی وجہ سے بھاری دوپٹہ زمین بوس ہوا تھا اور شرارہ اس کی خود کی ہیل کے نیچے آیا تھا---کھلے بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر آئیں تھیں--- اور ایک دو بال آنکھ کے اندر لگے تھے--- دائیں آنکھ جھپکتے آنکھ میں نمی ابھری تھی اس کے----

وہ جو اسے باہوں میں بھرے اس پر جھکا اس کے چہرے کے ہر نقش کو بڑی باریکی سے دیکھ رہا تھا----

اس کو پیچھے کرتے سیدھی ہونے لگی تھی کے پھر سے شرارہ ہیل میں اٹکا اور اس کی باہوں میں گری تھی----

وہ مبہم مسکرایا تھا----

ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھ میں سے بال پیچھے کیے تھے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کو دیکھ کر میسمرائز ہوا تھا۔۔۔۔۔ کالی انکھوں میں کچھ تو تھا جو اس کے وجود کی ساری کشش کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔۔

بے تال دھڑکتے دل پر قابو پاتے ایحاب نے اس کی بار بار پلک جھپکتی آنکھ پر جھک کر پھونک ماری تھی۔۔۔ اسے شاید بال لگنے کی وجہ سے جلن ہو رہی تھی آنکھ میں تب ہی آنکھ کے بہتے پانی سے بار بار پلک جھپک رہی تھی۔۔۔

اس کی جان لیوا پھونک اور سانسوں کی خوشبو سے منتہاہ ایک دم لرزی تھی۔۔۔ اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی تھیں۔۔۔۔

آنکھیں دیکھیں تو میں دیکھتا رہ گیا۔۔۔

جام دو اور دونوں ہی دو آتشہ۔۔۔۔

آنکھیں یا یہ مے کدے کے دو باب ہیں۔۔۔

انکھیں یا یہ کوئی حسیں خواب ہیں۔۔۔

آنکھیں دیکھیں تو میں دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

آنکھیں آٹھ کر جھکیں تو حیا بن گئیں۔۔۔۔

انکھیں جھک کر اٹھیں تو وفا بن گیئں----

انکھین جن میں کے ہیں قید دونوں جہان---

صندلی صندلی مرمریں مرمریں----

صندلی صندلی مرمریں مرمریں----

حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں-----

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک ایک لفظ پر زور دیتے اسے اپنے طلسم میں جھکڑے وہ اس پر اپنے لفظوں کا طلسم جگا رہا تھا----

اس کی انتہائی نزدیکی قربت اور اس کی سانسوں کی چہرے پر چھون--- منتہا نڈھال ہوئی تھی----

بغیر دوپٹے کے کسی غیر کی باہوں میں قید---- وہ بھی تب جب دو دن بعد اس کا نکاح تھا----

اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے--- اسے پیچھے کرتی خود کا توازن برقرار رکھے وہ جلدی سے سیدھی ہوئی تھی اور اپنا دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا تھا-----

سر پر کیا لیا پورا خود پر لپیٹا تھا۔۔ وہ اس کی حد بندی سے محضوض ہوا تھا۔۔۔ ایک ایسی کلاس کا بندہ جن کی سوسائٹی میں دوپٹے کا رواج ہی نہیں تھا اس کا محضوض ہونا بنتا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹکا تھا۔۔ جب اس نے دوپٹے کا حالا بنا کر اپنا منہ چھپایا تھا۔۔۔

گھونگھٹ۔۔۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

آپ راستہ دیں گے مسٹر اپنے لہجے میں تلخی لاتے اسے پیچھے ہونے کا کہا تھا۔۔۔۔

آپ مجھے اس گھونگھٹ کی تک سمجھائیں گی مس۔۔۔۔ اس کی آواز اسے کسی بہتے جھرنے کے شور جیسی لگی تھی۔۔۔ وہ شاید اس وقت پوری دنیا کی لڑکیوں سے الگ تھی اس کے لیے۔۔۔ یا وہ اسے الگ محسوس کر رہا تھا۔۔۔ کسی بے پرواہ جذبے کے تحت۔۔۔۔

آپ سے مطلب۔۔۔۔ آپ راستہ! دیں۔۔۔ اس نے اپنا گھونگھٹ سنبھالے اس کے پیچھے سے نکلنا چاہا جب وہ پوری سیڑھیوں کے پاس چوڑا ہو کر کسی شوپیس کی طرح سج کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

مسئلہ کیا ہے۔۔۔ وہ چڑی تھی۔۔۔ اس دیوار کو سامنے دیکھ کر۔۔۔۔

گھونگھٹ۔۔۔ وہ اس کے چڑچڑے لہجے پر لب دانتوں تلے دباتے ہنسی کنٹرول کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔

ماما نے کہا دو دن تک چہرہ کسی غیر مرد کو نہیں دکھانا ورنہ روپ نہیں آتا۔۔۔ اس نے دانت کچکچاتے کہا تھا۔۔۔ لہجہ ایسا تھا کے جاؤ بھئی جان چھوڑو مل گیا تمہیں تمہارے سوال کا جواب۔۔۔۔

روپ تو ویسے ہی ماشاءاللہ بہت ہے تم پر۔۔۔ اس سے زیادہ آیا تو تمہاری خوبصورتی سالم بندے نگلا کرے گی۔۔۔۔ وہ قہقہہ لگاتے مسکرایا تھا۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔۔ وہ اس کہ بات سرے سے ہی نہیں سمجھی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اس کی نا سمجھی پر نیٹ کے اورنج دوپٹے سے واضح دکھتے اسکے چہرے پر لکھی نا سمجھی کی تحریر دیکھتا گہرا سانس لیتا ہنسا تھا۔۔۔۔۔

ویسے یہ ڈریس پارٹی کی مناسبت سے کچھ عجیب نہیں آئی مین آپ کیا کسی کی مایوں سے اٹھ کر سیدھا یہاں آئیں ہیں۔۔۔ وہ اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔ بلاوجہ مگر وہ چاہتا نہیں تھا کے وہ اس کے سامنے سے ایک انچ بھی ہٹے۔۔۔۔۔

آپ انتہائی ڈھیٹ اور اندھے انسان ہیں۔۔۔ ہٹیں پیچھے آپ کو کیا لگے۔۔۔ میں جو بھی پہنوں۔۔ آپ کے گھر سے تھوڑی چوری کر کے پہنا ہے۔۔۔ دفعتاً وہ غصے سے غرائی تھی۔۔۔

میرے گھر میں ہوتے ہوئے آپ ایسی ڈریسنگ کر بھی نہیں سکتیں کیونکہ میری ڈریسنگ سینس کافی اچھی ہے--- اور رہی بات آپ کی پہلی بات کی تو ہاں ڈھیٹ تو میں ہوں---- پر اندھا کیسے--- اس نے بھنویں اچکاتے پوچھا تھا----

اس لیے کے چہرے پر سجائے جو بنٹے ہیں ان کا استعمال نہیں کرتے--- اس نے جان چھڑاؤ لہجے میں جلدی سے کہا تھا---

بنٹے مطلب وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا--- اوہ ممی ڈیڈی--- منتہا نے دل میں کہا پھر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا--- بلیک سٹیچ ایبل جینز اور ریڈ ٹی شرٹ اس پر بلیک ہاف سلیو ہڈی--- ماتھے پر بکھرے بال کھڑی ستواں ناک برینڈڈ گھڑی کلائی میں--- سامنے کھڑا شخص اپنی پرسنالٹی سے ہی اسے مہنگا برانڈ لگا تھا--- تب ہی لب مسکرائے تھے---

بنٹے مطلب بجری--- دل سے ہنسی تھی وہ یہ کہتے ہوئے-- اب اس بونگے کو بجری کا نہیں پتہ ہو گا--- دل میں کہتے محضوض ہوئی تھی---

بجری--- وہ پھر سے لفظ دہراتے حیران ہوا تھا--- بجری لفظ تو اس نے نا کبھی سنا نا پڑھا----

ابحاب کدھر ہو---- ارسم نے اوپر سے آواز دی تھی---

آیا--- اس نے تھوڑا سائیڈ پر ہوتے اس کو اوپر کی طرف منہ کر کے جواب دیا تھا----

بجری مطلب سٹون۔۔۔ ممی ڈیڈی بوائے ۔۔۔۔۔ اس کے پاس سے گزرتی اس کی ناک کھینچتی آگے کو دوڑی تھی۔۔ دوپٹہ اتر کر اس کے گلے میں آیا تھا۔۔۔ پیچھے سے کمر سے تھوڑے اوپر کھلے بال دوڑتے ہوئے دائیں بائیں ہل رہے تھے۔۔۔ شرارے کے نیچے پہنی ہیل واضح دیکھی تھی گلابی پاوں میں مقید۔۔۔۔ وہ اس کی پشت کو دیوانوں کی طرح دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔اپنی ناک پر اس کا لمس محسوس کرتے۔۔۔۔۔اس کے غائب ہوتے ہی وہ ارسم کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ اس نے اسے دروازے کی ناب گھماتے دیکھا تو پوچھا۔۔۔۔

لاکڈ ہے۔۔۔ ارسم نے منہ بسورتے کہا تھا۔۔۔۔

چل دفعہ کر ہم حائسم۔سے پوچھ کر دیکھ لیں گے۔۔۔۔اور

کیا دیکھنا ہے۔۔۔ ایحاب کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی ان کو ارحام کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

تو یہاں کیسے ارحام کو اپنے پاس کھڑا دیکھ کر دونوں چونکے تھے۔۔۔۔

تم لوگوں کو کیا لگا مجھے ہری جھنڈی دکھا کر تم لوگ عیاشی کر لو گے۔۔۔۔ ارحام نے دونوں کے پیٹوں پر مکہ مارتے کہا تھا۔۔۔

آئی سوئیر میرا پلین نہیں تھا۔۔۔ یہ ایحاب نے منع کیا تھا۔۔۔ ارسم نے نیچے کی طرف بڑھتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

بیٹا پلنٹی تو پڑے گی--- چپ چاپ دے دینا ورنہ ارحام طارق کو تو تم جانتے ہو--- کیوں بابو بھیا---

کھلے لفظوں میں دھمکی دیتے اس نے آخر میں ایحاب کو آنکھ مارتے بابو بھیا کہا تھا----

تجھے میں کہاں سے بابو بھیا لگتا ہوں جبکہ تو خود پورا کا پورا ہیرا پیری ہے----

ایحاب کو ہمیشہ سے چڑ تھی اس کے بابو بھیا کہنے پر---- تب ہی ماتھے پر بل لاتے کہا تھا------

جانی بس چشمہ لگا لے اس جیسا میں کہتا ہوں سو سے نو سو فیصد تجھ میں جرمز ہیں اس والے-- اس کو اپنی پوری بتیسی دکھاتے ارحام سامنے کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے اس کی طرف بڑھا تھا--- جبکہ ارسم کا بھی قہقہہ بلند ہوا تھا---

تجھے کیا تکلیف ہوئی ہے--- ارسم کو گھورتے غصے سے پوچھا تھا---

کچھ نہیں میں نا چاہتے ہوئی بھی اسکی بات سے ایگری کر رہا ہوں کل ہی چشمے کا آرڈر دیتا ہوں---- ارسم نے بھی کھسیانی ہنسی ہنستے جلتی پر نمک چھڑکا تھا----

مجھے پتہ ہے تم دونوں کتے ہو وہ بھی

Bulley

---- اس نے جاتے ارسم کے پیچھے سے ہانک لگائی تھی----

اور وہ دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

اگر یہ اتنا سوفیکیٹڈ کیس ہے تو وہ ڈنگر کر کیا رہا ہے۔۔۔ ابھی تک ایک بھی مسٹری نہیں سلجھائی پاگل بونگے آفیسر نے۔۔۔ فاحا نے اچھی خاصی دل میں سناتے کہا تھا۔۔۔۔
آج تو کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ اہم پوائنٹس تو وہاں سے لے کر ہی نکلوں گی۔۔۔ یہ کیس اب کوئی بھی حل نہیں کر سکتا سوائے دا ون اینڈ اونلی فاحا ارسم سلطان چوہدری کے۔۔۔۔۔ بکوز ائی ایم آہ ورلڈ بیسٹ سپائے (جاسوس) اس نے شانے پر سے قمیض پکڑ کر پیچھے کو ڈھلکاتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر اپنے سامنے بکھرائے پچھلے کئی سالوں کے نیوز پیپرز کے ٹکڑے جوڑنے لگی تھی۔۔۔۔۔
پھر ڈائری پکڑی تھی۔۔۔۔ اور پن بھی۔۔۔
یہ رائل تھومس۔۔۔ ایک سیریل کرائم کلر۔۔۔۔ فروم رشیا۔۔۔۔۔ بیس خون کیے اس نے اور ہر بار خون کرنے کے بعد ڈیتھ باڈی کی دونوں بھنوؤں پر سیفٹی پن لگا کر جاتا تھا۔۔۔۔

اور جتنے بھی مرڈد کیے تھے اس نے سب کے ساتھ یہی ایک طریقہ اختیار کرتا تھا۔۔۔پیٹ پر کراس کا نشان بناتا تھا کلہاڑی کے وار سے اور پھر سیفٹی پن لگا کر اپنے قتل کی نشانی چھوڑتا تھا۔۔۔۔

اس نے بولتے ہوئے ڈائری پر لکھا تھا۔۔۔ پھر ساری نیوزپیپر کے وہ سارے کے سارے پورشن کاٹ کر وہ سرے اس ڈائری کے اگلے پیج پر چپکائے تھے۔۔۔۔

ورلڈ ٹاپ ون سیریل کلر۔۔۔۔ اس نے اس پیج پر لکھا تھا۔۔۔۔

ٹاپ ٹو ورلڈ سیریل کلر۔۔۔۔ مسٹر راہول شیٹی۔۔۔۔ فوروم انڈیا۔ یہ ڈیتھ باڈی کے کان کاٹتا تھا اور باڈی کے پاس ایک مرا ہوا سانپ چھوڑ کر جاتا تھا۔۔۔۔یعنی اس کی گردن کے گرد لپیٹ کر جاتا تھا۔۔۔۔

اس نے منہ بسورتے پڑھا تھا۔۔۔ سانپ کا پڑھ کر ہی اسے وحشت ہوئی تھی۔۔۔۔

پہلے والے کی طرح اس کے بھی نیوزپیپر کے سارے پورشن کاٹ کر اس نے ڈائری پر چسپاں کیے تھے اور لکھا تھا۔۔۔

ورلڈ ٹاپ تھری سیریل کلر۔۔۔۔ مولووی قطب فروم انڈونیشیا۔۔۔۔

یہ ڈیتھ باڈی کے پورے جسم پر ہیمر (ہتھوڑے) سے سوراخ کرتا تھا اور پورے جسم پر کیلیں ٹھونکتا تھا۔۔ پھر ڈیتھ باڈی کے پاس ایک کیلوں والا ڈبہ چھوڑ جاتا تھا۔۔۔ فاحا کو یہ لکھتے ہوئے دل کو کچھ ہوا تھا مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کتنا کوئی ظالم۔انسان تھا یہ۔۔۔

تو بھی کیا سوچ رہی ہے فاحا اگر یہ کوئی اچھا انسان ہوتا تو یہ لوگوں کا قتل ہی کیوں کرتا۔۔۔۔۔ اس نے خود کے خیال کو جھٹکتے کہا تھا۔۔۔۔ دنیا کے سارے مشہور سیریل کلرز کی ایک لسٹ بنا کر اس نے باری باری سب کو دیکھنا شروع کیا تھا۔۔۔ وہ تقریبا پندرہ سے اوپر موسٹ فیمس سیریل کلر تھے۔۔۔

یہ تو ہو گیا اب دیکھنا یہ ہے کے ان سب میں مماثلت کیا ہے کون سی ایسی باتیں ہیں جو ان پندرہ میں ہیں اور جو یہ سب کے سب کرتے تھے۔۔۔۔

فاحا نے سب کی عادات پڑھنی شروع کی تھیں اور ان کی ذہنیت کے بارے میں ان کے رہنے سہنے کے بارے میں بھی پوائنٹس جانے تھے۔۔۔

یاہو مل گیا۔۔۔مل گیا۔۔۔ مل گیا۔۔۔ اس نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور پھر وائٹ بورڈ کی طرف گئی تھی۔۔۔۔ وہاں جا کر لکھنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

ان سارے سیریل کلرز میں ایک چیز مشترک تھی وہ تھی یہ قتل کرنے کے بعد کوئی نا کوئی ایسی چیز چھوڑ کر جاتے تھے۔۔۔ جس سے ان کو لگاؤ ہوتا تھا۔۔۔

اور دوسری اہم بات یہ سب سائیکو تھے یعنی دے آل ار مینٹلی سک۔۔۔ اس نے دوسری اہم بات بھی زیر لب دھراتے ہوئے نوٹ کی تھی۔۔۔۔

مطلب وہ آدمی جو اس وقت ان لڑکیوں کا خون کر رہا ہے۔۔۔۔ اس میں بھی تو یہ ہیبٹ ہے۔۔۔ وہ ڈیتھ باڈی کے پاس ایک وائٹ فراک میں گڑیا چھوڑ کر جاتا ہے جس کے پورے فراک پر جگہ جگہ دھبے ہوتے ہیں اور وہ گڑیا بالوں کے بغیر ہوتی ہے۔۔۔۔

اس نے ذہن پر زور دیتے کہا تھا۔۔۔ مگر میں یہ اتنے وثوق سے نہیں کہہ سکتی جب تک میں ڈیتھ باڈی کو قریب سے نا دیکھ لوں یا پھر ان فوٹو گرافس کو جو اس فارغ ایس ایچ او نے لیں تھیں۔۔۔۔

مجھے کیسے بھی کر کے ان فوٹو گرافس تک پہنچنا ہو گا مگر کیسے۔۔۔۔

اتنی اہم فائل وہ اپنے آفس پر نہیں رکھ سکتا اس نے یقیناً وہ فائل اپنے گھر پر ہی رکھیں ہوں گی۔۔۔ مجھے جانا ہو گا۔۔۔ بس کسی طرح وہ فوٹو گرافس ڈھونڈ لوں میں پھر آدھے سے زیادہ یہ مسٹری حل ہو جائے گی۔۔۔ فاحا نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو انسپکٹر حائسم ولید خان آج تمہارے گھر کا معائنہ کروں گی میں۔۔۔ اس نے ٹھوس لہجے مہں کہا تھا۔۔۔۔

پھر گھڑی کی جانب دیکھا تھا--- جہاں گیارہ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے---اس نے جلدی سے اپنی جینز اور ٹی شرٹ پر مخصوص بلیک ہڈی پہنی تھی جس کی بازوؤں پر ایف ایس سی لکھا تھا یعنی فاحا سلطان چوہدری----

کراس بیگ پکڑ کر اس نے اس میں بے ہوشی والا سپرے ایک مخصوص زوم کرنے والا شیشے کا آلہ یعنی میگنیفائنگ گلاس---- کیمرا اور اپنا دوسرا موبائل فون جو وہ اپنے کیسز کے لیے استعمال کرتی تھی اور ڈائری اور پن---- کراٹا بلیک بیلٹ وہ پہلے ہی تھی--- اسلیے چہرے پر بلیک ماسک پہنے بالوں کا جوڑا بنائے بلیک جوگرز پہنے وہ دبے قدموں اپنے مخصوص کمرے سے نکلی تھی---

یہ وہ کمرا تھا جو مخصوص اپنے کیسز کے لیے اس نے ارسم سے کہہ کر بنوایا تھا--- جہاں تمام سیریل کلرز کی فوٹوز ڈیتھ باڈیز کی فوٹوز اس کے حل کیے کیسز کی فوٹز تھیں---- مختصراً یہ کے گھر پر یہ اس کا آفس روم تھا----

جس میں طرح طرح کی قتل و غارت کی تصویریں لگیں دیکھ کر ڈرتے ہوئے کوئی بھی اس وحشت زدہ کمرے میں آنے سے گریز کرتا تھا--- وہ سوتی تو ایشال کے ساتھ ہی تھی--- مگر زیادہ تر وہ اسی کمرے میں پائی جاتی تھی----- مسٹری کیسز کو حل کرنا اس کا پیشن تھا---- یعنی جاسوسی کرنا اس کا جنون----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اپنے دھیان میں مگن بیک لان کی چلتے چلتے لائٹنگ دیکھ رہا تھا جب پھر سے اس کے سامنے وہ پرپل آنچل لہرایا تھا۔۔۔۔

وہ اس انچل کو دیکھتا اس کے پیچھے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔۔

یہ اس گھر کا بیک یارڈ تھا۔۔۔ جہاں ایک گلاس کا خوبصورت کمرہ بنا ہوا تھا جس میں خوبصورت سا چھوٹا بیڈ ٹائپ جھولا تھا۔۔۔ اور صوفے اور ٹیبل تھا۔۔۔۔ جب کے پورے کمرے میں رنگ برنگی ایل ای ڈی بٹر فالئر روشنی سے جگمگا رہیں تھیں۔۔۔۔

واؤ فیسی نیٹنگ۔۔۔ اس نے دل سے تعریف کی تھی۔۔۔۔

بہت دیر کر دی منتہا کی بچی تم نے۔۔۔۔ پتہ ہے کب سے حائسی کو روک کر رکھا ہوا ہے کیک کٹ کرنے سے۔۔۔۔ اس پرپل آنچل والی نے اس کے گلے لگتے کہا تھا۔۔۔۔ وہ تھوڑا ٹیڑا ہوا تھا کے اس کا چہرہ دیکھ سکے مگر کوشش کے باوجود بھی نہیں دیکھ سکا۔۔۔۔

چلو اب منتہا آہ گئی ہے تو کیک کٹ کر لیں پھر مجھے باہر جا کر بھی کیک کاٹنا ہے۔۔۔ حائسم نے منتہا کے سر پر پیار دیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

یس بٹ اس سے پہلے حائسم بھائی یہ آپ کا گفٹ۔۔۔ منتہا نے ہاتھ میں پکڑے واچ باکس میں سے گھڑی نکال کر اس کے ہاتھ پر باندھتے کہا تھا۔۔۔۔

اس کی کیا ضرورت تھی منتہا اس نے گھڑی کو دیکھتے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

آئی نو حائسم بھائی یہ برانڈڈ نہیں ہے بٹ اس کو میرے پیار نے برانڈڈ بنایا ہے۔۔۔ اس نے حائسم کی طرف دیکھتے مسکراتے کہا تھا۔۔۔۔

اور یہ پیار سارے برانڈز کو پیچھے چھوڑتا ہے اس کی گال کھینچتے کہا تھا حائسم نے۔۔۔۔ پھر ان کے اشارہ کرنا پر اس نے چھری پکڑی تھی۔۔۔ان دونوں نے بھی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے کیک کاٹا تھا۔۔۔

پیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔۔۔ ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔۔ ہیپی برتھڈے ڈئیر حائسم بھائی۔۔۔۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔

دونوں یک زبان بولتی اس کے منہ میں کیک ڈال رہی تھیں۔۔۔

باہر کھڑے ارسم کو منتہا اور حائسم کا چہرہ تو صاف نظر آہ راہ تھا۔۔ مگر بہت کوشش کرنے کے باوجود بھی وہ اس پرپل آنچل والی لڑکی کا چہرہ نہیں دیکھ پاہ راہ تھا۔۔۔تب ہی غصے سے مڑا تھا۔۔۔۔۔

ارے ارسم آپ یہاں۔۔۔۔ حائسم ان سے فارغ ہوتے باہر نکلا تھا۔۔۔ تو ارسم کو دیکھتے اس تک آیا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری میں نے آپ کے پرائیویٹ مومنٹس دیکھے ایکچولی مجھے یہ لائٹنگز بہت فیسی نیٹ کر رہی تھیں تو ان کو دیکھتے یہاں تک آہ گیا پھر وہ روم بھی بہت یونیک تھا۔۔۔۔ ارسم نے اس کے ساتھ چلتے دل سے داد دیتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا اِٹس اوکے یار یہ جو کوئی بھی دیکھتا اسے ایسے ہی یہ لائٹنگز یہ سب اپنی طرف کھینچتا ہے۔۔۔ سو ڈونٹ بی سوری۔۔۔۔۔ ایکچولی یہ میری بہن کی دنیا ہے اسے یہ سب پسند ہے اور آج کی پارٹی کا تھیم بھی اسی نے سلیکٹ کیا ہے۔۔۔۔ حائسم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آہا گڈ چوائس ویری کریٹیو۔۔۔ ویسے حائسم آپ نے اتنی الگ برتھ ڈے علیحدہ سے کیوں سلیبریٹ کی آئی مین۔۔۔ اس نے کچھ گڑبڑاتے پوچھا تھا۔۔۔

اصل میں ذوئیشہ تھوڑی الگ ٹائپ کی ہے۔۔۔۔ اسے بھیڑ سے انسانوں سے خوف آتا ہے۔۔۔ وہ کمفرٹیبل فیل نہیں کرتی شروع سے گھبراتی ہے اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اس لیے۔۔۔ وہ بہت الگ تھلگ رہنے والی لڑکی ہے۔۔۔ بٹ اب میں کوشش کر رہا ہوں کے وہ اپنے خول سے نکلے۔۔۔ اینڈ انشاللہ میں ضرور کامیاب ہوں گا۔۔۔۔۔۔

حائسم نے پختہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

سر مسز دراب خان بلا رہی ہیں آپ کو اس سے پہلے کے ارسم مزید سوال پوچھتا حائسم کو اس کا ملازم بلانے آہ گیا تھا اور وہ ایکسکیوز کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ حائسم کے جاتے ہی دوبارہ بیک یارڈ آیا تھا۔۔۔ مگر وہ گلاس ونڈ والا روم خالی تھا۔۔۔۔ بس ٹیبل پر کیک پڑا تھا۔۔۔ اور وہ اس کو دیکھنے کی خواہش دل میں ہی لیے وہاں سے پلٹا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

خوش ہو۔۔۔ ذوئیشہ نے اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

بہت خوش۔۔۔ ملتہا نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے ملتہا انکار کر دو۔۔۔۔ ذوئیشہ نے اس کی خوشی کے پیچھے چھپے درد کو محسوس کرتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں کرسکتی ذوشی یہ اتنا آسان نہیں ہے بابا کی عزت ہے تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔ میں دو سال میں انکار نہیں کر سکی تو دو دنوں میں کر پاؤ گی وہ بھی تب جب شادی سر پر ہے۔۔۔

اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔

وہ تمہارا مقام نہیں ہے منتہا۔۔۔ بہت لائف پڑی ہے ہماری ابھی۔۔۔ ابھی تو گریجویشن ہوا ہے تم کہو تو حائسی بات کرتے ہیں انکل سے۔۔۔۔۔

ذوئشہ نے ہمیشہ کی طرح سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نہیں ذوشی بابا کو لگتا ہے کہ یہی میرا مقام ہے تو یہی صحیح انہوں پوری زندگی مجھے بہت کچھ دیا ہے۔۔۔ بدلے میں مجھ سے اپنی عزت کا احترام ہی تو مانگا ہے اپنے فیصلے کی مہر۔۔۔۔

میں ان کے ہر حکم کی تعمیل کرو گی۔۔۔۔ آنسو ٹوٹ کر گاکوں پر گرے تھے بڑے درد سے اس نے وہ لفظ کہے تھے۔۔۔۔

وہ جاہل انسان میری "موم" کے قابل نہیں ہے۔۔۔ ذوئشہ نے اسے سینے سے لگاتے کہا تھا۔۔۔

اب وہی میرا مقدر ہے اس نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔ اور اسی وقت اس کی آنکھوں کے سامنے ایحاب کا تھوڑی دیر پہلے والا چہرا لہرایا تھا۔۔۔ تو اس نے سر جھٹکا تھا اپنا۔۔۔۔

حسین بھائی تمہیں مجھ سے شادی کے بعد نہیں ملنے دیں گے۔۔۔ ذوئیشہ نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

میں ماما کی طرف آیا کروں گی تو تم مجھ سے ملنے آہ جایا کرنا۔۔۔۔۔ منتہا نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک اس نے بھی ہنستے ہوئے اس کے مشورے کی تائید کی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ گاڑی بند کر کے اس گھر کے باہر کھڑی تھی۔۔۔۔

اوہ میں تو بھول گئی آج تو اس سست کچھوے ائی مین سست انسپکٹر کی برتھ ڈے ہے۔۔۔

فاحا نے گھر پر لائٹس اور پھر لوگوں کی گہما گہمی دیکھتے کہا تھا۔۔۔

مگر اب تو فنکشن ختم ہونے والا ہے۔۔۔ تو خیر چل فاحا کام پر لگ جا۔۔۔ کہتے وہ بیرونی گیٹ میں سے مہمانوں کے اندر گھستی اندر آئی تھی۔۔۔۔

پھر درختوں کی اوٹ میں چھپتی پچھلے لان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اوہ تیری خیر۔۔۔۔۔ یہ تینوں چلغوزے ادھر۔۔۔ ارحام ارسم اور اصحاب پر نظر پڑتے وہ بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

نو فاحا۔۔۔۔ کسی بھی چلغوزے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کونسنٹریٹ اون یور ورک۔۔۔

درخت کے پیچھے سے نکلتے اس نے دل میں کہا تھا۔۔۔ اور بیک لان کی دیواروں کے ساتھ رنگتے ہوئے چلتے وہ پچھلے کچن کے دروازے سے اندر گھسی تھی۔۔۔۔

تو وہ اپنی امپورٹنٹ فائلز کسی خوفیہ کمرے میں ہی رکھتا ہو گا۔۔۔ اس نے اپنے انٹرویو میں بتایا تھا کے اس نے اپنے گھر پر ایک الگ روم بنایا ہوا ہے۔۔۔ جس کے باہر۔۔۔ لکھا ہوا ہے نو اینٹری نو ایگزیکٹ۔۔۔۔

مطلب اسے وہ روم ڈھونڈنا ہے۔۔۔۔ وہ ادھر ادھر سے گزرتے ملازموں سے بچتی بچاتی وقتاً فوقتاً سارے روم دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مگر اسے وہ روم کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

ہو سکتا ہے اس روم کا راستہ اس کے اپنے روم سے ہو کر آتا ہو۔۔۔ کہتے وہ رکی تھی۔۔۔۔

یہ سارے گفٹ حائسم صاحب کے کمرے میں رکھوا دو۔۔۔ اس کے کانوں میں ملازمہ کی آواز پڑی تھی۔۔۔ پھر اس نے وہیں کھڑے ہو کر ملازمہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جو دائیں طرف کے کمرے میں گھسی تھی۔۔۔۔

اور گفٹ رکھ کر باہر نکلی تھی۔۔۔۔

ملازمہ کے نکلتے ہی وہ خود اس کمرے میں گھسی تھی ادھر ادھر دیکھتے۔۔۔

سر آپ کا شک ٹھیک تھا۔۔۔ وہ آپ کے روم میں ہے۔۔۔۔ حائسم مہمانوں کو سی آف کر رہا تھا۔۔۔۔ جب اس کے بلو ٹوتھ میں اس کے خاص ہائر کیے ہوئے بندے کی آواز گونجی تھی جو اس گھر کے سیکیورٹی کیمرہ کی رکھوالی کر رہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے--- غصے سے حائسم نے کہا تھا اور آنکھوں میں بھڑکتے شعلے لیے وہ اندر کی طرف بڑھا تھا---

واؤ مل گیا کمرہ اس سست کچھوے کو کیا پتا فاحا سلطان چوہدری اس کی سوچ سے بھی چار ہاتھ آگے کی چیز ہے----

خوشی سے اچھلتے یاہو کا نعرہ لگاتے کہا تھا اور پھر اس کمرے کا ہینڈل گھما کر اندر گھسی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

واؤ---- کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے منہ سے نکلا تھا----

پورے کمرے میں جا بجا اس کی کامیابی کی شیلڈز"اس کے کرئیر کی کامیابی کی پکس" اس کے ایورڈز سب کچھ تھا---- کچھ ملزموں کی پکس---- اس کے کیسز کی پکس--- جو گزر چکے تھے اور جو چل رہے تھے سب کی----

وہ سر سے اپنی ہڈی کی کیپ کو پیچھے کرتی ہر دیوار پر لگی تصویروں کو یکے بعد دیگرے گھور رہی تھی----

سیریل کیلر پراجیکٹ۔۔۔۔ کمرے کے کونے کے پاس پڑے وائٹ بورڈ پر لکھی تحریر پڑھ کر وہ رکی تھی۔۔۔

جس پر بہت سارے پوائنٹس نوٹ تھے۔۔۔ ان میں سے کچھ پوائنٹس ویسے ہی تھے جو اس نے اپنی ڈائری پر گھر میں نوٹ کیے تھے ۔۔۔۔

اس نے جلدی سے کراس بیگ میں سے اپنی ڈائری نکال کر چیک کیا تھا۔۔۔ سب کچھ ہی تو سیم تھا جو اس نے اکیلے میں لکھا تھا ویسا ہی سب کچھ تو بورڈ پر بھی لکھا تھا ۔۔۔

وہ پڑھتے پڑھتے نچلے چار پوائنٹس پر رکی تھی۔۔۔ یہ وہ پوائنٹس تھے جو خود اس کے ذہن میں بھی نہیں آئے تھے۔۔۔

یہ پوائنٹس۔۔۔۔۔

لائٹنگ میوزک باکس"

میوزک دھن"

مرر کا کپل ہٹ"

وڈ لیگ"

یہ کیا۔۔۔ یہ کیسے پوائنٹس ہیں کیا ان پوائنٹس کا کوئی تعلق ہے اس سے۔۔۔ مطلب کیا وہ۔۔۔۔ ان تینوں چیزوں سے بھی کنکٹڈ ہے۔۔۔۔

کچھ ایسا ہے جو مجھے پتہ نہیں ہے---- جو مجھ سے چھپا ہوا ہے----

پڑھتے ہوئے وہ ٹھٹھکی تھی--- اس کا دماغ دو سو چالیس کی سپیڈ میں بھاگ رہا تھا----

کیا یہ چاروں چیزیں اس کچھوے نے وہاں سے غائب کروا دیں تھیں---- خود کی انویسٹیگیشن کے بعد----

وہ زیر لب غصے سے بڑبڑائی تھی-----

اس سے پہلے کے بیگ میں سے پین نکال کر وہ یہ سب نوٹ کرتی قدموں کی چاپ سے الرٹ ہوتی وہ کمرے میں موجود فائلز والی الماری کی اوٹ کے پیچھے چھپی تھی----

وہ بڑے ریلیکس موڈ میں اندر داخل ہوا تھا---- لیڈیز پرفیوم نتھنوں سے ٹکرائی تھی-----بلیک کوٹ اتار کر کرسی کی پشت پر رکھا تھا---- پھر کف لنکس کھول کر کف فولڈ کیے تھے---- ہلکے بالوں سے ڈھکی کلائیاں بازو فاحا کی نظروں کے سامنے لہرائے تھے--- ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر کے اس نے ایک لمبا سانس لیا تھا----خود کے غصے اور اشتعال کو دبانے کے لیے----

وہ اس ٹائم اس کے سیکرٹ روم میں موجود تھی اس کی اجازت کے بغیر اس کے اس کمرے میں موجود تھی جہاں اس کی خود کی بہن اور دادی کو بھی آنے کی اجازت نہیں تھی---- جہاں چڑیا کیا مکھی بھی نہیں آہ سکتی تھی وہ لڑکی اتنی ہمت کیسے کر پائی---- وہ یہ بھی جانتا تھا کے وہ سپالئے یہ کر گزرے گی--- اس لیے اس کا بھی لائحہ عمل اس نے خود تیار کیا تھا---

ایسا جال بچھایا تھا جس میں وہ خود آہ کر پھنسی تھی۔۔۔۔ جانتا تھا کے وہ کہاں چھپی ہوئی ہے۔۔۔اور اس کے چھپنے کا بھی اس نے خود انتظام کیا ہوا تھا۔۔۔۔

شرٹ کے سامنے کی دوبٹن کھول کر اس نے خود کو مزید ریلیکس کیا تھا۔۔۔ماتھے پر بکھرے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

پرسنیلٹی۔۔۔ اس کے چہرے کی کشش اس کی پرسنیلٹی دیکھ کر فاحا کا دل دھڑکا تھا۔۔۔۔

جس رخ وہ کھڑا تھا اس رخ سے اسے وہ صاف نظر آہ رہا تھا۔۔۔۔

کھڑی مغرور ناک" درمیانی آنکھیں" گندمی رنگت" عنابی ہونٹ" چہرے پر سجیں گھنی مونچھیں اور ہلکی داڑھی مونچھوں کے بل ناک کے نیچے الگ مغرور بنے ہوئے تھے۔۔۔ کوئی بھی لڑکی ایک ہی نظر میں دیکھ کر اس کے ساتھ کی چاہ کر بیٹھے ایسے تھی اسکی جان لیوا پرسنیلٹی مردانہ وجاہت کا طلسمی شاہکار تھا وہ۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کے انٹرنیٹ پر اسکی فین فولونگ بہت تھی جن میں سے ایک تہائی حصہ لڑکیوں کا تھا۔۔۔ وہ ایک قابل آفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کڑ لکنگ ہینڈسم ایس ایچ او تھا۔۔۔۔فاحا آج پہلی بار اسے ایسے اپنے سامنے دیکھ رہی تھی ورنہ تو کئی بار وہ اسے نیوز چینلز اور نیوز پیپرز سوشل میڈیا پر ہی دیکھتی آئی تھی۔۔۔۔

اس یوزلیس سپائے کو بولو یہ کھیل گھر پر اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلے----- یہ کیس بچوں کا کھیل نہیں ہے اور مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اس بچوں کے کھیل کھیلنے والی سپائے سے ملنے کا---اور نا ہی میرے پاس کوئی فالتو ٹائم ہے----اس سے کہو مجھ سے اور اس کیس سے دور رہے-----

اس کے چہرے کو دیکھتے فاحا کے کانوں میں بازگشت ہوئی تھی حائسم کے لفظوں کی--- کل جب وہ اس سے ملنے کی خاطر اسکے آفس گئی تھی تاکہ کچھ پوائنٹ ڈسکس کر سکے تو اس نے اپنے حوالدار سے یہ سب کہا تھا--- جو فاحا نے اس کے آفس کے باہر کھڑے سنا تھا-- اور وہیں سے واپس مڑی تھی غصے سے----

مجھے یوزلیس سپائے بولا تھا ناں ویٹ حائسم ولید خان یہ کیس میں دنیا کے سامنے حل کروں گی--- اس نے زیرلب غصے میں کہا تھا----

ہیلو کافی بھجوا دو آفس روم میں اور مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے میں ساری رات اسی روم میں رہنے والا ہوں--- انٹر کام پر اطلاع دیتے اس نے رسیور رکھا تھا----

پھر چلتا چلتا اسی وائٹ بورڈ کے پاس آیا تھا----

شٹ یہ میں کیسے بھول گیا ریمو کرنا---- نیچے کے پوائنٹس دیکھ کر اس نے دل میں خود کو کوسا تھا--- پھر سپنج ریمور لے کر اسے صاف کیا تھا--- پھر ان چاروں پوائنٹس پر

ایف"

اے"

ایچ"

اے"

لکھا تھا---

یہ سست کچھوا کر کیا رہا ہے---یہ تو میرا نام بن رہا ہے--- کہیں اسے شک تو نہیں ہو گیا کے میں اس روم میں ہوں--- نہیں ایسا نہیں ہو سکتا--- یا اللہ ابھی تو میں نے وہ پوائنٹس لکھے بھی نہیں تھے کیا تھے وہ میوزک" دھن" وڈ" ٹیبل" اوہ گوڈ مجھے اتنی سردی میں پسینے کیوں آہ رہے ہیں--- اوپر سے ساری رات اس کا یہی رکنے کا پلین ہے کیا کروں میں--- یا اللہ اس منحوس کچھوے کو تھوڑی دیر کے لیے یہاں سے غائب کر دے---- خود پر پھونک مارتے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے وہ زیر لب دھرا رہی تھی ---

دفعتاً اس کی نظر الماری پر بیٹھی چھپکلی پر پڑی تھی----

لرزڈ--- اس کا خوف کے مارے اسے دیکھ کر منٹوں میں رنگ اڑا تھا---وہ بلکل اس کے منہ کے پاس ہی تو بیٹھی تھی دو انچ کے فاصلے پر---

ششش۔۔۔۔۔ ششش۔۔۔ اس نے دبی آواز میں اسے ڈرایا تھا۔۔۔ ایسے کے اس کی آواز اس کے خود کے کانوں تک نہیں پہنچی تھی کجا کے چھپکلی تک پہنچتی۔۔۔۔

جبکہ حائسم سامنے لگے شیشے میں واضح ہوتے اس کے عکس کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر ڈر ماتھے اور چہرے پر بکھرے پسینے کے قطرے پیلی رنگت وہ محضوض ہورہا تھا اب جانے کیوں پر اسے اب

مزا آہ رہا تھا۔۔۔۔

وہ کانپتی ٹانگوں کے ساتھ زیر لب اب قرآنی آیتیں دہرا رہی تھی۔۔۔ باہر نکل نہیں سکتی تھی اور سامنے بیٹھی چپکلی کو دیکھ کر اس کی آدھی سے زیادہ روح فنا ہو چلی تھی۔۔۔۔

دو واحد جانور ایسے تھے جو فاحا کی جان نکال دیتے تھے ایک کوکروچ دوسرا چپکلی اور حائسم ولید خان نے اس کی سانسوں تک کے بارے میں انویسٹیگیشن کروا لی تھی پھر وہ یہ کیسے نا جان لیتا کے وہ چپکلی اور کاکروچ سے ڈرتی ہے۔۔۔۔اس کی حالت دیکھتے اب حائسم نے جھک کر ٹیبل کے نیچے پڑا ایک بوکس کھولا تھا جس میں سے چار پانچ کاکروچ نکل کر حائسم ولید خان کی فوج بنے کمرے میں اردگرد پھیل چکے تھے۔۔۔۔

یس۔۔۔۔ کمرے پر ہوتی دستک پر وہ سیدھا ہوا تھا اور بولا تھا۔۔۔۔

سر کافی۔۔۔ ملازم نے اندر آتے کافی کا کپ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

رکو تمہیں کیا یہاں سے لیڈیز پرفیوم کی خوشبو آہ رہی ہے کیا یہاں کوئی آیا تھا یا یہاں کوئی ہے---- ملازم کو کپ رکھتے دیکھتے ہی حائسم نے پوچھا تھا اس سے محضوض ہوتے فاحا کو مزید ڈراتے ----

جی سر آہ تو رہی ہے رکیں میں دیکھتا ہوں--- ملازم نے سانس اندر کھینچتے یقین دہانی کرتے کہا تھا---

پھر کمرے میں دیکھنے لگا تھا--- اور پھر الماری تک پہنچا تھا----

یا اللہ پلیز بچا لے---- فاحا نے آنکھیں شدت سے بند کرتے کہا تھا----

رکو--- تم جاؤ ہو سکتا ہے دادو یا ذوبئیشہ آئی ہوں--- اس کو الماری کے پاس پہنچتے دیکھتے حائسم نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے کہا تھا--- کیونکہ سامنے شیشے میں فاحا کی حالت دیکھ اس کا دل کیا تھا زور سے قہقہ لگائے جو خود میں سمٹی بس فوت ہونے کو تھی----

جی سر------ ملازم کہتا وہاں سے چلا گیا تھا----

کافی کا سپ لیتے حائسم نے اپنی شرٹ کا ایک بٹن مزید کھولا تھا پھر ریلیکس ہو کر کرسی پر بیٹھس تھااور کمرے میں گھومتے کاکروچوں کو دیکھنے لگا تھا------ اس بار وہ اس سپاۓ کو ایسا سبق سکھانا چاہتا تھا کے وہ دوبارہ اس کے راستے میں نا آۓ اس لیے خود کے غصے پر بھی جبر کر رہا تھا---

ک۔۔۔ک۔۔۔کاکروچ۔۔۔ چھپکلی کے بعد ایک کاکروچ کواپنے شوز کی سطح پر رینگتے دیکھ اب اس کا حلق خشک ہوا تھا۔۔۔ چہرے سے پسینہ ٹپک کر اب اس کی گردن پر اترنے لگا تھا۔۔۔

س۔۔۔س۔۔۔سپرے۔۔۔ کانپتے لفظ اس کے دل میں گونجے تھے ۔۔ بیگ میں سے سپرے نکالنے لگی تھی کے وہی کاکروچ اڑ کر اس کے بازوو پر بیٹھا تھا۔۔۔

ا خخخخخخخخخخخخخ۔۔۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔آئی ول کیل یو۔۔۔۔پھوپھو۔۔۔۔۔ ایشی بچاؤ۔۔۔۔ زور دار چیخ مارتے وہ باہر نکلی تھی۔۔۔ اور حائسم کی طرف بڑھی تھی جہاں ایک دوسرا کاکرووچ اڑ کر اس کی ہڈی پر بیٹھا تھا۔۔۔

حائسم کے کان کے پردے ہلے تھے اس کی چیخ کی آواز سن کر کافی کپ سائیڈ پر رکھتے وہ یک دم کھڑا ہوا تھا جب وہ اس کی طرف آتے اس کے سینے سے لگی تھی کانپتے ہوئے۔۔۔

پ۔۔۔۔پ۔۔۔۔پ۔۔۔۔پلیز ب۔۔۔بچالیں مجھے میں نیکسٹ ٹائم نہیں آؤں گی۔۔۔۔

پ۔۔۔پلیز۔۔۔ روتے ہوئے وہ اس کی شرٹ کو پیچھے سے اپنی مٹھیوں میں جھکڑے اس کے چوڑے سینے میں گھستے اس سے التجا کر رہی تھی۔۔۔۔

اور وہ اس کے لمس پر اپنی جگہ سے ہلنے سے بھی قاصر ہوا تھا۔۔۔پسینے سے بھیگا تھرتھراتا ڈرا ہوا وجود اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اس کے سینے کے ساتھ لگا تھا۔۔۔ اس کی آواز کا خوف

اس کا اس کے گرد مضبوط حصار۔۔۔ اس کی دھونکنی کی طرح چلتیں سانسیں۔۔۔ ہر بار منت کرتے باہوں کا گھیرا تنگ اور مضبوط کرنا۔۔۔۔

اس شخص کے لیے ایک عجیب احساس تھا جس نے کبھی عورت ذات کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔ خود کو سنبھال سنبھال کر رکھا تھا۔۔۔ بس اس کے لیے جو اس کی متاع حیات ہو گی۔۔۔ اس کا شروع سے ہی ماننا تھا۔۔ کہ وہ جو اس کی ہو گی اس کے سارے جذبے اس کی چاہ" اس کی نفرت" اس کا مان" اس کی لڑائی" اس کی نظر" سب کی وہ حقدار ہو گی۔۔۔ اور آج ایک غیر محرم لڑکی اس کے سینے کے ساتھ لگی کھڑی ہے اور حائسم کو اس کا ڈر اس کا حصار اسکا خوف زچ نہیں کر رہا اپنا لگ رہا ہے سب۔۔۔

نن۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔ حائسم نے سوچتے سر جھٹکا تھا۔۔۔ پھر اسے خود سے الگ کرتے دیوار کے ساتھ پن کرتے اس کی دونوں بازوؤں کو اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر موڑا تھا۔۔۔ آنکھوں میں لال انگارے بھرے منٹوں میں وہ رحمدل سے ظالم بنا تھا۔۔۔۔

منع کیا تھا نا تمہیں کے مجھ سے اور میرے کیس سے دور رہو۔۔۔۔ وہ اس کے منہ پر غرایا تھا۔۔۔۔

پ۔۔۔۔۔۔پ۔۔۔۔۔پلیز حائسم اس ک۔۔۔۔ک۔۔۔کوکروچ کو ہٹاؤ۔۔۔۔ میں مر جاؤ گی میرا دل بند ہو رہا ہے آئی ایم سکیئیرڈ۔۔۔۔۔ یہ تم نے جان بوجھ کر کیا ہے

نا۔۔۔تم۔۔۔ت۔۔۔۔ تم مجھے ایسے ہرا نہیں سکتے اس نے اپنے آنسو پیتے کہا تھا۔۔۔۔اس کا دل واقع کسی زلزلے کی طرح لرز رہا تھا۔۔۔ جسم سے روح علیحدہ ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ وہ جو کراٹا بلیک بیلٹ تھی مضبوط اعصاب کی مالک دلیر نڈر وہ اسے اس کے خوف سے ہرا رہا تھا۔۔۔

کیسے ہرا سکتا ہوں میں تمہیں ایسے۔۔۔ اس نے اس کی ہڈی سے کاکروچ پکڑ کر اس کے لبوں کے پاس لاتے کہا تھا۔۔۔وہ ڈر رہی تھی وہ محظوض ہوتا اسے مزید ڈرا رہا تھا۔۔۔ اس کا خوف اس کا رویا ہوا چہرہ اس کا لرشتا آہیں بھرتا سسکتا وجود۔۔۔ حائسم کے غصے کو ٹھنڈا کر گیا تھا وہ اس کو پوری پوری سزا دے چکا تھا بغیر اجازت اس کے کمرے میں گھسنے کی۔۔۔۔

وہ پھر سے اتنا زور دار چلائی تھی۔۔۔ کے اس کے لبوں کے پاس موجود کاکروچ بھی ڈرا ہو گا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔نو۔۔۔ کاکروچ کے اپنے لبوں سے ٹچ ہوتے دیکھ وہ سانس ہی روک گئی تھی فق چہرے کے ساتھ اور ڈبڈباتی آنکھوں کے ساتھ اس نے آخری نظر حائسم کو دیکھا تھا اور وہیں لہرا کر اس کے سینے کے ساتھ لگی تھی اور بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔اس کا وجود برف میں لگا تھا ایک دم سے۔۔۔۔

فاحا۔۔۔ اس کو جھولتا دیکھ ایک دم پریشان ہوا تھا وہ خود بھی۔۔۔۔

فاحا۔۔ اس کے جھولتے وجود کو بازو پر ڈالے اس کی گالوں کو سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔مگر وہ بے ہوشی تھی ہلنے سے بھی قاصر۔۔۔اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔۔

فا۔۔۔ اس نے اس کی گال پر انگھوٹا سہلاتے کہا تھا۔۔ آج وہ بھی پہلی بار اسے دیکھ رہا تھا ورنہ اس نے بھی اسکا کافی نام سنا تھا سپائے فاحا سلطان چوہدری۔۔۔۔ گیلے گال سرخ سپید رنگت کسی بھی میک اپ سے پاک۔۔۔ پلکیں اتنی گھنی اور مڑی ہوئیں تھیں کے کسی مسکارے کی ضرورت ہی نا اسے کبھی پڑتی ہو گی۔۔۔۔ بھنوئیں بھی گہری کالی تھیں۔۔۔۔ چھوٹی سی جھکی ہوئی ناک۔۔۔ اور ناک کی ٹاپ پر بنا چھوٹا سا تل۔۔۔۔

گلابی ہونٹ۔۔۔ نرم گال۔۔۔ پل بھر میں وہ گم ہوا تھا اس کے نقوش میں۔۔۔ مگر اس سے پہلے کے ہوش کھوتا خود کو سر زنش کرتا اس کے نازک ٹھنڈے وجود کو بازوؤں میں اٹھائے بیڈ روم میں لایا تھا۔۔۔۔

کیا کروں یار۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔ اس کے بیڈ پر پڑے سراپے کو دیکھتے۔۔۔۔پھر پانی کے چھینٹے مارے تھے اس کے چہرے پر۔۔ مگر وہ اب بھی نہیں ہلی تھی۔۔۔۔

اب اسے سچ میں پریشانی ہوئی تھی۔۔۔۔اس کی نبض ہاتھ میں پکڑ کر دیکھی تھی وہ چل رہی تھی۔۔۔۔

پریشان ہوتے اس نے موبائل پکڑا تھا اور ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو جواد کلینک پر ہو۔۔۔۔ ہمم اوکے میں آہ رہا ہو۔۔۔ کہتے اسنے فون رکھا تھا۔۔۔۔ پھر دروازہ کھول کر باہر دیکھا تھا۔۔۔ رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔ سب شاید اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔۔۔ اسے باہوں میں بھرے وہ باہر آیا تھا گاڑی میں ڈال کر اسے کلینک لے کر گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا کون ہے یہ۔۔۔ جواد نے اس کو فاحا کو اسٹریچر پر لٹاتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔

اوہ یہ یار ایک کیس میں ٹانگ اڑا رہی تھی بس تھوڑا سا ڈرایا تو بے ہوش ہو گئی۔۔۔ حائسم نے گڑبڑاتے ہوئے جواد کو بتایا تھا جو اب اس کا تفصیلی معائنہ کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ تم نے تھوڑا سا ڈرایا ہے اسے شکر کرو یہ مری نہیں ہے اس چھوٹی سی لڑکی نے کیا ٹانگ اڑانی تھی تمہارے کیس میں۔۔۔ ہمیں اس کا ہارٹ پمپ کرنا ہو گا اس کی دھڑکنیں بہت سلو چل رہی ہیں۔۔۔۔

جواد نے غصے سے حائسم کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

واٹ میں نے توبس اسے کاکروچ اور لزرڈ سے۔۔۔ وہ کہتے کہتے رکا تھا۔۔۔۔

حائسم کچھ لوگوں کا ڈر ان کے اعصاب اور دل پر حاوی ہوکر ان کی جان بھی لے لیتا ہے۔۔

دیکھ رہے ہو اس کا پیلا پڑتا اور ٹھنڈا وجود۔۔۔ شکر کرو یہ مری نہیں ہے۔۔۔۔ بچ جائے گی۔۔۔

باہر ویٹ کرو اب۔۔۔۔۔جواد نے افسوس سے سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ مردہ قدم اٹھاتا باہر آیا تھا۔۔۔۔

شکر کرو وہ مری نہیں ہے۔۔۔۔ اس کے کانوں میں الفاظ گونجے تھے جواد کے۔۔۔۔

اگر وہ مر جاتی تو۔۔۔ وہ تو بس اپنے شوق کے پیچھے۔۔۔ مگر میرے کہنے کے باوجود اس نے یہ سب۔۔۔۔۔میرے منع کرنے کے باوجود وہ میرے سیکرٹ روم میں آئی۔۔۔ مر جاتی تو مر جاتی۔۔۔ آئی ڈونٹ کئیر۔۔۔۔ مجھے کسی کے لیے اپنے دل میں سوفٹ کارنر نہیں رکھنا۔۔۔

میرے دل کے ہر نرم گوشے کی حقدار میری بیوی ہو گی نا کے یہ راہ چلتی لڑکیاں۔۔۔۔

اپنے خیالات کی نفی کرتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔پھر رسیپشنسٹ پر کھڑے ہو کر اس نے ایک پیپر پر فاحا کے گھر کا لینڈ لائن نمبر لکھا تھا۔۔۔۔اور اس کا پورا نام۔۔۔۔

یہ جواد کو دے دینا اس لڑکی کے گھر کا نمبر ہے ٹھیک یو جائے تو اس کے گھر اطلاع کر دینا۔۔۔۔۔

رسیپشنسٹ کو کہتے وہ اگلے پل ہی وہاں سے چلتا بنا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تجھے کیا ہوا ہے بابو بھیا۔۔۔ وہ پارٹی سے واپسی پر گھر کے لیے نکل رہے تھے۔۔۔جب ارحام نے پارکنگ تک پہنچتے کہا تھا ایحاب سے جو کب سے کسی کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں گھما رہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں یار اور یہ مجھے بابو بھیا بلانا بند کرو ورنہ دانت توڑ دوں گا۔۔۔۔۔ ایحاب نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

کس کو ڈھونڈ رہے ہو کوئی ٹکرا تو نہیں گئی۔۔۔ ارسم نے چھیڑا تھا اسے۔۔۔ جب اس نے اسے آواز دی تھی اوپر سے تو اس نے دیکھا تھا وہ کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں یار میں بس ویسے ہی۔۔۔ ایحاب نے آرسم کی نظروں سے پزل ہوتے کہا تھا۔۔۔

تجھے کیا لگتا ہے وہ یلو سوٹ والی لڑکی اور بجری والی باتیں میں نے نہیں سنیں ہوں گی۔۔۔ ارحام نے بھنویں اچکاتے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔

تو کتے۔۔۔۔ تو وہاں چھپ کر کھڑا ہوکر میری باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔ ایحاب نے بدمزہ ہوتے اسے گھور کر دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور کیا میں نے تو ویڈیو بھی ریکارڈ کی ہے دکھاؤں کیا۔۔۔ اس نے ایک اور قہقہہ لگایا تھا اپنے ہاتھ میں موبائل گھماتے۔۔۔

بڑی کتی چیز ہے تو ارحام۔۔۔۔ ارسم نے بھی بھرپور قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

مجھے دے وہ ویڈیو ارحام دیکھ وہ ایسی ویسی لڑکی نہیں ہے ڈلیٹ کر۔۔۔ ایحاب نے اسکے ہاتھ سے موبائل کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ ایسی ویسی لڑکی ایک ملاقات میں پتہ چل گیا۔۔۔ ارسم نے لب سکھیڑتے کہا تھا۔۔۔۔

ڈونٹ ٹیل می تجھے ون سائڈڈ لو ہو گیا نہیں وہ نہیں وہ کیا کہتے ہیں ہاں۔۔ پہلی نظر کا پیار۔۔۔۔

اس نے ایحاب کے آگے پھر سے موبائل لہراتے کہا تھا۔۔۔

ارحام میں مذاق کے موڈمیں نہیں ہوں آئی ایم ڈیم سیریس ویڈیو مجھے دو یا ڈلیٹ کرو۔۔۔ ایحاب نے غصے سے بے چین ہوتے کہا تھا سخت لہجے میں۔۔۔۔

ریلیکس ایحاب کیا ہوا۔۔۔ارسم نے کہا تھا۔۔۔ اس کی بے چین حالت دیکھ کر ارسم اور ارحام دونوں ٹھٹکے تھے۔۔۔

نہیں یار مجھے نہیں پتہ بٹ ایحاب تم جیسا کہہ رہے ہو شاید ویسا ہی ہے---- اور نہیں بھی---- مگر جب سے وہ دور ہوئی ہے---- میں تب سے بے چین ہوں-- آئی فائنڈ ہر ان ایوری وئیر---- بٹ کانٹ فاؤنڈ---

اس نے بے بسی سے کہتے آنکھیں بند کیں تھیں اس کی آنکھوں کے سامنے منتہا کا چہرا لہرایا تھا ----

تو کہتا ہے تو ہم اندر جا کر بات کرتے ہیں ڈھونڈ لیتے ہیں---- ارحام نے اس کی حالت کے پیش نظر کہا تھا----

گائیز کیا ہو گیا ہے--- اور ایحاب اٹس جسٹ آہ انٹینشن سر پر سوار مت کرو---- ریلیکس ہو جاؤ گھر چلتے ہیں ابھی وقتی انٹینشن ہے سب ٹھیک ہو جائے گا----

ارسم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا----

ہاں ایحاب ہوتا ہے کبھی کبھی--- سر پر سوار مت کرو ویسے یہ دیکھ میں ویڈیو ڈلیٹ----

نہیں ارحام ڈلیٹ مت کرنا مجھے سینڈ کر دو--- ایحاب نے ٹوکا تھا اسے----

اوکے--- اس نے ایحاب کے سامنے اسے ویڈیو سینڈ کی تھی پھر اپنے فون سے ڈلیٹ کی تھی---

صبح ہوتی پھر یونی میں ملاقات--- نیو بیچ آہ رہا ہے کڑیوں کے ششکلے دیکھیں گے--- اور آئی ایم شور تو اس پیلے سوٹ والی کو بھی بھول جائے گا ان کو دیکھ کر----

اس نے ابحاب سے گلے ملتے کہا تھا---

بائے ٹھرکی خبیث رو--- ارسم اور ابحاب دونوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگاتے کہا تھا اسے--- گھر جائے گا--- ارسم نے گاڑی کا لاک کھولتے پوچھا تھا ارحام سے----

نہیں---- اپنے دل کو سکون دینے----- آنکھ ونک کرکے کہتے وہ اپنے گاڑی کی طرف بڑھا تھا---

یہ نہیں سدھر سکتا--- ابحاب نے ارسم کو گاڑی سٹارٹ کرتے دیکھتے کہا تھا----

مجھے یہ سمجھ نہیں آتی یہ ہر رات وہاں جاتا کیوں ہے بس رقص دیکھنے--- یا کسی کی ضد میں---- ارسم نے افسوس سے سر ہلاتے کہا تھا----

ایشال نے بھی تو برا کیا ہے اسکے ساتھ---- ابحاب نے افسردہ لہجے میں کہا تھا---

اسے جو دکھایا گیا ہے اس نے وہی کیا ہے ایک بار پتہ چل جائے یہ حرکت کس کی تھی۔ چھوڑوں گا میں بھی نہیں اسے-----

ارسم نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡

روپ تو ویسے ہی ماشاءاللہ بہت ہے تم پر--- اس سے زیادہ آیا تو تمہاری خوبصورتی سالم بندے نگلا کرے گی----اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا---وہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی----اس سے پہلے وہ اسے باہوں میں بھرتا----

وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی تھی---- اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا تھا---دل زورو سے دھڑک رہا تھا---- ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ سوئی تھی ذوئشہ کے گھر سے آہ کر----

یا اللہ یہ کیسا خواب ہے--- کیوں وہ شخص ایک ہی ملاقات کے بعد میرے اعصابوں پر سوار ہے--- نہیں---- دو دن رہ گئے میرے نکاح میں اور میں حسین کی بجائے اس لڑکے کے خواب---

کہاں وہ برینڈ----- کہاں میں---- مجھے سوچنا ہی نہیں چاہیے----پتہ نہیں کیوں جب سے میں اس سے ٹکرائی ہوں اسے ہی سوچے جا رہی ہوں--- اور وہ میرے خواب میں بھی----

نہیں میں یہ گناہ نہیں کر سکتی----

میرے مالک مجھے معاف فرما----

Urdu Novels Ghar

ہاتھوں کو جوڑتے کمرے کی چھت کو دیکھتے کہا تھا اس نے جب کے پلکیں بھیگیں تھیں----

"تمہاری اکڑ تمہارا غرور اور یہ جو تمہیں اپنی پڑھائی پر زعم ہے--- یہ سب میں خود خاک میں ملاؤ گا-----"

اس کے کانوں میں حسین کے جملے گونجے تھے----

"تمہارے حسن کی ساری دلکشیوں کو تمہارے لیے ناسور نا بنایا تو مجھے معزم حسین نا کہنا----"

"کس لیے کتراتی ہو یہ حسن یہ رعنائیاں ایک دن میرے لیے ہی تو سجیں گیں میری سیج کو سجائیں گی-----"

اس کے لہجے کی کراہت اس کی لفظوں کی بازگشت----

کتنے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آئے تھے اس کے----

یااللہ میں نے کبھی ایسا تو نہیں چاہا تھا کبھی ایسا نہیں سوچا تھا--- پھر کیوں ایسا ہو رہا ہے میرے ساتھ کیوں میرا دل نے کبھی معزم حسین کے ساتھ کی گواہی نہیں دی----

کیوں مجھے ہر وقت اس کے لہجے اس کے ظاہر سے خوف آیا ہے--- اور کیوں مجھ سے آج ٹکرانے والا شخص مجھے اپنے لیے پھول اور جگنو لگا---

پلیز اللہ پاک میں اس رشتے کی اذیت سے کم دو چار تھی کے وہ شخص بھی پوری آب و تاب کے ساتھ مجھ میں جگمگانے لگا ہے----

میرے اعصاب کو میرے ہونے والے شوہر کا تابع کر دیں--- یا پھر اس نئے بندھنے والے بندھن کو روک دیں مجھے معزم حسین اپنی زندگی میں کسی روپ میں بھی نہیں چاہیے پلیز---- میری دعا قبول کر لیں ورنہ میں مر جاؤ گی--- میں کیسے سہو گی دو۔ دن بعد اپنے اوپر ہوتے ستم کو" اس شخص کی خود پر سلطنت کو" جس کے لیے میرے دل میں کوئی جذبہ ہی نہیں----

تکیے پر سر گرائے بے جان ہوتے اپنے ٹانگوں کو پیٹ سے لگائے خود کورول کرتے وہ بچوں کی طرح رونے لگی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ملتہا کو بھیج کر وہ اپنے کمرے میں آئی تھی---- الماری سے کپڑے لے کر چینج کرنے گئی تھی--- پھر بالوں کا ہلکا سا بن بنا کر ڈھیلے سے ٹراوزر شرٹ میں خود کے سراپے کو دیکھا تھا----

میں بہت کمزور ہوں حائسی میں وعدہ تو کر چکی ہوں مگر میرا دل بند ہو رہا ہے صبح کا سوچ سوچ کر---- اس نے گہرا سانس لیتے کہا تھا----

ماؤں---- میاؤں---- ماؤں-----

بونیا کہاں تھی تم---- اس نے اپنے پاؤں کے پاس میاؤں میاؤں کرتی اپنی سفید بلی کو ہاتھوں میں اٹھایا تھا جس کی آنکھیں گہری نیلی تھیں یہ پرشین بلی اس کے ساتھ تب سے تھی جب اس کی پندرھویں سالگرہ تھی.... اسے حائسم نے اس کے پر زور اسرار پر دلائی تھی----

اور ذوئشہ کو اپنے پزل باکس کے بعد اگر اپنی کسی چیز سے محبت تھی تو وہ بونیا تھی---

بونیا یو نو واٹ آج ذوشی بہت ڈسٹرب ہے کیا ایسا نہیں ہو سکتا صبح مجھے تیز والا بخار ہو جائے----

اس نے بونیا کو گود میں لیتے بیڈ پر لیٹتے کہا تھا----

اور بونیا نے نفی میں سر ہلایا تھا----

ذوئشہ نے اس کا اشارہ دیکھ کر برا سا منہ بنایا تھا----

تمہیں پتا ہے بونیا بابا کہتے تھے انسانوں سے دور رہو انسان گندے ہوتے ہیں باہر کی دنیا گندی ہوتی ہے وہ کبھی بھی کسی کو بھی مار دیتے ہیں--- فیملی تباہ کر دیتے ہیں----

حائسی میری بات کیوں نہیں سمجھتے۔۔۔۔ وہ انکھیں بند کیے بونیا کو پیٹ پر لٹائے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔ انکھوں میں آنسو تو آواز میں عجیب سا درد تھا۔۔۔۔ بونیا نے بھی ذوئشہ کی دیکھا دیکھی آنکھیں بند کر دیں تھیں۔۔۔۔

میرا دل کرتا ہے بس میں اس چار دیواری میں رہوں کبھی کسی کا سامنا نا کروں ۔۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے دادو اور حائسی بھی کہیں نا جائیں وہ ہمیشہ گھر میں رہیں۔۔۔ میری جان ہلکان ہوتی رہتی ہے جب تک وہ باہر سے گئے گھر نہیں لوٹتے۔۔۔۔ ماما بابا بھی باہر گئے تھے پھر وہ کبھی نہیں لوٹے۔۔۔۔

اس کی آواز میں درد تھا آواز بھرائی ہوئی تھی ۔۔۔ آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔

مجھ سے زیادہ بھی کوئی بدقسمت لڑکی ہو گی جس نے اپنی زندگی کے اتنے سال صرف ڈر کی کیفیت میں گزارے ہیں ہر آنے والی سانس نے میرا ڈر بڑھایا ہے۔۔۔۔

وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

بونیا نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اپنا اگلا پاؤں آگے بڑھا کر پاؤں سے اس کے گال کو سہلایا تھا اور پھر دوبارہ سے اس کے سینے پر سر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ روز رات کو ایسے ہی اس سے باتیں کرتے سوتی تھی اب بھی وہ روتے باتیں کرتے آنکھیں بند کر گئی تھی----

اس سے پہلے کے وہ گہری نیند جاتی کوئی کھلی کھڑکی میں سے کودا تھا----

اور کمرے میں آیا تھا کھٹکھے کے شور سے وہ اٹھی تھی ---آنکھیں کھولیں تھی مگر اگلے لمحے کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی گردن کو پیچھے سے دبوچ کر بیڈ کے ساتھ لگایا تھا---اور اس کو اتنی زور سے جکڑا تھا کے اس میں ہلنے کی بھی ہمت نہیں رہی تھی----

چ---چ---چھوڑو--- ک-----ک---کون---- اس کے لفظ حلق میں ہی پھنسے تھے---- اس کی گرفت میں وہ بن مچھلی کی طرح تڑپی تھی--- خود کو چھڑوانے کے لیے ہلکان ہوئی تھی مگر وہ ایک انچ بھی نہیں ہل سکی تھی اپنی جگہ سے زرا سی جنبش بھی نہیں کر پائی تھی وہ----

بونیا نے ماؤں کرنا شروع کیا تھا ذولشہ کی حالت دیکھ کر----

اس آنے والے نے بونیا کی طرف گن کی تھی ٹریگر پر انگلی رکھی تھی ---

ڈ--- ڈ---ڈونٹ شوٹ ہر---- پلیز----- اس کے آنسو قطروں کی صورت بہنے لگے تھے---- بے بسی کی انتہا تھی---- کس کس کو مرتا دیکھتی اپنی آنکھوں کے سامنے-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اسے ایسے لگ رہا تھا اس کی گردن چٹخ جائے گی۔۔۔ آج پھر سے دو ماہ بعد وہ اسے ایسے رات کے پہر دبوچے ہوئے تھا۔۔۔ اور وہ کسی تلملاتی چڑیا کی طرح پھڑپھڑا رہی تھی۔۔۔۔۔
سامنے بیٹھی بونیا ذوئشہ کی حالت پر نوحا کناں تھی۔۔۔مگر وہ سوائے ماؤں ماؤں کرنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ یا آگے بڑھ کر اس کو اپنے نوکیلے پنجے مار دے۔۔۔اور اس نے ایسے ہی کیا تھا۔۔۔ آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ پر پنجے مارے تھے مگر مقابل کے ہاتھ دستانوں کی آڑ میں چھپے تھے۔۔۔۔۔ اس کو پنجے مارتے دیکھ اسے غصہ آیا تھا جب ہی دوسرے ہاتھ میں بونیا کی گردن دبوچی تھی۔۔۔اور اتنی زور سے دبوچی تھی کے بونیا کی نیلی آنکھیں باہر کو ابلیں تھیں۔۔۔۔
پ۔۔۔۔۔پ۔۔۔لی۔۔۔پلیز اسے کچھ مت کرو لیو ہر۔۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔۔ وہ گھٹی گھٹی آواز میں التجا کر رہی تھی۔۔۔۔
چھوڑ دوں گا۔۔۔ تم صبح یونیورسٹی جا رہی ہو۔۔۔ تم وہاں نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔اگر۔۔۔ اس۔۔۔گھر سے قدم باہر نکالا تو تمہاری بلی سمیت تمہارے ٹکڑے کر دوں گا۔۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔۔

اس کے کانوں سے زنانہ آواز ٹکرائی تھی مگر اس شخص کی گرفت اس کا ظاہر سب کچھ مردانہ تھا----

م---م---میں نہی---نہیں جاؤں گی خدا کا واسطہ ہے چھوڑو ہمیں--- اس نے یقین دلاتے کہا تھا اس کی آنکھیں اب گردن پر پڑتے بے رحم دباؤ سے بند ہونے کو تھیں وہ زنانہ آواز رکھنے والا مرد اس کی روح نکال چکا تھا----

اچھا ہے گئی تو کل تم تمہاری دادی اور تمہارے بھائی اور--- تمہاری اور اس بلی کی لاش پر رونے والا میں ہی ہوں گا---- یعنی بیربل----

اس نے مکارانہ قہقہ لگاتے کہا تھا--- پھر اسکی گردن کے کٹ پر پن سے بی لکھا تھا---- ایسے کے پن کی نب اندر تک گھسی تھی--- ایک چھپاک سے اسے اور بونیا کو چھوڑتے وہ ایک جست میں کھڑکھی سے غائب ہوا تھا----

اس نے سائیڈ لیمپ پر پڑے ریموٹ کو کانپتے ہاتھوں سے اٹھایا تھا لائٹس اون کیں تھیں--- بونیا بھاگتی ہوئی ڈری سہمی اس کی گود میں گھسی تھی----وہ اسے آغوش میں لیے اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی-----

گردن نے ہلنے سے بھی انکار کیا تھا--- سفید بے داغ گردن پر ہاتھوں کی انگلیوں اور نیل کے نشان واضح تھے----تکلیف کے احساس نے اس کے پور پور کو جھلسا دیا تھا---- پچھلے دو

سال سے وہ ایسے ہی رات کے اندھیرے میں اس تک آتا تھا ایسے ہی اس پر قابض ہوتا تھا۔۔۔ اپنا حکم چلاتا تھا اس کے نازک وجود پر زخم دیتا تھا اور چلا جاتا تھا۔۔۔اورہر بار اس کی گردن کے کٹ پر اپنے نام کا پہلا حرف لکھ کر جاتا تھا۔۔۔ اور وہ بھی اتنی بے رحمی سے کے اس زخم کو بھرنے میں پھر ہفتوں لگتے تھے۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کے وہ کون ہے بس اسے اس کانام پتہ تھا وہ بھی اسکے منہ سے ہی۔۔۔۔ وہ کیسے اس کے متعلق ہر بات جان لیتا ہے وہ نہیں جانتی تھی کے اس کے گھر کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات اسے کیسے پتہ چل جاتی ہے۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی اس سے لڑ نہیں پاتی تھی۔۔۔ وہ کسی ظالم کالے اندھیرے کی طرح چٹکیوں میں اس بے جان چڑیا کو سمو لیتا تھا اپنی قید میں۔۔۔

میں کیا کروں اللہ پاک۔۔ کسے بتاؤں۔۔۔ وہ لرزتے ہوئے اپنے درد کو برداشت کرتے بولی تھی۔۔۔۔

کیا کر رہی تھی اپنے بھائی کو بتا رہی تھی میرے بارے میں چچچچچ افسوس۔۔۔۔ تمہارے بھائی نے تو سنا ہی نہیں چلو ایسا کرتا ہوں آج تمہیں لائیو ویڈیو دکھاتا ہوں۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔ وہ اس کے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑے کہہ رہا تھا۔۔۔ پھر جو اس نے اسے ویڈیو دکھائی تھی۔۔ اس میں حائسم کے بازو پر گولی لگتی واضح نظر آئی تھی۔۔۔۔

یہ بس تم نے بتانے کی کوشش کی تو یہ حال ہوا تمہارے بھائی کا سوچو اگر تم اسے پوری بات بتاتی تو وہ مر---- ہاہاہاہاہا--- اس نے اس کے بالوں کو مٹھی میں پکڑتے جھنجوڑتے کہا تھا---

وہ وہ سب کچھ یاد کر کے اس کے لفظوں کی باز گشت پر پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی----

یہ تب کی بات ہے جب شروع شروع میں اس نے کوشش کی تھی کے وہ حائسم کو سب کچھ بتا دے گی--- اور اس نے کوشش بھی کی بتانے کی مگر اسی لمحے حائسم کو ضروری کال آہ گئی اوروہ باہر چلے گیا مگر پھر جب گھر لوٹا تو اس کے بازو پر سفید پٹی تھی---

یہ تو طے تھا کے وہ اپنی جان پر ظلم برداشت کرتی رہے گی مگر کسی کو بتائے گی نہیں--- وہ زنانہ آواز کا مالک مردانا شخص اس سے کیا چاہتا ہے وہ آج تک جان نہیں پائی تھی----

اور یہ رات بھی اسکی زندگی کی سیاہ ترین رات ثابت ہوئی تھی--- اس سارے عمل میں وہ کبھی اکیلی نہیں ہوتی تھی-- ہر بار یہ ظلم وہ بھی سہتی تھی اور اس کی بونیا بھی---- وہ روتی تھی تو ساتھ میں اس کی بونیا بھی روتی تھی---وہ شخص اسے تکلیف دیتا تھا تو بونیا اپنی ذوشی کو بچانے کے لیے خود پر بھی تکلیف سہتی تھی--- گردن اس کی زخم آلود ہوئی تھی تو اس کی بونیا کی گردن کی ہڈی بھی دکھ رہی تھی----

یہ درد تھا جو ایک انسان جانور بن کر ان دونوں کو دے گیا تھا۔۔۔ اور بونیا جانور کے روپ میں انسان بنی اپنی اور اپنی ذوشی کی تکلیف کو بانٹ رہی تھی۔۔۔ اس کے لرزتے وجود کو اپنے آگے کے دونوں پاؤں سے پکڑ کر اس نے اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے اس کے آنسو اپنے گالوں سے اس کی گالوں پر سے صاف کیے تھے۔۔۔ جب کے آنسو تو بونیا کے بھی نکل رہے تھے۔۔۔

وہ جانور ہو کر کچھ نہیں کر پا رہی تھی بے بس تھی ماؤں کے سوا کیا بولتی۔۔۔ اور ذوئیشہ انسان بنی بے بس تھی۔۔۔۔۔

بس تھا تو صرف یہ کے دونوں اکیلی نہیں تھی۔۔۔ ایک دوسرے کا سہارا بنتی تھیں اپنے درد میں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اس نے گاڑی پارکنگ میں روکی تھی۔۔۔ آج بھی وہ بار اپنی پوری اب وتاب کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

بہت سے لڑکے لڑکیاں ڈانسنگ فلور پر ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے باہوں میں باہیں ڈالے جھوم رہے تھے۔۔۔ بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیاں شیشے کے کش بھر رہے تھے اور بہت سے ایک دوسرے کے ساتھ چلتے تہہ خانے کے رومز میں عیاشی کرنے رات رنگین بنانے جا رہے تھے۔۔۔۔ وہ قدم قدم چلتا ریسپشنسٹ پر آیا تھا جہاں سے سروسز پے ہوتیں تھیں۔۔۔۔ کاوئنٹر پر ڈھیروں ڈھیر شیشے کی بوتلیں تھیں۔۔۔ چھوٹے چھوٹے شیشے کے گلاس اور عمدہ محلول مہنگے سے مہنگے برانڈ میں موجود تھا۔۔۔۔

ارحام بھائی۔۔۔ وہ کاونٹر تک پہنچا تھا جب بلال احمد نے اسے پکارا تھا۔۔۔۔

گانا گا چکے تم۔۔۔ اس نے بھنویں اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں آپ کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ بلال نے سامنے آتے کہا تھا۔۔۔۔

اور رومان۔۔۔ ارحام نے متلاشی نظروں سے پوچھا تھا۔۔۔

کیبن کی بیک سائیڈ پر ہے۔۔۔ کچھ لیں گے آپ۔۔۔ بلال نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں لے آؤ اور تم دونوں بھی آہ جاؤ اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا اور اپنے مخصوص کمرے کی طرف چلے گیا تھا۔۔۔۔ صوفے پر بیٹھا ہی تھا کے پیچھے ہی رومان اور بلال آئے تھے۔۔۔۔

رومان نے ہاتھ میں ٹرے پکڑی ہوئی تھی جس میں شیشے کا گلاس اور ارحام کی فیورٹ ڈرنک تھی۔۔۔۔

مت آیا کریں یہاں---- رومان نے ڈرنک بناتے کہا تھا----

پورے دن میں یہی پل سکون کے ہوتے ہیں میرے پاس جب میں اپنے آپ سے ملتا ہوں--

تم لوگ چاہتے ہو مجھ سے وہ نھی چھین جائے--- اس نے رومان کے ہاتھ سے ڈرنک لیتے کہا تھا اور اس کا گھونٹ بھرا تھا---

آپ ایشال کو سچ کیوں نہیں بتا دیتے بلال نے زخمی نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا---

تم دونوں مجھے گانا کیوں نہیں سنا دیتے---- اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

آپ ہماری بات کو ہر روز نظر انداز کر دیتے ہیں جب میں کہتی ہوں مجھے مل----

کس کو سچ بتانا چاہتی ہو اسے جس نے محبت کے پیچھے بے اعتباری کا سودا بنا ہے----- جس کو میرے لہجے کی سچائی پر نہیں اس چال پر یقین ہے---- میں دیکھنا چاہتا ہوں اس کی نفرت کا سودا زیادہ انمول ہوتا ہے یا میرے کردار کی گواہی میں چھپی اسکی محبت---- اس نے تلخی سے کہتے گلاس کو پٹخا تھا میز پر---- پھر بوتل کا محلول انڈیلا تھا--- گلاس میں----

اس کی انکھوں میں کرچیاں تھیں کرب تھا بے پرواہ محبت کا----

وہ بیوی ہے آپ کی آپ انہیں ایسے نہیں چھوڑ سکتے کس نازک مقام پر کھڑا ہے آپ کا رشتہ---- بلال نے پھر سے کوشش کی تھی اس کو گھونٹ گھونٹ زہر اپنے اندر اتارتے دیکھ کر----

بیوی--- ہاہاہاہاہاہا---- بلال بیوی لباس ہوتی ہے دکھ سکھ کی''آپ کے من کی''آپ کے درد کی''آپ کی بے راہ روی'' اور آپ کی روح کی--- اور وہ'' وہ تو بے وفا ہے'' بلکل اس کی طرح--- اس نے شراب سے بھرے گلاس کو دیکھتے کہا تھا----

یہ بھی لبوں سے لگتے سرور دیتی ہے.. آپنی مدہوشی میں مدہوش کرتی ہے.. اور پتہ ہے پھر کیا ہوتا ہے یہ اندر جاتے ہی بے وفائی کرتی ہے.... قطرہ قطرہ ناسور بن کر زخم دیتی ہے... اندر کو جلا دیتی ہے تار تار بنی روح کو گھائل کرتی.... قطرہ قطرہ مارتی ہے----

اس نے زخمی سانس لیتے کہا تھا--- مگر وہ سانس اس نے باہر نہیں چھوڑا تھا--- اس نے حق ہی نہیں دیا تھا ہوا کو بھی کے اس کے سانس کے درد کو بھی وہ چنے---وہ چاہتا تھا اسکا درد بس وہی چنے---

وہ بھی ایسی ہے--- اس کی محبت بھی ایسی ہے آنکھوں میں مدہوشی بھرتی ہے---- دیدار کی طلب بڑھتی ہے-- تو وہ منہ موڑ لیتی ہے--- محبت کی طلب جگا کر وہ منہ کے بل گراتی ہے--- وہ ایشال راندھاوا ہے جس کی محبت روح میں اتر کا مارتی ہے ہر ہر پل ہر ہر لمحہ--- ان نسوں کی چھبن کو پوائزن دیتے ہیں اس کے بے اعتباری کے لفظ----

ہاہاہاہاہاہا---پتہ ہے مارتی تو دونوں ہی ہیں یہ بھی وہ بھی پھر یہ میرے اتنے قریب کیوں ہے---

اس نے درد سے کھنکھتی ہنسی ہنستے گلاس میں موجود شراب کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

یہ اس لیے قریب ہے کیونکہ یہ چپ چاپ مارتی ہے اور وہ اپنی قاتل بے وفا اداؤں سے۔۔۔ خود غرضی اور فرضی محبت کے پیچھے چپ کر۔۔۔۔ وہ حسین ہے" مغرور ہے" دلربا ہے" وہ آج اعتراف کر لے اپنی بے وفائی کا۔۔۔ میں آج اس میں قطرہ قطرہ درد انڈیل دوں اپنے سارے۔۔۔۔

اس نے زہریلے لہجے میں کہا تھا اور دوسری بوتل کھولنے لگا تھا۔۔۔۔ ایک بوتل ختم کر چکا تھا وہ اپنی باتوں میں۔۔۔۔بلال اور رومان دونوں نے اس کے درد اور اس کے پور پور جلتے وجود کو اپنی آنکھوں سمیٹا تھا۔۔۔ وہ ہر روز اپنے درد سے لڑتا تھا۔۔۔ ہر روز کرچی کرچی ٹوٹتا تھا۔۔۔ کوئی نہیں جان سکتا تھا کے وہ اتنا ہنس مکھ شرارتی شخص اپنی ہنسی کے پیچھے درد کا طوفان لیے بیٹھا ہے۔۔

آج کچھ ایسا سناؤ کے میں اس درد کو سہہ نا سکوں اورمر جاؤں.... اس نے بھرائی آواز میں سامنے لگی اپنی اور ایشال کی نکاح کی تصویر کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ وہ کمرہ تھاجو اس نے خاص طور پر اس بار والوں سے لیا تھا.... جس میں اس کے سوا کسی کا بھی جانا ممنوع تھا۔۔۔ اور ہرماہ وہ اس کمرے کا اچھا خاصا بل پے کرتا تھا۔۔۔۔ بلال اور رومان اسی بار کے سنگر تھے اپنی اپنی غربت سے لڑتے وہ یہاں گانے پر مجبور تھے زمانے کی

ٹھوکریں کھا کر یہاں تک پہنچے تھے--- اور ان کی آوازوں کا درد نا جانے کیوں مگر ارحام کے درد

کا ساتھی تھا اس کے دل تک پہنچتا تھا وہ درد---

بلال نے رومان کی طرف دیکھا تھا اور پھر رومان نے گانا شروع کیا تھا---

دل نادان کی ہر خوشی تو ہے----

دل ناداں کی ہر خوشی تو ہے---

تو ہی آنسو میری ہنسی تو ہے----

رومان نے ارحام کی طرف دیکھتے گایا تھا--- جو چلتا ہوا کھڑکھی کے ،پاس جاکھڑا ہوا تھا اب اور شراب کا گھونٹ اتارتا چاند کو تکنے لگا تھا---

دل نادان کی ہر خوشی تو ہے----

دل ناداں کی ہر خوشی تو ہے---

تو ہی آنسو میری ہنسی تو ہے----

تومحبت ہے زندگی تو ہے---

دل ناداں کی ہر خوشی توہے---

Urdu Novels Ghar

اب کی بار لائنز بلال نے بولیں تھیں۔۔۔۔۔ ارحام کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔وہ چاند کے ہالے میں نکاح کا جوڑا پہنے پوری آب و تاب سے جگمگا رہی تھی۔۔۔ واقع وہ اس کی محبت اور زندگی ہی تو تھی۔۔۔

بات اترے تیرے دل میں۔۔۔۔

جو میرا دل سوچے۔۔۔۔

آئے دھڑکن میرے دل کی تیرے دل سے ہو کے۔۔۔۔

بن کے اک خواب تیرے دل میں یوں اتر جاوں۔۔۔۔

تیری انکھوں کے شہر سے نا لوٹ کر آؤں۔۔۔۔

دل ناداں کی بندگی تو ہے۔۔۔

تو ہی آنسو میری ہنسی تو ہے۔۔

دل ناداں کی بندگی تو ہے

تو ہی آنسو میری ہنسی تو ہے

تو محبت زندگی تو ہے۔۔۔

رومان نے یہ لائنز گائیں تھیں--- اور ان لائنز کے ایک ایک حرف نے ارحام کے دل میں کانٹے چھبوئے تھے---- اس کی بندگی نے اسے روند ڈالا تھا--- وہ نے وفا کہتی تھی اسے----

کیاوہ سچائی جاننے کے بعد خود کا بھی سامنا کر پائے گی----

ناہے شکوہ ناشکایت نا رہا کوئی گلہ---

شکر رب کا ہے کیا جب سے ہم کو تو، ملا----

میرے دھڑکن پہ تیری دھڑکنوں کا راج چلے----

تیرے ہونے سے میری زندگی کو ساز ملے-----

دل نادان کی بے خودی تو ہے---

تو ہی آنسو میری ہنسی تو ہے---

تومحبت ہے زندگی تو ہے---

اب کی بار رومان کی جگہ بلال نے گایا تھا----

ایسے الٹرا ساؤنڈ کرنے والی نظروں سے مت دیکھو ارحام طارق میں یہیں سے واپس چلی جاؤں گی---- ایشال نے ارحام کو گھورتے ہوئے کہا تھا---

الٹراساؤنڈ کیا میں تو جلد از جلد تمہارا پوسٹ مارٹم کرنا چاہتا ہوں--- اس نے اسٹیج پر بیٹھے اس کے چہرے کے پاس تھوڑا سا جھکتے ہوئے کہا تھا---

شرم کر لو تھوڑی پبلک پلیس ہے--- وہ چڑی تھی---

تو اپنی بیوی کا پوسٹ مارٹم کرنے میں کیسی شرم--- اس نے دو بدو جواب دیا تھا---

انتہائی لوفر انسان ہو تم--- ایشال نے دانت کچکاتے کہا تھا---

میرے روم میں آہ جاؤ ایک بار پھر تم مجھے انتہائی رومینٹک انسان کہو گی---- اس کو مزا آہ رہا تھا اس کے چڑنے پر تب ہی دو بدو جواب دے رہا تھا---

مگر اس بار اس نے جواب نہیں دیا تھابس دونوں گالوں کو غبارے کی طرح غصے میں پھلا کر بیٹھ گئی تھی---

اتنا قاتل ستم مت کرو ایشو نہیں تو گود میں اٹھا کر لے جاؤں گا زمانے کی پرواہ کیے بغیر---

اس کے غصے میں پھولے چہرے اور قاتل سراپے کو دیکھتے اس نے سرد آہ بھرتے کہا تھا---جب کے جوابا اس نے اپنے ہیل والا جوتا اس کے پاؤں پر رکھ کر مارا تھا سٹیج پر بیٹھے بیٹھے---

وہ روتے روتے مسکرایا تھا-----

دل نادان کی ہر خوشی تو ہے----

دل ناداں کی ہر خوشی تو ہے---

تو ہی آنسو میری ہنسی تو ہے----

لاسٹ لائنز سنتے اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے دیکھتے ان دونوں کو ہاتھ کا اشارہ کیا تھا جانے کا وہ اس کی حالت دیکھتے اس کی تعمیل کرتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور باہر چلے گئے تھے۔۔۔۔

روم لوک ہونے کی آواز پر وہ پلٹا تھا۔۔۔ چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔

میرے درد چن لو ایشو کہہ دو کے مجھ پر بے اعتباری تمہاری نادانی تھی کہہ دو کے تم ہمارے رشتے کو بے آبرو نہیں کر سکتی۔۔۔ اپنی بد گمانیوں کو میری خوش گمانیاں بنا دو۔۔۔۔ اس کی تصویر کے سامنے کھڑے ہوئے روتے ہوئے وہ التجا کر رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے ایشو میرا درد اب یہ بھی کم نہیں کرتی۔۔۔۔۔ یہ بھی مجھے نہیں بہکاتی۔۔۔ میرے دماغ سے تمہیں نہیں مٹاتی۔۔۔۔ میرے دل سے چند لمحوں کو ہی صحیح تمہاری محبت نہیں مٹاتی۔۔۔ تم جان لیوا ہو تم دنیا کے ہر زہر سے بڑھ کر جان لیوا ہو۔۔۔۔

اس نے اپنی شرٹ کی آستین سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔ پانچ فٹ نو انچ کا قد لیے بوجھل درمیانی سرخ آنکھوں میں درد کی رمق کے لال چراغ لیے۔۔۔ بھرے بھرے سرخ ہونٹوں پر محبت کی بے پرواہ داستان لیے۔۔۔ ماتھے پر گھرے کالے بال بکھرائے لائٹ بلو شرٹ اور ڈریس پینٹ پہنے شہزادہ بنے اپنی ملکہ کی محبت میں گھل رہا تھا وہ۔۔۔۔

ایک وہ جہان تھا اپنے باہر کا جسے وہ سب سے ملواتا تھا۔۔۔

ایک یہ جہان تھا اس کے اندر کا جسے وہ سب سے چھپاتا تھا اور صرف اپنی محبت کو دکھاتا تھا ---- اس کی ماں دیکھ لیتی اپنے شہزادے کی اس حالت کو تو صدیوں نا سوپاتی---- وہ بلڈرز ایمپائرز کا اکلوتا چشم و چراغ کروڑوں کی سلطنت کا شہزادہ--- اندر ہی اندر محبت جیسے ناسور سے لڑ لڑ کر مر رہا تھا---

ایشو--- اس کے قدم ڈگمگائے تو اسے سامنے کھڑے پایا----

اس کو باہوں میں بھرا اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑی----

ایشو میں لاکھ اس محبت کو جھٹلا لوں لاکھ اس سے کنارہ کر لوں مگر یہ ساری زندگی میرے دل سے نہیں نکل سکتی--- جب تک تم مجھے سیراب نہیں کر دیتی یا یہ مجھے فنا نہیں کر دیتی----

وہ عالم خیال میں اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑے ہچکیوں سے رو رہا تھا---

تم جھوٹے ہو فریبی ہو محبت کے قاتل ہو--- اس کے الفاظ کانوں میں گونجے تھے--- خیال ٹوٹا تھا---

وہ آس پاس کہیں نہیں تھی--- وہ اب بچوں کی طرح رونے لگا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔ لیٹے لیٹے اس نے جانے کتنی بار اس ویڈیو کو دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

ایسا پہلے کیوں نہیں ہوا کسی نے ابحاب راندھاوا کو اس قدر بے چین پہلے کیوں نہیں کیا۔۔۔۔

ویڈیو میں سے اس کی تصویر کے سکرین شوٹس لے کر وہ زوم کر کے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

تمہاری آنکھیں۔۔۔ اس نے کروٹ کے بل لیٹتے اس کی آنکھوں پر انگلی رکھ کر زوم کیا تھا۔۔۔

ان آنکھوں میں کچھ تو ہے کوئی توبات ہے۔۔۔ وہ نا جانے کیا ڈھونڈنے لگا تھا۔۔

پھر اس کی ناک کو زوم کیا تھا۔۔۔ پھر بے اختیار اس نے اپنی ناک کو چھوا تھا اس کا لمس یاد کر کے۔۔۔۔۔ وہ بے اختیار ہنسا تھا۔۔۔۔

پھر اس نے اس کے ہونٹوں کو زوم کیا تھا۔۔۔ دل میں ایک انوکھا جذبہ پل بھر میں امڈا تھا۔۔۔

گلابی نرم ہونٹوں کو دیکھ کر۔۔۔ شدت سے دل چاہا تھا۔۔۔ اس کے ہونٹوں کے لمس کو ابھی اور اسی وقت اپنی ہونٹوں سے محسوس کرے۔۔۔۔

اس نے بے خود ہو کر موبائل کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔ وہ چاہتا تھا وہ وہ اسے اپنی آغوش میں بھر لے۔۔۔ بس وہ اسکے پاس ہو۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

بے خود کر دینے والا لمحہ تھا یہ اس کے لیے--- خود پر ضبط کے پہاڑ بٹھاتے اس کی دید کی طلب لیے وہ آنکھیں موند گیا تھا----

مجھے تمہارا نام تو نہیں پتا مگر جان اسحاب جلد تم میرے پاس میری زندگی بن کر مجھ میں جیو گی آئی پرامس یوآئی ول فاونڈ یو خود پر کمفرٹر لیتے وہ پلو کو ہگ کرتے اپنی بے چین محبت میں سلگتے سونے لگا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡

فیس پر نائٹ کریم لگاتے میسج ٹیون پر اس نے رک کر موبائل کو دیکھا تھا--- اور واٹس ایپ میسج کھولا تھا----

"شوہر وہ تمہارا ہے اور راتیں وہ میرے ساتھ گزارتا ہے تم آزاد کیوں نہیں کر دیتی اس کو اس کی مرضی کی زندگی گزارنے کے لیے----"

اس نے میسج پڑھتے اپنے آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا تھا---پھر باری باری تصویریں کھولیں تھیں-- جن میں رومان ارحام کے لیے وائن کا گلاس بنا رہی تھی اسے دے رہی تھی--- وہ گلاس میں سے گھونٹ بھرتے ہنس رہا تھا---

اس سے آگے اس کی دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس نے باری باری ساری تصویریں اور وہ میسج ڈلیٹ کیا تھا۔۔۔۔ اس بار آنکھ سے آنسو نکل کر موبائل کی سکرین پر گرا تھا۔۔۔

اس نے بے تاثر ہو کر آنکھیں صاف کیں تھیں۔۔۔۔

کڑے اور سخت درد کے مراحل سے گزرتی وہ خود کو باز رکھ رہی تھی رونے سے۔۔۔ مگر پھر بھی حلق سے ہلکی سی سسکی بے دار ہوئی تھی۔۔۔

موبائل کی کونٹیکٹ لسٹ میں سے نمبر نکال کر اس نے ڈائل کیا تھا۔۔۔

چندا خالہ ارحام گھر پر ہے۔۔۔ اس نے طارق ہاؤس کی ملازمہ کو فون کیا تھا۔۔۔ جو اس گھر کی ملازمہ نہیں اس گھر کا فرد ہی تھیں۔۔۔۔

نہیں ایشال بیٹا وہ کہاں گھر ہوتا ہے صبح ہی آتا ہے گھ۔۔۔۔۔۔۔

ایشال نے پوری بات سنے بغیر فون کاٹا تھا۔۔۔اور ڈریسنگ پر رکھا تھا۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے نائٹ لوشن لے کر ہاتھوں پر لگایا تھا۔۔۔۔ آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو اگنور کرتی دبی دبی سسکیاں بھرتی بیڈ پر جا کر لیٹی تھی۔۔۔ کھلی انکھوں سے چھت پر ابھرے احباب کے عکس کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ جب کے آنسو بے مول ہوتے تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

تو نا ملا تو اپنے لہجے کی تلخی سے۔۔۔

جو بھی سامنے آیا اس کا دل توڑ جاؤں گی---

اور میں تیری ۔حبت میں سر عام زہر پی کر----

سقراط کو بھی پیچھے چھوڑ جاوں گی----

پتہ ہے ارحام مجھے راتوں کو یہ سوچ کر نیند نہیں آتی کے تم اس کی باہوں میں چین سے سو رہے ہو----

مجھے بے وقعت کر کے----

اپنی گونجتی سسکیوں میں روتے ہوئے اس نے اپنے بازو خود کے گرد لپیٹ کر اپنے درد کو خود سے باندھا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارس----سم----و----ولید خان----م---محلول-----

جیل---بوتل----

وہ اپنے باپ کی تصویر کے سامنے کھڑا اپنے باپ کے آخری الفاظ یاد کر رہا تھا----

اس کی آنکھیں ویران تھیں۔۔۔ بس غصہ تھا گہرا اشتعال۔۔۔۔

شارٹس پر بلیک ود آؤٹ سلیوس بنیان پہنے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی سجائے ایک رعب دار پرسنیلٹی اور ایٹیٹوڈ کا خاصا لیے وہ ایک وجیہہ مرد تھا۔۔۔۔ جاگنگ سے واپسی پر وہ کمرے میں آتے ہی اپنے باپ کی تصویر کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ ہر روز چڑھتے دن کے ساتھ وہ خود سے عہد کرتا تھا اپنے باپ کے قاتل تک پہنچنے کا اور ہر روز وہ ناکام ہوتا تھا۔۔۔۔

جس بے دردی سے اسکے سامنے اس کے باپ اور ماں کا قتل ہوا تھا وہ پل وہ لمحے وہ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

پچھلے کئی سالوں سے وہ ولید خان کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ وہ ولید خان جس کے بھیجے ہوئے غنڈوں نے اس کے باپ کو اور ماں کو مارا تھا اور جس کی وجہ سے وہ یتیم اور مسکین ہوا تھا۔۔۔۔

اسی ولید خان کو وہ ایسی سزا دینا چاہتا تھا کے اس کی نسلیں برباد ہو جائیں۔۔۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا جس دن اس کا باپ گھر پر دو پزل باکس لے کر آیا تھا۔۔۔ یہ اسپیشلی اس کے باپ نے آرڈر پر بنوائے تھے۔۔۔۔ ان پزل باکسز میں یہ خاص بات تھی کے ان میں چودہ رنگ تھے۔۔۔ ہر رنگ کی لائٹ اس کے مخالف رنگ کے لائٹ جیسی تھی۔۔۔ اور ہر رنگ میں چھوٹی چھوٹی کہکشاں دوڑتی تھی۔۔۔۔ بظاہر وہ پلاسٹک کے تھے مگر دیکھنے میں وہ کرسٹل

کے لگتے تھے۔۔۔ اور ان پزلز کو سولو کرنا انتہائی مشکل کام تھا جو آج تک ارسم سے حل نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

بابا یہ دونوں باکسز میرے ہیں۔۔۔۔ اس نے ہاتھوں میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں ایک ان کے جانی دشمن کی بیٹی کا ہے۔۔۔ باپ کی نجائے اسکی ماں نے جواب دیا تھا منہ بناتے ہوئے۔۔۔۔

تم بھی نا۔۔۔ آج میرا ادھر جانا ضروری ہے میں یہ باکس دے آؤں کل چلیں گے منہ مت بناؤ۔۔۔۔

اس کے باپ نے اسکی ماں سے کہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اس پزل باکس کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

اس نے تخیل سے باہر آتے کاندھوں پر پڑے ٹاول سے پسینہ پونچھا تھا اور پھر اپنی الماری کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

لاکر میں سے وہ پزل باکس نکالا تھا۔۔۔ جس دن مجھے تم مل گئی اس دن اپنے باپ کی ایک ایک بوند کا حساب لوں گا تم سے۔۔۔

اس نے پزل باکس کو مضبوطی سے ہاتھ میں پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔۔

آنکھوں میں اور لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔ اس کے جسم کا رواں رواں قہر بنا ہوا تھا۔۔۔۔

سالوں سے سینے میں دبا ایک سیسا تھا۔۔۔ جو اب لاوا بن ہوا تھا۔۔۔ اور ولید خان کا پتہ ملنے کی ایک امید چنگاڑی بن کر اسکے لاوے کو انڈیلنے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

اس کے ہارٹ کو پمپ کر کے وہ نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔۔ ایک بار دو بار تین بار۔۔۔
ہر بار نا کامی بڑھ رہی تھی اور جواد کی ٹینشن بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔
وہ اپنے ساتھی کولیگ کو ہارٹ دوبارہ پمپ کرنے کا اشارہ کر کے باہر آیا تھا۔۔ تاکہ حائسم کو کہہ سکے کہ وہ اس لڑکی کے گھر انفارم کر دے۔۔۔ کیونکہ اب اسے خطرہ محسوس ہو رہا تھا اسے لے کر۔۔۔
یہاں حائسم ولید خان تھے۔۔۔ جواد نے رسیپشنسٹ پر آہ کر پوچھا تھا۔۔۔
سر وہ یہ کونٹیکٹ نمبر دے کر گئے ہیں اور چلے گئے ہیں۔۔۔ رسیپشنسٹ نے کہا تھا۔۔۔
واٹ ایسے کیسے وہ اسے۔۔۔ اس کی تو۔۔۔ جواد کو اس کی بے حسی پر غصہ آیا تھا۔۔۔ اپنے غصے کو کنٹرول کرتے اس نے اس نمبر پر کال ملائی تھی جو اسے ریسیپشنسٹ نے دیا تھا اپنے موبائل سے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ ایشال جو کچن میں پانی لینے جا رہی تھی اس نے رک کر کال رسیو کی تھی لینڈلائن کی۔۔۔۔

کیا آپ مس فاحا سلطان چوہدری کے گھر سے بات کر رہیں ہیں۔۔۔ جواد نے پوچھا تھا۔۔

یس از ایوری تنگ اوکے ہو آر یو۔۔۔ ایشال نے تاکید کرتے اس کا پوچھا تھا۔۔

میں ڈاکٹر جواد بات کر رہا ہو مس فاحا اس وقت ڈو بیسٹ کلینک میں ہیں ان آہ ویری سیریس کنڈیشن آپ بس جلدی سے پہنچ جائیں۔۔۔

جواد نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا تھا بتا کر۔۔۔

واٹ کیا ہوا ہے اسے ہیلو ہیلو۔۔۔ اس کا سنتے ہی دل بڑی طرح دھڑکا تھا ٹانگوں سے جان نکلی تھی۔۔۔۔ وہ ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی تھی اور وہ فون رکھ گیا تھا۔۔۔۔

جلدی سے اپنے کمرے میں جاتے اس نے نائٹ ڈریس پر ہی کاندھوں پر شال لپیٹی تھی تھوڑی دیر پہلے ملنے والا ارحام سے بے وفائی کا دکھ بھول کر وہ اپنی بہن کی جان کے لیے ہلکان ہورہی تھی۔۔۔

کیا کروں کی کو بتاؤں یا نہیں۔۔۔ اس نے گاڑی کی چابی اٹھاتے کانپتی ٹانگوں سے کہا تھا۔۔۔

وہاں جا کر پہلے سچویشن دیکھتی ہوں پھر اس کے مطابق جو ہو گا۔۔۔ وہ کر لوں گی۔۔۔ موبائل ہاتھ میں پکڑتے سلیپرز پہنتے وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔

شاہ چاچا کوئی بھی پوچھے تو بولنا ایمرجنسی جانا پڑھا آہ کر بتاؤں گی۔۔۔گیٹ کیپر کے پاس گاڑی روکتے اسنے کہا تھا اور پھر کلینک کے راستے پر گاڑی دوڑا دی تھی۔۔۔۔ اور شاہ چاچا جی جی کرتے رہ گئے وہ اتنی تیزی میں تھی کے ان کی بات بھی نہیں سنی۔۔۔۔

فاحا کے گھر پر بتا کر اس نے اگلا نمبر حائسم کا ڈائل کیا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو کیا ہوا جواد سب ٹھیک ھے ناں۔۔۔ جواد کا نمبر دیکھتے ہی اس نے بے تابی سے کال رسیو کی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ گھر آیا تھا مگر گھر آہ کر اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے نہت بڑی غلطی کر گیا ھے۔۔۔ احساس ندامت اسے اندر سے جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔ ایک اس کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آہ رہا تھا گاڑی چلاتے ہوئے بھی۔۔۔۔اس کے نازک ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر۔۔۔۔۔ اس کا اس کے گرد گھیرا تنگ کرنا۔۔۔

ڈر سے خوف سے اس کے اندر گھسنا اور پھر اس کی باہوں میں جھول جانا۔۔۔ وہ جانے انجانے میں ڈر میں مبتلا ہو کر اس کے انتہائی قریب ہوئی تھی۔۔۔ اور اس کے قرب کے لمس کی چنگاڑی حائسم کے وجود میں بھی جلی تھی۔۔۔۔

مگر یہ تو وقت نے تسلیم کرنا تھا کے کب کیسے اس جنگاڑی نے آتش فشاں بن کر پھٹنا تھا۔۔ مگر اس کی بے قراری اس آتش فشاں کے مکمل ہونے کی پہلی سیڑھی تھی ۔۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے بس جسے تم یہاں تھوڑی دیر پہلے چھوڑ کر گئے تھے وہ مر گئی ہے۔۔۔ اور میں نے اس کے گھر والوں کو بھی اطلاع کر دی ہے۔۔۔ اصل میں اس کا ہارٹ پمپ نہیں ہوا اور وہ سروائیو نہیں کر سکی۔۔۔۔

میں نے سوچا تمہیں اطلاع دے دوں۔۔۔۔

جواد نے گویا کہتے اس کی ہستی ہلا دی تھی۔۔۔۔

واٹ۔۔۔ حائسم نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔ موبائل اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔ اور دل دیوانا بے پرواہ قاصد ہوا تھا۔۔۔۔ جیسے ابھی سارے بند توڑ کر باہر نکلے گا اور فاحا سلطان تک پہنچ جائے گا۔۔۔۔

جوا۔۔۔۔ ٹوں ٹوں۔۔۔۔ کال ڈسکنکٹ ہوئی تھی اس کا نام لینے سے ہی پہلے۔۔۔ وہ دل کے ہاتھوں مجبور اپنی غلطی پر پشیمان ہوکر اٹھا تھا اور بھاگا تھا باہر کی طرف ایک بار پھر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر کلینک کی طرف چل دیا تھا۔۔۔۔

سر ہر ہارٹ از ورکنگ شی از ناؤ اوکے۔۔۔ جواد کے کولیگ نے باہر آہ کر بتایا تھا اسے۔۔۔۔

شکر خدا کا ورنہ میں تو سمجھا تھا کے یہ چھوٹی سے لڑکی گئی آج--- جواد نے ٹھنڈا سانس لیتے کہا تھا---

ہیلو ف---ف---فاحا--- سلطان چوہدری ایم----ایمرجنسی میں----م----م---میری بہن ہے وہ--- ایشال نے خود کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ پر کنٹرول پاتے کہا تھا----

ریلیکس مس شی از ناؤ آؤٹ آف ڈینجر--- ریلیکس--- جواد جو اپنے کولیگ سے بات کر رہا تھا رسیپشنسٹ کے پاس ہی کھڑا ایشال کی آواز سن کر پلٹا تھا اور اسے تسلی دی تھی----

آف گوڈ تھینکیو---- کہاں ہے وہ کیا میں اس سے مل سکتی ہوں--- اس نے جواد کی طرف دیکھتے پریشانی میں کہا تھا---

بس کچھ دیر تک ہوش آہ جائے گا انہیں پھر مل لینا آپ--- جواد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

کیا میں جان سکتی ہوں اسے ہوا کیا تھا---- کیسے وہ یہاں تک پہنچی اور مجھے کال آپ نے ہی کی تھی----

ایشال نے جواد سے کہا تھا----

Urdu Novels Ghar

وہ شاید کسی چیز سے بے حد خوفزدہ ہوکر بے ہوش ہوئیں تھیں اسی لیے ان کی ہارٹ بیٹ بھی ناہونے کے برابر چل رہی تھی--- خیر اب وہ ٹھیک ہیں باقی باتیں جب وہ ہوش میں آئیں تو آپ ان سے پوچھیے گا---

جواد نے پیشہ وارانہ انداز میں کہا تھا اور پھر چلے گیا تھا----

کیا کروں کس کو کال کروں---- ایحاب ایحاب کو بتا دیتی ہوں---ارسم یا ماما کو بتایا تو پھر اسے کبھی باہر نکلنے ہی نہیں دیں گے--- کہتے اسنے موبائل پر ایحاب کانمبرڈائل کیا تھا---

یہ کیا سگنلز کیوں نہیں آہ رہے یہاں--- اس نے موبائل کو ادھر ادھر کرتے کہاتھا---

باہر جا کرکال کرنی پڑے گی کہتے وہ کلینک کے گارڈن میں آئی تھی----

وہ ہوائی جہاز کی طرح گاڑی اڑاتا ہوا لایا تھا کلینک اور پھر پارکنگ میں گاڑی کھڑی کر کے---- وہ اینٹرس سے دوڑتا ہوا اندر کی جانب بڑھا تھا----

جہاں جواد ایمرجنسی وارڈ میں جا رہا تھا وہ بھی ہانپتا ہوا اس کے پیچھے ہی گیا تھا----

ف---ف---فا---- اس نے سامنے بے ہوش پڑی فاحا کو دیکھتے کہا تھا--- جس کے ہاتھوں پر نیڈلز تھیں--- اور ہارٹ بیٹ سامنے مونیٹر پر چل رہی تھی آڑی ترچھی---

یہ زندہ ہے--- اس نے مونیٹر سکرین کو دیکھتے خوش ہوتے جواد کے سامنے آتے کہا تھا---

مر جاتی تو--- وہ اس کی ڈرپ کی رفتار تھوڑی بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا----

تم نے مجھے ڈرا دیا تھا۔۔۔ وہ اپنے سانس بحال کرتے فاحا کی ہوڈی کی بازو پر لکھے ایف ایس سی کو دیکھتے کہہ رہا تھا۔۔۔

کیا تمہاری بے حسی نے تمہیں کبھی نہیں ڈرایا بے شک وہ تمہارے لیے ایک نامحرم عورت ہے حائسم مگر اس سب سے پہلے وہ ایک انسان ہے۔۔۔۔ اور تب تک تمہیں یہاں رہنا چاہیے تھا جب تک اس کے گھر سے کوئی یہاں نا آہ جاتا۔۔۔ یا پھر یہ کلئیر نا ہو جاتا کے وہ سروائیو کر پائے گی بھی یا نہیں۔۔۔ افسوس تمہیں اپنے اصولوں کے آگے کسی کی ڈولتی ڈوبتی زندگی کی بھی پرواہ نہیں۔۔۔۔

اس نے افسوس سے سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

اس حال تک بھی میرے خیال سے تم نے ہی اسے پہنچایا تھا۔۔۔ اب واپس آہ گئے ہو تو سوری کیے بغیر نا جانا شاید جتنی تکلیف وہ تمہاری وجہ سے برداشت کر گئی ہے اسکا تھوڑا حق ادا ہو جائے۔۔۔

اس کے کاندھے کو تھتھپاتے وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر اسکا چہرہ یونہی دیکھتا رہا تھا۔۔۔ بند آنکھوں کے ساتھ بستر پر پڑی وہ کمزور سی نازک لڑکی اسے چیری لگی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کی ناک کی ٹوپ اور گال ابھی بھی ہلکے ہلکے سرخ تھے۔۔۔۔

البتہ جوڑا کھل چکا تھا اور لمبے بال کاندھے کے ایک سائیڈ پر پڑے تھے کمزور کمزور سفید کلائیوں پر ابھری چھوٹی سی ہڈی اسے دلکش لگی تھی----

اس سے پہلے وہ مزید اسکے نقوش میں کھوتا وہ ہلکا سا کسمساتے آنکھیں آہستہ آہستہ کھول گئی تھی----

مگر سامنے اسے دیکھ کر اس نے ڈر اور خوف سے پھر سے آنکھیں بند کیں تھیں---

د----د---دیکھو م---م--مجھے پتہ ہے تمہارے ہینڈ میں لیزڈ اور وہ مونچھوں والا کوکروچ ہے

پ---پ--پلیزت---تم---اپنا کام کروم---مجھے اپنا ک---ک---

کیسی طبیعت ہے اب تمہاری---- اس سے پہلے وہ انکھیں بند کیے کچھ اور بولتی--- وہ اسکی کلائی کی ابھری ہڈی پر اپنی شہادت کی انگلی پھیرتے تھوڑا سا اس پر جھک کر پوچھنے لگا تھا----

کلائی پر اسکے ہاتھ کے لمس سے اس کا دل زور سے دھڑکا تھا تب ہی پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں----

اور اس کو اپنے قریب جھکا ہوا دیکھ کر اس کی دھڑکنیں عجیب ہوئیں تھیں----

Urdu Novels Ghar

دور رہو مسٹر سست کچھوے--- پہلے مجھے زخم دیا اور اب کہتے ہو کے کیسی ہوں--- مجھے پتہ ہے تم مجھے مار کر یہ مسٹری سولو کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھنا فاحا سلطان چوہدری نام ہے میرا اپنے حصے کی کامیابی اپنی محنت سے میں اپنے نام لکھنا اچھے سے جانتی ہوں----

اس نے ماتھے پر بل لاتے اپنی کلائی اس کی پہنچ سے دور کرتے اٹھ کر بیٹھتے تند اور تیز لہجے میں اسے وارن کرتے کہا تھا---

ہاہاہاہاہا--- دھمکی وہ بھی حائسم ولید خان کو امپریسو----- بٹ مجھے ناں بہت خوشی ہورہی ہے یہ دیکھ کر کے ایک بیمار مرغی ایک شیر کو للکار رہی ہے امپریسو--- تھوڑی دیر پہلے جو جذبات اس کو لے کر حائسم کے دل میں جاگے تھے اس نے اسکے لہجے اور چیلنجنگ انداز کو دیکھتے ان سب پر لعنت بھیجی تھی----

شیر--- رئیلی شیر--- ہاہاہاہاہا اس ٹائم اگر کوئی شیر سن لے تو تم جیسے کچھوے کو خود کو شیر کہنے پر خود کشی کر لے وہ بیچارا---- یا پھر اپنی جنس ہی بدل لے--- کیوں بیچارے شیروں کا نام بدنام کر رہے ہو---

تمہیں توکوئی کچھوے کے روپ میں ایکسیپٹ نا کرے اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے کھکھلا کر ہنستے ہوئے کہا تھا---

وہ پھر سے اس کی کھلکھلاتی ہنسی کے سحر میں کھویا تھا مگر بس چند سیکنڈ---

سنو سست کچھوے جو کیس تم سے دو سال سے حل نہیں ہو رہا وہ فاحا سلطان چوہدری دی گریٹ سپائے تمہاری مدد کے بغیر حل کرے گی---- اور ہاں یہ کاکروچ جیسی لمبی لمبی مونچھیں رکھ لینے سے کوئی شیر نہیں ہو جاتا ہاہاہاہا شیر----

وہ تالی بجاتی تمسخر سے ہنسی تھی--- اور یہاں حائسم کی ہمت ختم ہوئی تھی وہ کب سے اس کی بکواس سن رہا تھا---

میرے راستے میں دوبارہ آنے کی کوشش کی تو ابھی تک بس ہوسپٹل پہنچایا ھے اگلی بار سیدھا اوپر کا ٹکٹ کٹواوں گا--- آنکھوں میں شعلے لیے اس نے اس کو سخت لہجے میں وارن کیا تھا---

آہ میں ڈر گئی دی گریٹ سست کچھوے سے--- روک سکو تو روک لو--- نا تمہاری ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈرتی ہوں میں اور نا ہی موت سے---

اس نے بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا----اور کاندھے سے بالوں کو اٹھاتے بن بنانے لگی تھی----

میں آپنے راستے میں آنے والی پر دیوار کو اکھیڑنا جانتا ہوں فاحا سلطان چوہدری--- نجانے اس کے اطمینان نے اسے اندر تک کس حد تک جھلسایا تھا کے وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا

تھا اور اس کے بال فولڈ کرتے نیڈل لگے ہاتھ پر بے دردی سے ہاتھ رکھتے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر نوچا تھا ----

نہیں ڈرتی میں تمہاری وحشت سے سست کچھوے تم میں تو دم ہی نہیں -- تمہارے آگے تو اس کاکروچ اور چھپکلی میں دم ہے جنہوں نے مجھے یہاں تک پہنچایا---- تم جانتے تھے میں تم سے تو ڈروں گی نہیں اس لیے تم نے ان جانوروں کا سہارا لیا چچچچچ----

اس کی انکھوں میں درد کی شدید رمق تھی نیڈل لگے ہاتھ پر اسکا دباؤ اور بالوں میں کھنچاو سے اس کے آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی کے ہلکورے تھے مگر اطمینان کو اس نے اپنے لہجے سے ڈگمگانے نہیں دیا تھا----

چلو میری وحشت سے نہیں مگر میری درندگی سے ضرور ڈرو گی ایک دن---- اور وہ درندگی اسی دن تمہارے جسم میں اترے گی جس دن تم دوبارہ میرے سامنے ائی---- یامیرے کام میں انٹرفیئر کیا---- اب خود کو اور اپنے باپ کی عزت کو کیسے بچانا ہے یہ تم پر منحصر ہے--- کیونکہ تم جیسی دو ٹکے کی لڑکیوں کی اوقات نا میرے سامنے ایک سگریٹ کے کش سے زیادہ نہیں---- جلایا راک کیا اور پاؤں کی جوتی تلے مسلا-----اس نے اس کے بالوں پر مزید دباؤ بڑھاتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اس کے نازک سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا

تھا۔۔۔۔ کہ اس کی آنکھوں کی باڑ سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔۔وہ اس کے لڑھکتے آنسوؤں کو اس کی گود میں گرتے دیکھ تمسخر سے ہنسا تھا۔۔۔

چچچچچچچچ۔۔۔۔۔ دی گریٹ سپائے نہیں نہیں دی روندو سپائے۔۔۔۔ فاحا سلطان چوہدری۔۔۔۔

اس نے اس کی گال پر بہتے نمکین پانی کو انگلی کی پور پر رکھتے پھونک مار کر اڑاتے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور ہنسی انتہائی استہزائیہ تھی۔۔۔۔

میں امید کرتا ہوں تم جیسی بیمار اور ڈرپوک مرغی سے میری ائندہ ملاقات کبھی نا ہو۔۔۔۔۔ اس کے بالوں کو اور ہاتھ کو جھٹکے سے چھوڑتے وہ اٹھا تھا۔۔۔ اور قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے کے اندر آتی ایشال سے بری طرح ٹکرایا تھا۔۔۔

اوہ ہیلو کیا۔۔۔ نظر نہیں آتا آنکھوں کا استعمال نہیں آتا تو کیوں سجائی ہوئی ہیں اپنے تھوبڑے پر اور یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے تھے تم میری بہن کے پاس۔۔۔۔

اپنے سر کو مسلتے وہ غصے سے حائسم کو تیز آواز بولی تھیں۔۔۔

سارا کا سارا خاندان ہی لگتا مینٹل پیسوں کا ہے۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر ایک نظر بے حس و حرکت بیٹھی روتی فاحا کو دیکھا تھا پھر اپنے سامنے کھڑی تیز تیز بولتی ایشال کو دیکھا اور افسوس کرتا بغیر منہ کھولے وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ باہر نکلتے ہی اس نے اپنے ہاتھ پر لگے فاحا کے خون کو اپنی جیب میں سے رومال نکال کر نفرت سے صاف کیا تھا اور گاڑی میں بیٹھا تھا اس

وقت بس فاحا کی باتوں کو لے کر اس کے سر پر غصہ سوار تھا۔۔۔ جب ہی اس کو سوری کہنے کی بجائے مزید تکلیف دے آیا تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہوناں آدھی رات کس جاسوسی کے محاز پر نکلی ہوئی تھی تم۔۔۔رو کیوں رہی ہو اور یہ نیڈل میں سے بلڈ۔۔۔ اٹھ کر کیوں بیٹھی۔۔۔ اس نے ایک ساتھ کتنے سوال پوچھ ڈالے تھے اسکے پاس آتے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے۔۔۔۔

وہ بال باندھ رہی تھی تو ہل گئی۔۔۔ کیا بتاتی اسے کے وہ سنگدل تھوڑی دیر پہلے یہ سب کر کے گیا ہے جو اپنے سے آگے کسی کو جاتے دیکھ نہیں سکتا۔۔۔

اچھا میں ڈاکٹر کو بلواتی ہوں تم ریسٹ کرو۔۔۔۔ اس نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا اور ڈاکٹر کو بلوانے چلی گئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

پلیز چھوڑ دو مجھے خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ کیوں کر رہے ہو ایسا م۔۔۔م۔۔مجھے نہیں پتہ تھا تم اتنے گندے ہو بگ حس ہو ذہنی بیمار ہو تو میں تم سے ملنے کبھی نا آتی۔۔۔۔

اس لڑکی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس کا دوپٹہ کہیں پڑا تھا اس کا وجود لرز رہا تھا موت اسکے سامنے کھڑی تھی اسکا جسم پسینے سے شرابور تھا۔۔۔۔وہ اس کے سامنے ایک ہاتھ میں ہتھوڑی اور دوسرے ہاتھ میں تیز دھار چاقو لیے کھڑا تھا۔۔۔ اس کی شکل خوبصورت تھی مگر وہ دل کا کتنا سخت اور ظالم تھا اور دماغ کا نفسیاتی وہ آج اس کو جان پائی تھی۔۔۔

پچھلے دو ماہ سے وہ اس سے انسٹا گرام پر باتیں کرتی آئی تھی اسے اس سے محبت ہو گئی تھی اور پھر دونوں نے ایک دوسرے سے محبت کا اظہار بھی کیا تھا اور آج وہ اس سے ملنے آئی تھی مگر اسکی اصلیت جان کر وہ موت سے پہلے ہی مر گئی تھی۔۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں ایسے کیسے ہوسکتا تھا میں بلاتا اور تم ملنے نا آتی ویری بیڈ۔۔۔ تم نا آتی تو میں آہ جاتا۔۔۔

اس نے فلق شگاف قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھ سے دوستی کرو گی۔۔۔۔ پھر محبت کرو گی۔۔۔۔ اور پھر جب تمہیں پتہ چلے گا کے میں نامرد ہوں توتم مجھے چھوڑ کرچلی جاؤ گی۔۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اس اس نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔۔۔

مجھ سے محبت کی مجھے چاہا اور جب پتہ چلامیں نامرد ہوں مجھے چھوڑ کر چلی گئ وہ مومن کی پہلی محبت تھی۔۔۔۔

مومن محبت کے نام پر ہر لڑکی کو مار دے گا اب۔۔۔۔۔ اس نے جنونی انداز میں کہا تھا۔۔۔۔ اور ہاتھ میں پکڑا ہتھوڑا اس کے دماغ پر اتنی زور سے مارا تھا کے وہ دیوار کے ساتھ لگی بیٹھی بیٹھی زمین بوس ہوئی تھی اور سر سے خون کا دریا باہر نکلا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا مومن کی بارہویں محبت۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ اس کے اردگرد چکر کاٹتے اسکے دماغ پر آرام آرام سے ہتھوڑے سے ضربیں لگاتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔ مگر وہ تو اس کے ایک وار سے ہی مر گئی تھی۔۔۔۔

میں نا مرد ہوں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا مگر میں تمہارے پاس کچھ رہنے نہیں دوں گا اس نے سفاکیت سے کہتے اس کے پرائیوٹ پارٹس پر ہتھوڑے کی جان لیوا ضربیں لگائیں تھیں۔۔۔۔ پھر غصے سے الکیٹرک ریزر سے اس کے سر کے سارے بالوں کو اتار دیا تھا۔۔۔۔ وہ کب سے اس کی سفاکی سہتی اس کی باہوں میں جھولتی بے رحم موت مر گئی تھی۔۔۔۔ اس نے اس کی کتنی تصویریں لے کر اسی کمرے میں لگائیں تھیں اسکے پرنٹ لے کر۔۔۔۔ جہاں اس سے پہلے بھی اسی طرح موت کے گھاٹ اتری لڑکیوں کی تصویریں تھیں۔۔۔۔ وہ ایسا کرتا میٹلی سک لگ رہا تھا جنونی" دماغی بیمار انسان۔۔۔۔اب وہ ایک گڑیا کے سر کے بال اتار رہا تھا۔۔۔ بلکل ویسے ہی جیسے اس نے اس لڑکی کے اتارے تھے۔۔۔۔ پھر اس نے اس گڑیا کے سفید فراک پر اسی لڑکی کے خون کے دھبے لگائے تھے۔۔۔۔

مومن۔۔۔۔۔ مومن۔۔۔۔ دفعتاً اس کے کانوں میں آواز گونجی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کرتا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ تہہ خانے کے کمرے سے اوپر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے بیربل کیوں چلا رہے ہو۔۔۔ تم جانتے ہو مجھے اپنے کام میں مداخلت پسند نہیں وہ بھی تب جب میں اپنے دل کو سکون پہنچا رہا ہوں۔۔۔۔ مومن نے ناگوار انداز میں بیربل کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں بھائی اس سے۔۔۔ بیربل نے داستانے اتار کر سامنے پڑی ٹیبل پر پھینکتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا میرے بھائی ہم نامرد ہیں بھول گیا وہ دن جب اس کے بھائی نے تجھے اورمجھے پورے کالج کے سامنے نامرد کہہ کر ذلیل کروایا تھا۔۔۔۔۔

مومن نے بیربل کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ دونوں بھائی جڑواں تھے ایک دوسرے کا پر تو ایک کو نکال دو دوسرے کو رکھ دو۔۔۔۔ اور دونوں نامرد دے۔۔۔۔بس آوازوں میں فرق انہیں ایک دوسرے سے الگ بناتا تھا۔۔۔۔ بیربل کی زنانہ آواز اور مومن کی مردانا آواز۔۔۔۔

میں توکہتا ہوں میں اسے اٹھا لاتا ہوں اور پھر اسے بھی تو مار دے جیسے باقی لڑکیوں سے میں اپنی نا مردی کا انتقام لیتا ہوں۔۔۔۔

تیرے دل کو سکون ہو جائے گا بیزبل--- جیسے میرے دل کو سکون پہنچتا ہے----اس نے بیزبل کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا----

ن---ن---نہیں--- اس کے بھائی نے جو ہماری بے عزتی کی ہے اسکا بدلہ میں اسے ایسے ہی مار کر نہیں لوں گا ساری زندگی اسے اپنے جسم پر اس نامرد کی محبت کے وار سہنے ہوں گے----- اور اسکے بھائی کو ساری زندگی مجھ نامرد کو بہنوئی کے طور پر قبول کرنا ہو گا----

بیزبل نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا----

توپھر ٹھیک ہے وہ خود چل کر تمہارے پاس آئے گی یہ وعدہ ہے مومن کا----

مومن نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا----

کیا باتیں ہورہی ہیں---- مکرم عرف (میک) ان دونوں کے باپ نے آتے ہی کہا تھا----

پاپا جو آپ نے سکھایا ہم تو بس وہی کر رہے ہیں اپنی بے عزتی کا بدلہ---- مومن نے جیب میں سے سگریٹ نکالتے اس کو سلگاتے سپاٹ لہجے میں کہا تھا----

پاپا آپ میرے سامنے یہ جوکر کے روپ میں مت آیا کریں---- بیزبل نے بھنویں ٹیڑھی کرتے باپ کو دیکھتے بیزاریت سے کہا تھا---

مجھے تو یہی روپ پسند ہے خود پر---- کیونکہ اس روپ میں نجانے کتنے راز دفن ہیں----

میک نے قہقہہ لگاتے کہا تھا اور پھر ہاتھ میں پکڑے اس لائٹنگ میوزک بوکس کو اون کیا تھا۔۔۔ اور اس میں سے چھوٹی چھوٹی تتلیاں جگمگا کر میسمرائز کرنے لگیں تھیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تم بیوقوف ہو کتنی بار تمہیں کہا ہے اس قسم کے محاز پر نکلنا ہو تو مجھے یا ایشال کو ہی لے جایا کرو۔۔۔

ایحاب غصے سے بھرا اس کے سامنے بیٹھا تھا اور اسکی روداد سن کر اس پر بھڑک رہا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری ایحاب بھائی میں بس انویسٹیگیشن کرنے گئی تھی مجھے نہیں پتہ تھا پولیس اسٹیشن کی وال پر لزرڈ ہوگی۔۔۔ آئی سوئیر میں ڈر گئی تھی۔۔۔ وہ توبھلا ہو ان انسپکٹر کا انہوں نے میری جان بچائی اس نے نرم لہجے میں ایحاب سے سوری کرتے کہا تھا۔۔۔

جانتی تھی اگر اسے سچ بتا دیا تو اس کے کرئیر پر فل سٹاپ لگ جانا ہے اور اب وہ اس سست کچھوے سے اپنے تئیں بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

فاحا سٹاپ دس یوزلیس پروفیشن۔۔۔ مجھے اب مزید کچھ نہیں سننا۔۔۔ ایحاب نے اسے غصے سے گھورتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ تومیرا رائٹ ہینڈ ہیں ایحاب بھائی پلیز ایسے مت----

ٹھیک کہہ رہا ہے ایحاب ہمیں تمہاری لائف امپورٹنٹ ہے کچھ ہو جاتا تو-- ایشال نے سخت لہجے میں کہا تھا---

آئی پرامس ایحاب بھائی ایشو--- نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہیں ہو گاپلیز پلیز ارسم بھائی اور پھوپھو کوکچھ مت بتانا پلیز----

اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے--- منت بھرا لہجے بناتے----

توتم باز نہیں آؤ گی--- ایحاب نے لمبا سانس کھینچتے کہا تھا---

پلیز لاسٹ چانس پلیز--- اس نے لاڈ بھری آواز میں کہا تھا---دونوں کومحبت سے دیکھتے----

پلیز--- اس نے پھر سے کہا تھا ان کو خاموش دیکھ کر----

اوکے--- منع تم نے ہونا نہیں-- میں ڈسچارج سلپ بنواتا ہوں ایشو لے کر آؤ اسے----

کہتے وہ باہر نکل آیا تھا اور فاحا نے یاہو کانعرہ لگایا تھا--

سدھر جاؤ تم--- ایشال نے مصنوعی غصے سے اسے گھورتے کہا تھا---

پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں اسے گھر لے گئے تھے--- جہاں خاموشی سے وہ اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے تھے--- کیونکہ رات کے تین بج رہے تھے اور اس وقت کوئی بھی نہیں جاگ رہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ذوشی نہیں آئی کیا--- حائسم نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے اپنی دادی سے کہا تھا---
نہیں ابھی تک تو نہیں آئی نیچے--- سیما بیگم نے چائے کا سپ لیتے کہا تھا---
وہ کہہ رہیں تھی کے انہیں بخار ہے تو وہ کل یونی----
اسے جا کر بولوں دومنٹ کے اندر اندر شال لے کر نیچے اترے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں----حائسم نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا---
ج---جی--جی سر ملازمہ نے کہا تھا اور چلی گئی تھی--
سب ڈرامے ہیں --- آپ دادوں اسے سمجھاتی کیوں نہیں کیا ایسے ہی چلے گی اس کی زندگی کل کو شادی ہونی ہے سسرال جانا ہے اس نے وہاں کیا وہ اسے روم میں بند رہنے دیں گے----

اس نے سیما بیگم کی طرف دیکھتے غصے سے بھڑکتے کہا تھا۔۔۔ ایک تو رات اس کا دماغ فاحا نے خراب کیا تھا جس کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ پوری رات نہیں سویا تھا اور اب ذوئیشہ۔۔۔۔

اس کے ماں باپ کا قتل اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے اگر تم بھی اس وقت وہاں ہوتے تو آج تم بھی شاید وہیں کھڑے ہوتے جہاں وہ کھڑی ہے۔۔۔۔ یہ ڈر اور یہ خوف اس کے اندر بس چکا ہے۔۔۔ جسے وہ خود نکال سکتی ہے ہم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔

سیما بیگم نے آرام دہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کاش دادو اس وقت میں بخار سے پھنکتا گھر پر موجود نا ہوتا کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو ایک ایک کو دیکھ لیتا پر افسوس نا اس وقت میں اپنے ماں باپ کے قاتل کو مار سکا اور نا آج ان تک پہنچ پاہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے دکھ بھری آواز میں بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

حائسی۔۔۔ و۔۔۔وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ مج۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔ ملازم کے کہنے پر وہ نیچے آئی تھی پزل باکس ہاتھ میں پکڑے خود پر شال اچھی طرح لپیٹے تاکہ اس کی گردن کے زخم چھپ جائیں آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجھی یوئیں تھیں۔۔۔

Urdu Novels Ghar

چلو۔۔۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔۔ شال وہ پہلے ہی اپنے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔

حا۔۔۔حائشی۔۔ می۔۔۔میری بات تو سنیں ہم کل چلیں گے م۔۔۔م۔۔میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ مجھے بخار۔۔۔

بس کر دو ذوشی یو پرامس می اور یہ تو میرا گفٹ ہے اور میں اپنا گفٹ نہیں چھوڑتا۔۔۔ جانتا ہوں تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک اور تمہاری آنکھیں بھی سوجھیں ہوئیں ہیں۔۔۔ مگر ہمیں آج ہی ایڈمیشن کے لیے جانا ہے ہر حال میں۔۔۔۔

اس کے ساتھ چلتے اس کی کلائی تھامے اسے کہا تھا پھر گاڑی کے پاس پہنچ کر اسے گاڑی میں بٹھایا تھا۔۔

اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آہ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ نہا کر اپنے جسم پر ٹاول لپیٹ رہی تھی جب اسے پھر سے موبائل کے رنگ ہونے کی آواز سنائی دی تھی-----جب سے وہ نہانے آئی تھی باتھ روم میں تب۔ سے اسے بار بار مسلسل فون بجنے کی آواز آہ رہی تھی---

خود کے جسم کو جلدی سے خشک کرتے وہ باتھ گاؤن پہنے باہر آئی تھی------

کیا مصیبت پڑ گئی ہے ڈونا--- کال نہیں رسیو کر رہی تو اس کا مطلب یہی ہے کے بزی ہوں گی--- اس نے کال رسیو کرتے کہا تھا-----

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہیں ڈسٹرب کرنے کا ایف ایس سی--- میں بس یہ بتانا چاہ رہا ہوں کے تمہارا کام ہو گیا ہے اور اس کے بعد میں تمہارا کوئی کام نہیں کروں گا---

ڈونا نے منہ بسورتے کہا تھا--- فاحا کا ایسا لہجہ وہ سننے کا عادی ہی کب تھا---

سچی رئیلی یو ڈن--- اوہ ڈونا یو روکڈ---- کیا تمہیں پچھلی گیارہ لڑکیوں کے مرڈر کی پوسٹ مارٹم رپورٹ مل گئی ہے کیا تم کامیاب ہو گئے وہ رپورٹس چرانے میں----

وہ سپر ایکساٹڈ ہو رہی تھی---- ڈونا نے اس کی سب سے بڑی مشکل حل کر دی تھی---

ڈونا اس کا بچپن کا دوست اور ہمسائیہ تھا ساتھ والے بنگلے میں رہتا تھا--- فاحا اور اس کی ایج سیم تھی بس فاحا سے چھ ماہ چھوٹا تھا--- فاحا کے ساتھ ساتھ اسے بھی سپائے بننے کا شوق تھا--- اور فاحا کے علاؤہ اس کا کوئی دوست نہیں تھا---

وہ فاحا کے ساتھ مل کر جاسوسی کرتا تھا۔۔۔ منظر عام پر تو فاحا ہوتی تھی مگر اس کے ڈھکے چھپے کام ڈونا انجام دیتا تھا۔۔۔۔ فاحا اس کی فیورٹ تھی۔۔۔۔

ہاں تمہارا کام ہو گیا تھا۔۔۔ ؟؟؟

اس نے تھا کو لمبا کھینچتے کہا تھا غصے سے۔۔۔۔۔

مگر اب میں یہ کہتا ہوں کے تمہارا کام نہیں ہوا میں آج جا کر وہ رپورٹس واپس اسی پولیس اسٹیشن کی فائل میں رکھ کر آؤں گا۔۔ پھر تم جانا اور جا کر لے کر آنا ٹھیک ہے۔۔۔

اور میں آج اعلان کرتا ہوں میرا ایف ایس سی سپائے انٹیلیجنس سے کوئی رشتہ نہیں میں تمہارا بیڈ بی ہوئیر دیکھتے ہوئے اپنے سارے کونٹریکٹس ختم کرتا یوں۔۔۔۔۔افیشلی میرا ریزگنیشن لیٹر تمہیں مل جائے گا۔۔۔۔۔

بے زار موڈ رعب دار لہجے میں کہتے ڈونا نے ٹھک سے فون بند کیا تھا۔۔۔

اس چھوٹی دنیا کی تو میں۔۔۔؟؟؟؟؟

ہاؤ روڈ۔۔۔؟؟؟؟؟

نہیں اس ڈونا کو منانا ہو گا۔۔۔ ورنہ اس سست کچھوے کا مقابلہ کیسے کروں گی تو بھی نا فاحا اس گندے کچھوے کا غصہ اپنے کیوٹ ڈونا پر اتار دیا۔۔۔۔

اس نے ٹوں ٹوں کرتے موبائل کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ کبھی کبھی ڈونا کو وہ چھوٹی دنیا بھی کہتی تھی کیونکہ اس کا قد چھوٹا تھا فاحا کے ساتھ کھڑا اس سے تین انچ چھوٹا ہی لگتا تھا۔۔۔اس نے ایک سانس بھر کر پھونک چھوڑی تھی منہ سے۔۔۔۔

پھر سے نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔ بیل جا رہی تھی۔۔۔۔ ادھر ڈونا ان رپورٹس کو ٹیبل پر بکھرائے امپورٹنس سیمیلیریٹیز دیکھ رہا تھا۔۔۔ کے فاحا کا نمبر دیکھ کر غصے سے بھنویں ٹیڑھی کی تھی۔۔۔۔

اب بولے گی آئی ایم سووری ڈونا بلا بلا بلا۔۔۔۔ اینڈ ڈونا معاف بھی کر دے گا ہاؤ تھرڈ کلاس ایٹیٹیوڈ ڈونا۔۔۔ خود کو ہی کوستے اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر فاحا کی کال رسیو کال کی تھی۔۔۔ اور خود ہی بولنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری ڈونا۔۔۔ میں بزی تھی ناں۔۔۔۔

بار بار کال آ رہی تھی میں غصہ ہو گئی پلیز اب تم مجھے ایسی سیچویشن میں چھوڑ کر جاؤ گے جب مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ دیکھو اب تم نے اگر مجھے معاف نا کیا تو میں رو دوں گی۔۔۔ اور پھر نکلیں کے ایف ایس سی کے مصنوعی آنسو۔۔۔

ڈونا نے ایک ہی سانس میں جلدی جلدی بولتے فاحا کے اگلے لفظوں کی پوری ایکٹنگ کرتے اس تک پہنچائی تھی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔ فاحا اس کی ساری بات سن کر ہننسی تھی۔۔۔ اور اس کی ہنسی سن کر ڈونا بھی ہنسا تھا۔۔۔

میں سیمپلیریز لکھ کر آرہا ہوں دس منٹ تک۔۔۔ پیزا منگوا کر رکھنا۔۔۔ ڈونا نے کہا تھا۔۔

تم نے کیسے چرائیں وہ رپورٹس۔۔۔وہ بھی دی سست کچھوے کے آفس سے۔۔۔ اس کو کوئی شک نہیں تھا چالاک ڈونا کی چالاکی پر پھر بھی پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔

سمپل کل اس کی برتھ ڈے تھی تو اسی کا فائدہ اٹھایا وہاں کے ایک حوالدار چاچا سے میری اچھی خاصی بنتی ہے ان سے وہ فائل منگوائی چپکے سے۔۔ اس کے بعد۔ پکس کلکس کی امیجیز نکلوائے اور اب میرے سامنے ہیں۔۔۔

ڈونا نے شوخی مارتے کہا تھا۔۔۔

تم نے پکس چرالی تھیں ناں حائسم کے گھر والے آفس سے۔۔۔؟؟؟؟؟ ڈونا نے اپنے بات کے اختتام پر پوچھا تھا۔۔۔

نہیں ڈونا وہ ایکچولی۔۔۔

پتہ تھا مجھے تم اپنے ساتھ ساتھ میرا کرئیر بھی تباہ کرو گی لیزی لیزرڈ۔۔ مجھے جلد سے جلد اپنے لیے ایک بہتر اور معیاری استاد سپائے کا انتظام کرنا ہو گا۔۔۔

اس کو مزید چراتے ڈونا نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔

ڈونا کے بچے زیادہ پر نکل آئے ناں تیرے۔۔۔ تو دیکھنا وہ پکس تو اس سست کچھوے کے گھر سے میں آج ہی لے کر آؤں گی۔۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔

اس نے پھر سے پختہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اور چیلنج کرنے چلی گئی تھی۔۔۔ کیونکہ کچھ دیر بعد ڈونا آنے والا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سگریٹ کے کش بھرتا وہ ایک بار پھر سے تہہ خانے کی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔۔۔۔

سامنے کمرے کے زنگ آلود دروازے کو پاؤں کی ٹھوکر سے کھولتا وہ اندر آیا تھا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کا مردہ وجود اسی پوزیشن میں پڑا تھا۔۔۔ مگر پورے کمرے میں فرش پر خون ہی خون تھا۔۔۔۔۔

اس نے زور دار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔ اور پھر باقی جلے ہوئے سگریٹ کو اپنی ہتھیلی میں قید کرتا رونے لگا تھا۔۔۔۔

کبھی ہنستا کبھی روتا وہ اب دھیرے دھیرے اس لڑکی کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔۔جو اوندھے منہ زمین پر پڑی تھی اور جس کے آس پاس خون ہی خون تھا۔۔۔اس نے اب اس لڑکی کے پاس پڑا کلہاڑا اٹھایا تھا۔۔۔

اور اس لڑکی کے دونوں پاؤں پر مارتے پاؤں کاٹے تھے۔۔۔۔

دیکھو فری یہ پاؤں۔۔۔۔۔ تمہارے پاؤں بھی ایسے ہی تھے نا جو مجھ سے دور ہوئے تھے۔۔۔۔اس نے وہ کٹے ہوئے پاؤں ہاتھوں میں پکڑتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر زور دار چیخ مار کر رونے لگا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر رونے کے بعد وہ اٹھا تھا سامنے لگی کبرڈ میں سے ایک پولیتن بیگ نکالا تھا اور اس میں اس لڑکی کے کٹے ہوئے پاؤں پھینکے تھے پہلے۔۔۔۔ پھر اس لڑکی کو کسی مردہ گڑیا کی طرح اس پولیتن بیگ میں رول کیا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کا سارا سر منڈا ہوا تھا بس ماتھے سے آگے ایک گھری بالوں کی لٹ کے علاوہ۔۔۔۔ اس کے علاوہ اس کے دونوں کان پر چھری سے کٹ لگا کر کراس بنائے تھے۔۔۔ اس نے اس لڑکی کی لاش کو بیگ میں ڈال کر ایک سائیڈ پر کیا تھا۔۔

پھر پائپ لگا کر سارا خون آلود فرش صاف کیا تھا۔۔۔۔ پھر اپنے کپڑے تبدیل کیے تھے۔۔۔۔۔ایک پلاسٹک کا گفٹ بیگ لے کر اب اس نے اس میں وہ سفید فراک والی گڑیا

ڈالی تھی جس کے پاؤں کٹے ہوئے تھے۔۔۔۔ جس کے سر کے سارے بال منڈے ہوئے تھے سوائے ماتھے کے آگے بالوں کی گھری لٹ کے علاوہ اور بلکل اس لڑکی کی طرح اس لڑکی کے کانوں پر بھی کراس بنائے گئے تھے چری کے کٹ سے۔۔۔۔۔

اس نے چہرے پر دلفریب ہنسی سجائے اس پولتین بیگ میں موجود لڑکی کو کاندھے پر اٹھایا تھا اور وہ گڑیا والا گفٹ بیگ ہاتھ میں پکڑا تھا۔۔۔

اب وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔۔ اور پھر اپنی گاڑی تک پہنچا تھا۔۔۔ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس نے گاڑی کی ڈکی میں اس لڑکی کی لاش کو ڈالا تھا۔۔۔۔

اور بیگ کو آگے لے جا کر گاڑی کی سیٹ پر رکھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔۔۔۔

میرے پاپا ایک میجیکل جوکر ہیں فری وہ جوکر ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں کو میجک بھی۔ دکھاتے ہیں۔۔۔ کہنے کو تو وہ عام سے میجیشن ہیں مگر ان کے پاس سپر میجک پاورز ہیں۔۔۔۔ اور میرا بھائی بیربل کہنے کو تو وہ میرا ٹوئن ہے شکل" جسامت" نین" نقش" ہم دونوں کے ایک جیسے ہیں مگر وہ تیسری جنس ہے۔۔۔ یعنی نا،مرد ہے نا عورت۔۔۔اسی لیے اس کی آواز بھی عورتوں جیسی ہے۔۔۔۔

اس نے فری کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لیتے آخر میں دکھ سے کہا تھا۔۔۔۔

مومن مجھے فرق نہیں پڑھتا۔۔۔ میرے لیے تم اہم ہو تو تم سے جڑی ہر چیز اہم ہے۔۔۔۔ اور پھر یہ سب تو خدا کے کام ہیں۔۔۔۔

فری نے اس کے آنکھوں میں بھری نمی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم میرا ہر مشکل میں ساتھ دو گی دکھ میں سکھ میں۔۔۔۔ مومن نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں مومن میں تمہارا ہر پل ساتھ دوں گی دکھ میں سکھ میں ہر لمحہ ساتھ دوں گی۔۔۔۔۔

فری نے پختہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اور یہی وہ وقت تھا جب مومن کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔ اور اس نے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر جذبات میں بہتے اس کے چہرے کو قریب کرتے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔ اور پھر اس کو اپنی محبت میں بھگانے لگا تھا۔۔۔۔ اس بات کی پرواہ کیے بغیر کے وہ دونوں ابھی نکاح میں نہیں ہیں ایک دوسرے کے لیے نا محرم ہیں فری کے بھی قدم ڈگمگا گئے تھے اور وہ بھی ان فسوں لمحوں میں بہتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ گاڑی چلاتا ان لمحوں کو یاد کرتے تلخ ہنسی ہنس رہا تھا۔۔۔۔ رات کے تین بجے وہ ایک ویران جگہ کی تلاش میں سڑکوں پر خوار ہو رہا تھا۔۔۔ اور اپنے ماضی کی تلخیوں کو یاد کر رہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد اسے سڑک کی بیک سائیڈ کی طرف ایک گھنا جنگل نظر آیا تھا۔۔۔ اس نے اس جنگل کے پاس گاڑی روکی تھی بیک سائیڈ سے اس لڑکی کی لاش کو ہاتھوں پر اٹھائے رسی لیے وہ جنگل میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اور پھر رسی کو اس پولیتن بیگ کے ساتھ باندھ کر اس بیگ کو درخت کے ساتھ لٹکایا تھا۔۔ کے اس لڑکی کی لاش اس درخت کے ساتھ کسی جھولے کی طرح جھولنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اپنا کام ختم کر کے وہ بیگ اس لڑکی کی لاش کے پاس چھوڑ کر واپس گاڑی تک پہنچا تھا۔۔۔۔

مومن میں یہ بچا نہیں چاہتی آئی تو ہم بھک گئے تھے مگر شادی سے پہلے یہ سب میرے گھر والے مجھے جان سے مار دیں گے۔۔۔۔

فری نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہم شادی کر لیتے ہیں فری۔۔۔ اس کے بعد تو وہ کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔ مومن نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں مومن پلیز میں یہ نا جائز بچہ نا شادی سے پہلے اور نا شادی کے بعد چاہتی ہوں اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

فری مت جاؤ میری بات سنو فری فری۔۔ یہ ہمارا بچہ ہے فری فری وہ روتا ہوا اسکے پیچھے لپکا تھا۔۔۔۔

فری فری۔۔۔ گاڑی چلاتے وہ ایک بار پھر اپنے خیالات میں اسے پکارتے پکارتے حقیقت میں پکارنے لگا تھا۔۔۔۔

اور پھر اس نے سنسان سڑک پر گاڑی روکی تھی اور گاڑی سے نکل کر منہ سے آنسو پونچھتے لمبے لمبے سانس لینے لگا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ فجر پڑھ کر کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔ پھر ساتھ والے کمرے میں گئی تھی جہاں اس کا نو سال کا بھائی شیری سو رہا تھا۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے سے بال پیچھے کرتے اس کے ماتھے پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تھی اور پھر باہر آئی تھی۔۔۔۔

ماما میں تھوڑی دیر سامنے والے پارک میں چلی جاوں اس نے صحن میں بیٹھی تسبیح کرتی اپنی ماں سے کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہاں منتہا بیٹا چلی جاؤ ویسے بھی آج تمہاری مہندی ہے اور کل بارات پھر کہاں تم اپنی مرضی سے جی سکو گی۔۔۔ انہوں نے اپنے سامنے کالے سوٹ میں ملبوس اپنی بیٹی کے چاندی کی طرح چمکتے شفاف اور بے داغ چہرے کو دیکھتے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

جس کا کردار بھی اس کے چہرے کی طرح چمکدار تھا پاک۔۔۔ اور جو اپنے باپ کے کہے کہ لاج کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھائے خود بے جان تھی۔۔۔۔

ماما آپ پریشان مت ہوا کریں تائی امی اور حسین بس مزاج کے سخت ہیں دل کے اچھے ہیں آپ فکر مت کریں اور میں پریشان نہیں ہوں بس۔۔۔ تھوڑی دیر اپنے بچپن" اپنی جوانی" آپ کے ساتھ گزارے دن" یاد کرنا چاہتی ہو گیلی گھاس پر قدم رکھ کر۔۔۔۔

اس نے ماں کے ماتھے کو چومتے اس کے گلے لگتے کہا تھا۔۔۔

اللہ میری بیٹی کا نصیب آچھا کرے۔۔۔ انہوں نے دل سے دعا دی تھی۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی باہر آئی تھی۔۔۔ اور اس واک پارک کی طرف قدم بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔

ایک بینچ کے پاس رک کر اس نے اپنا جوتا اتارا تھا اور پھر ٹھنڈی ٹھنڈی شبنمی گھاس پر چلنے لگی تھی۔۔ صبح کے ٹائم سردی کچھ بڑھ جاتی تھی مگر وہ جو رات سے سلگ رہی تھی اب اپنے اندر اس یخ بستہ ٹھنڈک کو اتار کرخود بھی یخ بستہ ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

آنکھیں نیم بند کیے وہ اپنے گلابی نازک پاؤں کے نیچے گھاس کی نرماہٹوں کو محسوس کر رہی تھی کے ایک بار پھر سے چھناک سے ایحاب کا ہنستا مسکراتا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔۔۔اس کا اپنی کمر پر لمس چہرے پر اس کی سانسوں کی تپش۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔نہیں۔۔ اس نے بری طرح سر جھٹکا تھا۔۔۔۔آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی جس کی شدت سے اس کے پورے جسم میں جھرجھری آئی تھی۔۔۔

یہ کیا امتحان ہے میرے مالک۔۔ میرے دل سے اس وقتی لمحے اور بے چین جذبے کو نکال دے۔۔۔

اس نے بڑے دل سے التجا کی تھی۔۔۔۔ اس کی روح رات سے اس اجنبی کے لیے پھڑپھڑا رہی تھی اور اس کا دل بھی۔۔۔ مگر اس کا ذہن اس کو اس وقتی جذبے کے زیر اثر ہونے پر ملامت کر رہا تھا۔۔۔

وہ چاہتی تھی کے وہ دل" جسم" جان" روح" اپنی پوری پاکیزگی کے ساتھ معزم حسین کے ساتھ رشتہ نبھائے۔۔۔۔

کیونکہ وہ رب کے دیئے اس پاک بندھن کی بے حرمتی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔ نکاح جیسے پاک بندھن کو روندھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

میری مدد کر مالک میرے دل کو ہمیشہ میرے شوہر کا تابع رکھنا اس نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

منتہا بیٹا ہو گئی واک۔۔۔۔ روحیل صاحب نے اس کے پاس آتے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں بابا بس تھوڑی سی رہ گئی ہے اس نے آنکھوں کی نمی کو چھپاتے کہا تھا۔۔۔۔

آچھا وہاں آؤ کچھ بات کرنی ہے انہوں نے منتہا کو اپنے ساتھ لگاتے بازو کے گھیرے میں لیتے کہا تھا اور بینچ کی طرف چل دیئے تھے۔۔۔

بیٹا آج تمہاری مہندی ہے اور کل بارات یقین نہیں آتا کل تم ان ہاتھوں میں چھوٹے سے ننھے وجود کے ساتھ مسکراتی ہوئی آئی تھی اور یہ سال کیسے گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا تم چھوٹی سے بڑی ہوئی اور اب کل تم اپنے گھر چلی جاؤ گی۔۔۔۔

انہوں نے اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھتے اپنے آنسوؤں پر قابو کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر یہ تو سنت رسول ہے۔۔۔ جب رسولوں کے رسول کی بیٹی بھی اپنے گھر سے رخصت ہوئی تھی تو ہم کیا ہماری اوقات کیا۔۔۔ یہ تو سنت ہے رسم ہے جو نبھانی ہے۔۔۔۔ میری دعا ہے تم اگلے گھر جا کر ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ انہوں نے اسکے چہرے کو ہاتھ میں لیتے اس کے ماتھے پر بوسا دیتے کہا تھا۔۔۔منتہا کے حلق سے سسکی نکلی تھی۔۔۔ اور آنسو بے قابو ہو کر بہنے لگے

تھے کسی بارش کی طرح کل واقع اسے اپنا باپ اپنا بچپن کا آنگن وہ سارے جذبے ساری مسکراہٹیں شدتیں چاہتیں سمیٹ کر رخصت ہو جانا تھا۔۔۔اس نے بھرائی انکھوں سے اپنے باپ کو دیکھا تھا جس نے ان اکیس سالوں میں اسے۔ کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی کم آمدنی میں بھی اس کو شہزادیوں جیسی شان سے رکھا مہنگے سے مہنگا کپڑا پہنایا مہنگے سے مہنگا کھلایا۔۔۔ کبھی کسی کا جھوٹا نا کھانے دیا نا اترن پہنائی۔۔۔۔

سچ کہتے ہیں اپنی حثیت کے مطابق ہر باپ اپنی بیٹی کو شہزادیوں کی طرح ہی تو رکھتا ہے۔۔۔۔

ناں بابا کی جان کبھی نہیں رونا۔۔۔ میں اپنے بچے کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ جب بھی کبھی کسی بھی چیز کی ضرورت ہو حسین نا لا کر دے تو اپنے باپ سے کہنا۔۔۔ مگر کبھی دل میں کوئی حسرت نا پالنا۔۔۔ مجھ سے اور اپنے گھر سے تمہارا رشتہ ہمیشہ رہے گا۔۔۔۔

بس اپنے باپ کی تربیت پر کسی کو انگلی اٹھانے مت دینا۔۔۔ کوئی آف بھی کہہ دے تو ہمیشہ صبر کرنا سسرال کا دروازہ کبھی غصے میں بھی آہ کر مت چھوڑنا۔۔۔ بیٹا اونچ نیچ ہر گھر میں ہوتی ہے۔۔

"بس دکھ کو پی جانا صبر کا پانی سمجھ کر۔۔۔۔"

اپنے باپ کی عزت اور تربیت کی لاج رکھنا۔۔۔ یہ یاد رکھنا کے اس گھر سے تمہارا جنازہ ہی اٹھے عزت کے ساتھ۔۔۔۔

اور یہی ایک باپ کی تربیت کا فخر ہوتا ہے۔۔۔ انہوں نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے اس کے آنسو صاف کرتے اسے سینے سے لگاتے کہا تھا۔۔۔

بابا۔۔۔ ا۔۔۔ آپ فکر مت کریں جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔ منتہا نے اپنے باپ کے سینے میں روتے ہوئے سکون محسوس کرتے کہا تھا۔۔۔

منتہا بیٹا تمہاری تائی تھوڑی سخت مزاج ہیں مگر دل کی اچھی ہیں۔۔۔ تمہارے تایا بھی بہت اچھے تھے انہوں نے بہت احسان کیے ہیں ہم پر میں تو اس قابل بھی نہیں تھا کے جس گھر میں ہم رہ رہے ہیں وہ بھی لے سکوں۔۔۔ یہ تو تمہارے تایا مرحوم نے امریکہ سے پیسے بھجوائے اور خرید کر دیا۔۔۔ اگر وہ نا ہوتے تو آج ہمارے سر پر یہ دو کمروں کی چھت بھی نا ہوتی۔۔۔ تمہارے دادا مرحوم نے یہ رشتہ ہم دو بھائیوں کی نسل کو آگے مضبوط رکھنے کے لیے کیا میں چاہتا ہوں تم اپنے دادا کی اور باپ کی عزت کو اور مان کو احسن طریقے سے سنبھالو۔۔۔۔

انہوں نے اس کو پھر سے سمجھایا تھا۔۔۔ اور وہ بدلے میں سر ہلا کر ان کی ہر بات پر آمین کہہ گئی تھی۔۔۔۔

شاباش بیٹا خدا تم جیسی بیٹی ہر کسی کو دے۔۔۔

چلو اب گھر چلیں ٹھنڈ بڑھ گئی ہے بیمار نا ہو جاؤ۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بابا آپ چلیں میں بس تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔۔۔ اس نے ان کے ساتھ ہی بینچ سے اٹھتے کہا تھا۔۔۔

جلدی آہ جانا بابا کی گڑیا۔۔ انہوں نے پھر سے اس کے ماتھے پر بوسا دیتے کہا تھا۔۔۔ اور چلے گئے تھے۔۔۔

ان کے جانے کے بعد کتنی دیر وہ اس زمین پر نظریں گاڑے اس گیلی گھاس کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔ اس کی انکھوں کے سامنے اس کا بچپن کسی فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔۔

پہلی بار بابا سے اپنے لیے گڑیا کی فرمائش کرنا پھر اس بڑی سی پنک فراک والی گڑیا کا گھر میں آنا اور پھر سارا سارا دن اس کا خوشی سے اس چھوٹی گڑیا کو اپنی بہن کہہ کر کھیلنا۔۔۔

پھر بابا کے ساتھ ہر سال چاند رات پر جا کر ہاتھوں پر مہندی لگوانا ریڈی ٹو وئیر سوٹ لینا جوتے لینا ٹھنڈی بوتل اور گول گپے کھانا چھوٹی چھوٹی فرمائشیں۔۔۔۔ نئے سے نئے جومیٹری بوکس منگوانا اور بابا کے پیٹ پر سر رکھ کے ہر رات سونا۔۔۔

جب کبھی ماما نے کوئی ٹینڈے کدو جیسی سبزی پکائی تو چپکے سے بابا کو بیل دے دینا پھر ان کا فون آنا اور ان سے برگر پیزا یا پھر شوارما لانے کی فرمائش کرنا۔۔۔۔

ماما کا ٹرپ پر نا جانے دینا اور بابا کا تسلی دینا کے ماما کو منا لیں گے اور پھر ان کا منا لینا۔۔۔

اور پھر دوستوں کے ساتھ ٹرپ پر جانے کی ایکسائٹمنٹ میں اچھلنا۔۔

کتنا کچھ تھا جو وہ انسو بھری آنکھوں سے زمین پر کسی فلم کی طرح چلتا دیکھ رہا تھی--- بچپن کے حسین پل بابا کی دہلیز اس کی گڑیا اس کی باپ اور ماں کا پیار----گویا زمین پر وہ سبز گھاس نہیں پروجیکٹر ہو اور اس کے ذہن میں اسکی زندگی کے چلتے لمحوں کی اس سبز گھاس کا پروجیکٹر عکاسی کر رہے ہوں---

کیا حسین--- بابا کی طرح میرا خیال رکھ پائے گا اس کے دل سے سوال اٹھا تھا--- کیونکہ ہر بیٹی کی طرح وہ بھی تو چاہتی تھی اس کی زندگی میں انے والے پہلے مرد اس کے باپ کی طرح کا ہی اسکا شوہر ہو--- اس کی ہر خواہش کو مان بخشنے والا---

یاپھر شاید دنیا کی ہر لڑکی کہیں نا کہیں اپنے شوہر میں اپنے باپ کے عکس کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے---

کیا حسین--- کبھی بابا کی طرح مجھے محبت دے پائیں گے---اس کے دل میں ایک ٹھیس چھبی تھی----

تمہاری حثیت کیا ہے جب تم میری زندگی میں آؤ گی تب بتاؤں گا--- اس نے اس کا ہاتھ مڑوڑتے کہا تھا----

تمہارا حسن تمہاری پڑھائی تمہارے کسی کام نہیں آئے گی کیونکہ ہونا تو تمہیں میرا ہی ہے---- اس نے اس کے بال کھینچتے کہا تھا----

وہ جب بھی ملتا تھا اسے ٹارچر کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

کیا ہونے والی تھی اس کی زندگی آگے کیا تھا نصیب میں وہ بلکل نہیں جانتی تھی۔۔۔ جانتی تھی تو بس یہ کے اسے اپنے باپ کے وقار کو بلند رکھنا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کرتے اپنی شال کے کونے سے بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑیں تھی۔۔۔پھر شال کو دیکھا تھا۔۔۔

گھونگھٹ۔۔۔ اس کے کانوں میں ایحاب کے لفظ گونجے تھے۔۔ اورپھر اس کا سوالیہ چہرہ۔۔۔۔

اس بار وہ مسکرا دی تھی درد سے۔۔۔۔

تم میرے دل میں ایک اچھی یاد بن کر ہمیشہ رہو گے تم جو کوئی بھی ہو مگر منتہا روحیل کا سب سے بہترین لمحہ ہو۔۔۔"" بے خود لمحہ"

اس نے بہتے آنسوؤں سے ہنستے کہا تھا اور گھر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اسے لیے گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔ حائسی پلیز۔۔۔۔۔

اس نے پھر سے التجا کی تھی۔۔۔۔

ذوشی کیپ کوعائٹ۔۔۔۔۔اس نے غصے بھری نظروں سے کہا تھا۔۔۔

ب۔۔۔۔ب۔۔۔بونیا کو بھی مجھے ساتھ لے کر۔۔۔۔۔

شٹ اپ ذوشی تم یونیورسٹی میں بھی بونیا کو ساتھ ساتھ لے کر گھومو گی ایسا کرتا ہوں اس کا بھی بی بی اے میں ایڈمیشن کروا دیتا ہوں۔۔۔۔

پوری زندگی میں کسی نے کسی بھی بلی کو یونیورسٹی جاتے پڑھتے نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔۔۔۔تو لوگ تم پر ہنسیں گے اور مزا بھی کے لیں گے۔۔۔۔

اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔ ذوشی کی بے تکی ایک اور فرمائش چھوڑ کر۔۔۔۔

اور اس پزل باکس کو بھی تم آج صرف ساتھ لے جا سکتی ہو آج کے بعد یہ پزل باکس تمہارے ہاتھ میں نا دیکھوں میں۔۔۔۔

اس نے تنبیہہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ وہ رونے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

یا اللہ کیا پیس بنایا ہے تو نے کیا رحمت دی ہے مجھے۔۔۔۔۔ رحنت کم آزمائش زیادہ لگتی ہے کبھی کبھی۔۔۔۔۔ اس نے سوں سوں کرتی ذوشی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اور وہ صرف اور صرف اس ڈر سے رو رہی تھی کے اگر اس بلیک دستانوں والے ہاتھوں والے عورت جیسی۔ آواز والے مرد کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا۔۔۔کیونکہ وہ اسے رات ہی ڈرا دھمکا کر ہراساں کر کے گیا تھا۔۔۔۔

وہ ڈری سہمی بیٹھی تھی۔۔۔ اپنے اگلے انجام کا سوچ کر اس کی روح فنا ہو رہی تھی۔۔۔۔کے سگنل پر گاڑی رکی تھی اور اس نے ساتھ والی گاڑی کے اندر اسی بلیک داستانوں والے مرد کو بیٹھے دیکھا تھا جو چہرے پر ماسک سجائے گہری سبز آنکھوں سے غصے اور اشتعال سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کا حلق خشک یوا تھا۔۔۔ اس نے حائسم کی طرف دیکھا تو وہ اب گاڑی سٹارٹ کیے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ اشارہ کھل چکا تھا۔۔۔

اردگرد کی گاڑیاں بھی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

اس نے دل میں نجانے کی کتنی بار آیت الکرسی پڑھ کر حائسم پر پھونکی تھی۔۔۔۔

اس نے صاف صاف دھمکی دی تھی کے اگر وہ یونیورسٹی کے لیے گھر سے باہر نکلی تو وہ اس کے بھائی کو اس کی بونیا کو جان سے مار دے گا۔۔۔۔ کہیں بونیا کو اس نے مار تو نہیں دیا وہ میرے روم میں سو رہی تھی جب میں نیچے آئی تھی۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ اس نے بہتے آنسوؤں سے کہا تھا۔۔۔۔

آنسو صاف کرو ہم یونیورسٹی میں داخل ہو رہے ہیں حائسم نے اسے حکم دیا تھا۔۔۔۔

حائسی پلیز ایک بار گھر بات کروا دیں میری نسرین خالہ سے۔۔۔۔ اس نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے التجا کی تھی۔۔۔۔اپنے گھر کی ملازمہ سے بات کرنے کے لیے۔۔

اف ذوشی بس ایک گھنٹے کی بات ہے گھر ہی جانے ہے اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

پلیز حائسی بس دو منٹ کی کال اس نے منت کی تھی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ حائسم نے کہتے ہی کال ملائی تھی گھر پر۔۔اور فون ذوئیشہ کو پکڑایا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ نسرین خالہ۔۔۔۔ اس نے بے چینی سے کہا تھا۔۔۔۔

جی ذوشی بیٹا۔۔۔ اتفاقاً فون نسرین خالہ نے ہی اٹھایا تھا۔۔۔۔

نسرین خالہ دیکھیں۔ جا کر روم میں بونیا ہو گی اس کو اس کی فیڈ۔۔۔۔

بیٹا اسے ہی کب سے ڈھونڈ رہی ہوں پورے گھر میں دیکھ لیا وہ کہیں نہیں مل رہی۔۔۔۔ نسرین خالہ نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہیں ہو گی ام۔۔ ا۔۔۔ آپ ٹھیک سے چیک کریں اس نے پریشانی میں کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا میں پھر دیکھتی ہو مگر وہ کہیں نہیں مل رہی نسرین نے کہتے فون رکھا تھا۔۔۔۔

اور ذوئیشہ نے بے یقینی سے فون جو دیکھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا حائسم نے اس کی پھر سے بھیگتی آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا---

ب--ب---بونیا نہیں مل رہی کہیں بھی---- اس نے ہکلاتے ہوئے ڈرے سہمے خوفزدہ لہجے میں کہا تھا---

مل جائے گی ذوشی چھت پر ہو گی یا ادھر ادھر ہوئی ہو گی---- کچھ نہیں ہو گا اسے----

حائسم نے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا----

آ----آ---آپ کو نہیں پتہ حائسی اسے وہ وہ لے جائے گا--- اس---س----س-- نے کہا تھا ک----ک--کے وہ مار دے گ---گا---سب کو----

ذوئیشہ نے اب ہچکیوں سے روتے کہا تھا---

کون---کس نے کہا تھا-- کیا ہوا پوری بات بتاؤ---- حائسم نے تذبذب سے پوچھا تھا----تب ہی ذوئیشہ اس کے لہجے پر ٹھٹکی تھی---

آگر م---م--میں نے حائسی کو سچ بتا دیا تو--- اور وہ یقیناً یہی ہو گا---- اور اگر اس نے حائسی کو بھی مار---ن---ن--نہیں--- ذوئیشہ نے دل میں سوچا تھا----

وہ بلا۔۔۔۔ وہ بونیا کے لیے آتا۔۔۔۔

واٹ ربش یار ذوشی۔۔۔۔ اس کے منہ سے بلے کالفظ سن کر حائسم کا پارا ہائی ہوا تھا ۔۔۔۔۔مگر وہ اپنا غصہ پی گیا تھا چاہ کر بھی کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا اسے کیونکہ اگر اس کے کہے گئے لفظوں سے اس کی بہن کو تکلیف ہوتی تو وہ یہ کبھی بھی برداشت نہیں کر پاتا۔۔۔۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا دل میں کے اب اس کے ڈر کو کسی طرح باہر لانا ہے۔۔۔۔اس لیے اس نے گہرا سانس بھرا تھا اور اس کے لڑھکتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔۔۔۔۔۔

دیکھنا ذوشی بونیا ٹھیک ہو گی گھر پر ہی ہو گی آئی پرامس مجھ پر یقین ہے ناں۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔ اور اس نے اس کے یقین کے سہارے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔وہ بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

اب میرا بیٹا یہاں پڑھے گا۔۔۔۔میں ایڈمیشن کی انفارمیشن لینے جا رہا ہوں۔۔۔۔

تم یہاں رکو میں بس دس منٹ تک آتا ہوں۔۔۔۔

حائسم نے اس کی طرف دیکھتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

حائسی مجھے نہیں پڑھنا یہاں مجھے آپ سے ہی پڑھنا ہے---- پلیز میرا سانس بند ہو رہا اتنے رش میں آنکھوں میں سرخ ڈورے لیے وہ بونیا کو بھول نئی رات والی بات سے ڈرتے وہ پھر سے رونے کو تیار تھی----

ذوشی حائسی کی جان پہلے میں فری ہوتا تھا تو پڑھا دیتا تھا تمہیں گھر پر----- اب ایسا نہیں کر سکتا بزنس سٹڈی" جاب" ان سب کو مینج کرنا مشکل ہے میرے لیے--- اور اب تمہیں سٹرونگ بننا ہے کب تک گھر میں رہو گی--- فیس کرو سب کو دیز آر ہیومن بینگز انسان ہیں سب یہاں--- کوئی ایلین یا خلائی مخلوق نہیں---

تم تب تک اپنے پزل باکس کو ٹائم دو میں آتا ہوں----لہجہ حتی الامکان سخت بناتے کہا تھا---پھر اس کی طرف دیکھے بغیر وہاں سے چل دیا تھا---- جانتا تھا روتی کو مزید دیکھے گا تو پل بھر میں فیصلہ بدل دے گا--- ایک اس کے آنسو ہی تو نہیں برداشت تھے اس کو--- مگر اب اسے اس کے خلاف تھوڑا سخت ہونا تھا---- اس کے ڈر کو اسکے اندر سے کرید کر نکالنا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡

Urdu Novels Ghar

میں ڈونا کے ساتھ بارہ بجے گھر چلی جاؤں گی مجھے کچھ کام ہے۔۔۔ فاحا نے سینڈوچ کی بائٹ لیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ارسم نے گاڑی چلاتے شیشے میں سے پیچھے بیٹھی فاحا کو بھنویں اچکا کر دیکھا تھا۔۔۔۔

سدھر جاؤ فاحا کسی دن برا پھنسو گی کوئی اور پروفیشن چوس نہیں کر سکتی کیا تم۔۔۔۔۔

اس نے ناگواری سے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میرا پیشن ہے یہ انسان سانس لینا چھوڑ سکتا ہے مگر اپنا پیشن نہیں۔۔۔۔

جنون کے بنا بھی بھلا کوئی زندگی ہوئی۔۔۔۔ اس نے منہ میں باقی کا سینڈوچ ٹھونستے کہا تھا۔۔۔۔

یہ تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا ہے ۔۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ پر لگی بینڈج دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

چ۔۔۔۔چ۔۔۔چوڑیاں میری چوڑیاں پہن رہی تھی رات کو بس لگ گئیں پہنتے پہنتے۔۔۔۔۔

ایشال نے فوری بات سنبھالتے کہا تھا۔۔۔۔

چوڑیاں اور فاحا۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ ارسم دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔

تیرے کیوں طوطے اڑے ہوئے ہیں۔۔۔ کیا مردہ بندر بنا ہوا ہے۔۔۔۔

ارسم نے اس سارے عرصے میں چپ ایحاب کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

شکل ہی ایسے ہے سادہ بندر ہضم نہیں ہوتا اوپر سے ہوا بھر لی ہے خود میں۔۔۔۔ فاحا نے اس کے پھولے منہ کو دیکھتے لقمہ دیا تھا۔۔۔۔

کیوں اپنا کیرئیر داؤ پر لگانا چاہتی ہو ایف ایس سیییییییییییی۔۔۔۔۔ اسحاب نے رخ موڑ کر فاحا کی طرف دیکھتے ماتھے پر بل لاتے سی کو لمبا کھینچتے کہا تھا۔۔۔ نظروں میں صاف وارننگ تھی کے اب میرے خلاف کچھ بھی فضول گوئی کی تو رات والی ساری کارروائی بمع مرچ مسالے سنا دوں گا۔۔۔

آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں۔۔۔ فاحا نے حیران کن لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کے تم جیسی نکمی سپائے کو بلیک یا وائٹ میل کروں۔۔۔۔ اس نے فوراً شوخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اچھا لیو اٹ۔۔۔۔ بند کرو فضول بحث یہ بتاؤ ہائکنگ کے لیے جگہ ڈیسائیڈ ہوئی۔۔۔۔ ایشال نے ان دونوں کومزید چونچ لڑانے سے منع کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں ابھی فی الحال سوچا نہیں ہے ارحام ڈیسائیڈ کرے گا اس بار۔۔۔۔ ارسم نے گاڑی کا موڑ کاٹتے کہا تھا۔۔۔۔

اس کو ساتھ لے جانا ضروری تو نہیں ہے ہم چاروں بھی تو جا سکتے ہیں۔۔ ایشال نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

دیکھو ایشو ہم تمہاری غلط فہمیوں کی وجہ سے اپنی بچپن کی دوستی کو نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔

ارسم نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔

وہ غلط فہمی نہیں تھی۔۔۔۔ تم لوگوں کو اپنی بہن کی زندگی سے زیادہ وہ شخص عزیز ہے مجھ سے نکاح کر کے مجھے محبت میں ڈوچ دے کر وہ پرائی۔ لڑکیوں کے ساتھ راتیں رنگین کرتا ہے اور تم دونوں کو پھر بھی وہ سچا لگتاہے۔۔۔ کہاں گئی تم لوگوں کی غیرت۔۔۔۔

کیوں نہیں نظر آتا میری زندگی پر ارحام طارق کے نام کا بد نما داغ ۔۔۔۔۔

وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔

ایشو ارحام سے نکاح تمہاری مرضی پر تھا۔۔۔۔۔۔ اپنی مرضی پر تم نے اس سے محبت کی۔۔۔۔۔ پھر اس پر دھوکے کا الزام بھی اپنی مرضی سے لگاکر اس سے نفرت کر رہی ہو۔۔۔

اس سب میں ہماری دوستی کا قصور۔۔۔۔ ہم نے تو نہیں کہا تم سے کے ہماری دوستی کی وجہ سے تم اس سے محبت کرو" نکاح کرو" نفرت کرو۔۔۔۔

دوستی بھی ارحام سے تم نے ہمارے کہنے پر نہیں کی تھی۔۔۔۔ کیا کبھی ہم نے تمہیں کہا کے پلیز ایشو ارحام ہمارا دوست ہے اس سے دوستی کر لو۔۔۔۔

کیا ہم نے کبھی کہا کے ارحام سے محبت کرو یا پھر نکاح۔۔۔۔۔

تو تم کیوں چاہتی ہو کے ہم تمہاری وجہ سے اسے چھوڑ دیں۔۔۔۔

ہمارے لیے وہ آج بھی ویسا ہی ہے--- کیونکہ اس کی پاک دامنی کی گواہی ہم آنکھیں بند کر کے بھی دے سکتے ہیں----

ایحاب نے سخت لہجے میں اسپر ایک ایک چیز باور کرواتے ہوئے کہا تھا----

اس کی پاک دامنی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی اور انکھوں دیکھا زہر نگال نہیں جاتا----

ایشال نے بے یقینی سے ایحاب کو دیکھتے بھرائی آواز میں کہا تھا----

گاڑی یونیورسٹی کی پارکنگ میں رکی تھی---- وہ ایحاب کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بے جان ہوتی گاڑی سے نکلی تھی--- اس کے کسی اپنے کو اس کا دکھ نظر کیوں نہیں آ رہا تھا---

ایشو لسن--- کیا ضرورت تھی---- ایحاب بھائی کر دیا ناراض رولا دیا صبح صبح پڑھ گئی ٹھنڈ---فاحا اس کو روتا دیکھ آوازیں دیتی غصے سے ایحاب پر بھڑکتی اس کے پیچھے بھاگی تھی-----

یہ سب شاید کبھی نہیں ٹھیک ہو گا ان کی اناؤ کے بت کبھی مسمار ہوں گے---- کوئی ایک بھی نہیں جھکے گا----

ایحاب نے دکھ سے کہا تھا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ شاید ابھی وقت ان دونوں کے حق میں نہیں ہے۔۔۔ ارسم نے سیٹ بیلٹ اتارتے ایحاب کو تسلی دی تھی ۔۔۔

میں اس کو تڑپتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔ مگر ارسم میں اس کے آنسوؤں کی خاطر ارحام کی پاکدامنی کو روند کر جھوٹا گواہ نہیں بن سکتا وہ میرا یار ہی نہیں ہے نھائی بھی ہے۔۔۔۔

ایحاب نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

اور ہم اپنی بہن کے آنسو پونچھنے کے لیے اپنے بھائیوں جیسے یار کو آنسو نہیں دے سکتے ۔۔۔ اس لیے وقت پر چھوڑتے ہیں۔۔۔۔ انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔ارسم نے اس کا کاندھا تھپتھپایا تھا اور پھر وہ دونوں گاڑی سے باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

کیانام ہے آپ کے ہسپنڈ کا۔۔۔۔ مہندی لگانے والی نے پوچھا تھا۔۔۔۔

اس کی ماما نے صبح میں ہی مہندی لگانے والی گھر پر ہی بلوا لی تھی کیونکہ پھر رات مہندی کے ہنگامے میں وہ یہ سب نہیں چاہتی تھیں۔۔۔ تب ہی منتہا کے سکون کے لیے ابھی مہندی والی بلوا لی تھی اور وہ اس کے ہاتھوں کو مہندی کے پھول بوٹوں سے سجانے لگی تھی۔۔۔۔

کیا نام لکھنا ضروری ہے۔۔۔ اس نے بجھے دل سے پوچھا تھا۔۔۔ مہندی لگانے والی سے۔۔۔۔۔

ضروری ہے سب دلہنیں مہندی میں اپنے شوہر کا نام چھپاتی ہیں تاکہ ان کے شوہر ان کا نام ڈھونڈ سکیں۔۔۔۔

اس نے ہاتھ پر ڈیزائن بناتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر میں ایسا نہیں چاہتی آپ ایسے ہی لگا دیں۔۔۔ منتہا نے ہاتھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جہاں ڈفرنٹ پھولوں نے اسکے ہاتھوں کی لکیروں کو چھپا دیا تھا۔۔۔۔

کیا آپ اس شادی سے خوش نہیں۔۔۔ مہندی لگانے والی نے اس کی بات سنتے اچھنبے سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا میں اپنے ہاتھ پر نام لکھوا لو تو یہ ثابت ہو جائے گا کے میں اس شادی سے خوش ہوں۔۔۔ منتہا نے بے سری ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔ یہ تو سب۔۔۔۔

میں ان کانام اپنے دل پر کنندہ کروا چکی ہوں اپنی زندگی ان کو سونپ کر۔۔۔۔ اور میرے نزدیک یہ کافی ہے۔۔۔۔

اس نے بڑے جبر سے دل پر پتھر رکھ کر یہ لفظ کہے تھے جب کے ناں زبان اسکے لفظوں کی عکاسی کر رہی تھی ناں دل، نا جذبات۔۔۔۔

مہندی لگانے والی نے بس سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔۔اور اپنا کام جاری رکھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تمہیں کیاہوا کیوں رورہی ہو۔۔۔۔ حمنہ نے اس کے پاس پہنچتے پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں پاؤں مڑگیا تھا۔۔۔۔ ایشال نے بہانہ بناتے کہا تھا۔۔۔۔

ارسم نہیں آیا۔۔۔۔ ذیشم نے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

کیا تم کبھی میرے بھائی کا پیچھا چھوڑ سکتی ہو۔۔۔۔

فاحا نے ذیشم کی بات سنتے منہ پر بوریت سجاتے کہا تھا۔۔۔۔

فاحا تم تھکتی نہیں ہومیری بہن سے ایک ہی سوال کر کے۔۔۔۔ حمنہ نے فاحا کی طرف دیکھتے طزیہ کہا تھا۔۔۔۔

تو تمہاری بہن بھی تو نہیں تھکتی میرے بھائی کی راہوں میں بچھتے جب کہ یہ جانتی ہے دی ارسم سلطان چوہدری کی جوتی کی خاک کے برابر بھی نہیں ہے یہ اپنی ہاؤ کیری اون---- تمہاری بہن کو شوق ہے وقت برباد کرنے کا تو شوق سے کرے آئی ایم گیٹنگ لیٹ میری کلاس ہے----

ذیسنم کی طرف تلخی سے دیکھتی حمنہ کو اچھی خاصی سنا کر وہ اپنا لیکچر لینے چلی گئی تھی----

ہیلو گرلز---- ارحام نے آن کے قریب آتے کہا تھا----

ہائے ارحام لگتا ہے رات کا نشہ ابھی تک اترا نہیں ہے----

حمنہ نے اس کی نیند سے بوجھل آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا----

ہائے مت پوچھو کیا جوان رات تھی دل چاہ رہا تھا کبھی صبح ہی نا ہو--- اس نرم گرم رات کی---- ہاہاہاہاہا

ارحام نے ایشال کی طرف دیکھتے حسرت سے انگڑائی لیتے کہا تھا---- اور پھر قہقہہ لگایا تھا----

وہ جو ادھر ادھر دیکھتی اسے اگنور کر رہی تھی اسکی بات پر اندر تک سلگی تھی-----

ویسے آج تو ضرورت سے زیادہ چہل پہل لگ رہی یونی میں نیو پچ آیا ہے کیا---- ارحام نے سگریٹ سلگاتے پوچھا تھا----

ہاں تمہاری انٹرٹیمنٹ آئی ہے--- ذیسنم قہقہ لگا کر ہنسی تھی-----

ایشال کا دل چاہا تھا۔۔۔ ان دونوں تتلیوں کا منہ توڑ دے ارحام کی بات کو ہوا دے کر وہ جان بوجھ کر اسے سلگاتیں تھیں۔۔۔۔

اوہ کسی رومیو کی اولاد چل ادھر کلاس ہے۔۔۔۔ ایحاب نے ارحام کی بات سنتے اس تک پہنچتے اس سے کہا تھا۔۔۔۔

اوئے تجھے نہیں پتا نیا بیچ آیا ہے۔۔۔ نیو کمرز ہیں سب اور کیا تتلیاں ہیں" ایک سے بڑھ کر ایک۔۔۔۔ نیلے" پیلے" ہرے" کالے" پروں والی ارحام نے دل پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ جو اپنی ڈیڑھ فٹی تھرڈ کلاس ٹھرکنس ہے اس کا لیول بڑھا لے گدھے۔۔۔ ارسم نے پیچھے سے آہ کر پنچ مارا تھا۔۔۔۔

اس کو کہنے کا کوئی فاءدہ نہیں مجھے لگتا ہے یہ کبھی بھی ایک بیوی پر اکتفا نہیں کرے گا۔۔۔۔ حمنہ نے ہنستے ہوئے ایشال کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں پر چار چار کو سنبھالوں گا کیسے۔۔۔۔ ارحام نے حمنہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ساہ لے لے۔۔۔ ایک پھنسی نہیں چار کے خواب دیکھ رہا سستے دلیپ کمار۔۔۔۔۔ ایحاب نے پھر سے اس کی شان میں قصیدہ پڑھا تھا۔۔۔۔

ارسم ہائکنگ کا پروگرام سیٹ ہوجائے تو انفارم کر دینا۔۔۔۔ میں کلاس لینے جا رہی ہوں۔۔۔ ارحام کے آنے کے بعد اس سارے ٹائم میں ایشال اب بولی تھی۔۔۔۔

اوہ ہیلو کدھر----- ان سب بے غیرتوں کو میں نے اپنی لائف پرفارمنس دکھانی ہے رکو تم بھی----

ارحام نے ایشال کاہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا----

ابحاب میں اس کا سر پھاڑ دوں گی اسے بولیں اپنی گھٹیا پرفارمنس کی دعوت مجھے نا دیا کرے----

ایشال نے دانت کچکاتے ہوئے ابحاب کو دیکھتے کہا تھا--- اور ارحام کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا-----

سیدھا کہو کے ہمت نہیں ہے اس درد کو برداشت کرنے کے ایشال راندھاوا ---- اس کے پاس جھک کر کان میں سر گوشی کی تھی ارحام نے----جو بمشکل اس تک ہی پہنچی کلائی پر وحشی گرفت سے جان ہلکان ہوئی تھی---- نازک چڑیا کی-----

چھوڑ دے یار یہ بم کی طرح پھٹے گی پھر گھر جا کر ماما کو تیرے ٹھرک کے قصے سنائے گی روتے ہوئے----

ابحاب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اس کو جانے دینے کا اشارہ کرتے کہا تھا----

اس نے کلائی چھوڑی تھی--- چھوڑی کیا جھٹکی تھی----

لمس جدا ہوا تھا اس کا اپنے ہاتھ سے۔۔۔۔۔ تو آنکھوں میں آنسو بھرے تھے اس کے۔۔۔ مگر دکھائے بغیر وہاں سے چل دی تھی۔۔۔وہ تلخی سے مسکرایا تھا۔۔۔ اس کی سانس کی بھی ہوش ہوتی تھی۔۔۔ کجا کے اس کی تڑپ سے بے خبر رہتا۔۔۔۔۔

سو گائز واچ می۔۔۔۔ ایحاب۔۔۔ ارسم حمنہ اور ذیشم کو آنکھ مارتا وہ دور سے آتی لڑکی کو دیکھتے بولا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو میم کین آئی فولو یو۔۔۔ اس نے خوبصورت گرین سوٹ میں آتی لڑکی کے پاس سے گزرنے پر کہا تھا۔۔۔۔

بٹ وائے۔۔۔لڑکی نے رکتے تجسس سے کہا تھا۔۔۔۔

بی کوز مائی ماما سے اپنے ڈریم کو فولو کرو اینڈ یو لک لائک جسٹ مائی ڈریم گرل۔۔۔۔ ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

رئیلی ہاہاہاہا لڑکی ہنستے ہوئے پاس سے گزر گئی تھی۔۔۔ اس کی بات سن کر۔۔۔۔

پیچھے باقی سب کی ہنسی نکلی تھی۔۔۔۔۔ اس کی کرتوت دیکھ کر۔۔۔۔۔ وہ سب انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ایکسکیوزمی میم کیا آپ کا نام زلزلہ ہے۔۔۔ ارحام نے ایک اور پاس سے گزرتی لڑکی سے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں کیوں۔۔۔۔۔ فٹ سے جواب دیا تھا لڑکی نے رکتے ہوئے۔۔۔۔

کیونکہ آپ کو دیکھ کر میرے دل میں ہل چل مچ گئی ڈیٹس وائے آئی توٹھ یور نیم از ارتھ کیوک۔۔۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھتے خوبصورت سمائل چہرے پر سجاتے کہا تھا۔۔۔۔

پاگل۔۔۔ کہتے ہی وہ لڑکی بھی ہنستے ہوئے پاس سے گزری تھی ۔۔۔۔

پاگل تو ہو گیا آپ کی خوبصورتی دیکھ کر۔۔۔۔

اس نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔۔۔۔۔۔ اور وہ لڑکی اگنور کرتی آگے بڑھ گئی تھی ۔۔۔

اوئے کون سی خوبصورتی۔۔۔۔ چائنیز لگ رہی تھی وہ۔۔۔۔ ایحاب نے مکہ مارا تھا اس کی کمر پر۔۔۔۔

حمنہ اور ذیشم کا ہس ہس کے برا حال تھا جبکہ ارسم اس کے ٹھرک پن کے کیڑے کے سونے کاویٹ کر رہا تھا وہ الگ بات ہے وہ چہرے پر بے زاریت سجائے اس کی ہر حرکت سے محظوظ ہورہا تھا۔۔۔ کیونکہ ایک وہی تو تھا ان سب کے گروپ کی شرارتی سی جان۔۔۔۔

ایکسکیوزمی مس رکیں زرا ایک اور پاس سے گزرتی لڑکی کو روکا تھا اپنی جان لیوا ہنسی سے۔۔۔۔

یس--- وہ رکی تھی----

کیا آپ کو پتا ہے اس ٹائم سب سے حسین چیز کون سی ہے--- ہاتھوں سے اشارہ کرتے پوچھا تھا---

نہیں---- اس نے سوچتے ہوئے جواب دیا تھا----

میری آنکھیں---- اس کو آنکھ ونک کرتے کہا تھا---- سنجیدگی سے-----

اچھا وہ کیسے--- وہ لڑکی اس کی آنکھیں دیکھتی ہنسی تھی---- واقع اس کی آنکھیں خوبصورت تھیں لڑکی نے دل میں داد تھی---- ان خوبصورت آنکھوں کی کشش کو---

کیونکہ اس ٹائم آپ جیسی خوبصورت لڑکی کو جو یہ آنکھیں دیکھ رہی ہیں---- لہجے میں پیار سموتے کہا تھا----

اور پلر کے پیچھے چھپی کب سے وہ سب دیکھتی ایشال رندھاوا کی انکھیں بھیگیں تھیں----

ہاہاہاہاہاہا--- رئیلی اٹس ٹو مچ وہ ہنستے ہوئے آگے بڑھ گئ تھی----

اوئے کیوں لڑکیوں کو آسمان پر چڑھا رہا ہے یہ ڈرامہ بند کر کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے----

ایحاب نے گردن سے دبوچتے اسے فضول گوئی سے منع کرتے کہا تھا---

اوئے چل نا وہ ادھر لڑکی کھڑی ہے اس کے پاس چلتے ہیں---- وہ ان دونوں کو کھینچتے لایا تھا---- جہاں وہ لڑکی پشت کیے کھڑی تھی----

ایکسکیوزمی۔۔۔ارحام نے پکارا تھا جب کے ارسم ایحاب حمنہ اور ذیمنم اس کے پیچھے ہی کھڑے ہوئے تھے ارحام سے دو قدم کے فاصلے پر ہاتھ باندھے۔۔۔

وہ جو ہاتھ میں ایک پزل باکس پکڑے اس کو ٹرن ٹوسٹ کرتے روتی جا رہی تھی ۔۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔۔

اور تین لڑکوں دو لڑکیوں کو اپنے پیچھے کھڑے دیکھ کر سیٹھی گم ہوئی تھی اس کی۔۔۔۔

ارسم تو دیکھتے ہی آنکھ جھپکنا بھول گیا تھا۔۔۔ لائٹ لیمن کلر کے شیفون کے سوٹ میں نازک سا چمکتا وجود۔۔۔ گھنی لمبی خم کھاتیں پلکیں۔۔۔۔ بڑی بڑی انکھیں کانچ جیسا نازک بے داغ چمکتا چہرہ کسی بھی میک اپ سے پاک۔۔۔لمبے بال کمر سے بھی نیچے جا رہے تھے۔۔۔۔ ایک برابر کٹے ہوئے۔۔۔۔

کانوں میں ہیرے کے چھوٹے چھوٹے چمکتے ٹاپس اور کاندھوں پر بلیک شال جب کے ہاتھوں میں بھر بھر کر بلیک چوڑیاں تھیں۔۔۔دوپٹے کے ہالے میں گردن پر ابھرا ہوا کالا تل بے داغ گردن کا محافظ بنا بیٹھا تھا۔۔۔

یوں کہا جائے کے کوئی شیشے کی نازک گڑیا سامنے تھی تو بجا ہو گا۔۔۔۔

آپ رو کیوں رہی ہیں ۔۔۔ ارحام کو اس کی آنکھوں میں آنسو پسند نہیں آئے تھے۔۔۔۔بنے ہی نہیں تھے اس کے لیے۔۔۔

م۔۔۔می۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا وہ حائسی یہاں لے کر آئے مجھے۔۔۔ ذوئیشہ نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اکھٹے پانچ لوگ اپنے سامنے دیکھ کر اس کی سیٹی گم ہوئی تھی۔۔۔۔

اوہ ہم نے بھی تچھ نہیں تیا۔۔۔ بے بی کا فیڈل تہاں ہیں۔۔۔ ذیبنم نے اس کے قریب کھڑے ہوتے اس کی توڑی پکڑتے اس کو بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے کہا تھا اور آخر میں ان پانچوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔

می۔۔۔میں۔۔۔ حائسی۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ اپنی توڑی سے ہٹا کر بولی تھی اور بھاگنے لگی تھی جب آگے قدم بڑھاتے ارسم سے اس کا کاندھا ٹکرایا تھا۔۔۔ اور ہاتھ میں پکڑا پزل باکس اس سے نیچے گرا تھا۔۔۔ جس پر ارسم نے پاؤں رکھا تھا۔۔۔

پلیز لیو اٹ۔۔۔ مائی بابا گو اٹ ٹو ٹو می۔۔۔ پلیز۔۔۔ اس نے نیچے بیٹھتے اس کے پاؤں سے پزل باکس نکالتے ہلکان ہوتے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم لوگ جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ ان سنب کو جانے کا کہا تھا ارسم نے۔۔۔۔

وہ سب اس کی بات سن کر۔۔۔ وہاں سے منہ لٹکاتے واپس لوٹے تھے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

یہ تو گئی آج۔۔۔ حمنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھتے کہا تھا جہاں وہ جھک کر اس کو بازو سے پکڑ رہا تھا اور پھر اسے اٹھایا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ میں پزل باکس بھی پکڑا تھا۔۔۔۔اس کے آنسو اور کانپتا جسم۔۔۔ ارسم بے چین ہوا تھا اس کی حالت پر۔۔۔

وہاں سے ہاتھ سے کھینچتا ہوا وہ اسے آڈیٹوریم کی پچھلی سائیڈ لے جارہا تھا۔۔۔

میری سمجھ سے باہر ہے اس پر کون سا خون سوار ہو جاتا ہے۔۔۔ اسحاب نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

ہی از سائیکو۔۔۔ کسی کے بھی ہاتھ میں پزل باکس ہو گا تو وہ ایسے ہی ری ایکٹ کرے گا۔۔۔۔ ارحام کو تپ چڑھی تھی۔۔۔

شو ختم ہوا تھا وہ پل میں حیوان بنا تھا۔۔۔ اور وہ سب غصے سے کلاس میں جانے لگے تھے۔۔۔

مگر ارحام خاموشی سے پچھلے پلر کی طرف پہنچا تھا جہاں ایشال کھڑی کب سے اس تماشے کو دیکھتی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ایشال ارحام طارق کو۔۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔ دل میں چھبن ہو رہی ہے۔۔۔۔

بے قراریاں جھنجوڑ رہی ہیں۔۔۔۔ اس نے اس کے بلکل پیچھے کھڑے ہوتے اس کے کان کے پاس لب لاتے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس کی سانسوں کی تپش سے پلڑ کو پکڑا ہاتھ اس کا یک دم لرزا تھا۔۔۔ پیچھے مڑتی تو اس کے چوڑے سینے میں سما جاتی۔۔۔۔

مڑے بغیر اس کی نزدیکی کی سرحد کو مٹاتے اس نے آگے قدم بڑھایا تھا۔۔۔وہ بھی ڈھیٹ بنا اس کے ساتھ چلنے لگا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ جڑ کر چلتے چلتے اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائیں تھیں ۔۔۔۔ اس نے ہاتھ چڑوانا چاہا تھا مگر انگلیوں پر اس کے ہاتھوں کی پکڑ مضبوط تھی ۔۔۔۔ ظاہر ہے وہ مرد تھا اور وہ نازک جان۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو ارحام۔۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں مقید دیکھتے بولی تھی۔۔۔۔

یہاں سے شروع اور کبھی نا ختم۔۔۔۔ اس کے گلابی لپ گلوز سے رنگے ہونٹوں کو اشارے سے دیکھتے گھمبیر لہجے میں اس کے چہرے کے پاس جھک کر کہا تھا۔۔۔۔

اپنی نہیں تو میری عزت کا خیال کر لو راہ چلتے کتنی نظروں کو مجھ پر بد کرداری کے لیے اٹھاؤ گے۔۔۔۔

اس نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ غصے سے ناک پھولی تھی اور معصوم رخسار بھی۔۔۔

چلو تمہیں اس بات کا تو احساس ہوا کے بد کرداری سے گزرنا کتنا تکلیف دے ہے۔۔۔۔

اس نے دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھتے اس کو قدم بڑھانے پر مجبور کرتے۔ اس کے ساتھ چلنے کہا تھا--- راستے میں سے گزرتے کتنے لوگوں کی نظروں میں وہ آئے تھے---- ان کی نظروں کے سوال----

ایشال کا اس کے گھیرے میں چلنا----

اگر تم چاہتے ہو ارحام میں تمہیں تھپڑ نا ماروں تو دفع ہو جاؤ--- جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے میری----- جاؤ جہاں منہ مارنا ہے مارو جہاں عیاشی کرنی ہے کرو--- جب میں تمہیں آزاد کر چکی ہوں تو تم مجھے آزادی کیوں نہیں بخشتے----

نکاح کرو اس رومان سے اور مجھے آزاد کر دو----

اس نے غراتے ہوئے کہا تھا--- اور جھٹکے سے اپنا کاندھے سے اسکا ہاتھ ہٹایا تھا---مگر اس کی انگلیوں میں پھنسا اپنا ہاتھ اب بھی نا چھڑوا پائی تھی----

تمہیں آزادی تومیری موت کے بعد ہی مل سکتی ہے---- یا خود مر جاؤ یا مجھے مار دو----

ارحام طارق کسی کے لیے تمہیں چھوڑے گا نہیں---- اور خود تمہارے علاوہ ہر کسی کے لیے اویلیبل ہو گا----

وہ اسے پچھلے پورچ کی طرف چلتا چلتا لے گیا تھا--- اور وہیں اس کا جبڑا دبوچے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس کے لفظوں کا زہر اس کے منہ پر مارا تھا----

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے فرق پڑے گا اس سب سے کے تم میرے علاوہ سب کے لیے میسر ہو۔۔۔۔م

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ ارحام طارق اپنی خوش گمانی کے دائرے کو توڑ کر نکلو باہر۔۔۔۔ تمہارا میری زندگی میں ہونا نا ہونا میرے لیے رتی بھر بھی اہم نہیں ہے۔۔۔۔

تم اس گزرتی ہوا کے جھلستے جھونکے کی طرح ہو جو میرے لیے تکلیف سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

جسے نا تو میں محسوس کرنا چاہتی یوں اور نا ہی خود کو چھونے کا بھی حق دینا چاہتی ہوں۔۔۔۔

وہ دانت کچکا کر غصے سے بولتی تلخی کی ساری حدیں پار کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ تھا جو چھن سے ٹوٹا تھا ارحام کے اندر اس کی بھیگی پلکوں کی باڑ میں ایک متبسم درد تھا فراق کا درد۔۔۔اس کا لہجہ کاٹ دار تھا۔۔۔تب اس نے اس کی دونوں کلائیوں کو جکڑتے اس کی کمر کے پیچھے مروڑا تھا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ پتہ ہے ایشال راندھاوا تمہارے لفظ تمہاری حالت کا ساتھ نہیں دیتے ناں تمہارے دھڑکتے دل کا شور جو مجھے یہاں تک سنائی دے رہا ہے میری قربت کی وجہ سے۔۔۔۔۔

ہاں مگر تم میں یہ ملٹی ٹیلنٹ ہے کے تم اپنے اندر پلتے خوف سے جنگ لڑ رہی ہو۔۔۔ عیاں کیے بغیر۔۔۔۔

اس کی ہلکی نمی سے بھری آنکھوں کو دیکھتے اس نے اس کا تمسخر اڑاتے کہا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔مم۔مجھے کسی چیز کا خوف نہیں ہے۔۔۔۔ اس نے اپنی کلائیوں کو چھڑواتے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

ہے ناں صاف دکھ رہا ہے۔۔۔ یہ خوف کے اس سرد جنگ کا میں کہیں اختتام نا کر دوں۔۔۔ کہیں تمہیں چھوڑ نا دوں۔۔۔۔کہیں تمہارے راستے فراموش نا کر دوں۔۔۔سوچو اگر میں نے ایسا کیا تو۔۔۔۔

اگر میں خود ہی پیچھے ہٹ گیا تو۔۔۔۔۔

گہری نظروں سے اس کی گردن پر بنے اوپر نیچے تین تلوں کو دیکھتے اس نے اس کی ناک کے پاس ایک انچ کے فاصلے پر ہو کر ایک گہرا سانس چھوڑا تھا۔۔۔۔

اس نے گھبرا کر آنکھیں بند کیں تھیں اور اپنا سانس بھی۔۔۔۔ اس کی سانس کی تپش نے اسکی کمر کی ہڈی میں سرسراہٹ جگا دی تھی ۔۔۔۔

جسم کا رواں رواں کانپ گیا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتا تھا اپنی قربت کا جان لیوا حصار کھینچ کر اس کے ہواس سلب کرتا تھا اور پھر اس کو کسی ڈور کی طرح کھینچتا تھا۔۔۔۔

ٹیک بریتھ ڈئیر وائف۔۔۔ اس سانس کے راز کو اپنے سانس کے ساتھ کھینچ کر اپنے جسم میں جذب کر کے اپنا ہم راز بنا لو۔۔۔ سمجھنا ارحام طارق رفتہ رفتہ تم میں جذب ہو رہا ہے۔۔۔۔اور یہ میری طرف سے خراج ہے تمہاری بونڈھی محبت کے خاتمے کی فاتح کا۔۔۔۔۔

اس نے پر تپش لہجے میں پھر سے گھمبیر سانس لیتے اس کے کان کے پاس جھکتے اس کے حواسوں کو مزید سلب کرتے کہا تھا۔۔۔۔

دفعتاً اس نے بد ہواس ہوتے اپنی دھڑکنوں کے تال میل سے بے سود ہوتے اس کے کاندھے کے ساتھ سر ٹکا دیا تھا۔۔۔۔۔وہ بے جان ہوئی تھی دل اور جسم کسی زلزلے کی طرح لرزے تھے۔۔۔۔ اس کے طلسماتی لمس پر۔۔۔

پ۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز ارحام لیو می۔۔۔۔ آئی کانٹ ہینڈل۔۔۔۔ لڑکھڑاتے لہجے میں دبی دبی سسکی بھرتے وہ سسکتی بہتے آنسوؤں سے اسکے کاندھے پر اپنے آنسو بہا گئی تھی۔۔۔اور وہ آنسو اس کی شرٹ میں جزب ہوئے تھے ۔۔۔

ایشو۔۔۔اس کے سسکنے اور اس کے تھکے لہجے اور اس کی بھرائی آواز پر وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔

مچل کر بے قراری سے اس کا نام پکارا تھا۔۔۔ کلائیوں پر گرفت نرم پڑی تھی ۔۔۔۔

اور یہی موقع دیکھتے وہ اس کوپرے کرتی روتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی-----

اس کے اس طرح رو کے جانے پر وہ گہرا سانس بھرتے مڑ گیا تھا----

شاید محبت کی بے توجہی اس کے مقدر کا ہمیشہ ستارہ رہنے والی تھی -----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ک---ک---کیا ک---کر رہے ہیں آپ پ--پلیز---چ---چھوڑیں---- ارسم کے ہاتھ کی سخت پکڑ پر وہ روتی ہوئی لڑکھڑاتے اس کے ساتھ کھینچتے جاتے ہوئے التجا کر رہی تھی-----

کب سے ہے یہ تمہارے پاس---- اس نے اسے آڈیٹوریم کے ویران حصے میں لاتے دیوار کے ساتھ پن کرتے کہا تھا----

پ----ل--لیز----- خود کو دیوار کے ساتھ پن ہوتا دیکھ ایک اجنبی کو اپنے اوپر جھکا دیکھ اس کی تو جان لبوں پر آئی تھی پوری طرح جسم کانپنے لگا تھا--- ایک آفت سے جان نہیں چھوٹی تھی کے دوسرے اس کے سامنے کھڑی تھی---

سامنے کھڑا لمبا چوڑا شخص۔۔۔ جس کی آنکھوں میں غصہ اور اشتعال تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں اس کا پزل باکس تھا۔۔۔۔۔

کب سے ہے یہ تمہارے پاس۔۔۔ وہ اس کی موٹی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر روعب دار لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔ اس نے بھرائی انکھوں سے اس خوبصورت جن کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جس کی پرسنیلٹی روعب میں ایک الگ ہی ٹھاٹ میں تھا۔۔۔ کاندھے پر بیگ لٹکائے بلیو جینز پر بلیک ہوڈی پہنے ہوڈی کے بازوؤں کو تھوڑا اوپر چڑھائے بالوں کو ماتھے پر گرائے شعلہ بار نگاہوں اپنی تند تیز آواز سے وہ اسے اچھا خاصا ڈرا رہا تھا۔۔۔۔

یہ پزل باکس۔۔۔اور اب تم بتاتے ہوئے اٹکی تو گلہ دبا دوں گا تمہارا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں خون کھول رہا تھا دفعتاً اس کی نازک گردن کو دبوچتے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

س۔۔۔س۔۔۔سی۔۔۔۔ وہ بری طرح کراہ گئی تھی۔۔۔۔ رات کے زخم پر پھر سے مضبوط گرفت اسے لگا اس کی گردن کی جلد اتر گئی ہے۔۔۔۔

آنسوؤں میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔جب۔۔۔میں۔۔۔۔۔چ۔۔۔چار س۔۔۔۔سال کی۔۔۔۔تھی۔۔۔۔ب۔۔۔۔با۔۔۔بابا نے دیا تھا۔۔

اس نے شدت سے آنکھیں بند کرتے سسکیاں لیتے کہا تھا۔۔۔

اور وہ اس کے ہر اٹکتے لفظ کے ساتھ اپنے ہاتھ کی گرفت مزید مضبوط کرتا جا رہا تھا اس کی گردن پر۔۔۔۔۔ اسے غصہ آہ رہا تھا اس کے اٹکنے پر۔۔۔۔

باپ کا نام کیا ہے تمہارے۔۔۔۔ اس نے اگلا سوال داغا تھا۔۔۔ گردن چھوڑے بغیر۔۔۔۔

و۔۔۔۔و۔۔۔ولید۔۔۔۔۔

ولید خان ۔۔۔ اس کے اٹکنے پر ماتھے پر پر پھر سے بل لاتے وہ اس نام کو مکمل کرتے دھاڑا تھا۔۔۔۔

وہ سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔ اور اس کی تصدیق کے بعد اس نے اس کی گردن کو مزید دبوچا تھا اتنا کے اس کی ٹانگیں بے جان ہوا تھیں۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے کھڑے کھڑے یہی مار دے۔۔۔۔

اس کے چہرے کی رگیں نیلی ہوتی دیکھ کر اس کی باہر کو ابلتی آنکھیں دیکھ کر تکلیف اس کے چہرے پر دیکھ کر۔۔۔۔

بے سکون ہوا تھا۔۔۔ جبکہ یہی وہ لمحہ تھا جب اسے سکون ملنا چاہیے تھا اپنے باپ کی قاتل کی بیٹی کو تکلیف میں دیکھ کر۔۔۔۔ نجانے کیا ہوا کے وہ گرفت نرم کر گیا۔۔۔۔ اور ہاتھ اس کی گردن سے ہٹا گیا۔۔۔۔

اس کی شال اس کے کاندھوں سے نیچے گری اور گلے میں لیا دوپٹہ بھی۔۔۔۔

وہ بری طرح سے گردن پر ہاتھ رکھے کھانسنے لگی تھی۔۔۔ لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی گلابی ہونٹ نیلے ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔

یہ نشان یہ ابھی کے ہیں کیا میرے پکڑنے کی وجہ سے ہوا یہ دکھاؤ۔۔۔۔ اس کی گردن پر گہرے نیلے انگلیوں کے نشان دیکھ کر وہ پریشان ہوتا اس کے ہاتھ کو پیچھے کرتا اس کی گردن دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔ پھر اس کی گردن کے کٹ پر لکھا بی دیکھ کر اس کو شاک لگا تھا جو کھرچ کر لکھا گیا تھا کسی چیز سے۔۔۔ اور اس کے ارد گرد جما خون۔۔۔۔اس نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس کھانستے ہوئے اپنی شال ٹھیک کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔اس کا ڈر اس کا رویہ ارسم کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

پھر اس کا ایسے ایکٹ کرنا۔۔۔۔ اس نے نفی میں گردن ہلائی تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تل تل مرنے کے لیے تیار رہنا۔۔ اپنی زندگی کے بیس سال میں نے تمہارے اس پزل باکس اور تمہارے باپ کو ڈھونڈنے میں لگائے ہیں اب مزید نہیں۔۔۔ اس کی دگرگو حالت دیکھ کر متبسم سا مسکراتا وہ اپنے ہی دل کو سکون پہنچا رہا تھا ۔۔۔۔ اور پھر جانے کے لیے مڑا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ن۔۔۔۔نہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ اس نے اس کا جاتے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔۔جب کے پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں ارسم کی پشت پر بیربل کھڑا تھا۔۔۔۔ ماسک پہنے سبز آنکھیں اس پر گاڑے غصے سے تیوریاں چڑھائے۔۔۔اس کی تو جان فنا ہوئی تھی۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی تمہاری ارسم سلطان چوہدری کو ہاتھ لگانے کی اپنے وجود اور ان گندے ہاتھوں کو دور رکھو مجھ سے وہ اس کی طرف مڑا تھا اور غصے سے غرایا تھا۔۔۔اپنی رعب دار آواز میں کے وہ کانپ کے رہ گئی تھی۔۔۔۔

ن---ن---نہیں---پ----لیز م----مجھے بچا---لیں---پ----م----م---مجھے چھوڑ کر-----م----م--مت----

شٹ آپ جام ایکسپریس-----م----م---مم---کر کے مجھے مزید غصہ مت دلاؤ----وہ اس کا ہاتھ اپنی کلائی سے ہٹاتے طیش میں پھنکارا تھا---اسے غصہ آیا تھا جب سے ملی تھی مجال ہے جو ایک بھی لفظ اس نے پورا بولا ہو-----

سامنے کھڑے بیربل نے ایک ہاتھ اوپر اٹھاتے دو انگلیاں کا اشارہ کرتے ذوئیشہ کو کہا تھا کے وہ اس لڑکے کو بھیجے وہاں سے----

اس کو اشارہ کرتے دیکھ اس نے پھر سے آگے بڑھ کر پہلے سے زیادہ مظبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا--اور اس کی بازو کو بھی گرفت میں لیا تھا---اپنے کانپتے ہاتھ سے----

بلڈی ڈفر۔۔۔ اپنے ہاتھ پر پھر سے اس کا لمس محسوس کرتے ارسم غرایا تھا اور اتنی زور سے اپنا ہاتھ اور بازو چھڑوا کر اسے دھکا دیا تھا کے وہ نیچے گری تو اور اس کا پزل باکس لے کر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ سنبھل کر اٹھتی۔۔۔ دس قدموں کا فاصلہ چار قدموں میں طے کرتا بیزبل اس تک پہنچا تھا۔۔۔۔

اور اس کے سامنے خونخوار حالت میں بونیا پھینکی تھی اور پھر اس کے ارد گرد قہقہ لگاتے چکر کاٹنے لگا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ قہقہے لگاتے ہوئے اس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔ سامنے بونیا خون سے لتھڑی پڑی تھی اور انتہائی کمزور سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس کے سفید بال خون سے رنگے ہوئے تھے۔۔۔ اورپیٹ سے ایسے کھینچ کھینچ کر سانس لے رہی تھی جیسے آخری سانسوں میں ہو۔۔۔۔۔

اس کی بھی حالت بونیا سے کم تو نہیں تھی وہ بھی تو بلکل ویسے ہی سانس لے رہی تھی۔۔۔

فرق صرف اتنا تھا کے وہ خون میں لتھڑی پڑی تھی اور وہ اس کے نغیر ہی بے جان ہوئی تھی۔۔۔۔

ب۔۔۔۔ب۔۔۔بونیا۔۔۔ وہ رینگتی ہوئی روتی ہوئی اس کے پاس گئی تھی۔۔۔ اور اسے گود میں بھرا تھا۔۔۔۔

بونیا نے کمزور سی آدھ کھلی آنکھوں سے اس کے لمس کو محسوس کیا تھا۔۔۔۔

اور وہ اس کے جسم پر لگے کٹوں میں سے نکلتے خون پر کانپتیں پھونکیں مارنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر گرا آیا تھا۔۔۔ مگر اڈیٹوریم کے ادھے راستے پر ہی پہنچتے اس کے دل کو نجانے کیا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کی روتی انکھیں اور ان آنکھوں میں خوف پھر اس کا بار بار خوفزدہ ہوکر ہاتھ پکڑنا نا جانے کا کہنا۔۔۔۔

اگر وہ مجھ سے خوفزدہ تھی تو وہ مجھے نا جانے کا کیوں کہتی۔۔۔ اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

اور وہ بی اس کی گردن پر کرچا ہوا لکھا ہوا وہ شاید گہرا زخم ہے کسی نے بہت بے دردی سے دیا ہے---- اس نے بڑبڑاتے کہا تھا----

ہوسکتا ہے وہ اسے کے فیانسی کا نام ہو--- اس لیے اس نے مجھے سے جلدی سے وہ چھپایا---- اس نے خیال کو جھٹکا تھا---- پھر قدم آگے بڑھایا تھا----

یہ سب تو بعد کی بات ہے مجھے یہ پتہ لگانا ہے کے وہ میرے علاوہ کس سے خوفزدہ تھی جو مجھے جانے ہی نہیں دے رہی تھی---- ہوسکتا ہے کوئی اور بھی اسکے پیچھے----- یہ سوچ سوچتے ہی وہ تیزی سے الٹے قدموں بھاگا تھا----

کہا تھا نا یونیورسٹی مت جانا اب دیکھو میں تمہارے بھائی کا کیا حا-----

اس کے بالوں کو بے دردی سے مٹھی میں جھکڑے اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتا اسے کسی کے تیزی سے بھاگ کر آنے کی اواز سنائی دی تھی----

تیز جست لگاتے وہ پچھلی دیوار کے ساتھ چھپ کر کھڑا ہوا تھا---- اس ڈر سے کے کہیں حائسم تو نہیں آہ گیا----

مگر اسی لڑکے کو واپس آتے دیکھ اس کا خون کھولا تھا اپنے کام میں مداخلت اور ذوشی کے آس پاس اس لڑکے کی موجودگی اس نے دانت کچکائے تھے جیسے ابھی ارسم کی گردن مڑوڑ دے گا----

کیا ہوا ہے اسے یہ بلی کہاں سے آئی۔۔۔ وہ ہانپتا ہوا اس کے قریب آیا تھا اور اسکے قدموں میں بیٹھا تھا آہ کر۔۔۔۔

پ۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز۔۔۔ میری ب۔۔۔۔۔بو۔۔۔بونیا کو بچا لیں۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ مر ج۔۔۔جائے گی۔۔۔۔م۔۔۔م۔۔ ممیں ہاتھ جوڑتی۔۔۔۔

اچھا پلیز تم رو نہیں بونیا کو کچھ نہیں ہو گا انشاللہ وئی ول سیو ہر۔۔۔ اٹھو۔۔۔ وہ اس روتی چھوٹی نازک سی لڑکی اور اس کے آنسوؤں کو اپنے سارے بدلے بھولا کر دل سے محسوس کر رہا تھے۔۔۔۔

اس کے جڑے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس نے مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔۔ اسکا دل تڑپا تھا روتے ہوئے اس کو تڑپتے ہوئے دیکھ کر نجانے کس جزبے کے تحت اس نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکی دونوں آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کی نرم روئی جیسی جلد میں اس کا انگوٹھا دھنسا تھا۔۔۔ اور یہ وہ لمس تھا جس نے ارسم کے اندر کی بے حس دنیا کو خاک کیا تھا۔۔۔۔

بیربل اس کا اس کے ہاتھوں کا تھامنا اس کے چہرے سے آنسوؤں کا چننا دیکھ چکا تھا اور ارسم کی آنکھوں میں امڈی چمک کو بھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

آئی ول کیل یو بچ یو چُ مائی بیوٹی--- بیربل نے دبے دبے لفظوں میں دانتوں کو مضبوطی سے ایک دوسرے پر جماتے کہا تھا----

اٹھو اینڈ ڈونٹ کرائے--- وہ اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے بونیا کو اس کی گود سے اپنی گود میں شفٹ کرتے اٹھا تھا اور اسے رونے سے منع کیا تھا----

مگر بونیا کی حالت دیکھ کر وہ خود بھی خوفزدہ ہوا تھا--- اس کا دل اتنا بھی پتھر نہیں تھا--- بونیا کے اٹکتے سانس دیکھ کر اس کے دل کو بھی کچھ ہوا تھا----

اس کے ساتھ تیزی سے چلتے وہ اپنی گاڑی تک آیا تھا----

بیٹھو ہمیں اسے ابھی ہوسپٹل لے کر جانا ہو گا ورنہ بہت دیر ہو جائے گی-----

اس نے بونیا کو اسے پکڑاتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا----

وہ بھی روتی ہوئی اس کے ساتھ اسکی گاڑی میں بیٹھی تھی -----

ک---ک--کچھ نہیں ہو گا ب---بونیا---- ت----ت----تم ٹھیک ہو جاؤ گی----

د----د---دادو کہتی ہیں جب کوئی بیمار ہو تو اسے درود پاک پڑھ کر پھونک

ما-----ما----مارت-----ے----وہ ٹھیک ہو جاتا--- ت----ت---تم بھی ٹھیک ہو جاؤ---گی---بی بری----بریو----- کہتے اس نے اس کے زخموں پر پھونک مارتے سر پر دوپٹہ ٹھیک کیا تھا----

اللھمہ صل علی سیدنا۔۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے درود پاک پڑھتے جا رہی تھی اور اس پر پھونکیں مارتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ارسم شاکڈ ہوا اسے بس دیکھے جارہا تھا کیا آج کی دنیا میں کوئی اتنا نازک کوئی اتنا معصوم ہو سکتا ہے۔۔۔۔

اس کی معصوم آواز۔۔۔

معصوم نازک سراپا" معصوم پاک شکل" چڑیا جتنا دل اور بے عیب کردار۔۔۔۔۔۔ وہ گاڑی ڈرائیو کرتے بھی اس کی گونجتی گاڑی میں سسکیوں کو سن رہا تھا۔۔۔۔

اور یہ پہلی بار تھا اس کی زندگی میں وہ اس کے چہرے سے نظر ہٹاتا تھا اور اس کا دل تڑپ جاتا تھا وہ پھر سے اپنی نگاہیں اس پر مرکوز کر لیتا تھا۔۔۔۔۔

اسے اس وقت صرف بونیا کی فکر تھی نا یہ فکر تھی کے وہ کس اجنبی کے ساتھ جا رہی ہے کیا وہ اسے ہوسپٹل لے کر جائے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

ان دونوں کی گاڑی کے ہوسپٹل سے نکلتے ہی بیربل بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا اور ان کا تعاقب کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

سر یہ اسائمنٹ---- فاحا نے سر سرمد کو اسائمنٹ دی تھی----

یہ آپ پرقفیسر زبیدہ کے آفس میں جمع کرا کر آئیں فاحا--- اور یہ لاسٹ ٹائم ہے اور لاسٹ وارننگ کے میں آپ کی اسائمنٹ وقت گزرنے کے بعد لے رہا ہوں---

اور یہ فیور بھی آپ کو اسی وجہ سے ملی ہے کے آپ بریلینٹ سٹوڈنٹ ہیں---- ورنہ لاسٹ منٹس پر میں کسی کی اسائمنٹ نہیں لیتا----

سر سرمد نے اسے وارن کرتے کہا تھا---

جی سر تھینکیو سوچ انشاللہ نیکسٹ ٹائم نہیں ہو گا ایسے---- میں یہ سب مٹ کروا کر آتی ہوں ----

وہ شکریہ ادا کرتی ان کے آفس سے باہر نکلی تھی----

اوچچچ---- توڑ دیا میرا سر پہاڑ ہو گیا سارے پیجز مکس ہو گئے---- آفس سے نکلتے وہ کسی چٹان جیسے مرد کے چوڑے سینے سے ٹکرائی تھی--- سر کو مسلتے وہ نیچے بکھرے پیپر سمیٹتے اسے کے قدم دیکھتے بولی تھی----

اس سامنے کھڑے شخص نے پیپرز اٹھاتی فاحا کو بے زاری سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔وہ جو کلاسز کا ڈیوریشن اور لیکچرز کے بارے میں انفارمیشن لینے آیا تھا سر سرمد کے پاس۔۔۔۔ اس سے ٹکڑانے پر بری طرح چڑا تھا۔۔۔

ہمممممم۔۔۔۔ تم نے کیا ٹھیکا لیا ہوا ہے اپنا منحوس تھوبڑا دکھا کر میرے سارے کام بگاڑنے کا۔۔۔۔ دفعتاً وہ پیپر اٹھا کر اٹھی تھی اور سامنے کھڑے حائسم کی شکل دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔

نہیں یہ والا کام تم بہت اچھے سے انجام دیتی ہو۔۔۔ میں ابھی اس کام میں ایکسپرٹ نہیں ہوں۔۔۔۔

اور منحوسیت کے ریکارڈ تو تمہاری شکل نے توڑے ہیں میرا بس چلتا تو اس بندری جیسی شکل کو ورڈ بیسٹ منحوس شکل کا ایوارڈ دیتا۔۔۔۔

وہ دبے دبے غصے میں پھنکارتا ہوا غرایا تھا۔۔۔۔

دیکھو مسٹر سست کچھوے اس ٹائم میں بہت جلدی میں ہوں ورنہ تمہاری اس بے تکی بات کا وہ جواب دیتی کے دن میں تمہیں تارے نظر آنے لگتے اور پھر تمہیں ان تاروں کو کیلکولیٹ کرتے رات ہو جاتی۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ کی انگلی سے اسمان کی طرف اشارہ کرتے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہٹو سامنے سے میں ال ریڈی لیٹ ہوں اسائمنٹ کے پیپرز بھی مکس کر دیئے ہیں تم نے جاہل انسان نا چلنے کی تمیز ہے نا بات کرنے کی----

اس کو پیچھے نا ہوتے دیکھ وہ تلملاتے ہوئے بولی تھی-----

میں چاہوں نا ابھی اور اسی وقت تمہیں وہی تارے دکھا سکتا ہوں--- پھر میرے ساتھ بیٹھ کر ان تاروں کی کیلکولیشن کر-----

ہاہاہاہاہاہا شکل دیکھی ہے اپنی تمہارے ساتھ بیٹھ کر رئیلی----- تمہارے ساتھ تو میں اپنی جوتی کو رکھنے کے لیے بھی امادگی نا ظاہر کروں اور کہاں تم فاحا سلطان چوہدری کو اپنے ساتھ بٹھانے کے خواب دیکھ رہے ہو-----

اس کی بات کاٹ کر اس کے سینے پر انگلی ٹھوکتی وہ اس کا تمسخر اڑاتے بولی تھی----

اس کی بات سن کر اس کے طیش میں اضافہ ہوا تھا--- اس کے ہاتھ میں پکڑے اسائمنٹ کے پیپرز کو اس کی کلائی مڑوڑ کر جھٹکے میں اپنی دسترس میں لیا تھا--- اور اس کی پہنچ سے دور کیے تھے--

واپس-- کرو یہ-----

اس کے پکڑنے پر وہ دھاڑی تھی مگر الفاظ منہ میں رہ گئے تھے۔۔۔ وہ اس کی اسائمنٹ کے سارے پیپرز اس کی دس دن کی محنت کو کئی ٹکڑوں میں پھاڑ کر اس کے منہ پر مار چکا تھا۔۔۔

یہ رہا دن اور یہ رہے تمہارے تارے۔۔۔۔ واؤ واٹ آہ ویو۔۔۔ اس کے اردگرد پیپرز کے ٹکڑے اڑتے دیکھ اس نے بھی مسخری ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

اب کیا ہے نا ایف ایس سیییییی۔۔۔ نہیں دی مس فاحا سلطان چوہدری عرف بیمار مرغی۔۔۔ میں نے تو تمہیں اچھے خاصے تارے دکھا دیئے ہیں وہ بھی دن دن میں۔۔۔تو ایسا کرو سکون سے تسلی سے بیٹھ کر دیکھو اور ان کو کیلکوکیٹ کرو۔۔۔۔۔

اور ہاں تم جیسی چورنی کے لیے میں تو ایویلیبل نہیں ہو کیوں کے نیرا سٹینڈرڈ بھی اتنا لو تو ہے نہیں تو ایسا کرو اگر تمہیں میرا جوتا چاہیے تو رکھ لو۔۔۔۔ کیلکولیشن میں ہیلپ کرے گا۔۔۔۔ وہ کیا ہے ناں میں اب اتنا بھی سخت دل نہیں ہوں۔۔۔

دحمدل حائسم ولید خان ایس ایچ او ہوں۔۔۔۔ اس نے اس کے غضے سے سرخ چہرے اسکی غصے سے گلے کی ابھری نسوں کو اور شعلے بھڑکاتی نم آنکھوں کو دیکھتے فلق شگاف قہقہ لگاتے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ایکسکیوزمی یوکیری اون۔۔۔۔ اس کو کاندھوں سے تھامتے سائیڈپر کرتے وہ نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ بت بنی اپنی دس دن کی محنت کوپرزا پرزا دیکھتی آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔ اسے پتہ تھا وہ کیسے اپنے پیشن کے ساتھ ساتھ اپنی سٹڈی مینیج کر رہی ہے اور حائسم نے پل بھر میں سب برباد کر دیا تھا۔۔۔۔

اس ٹائم سوائے اس کے پاس آنسو بہانے کے کچھ بھی نہیں بچا تھا۔۔۔ کیسے دوبارہ سر سے وہ ریکویسٹ کرے گی اور کیسے دوبارہ ان سے ٹائم مانگے گی۔۔۔ بت بنی کھڑی وہ پاگل ہو رہی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کون اتنا ظالم تھا۔۔۔ اتنے گہرے کٹس ہیں اس بلی کے وجود پر کسی تیز دار چاقو سے اسے کاٹ کر بے دردی سے مارنے کی کوشش کی گئی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے باہر آتے ہی کہا تھا۔۔۔۔

و۔۔۔وہ۔۔۔ ٹھیک تو ہو جائے گی۔۔۔ ذوئیشہ نے تڑپ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ کہہ نہیں سکتے ٹریٹمنٹ جاری ہے اگلے کچھ گھنٹے کریٹیکل ہو سکتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا تھا۔۔۔۔اور چلے گیا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وہ اب بچوں کی طرح سر جھکائے رونے لگی تھی۔۔۔ہمت کرو یار کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ یہاں تک ہم اسے لے آئے ہیں وہ سانس لے رہی تھی تو آللہ کی مرضی تھی اسے بچانے کی۔۔۔۔ اب آگے بھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

ارسم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے تسلی دی تھی۔۔۔۔

و۔۔۔۔وہ۔۔۔ دو ماہ کی تھی۔۔۔ چ۔۔۔۔چھوٹی سی جب وہ ۔۔ میرے پاس آئی تھی۔۔۔ میں اسے کھونا نہیں چاہتی پلیز میری بونیا مجھے صحیح کر دیں۔۔۔ پلی۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔

وہ لرزتے لہجے میں بولتے بلکل ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ صحیح ہو جائے گی میں تمہارے لیے پانی لاتا ہوں۔۔۔ تم حوصلہ کرو۔۔۔۔

ارسم سے اس کے آنسو دیکھے نہیں جا رہے تھے جب ہی اسکے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ اس نے اس کی جاتے کی پشت دیکھی تھی۔۔۔۔

جب ہی اسے سامنے کرسی پر۔۔۔۔ ماسک لگائے دستانے پہنے گہری سبز آنکھوں والے مرد نے دیکھ کر ہاتھ ہیلو کا اشارہ دیتے ہاتھ ہلایا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔ وہ اس کی طرف دیکھتے پیلے پڑتے رنگ سے اپنی بے جان ٹانگوں اور قدموں میں جان لاتی بھاگتے ہوئے ارسم تک پہنچی تھی۔۔۔ اور اس کے بازو میں بازو ڈال کر اس کے کاندھے پر سر رکھا تھا۔۔۔

م۔۔۔۔م۔۔م۔۔مت جائیں وہ وہ ابھی یہی ہے ادھر سامنے اس نے اس کی بازوبیں منہ چھپاتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ اور خوف سے اس کا وجود پھر سے کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

کون ہے وہاں کس سے اس قدر خوفزدہ ہو تم۔۔۔۔ ارسم نے اس کے کانپتے تھرتھراتے وجود کو خود کے ساتھ جڑے دیکھتے خود پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔۔ج۔۔۔جس نے ۔۔۔ بونیا ک۔۔۔۔ک۔۔کو مارا وہاں ہے سامنے جہاں

۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔ہم۔۔۔ہم بیٹھے تھے۔۔۔۔

اس نے بند آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

کس نے مارا تھا بونیا کو۔۔۔۔ اچھا یہاں آؤ مجھے دکھاؤ۔۔۔۔ اسے پیار سے پچکارتے اس کے وجود کو خود سے تھوڑا الگ کرتے وہ چلتا ہوا اس کے ساتھ اسی جگہ آیا تھا۔۔۔جہاں وہ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کے اس نے اپنی دونوں بہنوں کے بعد کسی لڑکی سے اتنے پیار سے بات کی تھی اسے اتنے پیار سے ٹریٹ کیا تھا۔۔۔وہ اس کا دکھ کم کرنے کی تگ و دومیں لگا ہوا تھا۔۔۔ کیسے بھی کر کے کسی بھی طرح وہ اس کے آنسو اسکی آنکھوں سے ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔۔ اور ایسا ارسم سلطان چوہدری بے اختیار ہوکر کر رہا تھا۔۔۔۔

یہاں تھا--- ی----یہی---ت---تھا--- میں نے خود دیکھا اب نہیں ہے وہ یہی کہیں ہو گا--- وہ بونیا کی طرح مجھے بھی مار----

ششششش---چپ---- ایسا کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نا چپ بس یہاں بیٹھو----

بونیا جیسی حالت ذوشی کی سوچ کر ہی اس کا دل دہلا تھا--- اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں لیتے اس کے آنسو صاف کرتے وہ اسے ٹوک گیا تھا-----

آ----اپ--- کہیں ----نہ---نہیں جائیں گے--- اس نے کانپتے لبوں سے التجا کی تھی----

اچھا میں کہیں نہیں جا رہا یہی ہوں--- آؤ بیٹھو یہاں--- اس کے کانپتے بھیگے لبوں سے نظریں چراتے اس نے بے بس ہو کر کہا تھا----

کسی بھی لپ اسٹک سے پاک گلابی ہونٹ تھے اس کے-----

اس کی کتنی دوستیں ایسی تھی جو نجانے کون کون سے برینڈز کے لپ گلوز اور لپ اسٹکس لگا کر اپنے ہونٹ رنگتیں تھیں--- اور پھر بھی اسے کبھی ایسا نہیں لگا دیکھ کر کے کسی کے ہونٹ قابل تعریف لگیں اسے اور وہ بے بس بے خود ہوتا نظریں چرا لے----

مگر سامنے کھڑی لڑکی کی قدرتی خوبصورتی اس کے پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کی لالی--- دیکھتے وہ بے خود ہوتے نظریں چرا گیا تھا----

وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی مگر روتے ہوئے اردگرد دیکھ رہی تھی--- خوف سے کبھی بونیا کے روم میں جاتی ہر نرس ہر ڈاکٹر کو دیکھتی اور کبھی اپنے آس پاس-----وہ اس کی گھبراہٹ اسکا خوف دیکھ رہا تھا---

م---م--میں--- ہاتھ---پکڑ لوں--- اپ ک-----کا---- اس نے ڈرتے کہا تھا----

ارسم نے اسکی انکھوں میں دیکھتے تھوڑا سائیڈ پر ہوتے اپناہاتھ کرسی پر رکھا تھا اور وہ اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ گئی تھی----

بیربل کی نسوں میں ایک زہر بن کر اتر رہی تھی ان کی اتنی نزدیکی جنونی ہوتے وہ وہاں سے نکلا تھا اور اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا----

گھر پر کسی کا نمبر یاد ہے تمہیں----- کچھ دیر بعد اس نے پوچھا تھا ذوئیشہ سے----

ح------ح----حائسی کا---- اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

یہ لو کال کر لو انہیں بتا دو---- ارسم نے اس کو موبائل پکڑاتے کہا تھا----

اس نے نمبر ڈائل کیا تھا کانپتی انگلیوں سے----

وہ جو ایڈمیشن سے فری ہو کر اس کے سائن کے لیے اسے ڈھونڈتا پھر رہا تھا پوری یونی میں وہ وہاں اسے کہیں نہیں ملی تھی۔۔۔۔وہ پاگلوں کی طرح ہر لڑکے لڑکی کو اس کی تصویر دکھا کر پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

گھر بھی فون کر کے پوچھ چکا تھا۔۔ اب اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ خود کو بار بار کوس رہا تھا کے اسے اکیلی کو چھوڑ کر گیا ہی کیوں۔۔۔۔

اپنے نمبر پر ان ناؤن نمبر سے آتی کال پر اس نے فوراً فون اٹھایا تھا۔۔۔

ہی۔۔۔۔ہیل۔۔۔ہیلو حائسی۔۔۔۔ ذوشی نے کال رسیو ہوتے کہا تھا۔۔

ذوشی حائسی کی جان کہاں ہو۔۔۔۔اس کی آنسوؤں سے رندھی آواز سن کر اس نے تڑپ کر کہا تھا۔۔

ب۔۔۔ب۔۔۔بونیا کو بہت چ۔۔۔چوٹ۔۔۔ آئی ہے۔۔۔ م۔۔۔میں اسے ہوسپٹل۔۔۔۔

ہیلو سر ان کی بلی آئی مین بونیا کافی انجرڈ ہے یہ کب سے رو رہی ہیں۔۔۔ مجھے یہ میری یونیورسٹی میں بلی کے ساتھ ملی تھیں تو میں ہوسپٹل لے آیا۔۔۔ارسم نے اخلاق کے دائرے اور تمیز سے نرمی سے بتایا تھا۔۔اوکے فائن میں آہ رہا ہوں مجھے ہوسپٹل کا ایڈریس میسج کر دو۔۔۔۔ اور اسکا خیال رکھنا۔۔۔

حائسم نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی ۔۔۔۔

ارسم نے فون بند کرتے اسی نمبر پر میسج کیا تھا ہوسپٹل کا ایڈریس۔۔۔ہوسپٹل دس منٹ کی ڈرائیو پر ہی تھا۔۔۔ وہ پانچ منٹ میں فاصلہ طے کرتاپہنچا تھا۔۔۔۔

ذوشی۔۔۔ ایمرجنسی روم کے سامنے اسے اپنی بہن بیٹھی روتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔۔

وہ ارسم کا ہاتھ چھوڑتی بھاگتی ہوئی حائسم کے گلے لگی تھی۔۔۔

ب۔۔۔بونیاک۔۔۔کو مار دیا میں کہہ رہی تھی نا حائسی وہ ٹھیک نہیں ہے اسے کسی نے مارنے کی کوشش۔۔۔۔ چپ میرا بچہ حائسی آہ گیا ہے ناں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ اس نے اسے خود سے الگ کرتے تسلی دی تھی۔۔۔

کیا یہ اس کی بیوی یا منگیتر۔۔۔۔ ؟ ؟؟

ارسم نے سامنے کھڑے حائسم کو دیکھا تھا۔۔ اور پھر اس کی باہوں میں ذوشی کو روتے دیکھ غصے سے جلتے سوچا تھا۔۔۔۔

ارسم تم۔۔۔ تم لے کر آئے تھے یہاں ذوشی کا۔۔۔ حائسم نے سامنے کھڑے ارسم کو دیکھتے کہا تھا اور ہاتھ ملایا تھا اس سے۔۔۔۔

جی مجھے یہ یونی میں اپنی انجرڈ بلی کے ساتھ ملیں تھیں کافی رو رہی تھیں تو میں نے ان کی ہیلپ۔۔۔۔

اس نے جلن کے مارے جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔۔۔۔

ویسے یہ آپ کی--- جلن کا بوجھ برداشت نہیں ہوا تو پوچھ ہی بیٹھا----

یہ ذوئشہ ہے ذوئیشہ ولید خان--- میری بہن----

آئی اہم سوری یہ بس ایسی ہی ہے ڈرپوک خوفزدہ مگر یہ----

جی میں سمجھ گیا اپنی ہاؤ---- میرے خیال سے مجھے نکلنا چاہیے---- آئی ایم گیٹنگ لیٹ کچھ اسائمنٹس جمع کروانی ہیں----

اس نے اس کے منہ سے پورا نام سن کر اپنے غصے کو دباتے کہا تھا--- دل میں جو جذبات ذوشی کو لے کر جاگے تھے--- وہ اس کے باپ کا نام سن کر کہیں دور تھپک کر سوگئے تھے---- اس وقت اس کے سامنے اپنے باپ کے قاتل کی اولاد کھڑی تھی---

اور وہ اب ایک پل بھی مزید وہاں رکنا نہیں چاہتا تھا----

ہاں شور اینڈ تھینکیو---- حائسم نے مسکراتے کہا تھا اور اس سے ہاتھ ملایا تھا--- وہ جعلی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ذوشی پر ایک گہری نظر ڈالتے وہاں سے چلا گیا تھا----

آؤ یہاں ایسے تھوڑی روتے ہیں--- دیکھو کیا حال کر لیا خود کا---- اتنی موٹی موٹی آنکھیں اور سوجالی ہیں سوری مجھے تمہیں اکیلے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا----

اس نے اس کو بازو کے ہالے میں لیتے بیٹھتے کہا تھا-----

جواباً وہ بس اس کے کاندھے کے ساتھ سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی تھی----

ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانے کے لئے اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے ای میل یا واٹس اپ پر سینڈ کریں۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

وہ اپنے کمرے میں آہ کر کمرے کی ہر چیز کو اٹھا اٹھا کر پٹخ پٹخ مر پھینک رہا تھا۔۔۔۔

اگر تم میری نہیں ہوئی تو میں کسی کے لیے بھی نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔ اور یہ تو طے ہے کے اس لڑکے کی جرات اور گستاخی کی سزا تمہیں اور اسے ہر حال میں دوں گا۔۔۔۔

ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری میرے علاوہ کسی غیر مرد کو چھونے کی۔۔۔۔۔

وہ غصے اور طیش میں دیوانا ہوا کمرے کی ہر چیز توڑ رہا تھا۔۔۔

پھر اس نے ڈرار میں رکھی گن نکالی تھی اور اسے لوڈ کیا تھا۔۔۔ پھر اسے اپنے ہاتھ کے قریب لے کر گیا تھا۔۔۔۔اس سے پہلے کے وہ اپنے ہاتھ پر فائر کرتا۔۔۔ مومن وہاں آیا تھا اور اس کے ہاتھ سے گن لے کر دور پھینکی تھی۔۔۔

بیربل واٹس رانگ ود یو کیا ہوا ہے۔۔۔۔ مومن جو ابھی سو کر اٹھا تھا۔۔۔ بیربل کے کمرے سے آتی آوازوں کو سن کر اس نے پریشان ہوتے اس کے کمرے میں آتے کہا تھا۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں گن دیکھ کر اسے خود کے ہاتھ کا نشانہ لیتے دیکھ کر اس نے گن کو اس سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔

میں اس ہاتھ کو ہی ختم کر دوں گا جو اس قابل ہی نہیں کے۔۔۔ذوشی اس ہاتھ کو پکڑ سکے۔۔۔اس نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ خود کو تکلیف کیوں دے رہے ہو۔۔۔۔ جبکہ خود کو تکلیف دینے والوں کو تمہیں تکلیف دینی چاہیے۔۔۔۔

مومن نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بھائی وہ یونی چلی گئی میرے منع کرنے کے باوجود پھر اس نے اس لڑکے کو مجھ پر پریفر کیا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میں نے اس کی بونیا کو زخمی کیا وہ اس لڑکے کا ہاتھ پکڑے اسے ہوسپٹل لے کر گئی۔۔۔۔

اس لڑکے نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں۔۔۔

نہیں نہیں مجھے بتاتے ہوئے بھی تکلیف ہو رہی ہے اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا شیشے کا پانی سے بھرا جگ نیچے پھینکا تھا۔۔۔۔

اچھا ریلیکس کام ڈاون۔۔۔ اس لڑکے کو دیکھ لیں گے مجھے بتاؤ کیا چاہتے ہو اب۔۔۔۔

مومن نے اسکو بیڈ پر بٹھاتے تسلی بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

م۔۔۔م۔۔م۔میں چاہتا ہوں میں۔۔۔ بیربل نے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے تیز دار چاقو نکالتے اپنے ہاتھوں پر جگہ جگہ کٹ لگاتے دہرایا تھا۔۔۔۔

مومن نے اسکے ہاتھ سے نکلتا خون دیکھ کر سرد آہ بھری تھی بچپن سے وہ اپنی فرسٹریشن اپنا غصہ ایسے ہی خود کو اذیت دے کر نکالتا تھا۔۔۔۔

میں چاہتا ہو تم اس کے گھر میرا رشتہ لے کر جاؤ۔۔۔ اپنے ہاتھ سے خون نکلتے دیکھ اس نے سکون کی سانس بھرتے اپنے خون کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم پاگل ہو حائسم جانتا ہے کے تم۔۔۔اس نے اسکے کمرے میں موجود فرسٹ ایڈ باکس اٹھاتے کہا تھا۔۔۔ اب وہ کاٹن سے اس کے ہاتھ سے نکلتے خون کو صاف کر رہا تھا۔۔۔۔

میرے پاس اسکا حل ہے۔۔۔ بیربل نے نرم لہجے میں اپنے بھائی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ کیا۔۔۔ پائیوڈین لگاتے اس نے اس پر کاٹن رکھتے اسکے ہاتھ پر پٹی کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔
میں چاہتا ہوں کے مومن بیربل بن کر جائے حائسم کے سامنے اور بیربل بن کر ہی مومن کا رشتہ مانگے اس سے۔۔۔۔۔
اس نے پٹی لگے ہاتھ کو دیکھتے ٹھہرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔
تم پاگل ہو وہ تمہاری اور میری آواز کو پہچانتا ہے۔۔۔۔ مومن کا دل کیا اس کی عقل پر ماتم کرنے کو۔۔۔۔
ہماری آوازوں میں فرق ہے شکلوں میں تونہیں اگر ہم نا بولیں تو کوئی پہچان سکتا ہے کے بیربل کون ہے اور مومن کون۔۔۔۔ میری بے قراری کو سمجھیں بھائی۔۔۔۔۔۔ آپ میری خاطر حائسم ولید خان کے سامنے جا کر لڑکیوں والی آواز میرا مطلب میرے جیسی آواز نکال کر رشتہ نہیں مانگ سکتے اس ذوئیشہ کا۔۔۔۔
بیربل نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
وہ کبھی بھی تمہارے لیے رشتہ قبول نہیں کرے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کے تم نا مرد ہو۔۔۔۔
مومن نے دل پر پتھر رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

حائسم ولید خان یہ جانتا ہے کے بیربل نامرد ہے---- جبکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی جانتا ہے کے مومن نامرد نہیں ہے---- اور آپ کو حائسم سے رشتہ بیربل بن کر مانگنا ہے مومن کے لیے----

اور نکاح کے ٹائم تمہاری جگہ میں بیٹھ جاؤ گا----

اس نے مکروہ ہنسی ہنستے اپنی چال بتاتے کہا تھا---- پھر اپنے پٹی شدہ ہاتھ سے پٹی اتارنے لگا تھا----

کیا کر رہے ہو زخم بڑھ جائے گا--- مومن نے اس کو منع کیا تھا غصے سے----

جب تک میرے دل کا زخم نہیں بھرے گا تب تک میں ایسے ہی مروں گا تکلیف میں----

اس نے آنکھوں میں خون لاتے کہا تھا-----

مجھے ذلیل ہونے کا شوق نہیں ہے اسے اٹھا لاؤ یہاں---- کہتے ہو تو میں----

مومن نے صاف انکار کرتے کہا تھا----

نہیں----نہیں اٹھانا ہوتا تو میں کب کا اٹھا لیتا--- میں چاہتا ہوں اس کا بھائی اس کی بربادی کی وجہ اپنے ہاتھوں سے بنے اور وہ لڑکی تل تل سسکے---

نجانے کیوں مگر اس کی آنکھوں میں آنسو میرے نام کا خوف دہشت دیکھ کر مجھے بہت مزا آتا ہے جب وہ ہر لمحہ سسکتی ہے----

اس نے مزا لیتے کہا تھا۔۔۔

آپ اس حائسم کے پاس جائیں گے یا نہیں۔۔۔ بیربل نے دو ٹوک لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

میں اس خبیث کے منہ کبھی نہیں لگوں گا جس نے میری زندگی تباہ۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ اور کہتا بیربل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا کیا تھا۔۔۔

آپ کو اپنے بھائی کے زخم نظر نہیں آتے۔۔۔۔ آپ میری خوشی کے لیے اس کے گھر نہیں جا سکتے کبھی کچھ نہیں کیا آپ نے میرے لیے۔۔۔۔ مجھے خدا نے ایسا بنایا ہے تو میں کیا کروں۔۔۔۔ جائیں یہاں سے چلے جائیں۔۔۔۔

غصے سے پھنکارتے اس نے اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ سے خون پھر سے نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

مومن اس کی باتیں سن کر مردہ قدموں سے چلتا ہوا اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

کبھی کچھ نہیں کیا آپ نے میرے لیے۔۔۔۔۔

یہ الفاظ اس کا وہ بھائی اسے کہہ رہا تھا جس کے لیے اس نے اپنی مردانگی گنوا دی تھی اس لیے کے اس کا بھائی کبھی یہ نا سمجھے کے وہ اکیلا ہے۔۔۔۔۔

جب وہ لوگو کے طعنے سنے کٹھرے میں کھڑا ہوکر تو وہ بھی اسکے ساتھ اسی کٹھرے میں کھڑا ہو وہ بھی وہی سب سنے اور پھر اپنے بھائی کی ہمت بنے----

اس کو آج بھی وہ دن یاد ہے جب پہلی بار اسے پتہ چلا تھا کے بیربل نا مرد ہے-----

فری نے جب اسے اس کے آنے والے بچے کی خبر سنائی تو وہ خوش ہو گیا تھا---- وہ جلد سے جلد گھر آ کر اپنے باپ سے بات کرنا چاہتا تھا--- تاکہ وہ جلد فری کو اپنا بنا سکے-----اور کچھ ہی دنوں میں شادی ہو کر وہ اس گھر میں آ جائے اور پھر کبھی بھی کوئی اس کی اولاد کو ناجائز نا بولے----

اور ایسا ہی ہوا اس نے گھر آ کر اپنے باپ کے کمرے میں دیکھا--- مکرم (میک) اپنے ایک نئے جادو کو کامیاب بنانے میں لگا تھا---- جب مومن نے کمرے میں آتے اسے پکارا تھا----

ڈیڈ آئی وانٹ ٹو میری--- اس نے میک کے سامنے بیٹھتے کہا تھا----

کر دیں گے شادی ابھی اتنی جلدی کیا ہے--- ابھی تم لوگ پڑھ رہے ہو پڑھائی تو مکمل کرو---

میک نے لال کپڑے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا اور پھر کپڑے کو دیکھتے منہ میں کچھ بڑبڑایا تھا--

ڈیڈ آپ ایسا کریں میری اور بیربل کی شادی کر دیں پڑھائی تو شادی کے بعد بھی ہو سکتی ہے اور ویسے بھی مجھے ایک لڑکی پسند ہے----

اس نے اس لال کپڑے اور اپنے باپ کے حرکت کرتے ہاتھوں کی طرف دیکھتے کہا تھا جہاں لال کپڑا اب کالا گلاب بن گیا تھا---

بیربل کی شادی نہیں ہو سکتی تم۔اپنی بات کرو کون پسند ہے----

میک نے کالے گلاب کو پھر سے لال کپڑے کی شکل دیتے کہا تھا----

کیوں بیربل کی شادی کیوں نہیں ہو سکتی ہم جڑواں ہیں تو شادی بھی ہماری اکھٹی ہو گیاور بچے بھی ساتھ ساتھ پیدا ہوں گے---اسر ہماری شادی اگلے مہینے ہو گی بس میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا---

اورآپ فی الحال میری بات کا جواب دیں----

اس نے باپ کے ہاتھ سے لال کپڑا پکڑ کر دور پھینکتے کہا تھا اور پھر اپنے باپ کی کرسی کا رخ اپنی طرف کرتے کہا تھا----

بیربل کی شادی اس لیے نہیں ہو سکتی کے وہ نا مرد ہے---اور نامردوں کے گھر بچے نہیں پیدا ہوتے----- میک نے سادے لہجے میں کہا تھا----

نامرد میں سمجھا نہیں----- اس نے باپ کی طرف نا سمجھی سے دیکھتے کہا تھا----

نا مرد مطلب تیسری جنس" آدھا مرد" آدھی عورت" اس لیے آس کی اواز------

وہ کہتے رکے تھے جب دونوں کے کانوں تک دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے بیربل کی سسکی کی آواز پہنچی تھی---- ان دونوں نے بیربل کو دیکھا تھا وہ سب سن چکا تھا----جب ہی وہیں سے روتے ہوئے واپس اپنے کمرے میں آیا تھا----

بیربل---- مومن اس کے پیچھے لپکا تھا--- میک نے کاندھے اچکائے تھے--- جیسے کاندھوں سے بہت بڑا بوجھ ڈھلکا ہو-----

آج نہیں تو کل اسے پتہ لگنا ہی تھا اور یہ سب توہونا ہی تھا----

میک نے کہتے دوبار لال کپڑے کو پکڑا تھا----

وہ کمرے میں جا کر رونے لگا تھا---- دروازہ بند کیے اس نے کمرے کی ہر چیز کو تہس نہس کیا تھا میں نامرد ہوں میری شادی نہیں ہو سکتی میں تیسری جنس ہوں---

لوگ مجھے ہجڑا" چھکا" کھسرا" اورپتہ نہیں کیا کیا بلائیں گے----- میں وہ تیسری جنس ہوں جو دنیا میں ہمیشہ اکیلی رہتی ہے-----

اس کے چلانے کی آوازیں رونے کی آوازیں دروازے کے اس پار بیٹھے بیربل نے واضح سنیں تھیں----

اس کے ایک ایک لفظ کو اس نے دل میں اترتا محسوس کیا تھا-----

Urdu Novels Ghar

بیربل پلیز دروازہ کھولو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ اس کا حل ہے ہم کسی ڈاکٹر سے کنسلٹ کر لیں گے پلیز دروازہ کھولو۔۔۔۔

مومن نے دروازہ بجاتے کہا تھا۔۔۔۔

اس کا کوئی حل نہیں ہے میں ہمیشہ گمنامی کی زندگی گزاروں گا اور آپ ہمیشہ خوشی سے بھرپور زندگی گزاریں گے۔۔۔۔۔

بیربل نے سسکیوں سے روتے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو میں شادی نہیں کروں گا مومن نے ہتھیار پھینکتے کہا تھا۔۔۔

اس سے کیا ہو گا آپ نامرد کہلائے جائیں گے۔۔۔ بیربل نے دروازہ کھولتے کہا تھا۔۔۔۔

پھر کیا چاہتے ہو تم ہم ہم کسی کو نہیں بتائیں گے مومن نے اس کو مشورہ دیتے کہا تھا۔۔۔۔

ایسی باتیں چھپتی نہیں پیں ہم جڑواں ہیں مگر اللہ نے مجھ میں ہی یہ کمی کیوں رکھی۔۔۔۔ اگر میں مومن

ہوتا اور آپ بیربل۔۔۔۔ تو میں کبھی بھی آپ کو اس گمنامی میں اکیلا نا چھوڑتا بلکہ آپ کی خاطر اپنا مرد ہونا ہی ختم کر دیتا اور بلکل آپ جیسا ہو جاتا۔۔۔

مگر افسوس آپ بیربل نہیں ہیں--- اس نے افسوس سے سر ہلاتے کہا تھا--- اور دروازہ بند کر کے بیڈ پر اوندھے منہ جا کر گرا تھا----

مومن اس کی بات سن کر ہکا بکا رہ گیا تھا--- اس دن بھی وہ اسکے لفظوں کی بازگشت سنتے اپنے کمرے میں آیا تھا ساری رات وہ بیربل کے لفظوں کو سوچتا رہا تھا----

اور پھر صبح ہونے تک اس نے فیصلہ کر لیا تھا کے وہ اپنے بھائی کو اکیلا نہیں چھوڑے گا----

ماں کے پیٹ سے لے کر اس دنیا میں آنے اور اس دنیا میں رہنے تک وہ ساتھ تھے تو وہ آخری سانس تک اس کے ساتھ رہے گا----

ویسے بھی ایک مرد کو اولاد کی چاہ ہوتی ہے تو وہ تو اس کی فری کے پیٹ میں پل رہی ہے ناں----

اس نے صبح ہوتے ہی ایک ڈاکٹر سے کنسلٹ کر کے ساری بات کی تھی----اور پھر اپنی سوچ کو اگلے دن ہی جا کر علی جامہ پہنایا تھا----

اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر اس نے اپنا آپریٹ کروا کے خود کو نا----

مرد رہنے دیا تھا نا عورت-----

کچھ دن کے بعد وہ بیربل کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ اتنے دن اس نے بیربل سے بات نہیں کی تھی۔۔۔اور نا ہی اس نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

بیربل۔۔۔۔۔ وہ اسکے کمرے میں کھڑا تھا۔۔۔۔۔
بیربل جو لیپ ٹاپ پر جھکا کچھ کر رہا تھا۔۔۔ اسکی اواز سن کر بے تاثر ہوا اپنے کام میں ہی مگن رہا۔۔۔۔
میں نے کبھی بھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑا نا کبھی چھوڑوں گا۔۔۔ اگر تم نا مرد ہو تو میں مرد کیسے رہ سکتا ہوں میں نے آپریٹ کروالیا ہے اگر گمنامی کی زندگی تم گزارو گے تو تمہارے ہر قدم کے ساتھ قدم ملا کر مومن بھی چلے گا۔۔۔
مومن نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔ اور اس کے سامنے اپنی رپورٹس رکھیں تھیں جو اس کے اپریٹ کا ثبوت تھیں۔۔۔۔
بیربل نے اسکی بات سنتے ان رپورٹس کو اٹھا کر دیکھا تھا اور پھر خوش ہوتے اس نے اٹھ کر اپنے بھائی کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔۔
آج میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کے میرے بھائی نے مجھے کسی مقام پر اکیلا نہیں چھوڑا۔۔۔
بیربل نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آئی لو یو بھائی--- وہ پھر سے اس کے گلے لگا تھا---

مومن بھی اسکے گلے لگے خوش ہو گیا تھا--- دونوں بھائی خوش تھے ایک اس کی خوشی چھین کر اور دوسرا اس کو خوشی دے کر----

مگر قسمت کا فیصلہ اس سے کہیں زیادہ تھا----

اتنے دنوں اس کی فری سے بات نہیں ہوئی تھی وہ اپنے تیئں خوش تھا کے اس کی ایک اولاد اس دنیا میں آہ جائے گی---اور وہ فری کو کبھی نہیں بتائے گا کے وہ اپنی مردانگی کھو چکا ہے----

اگلے دن دونوں بھائی یونیورسٹی گئے تھے---- مومن فری سے ملنے کے لیے بے تاب تھا----

کلاس میں پہنچتے ہی کلاس کی ایک لڑکی کشف نے بیربل کو ریڈ روز دیا تھا---اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا تھا---- پوری کلاس کے سامنے-----

کشف تم پاگل ہو تم کیا اب کھسروں سے محبت کرو گی---- کشف کی دوست نے اس کی اس بے باکی پر اسے کہا تھا----

میں نے کب کہا ایسا کچھ کروں گی میں تو بس اس بیربل کو اس کی اصلیت بتانا چاہتی ہوں جس کی آواز نسوانی ہے مگر ہے جان کیوا کشف نے ہنستے ہوئے بیربل کو آنکھ مارتے کہا تھا---

ہاں یہ بھی ہے چلو ہم بھی مزہ لے لیتے ہیں ویسے بھی یہ تو ہمیں بھی نہیں پتہ یہ شوہر بنے گا یا بیوی۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کلاس میں سے کسی دوسرے لڑکے نے کہا تھا۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے دونوں ہی چھکے ہیں۔۔۔ ایک اور لڑکی نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

شٹ اپ گائز ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔فری نے سب کو ٹوکتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہی ہے اگر وہ دونوں ایسے ہیں تو اس میں ان کا کیا قصور یہ صفات تو رب کی طرف سے ہیں۔۔۔۔ کوئی بھی ہجڑا" چھکا" یا تیسری جنس" ہونے سے پہلے انسان ہے۔۔۔۔اور اگر یہ دونوں ہجڑے۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ بیربل نے حائسم کے آگے کہنے سے پہلے ہی اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا اور وہ مومن کا ہاتھ تھامے وہاں سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

ابے اوہ ہجڑوں بات تو سنو کہاں دم دبا کر نکل لیے اوہ چھکوں۔۔۔۔کشف ان کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

حائسم نے بے یقینی سے اپنی گال پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

پوری کلاس ان دونوں کے پیچھے لپکی تھی اور یونیورسٹی کے گیٹ تک ان کے پیچھے آوازیں کسیں تھیں۔۔۔۔ انہیں لگا کے ان کو بیچ راہ میں ان سب نے ننگا کر دیا ہے۔۔۔۔

کلاس میں اب---- فری اور حائسم ہی تھے--- اور گہری خاموشی----

وہ دونوں نامرد نہیں ہے---- بس بیربل نامرد ہے--- اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا---

ت---ت---تمہیں کیسے پتہ----- حائسم نے شاکڈ سے پوچھا تھا----

اس لیے کے میں مومن سے محبت کرتی ہوں---- اور مومن کا چیک اپ بھی کروا چکی ہوں----

اس نے اس کے نا جائز بچے کی ہونے والی ماں کی بات حائسم سے چھپائی تھی---

وہ دونوں جڑوا ضرور ہیں مگر ان کی آوازوں اور ان کی مردانگی میں فرق ہے مومن تیسری جنس نہیں ہے وہ روتے ہوئے اس کو بتاتے باہر کی طرف بھاگی تھی---- اپنا بیگ لے کر----

وہ دونوں گھر آہ چکے تھے--- وہ بھی آج پہلی دفع مومن کے پیچھے اس کے گھر آئی تھی----

مومن اور بیربل ایک دوسرے کے گلے لگے رو رہے تھے جب ان کے ملازم نے انہیں فری کے آنے کا بتایا تھا----

اسے میرے کمرے میں بٹھاؤ میں آتا ہوں---

مومن نے ملازم کو کہا تھا-----

بیربل کو تسلی۔ دیتے وہ اپنے کمرے میں گیا تھا--- جہاں فری اس کے بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی----

تم یہاں کیوں آئی ہو فری--- مومن نے پوچھا تھا---

میں ان سب کو بتا ائی ہوں مومن کے تم نامرد نہیں ہو نامرد صرف بیربل ہے--- اس حائسم کو بھی----اس نے تڑپ کر کہا تھا---

کیا کیا تم نے یہ فری---- تم نے میرے بھائی کو مجھ سے الگ کر دیا اگر انہیں ایسا لگت اہے تو لگنے دیتی تم نے منہ کیوں کھولا---- تم نے میری قربانی ضائع کر دی تم جانتی ہو کے اگر بیربل کو پتا چلا کے وہ اکیلا---- یہ تم------نے------ وہ پھنکارا تھا---

مت بھولو مومن تم میری محبت ہو اور دنیا کے سامنے میں یہ نہیں کہہ سکتی کے میرا محبوب ایک چھکا ہے---- اس نے اذہت سے دو چار لہجے میں کہا تھا---

اور ہاں رشتہ جلد بھجوا دو---- میں اور انتظار نہیں کر سکتی اس نے بیگ اٹھاتے کہا تھا----

ہمارا بچہ کیسا ہے--- مومن نے اس کو جاتے دیکھتے پوچھا تھا-----وہ اس وقت اس سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا----

میں نے ابوشن کروا دیا ہے میں تمہیں اس دن بھی بتا چکی تھی کے میں یہ بچہ نہیں چاہتی---- اس نے مڑے بغیر کہا تھا--- اور مومن کے سامنے زمین آسمان ہل گئے تھے---- وہ اس کی واحد خوشی اس سے چھین گئی تھی----

ک---ک--کیا---- اس کے حلق سے لفظ نکلنے سے قاصر ہوئے تھے----

مین ابوشن------

چٹاخ-------

مومن نے اسکے منہ پر اتنی زور سے تھپڑ مارا تھا کے وہ ہل گئی تھی پوری--- اور زمین پر گری تھی---

تم نے میری واحد خوشی بھی چھین لی مجھ سے وہ بھی تب جب میں اپنے بھائی کی خاطر اپنا آپریٹ کروا کر اپنی مردانگی کھو چکا ہوں----

اس نے پے در پے اس کے منہ پر وحشیوں کی طرح تھپڑ مارتے کہا تھا--- جنونی ہوتے---- فری تو اس کی بات سن کر ہی ساکت ہو گئی تھی---- اور اوپر سے اپنے چہرے پر اس کی تھپڑوں کی بارش------

مومن کا دل چاہ رہا تھا وہ اپنے بال مٹھیوں میں پجڑ کر جھنجھوڑے کھینچ ڈالے---- خالی ہاتھ کر گئی تھی وہ اسے-----

مومن پر ایک جنون اورخون سوار ہو گیا تھا غصے میں------

اور پھر وہ اسے بالوں سے گھسیٹتے نیچے تہہ خانے میں موجود اپنے باپ کے میجک روم میں لایا تھا جہاں اس کا باپ اپنا جادو سیکھتا تھا---
وہاں لے جا کر اس نے اسے دیواروں سے پٹخا تھا---- اس نے اپنی زندگی کا حاصل کھو دیا تھا--- صرف اور صرف اس لڑکی کی وجہ سے----اس لڑکی کی وجہ سے یا بیربل کی وجہ سے----

مجھے چھوڑ دو مومن پلیز مجھے جانے دو----- وہ التجا کرنے لگی تھی مگر وہ اپنا ذہنی توازن شاید کھو چکا تھا---- اس دن مومن---- مومن سے حیوان اور شیطان بنا تھا---
اور پھر تب پہلی بار مومن نے اس کو ٹھیک اسی طریقے سے قتل کیا تھا جیسے اس نے رات اس لڑکی کو قتل کیا تھا---

اسکے سر پر ہتھوڑے مار کر اس کے پاؤں کاٹ کر اس کے کانوں پر ضربیں لگا کر بے دردی سے وہ فری کو مارتا گیا تھا----

جیسے جیسے وہ اسے مارتا جا رہا تھا اس کی چیخوں سے اسکے دل کو سکون مل رہا تھا-----

اور پھر مومن واقع مومن نا رہا تھا اس دن کے بعد

ہر لڑکی کو اپنے پیار کے جال میں پھنسا کر اس کا اسی طرح قتل کرتا جیسے وہ فری کو قتل کر رہا ہو۔۔۔ اور اسے ہر بار یہی لگتا جیسے کوئی دوسری لڑکی نہیں اسکے ہاتھوں فری قتل ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔

خیالوں کے بھنور میں الجھا وہ کبھی ہنستا اور کبھی ررو رہا تھا۔۔۔۔

اس دن کے بعد دونوں نے یونیورسٹی چھوڑ دی تھی بیربل نے فری اور اسکی باتیں سن لیں تھیں اور مون کو فری کو بے دردی سے مارتے دیکھ بھی چکا تھا۔۔۔۔

شاباش مومن جو ہمارا نہیں اسے جینے کا بھی حق نہیں فری کے ٹکڑوں کے پاس روتے بلبلاتے مومن جو دیکھتے بیربل نے اس کا کاندھا تھپکا تھا اور اپنے کمرے میں آہ گیا تھا۔۔۔۔

زندگی کے چھے میں ایسے ہی گزر گئے تھے۔۔۔۔ پھر ایک دن وہ کسی ہوٹل میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے کے انہوں نے دور ایک ٹیبل پر حاسم اور ذوئیشہ کو بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اور تب ہی بیربل کا ذوئیشہ پر دل آہ گیا تھا--- سارہ معلومات اکھٹی کر کے بیربل کو معلوم ہوا کے وہ حائسم کی بیوی نہیں بہن ہے اور تب سے وہ مہینے میں کئی بار اسے ڈرانے دھمکانے اس کی سوتی کے وجود کو دیکھنے جاتا تھا-----

اسے محبت نہیں عشق ہونے لگا تھا اس سے----- اور پھر اسے اپنے بدلے کو بھی پورا کرنے کی ٹھان لی-----

بیربل----- مومن نے گہری سانس میں کہا تھا---
میں نے اپنی زندگی برباد کر دی بیربل تمہاری خوشی کے لیے اور تم اس لڑکی کی وجہ سے مجھ پر انگلی اٹھا رہے ہو---

دیکھنا تم پرسوں اس لڑکی کی لاش پر آنسو بہاؤ گے---- اور میں چاہتا ہوں کے تم کچھ دن آنسو بہا ہی لو اور پھر اس کے بعد کبھی بھی اپنے بھائی پر انگلی نا اٹھاؤ----

Urdu Novels Ghar

میں آج ہی اسے لے آؤ گا اور اپنی فری کی طرح کچل دوں گا اسے----

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡

مجھے مومن پر غصہ نہیں کرنا چاہیے تھے---- ضروری نہیں ہے کے ہر دفعہ میرا اس پر غصہ ہونا میرے حق میں بہتر ہو-----
م--مجھے جا کر اسے دیکھنا چاہیے اگر اس نے غصے میں آہ کر ذوئیشہ کو تکلیف پہنچا دی تو----
یا وہ اسے----- نہیں----
وہ دل میں وسوسوں اور اندیشوں کا طوفان آتے ہی باہر نکلا تھا---- اور سیدھا مومن کے روم کی طرف بڑھا تھا---- ہر بار وہ اس کی ایموشنز کے ساتھ کھیل کر اس کے جذبات کو قابو کر کے اپنے حساب سے چال چلتا تھا---- جس میں اس کا خود کا دامن تو کورا رہتا تھا جبکہ مومن کا دامن داغدار ہو جاتا تھا---

مومن جو اپنے آنسو پونچھتے ہی اٹھ کر اپنے فعل کو انجام دینے لگا تھا بیربل کے کمرے میں آتے ہی چونکا تھا---

مجھے معاف کر دیں بھائی مجھے مار لیں مگر میرے لیے اپنی دل میں خدشہ نا لائے میں پاگل ہو گیا تھا غصے میں----- یہ جانتے ہوئے بھی کے میرے بھائی نے میری وجہ سے اپنی زندگی تیاگ دی----

اپنی خوشیاں اپنا پیار یہاں تک کے اپنی نسل بھی کھو دی میں کیسا پاگل انسان ہوں---کے میں نے آپ کی قربانی کو اپنے پاؤں تلے روند دیا بھائی میں تو آپ سے معافی مانگنے کی بھی اوقات نہیں رکھتا پلیز بھائی مجھے---- وہ ہچکیوں سے روتے اس کے پاؤں میں گرنے لگا تھا---

ن---ن-- نہیں بیربل مجھے بلکل نہیں اچھے لگتے تمہاری آنکھوں میں آنسو تم میرے وجود کا حصہ ہو پلیز یہ سب مت کرو میں تمہارے ساتھ کبھی بھی ناراض نہیں ہو سکتا----

مومن نے اس کو کاندھوں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا تھا----

بھائی کیا آپ میرے لیے میری ایک خواہش ایک آخری خواہش--- آپ ذوشی کو میرا نہیں بنا سکتے میری اذیت ختم کر دیں---- میرا وجود بے تاب ہے اس کے نازک کانپتے وجود کو دسترس میں لینے کے لیے----

بیربل نے ہاتھ جوڑتے کہا تھا۔۔۔ چہرے پر کرب اور اذیت سجاتے یہ دکھاتے ہوئے کے وہ کتنی تکلیف میں ہے۔۔۔

میں جاؤں گا بیربل اس کے پاس اپنے بھائی کی خوشیوں کی بھیک مانگنے میں ضرور جاؤں گا۔۔۔ کیا ہوا میں اپنے لیے خوشیاں نہیں خرید سکا۔۔۔۔

مگر اس معاشرے سے تمہارے حق کی ہر خوشی چھینوں گا۔۔۔۔

مومن نے اس کو سینے سے لگاتے اس کے آنسو صاف کرتے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے جو وہ سوچ رہا تھا۔۔ اسے اس سوچ پر خود پر غصہ آیا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر خوشی ہوئی تھی کے اس کے بھائی نے غصے میں اسے باور کروایا تھا جبکہ وہ تو کبھی بھی اس کی قربانی بھولا ہی نہیں وہ تو آج بھی اپنے بھائی کی قربانی کو سینے سے لگائے ہوئے ۔ ۔ اور بیربل کا مومن کے کمرے میں آہ کر اس سے معافی مانگنا اس کے حق میں یہ ثابت کر گیا تھا کے اس کا بھائی اس کی ہر قربانی کی قدر کرتا ہے۔۔۔۔

سچ بھائی آپ جائیں گے۔۔۔۔ بیربل خوشی سے چہکا تھا۔۔۔۔۔

بلکل جاؤں گا۔۔۔ کل میں اور پاپا تمہارے لیے حائسم کے پاس جائیں گے اب جلدی سے آنسو صاف کرو اود فریش ہو جاؤ بہت سٹریس لے لیا تم نے۔۔۔۔

مومن نے اسے الگ کرتے کہا تھا۔۔۔اور وہ اپنی چال پر کامیاب ہوتا مسکراتا مومن سے الگ ہوتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اس کا مطلب وہ حائسم کی بہن ہے اور جو اس دن پرپل آنچل والی لڑکی میں نے دیکھی تھی وہ ذوئیشہ ہی تھی۔۔۔۔وہ ہوسپٹل سے یونی جانے کی بجائے سیدھا گھر آیا تھی۔۔۔۔اور ذوشی کے پزل باکس کو اور اپنے پزل باکس کو سامنے رکھے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دونوں پزل باکس پر ایک ہی کمپنی کا ٹیگ لگا تھا۔۔ ایک پر سینڑ والے بکس کے نیچے ارسم اور دوسرے پر ذوئیشہ لکھا تھا۔۔۔۔

جاہل چیزوں کو استعمال کرنے کے بھی مینرز نہیں ہیں۔۔۔اس نے ذوئیشہ کے پزل پر سکریچز دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اگر حائسم ولید خان کا بیٹا ہے تو میں کیوں نہیں پہچان سکا اس کو۔۔۔۔ اس کا باپ تو ڈاکٹر تھا۔۔۔ اور میرے بابا سائنٹیسٹ ۔۔۔۔۔ پھر ؟؟؟؟

بابا کو مارنے والا کوئی ان کا حریف یا مد مقابل سائنٹسٹ ہی ہو سکتا تھا۔۔ پھر یہ ڈاکٹر کیوں اور میں کب سے ولید خان نامی سائنٹسٹ کو ڈھونڈ رہا تھا جبکہ۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے ذہن پر زور ڈالا تھا۔۔۔۔۔انکھیں بند کر کے۔۔۔۔

میں کہتا ہوں وہ محلول کہاں چھپایا ہے بتا دو مجھے ورنہ میں جان سے مار دوں گا۔۔۔۔۔

اسے وہ سین یاد آیا تھا جب وہ آدمی اس کے باپ پر گن تانے کھڑا تھا اور اس سے کسی محلول کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کا مطلب بابا نے کسی نیو میڈیسن کی ایجاد کو انٹروڈیوز کروانے کے لیے کوئی محلول بنایا تھا اور وہ ڈاکٹر اسے اپنے نام کروانا چاہ رہا ہو۔۔۔۔

اور اس لیے اس نے میرے بابا اور ماما کو مروا دیا۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے سوچتے ہوئے اپنے ہاتھ کا پنچ دوسرے ہاتھ پر مارا تھا ۔۔۔۔

نہیں حائسم ولید خان اتنی آسانی سے تم میرے ساتھ ہاتھ نہیں ملا سکتے میرے تو بڑے حساب نکلتے ہیں تمہاری طرف۔۔۔۔

ارسم سلطان چوہدری کو جان ہی کب پائے ہو تم تمہاری جان کو مٹھی میں قید کر کے تمہیں ایسا تلملاوں گا۔۔۔ کے تم ہر سانس کے ساتھ رفتہ رفتہ سلگوں گے۔۔۔۔

اس نے الماری سے شرٹ نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور واش روم میں گیا تھا۔۔۔۔

اپنی شرٹ اتار کر اپنے سکس پیک چوڑی باڈی اور چوڑے سینے کے ساتھ اپنی مٹھیوں کو بھینچے وہ شاور کے نیچے کھڑا سلگنے لگا تھا۔۔۔

اپنے باپ کا اپنی آنکھوں کے سامنے مرنا۔۔۔ فاحا کا ہر رات رو کر سونا باپ کو یاد کرنا ماں کو یاد کرنا۔۔۔۔

اسے یاد ہے پورے دو سال فاحا ٹائیفائڈ جیسی بیماری سے لڑتی رہی تھی۔۔۔ ناں وہ اس کی پھوپھو سے سنبھلتی تھی اور ناں وہ اس سے۔۔۔۔

راتوں کو اٹھ کر فاحا کا اپنی ماں کے لیے چلانا۔۔۔ خود وہ آج تک۔۔۔۔۔۔ رات کو نیند سے جاگ جاتا تھا۔۔۔ ہر رات خواب میں وہ اپنے باپ کو مرتا دیکھ کتنی بار مرتا تھا۔۔۔۔

شاور کے نیچے کھلی آنکھوں سے وہ کھڑا ایک ایک لمحہ یاد کرتے اپنی سرخ آنکھوں سے اپنے نمکین پانی کو چھپا رہا تھا۔۔۔۔۔۔میری بہن اور میرے بچپن کی ایک ایک تکلیف کا حساب دو گے تم تمہارا باپ تمہاری ماں اور بہن۔۔۔۔۔ اس نے اپنے ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

حائسم ولید خان تمہاری جان تمہاری بہن میں ہے ناں اور تم اس سے بے حد محبت کرتے ہو۔۔

تو یہ وعدہ ہے ارسم سلطان چوہدری کا وہ تمہاری اپنی بہن سے محبت کی بنیادیں ہلا کر تمہیں اتنا کھوکھلا کر دے گا کے تم بے تاب ہو جاؤ گے مرنے کے لیے-----

مگر تمہاری موت کو بھی تمہیں چھونے کی اجازت نہیں دوں گا میں----

خود کے جسم کو ٹاول سے صاف کرتے وہ باہر آیا تھا--- اور پھر شرٹ پہننے لگا تھا---- بالوں کو مہارت سے سیٹ کرتے وہ دوبارہ گاڑی کی کیز اور ذوئیشہ کا پزل باکس لے کر باہر نکلا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا تم تو اسائمنٹ جمع کروانے گئی تھی رو کیوں رہی ہو فاحا----

ڈونا جو اسے ڈھونڈتے وہاں تک پہنچا تھا--- اپنی اسائمنٹ جمع کروانے۔ کے لیے-- اس بار اسائمنٹ اس کی بھی لیٹ ہو گئی تھی-----سر سرمد کو فون کر کے اس نے اسائمنٹ جمع کرنے کی ریکویسٹ کی تھی اور سر سرمد سے ڈانٹ بھی کھائی تھی مگر پھر انہوں نے اجازت دے دی تھی--- وہ اپنی اسائمنٹ جمع کروانے آیا تھا--- اسے دیوار کے ساتھ چپکے کھڑے یوں روتا ہوا دیکھ کر اس کو پریشانی ہوئی تھی-----

سب ضائع کر دیا اس نے۔۔۔۔۔۔ ڈونا میری محنت اگر یہ لاسٹ اسائمنٹ سبمٹ نا ہوئی تو میرا کرئیر اس کا کیا ہو گا۔۔۔ پھوپھو ایحاب ارسم ایشو سب میرے کرئیر پر سٹاپ لگادیں گے۔۔۔۔ میں نے دس راتیں جاگ کر یہ سب بنایا اور اس نے دس سیکنڈ بھی نہیں لگائے۔۔۔۔ ڈونا میں کیا کروں۔۔۔۔

میرا رزلٹ خراب ہو جائے گا۔۔۔۔ اتنی جلدی میں کیسے۔۔۔۔

وہ اب ہاتھوں میں منہ چھپائے بچوں کی طرح رونے لگی تھی۔۔۔

کس نے کیا یہ سب ڈونا کے دل کو کچھ ہو رہا تھا اس کے آنسوؤں سے کبھی اس نے اسے اتنی بری طرح سے روتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ سوائے اس وقت کے جب وہ اپنے ماں باپ کو یاد کرتی تھی۔۔۔۔

اسی سست کچھوے نے وہ چاہتا ہی یہی ہے کے میں اس کے راستے سے ہٹ جاؤں۔۔۔۔۔

ڈونا مجھے یہ کیس سولو کرنا ہے ہر حال میں۔۔۔۔

مجھے پیچھے نہیں ہٹنا۔۔۔۔ اس نے اردگرد بکھرے اسائمنٹ کے ٹکڑوں کو دیکھتے کہاتھا۔۔۔۔

تم یہ کیس سولو کرو گی فاحا۔۔۔۔ اور میں دوبارہ اپنی بیسٹی کی آنکھوں میں آنسو نا دیکھو۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ویسے مجھے لگا تھا شاید تم نے اسائمنٹ نا بنائی ہو اس لیے میں نے دو اسائمنٹس بنائیں تھیں--- یہ دیکھو تمہاری پرابلم کا سولوشن آب جاؤ اور جا کر دے کر آؤ---- ڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

اور رئیلی ڈونا تھینکیو تھینکیو سو مچ----- فاحا نے اسائمنٹ دیکھتے اچھلتے ہوئے کہا تھا---

میں ابھی پروفیسر زاہدہ کو دے کر آتی ہوں تم پارکنگ چلو پھر ہم کیس کے باقی پوائنٹس ڈسکس کریں گے اپنے آفس میں----

کہتے وہ خوشی سے اس کے ہاتھ سے پیپرز لے کر چلی گئی تھی-----

میں تمہیں ہمیشہ ایسے ہی دیکھنا چاہتا ہوں فاحا اپنے ساتھ بہت خوش----

ڈونا نے متبسم انداز میں کہا تھا-----

یہ کیا تھا---- تم نے اپنی اسائمنٹ اسے دے دی خود کیا کرو گے -----

سر سرمد جو اپنے آفس سے نکل رہے تھے دونوں کی باتیں سن کر وہاں رک گئے تھے----

پتہ نہیں سر مگر میں اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا---- اور نا ہی اسے تکلیف میں----

ڈونا نے سر سرمد کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا اور واپسی کے لیے مڑا تھا---

تین دن ہیں تمہارے پاس۔۔۔۔ ہفتے کو مجھے تم سے وہ اسائمنٹ چاہیے۔۔۔ کیونکہ میں بھی تم جیسے ذہین بچوں کو کسی بھی انسیڈنٹ کی وجہ سے ٹاپ چارٹ سے نیچے گرتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

سر سرمد کی بات سن کر وہ رکا تھا۔۔۔۔ سر سرمد اس کا کاندھا تھپکتے آگے بڑھ گئے تھے۔

تھینکیو سر۔۔۔۔۔ اس نے سر سرمد کی پشت دیکھ کر تشکر بھری آواز میں کہا تھا۔۔۔ اور وہ ہنستے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

شی از فائن اب آپ گھر لے کر جا سکتے ہیں اسے۔۔۔۔۔ مگر ہر روز بینڈیج کے لیے آپ کو اسے یہاں لے آنا ہو گا۔۔۔۔

اور ہاں اس کو سردی سے بچائیے گا۔۔۔ اور میڈیسن آپ اسے سرنج سے دیں گے۔۔۔

باقی یہ پریسکرپشن ہے میں نے نیند کا انجکشن دے دیا ہے یہ جتنا سوئے گی اتنا بہتر ہے۔۔۔ کیونکہ جاگے گی تو اچھل کود کرے گی کیونکہ جانور ہے تو ٹک کر بیٹھے گی نہیں۔۔۔ بس خیال رکھیں یہ اپنے پاؤں سے ہاتھوں سے ناخنوں سے پٹی نا کھول لے کہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر نے پیشہ وارانا انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جی تھنکیو ہم پورا خیال رکھیں گے۔۔۔۔ حائسم نے۔ مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اوکے بیسٹ آف لک۔۔۔۔ ڈاکٹر نے پریسکرپشن سلپ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔۔

وہ بھی ذوئیشہ اور یونیا کو لے کر گھر کے لیے روانہ ہوا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تم میں زرا شرم نہیں ہے کیا چاہتی ہو۔۔۔۔آزاد کر کیوں نہیں دیتی اسے اپنے ساتھ جڑے رشتے سے۔۔۔

وہ یونی سے آہ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔ اور ابھی سو کر اٹھی تھی۔۔۔۔جمائی لیتی فریش ہونے کے لیے بیڈ سے اتر رہی تھی کے۔۔۔۔۔۔میسج ٹون پر اس نے موبائل اٹھایا تھا اور میسج پڑھا تھا۔۔۔۔۔

تم مجھے مت بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں۔۔۔۔ میں نے تمہیں باندھا نہیں ہے تم جب چاہو ارحام سے نکاح کر لو۔۔۔۔

اس نے بڑے دل سے زہر مار کر کے وہ میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔اور سینڈ کا بٹن دبایا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔ ڈئیر ایکس لو آف مائی لو۔۔۔۔ تمہاری اوقات میرے نزدیک ویسے بھی کچھ نہیں مگر میں دنیا کو یہ بتا کر اس کی زندگی میں شامل ہونا چاہتی ہوں کے تم اس کی زندگی سے باہر نکل چکی ہو۔۔۔

اگلا میسج اسے موصول ہوا تھا۔۔۔اس نے میسج پڑھ کر ایک بار پھر اپنے مچلتے دل کو قابو کرتے لبا لب بھری آنکھوں کو چھلکنے سے باز رکھا تھا۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کیے اس نے ان لمحوں کو محسوس کیا تھا۔۔۔جب وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اس کی کمر میں دھنسائے سرخ آنکھوں سے اس کو بہکا رہا تھا۔۔۔۔

اپنے جھلستے سانس اس کو دان کر رہا تھا۔۔۔۔ وہ لمحے یاد کر کے اس کی ریڑھی کی ہڈی میں بیٹھے بیٹھے پھر سے سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے خیال ہی اسے بہکا دیتے تھے کجا کے اس کی نزدیکی اسے مارنے کے مترادف ہوتی تھی۔۔۔۔

اپنی دوری اس کی محبت شدت اس کے لمس اس کی جھلستی سانسوں کی بے قراریاں کسس کس سے وہ پیچھا چھڑاتی کیا نام دیتی اس محبت کو جو کسی سیاہ سائے کی طرح اس پر سایہ فگن تھی اور کسی کالے ناگ کی طرح اسے رفتہ رفتہ ڈس رہی تھی۔۔۔۔

اپنی آنکھوں سے نمی صاف کرتے اس نے لمبا سانس کھینچا تھا۔۔۔۔

مگر پھر واٹس ایپ میسج ٹون نے اس کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا تھا-----
ایک اور اس کی موت کا پروانہ آیا تھا--- وہ تلخی سے ہنسی تھی-----
ارحام کی گود میں سر رکھے وہ لیٹی تھی---- اور وہ اس کی زلفوں میں ہاتھ پھنسائے بیٹھا تھا---
انجوائنگ ان بار---- تصویر کے نیچے لکھا دیکھ کر اس نے بے دردی سے موبائل بیڈ پر پھینکا تھا---اور تکیے میں منہ دیئے رونے لگی تھی -----
مجھے دنیا ارحام طارق کی بیوی کے نام سے جانتی ہے ناں-- اور اس بار میں ارحام طارق کو سب جانتے ہیں----
تم میری محبت کی دھجیاں اڑا سکتے ہو اس بار میں تو میں تمہاری عزت کی دھجیاں کیوں نہیں اڑا سکتی اس بار میں----
اس نے روتے روتے ٹھوس لہجے میں کہا تھا---- اور پھر کپڑے چینج کرنے چلی گئی تھی کچھ سوچتے ہوئے----

♡♡♡♡♡♡♡♡

مہندی سجے گی تیرے ہاتھ

ڈھولک بجے گی ساری رات

جا کے تم ساجن کے ساتھ

بھول نا جانا یہ دن رات---

تجھ کو دیس پیا کا بھائے---

تیرا پیا تیرے گن گائے---

گانا پورے زورو شور سے بج رہا تھا----- مہندی کی رسم پوری ہوئی تھی اور وہ ابھی کمرے میں آئی تھی--- دفعتاً اس کے موبائل پر ذوئیشہ کی کال آئی تھی----

ہیلو---- منتہا آئی ایم سوری یار وہ---

واٹ سوری ذوشی کل میں چلی جاؤ گی پھر پتہ بھی ہے کبھی ہم مل پائیں گے کتنا مس کیا میں نے تمہیں--- وہ بھڑک ہی اٹھی تھی----

مگر جواباً اسے ذوشی کی سوں سوں سننے کو ملی تھی-----

کیا ہوا تم رو رہی ہو جبکہ رونا تو مجھے چاہیے میں جا رہی ہوں کل تم نہیں---- اس نے پھر سے غصے سے کہا تھا----

ب-----ب---بون---بونیا بہت بیمار ہے اسے کسی نے بری طرح زخمی کر دیا میں پورا دن ہوسپٹل میں تھی--- پلیز منتہا دعا کرو اسے کچھ نا ہو----

اس نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا----

کیا ہوا بونیا کیسے زخمی ہوئی م----میں ویڈیو کال کرتی یوں دکھاو مجھے کیا ہوا اسے----

منتہا پریشان ہو گئی تھی بونیا کا سن کر جب ہی فورآ سے پہلے ویڈیو کال کی اور بونیا کی تصویر موبائل سکرین پر ابھری جس کا آدھے سے زیادہ وجود پٹیوں میں جکھڑا ہوا تھا اور چہرے پر نقاہت تھی----

اوہ مائی گوڈ ذوشی اتنی بری طرح یہ انجرڈ کیسے ہوئی---- تم کہاں تھی ---

اس نے پریشان زدہ لہجے میں کہا تھا----

اسی نے مارا ہے تم صبح اس کی حالت دیکھتی تو تم خوف سے مر جاتی----- وہ تو اس لڑکے نے میری ہیلپ کی ورنہ وہ سبز آنکھوں والی بلا اسے مار دیتی----

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

تم تو کہتی ہو کے وہ سبز آنکھوں والی بلا تمہارا وہم ہوتا ہے کیا تمہارے وہم نے اسے مارا یا پھر جیسے تم اپنے وہم میں کھو کر اپنی گردن پر بی لکھتی ہو اور بعد میں کہتی ہو مجھے پتہ نہیں چلا----- ایسے ہی تم نے بونیا کو بھی کہیں خود سے -----

منتہا نے تذبذب کو شکار ہوتے کہا تھا کبھی کبھی اسے واقع ذوشی کی باتیں سمجھ نہیں آتی تھیں کبھی وہ کہتی تھی کے یہ سب میرا وہم ہے اور کبھی کہتی تھی حقیقت---- اس نے اس سب مسئلے کو کئی بار حائسم سے ڈسکس کرنے کی کوشش بھی کی مگر ہر بار ذوشی اسے اپنی قسم دے کر چپ کروا دیتی تھی-----

ن----ن-- نہیں مجھے لگا کے وہ سبز آنکھوں والی بلا نے کیا مگر حقیقت یہ ہے کے م---میں یونی اسے ساتھ لے کر گئی تھی----- تو یہ کسی گاڑی کے نیچے کچلی گئی میں بس اسے پکڑتی رہ گئی اور حادثہ ہو گیا----

اس نے اپنے لہجے کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پاتے کہا تھا---

تم یونی گئی تھی واؤ اٹس آہ گڈ نیوز--- چلو اس سے شاید تمہاری۔ زندگی میں چینج آئے---- اس نے اپنا بھاری دوپٹہ خود سے الگ کرتے بیڈ پر رکھتے کہا تھا---

حائسی زبردستی لے گئے تھے مگر یہ میرا فرسٹ اور لاسٹ ڈے تھا آج کے بعد میں یونی نہیں جاؤں گی -- اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا----

بری بات ذوشی اب تم انہیں گفٹ دے کر ان سے گفٹ واپس لو گی---- منتہا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا----

Urdu Novels Ghar

تمہیں نہیں پتہ وہاں سب بہت عجیب ہیں سپیشلی وہ گروپ---- تمہیں پتہ وہ سب میرے پاس--------- اور پھر حائسی کے آتے ہی وہ چلا گیا----

اس نے پوری بات منتہا کو بتاتے کہا تھا----

ہاہاہاہاہا رئیلی جاتے ہی تمہیں انھوں نے رولا دیا--- تو تمہیں پزل باکس ساتھ لے جانے کی ضرورت کیوں تھی اور وہ تمہارے پزل باکس کی وجہ سے تمہیں کیوں ہرٹ کر رہا تھا-----

اس نے حیران کن لہجے میں پوچھا تھا----

پتہ نہیں مگر میرا پزل باکس اس کی گاڑی میں ہی رہ گیا ہے اور وہ شاید حائسی کا دوست ہے تو میں منگوا لوں گی اس سے----

اس نے پزل باکس کے دور ہونے پر اداس ہوتے کہا تھا---

تم اس پر غصہ کیوں ہو جب کے اس نے تمہاری ہیلپ کی اور تمہیں اور بونیا کو بچایا اس سبز آنکھوں والی تمہاری وہم کی بلا سے---- اور پھر تم خود ہی تو بتا رہی ہو اس نے تمہارے آنسو بھی صاف کیے----پیار پیار سے---- رومینٹک ہو کر----

آخر میں منتہا نے اسے چھیڑتے مسکراتے کہا تھا----

مینڈکی چپ کر جاؤ ایسا نہیں ہے اگر وہ روتا تو میں بھی اسے چپ کرواتی جیسے تمہیں کرواتی ہوں بونیا کو بھی----

اس نے اس کے چھیڑنے پر غصہ ہوتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اوہ تو وہ ایک ہی ملاقات میں تمہارے لیے اتنا اہم ہو گیا کے تم نے میرے اور بونیا کے مقابلے میں اسے لا کھڑا کیا۔۔۔ویری بیڈ۔۔ ویسے وہ دیکھنے میں کیسا تھا۔۔۔۔

منتہا نے پھر سے اسے چھیڑا تھا۔۔۔۔

منتہا اب اگر تم چپ نا ہوئیں تو میں رو دوں گی وہ بھی ظالم ہے بلکل میرے وہم والی بلا کی طرح مجھے اسے یاد نہیں کرنا۔۔۔۔

اس نے بھرائی انکھوں سے کہا تھا۔۔

اچھا لیو اٹ تمہیں خوف نہیں آیا اس کے پاس رہنے سے تم تو اجنبیوں سے خوف کھاتی ہو ناں۔۔۔منتہا نے اس بات کو چھوڑتے اگلا سوال کیا تھا۔۔۔۔

شروع میں آیا تھا جب اس نے میری نیک کو بری طرح پکڑا تھا۔۔۔ منتہا اس کا غصہ عجیب تھا جیسے کئی سالوں سے اس کے اندر کچھ چل رہاہو اور اس کی آنکھوں میں چمک تھی جیسے میرے سامنے آتے اسے اپنا مطلوبہ حدف مل گیا ہو۔۔۔۔

اس کی پرسنیلٹی بڑی روڈ روعب دار اور ایٹیٹوڈ والی تھی۔۔۔ جیسے وہ کسی کو اپنے آگے کچھ سمجھتا نا ہو۔۔۔ اور اس کی اس روڈ پرسنیلٹی کو اور رعب دار اور مغرور۔۔۔۔۔ اس کی کھڑی

ناک بنا رہی تھی۔۔۔ میں اسے خود سے دور کرنا چاہ رہی تھی روتے ہوئے مگر پھر جب وہ سبز بلا آئی تو میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اپنے خوف پر قابو پانے کے لیے۔۔۔ میں اس سبز بلا کو بتانا چاہتی تھی کے میرے پاس وہ ہے۔۔۔۔

اس نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں سب کچھ کہا تھا۔۔۔۔۔

پرے فور یو۔۔۔ ہوپ سو کے اس کا آنا تمہاری زندگی میں رحمتیں لے کر آئے۔۔۔ پہلی ملاقات سن کر میں یہ نہیں کہہ سکتی کے اللہ تمہیں اور اسے ایک کر دے مگر میں یہ ضرور کہوں گی کے شاید اس کا آنا تمہارے حق میں خیر ہو۔۔۔منتہا نے اسکی بات سن کر اسے دل سے دعا دی تھی۔۔۔۔

تم کیا الٹا سیدھا بولتی رہتی ہو وہ بس میرا پزل باکس واپس کر دے اور مجھے اب اپنے گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکلنا۔۔۔۔

اس نے تڑخ کر کہا تھا۔۔۔۔

اوکے بابا فائن کل آؤ گی۔۔۔ منتہا نے اداسی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں آؤ گی۔۔۔ انشاللہ۔۔۔ کیا ہم پھر کبھی نہیں ملیں گے۔۔۔ ذوشی نے منتہا کی آنکھوں میں تیرتی نمی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ سب کیوں ہو رہا ہے ذوشی کیا میری آزادی یہی تک تھی--- میں اس پنجرے میں قید ہونے جا رہی ہوں جہاں میری سانسوں پر بھی میری اپنی حکمرانی نہیں ہو گی----

اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

ابھی بھی وقت ہے منتہا میری طرف آہ جاؤ میں اور حائسی انکل کو----

نہیں ذوشی کل ایک شریف باپ کے گھر اس کی سالوں کی بنی عزت کی بارات آنی ہے اور لاسٹ مومنٹ میں یہ سب کبھی بھی نہیں خود پر ہر ظلم برداشت ہے مجھے مگر اپنے باپ کا جھکا سر نہیں----

اس نے اپنی نمی کو اپنے اندر اتارتے کہا تھا----

میں کل صبح میں ہی آہ جاؤں گی تمہارے پاس خود کو کبھی اکیلی مت سمجھنا میں ہوں نا تمہارے ساتھ چلو آنسو صاف کرو اور مہندی دکھاؤ----

ذوشی نے اسے ہمت دیتے کہا تھا--- جواباً وہ بھی ہنستے ہوئے اپنے سرخ سفید سپید ہاتھوں پر لگا حنائی رنگ اسے دکھانے لگی تھی-----

بہت خوبصورت لگ رہی ہے اللہ بہت اچھا نصیب کرے آمین---- چلو اب تم سو جاؤ تھک گئی ہو گی ریسٹ کرو ابھی کل کا دن بھی بہت ٹف جانے والا ہے---- خداحافظ----

ذوئیشہ نے کہتے فون بند کیا تھا۔۔۔ منتہا نے فون بیڈ پر رکھ کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔۔

جہاں مہندی کا رنگ اس کی سوچ سے بھی زیادہ گہرا آیا تھا۔۔۔۔

کہتے ہیں جسکا مہندی کارنگ اتنا گہرا آئے اس کی ساس اور شوہر اسے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔۔

مہندی کی رسم کے دوران جب وہ بیٹھی تھی تو اس کے کانوں میں کسی عورت کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

اب بھی اس عورت کے الفاظ اس کے کانوں میں بازگشت کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کیامجھے بھی میری ساس اور شوہر اتناپیار کریں گے۔۔۔۔۔ اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔ اور اپنی مہندی میں چھپی ہاتھوں کی لکیروں میں ایک بار پھر سے اسے ابحاب کا جھلملاتا ہنستا چہرا نظر آیا تھا۔۔۔۔

بنا دیکھے بنا سوچے

مانگے ہیں کتنے جنم

چاہا تھا کیا پایا ہے کیا

ہم نے دیکھیئے دل میں مگر

جلتے رہے تیری چاہت کے دیئے

تیرے لیے-----

تیرے لیے-----

اس کے چہرے کو مسکراتے ہوئے اس نے اپنی آنکھوں کی پتلیوں میں قید کیا تھا---- اس کی زندگی کا حسین لمحہ---اور پھر اسی چہرے پر اس نے اپنے گرتے آنسو دیکھے تھے----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ جینز پر گلابی ٹاپ پہنے بال بنائے تیار کھڑی تھی-----اورپھر نیچے آئی تھی---

کہاں جا رہی ہو---- سویرا بیگم نے پوچھا تھا----

وہ ماما عبیرا کے گھر پارٹی ہے مجھے دیر ہو جائے گی آنے میں بٹ پرامس بارہ بجے تک گھر آہ جاؤں گی----

اس نے ماں کے گرد باہیں پھیلاتے کہا تھا----

ایشال مجھے بلکل پسند نہیں ہے اتنا لیٹ تمہارا گھر سے باہر رہنا کس کے ساتھ جا رہی ہو---

انھوں نے اسے ڈپٹتے ہوئے پوچھا تھا ----

ماما فاحا--- فاحا کے ساتھ جا رہی ہوں--- اکیلی تھوڑی یوں--- اس نے بات بناتے کہا تھا---

ٹھیک ہے جاو---- اور جب تک تم گھر نہیں آؤ گی میں سوؤں گی نہیں---- انہوں نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا---

ماما آپ----

تم جانتی ہو کے جب تک میرے سارے بچے گھر میں نہیں آتے مجھے نیند نہیں آتی ہے اب ٹائم ضائع مت کرو دیر ہو رہی ہو گی جاؤ اور فاحا کہاں ہے وہ تو تمہارے ساتھ نظر نہیں آہ رہی -----

انہوں نے اس سے پوچھا تھا----

وہ ڈونا کی طرف ہے--- ادھر سے لے کر نکلو گی اینڈ سی یو بائے---

ماں کے منہ پر بوسا دیتے وہ نکلی تھی-----اور موبائل پر میسج ٹائپ کیا تاھ----

عبیرہ کے گھر پارٹی کا بہانہ لگایا ہے ماما کے سامنے---- اور یہ بھی کہا کے کے تمہیں ساتھ لے کر جا رہی ہوں اور ہم بارہ بجے تک واپس آئیں گے اب بارہ بجے سے پہلے میرے۔ بغیر گھر نا جانا اور مجھے کال بھی نا کرنا سیل آف کر رہی ہوں ضروری کام ہے ----- سینڈ کا بٹن

دباتے۔۔۔ اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور پھر موبائل سوئچ آف کر کے بیگ میں رکھا تھا۔۔۔۔۔۔اور گاڑی۔ بار کی طرف دوڑا دی تھی۔۔۔۔۔۔

اندر جاتے ہی اس نے بہت سی لڑکیوں کو شارٹ ڈریس پہنے فلور ڈانس پر ڈانس کرتے دیکھا تھا۔۔۔ بہت سے لڑکے لڑکیاں۔ باہوں میں باہیں ڈالے جھوم رہے تھے ۔۔ ایک ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی وہ کبھی بھی ایسے بارز میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

اسے گھٹن ہوئی تھی وہ سب دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے اس بار کو ارحام طارق کی نظر سے دیکھنا شروع کیا تھا۔۔۔

کے وہ کیسے آتا ہو گا اندر۔۔۔۔۔ سگریٹ پیتا ہو گا پھر وہ محلول۔۔۔۔ اس نے کراہیت سے سامنے بنے کاؤنٹر کو دیکھا تھا۔۔۔

پھر ایک سائیڈ پر کونے میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔وہ بس اپنی موجودگی وہاں پر ارحام کو ظاہر کروا کر اس کی عزت کے بخیے ادھیڑ دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بولو کاشف رکھ آئے ہو وہ پیکٹ وہاں۔۔۔۔۔ حائسم نے کاشف اپنے حوالدار سے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی سر--- اور یہ رہا اصل پیکٹ---- کاشف نے اس کے سامنے پیکٹ رکھتے کہا تھا----

تم نے اس پیکٹ کو کھولا تو نہیں---- حائسم نے تسلی کے لیے پوچھا تھا----

نہیں سر آپ کے آرڈرز تھے کے کھول کر نہیں دیکھنا تو میں کیسے دیکھتا-----

کاشف نے کہا تھا----

چست خوب ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو---- حائسم نے اسے جانے کا کہا تھا----

چچچچچچچ بیمار مرغی ایف ایس سیییییییی

کیا بری پھنسی ہے----

اسائمنٹ کے صدمے سے نکلے گی تو نیا صدمہ ملے گا اسے----

اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

میم مس ایشال راندھاوا بار میں آئیں ہیں---- لڑکی نے سامنے بیٹھی ایشال کی طرف دیکھتے فون پر دوسری طرف موجود وجود کو اطلاع دی تھی---

رئیلی کب کیسے آئی مین ہاؤ از دس پوسبل--- یاہو---- فائلی--- میں جو چاہتی تھی وہ ہو گیا---

ایسا کرو--- اب جو جو میں کہتی ہوں ویسے ویسے کرو----

اس نے اپنا پورا پلان اسے بتاتے فون بند کیا تھا----

یاہو فائلی---- وہ بھرپور خوشی سے گھول گھول جھومنے لگی تھی-----

کیا ہوا کس بات کی خوشیاں منائیں جا رہی ہیں---- ذیسنم نے کمرے میں آتے ہی حمنہ سے کہا تھا---

یار ذینی میں بہت بہت خوش ہوں فائلی اب ارحام میرا ہو جائے گا صرف اور صرف میرا----

میری محبت رنگ لے آئی ہے---- اب تم دیکھنا مجھے میرا ارحام مل جائے گا----

اس نے ذیسنم کو باہوں سے پکڑتے جھومتے ہوئے کہا تھا---

کیا ہوا پوری بات تو بتاؤ گھماوں مت مجھے مجھے چکر آئیں گے یار----- ذیسنم نے اسے روکتے ہوئے کہا تھا----

میرا بس چلے تو میں پوری دنیا کو گھوما دوں یار اچھا سنو پوری بات سنو ایشال ہار گئی ہے---- اور میں نے اس لڑکی کو-----

اس نے پوری بات ذیسنم کو بتائی تھی خوش ہوتے----

تمہیں لگتا ہے ایسا کرنا ٹھیک رہے گا مطلب اس سے وہ مزید قریب ناہو جائیں --

ذیشم نے کہا تھا----

بلکل نہیں بھلا بازار میں لٹی عزت کو کون دوبارہ سے اپنی عزت بنائے میں نے اس لڑکی سے کہا تھا کے وہ کسی طرح تین چار اوباش لڑکوں کو بھی اس کے پیچھے لگا دے---- اور پھر اس کی عزت سب لٹ جائے---- اور پھر پتہ کیا ہو گا ارحام اپنے غم میں اکیلا ہو جائے گا غصہ ہو گا----

ایشال کے دکھ میں تنہا ہو گا پھر ایسے وقت میں میں اس کے قریب جاؤں گی اسے سہارا دینے اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے قریب ہو جائے گا----

کیونکہ ارحام کی زندگی میں صرف اور صرف حمنہ آ سکتی ہے اور کوئی لڑکی نہیں اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا----

ہو تو تم مجھ سے چھوٹی مگر دماغ سے مجھ سے بہت بڑی ہو پلیز حمنہ میرے اور ارسم کے درمیان بھی----

میرا معاملہ فکس ہونے دو آئی پرامس میں ارسم کو تمہارا بنا کر رہوں گی----

حمنہ نے اسے تسلی دیتے کہا تھا-----

Urdu Novels Ghar

چلو ابھی تھوڑی دیر تک ہم ایشال کا لائیو۔ جنازہ دیکھیں گے اوپس اس کی لٹتی عزت کا جنازہ
اس نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
اور پھر وہ دونوں قہقہ لگا مسکرانے لگیں تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ رہی مرچیں" یہ پٹرول" یہ کلر" اور یہ صمد بونڈ" یہ شیشہ جوڑنے والی جیل" اور یہ کھجلی والا سپرے" یہ سب لے آیا ہوں اور کچھ۔۔۔
ڈونا نے اس کے سامنے ساری چیزیں باری باری رکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔
ویری گڈ۔۔۔۔ اب چلیں۔۔۔۔ اس نے وہ ساری چیزیں اپنے کراس بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔
تم سوچ لو فاحا فضول کے پنگے مت کرو اس کے ساتھ تم باہر کھڑی ہونا میں وہ پکس اس کے گھر سے لے آؤں گا۔۔۔۔
ڈونا نے اسے ایک بار پھر منع کرتے کہا تھا۔۔

نہیں یہ میرا چیلنج ہے اور میں ہی اسے قبول کروں گی۔۔۔۔۔ اور وہ پکس تو میں ہی لے کر نکلوں گی وہاں سے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

تم بس باہر کھڑے میرے سگنلز کا انتظار کرنا۔۔۔۔۔

اس نے ڈونا کو آنکھ ونک کرتے کاہ تھا۔۔۔۔۔

بیسٹ آف لک۔۔۔۔ ڈونا نے اسے کہا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔ اب وہ حائسم کی سلطنت کی طرف جا رہے تھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

میم جوس۔۔۔ وہ چپ چاپ بیٹھی ڈانس انجوائے کر رہی تھی تب وہاں کی ایک ویٹرس اس کے پاس جوس لے کر آئی تھی۔۔۔۔۔

پاگل بنا رہی ہو۔۔۔۔ یہ جوس نہیں ڈرنک ہے۔۔۔۔ ایشال نے غصے سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

نو میم یہ جوس ہے اور ادھر روم میں موجود ارحام سر نے بھجوایا ہے---- ان کے ارڈرز ہیں کے آپ آہ تو گئیں ہیں یہاں مگر یہاں کوئی ڈرنک نہیں پیئیں گیں اور یہ جوس پیئیے اور گھر جائیں---

اس نے ایشال کی طرف دیکھتے رٹی رٹائی بات اسے بتائی تھی----

وہ ہوتا کون ہے مجھ پر پابندیاں لگانے والا ہاں--- میں اس کے ارڈرز مانوں گی کبھی بھی نہیں مائی فٹ----

وہ تیز لہجے میں دھارتی ہاتھ سے گلاس زمین پر مارتی وہاں سے کاونٹر کی طرف بڑھی تھی غصے میں۔

ون گلاس سٹرونگ ڈرنگ----- اس نے کاونٹر پر کھڑے لڑکے سے کہا تھا----

مگر میم---- وہ لڑکی پھر اس کے پاس آئی تھی جاؤ اور اپنے سر سے کہو جو کرنا ہے کر لے----

اس نے ڈرنک کا گلاس لبوں سے لگاتے کہا تھا اور اسے ایک سانس میں اندر انڈیل گئی تھی کڑوا محلول اس کے حلق کو کڑوا کر گیا تھا----

مگر یہ کرواہٹ اسکی محبت کی زہر خندہ کرواہٹ سے کہیں کم تھی-----

کام ہو گیا میم شی از ڈرنکنگ --- اس لڑکی نے حمنہ کو میسج کیا تھا----اور پھر سائیڈ پر ہو گئی تھی ----

بار میں موجود کتنے دل پھینک سر پھرے ایشال کی ہر حرکت کو دیکھ رہے تھے----

ون مور--- تیسرے گلاس کے بعد اس نے پھر سے خالی گلاس اس کی طرف بڑھایا تھا-----

تب ہی وہ لڑکی ویٹر کو ناں کا اشارہ کرتے اسے کھینچ کر دوسری طرف لے گئی تھی--- اور پچھلے قدرے سائیڈ والے روم میں لے گئی تھی----

چھولو مجھے--- وہ نشے میں دھت اس لڑکی کو پیچھے کر رہی تھی---- وہ اپنے اعصاب کھو کر بلکل بچوں جیسا ری ایکٹ کرنے لگی تھی اب----

الحام کو بلاؤ اسے بولو ایشو بلا لی ہے ----- الحام---- وہ کبھی آہستہ اور کبھی اونچی آواز میں اسے آوازیں دینے لگی تھی----

اس نے اسے سائیڈ روم میں لے جا کر چینج کروایا تھا----

ہے ششششش---- چھولو مجھے---- دور ہٹو---- میرے کپڑے----- میں مال دوں گی----

وہ نشے میں دھت اس لڑکی کے ہاتھ اپنے کپڑوں سے ہٹا رہی تھی----

Urdu Novels Ghar

دفعتاً اس لڑکی نے اس کے دونوں ہاتھوں کو قابو میں لاتے اس کے کپڑے اتارنے شروع کیے تھے۔۔۔۔

الحام۔۔۔ شششششش پیچھے ہو جاؤ الحام بچاؤ مجھے۔۔۔۔۔

میلا شوہل مال دے گا تمہیں۔۔۔ الحام بچاؤ مجھے۔۔۔

وہ اپنے جسم سے اپنا ٹاپ الگ ہوتا دیکھ چلائی تھی نشے میں۔۔۔۔

پھر اپنے سامنے بازو باندھ لیے تھے۔۔۔ اسے اب غصہ آہ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے بڑی مہارت سے اسے شارٹ فٹڈ ڈریس پہنائی تھی۔۔۔۔

جس کے نا بازو تھے اور نا ہی کاندھوں پر سٹرپس۔۔۔۔۔۔ جب کے وہ بمشکل گھٹنوں تک پہنچ رہی تھی اور اتنی فٹڈ تھی کے لگتا تھا کے جسم کے ساتھ رکھ کر سی ہو۔۔۔۔

میرون کلر کی اس ہوٹ ڈریس میں اس کا دودھیا جسم گردن سے ہوتا ہوا واضح نظر آہ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ گھٹنوں سے نیچے کی دودھیا پنڈلیاں الگ چمک رہیں تھیں۔۔۔۔

وہ نشے میں دھت بس اسے منع کرتی رہ گئی تھی جب اس نے۔۔۔۔ اس کے بالوں کو پکڑ کر اوپر کر کے جوڑا بنایا تھا جس سے اس کی گردن سے لے کر پیچھے تک آدھی دودھیا کمر اور ظاہر ہوئی تھی۔۔۔۔

اب اس لڑکی نے اسے کھینچ کر کھڑا کیا تھا---

ہوٹ--- اس لڑکی نے مکاری سے ہنستے کہا تھا-----ڈارک مہرون اس فٹڈ ہوٹ ڈریس میں

وہ کتنے دلوں کو دھڑکانے اور کتنوں کے ارمانوں کو آگ لگانے کے لیے کھڑی تھی-----

اس نے گلاس میں بھر کر ایک اور ڈرنک تیار کیا تھا----

جے میلے لیے میں پی لوں گی شالا---- یمم یہ بہت کلوا اول مزے کا ہے---

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ سے گلاس لیا تھا اور غٹاغٹ اپنے اندر اتارا تھا----

وہ ہنستی ہوئی اس کے بازو کے ہالے میں باہر آئی تھی-----

اب اس نے اسے کھینچ کر ڈانسنگ فلور پر کھڑا کیا تھا---

ساری لائٹس بند ہوئی تھیں--- بس ایک سپاٹ لائٹ ایشال راندھاوا پر تھی---- سینکڑوں شرابی گندی نظریں اس پر تھیں---- کوئی اس کی بے داغ گردن پر اٹکا تھا تو کوئی اس کی دودھیاپنڈلیوں اور چمکتی کمر پر----

میوزک شروع ہوا تھا اور ایشال ارحام طارق نے نشے میں دھت اپنے پاؤں کو تھرکاتے ڈانس شروع کیا تھا جھولتے ہوئے گرتے ہوئے خود کو سنبھالتے ہوئے جبکہ ایک ہاتھ میں شراب سے بھرا گلاس چھلک رہا تھا-----

اوڈئینس میں سے ایک لا ابالی لڑکا اس تک آیا تھا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔۔

دا شو گوز بیگن مسٹر ارحام طارق۔۔۔ دورکھڑے ہوئے اس نے دل کھول کر قہقہہ لگاتے کتنی تصویریں لے ڈالی تھیں۔۔۔۔۔۔وہ اب وہیں آہ چکی تھی۔۔۔ اور منہ چھپائے سائیڈ پر کھڑے اس کی ہر حرکت دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ لڑکا اس کو مزید اپنی باہوں میں جکڑتا ایک دم سے پورے بار کی لائٹس اوف ہوئیں تھیں۔۔۔ ۔ ایک بڑی سی چادر ایشال کے اوپر آہ کر گری تھی۔۔۔۔۔۔کے وہ پوری کی پوری اس کے اندر چھپ گئی تھی۔۔۔۔۔۔ ارحام نے اس لڑکے کو دور کیا تھا اس سے ۔ اس کی آنکھوں میں خون سوار تھا۔۔۔۔۔

اور اس لڑکے کے منہ پر اب وہ پے در پے مکے مارنے میں مگن تھا۔۔۔جب تک اس کی آنکھوں سے اور ہونٹ سے خون نہیں نکل آیا تھا۔۔۔۔

بلال کی ڈیوٹی گیارہ بجے کے بعد سٹارٹ ہونی تھی۔۔۔۔ مگر کاونٹر پر موجود لڑکا جو ایشال کے پیچھنے پر اسے ڈرنک سرو کر رہا تھا وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔۔۔ کیونکہ کئی بار وہ رومان اور بلال کے ارحام کو گانا سناتے وقت اس کمرے میں جاتا تھا اور وہاں ایشال کی لگی بڑی سی تصویر دیکھتا تھا۔۔۔۔۔

ایشال کو ڈرنک دینے سے وہ منع نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ وہاں ملازم تھا اور اسے وہاں موجود سب کو ہہ سرو کرنا تھا۔ ۔

ہاں مگر اس نے ایک کام کیا تھا کے بلال کو کال کر کے ساری بات بتا دی تھی۔۔۔ اس لیے بھی کے ایشال کے چہرے سے اسے لگا ہی نہیں تھا کے وہ پہلے بھی کبھی اس ماحول میں آئی ہو۔۔۔۔

اور ارحام کی عزت کی اسے فکر ہوئی تھی کیونکہ اسے بلال سے ہی علم ہوا تھاکے روم میں لگی تصویر ارحام کی بیوی کی ہے۔۔۔اور پھر خود اس نے بھی اس کو بار میں آہ کر کبھی کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر دیکھتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔وہ تو بس اپنا دکھ اور غم مٹانے آتا تھا۔۔۔۔

بلال نے اس ویٹر کی کال رسیو ہوتے ہی ارحام کو کال کر دی تھی۔۔۔ وہ جلدی میں گھر سے نکلا تھا۔۔ مگر شاید اسے آنے میں دیر ہو گئی تھی۔۔۔۔اور اگلا منظر دیکھتے اس کی غصے سے رگیں پھٹیں تھیں۔۔۔جب وہ اسٹیج پر ناچ رہی تھی ایک سپاٹ لائٹ کے احاطے میں۔۔ اس نے دو قدموں کی جست میں کمرے میں پہنچ کر بیڈ شیٹ کھینچی تھی۔۔۔

اور اسی وقت بلال نے پورے بار کی لائٹس اوف کی تھیں۔۔۔۔

ارحام نے اس پیر چادر پھنکی تھی اور پھر اس لڑکے کا حشر بھگاڑ دیا تھا۔۔۔

الے میں تم گم ہو گئی اس چادر میں۔۔۔ ایشال نے خود سے چادر پیچھے کرتے کہا تھا۔۔۔۔

جب ہی ارحام نے اس کی آواز سنتے اپنے غصے سے پھنکارتے وجو کو اس کے پاس لاتے اسے چادر میں چھپاتے کاندھے پر ڈالا تھا۔۔۔

ادھر موجود ہر انسان کا،موبائل فون چیک کر کے اسے باہر نکلنے کی اجازت دو گے تم۔۔۔۔۔

کوئی بھی ویڈیو وائرل ہوئی تو میں آگ لگا دوں گا تمہارے بار کو۔۔۔

کاندھے پر ہلتی ایشال کی ٹانگوں کو مضبوطی سے اپنے سینے سے لگاتے اس نے بار کے اونر کو کہا تھا اور پھر بلال کو اشارہ کیا تھا۔۔۔

اس نے تسلی کی ہامی دی تھی۔۔۔۔

اس کے نکلتے ہی چہرے پر تلملاہٹ سجائے حمنہ بھی وہاں سے کھسکی تھی۔۔۔اندھیرے میں۔۔۔۔

اور پھر اسی لمحے تمام لائٹس اون ہوئیں تھیں۔۔۔۔

سب کے موبائل چیک کر لو میں ارحام طارق سے دشمنی نہیں لے سکتا۔۔۔ بار کے اونر نے بلال سے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اس کے گھر میں بنے اس کے کمرے میں موجود آفس کا تو اسے پتہ ہی تھا---

بڑی راز داری کے ساتھ ڈونا کے حائسم کے چوکیدار کو---- باتوں میں لگاتے ہی وہ اندر گھسی تھی اور پھر چھپتے چھپاتے راہداریوں سے ہوتے نوکروں سے آنکھیں بچاتے جاسوسی انداز میں زرا سی آہٹ کو بھی سنتے وہ اس کے کمرے میں ایک بار پھر سے پہنچی تھی-----

اس کے کمرے کا ہینڈل گھما کر اندر جا کر اس نے کمرہ کو اندر سے لاک لگایا تھا----

ڈونا سے اس نے پہلے ہی پتہ کروا لیا تھا وہ سست کچھوا گھر پر نہیں بلکہ تھانے میں تھا----

سب سے پہلے اس نے ڈریسنگ کے پاس جا کر اس کے پرفیوم پڑے دیکھے تھے--- مہنگے اکسپینسیو-----

میری اسائمنٹ پھاڑی تھی نا تم نے------

تمہارے سامنے تو تارے میں نچواوں گی ------

غصے سے کہتے اس نے اس کی پرفیوم کی بوتل کو کھولنا شروع کیا تھا--- اور پھر اس میں سرخ مرچوں کا پاوڈر ڈالا تھا----

اس کی باڈی سپرے اور اسکے پرفیومز میں بھی----

پھر ان کو بڑی مہارت سے ویسے ہی بند کیا تھا----

پھر اس کی ہئیر جیل اٹھا کر وہ ساری واش روم میں لے جاکر ضائع کی تھی اور اس کی جگہ جیسیکا جیل (شیشے جوڑنے والی سفید جیل) بھری تھی---

پھر اسے بھی واپس لا کر ڈریسنگ پر رکھا تھا---

اب اس نے اس کے کمفرٹر کے پاس جا کر اس کے سفید کمفرٹر پر کھجلی والا سپرے کیا تھا--- بیڈ شیٹ تکیوں پر اس کی الماری کھول کر اس کے کپڑوں پر اورپھر اس کے ٹاول پر بھی----

اب اس نے اس کے واشروم جا کر شیمپو والی بوتل میں صمد بونڈ مکس کی تھی----اور اس کے ماوتھ واش میں پٹرول مکس کیا تھا---اور اس میں نیلا رنگ ڈالا تھا----

بیچارا سست کچھوا---ایف ایس سی کبھی کسی کا ادھار نہیں رکھتی----- اس نے ہاتھ جھاڑتے کام ختم کرتے لمبی سانس کھینچی تھی----

آہ بھی جاؤ اب رات رہنے کا ارادہ ہے ڈونا کا میسج ملا تھا اسے----

کب سے تو وہ چوکیدار سے باتیں بگاڑ رہا تھا اب تو اس کے پاس باتیں بھی ختم ہو گئیں تھیں-----

آہ گئی بس--- ڈونا کو ریلائی کرتے وہ جلدی سے حائسم کے بنے ہوئے سیکرٹ روم کی طرف گئی تھی-----

ریک میں سے درازمیں سے تصویریں ڈھونڈنے لگی تھی----

پکس آف ان گوئنگ مرڈر کیس---- فائل پر لکھا نام پڑھ کر اس نے اس فائل میں سے تصویروں والا پیکٹ نکالا تھا-----

گھبراہٹ میں وہ جلدی سے اس پیکٹ کو اپنے کراس بیگ میں ڈالے وہاں سے نکلی تھی---- راز داری سے یہاں وہاں دیکھتی وہ سیڑھیوں سے دوسری طرف سے مڑنے لگی تھی کے سامنے سے آتے وجود سے بری طرح ٹکرائی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آوچ--- میری کمر ٹوٹ گئی--- وہ لہرا کر نیچے گری تھی----

کون ہو تم---- مسز دراب نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا----- اور بڑے غور سے دیکھا تھا---- جینز پر ریڈ ٹاپ پہنے اس پر اپنے سائز سے بڑی ہڈی پہنے پونی ٹیل بنائے کراس بیگ پہنے تیکھے نین نقش بڑی براؤن آنکھوں کے ساتھ وہ لڑکی اپنی کمر مسلتے انہیں پہلی نظر میں انسپائرنگ لگی تھی----

وہ م----م---میں--- ہاں---وہ میں---- ہاں حائسم سر انھوں نے بھیجا مجھے---- کچھ ڈاکومینٹس لینے اپنے روم سے----

اس نے گڑبڑاتے ہوئے بات سنبھالی تھی----

مگر حائسم کسی کو بھیجتا ہے گھر پر تو مجھے انفارم کرتا ہے بتاؤ کون ہو----

انھوں نے تھوڑا سخت لہجے میں اسے کھوجتی نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا--

وہ میں---م---م--من---- اس نے سر کھجاتے کہا تھا---- سامنے کھڑی ادھیڑ عمر عورت کی شخصیت بھی رعب دار تھی ساڑھی پہنے بالوں کا جوڑا بنائے کاندھے پر شال ڈالے اپنی پرسنیلٹی سے ہی سوبر اور ڈیسینٹ تھیں--- مگر ساتھ ساتھ رعب دار---ان کے سخت لہجے پر وہ گڑبڑائی تھی----

کہاں م--م---م--میں--- جاوید شاکر کدھر ہو کون ہے یہ--- انھوں نے نوکروں کو آواز دینی شروع کی تھی---

وہ میں وہ ہاتھی آڑ گیا---- وہ رہا--- اس نے ان کے پیچھے دیکھتے حیرانگی سے کہا---

کیا کہاں--- انھوں نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا----ان کے پیچھے مڑنے کی دیر تھی کی وہ سائیڈ سے ہو کر تیز گام ایکسپریس کی سپیڈ سے نکلی تھی----

ارے پکڑو--- پکڑو--- وہ بس یہی کہتیں رہ گئیں-----

بھاگ ڈونا۔۔ ورنہ پکڑے گئے۔۔۔ وہ بھاگتی ہوئی ہانپتی ہوئی باہر آتے ڈونا کو زور سے بولی تھی۔۔۔۔

اور ڈونا جو چوکیدار کو باتوں میں الجھائے ہوا تو دو جستیں لگا کر گاڑی تک پہنچا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔ فاحا کی طرف کا دروازہ بھی کھول دیا تھا۔۔۔۔

وہ ہانپتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی اور گاڑی چل پڑی تھی۔۔۔ چلتی گاڑی کا فاحا نے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔ اور لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا تھا۔۔۔ ڈونا نے قہقہہ لگاتے اس کی حالت دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ مت پوچھو اس کی ماما نے پکڑ لیا تھا مجھے وہ تو شکر میں انہیں چکما دے کر بھاگ آئی ورنہ بری پھنستی ۔۔۔ فاحا نے سانس نارمل کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کام ہو گیا۔۔۔ اس نے پانی والی بوتل کا ڈھکن کھول کر اسے دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

فاحا سلطان چوہدری جائے اور کام نا ہو ایسے تو حالات نہیں۔۔۔ ٹن ٹنا۔۔ٹن ٹنا۔۔۔

فاحا نے فوٹو گرافس والا ہاتھ اس کے سامنے لہراتے ہوئے کہاتھا۔۔۔۔

سو فائنلی ایک اور پتہ ہاتھ لگ گیا۔۔۔ ڈونا نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارتے کہا تھا۔۔۔۔

بس باقی کے پوائنٹس بھی کلئیر ہو جائیں پھر ہی مزا آئے گا۔۔۔

فاحا نے موبائل نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ جی مبین چاچا۔۔۔ ڈونا کے موبائل پر کال آئی تھی اور اس نے رسیو کی تھی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔ اوہ نو۔۔۔۔ سٹرینج۔۔۔۔۔۔ کون سی والی سائیڈ پر۔۔۔۔ جی ٹھیک ہے چلیں ہم پہنچتے ہیں چاچا۔۔۔۔۔

اس نے شوکڈ ہوتے کہا تھا اور کال کاٹی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔ فاحا نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ون مور مرڈر ایک اور سفاکی۔۔۔۔ اس نے لمبا سانس کھینچتے کہا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔ فاحا نے کن پٹی مسلی تھی۔۔۔۔۔

ہم چل رہے ہیں وہیں۔۔۔۔اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہممممم فاحا بس یہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔ اس کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔ایک اور لڑکی اس درندے کی سفاکیت کی بھینٹ چڑھ گئی تھی اور وہ ابھی اس گتھی کو سلجھانے کی شروعات بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

باہوں میں شمع کو تو لے لے----

ہرررر----کوئی پروانا یہاں----

باہوں میں--- شمع کو---- لے لے تو---- یہ گانا گنگناتی وہ ڈانس فالر پر بھی ڈانس کر رہی تھی اور اب گاڑی کی سیٹ پر بیٹھی بھی چادر خود سے ہٹاتے وہ یہی سب کر رہی تھی----

تمیز سے بیٹھ جاؤ ایشو اور منہ بند رکھو اپنا--- اس کے اوپر جھکتے سیٹ بیلٹ باندھتے غصے سے غرایا تھا وہ-----

الحام ہم کہاں جا رہے ہیں---- اس نے اس کو خود پر جھکے دیکھ ایک ہاتھ سے اس کی گال کو سہلاتے نشے میں انکھیں بند کرتے کھولتے کہا تھا----اس نے غصے سے اس کا ہاتھ اپنی گال سے پیچھے کیے تھا---

تم گندے ہوں----- ایشال نے گاڑی میں بیٹھے خود سے چادر ہٹاتے کہا تھا---- اور پھر گاڑی کے سٹیئرنگ پر سے ارحام کے ہاتھ ہٹائے تھے-----

ایشو مجھے مجبور مت کرو کے میرا ہاتھ اٹھ جائے اس نے ضبط کے کڑے مراحل میں سے گزرتے اس کے سینے پر چادر پھیلائی تھی اور اس کو کور کیا تھا----

مجھے نہیں پہننی تم مجھے ڈانٹ رہے ہو تم ہمیشہ یہی کرتے ہو لیو می آئی وانا ڈانس---- ہے کوئی جو باہوں میں----

مجھ کو لے لے رہے۔۔۔۔۔۔اس نے سیٹ پر اوپر کو ہو کر بیٹھتے اپنے ہائی ہیل سینڈلز اتارتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ارحام نے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا تھا پھر اس کے حلیے کو۔۔۔اس کے گانے کے لفظ سن کر اس کا دل کیا منہ توڑ دے اس کا۔۔۔۔

گاڑی کچھ دیر روک کر اس نے چاروں سائیڈز کے شیشوں پر بلیک کور چڑھایا تھا۔۔۔۔

پھر سے اس کے گرد اچھی طرح چادر لپیٹی تھی۔۔۔ اب اگر تم نے اس کو خود سے اتارا تو زندہ گاڑ دوں گا تمہیں میں ۔۔۔

اس نے غصے سے تلملاتے کہا تھا شعلہ بار نگاہوں سے۔۔۔۔ اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔ تاکہ وہ دوبارہ خود سے چادر نا ہٹا سکے۔۔۔۔ اور پھر خود ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے چھوڑو میرے ہینڈز پین ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔اس نے اس کے ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور پھر اس کی پکڑ مضبوط دیکھ کر۔۔۔۔ ایشال نے اس کے ہاتھوں پر دانت گاڑنے شروع کر دیئے تھے ۔۔۔

اتنی زور سے دانت گاڑ رہی تھی وہ اس کے ہاتھ پر کے اس کی جلد میں سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔۔

ہوش میں رہ کر بھی تم یہی کچھ کرتی ہو اور ہوش سے بیگانہ ہو کر بھی۔۔۔۔پنجے گاڑتی ہو۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ کی جلد میں اس کے دانت دھنستے دیکھ سوچتا کرب سے گزرا تھا۔۔۔۔

الحام۔۔۔۔خ۔۔۔۔خو۔۔۔۔ن۔۔۔۔ اس کے ہاتھ پر خون کی بوندیں ابھریں دیکھ کر جانے کس خیال کے تحت ایشال نے ہونٹ رکھے تھے اس پر۔۔۔۔

ارحام نے شدت سے انکھیں ایک پل کے لیے بند کر کے کھولیں تھیں۔۔۔۔۔

اس کے ہونٹ ہٹانے چاہے تھے ارحام نے مگر اب وہ بار بار اپنے دیئے گئے زخموں پر ہونٹ رکھ رہی تھی چادر کا پیچھا چھوڑ کر اب وہ اس کے ہاتھوں کے پیچھے پڑھ گئی تھی۔۔۔۔اب ارحام نے بھی ہاتھ پیچھے ہٹانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو فاحا کہاں ہو تم ۔۔۔۔ سلطان ولا کے باہر گاڑی کھڑی کرتے اس نے فاحا سے پوچھا تھا

اس حال میں وہ اسے سب کے سامنے گھر نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

میں تو ارحام ایک کیس کے سلسلے میں آئی ہوں کچھ انویسٹیگیشن۔۔۔۔

اچھا سنو فاحا میری بات دھیان سے ایشال نے ڈرنک کی تھی اور وہ ہوش میں نہیں ہے اب میں تم لوگوں گے گھر کے باہر کھڑا ہوں نیڈ یور ہیلپ اسے اندر کیسے پہنچاؤ۔

ارحام نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ایشو نے ڈرنک اوہ مائی گوڈ کیسے۔۔۔۔۔ اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ سب بعد کی باتیں مجھے بس اتنا بتاؤ کے میں کیسے اسے اس کے روم تک پہنچاؤں۔۔۔۔ اس نے پریشانی میں اپنا وہی سوال پھر سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

میں کرتی ہوں آپ کو کال تھوڑی دیر تک۔۔۔ کہتے اس نے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

ارحام نے اپنے ہاتھ سے لڑتی ایشال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔ ڈرنک کیے ہوئے سرخ آنکھوں اپنے اجڑے بکھرے حلیے میں بھی اس کے چہرے پر درد واضح تھے۔۔۔۔

کیا محبت اتنی انا والی ہوتی ہے کے انسان کو اچھے برے کی تمیز بلا دیتی ہے۔۔۔ کیا کرنے جا رہی تھی وہ اسے نیچا دکھانے کے لیے اس کی محبت کی ضد میں خود کو سب کے سامنے بے مول۔۔۔۔

جس پر صرف اور صرف ارحام کا حق تھا وہ اپنی عزت سب کے سامنے اشتہار بنانے جا رہی تھی

۔۔۔

سوچتے اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو فاحا بولو۔۔۔۔ فاحا کی کال آتے اس نے کال رسیو کرتے پوچھا تھا۔۔۔

احمدا بی سے پوچھا ہے میں نے پھوپھو اپنے روم میں ہیں۔۔۔۔ ارسم باہر نکلا ہوا ہے جبکہ ابحاب بھی کسی افیشل ڈنر پر گیا ہے۔۔۔۔

تم لان کی بیک سائیڈ سے اندر جانا اور کھڑکی کھلوا دی ہے میں نے ایشو کے روم کی اور چوکیدار کو بھی راستے سے ہٹوا دیا ہے کوئی نوکر نہیں دیکھ سکے گا تمہیں---- آگے تم سنبھال لینا---- فاحا نے کہتے ہی کال ڈسکنکٹ کی تھی----

ارحام نے اس کی کال سنتے ہی فون اپنی جیب میں ڈالا تھا---- اور پھر باہر نکلا تھا----

ایشال پر اچھی طرح چادر اوڑھا کر اسے کاندھے پر ڈالا تھا پھر سے---- دو جستیں لگاتے اندر آیا تھا اور بیک لان والی سائیڈ سے اس کے کمرے میں آہ کر اس کے ٹانگیں ہلاتے خود کو چھڑاتے وجود کو بیڈ پر پھینکا تھا----

یو---- ارحام طارق---- بیڈ بوائے---- مجھے نیچے پھینکا تم نے ائی ول کیل یو---- ایشال نے خود سے چادر ہٹا کر دور پھینکتے کہا تھا----اور گرتی پڑتی کھڑی ہوتی اس تک پہنچی تھی اور اس کے گریبان کو پکڑا تھا----- پھر جھولتی اس کے سینے کے ساتھ لگی تھی-- اس کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر اس کی گردن کے پاس منہ لا کر اس کی کمر کے پیچھے ہاتھ باندھ کر وہ گہرے سانس لینے لگی تھی----

ڈانس کرنا ہے مجھے الحام---- اس کے سینے کے ساتھ لگے وہ پھر سے گنگناتے جھولنے لگی تھی----

اس کے نازک وجود کالمس اس کی جھلستی سانسوں کی تپش اس کا قرب۔۔۔کمر پر بندھے اس کے نازک ہاتھ اور اسکا جان لیوا سراپا اس کے جسم کی خوشبو اس کی سانسوں کی گردن کے پاس چھبن کتنے ارمان جگا گیا تھا ارحام کے دل میں۔۔۔ کس قدر اس کو جھنجھلا رہے تھے تھے اسکے قابو کیے جذبات۔۔۔۔

اس نے نظریں پھیرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔ اپنے جذبات کو قابو کرتے وہ الماری کی طرف بڑھا تھا اور اسکا نائٹ ڈریس نکالا تھا۔۔۔۔

اٹھو اور چینج کر کے آؤ۔۔۔ اس کو اٹھاتے اس کے ہاتھ میں پکڑاتے کہا تھا۔۔۔ دفعتاً وہ اسے کھینچ کر اپنے ساتھ بیڈ پر گرا چکی تھی۔۔۔ جبکہ نائٹ ڈریس اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر اب زمین بوس ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اب سچویشن یہ تھی وہ اس کے نیچے دبی ہوئی تھی اور وہ ادھے سے زیادہ اس کے اوپر گرا ہوا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں کہہ رہی ہوں مجھے ڈانس کرنا ہے۔۔۔ تو ڈانس کرنا ہے۔۔۔ اس کی کمر میں بازوڈالتے اس کی گردن میں منہ چھپاتے اس کی کان کی لو کے پاس اپنا سانس چھوڑتے کہا تھا۔۔۔۔

یا اللہ یہ کیسی ازمائش ہے۔۔۔۔ اس نے اس کی سرخ نشے میں ڈوبی آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس کی ضد پر ساری رات اس کے سنگ جھومتا اسے اپنے رنگ میں رنگ دیتا جب وہ پورے ہوش و ہواس میں اس پر حق جتاتے اس سے فرمائش کرتی۔۔۔ مگر ابھی وہ جانتا تھا کے وہ اگر ہوش میں ہوتی تو چاہتے ہوئے بھی اس طرح اس کے پاس اس کے قریب نا اتی۔۔۔۔۔

ایشو۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرتے اپنی نمی کو اپنے اندر اتارتے کہا تھا۔۔۔۔

کڑا وقت تھا اس پر رات کی تنہائی" من پسند محبت سانسوں کے پاس" پھر اس پر حق رکھتے ہوئے بھی خود پر جبر کے پہرے بٹھانے۔۔۔ ان لمحوں کی بے قراری اس کے اندر طوفان بن کر دوڑی تھی۔۔۔۔

حام۔۔۔۔ اسے جب اس پر ٹوٹ کر پیار آتا تھا تو وہ یہی کہتی تھی اسے۔۔۔۔۔

آج کتنے عرصے بعد اس نے اسے اس نام سے پکارا تھا وہ بھی نیم بے ہوشی میں جب اس کے سینسیز اس پر حاوی تھے۔۔۔۔ وہ اس کی لاڈ بھری آواز پر رخ پھیر گیا تھا۔۔۔ اس سے دور ہونا چاہا ہی تھا کے اس نے اس کی کمر پر اپنی نازک باہوں کا گھیرا تھوڑا اپنی طرف سے مضبوط کرتے اپنے گلابی لب اس کی شہہ رگ پر رکھے تھے اور بھیگا لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔

حام مجھے تم چاہیے ہو پورے کے پورے میرے--- میرا حام ایشو کا حام---

سب مجھ سے تمہیں چھین لیں گے--- میرا حام مجھ سے دور چلا گیا کوئی لا دو اسے--- اسے بتاؤ--- ایشو حام کے بغیر مر جائے گی----

اس نے اس کی گردن میں منہ چھپائے سسکنا شروع کیا تھا---اس کے آنسو اس کی گردن کو بھگو رہے تھے----

حام کہاں جا سکتا ہے ایشو کو چھوڑ کر حام تو خودکچھ نہیں ہے ایشو کے بنا---کاش تم یہ اظہار پورے ہوش میں کرتی---- اس نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے کہا تھا---اور پھر اسکی بھیگی نم پلکوں پر لب رکھے تھے-----اور اسکی نشے سے بھری آنکھوں کو دیکھنے لگا تھا جہاں اس کا خودکار درد بھرا پڑا تھا----

ن---ن--- نہیں تم جھوٹ بولتے ہو اس نے چھین لیا تمہیں مجھ سے دور رہو مجھ سے تم نے اسے محبت کی مجھے دھوکا دیا میں مار دوں گی اسے--- دور رہو مجھ سے----

اس کے سینے پر مکے مارتے غصے سے اس نے اس کی گردن میں دانت دھنساتے کہا تھا--- وہ اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا--- اس کے دانتوں کی چھبن اور ہونٹوں کی اپنی اسکن پر نرمی اس کے لیے میٹھا درد بن کر جان لیوا ثابت ہو رہیں تھیں--- جو اس کے خود پر پائے قابو کو زیر کر رہیں تھیں----

کچھ دیر اس کی گردن پر اپنے ظالم تشدد کے بعد لمبے لمبے سانس لیتی وہ اس کی ناک کے ساتھ ناک ملا کر اب اس کی سانسوں سے کھیلنے لگی تھی--- کبھی خود گہرا سانس چھوڑتی تو کبھی اس کا سانس خود میں کھینچتی---- اپنے نازک وجود کو اس میں دھنسائے وہ اس کے جذبات سے کسوٹی کھیلنے لگی تھی-----

کیا چاہتی ہو--- وہ اس کی سانسوں سے مدہوش ہوا اس کی ناک کے ساتھ ناک رگڑتے پوچھنے لگا تھا--- جب کے اب اس کے لب ایشال کے لبوں کو چھو رہے تھے-----وہ اس کی بات کا جواب دیئے بغیر اب اس کے لبوں کو فوکس میں رکھ کر نشیلی آنکھوں سے دیکھنے لگی تھی-----

ایشو حام کو کشی کرے گی---- اس والے لپی پر--- وہ اس کے نچلے لب پر انگھوٹھا پھیرتی نشے میں دھت بولتی لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی----

وہ اس کی اگلی فرمائش سن کر مخمور سا مسکرایا تھا اور پھر اس کی گال پر لب رکھ کر اس کے بازو اپنی کمر سے ہٹانے لگا تھا کے وہ اپنا ایک بازو ہٹا کر اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اس کے نچلے لب پر انکھیں بند کیے جھکی تھی اور بھیگے لمس چھوڑنے لگی تھی------

وہ اس کے گہرے سانسوں کی اٹھکیلیوں میں زیر ہوا تھا-----اور چپ چاپ اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا---- اب وہ اپنی من مانی کرتی اس کے لب کو آزاد کرتی پیچھے ہٹی تھی----

اپنے نرم بھیگے سرخ لب لے کر لمبے گہرے سانس لینے لگی تھی کے وہ سیکنڈ سے بھی کم وقت میں اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے اپنی پوری شدت کے ساتھ اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اس کی سانسوں کی خوشبو کو پینے لگا تھا۔۔۔۔۔ اسکی نرم پنکھڑیوں پر جان لیوا گستاخیاں کرتا وہ اس کے گہرے سانسوں کو مدہم کر چکا تھا۔۔۔

اور پھر نرمی سے اس کے سرخ بھیگے لبوں کو صاف کرتا اس کی شہہ رگ پر بنے اوپر نیچے تین تلوں کو شدت سے چوم کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگا وہ انکھیں بند کیے گہرے سانس لیتی نشے میں بھی چہرے پر حیا کی سرخ لالی سجائے اس کے سینے میں منہ دے گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی پیشانی پر لب رکھے خود پر جبر کے پہرے بٹھائے اسے خود سے الگ کرتا اٹھا تھا۔۔۔۔

حام مت جاؤ۔۔۔ وہ جذبات سے چور لہجے میں اس سے گویا ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس لاڈ بھری فرمائش پر وہ اس جو گہرا دیکھتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اٹھا کر بیٹھا چکا تھا۔۔۔۔

چینج کر لیں پہلے پھر سوچتے ہیں اس بارے میں۔۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔۔

وہ پھر سے اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیر رہی تھی۔۔۔ جیسے اسکی طلب اور بڑھ گئی ہو۔۔۔۔۔ جب ہی اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے پیچھے کرتے اٹھ کر لائٹ آف کی تھی۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اب کمرے کی تاریکی میں وہ اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ اسے خود کے ساتھ لگائے اسے نائیٹ ڈریس پہنایا تھا۔۔۔ پھر اٹھ کر اس نے لائٹس اون کی تھی۔۔۔۔

وہ سمجھی شاید وہ جانے لگا ہے تب ہی اسکا ہاتھ پھر سے تھاما تھا۔۔۔۔

یہ پھینک دوں۔۔۔۔ اس نے آپنے ہاتھ میں موجود اس کا وہ گھتیا ڈریس اس کو دکھاتے کہا تھا اور پھر اسے ڈسٹ بین میں پھینکا تھا۔۔۔۔

وہ تکیے پر سر رکھے لیٹ گئی تھی اب اور دونوں باہوں سے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔

ایک شرط پر آؤں گا تمہارے پاس پہلے آنکھیں بند کرو اور کروٹ لے کر لیٹو۔۔۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دور سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

وہ منہ بسورتی بازو بیڈ پر گراتی آنکھیں بند کرتی کروٹ بدل کر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ سکون محسوس کرتی اب گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔۔ ارحام نے جھک کر اس کے کان کی چمکتی دودھیا لو کو دانتوں تلے دباتے بھیگا شدت بھرا لمس چھوڑا تھا اور پھر اس پر کمفرٹر درست کرتے کھڑکی کے راستے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے غصے اور اشتعال میں ڈوبتے گاڑی بار کی طرف موڑی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈیتھ باڈی زمین پر پڑی تھی سنئیر فرانسیک ٹیم اس کے اردگرد سارے ثبوت اکھٹے کر رہی تھی۔۔۔ کوئی کھٹا کھٹ کلک کلک تصویریں لے رہا تھا اور کوئی دوسرے ثبوت اکھٹے کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں دور کھڑے چھپے سب سن رہے تھے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ باڈی کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا دیں اور جو ثبوت ملے ہیں ان کو بھی آفس بھجوا دیں۔۔۔ اور جگہ کلئیر کروا دیں حائسم آڈر دیتا فرانسیک ٹیم کے نکلتے ہی گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا مبین چاچا ڈونا نے پاس جا کر پوچھا تھا۔۔۔

وہی جو باقیوں کے ساتھ ہوا بلکل ویسے ہی یہ بچی بھی قتل ہوئی ہے کل ہی تو اس کے ماں باپ اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروا کر گیئے تھے اور آج یہ اللہ سب کی بیٹیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔۔۔۔ مبین چاچا نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

چاچا کیامیں ان ثبوتوں کو دیکھ سکتی ہوں--- فاحا نے مبین چاچا کے ہاتھ میں موجود ثبوتوں کی طرف دیکھتے کہا تھا----

ہاں بیٹا مگر جلدی وہ دوسرا انسپکٹر آہ گیا اس نے دیکھ لیا تو خوامخواہ تماشاکرے گا---

چاچا نے کہا تھا اور فاحانے جلدی سے ان ثبوتوں کی تصویریں لیں تھیں-----اور پھر ڈونا کے ساتھ گاڑی میں آہ کر بیٹھی تھی----

کاش ہم کچھ کر پاتے اس نے درد میں ڈوبے لہجے میں کہا تھا----

انشاللہ ہم ہی اس حیوان کو ڈھونڈ نکالیں گے اینڈ ڈونٹ بی سیڈ--- اچھے کی امید رکھو ہو سکتا ہے ہم اگلی کسی لڑکی کو اس کے قہر سے بچا لیں--- ڈونا نے اسے تسلی دیتے کہا تھا----

ہمم۔ انشاللہ--- فاحا نے پھیکے لہجے میں کہا تھا---

ویسے کیا لگتا ہے اسکو ٹارچر کرنے کا پلان کامیاب ہو گا تمہارا---ڈونا نے گاڑی چلاتے فاحا کے چہرے سے اداسی بھگانے کے لیے کوشش کرتے کہا تھا---

ایک سو ایک کیا دو سو پرسنٹ کامیاب ہو گا--- اس نے پرجوش اندازمیں کہا تھا سب دکھ بھول کر----

ہاہاہاہاہا--- دیکھتے ہیں--- ویسے وہ بہت شاطر ہے----

ڈونا نے گاڑی کا موڑ موڑتے کہا تھا----

یار ڈونا مجھے لگتا ہے وہ گھر گیا ہوگا۔۔۔ اگر تو وہ گھر گیا ہے۔۔۔ تم اس کے گھر والی سائیڈ پر چلو۔۔۔ اس نے ایکسائیٹڈ ہوتے کہا تھا۔۔۔

کیوں اس کے گھر چھتروں کی دعوت اڑانی ہے تم نے اپنے کرتوتوں پر۔۔۔ ڈونا نے اسے اچھنبی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ دن گیاجب وہ ایف ایس سی کو ہاتھ بھی لگا سکے میں نے تو اس کا تماشا دیکھنا تم چلو۔۔۔ڈونا کو استفسار سے کہا تھا اس نے۔۔۔۔ اور ڈونا نے افسوس سے سر ہلاتے گاڑی حائسم کے گھر کے راستے پر ڈالی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کھانا لگا دوں حائسم بیٹا۔۔۔۔ اس کے اندر جاتے ہی نسرین خالہ نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں خالہ کھانا نہیں۔۔۔ دادو اور ذوشی لیٹ گئی کیا۔۔۔۔ بونیا کیسی ہے۔۔۔۔ اس نے ان کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے کر پیتے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی بیگم صاحبہ کہہ رہی تھی تھک گئیں تو جلدی لیٹ گئیں بونیا ٹھیک ہے ذوشی بیٹی کے پاس ہی ہے۔۔۔۔

انھوں اس کے ہاتھ سے خالی گلاس لیتے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں بھی سووں گا اب۔۔۔ کہتے اس نے جیب سے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

ہاں رافع بولو آج آئی تھی وہ میرے روم۔۔۔۔ اس نے سی سی ٹیوی والے لڑکے کو فون کر کے پوچھا تھا۔۔۔

جی سر وہ آپ کی فائل میں سے کچھ پیپر یا کوئی لفافہ لے کر گئی ہے اور وہ۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے یہ تو میں جانتا ہی تھا۔۔۔ باز آنے والی ہڈی وہ ہے بھی نہیں خیر جب لفافے کو کھولے گی تو پتہ چلے گا۔۔۔۔ حائسم نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

مگر سر میری بات تو۔۔۔۔۔

اوکے رافع باقی ڈیٹیل بعد میں ابھی میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔۔ بائے۔۔۔۔کہتے اس نے فون رکھا تھا اور۔ رافع

سر سر۔۔۔۔کہتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

کمرے میں آہ کر اس نے اپنی کیپ اتار کر ٹیبل پر رکھی تھی پھر الماری کھول کر اس نے اپنی لیے نائٹ ٹراوزر اور شرٹ نکالی تھی۔۔۔۔

ایک بھرپور تھکاوٹ بھری انگڑائی لیتے وہ واش روم میں گھسا تھا۔۔۔۔

شاور اون کرتے اس نے شیمپو کی بوتل سے شیمپو لے کر بالوں میں لگایا تھا۔۔۔۔

یہ شیمپو کو کیا ہو گیا۔۔۔ اس نے اچھی طرح بال دھوتے سوچے تھا۔۔۔۔

پھر خود کا جسم ٹاول سے صاف کرتے چینج کر کے دانت صاف کرتے اس نے ماوتھ واش جیسے منہ میں ڈالا تھا ابکائی کی صورت میں باہر پھینکا تھا۔۔۔۔

خوب ساری کلیاں کرتا باہر آیا تھا وہ۔۔۔۔ اور خود سے سمیل محسوس کرتے اس نے جلدی سے پرفیوم کی بوتل سے سپرے اپنی گردن کے پاس پھینکتے سوچا تھا کے کون اس کی چیزوں کے ساتھ اتنی واہیات حرکت کر سکتا ہے۔۔۔۔

ابھی پرفیوم کی سمیل نتھنوں سے نہیں ٹکرائی تھی کے وہ اچھو اچھو کرنے لگا تھا۔۔۔ جان لیوا چھینکو کا سلسلہ شروع ہوا تھا اور جسم پر کھجلی بھی۔۔۔

جسم کو جگہ جگہ سے کھجاتے تنگ آتے وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔

مگر باہر نکلتے ہی اس کا ٹکراؤ نسرین خالہ سے ہوا تھا۔۔۔

کیا مصیبت ہے خالہ یہ میرے کمرے میں کون گیا تھا میری یوز کی چیزوں کے ساتھ کس نے چھڑ چھاڑ کی کبھی اپنی گردن کھجاتے کبھی اپنے بازو کھجاتے چھینکیں مارتے دھاڑتے ہوئے غصے سے اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر میں یہی تو بتانا چاہ دہا تھا آپ کو کے وہ لڑکی آپ کی چیزوں کے ساتھ بھی چھیڑ چھاڑ کر کے گئی ہے شاید اس نے کھجلی سپرے پوش کیا ہے اس لیے آپ کو یہ خارش۔

وہ کہتے کہتے رکا تھا۔۔۔۔

واٹ تم یہ سب مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔۔۔ اپنی کمر کے پیچھے ہاتھ ڈالتے کھجاتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔

کیا ہوا حائسم۔۔۔ مسز دراب بھی کمرے سے نکل ائیں تھیں اور ذوئیشہ بھی اس کی گرج چمک سن کر۔۔۔۔

وہ لڑکی میری ساری استعمال کی چیزوں کو تہس نہس کر گئی اور یہ مجھے اب بتا رہا ہے میرے کپڑوں میں اچھو۔۔۔ کھجلی مار سپرے کر گئی میرے شیمپو میں اچھوو۔۔۔۔۔ پتہ نہیں کیا ملایا۔۔۔۔

میرے ماوتھ واش میں پیٹرول۔۔۔۔۔۔ اچھوووو میرے پرفیوم میں مرچیں۔۔۔۔ اچھو۔۔۔۔۔

وہ تلملاتا ہوا چھنکیں مارتا خود کو رگڑ رگڑ کر خارش کرتا صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

سر میں تو آپ کو۔۔۔ رافع نے بولنا چاہا تھا۔۔۔

اچھا وہ چھوٹی سی لڑکی جو آج ہمارے گھر سے فرار ہوئی تھی تمہارے کمرے سے نکل کر مجھے کہہ رہی تھی کوئی فائل رکھنے آئی ہے اس نے کیا یہ سب کیا۔۔۔

مسز دراب نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چھوٹی سی نہیں ہے آفت ہے پوری آفت بھی نہیں مصیبت ہے۔۔۔ جنگلی ہے۔۔۔۔ اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔ اپنی دادی کی ہنسی دیکھتے۔۔۔۔

بھائی اس کی اور آپ کی کیا دشمنی بھلا۔۔۔۔ ذوئیشہ نے بھی ہنسی کنٹرول کرتے اس کی کمر پر خارش کرتے کہا تھا۔۔۔۔

سیاپائے ہے وہ۔۔۔ میرے کیس میں ٹانگیں پھنسا رہی ہے منع کیا تو اپنی حرکتوں پر اتر ائی چھوڑوں گا نہیں اسے میں اچھو۔۔۔۔ اس نے چھینک مارتے دانت کچکاتے کہا تھا جیسے فاحا اس کے سامنے ہی ہو۔۔۔۔ذوئیشہ نے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

سر میری مانیں آپ۔۔۔۔ تو آپ اپنے سارے کپڑے اتار دیں۔۔۔۔ اس نے نظریں جھکاتے کہا تھا۔۔۔۔

واٹٹٹٹٹٹٹ۔۔۔۔۔ واٹ ربش۔۔۔ دماغ سیٹ ہے تمہارا اس نے اپنے بازوؤں اور کمر کو کھجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جب کے منہ سے الگ اس کے پیٹرول کی سمیل آہ رہی تھی اور چھنکیں مار مار کر ناک الگ سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔ اور بال وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے کسی نے یلو پیسٹ بنا کر اس پر لگا کر کلر کر دیا ہو۔۔۔۔

سر میں تو اس لیے کہہ رہا ہوں کے جو آپ نے کپڑے پہنے ہیں ان کی وجہ سے ہی آپ کو کھجلی ہو رہی ہے----

بلکہ آپ کے کمفرٹر بیڈ الماری کے سارے کپڑوں کا بھی یہی سین ہے مطلب آپ کچھ بھی نہیں پہن سکتے اور اگر پہنیں گے تو بس خود کو ایسے بندرو* آئی مین کھجاتے رہیں گے----

اس نے کہتے کہتے بات ادھوری چھوڑی تگی----

تم----- تم تو پہلی فرصت میں نکلو یہاں سے آؤٹ---- اس نے سی سی ٹی وی کی نگرانی رکھنے والے کو کہا تھا-----

ویسے حائسم کافی ٹائٹ والی ہو گئی تمہاری ساتھ مطلب ایسا بدلہ ہاہاہاہاہا--- سوچا بھی نہیں جا سکتا کوئی اپنے دشمن کو ایسے بھی زیر کر سکتا ہے----

مسز دراب اس کے لال چہرے اور لال ناک کو دیکھ کر اپنی ہنسی کنٹرول کرتیں بولیں تھیں---

ہنس لیں آپ بھی اچھو---- اچھو---- ایک ایک کو اچھو--- دیکھ لوں گا----پتہ نہیں کون سی جان لیوا مرچیں گھسائیں تھی میرے پرفیوم میں----

وہ چھینکتا ہوا بھناتا ہوا بولا تھا-----اور اپنے کمرے میں چلا گیا تھا----

بھائی یہ میں آپ کے لیے لائی ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ذوشی اس کے کمرے میں گئی تھی۔۔۔ ہاتھ میں ڈارک پنک کلر کی ٹی شرٹ اور وائٹ جینز لیے۔۔۔۔

کیا ہے یہ۔۔۔۔ اس نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ میرے کپڑے ہیں پہن لیں۔۔۔ مجھے کھلے ہیں تو آپ کو تھوڑے فٹڈ ہوں گے بٹ ابھی آپ شاور لے کر پہن لیں بکوز آپ کے پاس سارے کپڑے کھجلی سپرے والے ہیں اور آپ کو اریٹیٹ کریں گے۔۔۔۔۔

اس نے اس کی چوڑی باڈی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

دماغ سیٹ ہے تمہارا میں یہ لڑکیوں والے کپڑے پہنوں گا۔۔۔ اس کا پارہ ساتویں آسمان پر تھا۔۔۔

دل کر رہا تھا فاحا کا گلہ دبا دے جا کر۔۔۔۔

پہن لو حائسم ویسے بھی گاڑی میں بیٹھ کر تم نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے اور رات کے بارہ بج رہے ہیں اس ٹائم رش بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔ چلو شاباش۔۔۔

مسز دراب نے پیار سے سمجھاتے ہنسی کنٹرول کرتے کہا تھا۔۔۔۔اب انہیں بھی اس کے جسم پر بنے ریڈ بڑے بڑے نشانوں سے پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔۔

دیکھ لوں گا سب کو۔۔۔ کہتے وہ ذوئیشہ کے ہاتھ سے کپڑے لے کر واش روم گھسا تھا۔۔۔۔اور کوئی حل نہیں تھا اور جسم پر اس کے ایسے لگ رہا تھا جیسے کیڑے دوڑ رہے ہوں۔۔۔ اور خارش کر کر کے اس نے جسم پر زخم بنا لیے تھے ۔۔۔۔۔ شاور لیتے ہوئے اس نے احتیاطاً کسی چیز کا استعمال نہیں کیا تھا۔۔۔ پہلے ہی برا پھنسا تھا۔۔۔ بس پانی سے شاور لے کر باہر نکل آیا تھا۔۔۔ کپڑے پہن کر خود کو آئینے میں دیکھا۔۔کاش ایف ایس سی تم یہاں ہوتی تمہارا خون میں اپنے ہاتھوں سے کرتا۔۔۔۔

خود کو آئینے میں دیکھ کر ضبط کیا تھا خود پر اس نے۔۔۔۔

مگر جب باہر نکلا تو مسز دراب اور ذوئیشہ کے قہقہے ہی نہیں رک رہے تھے۔۔۔۔اس ٹائم وہ کوئی چوڑی سخت جان داڑھی والی دو شیزہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی شرٹ میں بامشکل ایسے لگ رہا تھا جیسے سانس لے پاہ رہا ہو۔۔۔۔ اتنی فٹ شرٹ تھی اوپر سے جینز کی ویسٹ کی وجہ سے اس نے سانس اندر کھینچا ہوا تھا۔۔۔۔

ان کے قہقہے لگاتے چہروں کو غصے سے دیکھتے اُچھو اچھو کرتے ان پر غصیلی نظر ڈالتے وہ گاڑی کی کیز اٹھتا باہر نکال تھا۔۔۔

اوئے ہوئے پنک چھمک چھلو۔۔۔۔ اس کی گاڑی گھر سے نکلتے دیکھ فاحا نے قہقہ لگاتے کہا تھا۔۔

ڈونا فولو کرو۔۔۔ اس سسست پنک چھمک چھلو کو۔۔۔ یقیناً ڈاکٹر کے پاس جا رہا ہو گا باقی کا سین وہاں اون کرتے ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

فاحا نے ڈونا کے کاندھے پر چپت لگاتے کھلکھلاتے کہا تھا۔۔۔۔

ڈونا بھی حائسم کی حالت دیکھ کر ہنسا تھا اور گاڑی اس کی گاڑی کے پیچھے لگا دی تھی ۔۔۔۔

یہ تو وہیں جا رہا جہاں مجھے لے کر گیا تھا۔۔۔۔

اس نے جواد کے کلینک کی پارکنگ میں گاڑی رکتے دیکھ ڈونا سے کہا تھا۔۔۔۔

حائسم نے گاڑی سے اتر کر چھینک مارتے خود کو کھجاتے اردگرد دیکھا تھا۔۔۔ رش نا ہونے کے برابر تھا۔۔۔ اپنی پنک شرٹ ٹھیک کرتا وہ ان کمفرٹیبل فیل کرتا۔۔۔ اپنے موبائل پر جواد کا نمبر ملا رہا تھا۔۔۔۔

ہیلو جواد۔۔۔۔ کلینک میں رش تو نہیں۔۔۔ اس نے گاڑی بھی اندھیرے میں کھڑی کی تھی۔۔۔اور اب ادھر ادھر دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں یار رش تو نہیں۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔

اچھا کیا تم مجھے اپنے کلینک میں پارکنگ پر میری گاڑی میں آہ کر چیک کر سکتے ہو۔۔۔

حائسم نے راز داری سے پوچھا تھا۔۔۔

واٹ---- دماغ ہل تو نہیں گیا تمہارا---- اپنا سارا سامان اٹھا کر باہر لاؤں تمہیں اپنے کلینک کی پارکنگ میں تمہاری گاڑی میں بیٹھ کر تمہیں چیک کرنے کے لیے--- یہاں تک آہ گئے تو اندر بھی آہ جاؤ--- کھسکو---

جواد نے افسوس سے سر ہلاتے کھٹاک سے فون بند کیا تھا---

مجال ہے جو یہ میری سچویشن کبھی سمجھے---- وہ گاڑی میں پڑے پیپرز اٹھاتے ان کو اپنی آنکھوں سے تھوڑا نیچے رکھتے اندر کی طرف بڑھا تھا----

چل ڈونا آہ جاپنک نندر کا تماشا دیکھنے کا وقت ہوا چاہتا ہے---- فاحا نے ڈونا کا ہاتھ کھینچ کر باہر نکالا تھا---- اور اس طرف بڑھی تھی جہاں حائسم خود کو کھجاتے جا رہا تھا----

راستے میں کتنی نظریں اس پر اٹھیں تھیں اور اسے دیکھ رہیں تھیں وہ خود کو اس وقت خود بھی جوکر لگ رہا تھا----

جواد کے افس کے اندر گھستے اس نے جلدی سے پیپر پیچھے کیے تھے اور کرسی پر بیٹھا تھا--

ہاہاہاہاہا----- ہاہاہاہاہاہا---- ہاہاہاہاہا----

اس کی حالت دیکھ کر جواد کا نا رکنے والا قہقہ بلند ہوا تھا----پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ بس ہنسے جا رہا تھا----

ڈونٹ ٹیل می تو مجھے یہاں ہنسانے آیا ہے ہاہاہاہاہاہا بندروں کی طرح خود کو کیوں کھجا رہا ہے---

ہاہاہاہاہاہا----

اس نے کرسی پر بیٹھے لوٹ پوٹ ہوتے کہا تھا----

میں تیرے دانت توڑ دوں گا بوتا اوور نا ہو---- ال ریڈی غصے میں۔ ہوں یہ نا ہو کے تم میرے ہاتھوں مر جاؤ----

شرٹ میں جھکڑے اپنے جسم میں سے پھنسا پھنسا سانس لیتے غراتے ہوئے کہا تھا اس نے----

اچھا اچھا ٹھیک ہے ڈراؤ تو نا یہ بتاؤ ہاہاہاہا یہ حالت کی کس نے--- اس نے ہنسی کو کنٹرول کرتے کہا تھا---

اچھا ہوتا وہ بیمار مرغی اسی دن مر جاتی--- تو آج میں اس حالت میں نا پہنچتا--- کھجلی مار سپرے مرچوں والا پرفیوم میرے----

ہاہاہاہاہا کھجلی مار سپرے حائسم ہاہاہاہاہا--- وہ فاحا سلط----

تو کیوں چاہتا ہے مرنا--- اس کے ٹیبل پر رکھی سیزر اٹھاتے اس کی طرف کرتے وہ اب غصے میں غرایا تھا----

اچھا اچھا میں چیک کرتا ہوں--- اپنی بتیسی کو کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کرتے اس نے کہا تھا اور پھر اس کا چیک اپ کیا تھا--- انجکشن لگا کر ایک ٹیبلٹ اسے اسی وقت کھلا دی تھی اور باقی کی پریسکرپشن اس کے ہاتھ میں تھمائی تھی----

آہ جاؤ--- آہ جاؤ ڈونا---- یہاں ڈنگروں کا ہی علاج ہوتا ہے یہ ڈاکٹر ملٹی ٹیلینٹڈ ہیں--- فاحا نے ڈونا کے ساتھ اندر آتے حائسم کو اور جواد کو دیکھتے کہا تھا----

ایکسکیوزمی مس--- حائسم کو فاحا کو غصیلی نظروں سے دیکھتے جواد نے فاحا سے کہا تھا---

وہ سر ایکچوئلی ہمارے پاس ایک بندر ہے ویسے تو اس کا نام ہم نے سست کچھوا رکھا تھا---- مگر آج سے وہ میرے لیے پنک چھمک چھلو ہو گیا ہے----

تو کیا ہے ناں سر اس کو کھجلی لگ گئی ہے اور اچھو اچھو---

چھنکیں بھی---- تو کیا کوئی علاج ہے آپ کے پاس----

اس نے حائسم کے اردگرد گھومتے ڈونا کو آنکھ مارتے ہاتھوں کو نچاتے بڑے پر تپاک انداز میں متبسم ہوتے کہا تھا--

نہیں مس یہ انسانوں کا ہوسپٹل ہے اور یہاں جانوروں کا علاج نہیں ہوتا تو آپ کسی ویٹرنٹی ہوسپٹل جائیں----

حائسم کے چہرے پر دھمکتا غصہ۔ دیکھتے پھنسی پھنسی ہنسی ہنستے جواد نے کہا تھا----

اوہ--------رئیلی پر مجھے تو کچھ اور ہی---اس نے ہونٹوں کو گھول کرتے حائسم کی طرف دیکھتے بات ادھوری چھوڑی تھی----

اوکے حائسم میں زرا پیشنٹ دیکھ لوں--- جواد نے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت سمجھیں تھی---- حائسم کا غصہ دیکھ کر سمجھ گیا تھا کے اب اس لڑکج کی خیر نہیں---

اوہ ڈونا--- یہ ڈاکٹر تومان ہی نہیں رہا کے یہاں----

چلو فاحا--- اس سے پہلے کے وہ غصے میں پھٹے اور ہم دونوں کی گردن مڑوڑ دے----

ڈونا نے اس کے پاس ہوتے اس کیبازا کھینچتے راز دارانا طریقے سے کہا تھا---

تم چلو ڈونا آتی ہوں میں----

اس نے ڈونا کو جانے کا کہا تھا--- اور وہ بھنویں اچکاتا چلا گیا تھا---

تو---- کیسا لگ رہا پے مسٹر حائسم ولید خان دا سنئیر ایس اچ او----

چچچچچچچ- ن--- نہیں مسٹر دی سست کچھوے عرف پنک چھمک چھلو تمہیں کیا لگا تھا فاحا سلطان چوہدری تم جیسے تھرڈ کلاس بندر کو ایسے ہی چھوڑ دے گی----

ویسے بڑی ستھری ہو گئی ہے تمہارے ساتھ----

ہاہاہاہاہا بہت کیوٹ لگ رہے ہو خود کو بندروں کی طرح کھجاتے----

اینڈ افکورس مائی فیورٹ ڈارک پنک کلر میں توپپو ہی لگ رہے ہو شہزادے-----

اس نے آگے بڑھ کر اس کے پاس تھوڑا سا جھکتے اس کی داڑھی سے بھری توڑی کو پکڑتے ہلاتے کہا تھا۔۔۔

ویسے کہو تو میں ہیلپ کر دوں کہتے ہی اس نے اس کی گردن کے پاس اپنے ناخنوں سے خراشیں لگائیں تھیں۔۔۔۔جیسے اسے کھجا رہی ہو۔۔۔۔

وہ بس چپ چاپ اپنی مٹھیاں بھینچے اس کی ہر حرکت نو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آئندہ مجھے دن میں تارے دکھانے سے بہتر ہے کے خود کے انجام کو سوچ لینا۔۔۔۔ اب تم کیا تمھاری سانسوں میں جذب ہوئے میری طرف سے ملے پٹرول کے قطروں کی خوشبو کو بھی فرق پڑے گا۔۔۔

کافی دن تمہارا ٹیسٹ جو خراب رہنے والا ہے۔۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

کیا ہوا صدمے ۔یں ہو کوئی نہیں کیری اون۔۔۔۔ اس کو خود کو گھورتے دیکھ ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ کہا تھا ۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔کوئی نہیں کوئی نہیں ہوتا ہے جب دماغ پر اثر پڑتا ہے شاک لگتا ہے۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ نیکسٹ ٹائم ایف ایس سی کو بچی سمجھ کر نقصان پہنچانے کی یا اس کے کرئیر کے راستے میں آنے کی کوشش ناکرنا ورنہ۔۔۔

میرا بدلہ لینے کا سٹائل تھوڑا مختلف ہے---

اس کے منہ کے آگے تین دفعہ چٹکی بجاتے وہ جانے کے لیے مڑی تھی----

جب وہ جھٹکے سے اٹھا تھا اس کی نازک بازو کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں پکڑے اس کی کمر کے پیچھے کرتے---

ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے اس ہاتھ مجی اس کے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو جھکڑے اس کے بالوں سے بینڈ کھینچ کر دور پھینکا تھا------

پھر اس کو دیوار کے ساتھ پن کیا تھا اور اس کے چہرے پر جھکا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے----- وہ غصے میں بھپری تھی----- کھلے سلکی بال کچھ اس کے کاندھے پر بکھرے تھے اور کچھ منہ پر آئے تھے----- خود وہ اس کی چوڑی جسامت کے آگے کسی چھوٹی سی چوزی کے علاوہ کچھ نہیں لگ رہی تھی----

Urdu Novels Ghar

اور پھر اس کی اپنی کلائیوں پر گرفت۔۔۔ چاہ کر بھی وہ مچلتی ہوئی اس سے ایک انچ بھی نا پیچھے ہو سکی تھی اور نا ہل سکی تھی۔۔۔۔۔

تمہارا تو ہو گیا۔۔۔ اب میں؟؟؟؟؟ میری باری۔۔۔۔ اس نے خود کو حتی الامکان نارمل کرتے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے بلکل قریب کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے متبسم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔ چ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔ اس نے اس کی آنکھوں سے آنکھیں چراتے کہا تھا۔۔۔

ایف ایس سی تارے تارے بہت کھیل لیا میں نے تم۔۔۔۔۔۔

تو چلو آج تمہیں میں جنت دکھاتا ہوں۔۔۔ ایک ایسی جنت جس کا تمہیں ہر منظر سہانا لگے گا تمہاری قسم۔۔۔۔۔

ہاں اگر تم بھی اس کے بدلے میں مجھے میرے طریقے کی جنت مجھ سے زیادہ اچھے والے طریقے سے دکھاؤ گی تو اس کھیل میں اور مزا آئے گا تمہاری قسم۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔ اور اپنے اسی ہاتھ کے انگھوٹھے اور انگلی کے درمیان اس کی کان کی لو کو پکڑ کر دبایا تھا اتنی زور سے کے وہ جھرجھری لیتی کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

سسسی۔۔۔۔ اس کے منہ سے آواز نکلی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری قسم ہر درد میٹھا جان لیوا ہو گا۔۔۔ اس کے کان کے پاس ہونٹ لاتے ایک انچ کے فاصلے پر ہونٹ رکھتے اس نے گہرا سانس لے کر فلائنگ کس اچھالی تھی۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی تپش کان کے روئے روئے سے ٹکرائی تھی کے وہ پوری کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔

د۔۔۔۔د۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔ح۔۔۔۔حا۔۔۔۔حاسُم۔۔۔۔

یہاں نہیں کہیں دور چلتے پھر تم دکھانا۔۔۔۔

اور میں جی بھر کر دیکھوں گا۔۔۔ ویسے بھی بہت تھک گیا ہوں۔۔۔۔

بیمار بھی ہوں۔۔۔۔ جوان سہارا ہو گا تو آج رات اس تھکاوٹ زدہ جسم کے سکون کے لیے۔۔۔۔

شٹ اپ--- مسٹر حائسم ولید خان--- اپنی اوقات میں رہو--- اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ اس کی بات کاٹتی خونخوار انکھوں سے اسے دیکھتی بری طرح دھاڑی تھی اس پر-----

اوقات دکھائی کہاں ہے تمہیں ابھی فاحا سلطان چوہدری----- اوقات تو تمہاری پتہ ہے کیا ہے--- چند سیکنڈز میں تمہیں استعمال کر کے کچرے کے ڈھیر پر پھینک دیا جائے----

وہ اس سے ڈبل آواز میں اس کی پتلی گردن کو بری طرح جھکڑے دھاڑا تھا--- اب وہ جو تھوڑا بہت سر ہلا کر اس سے اپنا آپ چھڑوا رہی تھی وہ بھی نہیں کر پا رہی تھی -----الٹا اس کی سخت گرفت میں اب اسکی آنکھوں میں نمی ہلکورے لینے لگی تھی----

کیا ہوا درد ہو رہا ہے--- اتنی جلدی---- ایسے کیسے----

چچچچچچ----- فاحا سلطان چوہدری تو بچی ہے ہی نہیں---- لیکن فاحا سلطان چوہدری بچوں کی طرح آنسو بہا رہی ہے ویری بیڈ-----

کہوں تو اپنے ہونٹوں سے ان انمول آنسوؤں کو چن کر میں خراج بخش سکتا ہوں---- جسٹ فور یو---- ویسے تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے میرا ٹیسٹ اتنا بیڈ نہیں پر میں کسی بیمار مرغی کی انکھوں میں آنسو بھی تو نہیں دیکھ سکتا----

اس کی لال ہوتی انکھوں سے نکلتے گرم سیال پانی کو دیکھ کر افسوس سے طنز کرتے وہ اپنے ہونٹوں کو اس کے گلابی رخسار کے پاس لایا تھا کے اس نے جھٹکے سے رخ موڑ کر اپنا سر پیچھے کیا تھا۔۔۔

اوہ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔ تم ہی تو چاہتی تھی یہ نزدیکی یہ سب کچھ کر کے میری انٹینشن حاصل کر کے میرے بستر تک۔۔۔۔

اتنا بولو حائسم ولید خان جتنا سہنے کی ہمت ہو۔۔۔ اس کی بات سن کر وہ ہتھے سے اکھڑی تھی۔۔۔ اندر بہت کچھ ٹھوٹ پھوٹ ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کے لفظ چابک کی طرح لگے تھے اس کے جسم پر۔۔۔۔

سہنے کی تو بہت ہمت ہے دیکھ نہیں رہی تم جیسی غلاظت کی سانسوں کو قابو میں لیے کھڑا ہوں اس سے زیادہ کیا سہوں گا۔۔۔۔

اس نے اب اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی نازک پتلی کمر میں انگلیاں دھنساتے فخریہ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا اسی غلاظت نے حائسم ولید خان کو لوگوں سے منہ چھپانے پر مجبور کیا تھا۔۔۔ کیوں ایسی حرکتیں کر کے خود کو مزید میری نظروں میں گرا رہے ہو۔۔۔۔

کیا تم نہیں جانتے زخمی شیرنی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس پر غرائی تھی۔۔۔ دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے اور دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے نفرت اور خونخواری تھی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا زخمی شیرنی۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔ ویسے اس زخمی شیرنی کی سانسوں کی خوشبو بہت مسہور کن ہے۔۔۔ اور بقول تمہارے میرے منہ کا ذائقہ کافی دن پٹرول کے قطروں کی وجہ سے خراب رہنے والا ہے۔۔۔

تو کیوں نا اس خوشبو کو سانس سانس پیا جائے اس کے تپے ہوئے سرخ چہرے کو دیکھتے گھمبیر لہجے میں کہتے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں ہوتی سنسناہٹ کو جھنجوڑ گیا تھا وہ۔۔۔۔۔

جواب میں وہ اس کی قدر بے باکی پر اس کی اتنی نزدیکی پر اور اس کے جان لیوا تاثرات پر کھڑ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔اور منہ سے ہچکی نکلی تھی۔۔۔۔ کیسی صورتحال تھی کے نا خود کو بچا پاہ رہی تھی اور نا ہی خود سے اس دیو ہیکل جن کو الگ کر پاہ رہی تھی۔۔۔۔اوپر سے ڈونا کو بھی باہر بھجوا چکی تھی۔۔۔

بہت پچھتاؤ گے تم۔۔۔۔ اس نے کرب سے کہا تھا۔۔۔

پچھتاووں میں رہنا حائسم ولید خان نے سیکھا ہی نہیں مجھے زخمی کر کے کیا سوچ رہی تھی یو نہی شوخیاں دکھا کر چلی جاؤ گی۔۔۔ کیا سمجھ رکھا تھا مجھے۔۔۔۔ ننھا کاکا یہ چٹکلا جس کا تم مذاق بنا

رہی تھی۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔میری ایک پرسنٹ للکار نے ہی تمہیں ڈھیر کر دیا باقی کا نائنٹی نائن پرسنٹ۔۔۔۔ کہاں؟؟؟؟

اس نے چنگھاڑتے ہوئے کہا تھا اور آخر میں بھنویں اچکاتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

خود کی خیر چاہتی ہو میرے چنگل سے نکلنا چاہتی ہو تو۔۔۔۔۔ تم ڈیپ کس کرو گی مجھے ابھی اور اسی وقت۔۔۔ آدر وائز سٹے ہئیر آئی ہیو نو پرابلم میں ایسے ہی اپنی باہوں میں لیے کھڑا رہ سکتا ہوں تمہیں۔۔۔۔

اس نے اس کی کلائیوں کو بری طرح مڑوڑتے سرخ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اپنی بکواس بند رکھو۔۔۔ میں جانتی تھی کے تم گھٹیا ہو مگر اتنے گھٹیا ہو میں چاہ کر بھی نہیں سوچ سکی۔۔۔۔ لعنت ہے تم پر اور تمہاری سوچ پر۔۔۔۔

وہ کلائیوں کا درد برداشت کرتے بولی تھی۔۔۔۔

آئی نو جب انسان کو شاکڈ لگتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے ایسا بٹ کوئی نہیں تم سوچ لو۔۔۔ میں یہی ہوں میرے ہونٹ بھی۔۔۔۔ اور تم بھی۔۔۔۔۔ اور تمہارے قیامت خیز ہونٹ بھی۔۔۔۔

دفعتاً اس نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے گہری نظروں سے کہا تھا کے وہ اس کی بات سن کر شرم سے پانی پانی ہوئی تھی----

ڈ---ڈ---ڈاکٹر ن---نرس پ--- یز ہیلپ کوئی مجھے بچاؤ اس جنگلی جانور سے----

اس نے اب اس کو جواب دینے کی بجائے چلانا شروع کر دیا تھا----

ہاہاہاہاہاہا---- ابھی آواز کسی تک نہیں پہنچی میں تو چاہتا ہوں تم اور زور سے چلاؤ سب آئیں اور پھر پتہ کیا ہو میں اس خبر کو اپنے مطلب کا رنگ دے کر تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا غلام بنا لوں----

اپنا نام دے کر کیوں کے اکثر معاملوں میں ایسا ہی ہوتا ہے نا لڑکی لڑکے کے ساتھ اس سچویشن میں پکڑی جائے تو لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کے وہ اس لڑکی عزت کی خاطر اس سے اس کی شادی کروا دیں----

اس نے رازدارانہ طریقے سے اس کے کان کے پاس جھکتے کہا تھا----

اس کی بات سن کر وہ ڈر گئی تھی---- اگر واقعی کوئی اسے اس حالت میں دیکھ لیتا تو کیا عزت رہ جاتی سب کے سامنے اس کی اس کے خاندان کی اور گھر پر کیابتاتی کے رات کے اس پہر وہ ایک ہسپتال کے کلینک روم میں اس کے ساتھ کیا کر رہی ہے---سوچ کر ہی اسے اپنا وجود گناہگار لگا تھا----

کیا چاہتے ہو۔۔۔ اپنے آنسوؤں کو پیتے اس نے بے تاثر نظروں سے کہا تھا۔۔۔

ڈیپ کس۔۔۔ اس نے سرد اور سپاٹ لہجے میں اس کے جسم کی گہرائیوں میں کھوتے کہا تھا۔۔۔

د۔۔۔دیکھو حائسم تم اپنا کام۔۔۔۔

اس کمرے سے تم اسی صورت باہر جاؤ گی فاحا سلطان چوہدری جب تک تم مجھے کس نہیں کر دیتی آدر وائز اٹس ال اون یو۔۔۔۔۔

اس نے کٹیلے لہجے میں بات کاٹی تھی۔۔۔

دیکھو حائسم میں یہ نہیں کر سکتی ہم ایک دوسرے کے لیے نا محرم۔۔۔۔

اوہ شٹ اپ نا محرم اور محرم کی بات تمہارے منہ سے اچھی نہیں لگتی مس فاحا سلطان چوہدری۔۔۔۔

اتنی تم پاکباز ہو تو اس وقت آدھی رات اس کلینک میں کیا کر رہی ہو وہ بھی اس ڈیڑھ فٹیے ڈونا کے ساتھ اور کسے پتہ کتنی راتیں اس کے ساتھ بھی۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے چپ ہوا تھا۔۔۔۔

فاحا نے اس کے لفظوں پر درد اور کرب سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔ وہ جانتا ہی کیا تھا اس کے بارے میں پھر کیوں بات بے بات اس کی ذات اس کے کردار کو نشانہ بنا رہا تھا۔۔۔ خود کو اس کی ذات کے سامنے اپنے لفظوں سے شیطان بنا رہا تھا ۔۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ حائسم ولید خان ہے وہ اسے تب تک نہیں چھوڑے گا جب تک وہ اپنی کہی بات کو پورا نا کروا لے اس سے۔۔۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کے اس کے آگے اب اس کی منت فضول ہے وہ ٹکرائی تھی اس سے تو اب اسے پاش پاش بھی ہونا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی فاحا سلطان چوہدری تھی۔۔۔ کمزوری میں ہارنا اس نے بھی نہیں سیکھا تھا۔۔۔مگر اس کے لفظوں کے تازیانے

اس نے اب اپنی ہچکیوں کو روکا نہیں تھا۔۔۔

رونا بند کرو یہ ڈرامے کرو گی تب بھی نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔ شکر کروں یہ ڈیمانڈ میں نے سب کے سامنے نہیں رکھی ۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے بال پکڑ کر مٹھیوں میں جھکڑتے کہا تھا۔۔۔

اس کے بالوں کے ساتھ سر کی جلدی بھی کھینچی تھی پیچھے کی طرف۔۔۔

اپنے تھرتھراتے لبوں پر زبان پھیرتے اس نے حائسم کی خونخوار آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں ضد تھی بے مہر حکم کی۔۔۔اپنی نم پلکوں کو گراتے۔۔۔۔

خود میں ہمت کرتی آنکھیں بند کرتی وہ اپنے چہرے کو اس کے چہرے کے قریب لائی تھی اور ہونٹوں کو آس کے ہونٹوں کے پاس----

وہ اس کے نازک چہرے پر تیکھی ناک اور آنسوؤں سے تر چہرے پر نظریں گاڑے کھڑا تھا---

تھرتھراتے نازک بھرے بھرے گلابی لبوں نے حائسم کو جھنجھوڑا تھا--- سہما ڈرا خوفزدہ چہرہ کیا کچھ نہیں کہہ رہا تھا اس سے-----وہ تلخی سے مسکرایا تھا---

اس سے پہلے کے وہ اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھتی اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا اتنی بے دردی سے اسے پیچھے کو پھینکا تھا کے وہ کراہ کر رہ گئی تھی----

مس فاحا سلطان چوہدری یہ ہے تمہاری اوقات---- اسے نیچے گرا کر وہ قہقہ لگاتا اس کے پاس جھکا تھا----

تم میرے منہ لگنے کے بھی قابل نہیں ہو---- نیکسٹ ٹائم میرے گھر سے میری چیزووں سے دور رہنا----

ورنہ اتنے کتے چھوڑوں گا تم پر کے مرنے کے بعد بھی کبھی زندگی کی خواہش نہیں کرو گی-----

حائسم ولید خان راہ چلتی لڑکیوں کو اپنی سانسیں چننے کی اجازت تو کیا اپنی جوتی کی خاک چننے کی اجازت بھی نا دے---- ہونہہ----

اس کے جبڑے کو پکڑ کر کھینچ کر جھنجھوڑتے وہ ایک منٹ رکے بغیر وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

اور پیچھے اسے بد کردار غلاظت کا ڈھیر" اورپتہ نہیں کیا کیا کہتا بے مول کر گیا تھا۔۔۔۔

اس کے لفظ اس کے جملے کسی تازیانے کی طرح اس پر لگ رہے تھے۔۔۔۔

اچھا ہوا حائسم ولید خان تم خود مجھے دھتکار گئے ورنہ تمہارے ہونٹوں پر تھوک کر تمہاری اوقات تمہیں اچھے سے یاد کرواتی کے پھر کبھی تم کسی لڑکی کو کمزور سمجھ کر اس پر اپنی مردانگی کا روعب نا جھاڑتے۔۔۔۔۔ نخوت سے دانت کچکاتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔کافی دیر بعد ہمت کرتی اپنے آنسو صاف کرتی وہ اٹھی تھی اپنا بینڈ پکڑ کر بال باندھے تھے۔۔۔ اور آنسو پیتی باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

آر یو اوکے اتنی دیر لگا دی۔۔۔۔اس کے گاڑی میں بیٹھتے اس کی سرخ آنکھوں اور سرخ ناک کو دیکھتے پوچھا تھا ڈونا نے۔۔

کچھ نہیں گھر چلو ڈونا۔۔۔ اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔

اس نے کچھ کہا کیا فاحا۔۔۔۔ ڈونا نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

ڈونا پلیز گھر چلو۔۔۔ اس نے روتے ہوئے منت کی تھی۔۔۔۔

اوکے ریلیکس۔۔۔۔ ڈونا نے اسے ریلیکس کرتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مجھے اس پزل باکس کے بارے میں کچھ ڈیٹیلز مل سکتیں ہیں----

ارسم نے پزل باکس بنانے والی کمپنی سے رابطہ کیا تھا اور پھر وہاں کے اونر کے سامنے جا کر بیٹھا تھا----اور اس سے پوچھ رہا تھا----

یہ پزل باکس کافی یونیک ہے ایسا پزل باکس میں شاید لائف میں فرسٹ ٹائم دیکھ رہا ہو--- یہ کچھ الگ طریقے سے ڈیزائن کیا گیا ہے---

مگر اتنا میں گارنٹی سے کہہ سکتا ہوں کے یہ پاکستان کی کسی کمپنی کا بنا ہوا نہیں لگ رہا----

اس نے پزل باکس کو دیکھتے کہا تھا----

آر یو شور--- ارسم نے۔ پوچھا تھا---

یس شور اس پر کننده اس نام کے نیچے جو یہ ایس ٹی کا لوگو ہے اس کی وجہ سے میں پہچان پایا یہ---- چائنہ کی پزل اینٹم کمپنی کے اونر سیز ٹیمبر کا لوگو ہے--- اور یہ خاص وہیں سے بنایا گیا ہے----

اس نے ارسم کی معلومات میں مزید اضافہ کیا تھا----

اوکے تھینکیو سوچ سر---- فور انفارمیشن---

وہ شکریہ کرتا اس سے مصافحہ کرتا باہر نکلا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

بھائی آپ تیار ہیں جانے کے لیے کل--- بیربل نے اس کے کمرے میں آ کر پوچھا تھا اس سے----

ہمممم تیار تو ہوں میں مگر میں نے ایک چیز سوچی ہے--- مومن نے کافی کا گھونٹ بھرتے کہا تھا----

اگر ہم ذوئیشہ کو ہی اس کے بھائی کے سامنے لا کر کھڑا کر دیں تو---

مومن نے کچھ سوچتے کہا تھا---

کیا مطلب بھائی میں کچھ سمجھا نہیں---- بیربل نے حیرانگی سے پوچھا تھا----

مطلب یہ کے اگر ذوئیشہ حائسم سے کہے کے وہ تم سے محبت کرتی ہے اور تم سے شادی کرنا چاہتی ہے تو وہ اپنی بہن کی محبت میں کبھی بھی انکار نہیں کرے گا----

مومن نے کافی کا کپ دوبارہ سے لبوں کو لگاتے کہا تھا---

مگر وہ ایسا نہیں کرے گی بھائی وہ ڈرتی ہے مجھ سے نفرت کرتی ہے----پھر وہ کیوں اپنے بھائی کو منائے گی----- بیربل نے بیزاریت سے کہا تھا----

دیکھو بیربل وہ بیربل سے نفرت کرتی ہے مومن سے تو نہیں اگر میں اس کے سامنے جاکر اس کو یقین دلاؤ اپنی محبت کا ---- اور اس کے ڈر کا رازدار بن جاؤ تو----

جب میں اسے ہر طرح سے پروٹیکٹ کروں گا تو وہ میرے ہر کہے کو مانے گی۔۔۔ بقول تمہارے وہ اس لڑکے کے پاس بھی تو اس لیے رہی اور اس پر ٹرسٹ کر کے اس کے ساتھ ہوسپٹل گئی۔۔۔ کیونکہ وہ کائنڈ تھا اس کے لیے۔۔۔۔

تو اگر کسی بہانے سے میں اسے تمہیں ڈراتا دیکھ لوں اور اس کا ہم راز بن کر اسے پروٹیکٹ کروں اس کے نزدیک ہو جاؤں تو وہ میرے قریب ہو جائے گی۔۔۔ اور جب ایسا ہو گیا تو اس وقت وہ ہمارے بس میں ہو گی۔۔۔اس گرم لوہے کی مانند جسے ہم جیسے چاہیں مولڈ کر لیں۔۔۔۔

مومن نے اس کو بڑی چلاکی سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ کیا وہ مجھ سے شادی کرنے کے لیے اپنے بھائی سے ٹکر لے سکتی ہے۔۔۔۔

بیربل نے کہا تھا۔۔۔

بلکل لے سکتی ہے۔۔۔۔ دیکھو پیار میں لوگ بہت کچھ کر لیتے ہیں۔۔۔اور رہی بات ذوئیشہ کی تو ایسے لوگ جو ڈر میں مبتلا ہوتے ہیں انہیں اپنے ڈر سے لڑنے کے لیے کسی نا کسی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے اور ہم اس کا وہ سہارا بنیں گے۔۔۔۔

مومن نے گہری سوچ میں جاتے کہا تھا۔۔

یعنی اس کا ڈر بھی اور اس کی ہمت بھی۔۔۔ میں ڈر پیدا کروں گا جیسے میں پہلے کر رہا ہوں اور آپ ہمت بڑھائیں گے اس کی۔۔۔ اور اس طرح سے ہم اس کے دماغ سے کھیلتے ہوئے اس کے دل تک پہنچیں گے رائٹ۔۔۔

بیربل نے انگلیاں پیانوں کی طرح بجاتے ہوئے کہا تھا۔۔

ایگزیکلی۔۔۔ اب تم میری ملاقات کب کرواؤ گے اس سے۔۔۔۔

مومن نے پوچھا تھا۔۔۔

آج گیا تھا میں اس کی طرف اپنی دوست سے بات کر رہی تھی کل اس نے اس کی بارات پر جانا ہے وہیں آپ اس کی ہمت بنیں گے اور میں اس کا خوف۔۔۔۔

بیربل نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔ وہ خیالوں ہی خیالوں میں خوش ہونے لگا تھا۔۔۔

بیربل حائسم ولید خان ایس ایچ او ہے اتنی بڑی سیکیورٹی ہوتی ہے اس کے گھر کے چاروں اطراف اور پھر میں نے یہاں تک سنا ہے کے سی سی ٹی وی کیمراز اس کے گھر کی نگرانی کرتے ہیں۔۔۔۔

پھر بھی تم ذوئیشہ کے کمرے تک کیسے پہنچ جاتے ہو۔۔۔۔

مومن نے حیرانگی سے اپنی الجھن دور کرنے کے لیے پوچھا تھا۔۔۔

سمپل ہے بھائی اس گھر کی ایک ملازمہ میری مٹھی میں ہے نسرین خالہ ہاہاہاہاہا۔۔

اور رہی بات یہ جاننے کی کے ذوئیشہ کے کمرے میں کیمراز ہیں تو اس کی طرف سے بے فکر ہو جائیں اس کو کہہ کر ہی میں نے وہاں سے کیمراز ہٹوائے تھے اس کے گلے پر چھری رکھ کر کہا تھا کے کوئی بھی بہانہ کر کے اپنے کمرے سے کیمراز ہٹوا لے اور یہی ہوا تھا---

اگلے دن اس کے کمرے سے کیمراز غائب تھے----

بیربل نے بڑی مہارت سے اپنی کاروائی بتائی تھی---اوپسسسسس خطرناک بیربل--- مومن نے بات سنتے قہقہ لگایا تھا اور بیربل بھی اس کا ساتھ دینے لگا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

گاڑی بار کے سامنے روک کر اس نے اترتے ہوئے گاڑی کے شیشے میں دیکھا تھا جہاں اس کے نچلے لب کے پاس لپ اسٹک کے نشان تھے---- اس نے گاڑی میں پڑے ٹشو بوکس میں سے ٹشو نکال کر اپنے ہونٹوں کے پاس لپ اسٹک صاف کی تھی پھر کان کے پاس سے اور گردن پر سے مارکس صاف کیے تھے----

ٹشو پھینکنے کی بجائے اس نے پاکٹ میں رکھا تھا--- معنی خیز تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے----

چل بتا میری بیوی کو ڈرنک تو نے سرو کی تھی نا کس سے پوچھ کر اور کیوں---- ؟؟؟؟

ارحام اندر جاتے ہی کاونٹر پر کھڑے لڑکے کا گریبان پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے نیچے گراتے کہہ رہا تھا--

ارحام بھائی چھوڑیں اسے اس نے تو ہیلپ کی پے رہی بات بھابھی کو ڈرنک دینے کی تو جب وہ اس پر چلائیں گی مانگیں گی... تو وہ ایز آہ ویٹر سرو کرے گا ہی وہ یہاں کا نوکر ہے مالک نہیں---

ہم یہاں اپنی مرضیاں نہیں چلا سکتے---- آپ کو تو اس کا شکر گزار ہونا چاہیے اگر یہ مجھے کال کر کے نا بتاتا تو ہم کیسے آج انہیں بچا پاتے----

بلال نے ارحام کو روکتے اس ویٹر کو اٹھاتے کہا تھا----

کس کی حرکت ہے یہ---- مجھے اس کا ابھی اور اسی وقت نام چاہیے ورنہ خدا کی قسم بلال اس بار کو تم سب سمیت جلا کر راکھ کر دوں گا----

اس نے خونخوار نظروں سے انگلی اٹھاتے وہاں موجود ایک ایک شخص کو وارن کرتے کہا تھا---

دیکھو ارحام وہ جو کوئی بھی ہے تمہارا اپنا ہی ہے اس بار کا کوئی بھی ویٹر یا ملازم اس کام میں شامل نہیں پے اس نے بڑی مہارت سے پہلے یہاں سے کیمراز ڈسکنکٹ کیے اور پھر اپنا کام کیا---

اب کی بار۔۔۔ بار کے اونر نے نہایت نرمی سے ارحام کو سمجھاتے کہا تھا۔۔۔ کیونکہ ارحام کا غصہ دیکھ کر اس کی خود کی بھی حالت پتلی ہو گئی تھی۔۔۔۔

تمہارے کہنے کا مطلب ہے کے تمہارے کیمراز میں بھی کوئی ثبوت نہیں۔۔۔وہ اس بار اونر کا گریبان پکڑ کر حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔

سر وہ لڑکی کوئی نیو ہی تھی۔۔۔۔ مجھے لگا آج ہی ڈیوٹی پر آئی ہے۔۔۔۔ وہ ہی میڈم کو ایک سائیڈ لے کر گئی تھی اور ان کی ڈریس چینج کروائی تھی۔۔۔۔

اس ویٹر نے بتایا تھے۔۔

کیا مطلب وہ ڈریس ایشال گھر سے نہیں پہن کر آئی تھی۔۔۔ ارحام نے وسوسوں کو پیچھے دھکیلتے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں سر میڈم گھر سے اہک لانگ ٹاپ اور جینز میں آئیں تھیں فل ڈریسنگ میں۔۔۔۔ اس نے جھجھکتے بتایا تھا۔۔

تو کہیں اس نے ایشال کی ڈریس چینج کرتی کی ویڈیو۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچے اپنے اندیشوں پر اپنا سر نفی میں ہلاتا گویا ہوا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری ارحام ہم اس ویڈیو کا کچھ نہیں کہہ سکتے مگر یہاں سے جو بھی کوئی نکلا ہے ہم نے ان کے موبائلز چیک کر کے۔۔۔۔

شٹ اپ یو باسٹرڈ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ ارحام نے کاونٹر پر پوری قوت سے ہاتھ مارتے بار اونر کو چپ کروایا تھا۔۔۔۔

کیا تم جانتے ہو اس لڑکی کی شکل کچھ بھی اس کے متعلق۔۔۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیتے پوچھا تھا۔۔۔

سر زیادہ نہیں بٹ اس نے سکارف لیا ہوا تھا حجاب میں تھی وہ اور اس کے چہرے کی ایک سائیڈ کالی تھی۔۔۔۔اور۔۔۔

اگلے دس منٹ تک تم تک ایک اسکیچ ارٹسٹ پہنچ جائے گا۔۔۔ مجھے اس کا اسکیچ چاہیے۔۔۔

اور اگر یہ بات اس بار سے باہر نکلی تو اپنے اپنے انجام کے تم سب ذمہ دار ہو گے۔۔۔۔

غراتے ہوئے اس نے ان سب کے کانوں میں صور پھونکا تھا سامنے پڑی ٹیبل کو لات مارتے وہ وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

غصے سے گاڑی میں بیٹھتے بے مقصد گاڑی دوڑانے لگا تھا۔۔۔ ایک ایک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگا تھا کے جب وہ اس گھٹیا ڈریس میں جھوم رہی تھی۔۔۔ اس کے جسم کہ رعنائیاں دلکشیاں جس پر صرف اس کا حق تھا کیسے ایک ایک مرد نے ان کو اپنی آنکھوں میں بسایا ہو گا۔۔۔

اس نے غصے سے تیز گاڑی کے بریک پر اچانک پاؤں رکھ کر گاڑی روکی تھی ٹائر بری طرح چرچرائے تھے۔۔۔

کیوں ایشو آخر کیوں۔۔۔؟؟ کیوں اتنی انا؟؟؟؟ اتنی ضد کے ہماری محبت کو بھی تم نے چوراہے پر لٹکا دیا۔۔۔

اتنی بے وقوفی کر ائی ہو کے میرے دل کو تم نے چھری سے کاٹ کاٹ کر نا جانے کتنے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔۔۔۔

میری عزت کو میرے لیے ہی گالی بنا آئی ہو۔۔۔ اگر وہ ویڈیو میں نا حاصل کر پایا تو۔۔۔۔ ؟؟؟

جانتی ہو کس قدر مر رہا ہوں میں یہ سوچ سوچ کر۔۔۔۔ اس نے بہتے آنسوؤں سے کرلاتے ہوئے کہا تھا۔ ۔۔

میرے بے ربط خیالات میں کیا رکھا ھے

میں تو پاگل ھوں میری بات میں کیا رکھا ھے

باندھ رکھا ھے تیری یاد نے ماضی سے مجھے

ورنہ گذرے ھوئے لمحات میں کیا رکھا ھے

میری تکمیل تیری ذات سے ھی ممکن ھے

تو الگ ھو تو میری ذات میں کیا رکھا ھے

یہ شب و روز تیرے دم سے ھی تابندہ ھیں

ورنہ ان گردش حالات میں کیا رکھا ھے

عمر بھر ساتھ نبھاؤ تو کوئی بات بنے

چند لمحوں کی ملاقات میں کیا رکھا ھے؟

Urdu Novels Ghar

کیا فریاد؟ کون سی دعا کروں کے میری عزت بچ جائے۔۔۔ کیسے اپنی پاک محبت کی پاکی بچاؤں۔۔۔۔۔۔

کیسے اپنے نادان دل کو سمجھاؤں کیسے ایشو۔۔۔ میرا دل بہہ رہا ہے میرے خدشات میں۔۔۔۔ یااللہ پلیز حفاظت فرما میری محبت کی تو جانتا ہے میرے جذبات کو۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کرتے شدت سے کہا تھا۔۔۔ جیسے اگر جیسا وہ سوچ رہا ہے وہ ہوگیا تو وہ جیتے جی مر جائے گا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آپی باہر چلیں۔۔۔۔ شیری اس کے پاس آیا تھا اور اس سے کہا تھا۔۔۔۔

اس ٹائم رات کے ایک بجے باہر۔۔۔۔ وہ جو مہندی صاف کر کے باہر آئی تھی واش روم سے شیری کی بات سن کر اس سے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

چلیں نا پلیز چیز کیک کھانا مجھے۔۔۔ پھر کل تو آپ ویسے ہی چلی جائیں گے۔۔۔۔ پھر پتہ نہیں ایسے کب ہم باہر جا سکیں پلیز بابا کو میں نے منا لیا ہے۔۔۔۔

اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔۔۔ مجھے چینج کرنے دو اس مہندی کے ڈریس میں جاؤں گی میں۔۔۔ اس نے الماری کی طرف بڑھتے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیکری تک تو جانا ہے---- بس یہ چادر لیں اور ائیں---- شیری نے اس کی چادر الماری سے نکالتے اس پر اوڑھاتے کہا تھا---اور پھر اس کا ہاتھ کھینچتے باہر لے آیا تھا----

شیری مگر میری بات---- وہ بس یہی کرتی رہ گئی تھی------

باہر اس کے بابا بائیک سٹارٹ کیے کھڑے تھے--- شیری ان کے پیچھے بیٹھا تھا اور وہ بھی چادر کا کونا پکڑتی ناک کے آگے رکھتی بیٹھی تھی کیونکہ اس کی ماما کے سخت آرڈرز تھے کے شادی کے دنوں میں کھلے منہ باہر نہیں نکلنا-----

بابا کیکس اینڈ بیکس پر چلیں وہاں کا چیز کیک مزے کا ہوتا ہے-- - شیری نے مین روڈ پر بائیک چلتے دیکھتے کہا تھا----

کچھ دیر بعد وہ کیکس اینڈ بیکس پر کھڑے تھے----

منتہا آئسکریم لے لو اپنے لیے---- روحیل صاحب نے کہا تھا---

نہیں بابا آج دل نہیں اس نے اداسی سے کہا تھا--- وہ اب سے اپنی عادتوں خواہشوں پر پہرے بٹھانے لگی تھی----

مگر تمہیں تو بہت پسند تھی ٹھنڈ میں آئسکریم---- روحیل صاحب نے کہا تھا---

آج دل نہیں شادی کے بعد آؤں گی پھر آپ کے ساتھ آؤ گی کھانے۔۔۔۔ اس نے چہرے پر اطمینان سجاتے کہا تھا۔۔چلیں بابا۔۔۔ شیری کیک لیے ان کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔ روحیل صاحب پیمنٹ کاوئنٹر پر جمع کروا کر باہر نکلے تھے۔۔۔۔ آگے شیری اور پیچھے منتہا تھی۔۔۔

جب شیری کی آتے ایحاب سے زور دار ٹکر ہوئی تھی اور چیز کیک کا بیگ لڑکھڑاتا دور جا کر گرا تھا۔۔

اوہ نو آئی ایم سوری بیٹا میری وجہ سے۔۔۔ ایحاب نے شیری کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں انکل ۔۔۔۔ شیری نے کیک کا بیگ اٹھاتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں میں آپ کو نیو لے دیتا ہوں۔۔۔ یہ تو خراب ہو گیا ہو گا۔۔۔ آپ آؤ میرے ساتھ اس نے اسرار کرتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں انکل کوئی بات نہیں ویسے بھی کٹ کر کے ہی کھانا ہے۔۔۔ چلیں آپی اس نے ایحاب سے کہتے پیچھے مڑ کر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

جہاں منتہا ہونق بنی چادر سے ناک چھپائے ایحاب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس دن کی نسبت آج وہ بلیک پینٹ کوٹ میں تھا۔۔۔ وہی چہرے پر بال بکھرائے ، جان دار پرسنیلٹی چہرے پر مسکراہٹ سجائے انتہائی نرمی سے شیری کو ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔

'

کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے ؟

پھر سارے کا سارا کیسے ہو سکتا ہے ؟

تُجھ سے جب مل کر بھی اُداسی کم نہیں ہوتی

تیرے بغیر گزارا کیسے ہو سکتا ہے؟

کیسے کسی کی یاد ہمیں زندہ رکھتی ہے؟

ایک خیال سہارا کیسے ہو سکتا ہے؟

یار ! ہوا سے کیسے آگ بھڑک اُٹھتی ہے؟

Urdu Novels Ghar

لفظ کوئی انگارا کیسے ہو سکتا ہے ؟

کون زمانے بھر کی ٹھوکریں کھا کر خوش ہے؟

درد کسی کو پیارا کیسے ہو سکتا ہے؟؟

ہم بھی کیسے ایک ہی شخص کے ہو کے رہ جائیں!

وہ بھی صرف ہمارا کیسے ہو سکتا ہے؟

کیسے ہو سکتا ہے جو کُچھ بھی میں چاہوں؟

بول نہ میرے یارا !کیسے ہو سکتا ہے؟؟

اس کی باتوں کے انداز خوبصورت آواز پر منتہا کی آنکھوں میں نمی لہرائی تھی--- جب ہی خیال میں ہی اسے ایحاب کے پیچھے کھڑا معزم حسین نظر آیا تھا--

شیری کے پکارنے پر وہ ہوش میں آئی تھی---- شیری اسکا حنائی ہاتھ تھامے اسے لیے آگے بڑھا تھا--

آپ تو وہی اس دن مسٹر حائسم کے گھر--- اس کی بڑی بڑی آنکھوں نازک سفید ہاتھوں پر مہندی دیکھ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ ایحاب جھٹکے سے مڑا تھا اور اس تک پہنچا تھا اور بے قراری سے پوچھا تھا---

جواب میں وہ پلٹے بغیر شیری کا ہاتھ تھامے تیز تیز چلتی سٹارٹ بائیک پر جا کر بیٹھی تھی ---

اور روحیل صاحب نے بائیک چلا دی تھی--- وہ جو ایک افیشل ڈنر سے واپسی پر گھر جا رہا تھا کے راستے میں پیاس محسوس ہوتے گاڑی روک کر اس بیکری سے کوئی سوفٹ ڈرنک لینے آیا تھا پھر ایسے اس کے ساتھ ٹکرانا پھر منتہا کا ملنا پل بھر میں وہ اپنی پیاس بھول چکا تھا---

گاڑی سٹارٹ کر کے اس نے گاڑی ان کی بائیک کے پیچھے لگا دی تھی----

وہ پیچھے بیٹھی اس کی گاڑی کو بار بار مڑ کر دیکھ رہی تھی اپنے پیچھے آتا----

کے دفعتاً سامنے سے ایک بھاری بھرکم ٹرک آیا تھا----

روحیل صاحب نے بائیک سائیڈ سے نکالی تھی مگر---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اچانک ٹرک کے سامنے آنے سے روحیل صاحب نے بائیک سائیڈ سے نکالی تھی۔۔۔۔
ایحاب کی گاڑی کے ساتھ ٹرک کی ٹکر ہوتے ہوتے بچی تھی۔۔۔۔اس نے گاڑی کا سٹئیرنگ تیزی سے دائیں جانب موڑا تھا گاڑی ٹریک سے ہٹ گئی تھی اور چرچراتے ٹائروں کے ساتھ دوسری سائیڈ ہو گئی تھی۔۔۔۔
ٹرک نکل گیا تھا۔۔۔ ایحاب کا سر زور سے اسٹیئرنگ پر لگا تھا۔۔۔۔
اور ایک دم آنکھوں کے آگے اندھیرا آتے ہی وہ بے ہوش ہوا تھا۔۔۔۔۔
ملتہا نے گردن موڑے پیچھے کتنی دیر اس کی گاڑی آنے کا انتظار کیا تھا۔۔۔ نا جانے مگر اس کے دل میں کیوں امید تھی کے وہ شاید پیچھے تک آئے گا اس نے شاید اس لیے بھی گاڑی کا دور تک تعاقب کیا تھا۔۔۔اور پھر تھک ہار کر رخ موڑ لیا تھا۔۔۔۔
اتنا تو اس نے بھی دیکھا تھا کے اس نے ٹرک کی سائیڈ سے گاڑی نکالی ہے مگر اس کے آگے کیا ہوا وہ دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔
کچھ دیر بعد ہوش آتے وہ کراہ کر سر سے نکلتے خون پر ہاتھ رکھے اٹھا تھا۔۔۔۔ یہاں وہاں نظر دوڑائی تھی ناں تو اس کی محبت کہیں دکھائی دی تھی اور نا ہی بائیک۔۔۔۔

پھر بھی سر سے نکلتے خون کے ساتھ کتنی دیر سڑکیں اردگرد کی ناپتا رہا تھا وہ کے شاید کہیں اس کی کوئی ایک جھلک نظر آہ جائے مگر خالی جھولی بے پرواہ محبت کے دامن میں خالی ہی رہی تھی---

پاس کے کلینک سے بجھے دل کے ساتھ بینڈج کروا کر اب اس نے گاڑی کا رخ گھر کی طرف موڑا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

حائسم ناشتا کر رہا تھا۔۔ جب اسے ملازمہ نے آہ کر بتایا تھا کے ارسم اس سے ملنے آیا ہے ----

اوہ ارسم آیا ہے بھیجو اسے اندر--- باہر کیوں روکا---- اس نے نیپکن سے منہ صاف کرتے کہا تھا----

ہیلو اسلام علیکم معزرت میں یوں صبح صبح آہ گیا ایکچولی میں یہ دینے آیا تھا----

ارسم نے سلام کرتے کہا تھا اور پھر ہاتھ میں پکڑا پزل باکس دکھایا تھا----

اوہ ہاں یہ رات مجھے ذوئیشہ نے کہا تھا میں بھول گیا---- خیر آؤ ناشتہ کرو----

اس نے ماتھے پر ہاتھ مارتے کہا تھا----

نہیں ناشتہ نہیں میں کرتا---- بس یہ دینے آیا تھا اور سوچا بونیا کو بھی دیکھ لوں--- اس نے یونیفارم پہنے حائسم کو دیکھتے کہا تھا----

ہاں شور تم مل لو ذوئیشہ سے--- اور اسے یہ پزل باکس بھی دے دینا----- ایکچولی اس پزل باکس سے وہ کافی اٹیچڈ ہے یہ بچپن سے ہی اس کے پاس ہے بہت اسپیشل ہے یہ نابا نے اسپیشلی بنوایا تھا اس کے لیے---- اور اب یہ بابا کی اچھی یاد بن کر اس کے ساتھ ہے----

حائسم نے آخر میں دکھ سے کہا تھا---

کیامطلب میں سمجھا نہیں ارسم نے نا سمجھی سے کہا تھا---

بابا کی ڈیتھ ہو چکی ہے اور لاسٹ منٹ پر بابا نے یہ اسے پکڑایا تھا- -- اخری لمس ہے اس پزل باکس پر بابا کا----

حائسم نے دکھ بھری مسکراہٹ چہرے پر سجاتے کہا تھا----

اوہ آئی ایم سوری---- ارسم نے چہرے پر دکھ سجاتے کہا تھا-- -

حائسم بیٹا تیار ہو---- مسز دراب نے آتے کہا تھا---

آسلام و علیکم انٹی---- ارسم نے مسز دراب کے آتے کھڑے ہوکر سلام کیا تھا----

وعلیکم اسلام---- کیسے ہو بیٹا---- انہوں نے اس کا کاندھا تھپکتے کہا تھا----

یہ آپ کی ماما--- ارسم نے حائسم سے پوچھا تھا---

ہاہاہاہاہا نہیں یہ میری دادو ہیں دا ایورینگ اینڈگرین مسز دراب۔۔۔۔ ماما نہیں ہیں ان کی اور بابا کی ایک ساتھ ڈیتھ ہوئی تھی۔۔۔۔۔خیر دادو یہ ارسم ہے سلطان انڈسٹریز کے اونر کا بیٹا سویرا راندھاوا کا بھتیجا۔۔۔۔

اس نے مسز دراب کے پاس جاتے انہیں کندھے سے پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ آئی ایم سوری انٹی۔۔۔وہ۔۔۔

انٹی نہیں دوداو بول سکتے ہو تم مجھے ارسم بیٹا۔۔۔

انہوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ اس نے مسکرا کر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

ایکچولی ارسم میری ڈیوٹی ہے مجھے نکلنا ہے ایک کیس کے سلسلے میں اور دادو کی بھی میٹنگ ہے تم ذوئیشہ سے اور بونیا سے مل لو۔۔۔ ڈونٹ مائینڈ یار جانا ضروری ہے۔۔۔۔

اس نے اپنی کیپ پہنتے کہا تھا۔۔۔

نو نو اٹس اوکے۔۔۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں پھر کبھی آپ کی موجودگی میں بونیا سے۔۔۔

نہیں بیٹا کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔ گھر کے بچے ہو تم اور سویرا سے تو بہت بار بات بھی ہوئی میٹنگز میں اور گھر کے بچے پر بے اعتباری ممکن ہی نہیں۔۔۔۔

مسز دراب نے اسکی بات کاٹتے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے بڑی سی یو سون انشاللہ--- حائسم نے اس کے گلے لگتے کہا تھا---

نسرین خالہ ارسم کو ذوئیشہ کا کمرہ دکھا دیں--- نسرین سے کہتا وہ مسز دراب کو لے کر نکلا تھا-----

سر یہ ذوشی بیٹی کا روم ہے--- آپ مل لیں میں آپ کے لیے جوس بھجواتی ہوں----

نسرین اس کے کمرے کے پاس چھوڑ کر اسے پلٹی تھی----

وہ پزل باکس ہاتھ میں لیے اسکے کمرے کے باہر کھڑا تھا--- اور دو بار ناک بھی کر چکی تھا مگر دروازہ نہیں کھلا تھا----

اس نے ہلکی سی ناب گھمائی تو دروازہ کھلتا چلا گیا---کمرے میں پہلا قدم رکھتے ہی اسے ایسے لگا جیسے وہ کسی بٹر فلائے لینڈ میں آہ گیا ہے----

دیواروں پر جا بجا رنگی برنگی ایل ای ڈی بٹر فلائز جگمگا رہیں تھیں--- اسی تھیم کو مدنظر رکھتے ہوئے چھوٹی چھوٹی جگنو لائٹس جگمگا رہیں تھیں------- شاید یہ وہی کمرہ تھا جسے اس دن اس نے اعر ایحاب نے دیکھنے کی خواہش کی تھی-----

دیواروں پر اوشنز کے پوسٹرز لگے تھے---- بیڈ کے بلکل سامنے ایک ایسی پینٹنگ پوٹرے ہوئی تھی جس میں اداس لڑکی اوشن کے بہتے پانی کے پاس بیٹھی ہوتی ہے اور اس پانی پر بہت سارے جگنو جگمگا رہے ہوتے ہیں----

اس نے کمرے کی سجاوٹ کو دل سے سراہا تھا۔۔۔ وہ کمرے میں کہیں نہیں تھی۔۔۔۔
جبکہ پٹیوں سے جھکڑا بونیا کا سویا وجود بیڈ پر لیٹا تھا اور اس پر کمفرٹر اوڑھا ہوا تھا۔۔۔۔
وہ چلتا چلتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ اور پھر اس کے بازو کو ہاتھ میں پکڑ کر پنجوں پر انگوٹھا رب کیا تھا۔۔
بونیا کے چہرے پر تکلیف دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا۔۔۔۔
اس نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے اور اس کے سر پر کچھ دیر انگلیاں چلائیں تھیں۔۔۔
ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی لال رنگ کی ڈائری پر اچانک نظر پڑی تھی تو تجسس کے مارے اس تک پہنچنے لگا تھا اٹھ کر کھڑا ہوا تھا کے باتھ روم سے گیلے بالوں میں ٹاول پھیرتی نکلتی ذوئیشہ سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔
اور کمرے میں بچھے رگ پر دونوں گرے تھے۔۔۔۔ارسم نیچے اور ذوئیشہ اس کے اوپر۔۔۔۔
گیلے نم بالوں سے نکلتی بوندیں اس کے چہرے پر گریں تھیں اور بال بھی۔۔۔۔ گیلا گیلا معطر خوشبوؤں سے لپٹا نازک وجود اس کی آغوش میں تھا۔۔۔۔
جبکہ اس کی کمر پر ارسم کا مضبوط ہاتھ۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کے گیلے بال چہرے سے ہٹائے تھے ----پھر اس کی جھیل جیسی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا--- خوف کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا بڑی گھنی لمبی مڑی پلکوں کی باڑ میں----

ا---اپ----اپ---یہاں--- اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اٹھنا چاہا تھا--- جب اس کے گلے میں موجود نازک پینڈنٹ اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ اٹکا تھا--- اور وہ اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے پھر سے اس کے سینے پر گری تھی----

ارسم گہرا مسکرایا تھا--- اس کے نازک وجود کو خود میں محسوس ہوتے دیکھ----

م---م--میں--یہ---یہ--- ذوئیشہ نے نازک ہاتھوں کی انگلیوں سے پینڈنٹ کھینچا تھا---

ویٹ یار ٹوٹ جائے گا اتنا تو نازک ہے تمہاری طرح--- اپنے جذبات پر قابو پاتے اس کو لے کر اٹھاتے بیٹھتے ہوئے کہا تھا--- اور پھر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا--- کے وہ ہاتھ پیچھے کھینچ گئی تھی----

بلاوجہ ہی اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں اور سانسیں گہری ----اس کی سانسوں کی گونج کو قریب سے سنتے ارسم نے اس کا پینڈنٹ اپنے بٹن سے نکالا تھا----

بھیگی بھیگی شرٹ بے ترتیب ہوئی تھی گرنے سے اور پھر کھلے نم بال بھی بے ترتیب---

اس نے فوراً اٹھ کر بیڈ پر پڑا دوپٹہ پکڑ کر خود پر پھیلایا تھا---

اپ--- آپ یہاں کیا کر رہے ہیں--- بالوں کو جلدی سے رول کرتے کہا تھا اس نے-----ڈرتے ہوئے---

بونیا کو دیکھنے آیا تھا اور کچھ سوال پوچھنے کچھ بتانے----

اس کو بال رول کرتے دیکھ ماتھے پر بل پڑے تھے ارسم کے----

ج---ج--جی بونیا ابھی ٹھیک---

میری بات مکمل نہیں ہوئی ابھی سخت لہجے میں بات کاٹی تھی----

یہ تمہارا پزل باکس--- بیڈ پر پڑے پزل باکس کی طرف اشارہ کرتے کہاتھا----

یہ کب کیوں اور کس نے کیا--- اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے جھٹکے سے بال کھولتے اسے ڈریسنگ مرر کے پاس لایا تھا--- اور پھر اس کی گردن سے دوپٹہ کھینچ کر پرے پھینکتے اس کی گردن پر بنے بی کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا----

اس کی جرات اس کی سخت گرفت اپنی گردن پر نیچے پڑے دوپٹے کو دیکھ کر اس کے لہجے کی کاٹ سن کر وہ خوف سے سہمی تھی اور ٹانگیں کانپیں تھیں----

م---م--مم--میں---وہ---وہ----

شٹ اپ بکری کی طرح ممیانا بند کرو جسٹ ٹیل می یہ کس نے لکھا---

جانے کیوں کل سے ہی اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔پتہ نہیں چوبیس گھنٹے کیسے گزار آیا تھا وہ یہ جانے بغیر۔۔۔۔

منگیتر۔۔۔مم۔۔۔م۔۔میرے منگیتر کا نام بی سے۔۔پتہ نہیں کیا ذہن میں آیا کے وہ بول۔اٹھی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔ منگیتر۔۔۔۔ مگر تمہارا منگیتر شوہر مجازی خدا۔۔۔ تو میں ہوں۔۔۔ اس نے فلق شگاف قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔

ذوئیشہ نے بے یقینی سے اس کے ہنستے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔

اوہ بی بی۔۔۔ ایک بات کان کھول کر سن لو آج کے بعد مجھے یہ تمہاری شاہ رگ کے پاس نظر آیا تو حشر بگاڑ دوں گا تمہارا۔۔۔ تمہارے جسم کی ایک ایک باریک نس پر ارسم سلطان چوہدری ایک درد ناک داستان اپنے ہاتھوں سے لکھے گا۔۔۔۔

اس کے منہ کو دبوچتے کہا تھا پھر ڈریسنگ پر پڑی کاجل کی ڈبی اٹھا کر وہ کاجل اس بی پر لگا دیا تھا۔۔۔ اور وہ جگہ وہاں سے کالی کر دی تھی۔۔۔

ذوئیشہ زخم کچا ہونے کی وجہ سے درد سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسوؤں کا جھرنا بہہ نکلا تھا۔۔۔۔

میری قیمتی رائے ہے تمہارے لیے ان کو سنبھال کر رکھو کام آنے والے ہیں بہت تمہارے --- ویسے بھی اب تمہارا یہ سوکولڈ منگیتر تمہارے کیے کالے دھبے سے بڑھ کر کچھ نہیں رہنے والا----

اس کے آنسوؤں کو ہوا میں اڑاتے طنز مارتے کہا تھا----

سنا تھا ماں باپ کا بویا اولاد کاٹتی ہے---- مگر تمہاری حالت دیکھ کر ایسا لگتا نہیں کے تم ان کا بویا تھوڑا سا بھی کاٹ سکو گی بلکہ اس سے پہلے ہی انا اللہ ہو جاؤ گی----

صوفے پر بیٹھ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس نے بھنویں اچکاتے کہا تھا----

کچھ کہو گی نہیں--- اس کو خاموشی سے آنسو بہاتے تھر تھر کانپتے دیکھ اس نے اشارے سے پوچھا تھا---

خیر اچھا ہے چپ چاپ میرے لاوے کو سہو بک کرو گی بھی تو بدلے میں کیا ملے گا ڈبل ظلم---

اب سے میرے ہر حکم کو مانو گی تم---- پریکٹس سمجھ کر ہی-----

ہاہاہاہاہا---- یہاں آؤ میرے پاس---- ہنستے ہوئے اپنی تھائی کی طرف اشارہ کرتے اسے بلایا تھا---

ج۔۔۔ج۔۔۔ج۔۔۔جاو یہاں سے۔۔۔ اس کا اشارہ دیکھ کر چہرے پر غصہ لاتے وہ دھاڑی تھی۔۔۔۔

آواز اہستہ۔۔۔۔ کس بات پر اچھل رہی ہو۔۔۔۔ چلو آج رہنے دیتا ہوں۔۔۔ مگر ٹھیک آج کے ہی دن یعنی ہمارے ولیمے کی صبح تمہارے منہ سے یہ انکار نا سنو میں۔۔۔۔

آٹھ دن بعد تم ارسم سلطان چوہدری کی ملکیت ہو گی۔۔۔۔

اس کے انکار پر وہ ایک جست میں اس نازک وجود کے پاس پہنچا تھا۔۔۔ کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی گردن کو دبوچا تھا اور اس کے کان کے پاس غرایا تھا۔۔۔

دوپٹہ لو اور حالت درست کرو اپنی۔۔۔۔۔ اس نازک وجود کی رعنائیوں سے اٹھ دن بعد الجھوں گا۔۔۔۔

خاک ہونے کے لیے تیار رہنا۔۔۔ ایسا جلاؤں گا کے بھسم ہو جاؤ گی۔۔۔۔

اس کو جھٹکے سے چھوڑتے اس کی طرف اس کا دوپٹہ اچھالتے وہ رکا نہیں تھا۔۔۔۔

سر جوس۔۔۔۔ اسکے باہر نکلتے ہی ملازمہ جو جوس لا رہی تھی اسکو پکارا تھا۔۔۔

مگر وہ کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر مڑ گیا تھا۔۔۔۔

بابا۔۔۔ یہ کیسی آزمائش ہے۔۔۔۔ میرے ساتھ ہی کیوں آخر ایسا کونسا گناہ ہو گیا ہے مجھ سے۔۔۔۔

بیڈ پر پڑا پزل باکس اٹھاتے اپنے سینے سے لگاتے وہ ہچکیوں سے رو پڑی تھی-----

کیا میری ذات اتنی بیکار ہے کے ہر کوئی آہ کر مجھے روند جاتا ہے جانوروں جیسا سلوک کر کے----

بابا آپ کیوں چلے گئے---- آپ کو بھی ایسے ہی سفاک انسانوں نے مارا تھا----

اور اب یہ میرے پیچھے بھی وہ وہ بیربل اور اب یہ ارسم کس کس سے بچاؤں خود کو بیڈ پر دوہری ہوتی وہ نڈھال پڑی رونے لگی تھی-----

بیربل کا وہ نہیں بتا سکتی تھی حائسم کو---- مگر وہ ارسم کا بتا سکتی تھی--- اس نے روتے ہوئے سوچا تھا----

اسے اب ارسم سلطان چوہدری کی شکل بھی نہیں دیکھنی تھی وہ اس کا پزل باکس دے گیا تھا اس کے لیے یہی بہت تھا----

مگر اس نے کہا وہ مجھ سے شادی--- نہیں میں انکار کر دوں گی بھائی کو جب میں پوری بات بتاؤں گی بھائی کو تو وہ کبھی بھی میرا اس کے ساتھ نکاح نہیں کریں گے----

اس نے آنسو صاف کرتے دل میں مسمم ارادہ کیا تھا----

پھر گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا دن کے بارہ بجنے والے تھے---

منتہا کی بارات چھ بجے کی تھی اسے اسکی طرف جانا تھا۔۔۔ خود کو نارمل کرتی وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پوری رات وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوئی تھی ساری رات صوفے پر ٹانگیں اکھٹی کیے بیٹھی۔۔۔۔ بلیک کافی کے کتنے کپ اپنے اندر انڈیل چکی تھی۔۔۔۔ حائسم کے لفظوں کی چابک سے اس کا پور پور دکھ رہا تھا۔۔۔

لفظ تھے کے تازیانے چاہ کر بھی بھلا نہیں پاہ رہی تھی اپنی کردار کشی اپنی پامالی کو۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھری اپنے لیے نفرت کو۔۔۔ اس کی سانسوں کی تپش کو۔۔۔اس کے لفظوں کی بے باکی کو۔۔۔۔

لاوے سلگ رہے تھے آگ کے طوفان اٹھ رہے تھے فاحا کے وجود میں سے۔۔۔۔

نہیں حائسم ولید خان نہیں ایک لفظ بھی نہیں اب برداشت کروں گی تمہارا ۔۔۔۔۔

تم نے تو صرف میرے سامنے میرے کردار کو پامال کیا ہے ناں۔۔۔ تم دیکھنا کیسے میں تمہارے کردار کو بیچ چوراہے پر لٹکاوں گی۔۔۔۔

ایسی تذلیل تمہاری ذات کی کروں گی کے ایڑیاں رگڑوں کے اپنی سچائی ثابت کرنے کے لیے مگر افسوس صد افسوس تم پر تمہارا سایہ بھی اعتبار نہیں کرے گا۔۔۔

یہ وعدہ ہے میرا خود سے آج سے تم اپنی بربادی کا ٹائم گننا سٹارٹ کر دو۔۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو رگڑتے ہوئے کہا تھا اس نے پھر ایشال کے اور اپنے ملحقہ کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔۔

مجھے گھر کون لایا تھا فاحا۔۔۔ اس نے چکراتے سر کو ہاتھوں سے تھامتے پوچھا تھا۔۔۔فاحا کے روم میں آتے ہی۔۔۔

یہ سوال تم خود سے کیوں نہیں پوچھتی اچھے سے جواب ملے گا۔۔۔ اس کی طرف ایک بھی نگاہ غلط ڈالے اس نے بے لچک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

میری ڈریس۔۔۔ تم نے چینج۔۔۔۔

افوہ ایشو پلیز میرا دماغ مت کھاؤ شراب پی کر ڈانسنگ بار کے فلور پر ناچ کر اگر دل نہیں بھرا تو ایسا کرو کسی کوٹھے پر۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں تو ہو۔۔۔۔

ایشال ایک دم سے بپھری شیرنی کی طرح اس تک پہنچی تھی اور اس کا رخ اپنی طرف کر کے کھینچ کے تھپڑ لگایا تھا۔۔۔۔

ہوش میں مجھے نہیں تمہیں آنا چاہیے ایشو۔۔۔ کوئی اتنا اندھا کیسے ہو سکتا ہے اپنی محبت کی انا اور ضد میں کے اپنے دائرے سے ہی نکل جائے۔۔۔۔

اس نے گال پر ہاتھ رکھے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پتہ بھی ہے کیا کیا گل کھلاتی پھر رہی تھی رات میں تم۔۔۔۔ دو دو خاندانوں کی عزتوں کا سوال۔۔۔ نہیں تین خاندان جڑے ہیں تمہاری عزت کے ساتھ۔

مجھے بتاؤ زرا کب چوہدریوں یا راندھاواں یا پھر ملکوں کی بیٹیاں ڈانس بارز کی ذینت بنی ہیں۔۔۔۔ کسی ایک خاندان کی عزت کی لاج رکھ لیتیں۔۔۔ نواسی ہونے کا حق" پوتی ہونے کا حق" یا پھر بھو ہونے کا حق" کچھ ہی نبھا لیتیں۔۔۔۔

اتنا بھی نہیں سوچا رات کے اندھیرے میں مرے ہوئے باپ کی عزت۔۔۔۔

حد میں رہو فاحا چھوٹی ہو چھوٹی رہو۔۔۔۔ ایشال چیخی تھی۔۔۔۔اس کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

چھوٹی ہوں تو خاموشی سے بند کمرے میں سمجھا رہی ہوں۔۔۔۔ چھوٹی ہوں تو یہ کہہ رہی ہوں کے اپنے اور اپنے رشتے کے حق میں کچھ ایسا مت کر بیٹھنا کے منہ چھپانے کے لیے قبر کا سہارا لینا پڑے۔۔۔۔

میں جانتی ہوں میرے لفظ سخت ہیں مگر جو تم نے کیا وہ کہاں کا انصاف ہے کیا انا تمیز بھلا دیتی ہے۔۔۔۔ عزت کے دائرے بھلا دیتی ہے۔۔۔

ہم سب نے تم سے یہی تو کہا ہے کے ایک بار اس پر اعتبار۔۔۔۔

یو جسٹ گو ناؤ فاحا آدر وائز آئی ول کیل یو گو۔۔۔۔

وہ ٹیبل لیمپ اٹھا کر زمین پر پٹختے ہوئے دھاڑی تھی----

افسوس ایشو صد افسوس--- اپنے اس جنگلی پن سے باہر نکل کر اس کا شکریہ ادا کر دینا جو تمہیں اس محفل کی زینیت سے بچا کر کسی ہیرے کی طرح سینت کر یہاں تک لایا ہے----

اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا----

ایشال نے اپنے بال مٹھیوں میں جھکڑتے خود کو بیڈ پر گرایا تھا---- اور رونے لگی تھی---

رو تو فاحا بھی رہی تھی--- ایک حائسم کی طرف سے ملا دکھ پھر ارحام کا اسے ساری صورتحال بتانا فون پر کے اگر وہ بروقت نا پہنچتا تو نجانے کیا سے کیا ہو جاتا اس کے ساتھ---

♡♡♡♡♡♡♡

کیا بات ہے ارحام یونیورسٹی بھی نہیں گئے ساری رات لان میں بے قراری سے ٹہلتے رہے ہو----

صبح سورج نکلتے کمرے میں آئے ہو اور اب شام ہونے والی ہے---- کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیوں پریشان ہو----

ارحام کی ماں نے اس کے کمرے میں آتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا تھا---

ماما ہم بعض معاملات میں اتنے بے بس کیوں ہوتے ہیں--- جیسے ہم مرنا چاہتے ہوں اور جینا بھی ضروری ہو--- کبھی کبھی بچ کا راستہ کیوں نہیں ملتا---

اس نے ماں کی آغوش میں منہ دیتے ان کے ساتھ لپٹتے نم آواز میں پوچھا تھا----

اللہ نا کرے ارحام مریں تمہارے دشمن کیسی باتیں کر رہے ہو--- ماں کی جان زندگی بہت خوبصورت ہے قدر کرو اس کی----

انہوں نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہا تھا----

بہت خوبصورت ہے ماما مگر اس سے زیادہ تلخ بھی---- ماں کی گود کا لمس تھا کے وہ پھر سے نا چاہتے ہوئے بھی سسک پڑا تھا----

سدا یہ سنتے آئے ہیں
کبھی بوجھل اگر دل ہو
تو تھوڑا رو لیا جائے
بہا کر اشک تھوڑے سے
سکوں سے سو لیا جائے
مگر ایسا بھی ہوتا ہے

کہ دل بوجھل ہو کچھ ایسے

یوں جیسے بند مٹھی میں

تو پھر شب بھر کے رونے سے

نہیں تکیے بھگونے سے

نہ آنچل ریشمی کرنا

خود اپنے اشکوں میں ڈبونے سے

یہ دل ہلکا نہیں ہوتا

کیا ہے یہ ماما بلا وجہ ہنسنا اور ہنستے جانا۔۔۔ جب کے اندر سے بے بسی محسوس کرنا۔۔۔ کبھی کبھی اتنا خاموش رہنے کا دل کرتا ہے کے خود کو قبرستان بنا لوں۔۔۔

اور کبھی کبھی دل کرتا ہے کے اتنا تنہا ہو جاؤں کے اپنے سائے کو بھی نا برداشت کروں۔۔۔۔

ماما ہم کسی کو اپنے جینے کی اتنی وجہ کیوں بنا لیتے ہیں کے اس کی بے حسی پر مرنا بھی نا ممکن لگتا ہے۔۔۔

اس کی درد میں ڈوبی آواز اس کی ماں کو جھنجھوڑ گئی تھی۔۔۔

ارحام میرے بیٹے کیوں اذیت دے رہے ہو خود کو۔۔

اس کی نم آنکھوں کو ہتھیلیوں سے صاف کرتے انھوں نے تڑپ کر پوچھا تھا---

میں نے سنا تھا ماما جب دو لوگ محبت کرتے ہیں تو ان کے درد کے الحام دونوں پر واضح ہوتے ہیں----

مگر اسے میرے درد کی تکلیف کا احساس ہی نہیں ہوتا--- ماما میری محبت میں اتنی طاقت کیوں نہیں ہے کے اسے میری تکلیف کے الحام سونپ سکے----

اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا----

ارحام اس نے جو دیکھا اس پر یقین کیا--- قصور اس کا بھی نہیں مگر ان اناؤ کے بت کو تم دونوں میں سے کسی ایک نے ہی توڑنا ہے ورنہ بہت کچھ برا ہو جائے گا---

انھوں نے اسے پیار سے سمجھاتے کہا تھا-----

جی ماما اب اس مسئلے کا حل واقع سوچنا ہو گا ورنہ------ وہ رات والا بار کلب کا سین یاد کرتے چپ ہو گیا تھا----

اچھا سوچتے ہیں اس بارے میں اٹھو اور تیار ہو جاؤ--- اور ناشتہ کرو ارسم اور ایحاب کی طرف ہو آؤ فریش فیل کرو گے---

وہ اس کی پیشانی پر بوسا دیتے اسے اٹھاتے ہوئے خود بھی اٹھیں تھیں---

جی ماما--- وہ اٹھ کر بیٹھا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو جی ماما۔۔۔ وہ خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا جب اس کے نمبر پر سویرا راندھاوا کی کال آئی تھی
۔۔

ایحاب سات بجے ایک ڈیلیگیشن سے میٹنگ ہے تمہاری پی سی میں۔۔۔ فائل فورورڈ کروا دوں گی میں تمہیں۔۔۔۔

سویرا راندھاوا نے مصروف انداز میں کہا تھا۔۔

ماما کیا ضروری ہے آپ ارسم کو۔۔۔۔

نہیں ارسم نے ایک اور جگہ جانا ہے کونٹریکٹ سائن کرنے تم پلیز مینج کر لو۔۔ میں فائل بھجوا دیتی یوں۔۔۔

انھوں نے دھیمے لہجے میں کہتے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

مگر آج تومجھے اس جگہ جانا تھا پھر سے شاید وہ مجھے نظر آ جائے یا اس کا باپ، بھائی، کوئی بھی۔۔

ایک بار مجھے اس کا نام پتا چل جائے پھر۔۔۔ میری محبت میرے پاس ہو گی میرے روم میں میرے حصار میں۔۔۔

اس نے سرد آہ بھرتے منتہا کا چہرہ خیالوں میں جگمگاتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

خیریت ڈاکٹر صاحب وہ بھی تھانے میں۔۔۔ حائسم نے مسکراتے ہوئے جواد سے مصافحہ کرتے کہا تھا۔۔۔

ہاں کلینک جا رہا تھا سوچا تمہاری طبیعت کا پوچھ لوں۔۔۔ جواد نے بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

تم میرا مذاق اڑانے آئے ہوں۔۔۔ حائسم نے چھبتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں یہ پوچھنے آیا ہوں کے یہ کونسا طریقہ ہے ایک لڑکی سے بات کرنے کا۔۔۔ میرا دوست تو ایسا کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔ اس نے تو کبھی کسی لڑکے کی کردار کشی نہیں کی تھی پھر رات وہ سب۔۔۔ آئی ایم سوری میں نے سب سن لیا تھا مگر۔۔۔۔ مجھے بلکل بھی پسند نہیں آیا تمہارے منہ سے وہ سب سننا۔۔۔۔

جواد نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

ضروری تھا۔۔۔ حائسم نے اگنور کرتے کہا تھا۔۔۔

ایک لڑکی کی کردارکشی ضروری تھی کیسے؟؟؟؟؟ مجھے بھی سمجھاؤ۔۔۔ کسی کے کردار کا سرٹیفکیٹ ہم کیوں لیے پھرتے ہیں جب کے ہم تو اپنا سرٹیفکیٹ نہیں دے سکتے۔۔۔۔ کے کتنے کھرے اور کتنے کھوٹے ہیں۔۔۔

جواد نے اس کو گہری نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

دیکھو جواد بات میری اور اسکی نہیں ہے--- مجھ پر اٹیک کرے میں اس پر اٹیک کروں--- یہ ہم دونوں کی الگ بات ہے---

مگر وہ جتنا سیدھا اس کیس کو سمجھ رہی ہے اتنا ہے نہیں--- میں شروع دن سے اس کو اس کیس سے دور رکھنا چاہ رہا ہوں اس لیے نہیں کے میں اسے خود سے آگے نکلتا نہیں دیکھ سکتا--

ہم دونوں اپنے اپنے حصے کی کامیابی ایک دوسرے سے چھین نہیں سکتے--- مگر میں ایک لڑکی کو جانتے بوجھتے ہوئے اس کیس میں نہیں دھکیل سکتا---

یار یہ اپنی نوعیت کا بہت خطرناک کیس ہے وہ لڑکا لڑکیوں کے مرڈر کرتا ہے وہ بھی اتنی بے دردی سے-- میں نے اپنے دائرے کی کسی لیڈی انسپکٹر کو بھی اس،میں انوالو نہیں کیا--- کیونکہ مجھے سب کی جان پیاری ہے--- جواد میں شروع دن سے ہر طریقے سے اسے سمجھا چکا ہوں مگر وہ سمجھنے کو تیار ہی نہیں----

اس نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تھا----

تو تم اس سے سیدھی بات---

یہی تو مسئلہ ہے وہ سیدھی بات سمجھتی ہی کب ہے----سارے ثبوت اکھٹے کرنے میں لگی ہوئی ہے-- اس دن بھی ادھی رات اکیلی میرے گھر میں گھسی---- کل اسے لگا کے میں

نے اسے دیکھا نہیں مگر کل بھی وہ اس ڈونا کے ساتھ وہیں کھڑی تھی۔۔۔ جب ہم انویسٹگیشن کر رہے تھے۔۔۔ سب مردوں میں وہ ایک اکیلی لڑکی تھی وہاں موجود۔۔۔

پھر رات کے بارہ بجے کے بعد پھر سے وہ کلینک میں تھی۔۔۔۔ اور ڈونا اس میں خود میں جان نہیں ہے وہ کیا حفاظت کرے گا اسکی۔۔۔۔

میرا کوئی رشتہ نہیں ہے فاحا سے مگر کسی کی بہن،بیٹی تو ہے ناں۔۔۔

اس لیے مجھے وہ سب کرنا پڑا آخری حربہ شاید اس سے وہ پیچھے ہو جائے۔۔۔

اس نے سانس چھوڑتے آخر میں جواد کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر حائسم وہ ہرٹ ہوئی ہے بہت زیادہ۔۔۔ روتے ہوئے نکلی تھی وہ وہاں سے۔۔۔۔

اس کاچہرہ ایک دم مرجھایا ہوا تھا۔۔۔ جواد نے بھی اس کے پاس کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔ بس وہ ایک دفعہ پیچھے ہو جائے۔۔۔۔ اور یہ کیس سولو ہو جائے۔۔۔ پھر میں خود اس سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔۔

اس نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے کہا تھا۔۔۔

خیر ہے ناں حائسم ولید خان اور معافی۔۔۔ لگتا ہے دل کی بربادی کا ٹائم نزدیک آہ رہا ہے۔۔۔۔

جواد نے اسے کاندھا مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

بکواس نا کر ہر وقت فضول گوئی بتا کیا منگواو چائے کافی۔۔۔اس نے انٹر کام تک جاتے کہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں یار بس نکلوں گا۔۔۔ تیری بھابھی کو آج ڈنر پر بھی لے کر جانا ہے اس لیے کلینک سے جلدی نکلنا ہے۔۔۔۔

پر اگر ٹائم پر جاؤ گا تو جلدی نکلوں گا۔۔۔ جواد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بھابھی ٹھیک ہیں اور میرا بھتیجا۔۔۔ حائسم نے پوچھا تھا۔۔۔

سب فٹ ہیں لگاؤں گا چکر کسی دن اس کے ساتھ گھر پر۔۔۔۔ جواد نے ہاتھ ملاتے کہا تھا۔۔۔

شور ضرور۔۔۔ حائسم نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور جواد چلے گیا تھا۔۔۔۔

وہ ہرٹ ہوئی تھی یار بہت۔۔۔۔ جواد کے جملے اس کے کانوں میں گونجے تھے۔۔۔۔

وہ خود بھی تو پوری رات بے تاب رہا تھا۔۔ اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آتا رہا تھا۔۔۔ پھر اسکے چہرے پردرد۔۔۔۔

اس کی کردار کشی پر اس کا ٹوٹنا۔۔۔ اس کے سخت لفظوں سے اس کی روح کا چھنی چھنی ہونا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

پھر اس کے ہونٹوں کی قریبی۔۔۔ ایک پہاڑ بنا تھا اس وقت وہ اس کی اتنی نزدیکی پر۔۔۔ خود پر پھرے بٹھائے کیسے اس نازک جان کی قربت پر نفی کرتے اس نے اسے پرے دھکیلا تھا۔۔۔

ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کے تھام لے ان لمحوں کو اور مقید ہو جائے اس سب میں۔۔۔۔

سب کچھ یاد کرتے اس نے خود کو کمپوز کرتے پاکٹ میں سے سگریٹ اور لائٹر نکال کر سگریٹ سلگائی تھی۔۔۔

سوری فا۔۔۔ سب کے لیے تم فاحا ہو گی ایف ایس سی ہو گی۔۔۔ مگر میرے لیے فا ہو۔۔۔۔ ایک اچھی لڑکی۔۔۔

اس نے سگریٹ ہونٹوں تلے دباتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماشاالله بہت بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔ بیوٹیشن کے تیار کرنے کے بعد جب ذوئیشہ نے اس دیکھا تھا تو خوشی کے مارے اچھل ہی پڑی تھی۔۔۔۔پھر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

اللہ پاک بہت بہت اچھا نصیب کریں تمہارا مینڈکی۔۔۔ آنکھوں میں آنسو لاتے اس کے گلے لگتے کہا تھا۔۔۔

چلیں روحیل انکل کی کافی کالز آہ چکی ہیں۔۔۔ اس نے منتہا کو اٹھاتے کہا تھا۔۔۔ وہ بھی اس کا ہاتھ تھامے اٹھی تھی پارلر میں لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔۔۔۔

ریڈ بلڈ لہنگے میں سجی سنوری ہوش ربا دلہن کھڑی تھی۔۔۔ ہاتھوں میں بھر بھر کر کانچ کی چوڑیاں بھاری بھرکم زیور۔۔۔۔ سرخ لپ اسٹک ڈارک میک اپ۔۔۔۔

کیا کچھ نہیں تھا سب کچھ پر فیکٹ تھا۔۔ مگر کیا اس کا دل پرفیکٹ تھا۔۔۔۔

آئینے میں خود کے ساتھ کھڑے ایحاب کو تصور کیا تو خود کی ہی نظر اتارنے کا دل چاہا۔۔۔ مگر پھر جب معزم حسین کو تصور کیا تو دل دہل گیا۔۔۔۔ انکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔

کاش رات تم میرے پیچھے گھر آتے اور کہتے کے ساتھ چلو میرے۔۔۔۔ بابا سے مجھے اپنے حق میں منوا لیتے مجھے یہاں سے دور لے جاتے۔۔۔

اس نے تڑپ کر سوچا تھا۔۔۔ مگر تصورات اور خیالات پر کسی کے اختیار ہے نا سوچوں پر پہرا سوچوں کی خیالات کی دنیا ہوتی تو من پسند ہے مگر جب اس میں سے انسان نکلتا ہے تو سوائے تکلیف کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔۔۔

ذوئیشہ کی لائی گئی گاڑی میں ہی بیٹھی وہ اب ہال کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔

بونیا کو کس کی نگرانی میں چھوڑا ہے اس نے گاڑی میں بیٹھے پوچھا تھا۔۔۔۔

نسرین خالہ کے پاس۔۔۔ بس تمہارا نکاح ہوتے ہی میں نکلوں گی۔۔۔ ذوئیشہ نے اس کا مانگ ٹیکا ٹھیک کرتے کہا تھا۔۔۔

تم رخصتی نہیں دیکھو گی۔۔۔ منتہا نے اپنی گول نتھ کے موتی کو ہونٹ سے پرے کرتے کہا تھا۔۔۔۔

بولو مت یار لپ اسٹک خراب ہو جائے گی۔۔۔ اور میں نہیں دیکھ پاؤں گی۔۔۔ نامیں کل آہ پاؤں گی۔۔۔۔

کیونکہ کل ماما بابا کی برسی ہے۔۔۔ اس نے بجھے دل سے کہا تھا۔۔۔

ہمممم منتہا بس اتنا کہہ پائی تھی۔۔۔۔۔

جی حائسی۔۔۔۔ نہیں میں اسکے ساتھ ہی ہوں۔۔۔ حائسم کی کال آئی تھی اور وہ کال سننے لگی تھی۔۔۔۔

منتہا نے گاڑی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اس کو گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔ اس لیے گاڑی کا شیشہ بھی کھول دیا تھا۔۔۔۔

گاڑی اشارے پر رکی تھی۔۔۔ اور اس کے برابر جو گاڑی آہ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس میں موجود شخص کو دیکھ کر اس کے رنگ اڑے تھے۔۔۔۔۔

وہ جو اپنے دھیان اشارے پر رکا تھا۔۔۔گردن مڑتے ہی دیکھتے ہکا بکا رہ گیا تھا۔۔۔ اسے سجی سنوری کو دیکھ کر۔۔۔۔

دلہن۔۔۔ اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹا پاتا۔۔۔ اشارہ کھلا تھا اور گاڑی تیزی سے نکلی تھی۔۔۔۔

وہ ہکا بکا گاڑی نکلتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب پچھلی گاڑی کے ہارن کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

یااللہ یہ کیسا امتحان ہے کیوں ہر بار اسے میرے سامنے لا کر کھڑا کر دیتے ہیں آپ۔۔۔۔

منتہا نے زرد چہرے سے تڑپتے سوچا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔ ذوئیشہ نے اسکی حالت دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ ب۔۔۔بس گھٹن ہو رہی ہے۔۔۔ اس نے لڑکھڑاتے کہا تھا۔۔۔

اچھا بس پہنچنے والے ہیں۔۔۔ اس نے اپنی سائیڈ کا بھی شیشہ کھول دیا تھا۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح گاڑی اس کی گاڑی کے پیچھے دوڑانے لگا تھا۔۔۔

م۔۔مطلب آج اس کی بارات۔۔۔ کیسے یا اللہ پلیز۔۔۔ ان لمحوں کو میرے حق میں کر دے اس نے دل سے دعا کی تھی گاڑی بھگاتے ہوئے وہ ان کی گاڑی کو فولو کرنے لگا تھا۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی ہال کی اینٹرس پر رکی تھی--- ذوئیشہ اسے اتارے اپنی ہمنوائی میں اندر لے کر گئی تھی---

بہت دیر لگا دی ہے تم لوگوں نے کب سے انتظار کر رہے ہیں مولوی صاحب---

روحیل صاحب نے برائیڈل روم میں منتہا کو بیٹھا دیکھتے کہا تھا--

ذوئیشہ بیٹا تم تھوڑی دیر باہر چلی جاؤ نکاح خوان آہ رہے ہیں--- روحیل صاحب نے ذوئیشہ سے کہا تھا---

جی انکل وہ منتہا کی پیٹھ تھپتھپاتے چلی گئی تھی---

ماشاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا--- روحیل صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا---

آئیں ائیں مولوی صاحب---- مولوی صاحب کو اند آتا دیکھ روحیل صاحب نے انہیں منتہا کے برابر بیٹھاتے کہا تھا---

بسمہ اللہ کریں---- انھوں نے منتہا کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا----

وہ ہال کے باہر گاڑی کھڑی کرتے جلدی سے اترا تھا---- پھر بھاگتا ہوا اندر گیا تھا---

منتہا روحیل ولد محمد روحیل حق مہر ستر ہزار روپے سکہ رائج الوقت کیا اپ کو معزم حسین ولد فیروز حسین اپنے نکاح میں قبول ہیں----

نکاح خواں نے منتہا کی طرف دیکھتے پوچھا تھا-----

ق---ق---قبول ہے---- اس نے ساکت دل بے ضرر آواز اور خود سے اپنی روح کو الگ کرتے کہا تھا--- ایسا ہو سکتا تھا کے اس کی روح اس کا دل تڑپتے نا اس فیصلے پر-----

ایحاب کو لگا جیسے کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسا انڈیل دیا ہو--- آج خواہش تھی اس کی اس کا نام جان لینے کی اور نام پتا بھی چلا تو کیسے-----

منتہا روحیل ولد محمد روحیل حق مہر ستر ہزار روپے سکہ رائج الوقت کیا اپ کو معزم حسین ولد فیروز حسین اپنے نکاح میں قبول ہیں----

دوسری بار پوچھا گیا تھا----

ق-----قبول ہے---- بے تاثر درد میں ڈوبی لڑکھڑاتی آواز----

اسکی آواز اسکے لفظوں کا بوجھ وہ پتہ نہیں کیسے سہن کر پاہ رہا تھا--- زمین آسمان ہل گئے تھے اسکے سامنے----

منتہا روحیل ولد محمد روحیل حق مہر ستر ہزار روپے سکہ رائج الوقت کیا اپ کو معزم حسین ولد فیروز حسین اپنے نکاح میں قبول ہیں----

قب-----قبول ہے---- کہتے ہی سامنے پڑے نکاح نامے پر سائن کر کے کانپتے ہاتھوں سے دان کر دی تھی اپنی خواہشیں" اپنے جذبے" اپنی روح" اپنی سانسیں" اپنا دل------

زندہ لاش پل بھر میں ڈوب کے ابھری تھی بے ترتیب دھڑکنوں میں-----
سائن کر کے جو ہی نظر سامنے اٹھائی وہ سر نفی میں ہلاتا تر بتر آنسوؤں سے گیلے چہرے کے ساتھ لڑکھڑاتا کھڑا تھا----
منتہا کی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا--- ماتھے پر سفید بینڈج لگائے وہ نم آنکھوں سے سامنے کھڑا تھا--- زرد چہرہ لیے جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو اس سے جیسے اس کی دنیا لٹ گئی ہو----
نکاح خوان گواہان سمیت سب اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر باہر چلے گئے تھے--- وہ اپنی جگہ منجمند کھڑا تھا--- کچھ دیر دونوں نے بہتی انکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا--- جیسے وقت ٹھہر گیا تھا----
جیسے کائنات رک سی گئی تھی---- ایحاب کی آنکھوں میں سو سوال تھے----
منتہا کی آنکھوں میں سو درد تھے---- اور قسمت کی جھولی میں سو بہانے----

کچھ ایسا ہو ______ یہ شام ڈھلے

کوئی ہاتھ میں تھامے ہاتھ میرا

'

کوئی لے کے مجھ کو ساتھ چلے

کوئی بیٹھے ___ میرے پہلو میں

میرے ہاتھ پر ___اپنا ہاتھ دھرے

اور پونچھ کے آنسو آنکھوں سے

وہ دھیرے سے _____یہ بات کہے

یوں تنہا چلنا ____ٹھیک نہیں ہے

کیا ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں؟

ہم بھی کیا تمہارے ساتھ چلیں؟

کیسا لمحہ تھا۔۔۔ کتنی بے درد اور ظالم تھی قسمت ۔۔۔ محبت کا جہان روئے روئے میں جگا کر کیسے ارمانوں کو کچل گئی تھی۔۔۔

کوئی اس وقت ایحاب اور ملتہا سے پوچھتا کے محبت ذبح ہوتے کیسی دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

دونوں کی گردنوں پر اپنے وار کر کے قربان کر گئی تھی یہ چپ چاپ محبت دونوں کو۔۔۔۔

نکاح مبارک ہو بیٹا۔۔۔ معزم نے بھی نکاح قبول کر لیا ہے۔۔۔۔ اس کی ماں نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔ اور اسے گلے لگایا تھا۔۔۔ وہ برف کی طرح منجمند بیٹھی بے حس و حرکت ماں کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

مبارک ہو مسز حسین۔۔۔ ذوئیشہ نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔

ایحاب نے تلخی سے مسکرا کر دیکھا تھا ملتہا کو۔۔۔ اور پھر الٹے قدموں میں پلٹ گیا تھا۔۔۔

اس کے پلٹتے ہی وہ سارے بند توڑے ذوئیشہ کے گلے لگے ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

ایحاب کے کانوں میں اسکی ہچکیوں کی آواز سنائی دی تھی مگر اس کو گھٹن ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا وہ وہاں سے نہیں نکلا تو اس کا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔وہ کچھ بہت نرا کر گزرے گی۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر شاید درد کی زبان خاموشی ہوتی ہے۔۔۔۔

لٹے پٹے سارے لفظ ایک جیسے ہوتے ہیں۔۔۔

بس بس بیٹا۔۔۔ اس کی ماما نے اسکی پیٹھ تھپکتے کہا تھا۔۔۔۔

انٹی منتہا۔۔۔ ذوئیشہ نے اس کے وجود کو خود کے ساتھ ڈھلکتے کہا تھا۔۔۔ وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔ اس کی باہوں میں جھول گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔ روحیل صاحب کو بھی بلوایا گیا تھا وہیں منتہا کو ہوش میں آتا نا دیکھ۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے بی پی لو ہو گیا ہے بھائی صاحب بس جلدی سے رخصتی کروا دیں نہیں تو یہ ایسے ہی خود کو ہلکان کرتی رہی گی۔۔۔۔ تائی نے اسے بے ہوش دیکھتے کہا تھا۔۔

جی بس یہ ہوش میں آہ جائے روحیل صاحب نے کہا تھا۔۔۔

ذوئیشہ نے ہاتھ مسلتے پھر سے اس کی آنکھوں پر پانی چھڑکا تھا۔۔۔ تب اس نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہو تم ذوئیشہ نے پریشانی سے پوچھا تھا---

بیٹا ٹھیک ہو ناں---- روحیل صاحب نے پوچھا تھا---

جی بابا بس تھوڑا چکر آہ گیا اس نے خودکو کمپوز کرتے کہا تھا---

اچھا یہ جوس پی لو کچھ کھالوپھر رخصتی ہے اس بار تائی بولیں تھیں----

اس نے بس سر ہاں میں ہلایا تھا----

کچھ دیر بعد جلدی جلدی میں رخصتی کروا دی گئی تھی--- باپ کے گلے لگ کر وہ نجانے کتنی دیر روئی تھی--- بھائی کو سینے سے بھینچے اسکادل کئی بار کٹا تھا---اور امس کا دامن ان کی ممتا چھوٹ گئی تھی---- ذوئیشہ بھی اس کی حالت کے پیش نظر رخصتی تک رکی رہی تھی---

سب سے مل کر وہ گاڑی میں بیٹھی تھی معزم حسین کے سنگ----

بھابھی آپ نہیں بیٹھیں گیں--- روحیل صاحب نے منتہا کو گاڑی میں بٹھاتے کہا تھا---

نہیں بھائی صاحب منتہا اور معزم ہی جائیں گے--- کیونکہ انھوں نے ہوٹل جانا ہے--- معزم نے وہیں روم بک کروایا ہے---وہ چاہتا تھا اس شور شرابے سے تھوڑی دور----

تائی نے گڑبڑاتے کہا تھا--- ان کے الفاظ منتہانے بھی سنے تھے---

اوہ اچھا صحیح ہے--- خدا خوش رکھے بس دونوں کو انھوں نے دل۔سے دعا دی تھی----

معزم نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور پھر زن کر کے نکل گیا تھا۔۔ کوئی بھی نظر اپنی سجی سنوری دلہن پر ڈالے بغیر۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہوٹل کی لابی میں سے گزرتے وہ روم میں آئے تھے۔۔۔۔

سارے راستے معزم نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

تم بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔ کمرے میں اسے بیڈ کی طرف بیٹھنے کا اشارہ دے کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

وہ پریشانی سے کانپتے وجود کے ساتھ کچھ بھی کہے بغیر پوچھے بغیر بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

مگر جان تو تب نکلی جب ٹھیک پندرہ منٹ بعد معزم کی بجائے کسی اور کو کمرے میں آتا دیکھا تھا۔۔۔

ک۔۔۔کون ہو تم۔۔۔ جب اس آدمی نے اسکی سیج پر بیٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑا تھا تو وہ چیخی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

الٹے قدموں چلتا وہ ہال سے باہر آیا تھا کیا کچھ نہیں ٹوٹا تھا اندر عشق قتل ہوا تھا تو اور تدفین آنکھوں نے کی تھی----

پہلی نظر کا پیار" پہلا عشق" اسحاب راندھاوا کا دل کھینچ گیا تھا----

ایک مدت سے تجھے ورد میں رکھا جس نے

وہ محبت میں____ قلندر بھی تو ہو سکتا ہے.

تیرے کوچے میں جو آیا ہے غلاموں کی طرح.

اپنی بستی کا سکندر بھی تو ہو سکتا ہے.

سلسلہ وار__________ اگر اشک گرائے جایں.

یہ جو صحرا ہے سمندر بھی تو ہو سکتا ہے.

کب تلک تیرے خیالوں کے سہارے پہ جییں.

دل تیری یاد سے منکر بھی تو ہو سکتا ہے

گاڑی تک پہنچتے کتنی بار وہ لڑکھڑایا تھا۔۔۔ بے درد عشق کا زہر مار گیا تھا۔۔۔ جان لیوا گھٹن سانسوں پر حاوی ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور ہونٹ بن کوئی زہر پیے ہی سفید ہو گئے تھے ایسے جیسے کسی نے سانسیں کھینچ کر خشک کر دیا ہو اندر کی روح کو۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ٹائی کی ناب ڈھیلی کی تھی۔۔۔۔ گھڑی سات بجا چکی تھی۔۔۔۔

ماں کی مسلسل کالز آ رہی تھیں۔۔۔۔

اور اس کے لیے تو وہ وقت کیا کائنات کیا پل کیا سب کچھ بے معنی سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے تو اسکی قسمت نے کسی کالے زہریلے ناگ کی طرح ڈس لیا تھا۔۔۔۔

اس وقت وہ خود بھی اپنے اختیارات میں نہیں تھا۔۔۔ ایک ہی اترا ہوا چہرہ، سجا سنورا بے عیب، اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کے اس کے ہاتھوں سمیت اس کی ٹانگیں بھی کپکپا رہیں تھیں۔۔۔۔

موبائل پر پھر سے اس کی ماں کی کال آنے لگی تھی۔۔۔۔

کیوں آخر کیوں۔۔۔ کیوں نہیں سمجھ پایا میں کے آج سے تین دن پہلے جب وہ مجھے ملی وہ اپنی مایوں کے جوڑے میں تھی۔۔۔ کل وہ اپنی مہندی کے جوڑے میں اور آج۔۔۔۔۔

کتنی بار میری محبت کو اپنے نام کرنے کے مجھے ہنٹ ملے اور میں پتہ نہیں کن گمانیوں میں پھرتا رہا۔۔۔۔

میرے مالک یہ کیسا انصاف ہے میرے دل میں اس کے عشق کی جوت جلا کر اسے ہی کسی اور کے نام کر دیا ہے۔۔۔۔ یہ خلا کیوں رکھ دیئے میری زندگی میں۔۔۔۔

میں تو جیتے جی مر گیا۔۔۔۔

کسے بتاؤں۔۔۔۔ کسے سناؤں۔۔۔۔ میں مر رہا ہوں اس کے بغیر۔۔۔ میرے مردہ وجود میں اس کی سانسیں منتقل کر دے میرے مالک یا مجھے میرے دل سمیت دھتکار دے۔۔۔۔

سٹیرنگ پر سر رکھے وہ دھاڑیں مار مار کر رویا تھا۔۔۔ کتنا خوش تھا وہ آج اسے ہر حال میں ڈھونڈتا تھا اپنی محبت کو اور آج ہی اس نے اسے کھو دیا۔۔۔۔

گاڑی کے آس پاس سے گزرتے لوگ اسے دھاڑیں مار کر روتا دیکھ پاگل تو پتہ نہیں کیا کیا سمجھ رہے تھے۔۔۔۔

ہاں تھا وہ پاگل۔۔۔۔ ہاں تھا وہ منچلا۔۔۔۔

کیوں کے اس نے گناہ کر لیا تھا۔۔۔ پہلی نظر کی محبت کا۔۔۔

اور اب وہ گناہ اس کے جسم کی ہر نس سے استدعا مانگ رہا تھا۔۔۔۔

ابھی تو وہ ٹھیک سے خواب نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ ان خوابوں کو لکھ نہیں پایا تھا۔۔۔ اپنے اور اس کے نام۔۔۔۔مگر دونوں کی روحوں کے ناموں کو وہ کھینچ لیا گیا تھا۔۔۔بے نام کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

یہ عمر رواں کا کونسا دور ہے کے سب کچھ ہوتے ہوئے بھی دنیا کی ہر چیز خریدنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی میں اسے کھو گیا جسے سانسوں میں چننا تھا۔۔۔۔

اپنی تربتر ہوتی حالت کو سمیٹتے ہوئے اس نے بہنے دیا تھا خود کو نمکین پانیوں میں۔۔۔۔ اب اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔۔۔۔

وہ خوش نہیں تھی اس شادی سے اس کا دل ویران تھا انکھیں ویران تھیں۔۔۔ روایات میں بندھی وہ خود کو رسیوں میں جھکڑے بیٹھی تھی بے حس و حرکت۔۔۔۔

نہیں تو وہ مجھ میں اور میں اس میں اپنا درد چن لیتے۔۔۔

بہتے آنسوؤں سے اس نے کہا تھا۔۔۔۔

اس کے اشکوں پے غموں پے
دکھوں پے ہر اس کے زخم پر
حق میرا ہی رہے ہر جگہ ہر گھڑی عمر بھر

دل مجھے دے اگر درد دے اس کا پر

اس کی ہو وہ ہنسی گونجے جو میرا

اے خدا جب بنا اس کا ہی بنا----

وہ رو رہی تھی اس کے انسو ---- ہر لمحہ مجھے جھنجھوڑیں گے اس کی آنکھوں میں شکوے تھے ایحاب راندھاوا کے لیے----

وہ اس کا بار بار پیچھے مڑ کر دیکھنا کل رات اس کی آنکھوں میں سجی امید آج بجھی ہوئی تھی----

یہ کیا ہو گیا مجھ سے----

تھینننننننن--- تیز گاڑی چلاتے ہوئے اس نے گاڑی روکی تھی---- خود کے تنفس کو بحال کرتے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑے رو دیا تھا----

ایک سلجھا اپنی سلطنت کا شہزادہ رو دیا تھا--- منزل کے قریب پہنچ کر اپنی منزل نا پا سکنے پر----

اس کا سجا سجایا پھول کسی اور کی جھولی میں ڈل گیا تھا۔۔۔ ملکیت سے دستبرداری کیا ہوتی ہے وہ اس وقت کوئی ایحاب راندھاوا سے پوچھتا۔۔۔۔۔

سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کسی ایک من پسند شخص سے دوری جدائی کتنی اذیت ناک موت ہوتی ہے وہ ایحاب راندھاوا سے بہتر کون جان سکتا تھا۔۔۔۔

محبت کی تربت کسی نے دیکھی ہے۔۔۔۔ تربت ایک ایسا مٹی کا مزار ایک ایسا دل جسے زمانے کی ٹھوکریں مارمار کر ریزہ ریزہ کر دیتیں ہیں۔۔۔

اورجس کے سب زرے اگر محبوب چن کر اپنی محبت کی بارش میں بھگا کر دوبارہ سے بنا دے تووہ سونے کا بن جاتاہے کبھی نا ٹوٹنے کے لیے۔۔۔۔۔۔

پیار ہے یا سزا اے میرے دل بتا

ٹوٹتا کیوں نہیں درد کا سلسلہ

اس پیار میں ہوں کیسے کیسے امتحان

یہ پیار لکھے کیسی کیسی داستان

یا ربا دے دے کوئی جان بھی اگر

دلبر پے ہو نا دلبر پے ہو نا کوئی اثر۔۔۔۔

ایک نے باپ کے کہے کی لاج رکھ لی تھی--- ایک اپنی قسمت سے ہی ہار گیا تھا---
وقت الٹی چال چل رہا تھا--- جذبات دان کر کے قسمت نے چھین لیے تھے---
بے خوابی اب عمر بھر کا مقدر بن چکی تھی---- ہجر بقیہ زندگی کی وراثت ٹھہرا تھا---- نیندیں آنکھوں سے کھینچ لیں گئیں تھیں--- اور تحفے میں بے قراریاں بے چینیاں عطا کر دی گئیں تھیں ایحاب راندھاوا کو----
اور مٹی کا دل زرے بن کر تیز ہوا میں اڑ گیا تھا---- آنکھوں میں بھر گیا تھا---- آنسو دے گیا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

میں نے تم سے کہا تھا ناں کے باہر مت نکلنا تمہیں سمجھ نہیں آئی تھی میری بات----
وہ منتہا کو رخصت کر کے اپنا بیگ لینے آئی تھی برائیڈل روم سے تبھی دروازہ اندر سے لاکڈ ہوا تھا اور وہ اس کے پیچھے آہ کر کھڑا ہوا تھا----
م----م--م--میں وہ-----
اچھی لگ رہی ہو---- اس کے پیچ ڈریس میں کھلے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اس کی آنکھوں میں اپنی سبز آنکھیں گھاڑتے کہا تھا بیربل نے-----

چ---چھوڑ---چھوڑیں---مم---مجھے----

اس نے اس کا ہاتھ جھٹکے سے ہٹایا تھا اپنے بالوں سے کے اس کے بال کھینچے تھے----

میری زندگی میں آنے کے بعد تم ہر دن کالا رنگ پہنو گی کیونکہ تمہارے اس سفید دودھیا چمکتے جسم پر وہ رنگ مجھے ہر روز پاگل کرے گا----

دل کرتا ہے ابھی ان ہونٹوں---- اس نے اپنے ہونٹ کو اپنے ہی لب تلے دباتے بڑی غلیظ نظروں سے ذوئیشہ کو دیکھتے کہا تھا----

پ----پ--لیز----پلیز---م---مجھے جانے دو--- وہ اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے پیچھے ہٹاتے ہوئے روتے ہوئے التجا کرنے لگی تھی---

کون-ہے اندر کھولو دروازہ---- باہر سے کسی لڑکے نے برائیڈل روم کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا----

وہ دروازے کی طرف مڑی تھی کھولنے کے لیے جب بیربل نے اسکی کلائی کھینچ کر اسے سینے سے لگایا تھا اور دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھا تھا--- ذوئیشہ کا پور پور لرز گیا تھا--- خوف کے مارے رنگ پیلا پڑھ گیا تھا----

اوپر سے گردن کے پچھلے حصے پر اس کی غلیظ سانسوں کی چھبن نجانے اتنی ہمت کہاں سے آہ گئی تھی اس میں کے اپنی ہیل اس کے شوز پر مارتی اسے دھکا دیتی جھٹ سے دروازہ کھول بیٹھی تھی----

پلیز بچاؤ مجھے پلیز---- سامنے کھڑے مومن کے پیچھے چھپتے اس نے کہا تھا---

کون ہو تم ذلیل انسان کیوں تنگ کر رہے ہو اسے---- اس نے آگے بڑھ کر بیربل کو اچھے خاصے گھونسے مارے تھے---- کے اس کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا---

ٹھہر جاؤ تمہیں تومیں پولیس کے حوالے--- ابھی اس کے منہ میں لفظ تھے ہی کے وہ دھکا دے کر مومن کو باہر نکل گیا تھا--- یہ تو ان کا پلان ہی تھا بیربل کا چپ چاپ مار کھانا اور مومن کا اسے ذوئیشہ کے سامنے مارنا---

آپ ٹھیک ہیں اس نے اب کی بار ذوئیشہ کی طرف مڑ کر پوچھا تھا----

ج----ج--جی شکریہ--- آپ نے کیسے اسے مار دیا م---میں بہت خوش ہوں کسی نے تو اس سے میری جان----

اٹس اوکے میڈم میرا فرض تھا یہ--- اب آپ کو کبھی بھی یہ تنگ کرے تو آپ مجھے بلا لیجئے گا----

مومن نے مسکراتے ہوئے اپنے ماتھے سے بال پیچھے کرتے کہا تھا----

س---سچ میں آپ ائیں گے میری مدد کے لیے--- ذوئیشہ نے حیرانگی سے پوچھا تھا وہ اب رونا بھول چکی تھی---

سچ میں آؤں گا اتنی پیاری لڑکی کی کون مدد نہیں کرے گا--- آپ کو تو بہادر بننا چاہیے ایسے غنڈے تو منٹوں میں سیدھے ہو جاتے ہیں---

مومن نے چٹکی بجاتے ہوئے بتایا تھا---

کیا آپ میرا اس سے پیچھا چھڑوا دیں گے مجھے بہت برا لگتا ہے یہ---- ذوئیشہ پھر سے رونے کو تھی--

آپ ایسا کریں آپ میرا نمبر رکھ لیں بلکہ مجھے دیں میں سیو کر دیتا ہوں---- جب بھی آپ کو میری ضرورت ہو آپ مجھے کال کر دینا----

اس نے ذوئیشہ کے ہاتھ سے موبائل لے کر اپنا نمبر سیو کیا تھا اور پھر اسکے ہاتھ میں وہ موبائل تھمایا تھا----

چلتا ہوں مجھے کچھ ضروری کام ہے اب آپ کا نمبر میرے موبائل میں بھی سیو ہو گیا ہے اور آپ کے موبائل میں میرا نمبر----

تو میں رات میں آپ کو کال کروں گا--- ویسے مائی سیلف مومن----

ہنستے مسکراتے اسے بتاتے اس کو بائے کا سگنل دیتے وہ وہاں سے چلا گیا تھا---

پیچھے وہ ہکا بکا کھڑی کبھی اسکی پشت کو اور کبھی ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھتی---

جو بھی تھا اسے وہ اچھا لگا تھا---- فرینڈلی سا----

اپنے بھائی کے بعد اگر اسے کوئی مرد اچھا لگا تھا تو یہ تھا---

مومن-- کتنا پیارا نام ہے---- اس نے زیر لب کہا تھا اورلبوں پر مسکراہٹ سجائے اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

بہت سی بے غیرت بیویاں دیکھیں ہیں پر تمہارا لیول الگ ہے----

شام کی اذان سنتے وہ لان میں بیٹھی افق پر اڑتے پرندے دیکھ رہی تھی---رات کی اپنی حرکت پر بار بار اس کو شرمندگی ہو رہی تھی----پھر فاحا کی باتیں---- یہ سب شوچ ہی رہی تھی جب اسے میسج ملا تھا----

اور ساتھ میں ایک ویڈیو----

ویڈیو اون کرتے اس کے ہاتھ کانپ گئے تھے---- یہ دیکھ کر کے وہ ڈانسنگ فلور پر ایک بے ہودہ ڈریس میں موجود کسی اور کی باہوں میں ڈانس کر رہی ہے---

یہ کہاں سے لی تم نے--- اس نے کانپتے ہاتھوں سے میسج کیا تھا----

کیامطلب کہاں سے لی یہ تو سب کے پاس ہے وہاں موجود بار کے ہر شخص کے پاس ویسے میرے پاس ایک اور ویڈیو ہے رکو میں اسکے سکرین شاٹس تمہیں دکھاتی ہوں---- یہ نا ہوکے ویڈیو دیکھ کر تم فوت ہی ہوجاو----

اسے حمنہ کا اگلا میسج آیا تھا--- اور پھر کچھ ویڈیو کے سکرین شاٹس--- جس میں کوئی اسکے کپڑے بدلوا رہا تھا اور وہ کپڑوں کے بغیر---

اس سے آگے کی پکچرز وہ دیکھ ہی نہیں پائی تھی وہ اپنے ہی انا کے کھودے گھڑے میں گر گئی تھی----

خود کی تصویریں دیکھ کر اسے یاد آیا کے رات اسے ارحام چھوڑ کر گیا تھا اور اس نے ہی اسے چینج کروایا تھا تو کیا ارحام نے----

اس سے آگے وہ سوچ ہی نہیں سکی تھی----

کیا تمہیں یہ تصویریں ارحام نے بھیجیں ہیں--- ایشال نے اگلا میسج کیاتھا---

تمہیں لگتا ہے وہ مجھے بھیجے گا ہم دونوں دیکھ رہے تھے یہ--- میں اور ارحام---- وہ مجھے بتا رہاتھا کے تم اس کے پیارمیں کتنی اندھی ہو کے اپنی عزت بھی داؤ پر لگا دی پھر اس نے تمہارے کپڑے -----

اس سے آگے وہ پڑھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ گھٹنوں میں منہ دیئے ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

کیوں ارحام طارق کیوں۔۔۔ کیوں تم نے میری ہی عزت کا تماشہ بنوایا میں تو بیوی تھی تمہاری۔۔۔ تمہاری شریک حیات مجھ سے غلطی ہو گئی تھی تو تم نے اپنی اس دو ٹکے کی محبت کو میری کرتوت دکھانے کے لیے کیمرے میں قید کیا اود پھر اسکے ساتھ مل کر میری تذلیل کی۔۔۔۔ مذاق بنایا۔۔۔۔۔

خدا کرے تم مر جاؤ ارحام طارق جان چھوٹے میری تم سے میری زندگی میں میری خوشیوں میں تم ایک ایسا گرہن ہو۔۔۔۔۔جو اپنی چھاپ جگہ جگہ چھوڑ رہاہے۔۔۔۔
میرے اپنے مجھ سے چھین کر اب تم میری عزت کو بھی پامال۔۔۔۔
بے لبسی سے روتے اس نے ہزار بار لعنت بھیجی تھی اس محبت پر جو اس نے کبھی ارحام طارق سے کی تھی۔۔۔۔۔
اور ساتھ ساتھ اس نفرت پے بھی لعنت بھیجی تھی جو وہ کبھی بھی ارحام طارق سے اتنا کچھ ہونے کے باوجود نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

Urdu Novels Ghar

ک۔۔۔ک۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ سامنے بیٹھے شخص کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

گھبراؤ مت ڈئیر یہ تمہیں منہ دکھائی دینے آیا ہے اورکچھ تعریفیں کرنے بھی۔۔۔۔ معزم حسین نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔ وہ گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔ اس کا دماغ سن ہوا تھا۔۔۔ معزم کی بات سن کر۔۔۔۔

کیا کہہ دیا میں نے منہ دکھائی مل رہی ہے تمہیں قبول کرو اسے۔۔۔۔ اب تمہارا منہ اس قابل توہے نہیں کے میں دیکھوں اور قصیدے پڑھ کر منہ دکھائی دوں تو یہ دوست ہے میرا۔۔۔ یہ تمہیں منہ دکھائی بھی دے گا اور تمہارے ساتھ گولڈن نائٹ بھی۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

اس سے سے پہلے کے وہ اپنا جملہ مکمل کرتا بیڈ سے اترتی وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچی تھی اور اس کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری معزم حسین مجھ سے یہ گھٹیا بات کرنے کی اللہ کو حاضر ناضر جان کر تم مجھ سے نکاح کر کے مجھے اپنی بیوی بنا کر لائے ہو اور اپنی بیوی کو تم۔۔۔ لعنت ہے تم پر۔۔۔

وہ کسی بپھری شیرنی کی طرح پھٹ ہی پڑی تھی اتنی گھٹیا حرکت کی اسے امید ہی کب تھی معزم حسین سے۔۔۔۔ اس کے اپنے دل کے پھپھولے کیا کم تھے کے نیا روگ اسے دے رہا تھا وہ۔۔۔۔

بیوی ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ بیوی اور تم ہاہاہاہاہا۔۔۔۔

حثیت دیکھی ہے اپنی ہے ہی کیا تمہارے پاس یہ سفید چمڑی اور ڈگری۔۔۔۔ ابھی چند پیسے پھیکنو تو ایسی چمڑیاں میرے نیچے بچھنے کو تیار ہوں۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا تھا تم بچپن سے لے کر اب تک معزم حسین کو اپنے غرور کے آگے ذلیل کرتی رہو گی تو معزم تمہاری ذلالت کا چھنکنا لے کر بجاتا رہے گا۔۔۔

یا اسے تمغہ بنا کر گلے میں لٹکا لے گا۔۔۔ تمہاری اوقات آج یہ شخص تمہیں آچھے سے بتائے گا۔۔۔اور تم سے یہ کس نے کہہ دیا کے معزم حسین تمہیں اپنے نکاح میں رکھ کر تمہارے لٹنے کا تماشا دیکھے گا۔۔۔

ڈئیر کزن بہت بھولی ہو تم اور تمہاری پوری فیملی۔۔۔۔

وہ تالی مار کر زور سے ہنسا تھا۔۔۔ اتنی استہزائیہ اور تمسخرانہ ہنسی کے ذوئیشہ کا دل کیا تھا کے زمین پھٹ جائے اور اس میں وہ سما جائے۔۔۔۔

کیا ہوا دھچکا لگا میری باتوں سے---- تمہاری زندگی تو اسی دن برباد کرنے کا میں نے سوچ لیا تھا جب پہلی بار تم نے مجھے میری اوقات میں رکھا تھا----

ویسے اچھا ہی ہوا جو تم نے مجھے پہلے ہی تھپڑ مار دیا مگر اس تھپڑ کی گونج مجھے نہیں تمہیں ساری زندگی سنائی دے گی-----

ایسا تماچہ تمہاری زندگی پر ماروں گا کے خود اپنے ہاتھوں سے اپنا گلہ گھونٹوں گی---ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے اس نے اس کی گردن کے ساتھ جڑے ہار پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کی گردن دبوچی تھی کے اس کا ہار اس کی گردن میں دھنس گیا تھا اسے لگا کے اس کا سانس بند ہو جائے گا اور گردن کی رگوں میں خون منجمند ہو جائے گا---

آنکھوں میں ساکت آنسو اور اس کی سفید سفید باہر کو ابلی آنکھوں کو دیکھتے ہی اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑے تھا کے وہ بدقسمت دلہن زمین پر گری تھی----

اپنے بھاری لہنگے اور زیورات سمیت----

جان من منہ دکھائی---- اس کا دوست اس کے پاس بیٹھتے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر لبوں کے ساتھ لگاتا بولا تھا----

وہ گہرے صدمے کی حالت میں اسے بس بے تاثر آنکھوں سے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔معزم کے الفاظ برچھیوں کی طرح اس کی روح کو گھائل کر گئے تھے۔۔۔۔اوپر سے اس کے دوست کی غلیظ نظریں۔۔۔ اس نے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا تھا۔۔۔

معزم مت کرو ایسے میرا باپ جیتے جی مر جائے گا میں تمہاری نوکر بن کر رہ لوں گی ج۔۔۔ج۔۔۔جیسا تم کہو گے ویسا ہی کروں گی۔۔۔ پلیز اسے بھیجو یہاں سے میں تمہارے نکاح میں ہوں یہ گناہ ہے میں تم سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔

وہ اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر گڑگڑا رہی تھی۔۔۔ رو رہی تھی اپنے باپ کی شرافت کی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی ساری زندگی کی ریاضت ضائع نا ہونے کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔۔

یہ دن تو بہت خوشیوں بھرا ہوتا ہے ہر لڑکی کی زندگی میں اور اس کے لیے یہ دن کسی قیامت سے کم نہیں تھا اور یہ قیامت اس کا مجازی خدا اس پر ڈھا رہا تھا اس نے معزم حسین کو ظالم سمجھا تھا۔۔۔ سفاک سمجھا تھا۔۔۔

مگر انسانیت کے درجے سے گرا ہوا کبھی نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں اس کی زندگی کی ڈوریاں اس کے باپ نے تھمائیں تھیں تو وہ کسی کٹ پتلی کی طرح کھینچ کر اس کی نسیں ہی کاٹ رہا تھا ان ڈوروں سے۔۔۔۔

بہت مزا آہ رہاہے مجھے۔۔۔ سچ پوچھو تو آج میرے دل کو ٹھنڈک ملی ہے اور برسوں بعد مجھے آج سکون کی نیند آئے گی۔۔۔۔

اس نے اپنا پاؤں زور سے اس کے سینے پر رکھتے پاؤں کی کک سے اس کے معافی مانگتے وجود کو دور پھینکا تھا۔۔۔۔

میں معزم حسین اپنے پورے ہوش و ہواس میں منتہا روحیل تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔

طلاق دیتا ہوں۔۔۔

طلاق دیتاہوں۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ خود کو سنبھال کر اس سے دوبارہ سے گڑگڑا کر معافی مانگتی اس کے لفظ سن کر وہیں ڈھیر ہوئی تھی۔۔۔ اٹھنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

ہوٹل کے اس بند کمرے میں دو نفوس اب قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے تھے اور وہ پتہ نہیں کیسے زندہ بیٹھی تھی۔۔۔۔

کیسے سب کچھ برداشت کررہی تھی۔۔۔۔ اسے لگا جیسے اس کے حلق میں کسی نے کچھ اٹکا کر اس کی سانسیں معدوم کر دیں ہیں۔۔۔ جیسے اس کے جسم میں جان نہیں ہے وہ سب دیکھ پاہ رہی ہے سن پاہ رہی ہے سانس بھی لے پا رہی ہے مگر وہ زندہ تو ہے ہی نہیں۔۔۔

بے تاثر چہرے لرزتے جسم لرزتی نم پلکوں سے اس نے معزم حسین کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جو اسے اب باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر گرا رہا تھا۔۔۔۔

اب چونکہ تم میری بیوی نہیں ہو میری عزت نہیں ہو تو یہ تمہارے ساتھ جو مرضی کرے۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اس کے نازک جسم پر اپنے دوست کو گراتے اس نے پھر سے زور سے تالی بجائی تھی۔۔۔۔

اس کی سسکی نکلی تھی۔۔۔ اس کا دوست اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے اسے اپنے قابو میں کرتا اسکی گردن پر جا بجا وحشی لمس چھوڑ رہا تھا اور معزم حسین وہ قہقہے لگاتا ویڈیو بنا رہاتھا۔۔۔۔

وہ کسی کمزور چڑیا کی طرح پھڑ پھڑائے جا رہی تھی اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی پتہ نہیں اسمیں اتنی ہمت کہاں سے آہ گئی تھی کے وہ خود کی عزت بچانے کے لیے تگ و دو کرنے لگی تھی۔۔۔

معزم تمہیں خدا کا واسطہ ہے مت کرو چھوڑ دو مجھے۔۔۔ بچا لو مجھے۔۔۔ ہچکیوں سے روتے چیختے ہوئے دہائی دینے لگی تھی۔۔۔

کیسی سفاکی اور درندگی تھی کچھ دیر پہلے اسکے باپ نے جس کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھمایا تھا وہ ہی اس کی عصمت داغدار کروا رہا تھا۔۔۔

اچانک اس کی دلخراش چیخ نکلی تھی جب اسکے وحشی دوست نے اس کی شہ رگ کے پاس سے اسکی گردن کی جلد ہی کاٹ ڈالی تھی۔۔۔۔

معزم تمہیں تمہارے مرے ہوئے باپ کی قسم میری عزت بچا لو۔۔۔۔

آخری کوشش کی تھی اس پھڑپھڑاتی نازک چڑیا نے۔۔۔۔

چھوڑ دے جیدے۔۔۔ اس کے منہ سے اپنے باپ کی قسم سن کر معزم کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی آئی تھی۔۔۔۔

جیدا اپنے ہوش میں ہی کب تھا نازک نو خیز سراپا ہوش اڑا دینے والا جسم چکھ کر کافر تھا کے پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر لہنگے کی کرتی کھینچنے لگا تھا کے معزم نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے پھینکا تھا جیدے کو اور منتہا کو ہاتھ بڑھا کر اٹھایا تھا۔۔۔۔

وہ کانپتے وجود کے ساتھ لڑکھڑاتی اپنے پاؤں پر بھی صحیح سے کھڑی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔

چلو اس ڈرامے کا ڈراپ سین کرتے ہیں سوچا تھا صبح تک انتظار کر لوں مگر نہیں اب تم میرے باپ کو بیچ میں لے آئی ہو تو میں تمہارے باپ کو کیسے حیات رہنے دے سکتا ہوں۔۔۔۔

اب تمہارا باپ جب تک مرحوم نہیں کھلایا جائے گا مجھے سکون نہیں ملے گا تب تک۔۔۔۔

اس نے اسے کھینچتے ہوئے باہر نکالا تھا۔۔۔۔

جیدا تو معزم کے تیور دیکھ کر ہی دھنگ رہ گیا تھا تب ہی خود سے اٹھ کر بس وہاں سے کھسک گیا تھا۔۔۔۔

نہیں معزم پلیز میرے بابا کو بخش دو۔۔۔ مجھے یہی مار کر پھینک دو میرے بابا مر جائیں گے انہیں یہ دکھ مت دو۔۔۔۔

وہ روتی گڑگڑاتی التجائیں کر رہی تھی جب وہ اسے گھسیٹتا ہوا ہوٹل سے باہر لایا تھا اور پارکنگ میں لے جا کر دھکا دیا تھا۔۔۔

سارے راستے وہ ہاتھ جوڑ جوڑ معافیاں مانگتی رہی تھی اپنے ماں باپ کی عزت کی خوشیوں کی مگر معزم حسین پر نجانے کون سا آسیب سوار تھا۔۔۔۔

اس کی ہار کا نشہ اور اپنی جیت کا نشہ دونوں ٹھاٹھیں مار رہے تھے اس بے لگام خبیث گھوڑے کے وجود میں۔۔۔۔

نکلو باہر۔۔۔ گاڑی گھر کے سامنے روک کر اسے کھینچا تھا۔۔۔۔

معزم خدا کا واسطہ ہے محلے میں میرے باپ کی عزت۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ چٹاخ ۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔

جو میری عزت داؤ پر لگائی ہے اس کی بھرپائی کون کرے گا۔۔۔

ارے پہلے ہی کہہ دیتی شادی نہیں کرنی کوئی یار سیٹ کیا ہوا ہے تو میں تم جیسی غلاظت پر تھوکتا بھی نا۔۔۔

معزم حسین نے دروازہ جھٹکے سے کھول کر اسی اجڑی بکھری حالت کی دلہن کو صحن کے بیچ و بیچ پھینکا تھا۔۔۔گھر پر جتنے بھی مہمان تھے کونوں کدھروں سے کیڑوں کی طرح نکل کر اس کے آس پاس کھڑے ہوگئے تھے۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم معزم۔۔۔ ملتہا کی ماں سن کر ہی پاگلوں کی طرح اس تک پہنچی تھی۔۔۔۔

سچ کہہ رہاہوں چچی یہ تربیت کی ہے بیٹی کی ارے جب وہ چاہتی ہی نہیں تھی مجھ سے نکاح تو کیوں اس بدنامی کو میرے گلے کا ہار بنا دیا۔۔۔یہ دیکھیں کرتوت اس کے اور مجھے بتائیں کے ایسے میں کیسے رکھ سکتا ہوں اسے اپنے پاس۔۔۔ یا کوئی بھی شریف انسان اسے بیوی کے روپ میں قبول کر سکتا ہے۔۔۔۔

اس نے اپنے موبائل کی سکرین پر اپنے مطلب کی بنائی گئی ویڈیو خاندان کی سب سے بڑی اور منافق پرست عورت کو دکھاتے کہا تھا۔۔۔۔

جو دیکھتے ہی توبہ توبہ کر گئی تھی اور پھر باری باری آگے اگے کر کے دکھاتے دکھاتے وہ موبائل ملتہا کے باپ کو تھما دیا گیا تھا۔۔۔

وہاں کھڑے سب وجود لعنت ملامت اور پتہ نہیں کیا کیا کر رہے اور کہہ رہے تھے منتہا کو۔۔۔

کیاہوا میرے بچے اتنی ہڑ بڑی میں کیوں بلایا مجھے تائی نے بھی آتے ہی بیٹے کے پاس کھڑے ہوکر پوچھ ڈالا۔۔۔

ماں جب یہ کسی اور سے محبت کرتی تو تو نے کیوں ڈالا اس کے گلے میں میرے نام کا ڈھول۔۔۔۔

جب میں اسے کمرے میں چھوڑ کر ایک ضروری کال کے لیے باہر گیا تو واپسی پر جب آیا تو اس نے کمرے میں اپنے یار کو بلوایا ہوا تواور یہ سب کر رہی تھی اپنے یار کے ساتھ یہ لڑکی۔۔۔۔

میں تو زندہ دھنس گیا زمین میں ماں۔۔۔

اس نے بھرائی آواز میں سب کو دکھاتے کہا تھا۔۔۔

معزم میری ب۔۔۔۔بیٹ۔۔۔۔ بیٹی۔۔

بس کر دیں چچا آپ کی بیٹی آپ کے اور میرے منہ پر کالک مل چکی ہے اب مزید کیا رہ گیا ہے۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے چچا کو چپ رہنے کا کہا تھا۔۔۔ اور وہ جو نا کردہ گناہوں کی پھٹکار پر زمین پر بے جان وجود لیے تانے تازیانے لعنت ملامت کے تیر سہہ رہی تھی۔۔۔ باپ کا جھکا

سر آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ کر دل سے خدا کے آگے فریاد کر رہی تھی کے وہ زندہ ہی کیوں ہے

اب تک یا وہ پیدا ہوتے ہی کیوں نا مر گئی----

بس میں اب مزید برداشت نہیں کر سکتا---

میں معزم حسین آپ سب کی موجودگی میں منتہا روحیل کو طلاق دیتا ہوں---- طلاق

دیتاہوں--- طلاق دیتا ہوں---

بیٹا نہیں میری بات تو--- تائی نے پورے خاندان کے آگے بھر پور ایکٹنگ کی----

بس ماں--- معزم حسین کہتا آندھی طوفان کی طرح چلا گیا----

بابا--- ماما----

اس کے جاتے ہی ایک طرف روحیل صاحب گرے تھے تو دوسری طرف اسکی ماں-----

تین گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے بیٹی کے نکاح کو کے طلاق کا طماچہ اس کے منہ پر پڑ گیا تھا---ایک شریف عزت دار باپ کی پگڑی پوری دنیا کے سامنے اچھال دی گئی تھی--- جس نے دکھ سکھ سردی گرمی بارش آندھی طوفان جانے کن کن حالات میں اپنی پھول جیسی نازک بچی کے وجود کو اپنے خون پسینے اپنے لاڈ کے ساتھ قطرہ قطرہ سینچا تھا----

کیا محلے والے کیا خاندان والے جمعے غفیر بنائے زہر اگل رہے تھے----

اٹھیں ماما بابا دوڑتی ہوئی ان تک پہنچی تھی وہ----

اور چیخی تھی۔۔۔۔ شیری بھی پل بھر میں ماں باپ کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔
ایمبولینس بلواو کوئی خدا کے لیے ماں کو اور باپ کو سانس نا آتے دیکھ وہ چلائی تھی۔۔۔۔ منت کی تھی سب کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔
ماں کا سر شیری کی گود میں۔۔۔ جبکہ باپ کا سر منتہا کی گود میں تھا۔۔۔
آسمان سر پر گرا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یاد آتا ہے روزوشب کوئی
ہم سے بچھڑا ہے بے سبب کوئی

ایمبولینس کو چھوڑو فی الحال یہ جو دوسری گلی کی نکڑ پر ڈاکٹر بیٹھتا ہے اسے ہی بلا لاؤ۔۔۔۔
مجھے لگتا ہے صدمے کی وجہ سے ہوا ایسا۔۔۔۔ اللہ غارت کرے تجھے منتہا۔۔۔ تجھ جیسی بیٹی اللہ کسی کو نا دے۔۔
تائی نے نفرت سے اسے دیکھتے ہاتھ سے پیچھے دھکا دیا تھا۔۔۔۔ پھر چند لوگوں کی مدد سے روحیل صاحب اور ان کی بیوی کو چارپائی پر ڈالا تھا۔۔

کیسا شادی کا گھر تھا جس میں صفے ماتم بچھ گیا اللہ صحیح کسی نے کہا ہے گھر کو چراغ لگی گھر کے چراغ سے----

ادھر کھڑی ادھیڑ عمر عورت نے لمبا سانس کھینچتے کہا تھا---

آئیے ڈاکٹر صاحب دیکھئیے نا کیا ہو گیا میرے بھائیوں جیسے دیور اور دیورانی کو----

تائی نے ڈاکٹر کے آتے ہی کہا تھا---اور سائیڈ پر ہوئی تھیں----

ماما بابا--- میں نے کچھ نہیں کیا پلیز آنکھیں کھولیں--- بابا-----

منتہا روتی ہوئی ہلکان ہو رہی تھی---- پھر ایک دم سے ڈاکٹر نے سب کی طرف دیکھتے نفی میں گردن ہلائی تھی---

ہائے ربا--- نہیں--- تائی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے خدشات کی نفی کی تھی----

ہارٹ اٹیک کی وجہ سے دونوں کا انتقال ہو چکا ہے---- قریباً کوئی پانچ منٹ پہلے----

ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں کہا تھا----

د----دونوں---- ماما بابا--- شیری بھگاتا ہوا کبھی ماں کی چارپائی کے پاس جاتا گلے لگتا تو کبھی باپ کے----

منتہا تو سنتے ہی دھڑام سے نیچے گری تھی ہوش وہواس سے بیگانہ--- تائی نے سینہ پیٹ پیٹ کر دل بھر کر اس بے ہوش دلہن کو کوسنے دیئے تھے----

مر گیا میرا بھائی میری بھاوج ارے تجھے زرا شرم نا آئی نا ترس آیا نا رحم دو دو خاندانوں کی عزت کو چوراہے پر لٹکا دیا۔۔۔

اس سے اچھا تھا تو مر جاتی بدبخت تجھ پر صبر آہ جاتا ہائے ان جوان لاشوں پر کیسے صبر کروں میں۔۔۔۔۔

اس کو بے ہوش ہوئی کو مار مار کے تائی نے ادھ موا کر دیا تھا۔۔

وہ دو تو مر ہی گئے ہیں اسے مار کر کیوں الزام اپنے سر لینا باجی۔۔۔ جو بھی تھے اس کے ماں باپ تھے چھوڑ دے اسے۔۔۔۔

محلے کی ایک خاتون نے کہا تھا۔۔۔ پھر اس کے منہ پر پانی چھڑک کر اسے ہوش دلایا۔۔۔۔

کبھی شیری بے ہوش ہو جاتا تو کبھی منتہا۔۔۔۔

بابا خدا کے لیے آنکھیں کھولیں آپ کی بیٹی پاک ہے کچھ نہیں کیا بابا میں مر جاؤں گی میں کیسے جیوں گی میں کیسے اپنی بے گناہی ثابت کرو۔۔۔۔

بابا میرے پیارے بابا ایک بار بس ایک بار آنکھیں کھولیں۔۔۔ اپنی منتہا کی بھی تو سنیں ۔ ۔

وہ کبھی باپ کے ہاتھ چومتی کبھی پیر چومتی کبھی چہرہ پکڑ کر ہلاتی ۔۔۔۔

مگر باپ تو نجانے کب سے آخری سفر پر روانہ ہو گیا تھا۔۔۔۔ بند انکھوں کی چلمن گرائے۔۔۔۔

ماما۔۔ آپ کو تو اپنی تربیت پر یقین ہے ناں آپ اٹھ جائیں بس بابا کو بھی اٹھائیں۔۔۔

مجھے ایسے بے یارو مددگار چھوڑ کر نہیں جا سکتے آپ لوگ۔۔۔۔ بابا ماما پلیز مجھے آپ کی ضرورت ہے خدا کے لیے اٹھیں۔۔۔۔ اللہ جی بخش دے مجھے میرے ماں باپ کی جان۔۔۔۔

آسمان کی طرف منہ کیے وہ چیخیں مار کر رو رہی تھی۔۔۔

وہ ہاتھوں سے لمحے پھسلتے گئے۔۔

وہ دکھ درد کے در ہم پہ کھلتے گئے۔۔

وہ آنسوؤں نے چاروں طرف سے ہم کو گھیرا۔۔

وہ بابا میرے پھر یوں کھو گئے۔۔

منوں مٹی کے نیچے جا کے سو گئے

ہائے کوئی اسے میری آنکھوں کے آگے سے دور کر دو ورنہ میں خود اس کا گلہ دبا دوں گی چلی جا منتہا جا چلی جا میرے بھائی اور بھاوج کے آخری سفر میں بین نا ڈال----

تیرے کلیجے کو کب سکون آئے گا دفعہ ہو جا--- چلی جا مر جا--- کسی گاڑی کے نیچے آہ کر----

تائی نے ہاتھ سے پکڑ کر کوسنے دے دے کر گھر کی دہلیز سے باہر دھکا دیا تھا----

میری بہن کو ہاتھ لگانے کی جرات بھی مت کرنا تائی---- شیری نے آگے بڑھ کر اپنی روتی بلکتی بہن کا ہاتھ تھاما تھا----

ش----ش---شیری-----م--میں نے کچھ نہیں پلیز بابا سے کہو میں نے کچھ نہیں کیا --- وہ اٹھ جائیں وہ میری بھی تو نات سنیں---

اس نے ہاتھ جوڑے تھے کرلاتے ہوئے اپنے دس سال کے بھائی کے آگے----

جواب میں وہ کچھ کہہ ہی نہیں سکا بس بہن کے گلے لگے کتنی دیر روتا رہا-----

حسین تمہاری کوئی فرمائش پوری نا کرے تو مجھے بتانا میں کروں گا--- اس گھر سے تمہارا رشتہ ہمیشہ رہے گا----

باپ کے مردہ وجود پر ڈبڈباتی نظریں پڑتے اس کے کانوں میں باپ کے کہے الفاظ گونجے تھے----

منتہا اس گھر سے تمہارا جنازہ ہی نکلے اب بس میرے تربیت اور عزت کی لاج رکھنا۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اسکے پاس بیٹھے اسے پھر سے کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

منتہا رشتے سے انکار کر دو۔۔۔۔ ماں کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔۔۔

سامنے چارپائی پر موجود دونوں ہستیاں منہ موڑ گئیں تھیں۔۔۔۔ بیٹی کی عزت کی نیلامی کا صدمہ ہی نا برداشت کر سکیں تھیں۔۔۔ اس کے منہ پر پڑے طلاق کے طماچے کو دیکھ ہی نہیں سکیں۔۔۔۔

اس نے دیکھا تھا۔۔۔ اس کے باپ کی آنکھوں میں التجا تھی کے معزم حسین مت کرو رک جاؤ۔۔۔۔

اس نے دیکھا تھا اس کی ماں اس کے لیے سینہ تانے کھڑی تھی۔۔۔۔

پھر کیا ہوا دنیا الٹ گئی سب کچھ تہس نہس ہو گیا۔۔۔

بچپن میں سنا تھا۔۔۔ جب قیامت آئے گی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔۔۔۔

مگر اس قیامت کا تو کسی نے بتایا ہی نہیں نا کسی کتاب میں درس تھا۔۔۔ ناکسی بڑے کی حکمت میں تھا۔۔۔۔

قیامت آئی تھی۔۔۔ دل ریزہ ریزہ کر کے ساکت کر کے چلی گئی تھی۔۔۔۔

بابا کی ملکہ اسکے دل کا ٹکڑا اپنی عزت سمیت پاش پاش ہوا تھا۔۔۔۔یہ کیسی دہلیز پار کروائی تھی بابا نے کے جب وہ واپس مڑی تو ان کی سانسیں بھی نا ملیں۔۔

کاش قدرت کے نظام میں ظالم کو اسی وقت منظر پر لانے کا کوئی تو راستہ ہوتا۔۔۔

بیٹی برباد ہوئی باپ اور ماں سانسیں وار گئے۔۔۔ ہمیشہ سے شاید یہی ہوتا آیا ہے۔۔۔۔

بیٹیوں کے دکھ دیکھے ہی کب ہیں کسی باپ نے۔۔۔ بے شک ہر باپ دولت سے بادشاہ نہیں ہوتا مگر رکھتا تو اس شہزادی کی طرح ہے اپنی بیٹی کو جسکو روئی بھی لگ جائے تو باپ کا دل مچل جاتا ہے۔۔۔۔

اور بیٹی۔۔۔۔ بیٹی کے لیے تو اس کا باپ ہی سب کچھ ہوتا ہے اس کا سکھ سکون۔۔۔رب کا خاص تحفہ۔۔۔۔

ایک بیٹی کے لیے انتہائی اذیت ناک لمحہ تب ہوتا ہے جب اس کا باپ اپنی ہی بیٹی کی وجہ سے ہستی بستی دنیا سے منہ موڑ جائے۔۔۔۔

جسے اس کی بیٹی کی عزت کے تانے دیئے جائیں جسے یہ کہا جائے کے اس کی بیٹی ہی بے غیرت نکلی تو کوئی غیرت والا باپ پھر ایسے ہی مرتا ہے۔۔۔۔

کتنی دیر وہ اور شیری ایک دوسرے سے جڑے روتے رہے تڑپتے رہے۔۔۔۔

ویران آنکھیں ہستے بستے ماں باپ کے بے جان مردہ جسموں پر ٹکیں ہوئیں تھیں۔۔۔۔ان کی آنکھوں کے سامنے دونوں کو غسل کے لیے لے جایا گیا۔۔۔ پھر سفید کفن میں ملبوس وہ چارپائیوں پر پڑے تھے۔۔۔۔

کلمہ شہادت۔۔۔ تہجد کی نماز کے بعد کچھ مردوں نے آہ کر چارپائیاں اٹھائیں تو وہ جیسے بت بنے تڑپ ہی گئے۔۔۔

نہیں مت لے کر جاؤ میری ماما کو بابا کو چیخیں مارتے دونوں بہن بھائی چارپائیوں کے پائے پکڑے دہائیاں دینے لگے۔۔۔۔

ملتہا نے تو باپ کے پاؤں ہی پکڑ لیے۔۔۔۔ محلے کی عورتوں نے پکڑ کر کھینچ کر دور کیا شیری تو وہیں ڈھیر ہوا اور وہ وہ بھی ماں باپ کے جنازے دہلیز کے پار ہوتے ہی زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہر فکرو غم سے آزاد ہو گیا

میرا باپ مجھ سے ابدی جدا ہو گیا

وہ شفقت بھرا لہجہ ، وہ بارعب چہرہ

،وہ مضبوط آسرا خواب و خیال ہو گیا

قصہ سفاکیت اختتام ہوا تھا--- بدلے کی آڑ میں معصوم بچوں سے ان کی دنیا ان کی جنت کھینچ لی گئی تھی----بیٹی کی عزت بیچ چوراہے پر ٹانگ کر اس سے باپ جیسا، مضبوط سہارا کھینچ کر تار تار کر کے اسے دنیا کے رحم و کرم پر ڈال دیا تھا----

کیسی دنیا کیسے لوگ--- اپنے اپنے، نہیں ہوتے غیر، غیر نہیں ہوتے---

کیا اپنا، کیا غیر--- جو انسانیت کے درجے سے گر جائے وہ نا توکسی رشتے میں ہوتا ہے اور نا ہی کبھی اپنا ہوتا ہے---- خون سفید ہو جائیں تو اپنوں کو بھی حیوان بننے میں وقت نہیں لگتا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہم کل ہائکنگ پر جا رہے ہیں---- ارسم نے گروپ میں میسج کیا تھا---

کیا واؤ کب کس جگہ--- ذیبنم نے اسی وقت جواب دیا تھا---

کل شام پانچ بجے ہم سب کی فلائٹس ہوں گی ہم چائنہ جا رہے ہیں---

ارسم نے ہی دوبارہ جواب دیا تھا--

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ ایشال کا میسج آیا تھا۔۔۔

انسان بن جاؤ سب کسی کے منہ سے نا نہیں سنو گا میں ارسم نے غصے والے ایموجیز کے ساتھ میسج سینڈ کیا تھا۔۔۔۔

میں تیار ہوں۔۔۔ ارحام کا میسج آیا تھا۔۔۔

میں بھی حمنہ نے ارحام کے میسج کا ریپلائی کیا تھا۔۔۔۔

ایحاب کہاں ہے اس سے بھی پوچھ لو اس کے بغیر گروپ نامکمل ہے۔۔۔۔

ذیشم نے کہا تھا۔۔۔۔

ہمم میسج دیکھے گا تو ریپلائی کر دے گا تم لوگ ریڈی رہنا سب فور دا بیسٹ اینڈ ڈینجرس ماونٹین ہواشان چائنہ ہائکنگ کے لیے۔۔۔۔

ارسم نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا تھا اور پھر موبائل سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔

یہ اب مجھے وہ چائنہ کی کمپنی کا اونر ہی بتا سکتا ہے کے آخر کار یہ اسپیشل پزل باکسس کیوں بنوائے گئے ہیں۔۔۔

ایک بار مجھے کنفرم ہو جائے ذوئیشہ اور حائسم ولید خان۔۔۔ کے میرے باپ کا قاتل تمہارا باپ تھا تو میں تم دونوں کو وہاں ماروں گا جہاں تم لوگ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپو گے۔۔۔

اس نے ہاتھوں کی مٹھیوں بناتے کہا تھا۔۔۔

ارسم ارسم بیٹا--- پتہ کرو یہ اصحاب کہاں ہے--- ڈیلیگیشن سے میٹنگ بھی نہیں کی وہ تو مجھے پی اے نے لاسٹ منٹس پر بتایا تو میں بھاگم بھاگ وہاں پہنچی ورنہ تو کروڑوں کا ٹینڈر ہاتھ سے نکل جاتا---

سویرا بیگم نے ارسم کے کمرے میں آتے کہا تھا---

ارے پھوپھو میری جان پریشان مت ہوں مجھے کال آئی تھی--- اس کے کسی فرینڈ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو وہ اسے جانا پڑا---

ارسم نے اپنی ماں جیسی پھوپھی کے چہرے پر پریشانی دیکھتے فی الحال ان کو ریلیکس کرنے کے لیے جھوٹ بولا تھا--- مگر اندر اندر فکر اب اسے بھی لاحق ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کی کال بھی رسیو نہیں کر رہا تھا اور ایسا کبھی پہلے نہیں ہوا اگر وہ بزی ہوتا ہے تو میسج کر دیتا ہے----

یہ لڑکا میرے سانس سکھا دیتا ہے--- مجال ہے جو ماں کو کچھ بتا دے کب سے میں ہلکان ہورہی ہوں----

اور یہ تم نے کیا بستر پھیلایا ہوا ہے کہاں جانے کی تیاری ہے----

انہوں نے بیڈ پر بکھرے اسکے کپڑے اور ہینڈ کیری کا منہ کھلا دیکھ کر پوچھا تھا----

وہ پھوپھو ہمارا پروگرام سیٹ ہو گیا ہے ہم کل چائنہ کے لیے نکل رہے ہیں سب---

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ ہر مہینے بعد تم لوگوں کو جو ہائکنگ کا دورا پڑتا اس سے میں بہت تنگ یوں۔۔۔ ارسم میری جان اٹکی رہتی ہے تم سب کی وجہ سے۔۔۔۔

کیوں کھیلتے ہو خطروں سے قسمت اور زندگی ہر بار موقع نہیں دیتی پھوپھو کی جان۔۔۔۔

سویرا راندھاوا نے اسے اپنے پاس بٹھاتے پیار سے کہا تھا۔۔۔

پھوپھو یہ دونوں چیزیں بے شک ساتھ نا دیں مگر آپ کی دعائیں ہمیشہ ساتھ دیتی ہیں۔۔۔

اس نے ان کی پیشانی چومتے کہا تھا۔۔۔

بہت بکواس شوق ہیں تم لوگوں کے شکر ہے میری فاحا ان سب خرافات سے دور ہے۔۔۔۔

سویرا راندھاوا اب خود اس کی پیکنگ کرنے لگی تھی۔۔

ہاں جی وہ جاسوسی میں جوماسٹرز کررہی ہے۔۔۔ اس کا بس چلے تو رینگتی کیڑی کو بھی کھڑا کر کے پوچھے بتاؤ بہن تمہارے خاندان میں کوئی قتل تو نہیں ہوا اگر ایسا ہے تو دی ایف ایس سی سپائے کی خدمات حاضر ہیں۔۔۔

اس نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔ اور اس کی بات سن کر سویرا راندھاوا بھی ہنسیں تھیں۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

میرے خیال میں ہمیں سب سے پہلے اس گڑیا کے بارے میں جاننا ہو گا کے یہ کن کن شاپس پر موجود ہیں اور کون کون سے کسٹمرز کے ہاتھوں یہ بکتیں ہیں۔۔۔

فاحا نے ڈونا کے سامنے اس گڑیا کی تصویر رکھتے کہا تھا۔۔۔ جو ہر مرڈر لڑکی کی لاش کے پاس موجود ہوتی تھی۔۔۔

ہممم پہلے مجھے وہ پکس دکھاؤ شاید کوئی اور کلو مل جائے ڈونا نے اس گڑیا کی تصویر کو غور سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

یہ رہیں پکس۔۔۔ اور یہ ت۔۔۔ت۔۔۔ کہتے کہتے فاحا کی زبان رک گئی تھی۔۔۔ جب لفافے میں سے پک نکال کر ہاتھ میں پکڑی۔۔۔

واٹ رابش۔۔۔ غصے سے کہتے پک دوبارہ لفافے میں ڈالی تھی حائسم پر سو بار گالیاں بھیجتے۔۔۔

دکھاؤ مجھے کیا ہوا۔۔۔ ڈونا نے اس کے ہاتھ سے لفافہ کھینچنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

نہیں تم نہیں دیکھو بچے نہیں دیکھتے۔۔۔ اس نے اپنا غصے سے ٹماٹر ہوتا چہرہ پرے کرتے کہا تھا۔۔۔

کیوں ایسا کیا ہے اس میں اب تو میں دیکھ کر رہوں گا۔۔۔ ڈونا نے بھنویں اچکاتے کہا تھا۔۔۔ اور اس کے پیچھے ہوتے اس کے ہاتھ سے لفافہ کھینچا تھا۔۔۔

مت دیکھو ڈوننننن۔۔۔ ابھی اسکے منہ میں الفاظ ہی تھے کے ڈونا تصویر نکال کر دیکھ چکا تھا۔۔۔

اوہ ہ ہ ہ ہ۔۔۔ تم ٹھیک کہتی تھی بچوں کو نہیں دیکھنی چاہیے ویسے شی از ہوٹ۔۔۔ اس نے تصویر دوبارہ لفافے میں ڈالتے ہونٹوں کو سکیڑتے قہقہ لگاتے کہا تھا۔۔۔

بکواس بند کرو ڈونا۔۔۔ اور یہ لفنگے ایک نمبر کے ٹھرکی انسپکٹر نے انتہائی نامناسب حرکت کی ہے سست کچھوا۔۔

اس کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا وہ تصویر یاد کر کے جس میں لڑکی انتہائی غیر مناسب لباس میں کھڑی تھی۔۔۔

ویسے کیا کہا تھا تم نے تصویریں لاتے ہوئے ہاں وہ ٹن ٹنا ٹن ٹنا۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔

یہ مارا ہے۔۔۔ اس حائسم کے بچے نے ہمارے منہ پر ہماری ضرورت سے زیادہ اوور سمارٹ ہے وہ۔۔۔

ڈونا نے فاحا کے سامنے تصویروں والا لفافہ لہراتے ہوئے اسکامذاق اڑاتے کہا تھا۔۔۔

اب مجھے کیاپتہ تھا وہ ڈیش گیم کھیل جائے گا یعنی اسے یقین تھا کے میں اس کے گھر دوبارہ جاؤں گی۔۔۔ فاحا نے پیر پٹختے تلملاتے کہا تھا۔۔۔

افکورس اسے یقین تھا وہ ایس ایچ او حائسم ولید خان ہے جہاں ہماری سوچ ختم ہوتی ہے وہاں سے اس کی شروع ہوتی ہے۔۔۔ ڈونا نے فاحا کو جتلاتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر اب نہیں ڈونا اسے اس کے گھر والوں کے سامنے ایسا ذلیل کروں گی کے یاد رکھے گا۔۔۔۔

فاحا نے شیرنی جیسی آنکھوں سے چیلنجنگ انداز میں کہا تھا۔۔

وہ کیسے۔۔۔۔ ڈونا نے بھنویں اچکاتے پوچھا تھا۔۔۔

پارلر جانا ہو گا۔۔۔ فاحا نے ہونٹوں پر انگلی بجاتے کہا تھا۔۔۔۔

کسے۔۔۔۔ ڈونا اس کی بے تکی بات پر حیران ہوا تھا۔۔۔

تمہیں ڈونا تمہیں۔۔۔ دیکھو ڈونا تمہیں بس لڑکی بننا ہے اور پھر پریگننٹ۔۔۔۔

فاحا نے اس کے پاس جاتے اس کے دونوں کاندھوں کو پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا لگتا ہے تصویروں کا صدمہ دل پر لے لیا ہے جاؤ شاباش جا کر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو منہ پر۔۔۔۔۔

وہ تو اس کی بات سن کر ہی دھنگ رہ گیا تھا۔۔

کوئی صدمہ ودمہ نہیں لگا۔۔۔ پلیز ڈونا فور می تم میرے لیے اتنا نہیں۔۔۔

اپنا زنگ الود دماغ کم چلایا کرو اب جب دماغ سیٹ ہو تو آنا میرے پاس حد ہوگئی اچھے خاصے لڑکے کو لڑکی بنانا ہے وہ بھی پریگننٹ۔۔۔ لا حولا ولا قوت۔۔۔۔

ڈونا نے اپنے اوپر ہی پڑھ کر پھونکا تھا۔۔۔

یا اللہ فاحا جیسی چڑیلیوں سے مجھ جیسے معصوم مرد کو بچا لے۔۔۔ فاحا کے پاس سے گزرتے کمرے سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

پلیز ڈونا بس ابھی میری بات مان لو پلیز۔۔۔ اس نے اس کا جاتے کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

ڈونا نے اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ شفاف آنکھوں میں معصوم التجا تھی اور چہرے پر بلا کی معصومیت۔۔۔۔

وہ الٹے قدموں واپس مڑا تھا۔۔۔

بول میری ماں کیوں کے ٹلنے والی ہڈی تو تجھ میں ہے نہیں ہاتھ چھڑواتے اس کے سامنے بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

تمہیں لڑکی بننا ہے اور پریگننٹ بھی اس نے بھی اس کے سامنے بیٹھتے جوش سے کہا تھا۔۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ مجھے لڑکی بننا ہے یا پریگنٹ بننا ہے۔۔۔۔ اس نے اسے ٹوکتے پوچھا تھا۔۔

ابھے گدھے لڑکی بنو گے تو ہی پریگننٹ بنو گے لڑکی ہی تو پریگننٹ ہوتی ہے۔۔۔۔ اس نے سر پر ہاتھ مارتے کہا تھا۔۔۔

اچھا آگے بکو۔۔۔ آنکھوں میں ناراضگی لاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

پلان یہ ہے کے ہم حائسم کو اس کی فیملی کے سامنے کریکٹر لیس شو کریں گے--- تم میری پوتی بنو گے اور میں تمہاری دادی اور تم دوہاں جا کر کہو گے تم حائسم کی وجہ سے پریگننٹ ہوئے ہو---

اس نے پورا پلان بتایا تھا----

کیوں مجھے سارے مردوں کی مردانگی کے سامنے شرمندہ کروانے پر تلی ہے میری ماں--- تیرا پلان سن کر تو مجھے میرے مرد ہونے پر بھی افسوس ہو رہا ہے---

ڈونا نے گہرے صدمے میں ڈوبتے کہا تھا----

بعد میں افسوس کر لینا--- ابھی چلو---- اس کا ہاتھ کھینچتے اسے باہر تک لائی تھی----

گاڑی سٹارٹ کرو میں آئی--- اسے حکم دے کر وہ پھر سے خود اندر چلی گئی تھی-----

کچھ دیر بعد ہاتھ میں شاپنگ بیگ لیے وہ آئی تھی جس میں ڈونا کے لیے سوٹ اور اپنے لیے سفید ساڑھی تھی----

چلو سارہ کے پارلر-- ڈونا کو اپنی طرف حیرت سے دیکھتا دیکھ اگلا حکم دیا تھا----

تم مرواؤ گی اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی--- ڈونا کا لہجہ صاف تنبیہ والا تھا----

کچھ نہیں ہوتا نہیں مرتے تم اسے کہتے مزے سے چیونگم منہ میں ڈالتے پٹاخے پھوڑنے لگی تھی وہ---

♡♡♡♡♡♡♡

پرفیکٹ--- ڈونا کو دیکھتے وہ خود بھی نہیں پہچان سکی تھی----
تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ہی وہ اپنی فرینڈ کے پارلر پر آئی تھی اور اسے یہ کہا تھا کے کسی کیس کے سلسلے میں انہیں یہ لک چاہیے اور سارہ نے ایک گھنٹے میں دونوں کو ان کے کہے کے مطابق ویسا ہی بنا دیا تھا---
سارہ کیا یہ پیٹ تھوڑا اور باہر نہیں نکل سکتا میرا مطلب ہے یہ سکس منتھ کا پریگننٹ بھی تو لگے--- اس نے ڈونا کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا---
میں تمہارا خون پی جاؤ گا فاحا یہ بکواس دماغ کبھی چلانے سے پرہیز بھی کر لیا کرو--
جلتا بھنتا اسے انکھیں دکھاتا وہ وگ والے شولڈر کٹ بال لہراتا باہر نکلا تھا---
پیچھے سارا اور فاحا کا قہقہ گونجا تھا---
چلو--- باہر آہ کر گاڑی میں بیٹھتے ہی فاحا نے کہا تھا----
اگر اس حائسم نے مجھے پہچان لیا تو--- کافی دیر کی خاموشی کے بعد اپنا اگلا انجام اپنی آنکھوں کے اگے گھومتا دیکھ وہ بولا تھا---

ارے بھئی کیوں پہچانے گا۔۔۔ تم بس یہ سوچو کے ہم اپنا اس کی فیملی کو تعارف کیسے کروائیں گے فاحا نے اپنی پرانے دور کی عینک کو ناک پر درست کرتے کہا تھا۔۔۔

برائے مہربانی اپنے دماغ کو تھوڑا ریسٹ دے دو۔۔۔ ڈونا نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے جلتے بھنتے کہا تھا۔

اچھا سنو نا۔۔۔ تم ڈونا ہو تو تمہارا نام۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔۔ تمہارا نام۔۔۔۔ ڈونا کی جگہ ہاں ڈنڈا۔۔۔۔ ڈنڈا کیسے رہے گا اور میں رسی تمہاری دادی۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا اور پھر ایک دم سے نام بول دیئے تھے۔۔۔۔

یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے میں نے فوت ہو جانا ہے مجھے ڈال سے کبھی باہر بھی نکال دو ڈونا ڈنڈا رسی فاحا یہ کیسے نام۔ہیں۔۔۔ ڈونا رو دینے کو تھا۔۔

یہی نام ٹھیک رہیں گے کیونکہ ایسے نام کسی کے نہیں ہوتے اور اگر وہ سست کچھوا انویسٹیگیشن کروائے گا بھی تو اسے کچھ نہیں ملنے والا۔۔۔

فاحانے تالی بجاتے ہوئے کہا تھا۔۔

اترو آہ گئی ہے موت سے پہلے کی آخری گزرگاہ۔۔۔ ڈونا نے حائسم کے گھر کے سامنے گاڑی روکتے کہا تھا۔۔۔

کتنا ڈرتے ہو نا تم یہ کیس سولو ہو جائے پھر پہلی فرصت میں تمہیں فائر کروں گی مجھے اپنی ٹیم میں بزدل لوگ نہیں چاہیے----

ناک سے مکھی اڑاتے اس نے گاڑی سے اترتے کہا تھا----

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے روز روز کی موت مرنے میں--- میں تو خود ریزگنیشن لیٹر لکھو گا---

اس نے بھی بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا---

سلام بیٹا ہمیں مسز دراب سے ملنے ہیں ان سے کہنا کے ان کے پوتے کی بیوی آئی ہے----

فاحا،نے چوکیدار کے پاس جاتے ضعیف اواز نکالتے اپنے ہاتھ میں پکڑی اسٹک پر دباؤ بڑھاتے کہا تھا----

چوکیدار نے غور سے پہلے اس ادھیڑ عمر خاتون کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر جھریاں تھیں--- کمر ناہونے کے برابر--- کمزور وجود---- اس قدر کمزوری سے ہل رہا تھا سفیدساڑھی میں کے جیسے بی اماں ابھی زمین بوس ہو جائیں گی----

پھر اس نے ساتھ کھڑی چار فٹ نو انچ کی لڑکی کو دیکھا تھاجوبلو جینز پر سرخ ٹاپ پہنے بالوں کو کرل کیے ماتھے پر بالوں کا پف گرائے سٹائلش سی تیار ہوئی ہاتھ میں سرخ پرس پکڑے آنکھوں پر گوگلز چڑھائے اپنے بال بار بار ماتھے سے پیچھے لے جا رہی تھی----

رکیں میں پوچھ کر آتا ہوں۔۔۔۔چوکیدار ان پر مشکوک نظر ڈالے وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔۔

ڈونا انسانوں کی طرح ایکٹنگ کرو ایکٹک لائک آہ گرل۔۔۔۔ فاحا نے اسے دھموکا جھڑا تھا۔۔۔۔

مر جاؤ تم فاحا۔۔۔ ڈونا نے خونخوار آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

جاسکتے ہیں آپ لوگ۔۔۔ چوکیدار نے آہ کر بتایا تھا۔۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔ وہ چوکیدار کو کہتی اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔ ڈونا اس سے دو قدم اگے بلکل لڑکیوں کی طرح چل رہاتھا۔۔۔ جسے دیکھ کر وہ دوقدم کی جست میں اس تک پہنچی تھی۔۔۔۔

وہاں کیا چال ہے لال بندریا کی آنکھوں میں شرارت لیے اسے چھیڑا تھا۔۔۔ جب کے وہ بس پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

اسلام و علیکم مسز دراب۔۔۔ فاحا نے اندر جاتے ہی کہاتھا۔۔۔

وعلیکم السلام کون ہیں آپ لوگ اور یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔۔

مسز دراب نے دونوں کی طرف دیکھتے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

بول لے ڈونا ڈفر۔۔۔۔ فاحا نے مسز دراب کی بات سنتے ڈونا کو جگایا تھا کہنی مار کے۔۔۔۔

آ۔۔۔۔ا۔۔۔اپ کا پوتا۔۔۔۔ماں بننے والا ہے۔۔۔۔ وہ تو مسز دراب کی پرسنیلٹی دیکھ کر ہی ڈر گیا تھا کہا کے اگلے لفظ منہ سے نکلتے۔۔۔۔الٹ بول گیا۔۔۔

واٹ کیا مطلب۔۔۔۔ مسز دراب نے نا سمجھی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ڈونا میں تیرا منہ توڑ دوں گی فارم میں آہ گدھے وہ اس کے کان کے پاس غرائی تھی----

ناں میرے بچے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جو سچ ہے وہ بتا---- فاحا نے دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں ڈونا کا چہرہ بھرتے کہا تھا----

ڈونا کیوں پھنسارہا ہے کچھ تو بھونک---- مسز دراب کی طرف پیٹ کرتے وہ ڈونا کا چہرہ ہاتھوں میں ہی لیے اسے آنکھیں نکالتی بولی تھی--- خود اسکے۔ بھی اب پسینے چھوٹ رہے تھے---- سچویشن ہی ایسی تھی-----

مجھے پہلے بتائیں آپ ہیں کون مسز دراب نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے پوچھا تھا----

میں رسی اور یہ ڈاندا--- اب کی بار بھی فاحا ہی بولی تھی----

واٹ---- مسز دراب نے وہیں سر پکڑ لیا تھا--- کچھ سمجھ نہیں آہ رہا تھا انہیں کے ہو کیا رہا ہے----

میں آپ کے پوتے کی ماں بننے والا----- ائی مین آپ کے پوتے کے بچے کی ماں بننے والی ہوں----

ڈونا نے تھوڑے سخت لہجے میں گڑبراتے کہا تھا---- جب اسے فاحا نے کہنی ماری تھی-----

کیا کہہ رہی ہو تم بیٹا میرا پوتا ایسی حرکت ہرگز نہیں کر سکتا---- مسز دراب نے سجی سنوری خوبصورت سی لڑکی نما ڈونا کو دیکھتے کہا تھا----اور ایک ہاتھ سے اپنی کنپٹی مسلتے اپنا غصہ دور کیا تھا----

پھر اس لڑکی کو دیکھا تھا----

جس پر میک اپ کا ایسا استعمال ہوا تھا کے وہ کسی لحاظ سے بھی لڑکا نہیں لگ رہا تھا----

آپ کے پوتے نے شادی سے پہلے مجھ سے ناجائز تعلقات رکھے اور اب جب میں اس کے بچے کی ماں----

ڈونا نے مصنوعی انسو صاف کرتے بات ادھوری چھوڑی تھی----

مسز دراب مانا آپ بڑے لوگ ہیں مگر غلطی دونوں سے ہوئی ہے میری تو زندگی بھر کی کمائی میری پوتی ڈنڈا تھی اب تو اس کی عزت بھی اس کی اپنی نا رہی----

فاحا جو اس وقت کسی بوڑھی دادی کے گیٹ اپ میں تھی بوڑھوں والی آواز نکالتی خود کا لہجہ حتی الامکان کمزور بناتی بولی تھی----

کیا ہوا دادو کیوں بلایا----

حائسم جو نیچے اتر رہا تھا---- پہلے گھر میں موجود اس چھوٹے قد کی تراش خراش سٹائلش جینز شرٹ میں ملبوس لڑکی اور پھر اس ادھیڑ عمر کمزور سی ضعیف عورت کو دیکھ کر ٹھٹکا تھا----

Urdu Novels Ghar

کون ہیں یہ--- اس نے مسز دراب کے سامنے کھڑے ہوتے پوچھا تھا---

یہ ڈانڈا ہے اور یہ رسی اس کی دادی----

انہوں نے پہلے ڈونا کی طرف اشارہ کیا اور پھر فاحا کی طرف اشارہ کر کے بتایا تھا---

واٹ ڈانڈا رسی یہ کیسے نام ہوئے--- اس نے حیرت سے منہ کھولتے کہا تھا----

جب اس کے منہ پر زور کا تھپڑ پڑا تھا--- وہ بھی مسز دراب کی طرف سے----

یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے کے کون سی کمی رہ گئی تھی میری تربیت میں جو یہ ڈانڈا رسی میرے گھر میں کھڑے ہو کر مجھے میرے پر پوتے کی خوشخبری سنا رہے ہیں---

انہوں نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا--- اس ٹائم انہیں اپنا پوتا غلط ہی لگا تھا--- بھلا کوئی لڑکی کیسے اتنی بڑی بات کر سکتی ہے کے وہ کسی کے نا جائز بچے کی ماں بننے والی ہے----

ہائے ڈونا دل کو قرار آیا---- لا لا لا ایا----- گنگناتے ہوئے کہا تھا فاحا نے----

قسمیں کیا ہی ہوا ایسا کے مسز دراب کا ہاتھ مشین کی طرح تھپڑوں پر تھپڑ برسائے اس سست کچھوے کے منہ پر ادھر دل پر میٹھی پھوار پڑے----

اس نے ڈونا کے کان کے قریب سر گوشی کرتے کہا تھا----

کیا کھسر پھسر کر رہے ہو دادو یہ کوئی بہروپیا ہیں میں بتا رہا----

آپ بھی کہتی ہوں گی کے یہ کیسے نام ہیں ڈانڈا رسی تو سچ تو یہ ہے کے یہ نام بھی ہمیں حائسم بیٹے نے رکھنے کو کہا تھا -- کہتا کے ایسے تم لوگوں کو کوئی پہچان نہیں پائے گا----

میں پولیس میں ہوں ہر وقت میرے پیچھے کوئی نا کوئی تفتیش میں لگا رہتا ہے---

اوپر سے میری پوتی ڈانڈا کے الٹراساؤنڈ رپورٹ میں بیٹا شو ہوا تو حائسم بیٹے نے کہا کے ہم اس کا نام کیل خان رکھیں گے -- وہی کیل جو دیواروں میں ٹھونکتے ہیں----

فاحا نے چھڑی پر گرفت مضبوط کرتے کھانستے لڑکھڑاتی آواز میں حائسم کی بات کاٹتے اپنی بات مکمل کی تھی---

واٹ کیل خان---- حائسم یہ کیا تماشا ہے---- مسز دداب پھٹ پڑیں تھیں----

دادو ایک منٹ مجھے کچھ بات کرنی ہے ان دادو سے----

وہ غصے سے فاحا کو کھینچتا ہوا کمرے کی طرف لے گیا تھا----

لو جی اب فاحا کی رسی بن کر مجھے---- مجھ سے ہی--- یعنی ڈنڈے سے مارا جائے گا----

ڈونا نے خشک حلق سے سوچا تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡

ارے ارے---- مسز دراب ہم اکیلے میں کوئی بات نہیں----

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ---- کیا نوٹنکی لگائی ہوئی ہے تم نے----

وہ اس کے ناں ناں کرنے کے باوجود اسے کمرے میں لیے غائب ہوا تھا اور پیچھے ڈونا حلق تر کر رہا تھا--- فق چہرے کے ساتھ اور مسز دراب پیر پٹختی غصے سے بھبوکا چہرہ لیے وہیں بیٹھ گئیں تھیں----

ک---ک-کیا مطلب ب---بیٹا کونسی نوٹنکی تم ہی تو میری ڈانڈا کے ہونے والے بچے کے----

آئی سیڈ شٹ اپ--- تمہیں کیا لگا میں تمہیں پہچان نہیں پاؤں گا--- ایسی تھرڈ کلاس چیپ حرکتوں کی تم سے ہی توقعہ کی جا سکتی ہے----

اس کی بات پھر سے کاٹتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ڈریسنگ کے پاس لاتے ہی ٹشو سے اس نے اس کے چہرے پر موجود میک اپ کو پوری قوت سے ایک ہی جھٹکے سے صاف کیا تھا---- آنکھوں میں انگارے بھرے وہ میکپ زدہ ٹشو اس کی انکھوں کے سامنے لہرایا تھا-- اور کمر پر انگلیوں کا دباؤ بڑھایا تھا-----

کیوں چاہتی ہو فاحا سلطان چوہدری میرے ہاتھوں ضائع ہونا---- اس کی کمر پر چٹکی بھرتے وہ غرایا تھا آنکھوں میں طوفان لئے----

کیا ہوا تھپڑ زور سے پڑھ گیا چچچچ۔۔۔۔ ابھی تو کھیل شروع ہی ہوا ہے۔۔۔ ابھی سے تلملانے لگے۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی اس کی جان لیوا چٹکی پر یوں لگا جیسے کسی نے جلد ہی اتار پھینکی ہو۔۔۔ پورے روئے روئے میں مرچیں دوڑیں تھی مگر مقابل فاحا سلطان تھی اپنی کیفیت کو خود پر حاوی کب ہونے دیا تھا۔۔۔ جھٹ سے اپنے خول میں اتری تھی۔۔۔۔۔

میرے ساتھ کوئی بھی گھناؤنا کھیل کھیلنے سے پہلے سوچ سمجھ لینا۔۔۔ پھر مجھ سے شکوہ مت کرنا۔۔۔ اور اپنی دادی کے ایسے ہزاروں تھپڑ میں کھا سکتا ہوں کیونکہ بڑوں کا پیار اور مان میں کبھی نہیں توڑ سکتا۔۔۔۔

اس کے شولڈر پر دباؤ بڑھاتے اسکی کمر کو جھٹکے سے چھوڑا تھا۔۔

اہہہ وہ کراہی تھی اپنے شولڈر پر اس کا دباؤ محسوس کرتے۔۔۔

کیا ہوا ٹوٹ گیا۔۔۔ ایسے کیسے ٹوٹ گیا۔۔۔۔ اس نے سر ہلاتے طنزیہ کہا تھا۔۔۔۔

زبان کا استعمال کر کے بات کیا کرو مجھ سے جب میں زبان سے بات کر رہی ہوں تو تم کیوں مجھے ٹچ کرتے ہو۔۔۔۔شولڈر سے ساڑھی ٹھیک کرتے لہجے میں کرواہٹ لاتے بولی تھی۔۔۔۔

کیا کروں مزا ہی نہیں آتا جب تک چھو نا لو۔۔۔ اس نے آنکھ ونک کرتے تسلی سے کہا تھا۔۔۔

تمہارے سٹیائے ہوئے دماغ کا علاج صرف کینسر ہے۔۔۔۔ وہ بپھری تھی اس پر۔۔۔۔

باہر جاؤ اور دادو کو جاکر بتاؤ کے یہ سب تم مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کر رہی ہو۔۔۔۔اور۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے سست کچھوے میں تمہارے احکامات ماننے کے لیے یہاں آئی ہوں۔۔۔ بھول گئے کیا کہا تھا تم نے مجھے دو دن پہلے کس طرح پامالی کی تھی میرے کردار کی آج اپنا ایک ایک حساب چکا کر جاؤں گی۔۔۔۔

اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ تم میرے ہی سامنے میرے ہی کردار کی کردار کشی کر لو گی۔۔۔ سٹرینج بڑی خوش فہمیاں پالی ہوئی ہیں تم نے۔۔۔۔

حائسم نے ہونٹوں کو سیٹی کی شیپ دیتے تمسخرانہ اندازمیں کہا تھا۔۔۔۔۔

تم نے مجھے بہت لائٹلی لے لیا حائسم ولید خان تمہاری عزت کے پرخچے اسی چھت کے نیچے اڑا کر جاؤں گی۔۔۔ اس کے سامنے چٹکی بجا کر اس کو چیلنجگ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

امپریسیو ویری امپریسیو جب تم مجھے یہ بچوں والے چیلنج دیتی ہو نا دل کرتا ہے تمہارے ہونٹ چوم لوں۔۔۔۔

اس کا بازو کھینچ کر باہوں میں بھرتے گھمبیر لہجے میں اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

ح۔۔۔۔ح۔۔۔حائسم۔۔۔۔ سٹے ان یور لمٹس۔۔۔۔ اس کی سانسوں کے کان پرلمس سے چیونٹیاں دوڑنے لگیں تھیں اس کے وجود میں۔۔۔۔ چہرہ ایک دم تپ کر لال انگارہ ہوا تھا۔۔۔۔

پوچھو گی نہیں کیسے پہچان لیا میں نے تمہیں۔۔۔ ایک دم سے اس کے گہرے پانی بھرے نین کٹوروں میں دیکھتے اس نے بھاری سرگوشی پھر سے کی تھی۔۔۔۔

چ۔۔۔چ۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پرے دھکیلنا چاہا تھا اس نے اسکا لہجہ آواز کا بوجھل پن اس کے لباس سے اٹھتی جان لیوا کلون کی خوشبو خود فاحا کے دل کو بہکا رہی تھی۔۔

تمہاری ناک کے ٹاپ پر بنے اس تل سے۔۔۔۔ فاحا سلطان خوہدری حائسم ولید خان نے تمہیں بڑی گہرائیوں سے دیکھا ہے۔۔۔۔

اس کی ناک پر پھونک مارتے جھٹکے سے اسے پھر سے چھوڑا تھا کے وہ اپنا توازن مشکل سے برقرار رکھ پائی تھی ۔۔ ۔ اور اس کی بات سن کر شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔

یو باسٹرڈ تم انتہائی نیچ اور گرے ہوئے انسان ہو۔۔۔۔ اس کا دل چاہا کوئی چیز مار کر اس کا سر پھوڑ دے۔۔۔ اس کی اس قدر گھٹیا بات پر۔۔۔۔

ہاں کہہ سکتی ہو تم مگر تم سے تھوڑا کم ہوں۔۔۔ ویسے ڈونا کو لڑکی بنانے کی کیا ضرورت تھی تم خود بھی تو آہ سکتی تھی میرے بچے کی ماں بن کر۔۔۔۔

میری بیوی بن کر پریگننٹ بن کر۔۔۔۔۔ اس نے بھنوؤں کو ٹیڑھا کرتے اس کے کمر کے ساتھ لگے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔

تمہاری بیوی بنتی ہے میری جوتی---- ابھی کے ابھی جا کر اپنی دادی کے سامنے یہ کنفیس کرو کے تم نے اس دن میری کردار کشی کی تھی----اور مجھے اتنی گھٹیا بات ڈیپ کس---- ۔بولتے بولتے وہ خود ہی شرم سے چپ کر گئی تھی----

آہ تمہارے ہونٹوں کو دیکھتے ہی دل چاہتا ہے کے اتنا لانگ اور ڈیپ کس ہو کے اسی میں دو تین دن----

تم میں زرا شرم نہیں ہے چھچھورے اور گھٹیا----پولیس انسپکٹر---- اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا غصے سے ٹیبل پر پڑا کانچ کا ڈیکوریشن پیس اٹھا کر اس نے اس کی طرف پھینکا تھا--- جیسے اس کا ابھی سر پھوڑ دے گی---- جسے مقابل نے بڑی مہارت کے ساتھ کیچ کیا---

تم اپنی غلطی مان لو--- میں اپنا گھٹیا پن چھوڑ دوں گا--- ٹیبل پر ڈیکوریشن پیس دوبارہ رکھتے اس نے کہا تھا----

ہرگز نہیں حاسم ولید خان اب آگے جو میں کرنے جا رہی ہوں اس کا تماشا تمہاری دادی اور تم برداشت نہیں کر پاؤ گے-----

فاحا نے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے چہرے کو تھوڑا بہت ٹھیک کرتے کہا تھا

رئیلی چلو دیکھتے ہیں اس کے بعد جو ہو گا وہ تمہارے فرشتے بھی نہیں روک پائیں گے----

بڑے آرام اور تسلی سے اسے کہتا وہ باہر نکلا تھا-----

دادو--- سامنے کھڑے ڈونا کو نظر انداز کرتا وہ صوفے پر بیٹھا تھا---اپنی دادی کے پاس----

کیا ہے یہ سب حائسم---- کیا ہے ان کے اصل نام کون ہیں یہ دونوں----انہوں نے پہلو بدلتے کہا تھا----

میں بتاتی ہوں آپ کا پوتا چاہتا ہے کے میں اپنی پوتی کو لے جاؤ یہاں سے اور۔ آپ سے یہ جھوٹ بول دوں کے یہ سب مذاق تھا-- ایسا ہی ہے ناں بیٹا----

فاحا نے کمرے سے باہر نکلتے اپنی اس گال پر ساڑھی کا پلو جماتے کہا تھا جہاں سے میکپ غائب ہوا تھا----

تو میں یہ بتا دوں آپ کو کے میں اپنی پوتی کی عزت کی خاطر ہر حد تک جاؤں گی--- اور میرا اصل نام---

اس کا اصل نام فاحا سلطان چوہدری ہے دادو اور یہ اس کا دوست ڈونا ہے--- اس کی بات کاٹتے ایک دم سے کہا تھا----پھر ڈونا کے پاس جاتے ایک جھٹکے سے اس کی وگ کھینچ اتاری تھی----

ڈونا کا تو مانو جسم میں خون ہی نہیں بچا تھا۔۔۔ ایک دم ہلدی کی طرح پیلا ہوا تھا۔۔۔۔

اصل میں دادو یہ وہی سپائے ہے جس نے میرے سب یوز کی چیزوں میں پنگا کیا تھا۔۔۔اور یہ ہے اس کا معاون مددگار ڈونا۔۔۔۔

آپ کو کیا لگا تھا کے آپ کے پوتے کی تربیت میں کھوٹ ہے۔۔۔۔ دادو میں لعنت بھیجتا یوں حرام کے رشتے اور حرام کے چند پلوں کے سکون کی لذت پر۔۔۔۔

اس نے فاحا کی طرف دیکھتے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

میں تو اس کا سچ آپ کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا میں چاہتا تھا کے یہ چلی جائے یہاں سے مگر اس کے دماغ کے سکرو کافی ڈھیلے ہیں نرمی اور محبت کی بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔۔۔

یہ خود بھی ڈوبتی ہے دوسروں کو بھی لے کر ڈوبتی ہے۔۔۔۔

اس نے فاحا کو جتلاتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے تم جیسے لوگ کسی کے کردار کی ایسی بھی تذلیل کر سکتے ہو۔۔۔ بیٹا تم نے تو میری تربیت پر سوال اٹھا دیا تھا۔۔۔ مگر شکر خدا کا اس کی مدد تھی کے میری تربیت میں کوئی جھول نہیں ہے۔۔۔۔

مسز دراب نے فاحاتک آتے کرخت لہجے میں کہا تھا۔۔اور افسوس بھری نظر اس کے وجود پر ڈالتیں جانے کی لیے مڑی تھی۔۔۔۔

واہ واہ واہ۔۔۔ واہ مسز دراب۔۔۔۔ فاحا نے آنکھوں میں آنسو لیے تالی بجائی تھی۔۔۔۔

وہ جاتے جاتے مڑی تھیں۔۔۔۔ حائسم نے اس کی طرف چونک کر دیکھا تھا۔۔۔۔ ڈونا تو ہوش میں آیا تھا نظروں ہی نظروں میں اسے منہ بند رکھنے کا کہا تھے کے اگر عزت سے خلاصی ہو رہی ہے تو چپ کر جا میری ماں مگر وہ ٹلنے والی ہی کب تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے آپ کو ہی اپنی تربیت پر بے اعتباری ہوئی تھی اور کھٹاک سے تھپڑ جڑ دیا تھا۔۔۔ تب کہاں تھا آپ کا اعتماد۔۔۔۔

سوری ٹو سے مگر آپ کا پوتا ایک تھپڑ کے نہیں سو جوتوں کے لائق ہے۔۔۔

بات ایک سائیڈ کی سن کر اختیارات کا فیصلہ کس نے دیا آپ کو۔۔۔۔

کیا آپ نے اپنے پوتے کی تربیت میں یہ بھی گوندھا تھا کے اگر کوئی لڑکی اس کے راستے میں آرہی ہے اس کے کیس کو سولو کر رہی ہے تو اس کی کردار کشی کرنا۔۔۔ اس پر تہمتیں لگا کر اسے دو نمبر گھٹیا کچرا اور غلاظت کا ڈھیر کہنا۔۔۔

یہ ہوتا کون ہے میری ذات پر کیچڑ اچھالنے والا ہاں۔۔۔۔ تو کیا میں نے یہ سب مگر صرف اور صرف اس لیے کے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو۔۔۔

مگر معاف کیجیئے گا بڑی ہی ڈھیٹ ہڈی پائی ہے آپ کے پوتے نے۔۔۔۔

فاحا نے وہاں موجود سب کو منہ بند رکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

میں جیسی بھی ہوں جو بھی ہوں۔۔۔۔ راتوں کو دیر تک باہر رہتی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں میں کسی بھی کتے کے آگے بچھ جاتی ہوں۔۔۔۔ اگر میں ڈونا کے ساتھ پھرتی ہوں تو میں راتیں رنگین کرتی ہوں اس کے ساتھ۔۔۔

یہ میرا بھائیوں جیسا دوست ہے اور میرا خون نسلی ہے الحمداللہ بہت بہترین اعلی خاندان سے ہوں۔۔۔

اپنے ایک بھی بھائی کو بتا دوں تو آپ کے پوتے کے چیتڑے یہی کھڑے کھڑے اڑا دیں گے وہ۔۔۔۔

اور رہی میرے کردار کی بات تو میری پاکیزگی کا گواہ میرا خدا ہے۔۔۔۔

اپنے پوتے کو بتائیے گا ضرور کے کسی کی بہن بیٹی پر انگلی اٹھانے سے پہلے یہ سوچ لے کے کل کو اپنی بہن بیٹی پر اٹھتی انگلیاں روک پائے گا۔۔۔۔

اور رہی اس کیس کی بات تو فاحا سلطان چوہدری نے کسی سے ہارنا نہیں سیکھا۔۔۔

اپنے پوتے کو کہیے گا مجھ سے اور میرے کام سے دور رہے۔۔۔۔

چلو ڈونا۔۔۔ مسز دارب کو ہکا بکا چھوڑ کر بہتے آنسوؤں سے وہ ڈونا کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے آئی تھی۔۔۔۔

فاحا تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔ سٹاپ کرائنگ یار۔۔۔۔ ڈونا نے گاڑی کے پاس پہنچتے اس کا روتا آنسوؤں سے تر چہرہ اپنی طرف کرتے کہا تھا۔۔۔

وائے ہی ہرٹنگ می ڈونا میں تو گندی اور بری لڑکی نہیں ہو۔ ۔وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ اس نے میرے سامنے میری ذات کو اچھال کر میری تذلیل کر دی۔۔۔۔ ایک دم ڈونا کے گلے لگے وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

فاحا بی سٹرونگ اس کے کہنے سے ہم ہو تھوڑی جائیں گے اچھا سنو ہم اس کیس کو لیو کر دیتے ہیں۔۔۔ وہ جانے اس کا کام ہم کوئی اور کیس لے لیتے اس کو گلے سے لگائے اس کا سر سہلاتے اس نے اس کو چپ کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

دادو میری بات تو سنیں میں نے ایسا بس اسے۔۔۔۔

لیو می الون حائسم تم سے اس قدر گندی اور چیپ حرکت کی امید نہیں تھی کسی بیٹی کے کردار کو پامال کرنے کی اجازت کس نے دی تم کو شیم اون یو۔۔۔۔ شکل مت دکھانا مجھے اپنی۔۔۔۔۔

مسز دراب اس پر غصہ کرتی گرجتی برستی اپنے کمرے میں بند ہو گئیں تھیں۔۔۔

وہ پیر پٹختا اوپر آیا تھا۔۔۔ سامنے کھڑکی کا پردہ ہٹا ہوا تھا۔۔۔ چلتا ہوا کھڑکی کے پاس آیا تھا اور سامنے جو منظر اس نے دیکھا تھا۔۔۔

دیکھ کر خون کھول اٹھا تھا اس کا۔۔۔۔

نیچے وہ ڈونا کے گلے لگی ہچکیوں سے رو رہی تھی اور وہ کبھی اس کا سر سہلا رہا تھا اور کبھی کمر۔۔۔۔

ہمت بھی کیسے کی فاتم نے کسی اور کی باہوں میں جانے کی۔۔۔ کسی اور کے کاندھے پر آنسو بہانے کی۔۔۔ مجھ سے شکایت ہے ناں تو مجھ میں اپنا درد کیوں نہیں انڈیلا۔۔۔۔ اس کا اندر تک سلگ اٹھا تھا یہ منظر دیکھ کر۔۔۔۔

اچھا بس نا چپ ادھر دیکھو۔۔۔ ہم کیوں اس کے لیے رو رہے ہیں جس کو ہماری پرواہ نہیں۔۔۔

دیکھو فاحا میں تمہاری ہر بات مانتا ہوں تو کیا تم میرے لیے اس کیس کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔ڈونا نے اس کو خود سے الگ کرتے اس کے آنسو صاف کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہمممم میں اس کیس میں اب نہیں پڑو گی ڈونا تم ٹھیک کہتے ہو۔۔۔۔ اس نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا تھا۔۔۔۔

ڈیٹس لائک مائی بیسٹ بڈی۔۔۔۔ اس نے پھر سے اس کو گلے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

چلو کچھ اچھا سا کھا کر موڈ فریش کرتے ہیں۔۔۔۔ ڈونا نے اسے گاڑی میں بٹھاتے کہا تھا۔۔۔۔

اور اوپر کھڑے حائسم نے اس کا فاحا کے آنسو صاف کرنا پھر اس کو گلے لگانا بڑے غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔

کمرے میں ٹہلتے اس نے اپنے موبائل پر غصے سے نمبر ملایا تھا۔۔۔۔

سنو یہ گاڑی کا نمبر ہے اس گاڑی میں سے چرس بر آمد کروانی ہے میرے گھر کے پاس سے ابھی نکلی ہے گاڑی۔۔۔۔ کیس بنانا اور پرچہ کاٹ لینا۔۔۔

دو گھنٹے میں مجھے اس گاڑی میں موجود لڑکا حوالات میں چاہیے۔۔۔ اور ہاں لڑکی کو نہیں پکڑنا۔۔۔۔۔

کہتے اس نے کھٹاک سے فون رکھا تھا۔۔۔۔

فا کو کسی کی دسترس میں حائسم ولید خان ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتا ڈونا۔۔۔ اور تم نے میری فا کو باہوں میں بھرا کس حق سے ڈیم اٹ۔۔۔۔

وہ بے بس سا ہوا غصے سے خود پر خود ہی کھولا تھا۔۔۔۔ جو کچھ بھی تھا سب کچھ بے اختیاری تھا۔۔۔

سب کچھ وہ بے اختیاری طور پر کر گیا تھا۔۔۔

جس پر اب خود ہی حیران ہوا تھا۔۔۔۔

یہ کیسا احساس ہے کیوں مجھے اتنا غصہ آہ رہا ہے۔۔۔۔

اس نے خود سے ہی سوال کیا تھا۔۔ مگر اس سوال کے جواب پر دور کھڑی محبت ضرور اس کی نادانی پر مسکرائی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

بہتے پانی کے کنارے وہ بے اواز آنسوؤں سے رو رہا تھا۔۔۔ اس کا سجا سجایا روپ آنکھوں کے سامنے آتے ہی اس کی روح کو چھلنی چھلنی کر رہا تھا۔۔۔۔

پھر اس کے آنسو اس کی آنکھوں کا درد۔۔۔ خود کے درد سے لڑ پانے کی ہمت کہاں تھی اس ماں کے لاڈلے میں۔۔۔ وہ لاڈلا جس کو کبھی گرم ہوا نے چھوا تک نہیں تھا جو زمانے کے تند تیز وار اپنے اوپر کبھی سہن ہی نہیں کر پایا تھا۔۔۔

وہ جس نے کبھی بھی سخت حالات کا مقابلہ نہیں کیا تھا اسے محبت نے وہ مار ماری تھی کے بنجر روح بن گیا تھا۔۔۔۔

وہ ابحاب راندھاوا جس نے ہنسنا سوچا تھا تو اس کے سنگ۔۔۔۔ رونا سوچا تھا تو اس کے سنگ۔۔۔۔ خواب سجائے تو اس کے سنگ۔۔۔ اپنی روح میں کسی کو ملانے کی حسرت کی تو وہ منتہا روحیل۔۔۔

وہ منتہا روحیل جو منتہا معزم حسین بن کر اس کے خواب ہی جھنجھوڑ گئی تھی۔۔۔۔
کیا قصور تھا میرا میں نے محبت کی ان لکیروں میں اس کی محبت کو چنا اور ایسا چنا کے اپنی ہر سانس کے ساتھ عشق کیا اس سے۔۔۔
وہ بچوں کی طرح رونے لگا تھا۔۔۔۔۔ آسمان کی طرف سر اٹھائے۔۔۔۔
ہاں وہ اس ٹائم اس قیس کا قصہ ہی لگ رہا تھا جس پر نا مرادی کی مہر لگی تھی۔۔۔ جسے کی جھولی عشق نے خالی کر کے کچل ڈالی تھی۔۔۔۔

آتش عشق تو سب کچھ جلا دے
میری دیوانگی کی مجھ کو سزا دے
تیرے عشق کی چادر اوڑھے
دیوانا یار پکارے پیا پیا
میرے قاتل تو مجھ کو
پیار سے گھائل کر دے زرا زرا زرا۔۔۔۔۔

اس عشق اتش کی جوت جلی تھی اس کے تن من کے اندر کے وہ اس آگ میں خود پی بھسم ہو گیا تھا۔۔۔۔

باہر کی لگی آگ تو ہر کوئی بجھا لیتا ہے سینے کے اندر لگے آگ کے الاؤ کو کونسے پانی سے بجھایا جاتا ہے یہ آج تک نا کوئی سمجھ پایا نا سمجھ پائے گا۔۔۔۔۔

ایحاب۔۔۔ یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے کیا ہوا ہے۔۔۔۔

ارحام اور ارسم اس تک دوڑتے ہوئے ائے تھے اور ارسم نے اسے کہا تھا۔۔۔۔ ارسم نے ارحام کو بتایا تھا ایحاب کے گھر نا ہونے کا اور کال رسیو نا کرنے کا۔۔۔۔

اس کے سارے دوستوں کے پاس وہ دونوں دیکھ چکے تھے وہ وہاں کہیں نہیں تھا ۔۔۔ پھر آخری جگہ اس نہر کے کنارے بہتے پانی کی بچتی تھی۔۔۔۔ جہاں وہ جب بھی اپنے باپ کو یاد کرتا تھا اداس ہوتا تھا تو آہ کر بیٹھتا تھا۔۔۔

اس کا کہنا تھا کہ بہتے پانی میں اپنے اندر کے عکس کو پانی کے اندر لہراتا دیکھ اپنی زندگی کی محرومیوں سے لڑنا آسان ہوتا ہے اور اس کی سب سے بڑی محرومی اس کا یتیم ہونا تھا۔۔۔۔

و۔۔۔وہ۔۔۔۔ کسی اور کی ہو گئی ہے ارسم میں اس کو نہیں پاہ سکا میری قسمت میرے ساتھ کھیل گئی۔۔۔۔

میں مر جاؤں گا اس کے نغیر۔۔۔ اس کو کہو کے وہ مجھے مار کر کسی اور کی سیج نہیں سجا سکتی۔۔۔۔۔

وہ ارسم کے سینے کے ساتھ لگے بلبلانے لگا تھا ۔۔۔ ارحام نے اس کی پیٹ تھپتھپائی تھی۔۔۔ پھر گاڑی میں سے پانی کی بوتل لایا تھا۔۔۔۔۔

اںحاب کیا ہوا کون چلی گئی پلیز مجھے بتاؤ کیوں اس قدر ٹوٹ گئے ہو مجھے بتاؤ کیا چاہیے میرے بھائی دنیا کے آخری کونے میں بھی ہو گا تو لا کر دوں گا۔۔۔ اپنی جان پر کھیل کر۔۔۔۔

ارسم کا دل کٹا تھا اس کے آنسو دیکھ کر۔۔۔ بھائیوں سے بڑھ کر پیار دیا تھا اس نے اسے۔۔۔۔

نہیں لا سکتے۔۔۔ کوئی نہیں لا سکتا اسے نا، میں نا تم وہ وہ اس دن حائسم کے گھر ملی تھی اس کی مایوں تھی اس دن۔۔۔۔ وہ کل بھی ملی تھی اس کی مہندی تھی۔۔۔

وہ آج بھی ملی تھی اپنے نکاح پر دستخط کرتی۔۔۔۔

مگر میری نسوں سے جان کھینچ گئی ۔۔۔۔

وہ میری کبھی نہیں ہو سکتی جسے تین دنوں میں ہر سانس کے ساتھ میں نے پرویا۔۔۔۔

وہ دیوانا ہوا جل رہا تھا۔۔۔ ارسم ارحام نے اس محبت کی مار مارے کو پہلے ایسے دیکھا ہی کب تھا۔۔۔۔۔

ارحام کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آئی تھی جو جنگ اس کے اندر پچھلے دو سالوں سے چڑی تھی
وہ آج اس کے جان سے پیارے دوست کو بھی سونپ دی گئی تھی----
کیا محبت اتنی کٹھور ہوتی ہے بس رگ رگ کو جلاتی ہے برباد کرتی ہے---
مقدر میں سیاہیاں بھرتی ہے----- ارحام نے نم آنکھوں سے سوچا تھا----
تم حکم کرو ایجاب دس منٹ کے اندر وہ تمہاری سیج پر ہو گی اور اس کا شوہر اسے خود طلا-----
نہیں ارسم نہیں میں اسکی دنیا کیسے اجاڑ سکتا ہوں--- بچھڑتے وقت اس کی آنکھوں میں اس کے باپ کی عزت کا عندیہ تھا میرے لیے----
میں تو قسمت سے ہار گیا ہوں اس کو کیسے بنجر کر سکتا ہوں--- یہ تو میرے حصے کی محبت کے دکھ ہیں جو مجھے چننے ہیں---- اس نے تڑپ کر کہا تھا----
ارسم کی بات سن کر ارحام بھی مسکرایا تھا آرسم کو کونسا عشق ہوا تھا جو وہ جان پاتا کے محبت میں عشق میں سب جائز ہے سوائے محبوب کو تکلیف پہنچانے کے---- اس کو ہلکی سے خراش میں دیکھ کر بھی دل خون کے آنسو روتا ہے----
یہ بات ارحام طارق اچھے سے جانتا تھا----

بھری زمیں سے تمہارا ہی انتخاب کیا

اور انتخاب بھی کیا خوب لاجواب کیا

محبتوں میں روانی کو اک جہت بخشی

اور ایک عشق تسلسل سے بے حساب کیا

نکل پڑے جو کبھی درد کے سفر پر ہم

تب ایک یاد کے لشکر کو ہم رکاب کیا

بس ایک شخص کو کھویا تو پھر تمنا نے

تمام عمر محبت سے _____ اجتناب کیا

Urdu Novels Ghar

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کرتا مگر یار اٹھ گھر چل ہمت کر دیکھ پھوپھو بہت پریشان ہیں پلیز۔۔۔۔

اس کو اپنے ساتھ اٹھاتے سہارا دیا تھا ارسم نے۔۔۔۔

مجھے گھٹن ہو رہی ہے ارسم ارحام۔۔۔۔ مجھے سانس نہیں آہ رہا میرا دل بند ہونے کو ہے۔۔ میں چاہ کر بھی اس کے احساس کو خود سے دور نہیں کر پاہ رہا مجھے ہوش ہواس سے بیگانہ کر دو مجھے کچھ محسوس نہیں کرنا۔۔۔ یااللہ مجھے دیوانا کر دے۔۔۔

ان سے دور ہوتے وہ دھاڑیں مار مار کر چیخا تھا۔۔۔ اور پھر بے جان ہوا زمین پر گرا تھا۔۔۔۔

ایحاب۔۔۔ ارحام ارسم اس تک پہنچے تھے۔۔۔۔

ارسم ہمیں اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہو گا اس کا ہوش میں رہنا اس کے لیے ٹھیک نہیں ہے اس کو نیند کی اشد ضرورت ہے ورنہ بہت کچھ برا ہو سکتا ہے۔۔۔

اس کے ڈھلکتے وجود کو اٹھاتے اس نے ارسم سے کہا تھا۔۔۔

میں اپنے بھائی کے لیے اس کی خوشی ہر حال میں لاؤ گا۔۔۔ ارسم نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔۔

پھر دونوں نے اسے گاڑی میں بٹھایا تھا اور ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تمہارا پلان تو فیل ہو گیا یار۔۔۔ وہ تو اسے اپنی باہوں میں بھر کر سب سے بچا کر لے گیا۔۔۔
ذیسنم نے حمنہ کے سامنے بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔
تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کے ایک ناکامی پر منہ لپیٹ کر میں بیٹھ جاؤں گی۔۔۔۔
حمنہ نے اپنی پلکوں پر مسکارا لگاتے کہا تھا۔۔۔۔
تو پھر اب تم کیا کرو گی۔۔۔میرے پاس ویڈیوز ہیں ایشال راندھاوا کی میری جان وہ بھی وو آؤٹ ڈریس۔۔۔ جسے یقیناً ارحام طارق وائرل ہونے سے بچانے کے لیے اپنی ہر ممکن کوشش کرے گا۔۔۔
مجھے تو بس پتہ پھینکنا ہے اور تماشا دیکھنا ہے اچھا بن کر دونوں کا دوست بن کر۔۔۔ اس نے لپ اسٹک لگا کر اوپر والے ہونٹ کو نچلے ہونٹ پر رگڑتے کہا تھا۔۔۔
سوچ سمجھ کر کرنا جو بھی کرنا یہ تینوں دوست الٹی کھوپڑی کے ہیں بھنک بھی لگ گئی نا ارحام کو کے اس سب کے پیچھے تم ہو تو لاوے کی طرح پھٹے گا تم پر۔۔۔
ذیسنم نے اپنے تئیں سمجھانا چاہا تھا۔۔۔۔
خود سوچو اتنے ڈیشنگ دبنگ بندے سے کیسے احتیاط برت سکتی ہوں میں۔۔۔۔ اسے پانے کے لیے آخری حد تک بھی جانا پڑا تو جاؤ گی میں۔۔۔۔۔
پاپا سے کہہ دینا میں رات گھر نہیں آؤں گی بائے بے بی۔۔۔

اپنا بیگ اٹھاتے ذیمنز کو بائے کرتی وہ اپنی ہائی ہیلز کے ساتھ ٹک ٹک کرتی چلی گئی تھی-----

ہائے اللہ کرے حمنہ تم اپنی چال میں کامیاب ہو جاؤ پھر مجھے ارسم سے ملوادو----

موبائل پکڑتے اس نے دل سے دعا کی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ بونیا کو میڈیسن دے کرابھی اس کے پاس لیٹی تھی----- خیالوں میں آج مومن کے ساتھ ہونے والا ٹکراؤ ابھرا تو لبوں پر مسکراہٹ دوڑی----

کتنے اچھے سے پٹائی کی ناں اس مومن نے بیربل کی اب دیکھنا میں مومن سے کہہ کر اس ارسم کی بھی پٹائی لگواوں گی-----

اور پھر میں اسے بولو گی ان دونوں کو مار دے--- تاکہ پھر مجھے کوئی ڈرا نے سکے--- اس نے دل میں سوچتے بونیا کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا----- جب ہی فون رنگ ہوا تھا-----

مومن---- اس نے موبائل سکرین پر اس کا نام بلنک ہوتے دیکھ کر زیر لب کہا تھا--- اور پھر کال رسیو کی تھی----

کیسی ہیں آپ ائی ہوپ سو نہیں رہیں ہوں گی۔۔۔ کیا میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔۔

مومن نے کال رسیو ہوتے ہی اس سے نجانے کتنے سوال پوچھ ڈالے تھے۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔ میں جاگ رہی تھی اور میں ٹھیک ہوں۔۔۔ ذوئیشہ نے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ ویل گڈ میرا دل چاہ رہا تھا آپ سے بات کرنے کو اور مجھے یہ بھی پوچھنا تھا کے دوبارہ اس لڑکے نے آپ کو تنگ تو نہیں کیا۔۔۔۔

مومن نے نرم لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

نہیں وہ نہیں آیا۔۔۔ اس بات سے تو میں بھی حیران ہوں۔۔۔ جیسے آپ نے اس کو مارا ہے اب تک تو وہ مجھے اچھا خاصا ڈرا کر جا چکا ہوتا۔۔۔ مگر حیرت انگیز طور پر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔

ذوئیشہ نے حیرت سے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا وہ اب ائے گا بھی نہیں مومن کے ہاتھ کا تھپڑ پڑا ہے اسے آپ سمجھیں اب وہ کبھی نہیں آئے گا۔۔۔۔ اور آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں اب۔۔۔ اگر کوئی اور بھی تنگ کرے تو مجھے بتائیے گا۔۔۔

اس نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

مومن مجھے ارسم سے بہت ڈر لگتا ہے کیا آپ اس سے بھی میری جان چھڑوا سکتے ہیں۔۔۔

ذوئیشہ نے آس سے کہا تھا جھجھکتے ہوئے۔۔

بلکل مسئلہ ہی کوئی نہیں سمجھیں مومن نے اس کو بھی سمجھا دیا۔۔۔ ذوئیشہ آپ بہت اچھی ہیں آپ کو کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں بی سٹرونگ۔۔۔

اس نے کھنکتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

آپ بھی بہت اچھے ہیں مومن یو آر ٹرولی فرینڈ۔۔۔۔ اس نے دل سے کہا تھا۔۔۔

سو وئی آر فرینڈز مومن نے خوشی سے کہا تھا۔۔۔

بلکل وہ بھی اچھے والے دوست۔۔۔۔ ذوئیشہ نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر میں دوست سے کچھ زیادہ بنانا چاہتا ہوں آپ کو۔۔۔ مومن نے گھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کیامطلب۔۔۔ ذوئیشہ نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں بتاؤں گا اتنی جلدی بھی کیا ہے خیر سوجائیں آپ گڈ نائیٹ۔۔۔اس نے کہتے فون رکھا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ نے بھی مسکراتے ہوئے فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا اور آنکھیں موندلیں تھیں آج اسے اتنے عرصے بعد سکون کی نیند آئی تھی۔۔۔

واہ بھائی آپ کے پلان نے تو واقعی ورک کرنا سٹارٹ کر دیا فون بند ہوتے ہی بیربل نے کہا تھا۔۔۔۔

بس تم دن گننا شروع کر دو وہ دن دور نہیں جب وہ اپنے بھائی کے سامنے کھڑی ہو کر تمہارے لیے مطالبہ کرے گی۔۔۔ مومن نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔

انشاللہ۔۔۔ کہتے بیربل بھی گھناؤنی ہنسی ہنسا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ٹیبل پر پڑے لفافے کو دیکھتے انہوں نے گھڑی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔ تب ہی صبح کا منظر آنکھوں کے آگے لہرایا تھا۔۔۔

ایک بار پھر سوچ لو ارحام کیا تم خوش ہو۔۔۔ انہوں نے اس سے لفافہ لیتے کہا تھا۔۔۔۔

جی ماما بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے میں نے اور اب اسکے علاوہ مجھے کوئی حل نظر بھی نہیں آتا۔۔۔۔ آپ یہ ایشال کے گھر خود دینے جائیں گی۔۔

اس نے پتھریلے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

مگر بیٹا۔۔۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

ماما جب ہم ہائکنگ ٹور پر جائیں گے تو تب آپ جائیں گی ایشال کے گھر ہم سب کے یہاں نا ہونے پر۔۔۔ اور اب میں اس ٹاپک پر مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔ ۔

وہ ماں کو شش و پنج میں چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ چائنہ جا رہا ہے کل اور وہ پتہ لگا لے گا کے اس کے باپ کا قاتل کون ہے۔۔۔۔

میک نے شراب کے گلاس کو ہونٹوں سے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ واقعی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔۔۔ اور تم یہ سب مجھے اتنے سڑے ہوئے منہ کے ساتھ بتا رہے ہو۔۔۔ زکی نے پرجوش ہوتے کہا تھا۔۔۔

ہاں میں نے سڑا ہوا منہ اس لیے بنایا ہے کے تم وہ نہیں دیکھ رہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔

میک نے ٹیبل پر گلاس رکھتے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا تھا۔۔۔۔

ہاں میں واقعی وہ نہیں دیکھ سکتا جو تم دیکھ رہے ہو سوچو میک میرا نام ہو گا اس پورے ورلڈ میں گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں میرا نام آئے گا جو آج سے بیس سال پہلے آتے آتے رہ گیا۔۔۔ پورے بیس سال میں نے انتظار کیا ہے اس دن کا۔۔۔۔۔

اور دیکھو وہ پل اب دور نہیں جب دنیا مجھے پہچانے گی۔۔۔۔

ذکی نے آنکھیں بند کرتے ایک الگ جہان میں پہنچتے سرور سے کہا تھا۔۔۔

تمہیں وہ پھندہ نظر کیوں نہیں آ رہا جو بہت جلد ہماری گردنوں پر کسا جائے گا۔۔ ذکی اگر وہ اس محلول تک پہنچ گیا تو اس کا مطلب اسے اپنے باپ کے قاتلوں کا بھی پتہ چل جائے گا۔۔۔ اور اگر ایسا ہوا تو۔۔۔۔

اور تم یہ بھی تو سمجھو اس کا اصل مقصد ہی اپنے پیرنٹس کے قاتلوں کو ڈھونڈنا۔۔۔۔

یہ چیز اصل میں وہ اپنے باپ کے قاتلوں کو ڈھونڈنے نکلا ہے مگر ان ڈائریکٹلی وہ ہمیں اس محلول تک پہنچا رہا ہے۔۔۔۔ اور پھر یہ تو میں اور تم بھی جانتے ہیں کے اس نے جیسے ہی وہ محلول ڈھونڈ لینا ہے ویسے ہی اس کی موت یعنی ہم ارسم سلطان چوہدری کو مار دیں گے قصہ ختم۔۔۔۔

ذکی نے اسکی بات کاٹتے پوری تفصیل سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کے تم۔ایسا کر پاؤ گے۔۔۔ میک نے کسی خدشے کے تحت پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں بلکل کیونکہ اس پزل باکس میں کچھ تو ایسا ہے جو میں پچھلے بیس سالوں سے نہیں سلجھا پایا۔۔۔ وہ لڑکا اور وہ لڑکی اپنے اپنے ماں باپ کو اچھے سے جانتے تھے کچھ تو ایسا ہے جو صرف وہی دونوں بوجھ پائیں گے وہ پزل باکس اس محلول تک پہنچنے کی چابی ہے اور اس چابی تک ہمیں وہ دونوں پہنچائیں گے۔۔۔۔

تم بس اپنے دو کارندوں کو اس کے پیچھے چائنہ بھیجو اور دیکھو وہ کیا کرتا ہے کہاں جاتا ہے کس سے ملتا ہے۔۔۔۔ اس کو اپنا بنا کر اس سے معلومات اگلوانا ہوں گی مطلب اس کے لیے آسانیاں پیدا کرنا۔۔۔۔

تم سمجھ رہے ہو ناں میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔

ذکی نے میک کی طرف دیکھتے بھاری ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ہاں سمجھ گیا۔۔۔ میں آج ہی لگواتا ہوں پتہ۔۔۔۔ بس یہ سب کچھ جتنی جلدی حل ہو جائے اتنا بہتر ہے اور تمہیں اپنا بیس سال پرانا وعدہ یاد ہے ناں۔۔۔

میک نے کچھ یاد دلانے پر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہمممم اچھے سے یاد ہے میرے خون میں وعدہ خلافی نہیں ہے۔۔۔ ذکی نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

جواباً میک سر ہلا گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیا کیوں روک رہے یہ لوگ۔۔۔۔ فاحا نے ڈونا کی طرف دیکھتے پوچھا۔۔۔

ریلیکس یار گاڑی کے پیپرز وغیرہ چیک کرنے ہوں گے۔۔۔۔ڈونا نے نرم لہجے میں تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔

چل بھئی کاکا ڈکی کھول ۔۔۔۔ ایک حوالدار نے اس کی گاڑی کا شیشہ بجاتے کہا تھا۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔ ڈونا نے کہتے ڈکی کھولی تھی۔۔۔

حوالدار ڈکی کی طرف گیا تھا۔۔۔ پھر اپنی ہی جیب سے تین چار پاؤڈر کے پیکٹ نکال کر ڈکی میں پھینکے تھے۔۔۔۔

اوہ یہ کیا تم پاؤڈر سمگل کرتے ہو۔۔۔ مونچھوں والے حوالدار نے اس کے سامنے پیکٹ لہراتے کہا تھا۔۔۔

یہ میرا نہیں سر یہ تو۔۔۔۔

لسن سر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یہ ہم نہیں جانتے کہاں سے آیا ہے۔۔۔۔۔ ڈونا کی بات کاٹ کر فاحا بولی تھی ۔۔۔۔بی بی آپ سے بات نہیں کر رہا میں یہ کہاں سے آیا کیوں آیا۔۔۔۔ یہ تو بعد کی بات ہے مگر اس وقت یہ آپ کی گاڑی میں سے نکلا ہے۔۔۔ اور تفتیش تو ہو گی۔۔۔۔

چل مستری محمد اس کو موبائل میں ڈال اور تھانے پہنچا۔۔ حوالدار نے اپنے ساتھی کو بلایا تھا۔۔۔

سر یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں میں جب کہہ رہا ہوں کے میں نہیں جانتا۔۔۔۔

اوہ بس کاکا جو بھی کہنا ہے تھانے میں۔۔۔ حوالدار نے اس کو پکڑ کر موبائل میں ڈالا تھا۔۔۔۔

میں کہتی ہوں چھوڑیں اسے جب وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کے یہ سب اس نے نہیں کیا تو آپ کو سمجھ نہیں آہ رہی ایک معصوم شریف شہری پر الزام لگاتے شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔۔

فاحا تو کسی بپھری شیرنی کی طرح غرائی تھی۔۔۔۔

دیکھو بی بی جو بھی کہنا ہے تھانے جا کر کہنا یہ بھاشن ہم روز سنتے ہیں۔۔۔۔

جب اس کی ضمانت لے کر آؤ تو بات کر لینا فی الحال ہم اسے لے جا رہے ہیں۔۔۔۔

حوالدار نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم گھر جاؤ فاحا میں کر لوں گا کچھ نا کچھ ڈونا نے گاڑی چلتے ہی کہا تھا۔۔۔

میں آہ رہی ہوں تمہارے پیچھے ہی ایسے کیسے گھر چلی جاؤ--- وہ بھاگ کر اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی---

اور گاڑی پولیس موبائل کے پیچھے لگا دی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آپی تائی نے ایسا کیوں کیا معزم بھائی نے ایسا کیوں کیا ہم نے تو کبھی ان کے ساتھ ایسا نہیں کیا ہمیشہ بابا نے انہیں عزت دی ہم سب نے انہیں عزت دی اور انھوں نے کیا کیا--- ہم سے ہماری دنیا کل کائنات ہی چھین لی--- میں کیسے رہوں گا ماما بابا کے بغیر----

وہ اس کے گلے لگا تڑپتا ہوا روتا ہوا کہہ رہا تھا----

Urdu Novels Ghar

سب میری غلطی ہے نا ہیں معزم حسین کے سامنے ایسے ہمیشہ سخت لہجے سے بات کرتی نا یہ سب ہوتا مگر شیری میں کیا کرتی اس کی نظروں کی غلاظت ہمیشہ مجھے چھبتی تھی۔۔۔۔ گھن آتی تھی۔۔۔ پھر ایسے نا محرم کے ساتھ ہر بات جانتے ہوئے میں کیسے نرم پڑ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ خود کو قصور وار ٹھہراتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

نہیں آپی ایسا نہیں ہے آپ تو ہمیشہ اچھی بہن اچھی بیٹی رہیں ہیں آپ خود کو کیوں الزام دے رہی ہیں۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔۔

شیری مجھے بابا کے لمس یاد آتے ہیں ان کی باتیں ان کی وہ آخری جھلک میں۔۔۔ میری ماں کی ممتا میری زندگی پر لگا طلاق کا داغ میں کس کس پر نوحہ کناں ہوں ماتم کروں۔۔۔

وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔

آپی اللہ بہت بڑی حکمت والا ہے۔۔۔ بابا کہتے تھے جب اللہ کسی ازمائش میں ڈالتا ہے تو وہ بندے کے صبر کے پیمانے دیکھتا ہے جتنا گاڑھا صبر ہوتا ہے وہ اتنا میٹھا پھل دیتا ہے۔۔۔۔ یہ روگ زندگی بھر کا ہے جس میں ہمارا ساتھی رب کی طرف سے ملا صبر ہی ہو گا۔۔۔

اس نے بہن کے کانپتے وجود کو سینے سے لگاتے تسلی دی تھی خود وہ دس سال کا بچہ اندر ہی اندر مر رہا تھا۔۔۔۔

کاش کوئی ایسا طریقہ ہوتا کے ہم بھی ان کے ساتھ منوں مٹی تلے دفن ہو جاتے اور۔۔۔

تو اب ہو جاؤ دفن کس نے روکا ہے تم جیسی غلاظت کو پالنے کی لعن طعن سے تو جان چھوٹے گی۔۔۔۔

تائی نے اندر آتے ہی اسکی بات کاٹ کر اسے کھینچ کر کھڑا کرتے کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تائی آپ میری بہن---

چپ بے چٹانکی---- بہت ناٹک ہو گیا اور کر لیا---دونوں کے ماں باپ کی تدفین بھی ہو گئی اور قل بھی اب اپنے بھائی کو لو اور نکلو اس گھر سے اور اگر دوبارہ مڑ کر دیکھنے کی کوشش کی اس گھر کو تو ہڈیاں بھی تم۔دونوں کی کسی کو نہیں ملیں گی----

انگلی اٹھا کر وارن کرتے تنبیہ لہجے میں کہا تھا---

ک---ک---یا مطلب---- یہ گھر تو ہمارا---- منتہا نے ڈبڈباتی نظروں سے پوچھا تھا----

تمہارا گھر یہ گھر میرے شوہر کی کمائی کا تھا--- جسے چند دن پہلے ہی تمہارے باپ سے دھوکے سے سائن کروا کر میں نے اپنے نام کروا لیا تھا--- اب چونکہ میں یہ گھر بھیج چکی ہوں تو تم لوگ اپنا بوریا بسترا گول کرو اور نکلو یہاں سے----

تائی نے ہاتھ جھاڑتے صاف بات کرتے کہا تھا----

آپ ہمارے ساتھ یہ نہیں کر سکتیں ہم نے کیا بگاڑا ہے آپ کا ہم کہاں جائیں گے تائی۔۔۔۔ شیری نے ہاتھ جھاڑ کر منت کی تھی ۔۔۔۔

میری بلا سے جہنم واصل ہو جاؤ جہاں بھی جاؤ مگر یہاں صبح تک مجھے تم۔دونوں کی شکلیں نظر نا آئیں۔۔۔۔۔

یہ میں پہلی اور آخری بار کہہ رہی ہوں پھر تائی سے شکوہ مت کرنا۔۔۔

آنکھیں دکھاتی انہیں دھمکاتی وہ وہاں سے چلی گئیں تھیں۔۔۔۔

آپی اب ہم کہاں جائیں گے کہاں رہیں گے کوئی بھی تو نہیں ہے ہمارا اپنا کون رکھے گا ہمیں۔۔۔۔

وہ منتہا سے روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

بس آپی کی جان ابھی تھوڑی دیر پہلے تم نے ہی تو کہا تھا کے اللہ کی آزمائش پر صبر کرنا ہے--- جس نے یہ پہاڑ توڑے ہیں وہ راستہ بھی دکھائے گا--- منتہا نے بڑی ہمت سے شیری سے کہا تھا---

جبکہ دل سے وہ خود ڈری ہوئی تھی-- وہ لڑکی جو بچپن سے لے کر اب تک کبھی گلی میں باہر اکیلی نہیں نکلی--- نا کبھی اکیلی آئی نا گئی--- سکول کالج اکیڈمی بازار ہر جگہ ماں باپ کے ساتھ آنا جانا وہ اکیلی کیسے اس ظالم دنیا میں نکلے گی رہنے کا ٹھکانہ ڈھونڈے گی--- سوچ کر ہی اس کی روح کانپ گئی تھی----

کچھ دیر یونہی گلے سے لگائے اسے تسلیاں دیتی رہی تھی---وہ روتے روتے سوگیا تھا--- باہر سے کسی بھی شور کی آواز نہیں آ رہی تھی----

اس نے اٹھ کر باہر دیکھا تھا--- صحن خالی تھا کمرے بھی خالی تھے پورے گھر میں وہ بہن بھائی اکیلے تھے---

اسے یاد تھا وہ اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی اپنے گھر میں اکیلی نہیں رہی تھی۔۔۔ ہمیشہ ماں یا باپ دونوں میں سے کوئی نا کوئی گھر پر ان کے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔۔

وہ برآمدے میں بنی سیڑھی پر بیٹھ کر اس ویران صحن کو دیکھ رہی تھی جہاں وہ اس کی ماما بابا اور شیری بیڈمنٹن کھیل رہے تھے وہ ہمشہ اپنے باپ کی پارٹنر بنتی تھی اور شیری ہمیشہ ماں کا۔۔۔۔

اور وہ اور اس کا باپ ہمشہ ان دونوں کو ہرا دیتے تھے۔۔۔۔ اب وہ اپنے بابا کو عید کی نماز شیری کے ساتھ پڑھ کر آتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ایک بار وہ گر گئی تھی گھٹنے پر چوٹ لگی تو جتنا وہ روئی تھی اتنا ہی اس کے بابا بھی ساتھ روئے تھے۔۔۔۔

صحن کے کونے پر بنے امرود کے درخت پر بندھا رسی کا جھولا ویران تھا جس پر اس نے بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز تک جھولے جھولے تھے۔۔۔۔

منتہا آٹے میں اتنا پانی ایک دم سے نہیں ملاتے تھوڑا تھوڑا ایسے۔۔۔ اس کی ماں اس آٹے کی پرات میں پانی ڈال کر اسے آٹا گوندھنا سکھا رہی تھی۔۔۔۔

اور وہ بیزاریت سے سیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

منتہا ناشتہ کر کے جاؤ بیمار ہو جاؤ گی مجھے پتہ ہے تم بھوک کی کتنی کچی ہو۔۔۔ مگر اب وہ ممتا کی آواز کہاں تھی اس نے تو کل سے پانی کا گھونٹ اپنے اندر نہیں اتارا تھا۔۔۔

یہ میں نے تمہارے لیے بنایا ہے پہن کر دیکھو کیسا ہے میں چاہتی یوں میری بیٹی الگ ڈیزائن پہنے جو کسی نے نا پہنا ہو۔۔۔

کتنی یادیں کتنے منظر کسی فلم کی طرح آنکھوں کے آگے چل رہے تھے--- کبھی چہرے دھندلا رہے تھے--- کبھی ڈبڈبا رہے تھے---تکلیف کے مارے حلق میں پھندا چب رہا تھا---اور دل کانپ رہا تھا وجود کی طرح---

کتنی ٹھنڈی چھاؤں تھی ان کا وجود اس گھر پر وہ گئے تو گھر ایسا خاموش قبرستان بن گیا جس کے سناٹے کانوں میں گونج رہے تھے---وہ جسے کبھی رونے نہیں دیا تھا آج اس کی روح کرلا رہی تھی---

یہ کیسا انصاف ہے میرے مالک یہ کیسی ازمائش ہے تو تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے--- پھر مجھ سے ہی میری جنت کیوں چھین لی یہ کیسا نصیب لکھا میرا کے میں مردہ بن گئی ہوں----

میرے پاس تھا ہی کیا جو مجھ سے وہ بھی چھین لیا کس کے سہارے خود کو سنبھالو میں---- تو تو بڑا مشکل کشا ہے بہت بڑا مددگار ہے میں بے عیب ہوں تیرے سوا کوئی نہیں جانتا روز محشر میری گواہی میرے مالک میرے باپ کے سامنے بن جانا----

مالک مجھ ناتواں پر رحم کر۔۔۔۔ سر گھٹنوں میں دیئے وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔ کتنی دیر وہ ہچکیوں سے روتی رہی تھی۔۔۔۔ یہاں تک کے تہجد کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔

بھیگے چہرے کے ساتھ رب کی پکار پر لبیک کہتی اٹھی تھی تہجد پڑھ کر کچھ سوچتے ہوئے بیگ نکالا تھا۔۔ اس میں اپنے اور شیری کے کپڑے رکھے تھے کچھ ضرورت کا سامان۔۔۔۔ اپنے باپ کی حساب کتاب کی ڈائری نکالی تھی۔۔۔۔اسے اچھی طرح پڑھا تھا۔۔۔ بیس ہزار سلائی کے تھے دینے والے ساتھ والی خالہ کو بس باقی سارے حساب کتاب اس کا باپ چکا گیا تھا۔۔۔۔

اپنے باپ کے ڈرار میں پیسے دیکھے تھے۔۔۔ چالیس ہزار تھے وہ نکالے۔۔۔۔ زیور تو کچھ تھا نہیں پاس سوائے ایک چھوٹے سے سیٹ کے یا ماں کی بالیوں کے جو وہ اکثر کانوں میں پہنتی تھی۔۔۔ وہ بھی غسل کے بعد اسے نہیں پتہ کہاں تھیں۔۔۔۔ شادی پر بھی اس نے نعقلی زیورات پہنے تھے۔۔۔

وہ چھوٹا سا سیٹ اور رقم بیگ میں رکھ کر کچن میں جا کر اس نے روٹی بنائی تھی۔۔۔ اور پھر تقریبا سات بجے کے قریب شیری کو اٹھایا تھا۔۔۔

ناشتا کر لو پھر ہمیں نکلنا ہے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی سجائے کہا تھا۔۔۔

مگر ہم کہاں جائیں گے باجی میں تائی سے منت کر لوں گا۔۔۔ ہم کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔ اس نے سامنے پڑے چائے پراٹھے کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں شیری میں تمہیں اب نہیں کھونا چاہتی میں نہیں جانتی تائی کیا کریں گی کیا نہیں مگر میں تمہیں لے کر کوئی رسک نہیں لے سکتی اللہ کی زمین بہت بڑی ہے ہم کہیں بھی چلے جائیں گے۔۔

اس نے کاندھوں پر کالی چادر ڈالتے بیگ باہر نکالتے کہا تھا۔۔۔ ایک بیگ شیری کا تھا اور دوسرا اس کا جس میں ان دونوں کے کپڑے فیملی البم ایک ان کی فیملی فوٹو فریم اور ماں باپ سے جڑی کچھ یادیں تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر ہم ذوئیشہ آپی کی طرف۔۔۔۔

نہیں شیری ہمیں ہمارے ماں باپ نے کبھی بھی کسی کے اگے ہاتھ پھیلانا اور بوجھ بننا نہیں سکھایا یہ جنگ ہماری ہے اور ہم ہی جیتیں گے اسے۔۔۔۔ میں نے اللہ پر بھروسہ رکھ کر اس گھر سے قدم باہر نکالنا ہے تم بھی اس پر بھروسہ رکھو۔۔۔

اس نے پراٹھے کا نوالہ توڑ کر اس کے منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔

آپ نے کھایا۔۔۔ پراٹھے کے نوالے کے ساتھ شیری نے اپنے آنسو پیتے بھرائی اواز میں پوچھا تھا۔۔۔

ہاں کھا لیا۔۔۔ چلو جلدی سے ختم کرو اسے پھر ہمیں نکلنا ہے یہ نا ہو ٹرین نکل جائے۔۔۔ اس نے اسے ناشتہ کراتے کہا تھا۔۔۔

ہم جائیں گے کہاں آپی--- شیری نے پوچھا تھا---

اسلام آباد تمھیں ہمیشہ سے شوق تھا نا ایک آرمی افیسر بننے کا تو اب تمہاری آپی تمہارا شوق پورا کرے گی---- اس نے کچن میں برتن رکھتے کہا تھا اور پھر انہیں کھنگالنے لگی تھی----

مگر آپی اس میں تو بہت پیسے لگتے ہیں بابا بتاتے تھے کے بورڈنگ میں جو لوگ رہتے ہیں ان کو لاکھوں کی تعداد میں---

شیری ایڈمیشن ہو جائے تو یہ بھی ہو جائے گا--- یہ سب بعد کی باتیں ہیں--- فی الحال یہ بیس ہزار اور یہ چابی ساتھ والی خالہ کو دے آؤ کہنا کے یہ سلائی کے پیسے ان کے ہیں---اور یہ چابی تائی کو دے دیں---

اس نے پیسے اور چابی شیری کو تھماتے کہا تھا---

Urdu Novels Ghar

بیگ نکال کر اس نے دروازے کے پاس رکھے تھے۔۔۔ سارے کمروں کو پورے گھر کو صحن کو اخری بار دیکھا تھا۔۔۔ کبھی اس کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں آیا تھا کے ایسے وہ اپنے بچپن کے ونڈر لینڈ کو چھوڑ کر جائے گا۔۔۔ دل پر ہاتھ رکھے وہ سسکی تھی جب شیری اس کی کمر پر ہاتھ باندھے ہچکیوں سے رویا تھا۔۔۔ دونوں بہن بھائیوں کے لیے گھری تکلیف تھی اس گھر کو چھوڑنا۔۔۔ خود کو خاموش کراتے شیری کے ماتھے پر بوسا دیتے وہ گھر سے باہر نکلی تھی گھر کو لاک لگاکر اپنے اپنے ہینڈ کیری تھامے وہ لوگ مین روڈ پر آئے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کہاں ہے آپ کے افیسر مجھے بات کرنی ہے وہ ساڑھی سنبھالتی پھٹنے کو تیار کھڑی تھی۔۔۔۔

کیوں چلا رہی ہو بی بی صاحب دفتر میں نہیں ہیں صبح ہی آئیں گے صبح آنا۔۔۔۔

حوالدار نے دانت میں تیلی دباتے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ڈونا کو بھی ابھی اور اسی وقت رہا کرو جب تمہارا صاحب۔۔۔۔

ہاں مستری محمد کیا رپورٹ ہے۔۔۔ حائسم نے سر سے کیپ اتارتے اپنے کیبن کی طرف جاتے فاحا کو فل اگنور کرتے کہا تھا۔۔۔۔

جی سر پانچ کیسز فائل ہوئے ہیں اور۔۔۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا اس کے آفس میں گیا تھا۔۔۔

تم تم نے کیا نا یہ سب انا کو ٹھیس جو پہنچی۔۔۔ تمہیں تمہاری اوقات جو یاد دلا کر آئی ہو۔۔۔تو اب تم اپنی گھٹیا پاورز استعمال کرو گے۔۔۔۔

وہ مستری محمد سے پہلے اس کے آفس تک پہنچی تھی۔۔۔ اور اس پر بپھری شیرنی کی طرح جھپٹی تھی۔۔۔اور اس کا گریبان پکڑا تھا۔۔۔ مستری محمد تو اس کی جرات پر عش عش کر اٹھا تھا۔۔۔

سٹے ان یور لمٹس فاحا سلطان چوہدری اپنی حدیں مت بھولو۔۔۔ اس کے نازک ہاتھوں سے اپنا گریبان چھڑاتے وہ اس سے ڈبل آواز میں دھاڑا تھا اور ماتھے پر تیوریاں چڑھائے اس نے مستری محمد کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

میں رہو اپنی حد میں اور تم جتنا چاہے گھٹیا پن کر لو کیا قصور ہے ڈونا کا حوالات میں بند کرنا ہے تو مجھے کرو۔۔۔۔

وہ بھڑکی تھی اس پر۔۔۔

کیا قصور ہے اس کا۔۔۔ یہ تم مجھ سے مت پوچھو۔۔۔۔ وہ اس کو اگنور کرتا غصہ ضبط کرتا اپنی کرسی پر بیٹھا تھا تھوڑی دیر پہلے والا وہ سین یاد کر کے جب وہ اس کی باہوں میں تھی جیلسی اس پر پھر سوا ہوئی تھی اور وہ پھر سے سلگا تھا۔۔۔

دیکھو سست کچھوے اگر پانچ منٹ کے اندر اندر تم نے ڈونا کو رہا نہیں کیا تو انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔۔۔ اس نے اس کے سامنے پڑی فائلز اٹھا کر زمین پر ماری تھیں۔۔۔اور حائسم

کی حد ختم ہوئی تھی اس کی بدتمیزی دیکھ کر۔۔۔۔تب ہی کسی چیتے کی طرح اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔

نہیں کروں گا جو کرنا کرو اور یہ فائلز اٹھا کر دوبارہ ٹیبل پر رکھو۔۔۔۔ اپنے غصے کو پیتے اس کی بازوؤں کو پکڑتے ان پر دباؤ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں اٹھاؤں گی۔۔۔ ان فائلز کی جگہ تمہیں اٹھا کر پھینکنا چاہیے تھا مجھے بد تمیز انسان چھوڑو مجھے۔۔۔ اپنی بازوؤں کو چھڑواتے وہ چیخی تھی۔۔۔

نہیں اٹھاؤ گی۔۔۔ اس نے ایک جست میں اس کے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑے کہا تھا کے وہ درد سے چلا اٹھی تھی۔۔۔۔

تم ایک نہایت انا پرست اور ظالم انسانیت کے درجے سے گرے ہوئے انسان ہو۔۔۔۔ بھرائی آواز میں اپنے بالوں کو جلد سے اکھڑتا محسوس کرتے کہا تھا۔۔۔

تم بھی تو ظالم ہو غیر کی باہوں میں سسکتے شرم نہیں آتی تمہیں وہ اس کے منہ کے پاس لال انگارہ آنکھیں لیے غرایا تھا۔۔۔

درد ہو رہا ہے نا مجھے بھی ہوا تھا ابھی تک سلگ رہا ہوں یا تو میرے سامنے آنا بند کر دو یا اپنے احساسات کو مجھ سے دور کر دو ورنہ ایسا ظالم بن جاؤں گا کے تمہاری ہستی ہلا دوں گا۔۔۔۔

اس کے سسکتے کانپتے وجود کو دوسری بازو میں بھرتے اس کے بالوں پر گرفت ڈھیلی کرتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے تنبیہ کی تھی۔۔۔۔

تمہارے آس پاس کیا مجھے تو تمہارے نام سے بھی نفرت ہے تم جیسے انسان کی شکل پر تو میں تھوکنا پسند نا کروں۔۔۔۔ پہلے میں نے سوچا تھا تمہارے راستے سے ہٹ جاؤں مگر اب نہیں حائسم ولید خان۔۔۔ تم کیا میری دنیا ہلاؤ گے میں تمہارے اس انا کے بت کو ایسا ہلا کر ریزہ ریزہ کروں گی کے تم میں اپنا تماشہ دیکھنے کی سکت نہیں رہے گی۔۔۔۔

وہ سوں سوں کرتی اس کی باہوں میں مچلتی اپنے آنسو صاف کرتی اپنے لہجے کو مضبوط بناتی درد بھرے لہجے میں بولی تھی----

ڈو واٹ یو وانٹ مگر آج آخری بار کہہ رہا ہوں اگر دوبارہ مجھے تم اس ڈونا کے گلے لگی نظر آئی تو سانس لینے کے قابل نہیں چھوڑوں گا نا تمہیں نا اسے---

اسے جھٹکے سے چھوڑتے وہ مڑا تھا---

کس حق سے کہہ رہے ہو تم مجھے یہ سب ہاں-- میں تو

لگوں گی--- ایک بار نہیں ہزار بار لگوں گی اس کے ساتھ راتیں بھی رنگین کروں گی اور اسے ڈیپ کس----

چٹاخ---- اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہے وہ تیزی سے مڑا تھا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا اتنی زور سے کے وہ زمین بوس ہوئی تھی لہرا کر سر گھوم گیا تھا اس کا---

دوبارہ اپنی زبان کا استعمال میرے سامنے سوچ سمجھ کر کرنا۔۔۔۔ یہ غلاظت تمہارے منہ سے دوبارہ نکلی تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔ اور حق کی جو بات کر رہی ہو بہت جلد اب حق کے ساتھ ملیں گے۔۔۔۔

اس کے لرزتے وجود اور گال پر چھپے انگلیوں کے نشان دیکھ کر وہ رکا نہیں تھا۔۔۔ چلے گیا تھا۔۔۔۔

مستری محمد چھوڑ دو اسے۔۔۔۔ حوالدار سے کہتا مٹھیاں بھینچے گاڑی میں بیٹھا تھا آہ کر۔۔۔۔ اور گاڑی کی سپیڈ آخر تک کر کے اسے دوڑانے لگا تھا۔۔۔۔

فاحا تم ٹھیک ہو۔۔۔ یہ کیا ہوا ہے ڈونا اس تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔اس کے گال پر پڑے انگلیوں کے نشان دیکھ کر اس کی گال پر ہاتھ رکھنے لگا تھا۔۔۔ جب وہ بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔

حائسم کے الفاظ کانوں میں گونجے تھے۔۔۔۔نا چاہتے ہوئے آنسو اسکی گالوں پر لڑھکنے لگے تھے۔۔۔۔

فاحا۔۔۔ ڈونا نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔

مجھے گھر چھوڑ دو۔۔۔ اس کو کہتے وہ تیزی سے جا کر گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔ سارے راستے وہ خاموش رہی تھی ڈونا نے بھی نہیں پوچھا تھا جانتا تھا کے جب نارمل ہو گی تو خود ہی بتا دے گی۔۔۔۔

گھر کے باہر گاڑی کھڑی ہوئی تو وہ باہر نکلی تھی۔۔۔۔

فاحا کیا اس نے تمہیں تھپڑ مارا۔۔۔ اس نے اس کو اندر جاتی کو دیکھ کر رک کر پوچھا تھا۔۔۔

نہیں اس نے کچھ نہیں کہا وہاں کی لیڈی کانسٹیبل نے بدتمیزی کی تھی پر حائسم نے اس کی کلاس لی تھی اور ہمیں باہر بھی نکالا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

خیر صبح بات ہوتی ہے۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اسے حائسم کی جیلسی نہیں بتا پائی تھی اس کا ظلم نہیں بتا پائی تھی۔۔۔۔

دور کھڑی گاڑی میں بیٹھے حائسم نے بلب کی روشنی کے نیچے کھڑی فاحا کے چہرے پر اپنے تھپڑ کا نشان واضح دیکھا تھا جو سرخ ہونے کی بجائے اب نیلا پڑ رہا تھا۔۔۔۔ اور وہ تکلیف آنکھوں میں درد لیے مڑی تھی۔۔۔اور گھر میں گم ہوئی تھی۔۔

آئی ایم سوری فا۔۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔ خود پر شدید غصہ آیا تھا کے کیوں وہ خود پر قابو نہیں رکھ پایا اس کی بات سن کر۔۔۔ کیوں اس پر ہاتھ اٹھا بیٹھا اس نازک جان پر جو اب اسے جانے کیوں مگر دل کے قریب محسوس ہونے لگی ہے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اسے۔۔۔۔

سوچتے اس نے گاڑی کے شیشے پر پوری قوت سے مکا مارا تھا کے ہاتھ لہولہان ہوا تھا۔۔۔

مگر تب بھی وہ خود کو اس درد میں محسوس نہیں کر پایا تھا جو اس نے اپنی فا کو دیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ملتہا۔۔۔۔ وہ اس کا نام پکارتا چیخ مارتا اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

ایحاب۔۔۔ تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔ ارسم جو اس کے ساتھ ہی لیٹا تھا۔۔۔۔

اس کے اس طرح بے قرار ہونے پر اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی وہ شاید کسی صحن میں بیٹھی بارش کے پانی میں بھیگتی ہچکیوں سے رو رہی تھی ارسم۔۔۔

اس نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑے کہا تھا۔۔۔۔

ایحاب تم نے کوئی خواب دیکھا ہے پلیز یار سنبھالو خود کو۔۔۔ اس نے پانی کا گلاس اس کے لبوں کو لگاتے کہا تھا۔۔۔

صبح چار بجے کے قریب وہ اسے نیم بے ہوشی میں ہی ہوسپٹل سے سیدھا گھر لائے تھے۔۔۔۔ ارحام بھی گھر نہیں گیا تھا وہ صوفے پر لیٹ گیا تھا ایحاب کی حالت کے پیش نظر اور ارسم اور ایحاب بیڈ پر۔۔۔۔۔

ایحاب خود کو مضبوط بناؤ تم انٹی کے واحد سہارے ہو سوچو زرا آنٹی کو پتہ چلا کے ان کا بیٹا ایسے ٹوٹ گیا ہے تو وہ بھی اندر ہی اندر گھل جائیں گیں۔۔۔۔ اپنی ماں کے لیے جن کے شوہر کے جانے کے بعد تم ان کی واحد امید ہو مضبوط بنو۔۔

ارحام نے اس کا کاندھا تھپکتے کہا تھا۔۔۔۔

چلو اٹھو فریش ہو جاؤ تین بج گئے ہیں پانچ بجے ہمیں نکلنا ہے۔۔۔۔

ارسم نے ماحول کو تھوڑا لائٹ موڈ دیتے اٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں۔۔۔ ایحاب نے آنسو صاف کرتے تکیے پر سر گراتے کہا تھا۔۔۔

ہائکنگ کے لیے چائنہ اور پلیز ایحاب تم نا نہیں کرو گے تم جانتے ہو اگر تم نہیں گئے تو میں بھی نہیں جاؤں گا اور اگر میں نا گیا تو سب رہ جائیں گے پلیز میں تمہیں اس فیز سے نکالنا چاہتا ہوں۔۔۔ یہ ڈریس لو فریش ہو جاؤ۔۔۔ میں ایشال سے کہہ کر تمہاری پیکنگ کرواتا ہوں۔۔۔

اس نے اس کی الماری سے اس کی ڈریس نکال کر صوفے پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر ارسم میرا دل۔۔۔

ایحاب پلیز۔۔۔ ارحام نے اس کا ہاتھ دباتے ریکویسٹ کی تھی اس نے بھرائی انکھوں سے دونوں کو دیکھا تھا دونوں کے چہروں پر پلیز مان جاؤ کی التجا تھی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ نہیں ٹلیں گے۔۔۔ اٹھ کر کپڑے لیے باتھ روم میں گھسا تھا۔۔۔۔

چلو میں بھی نکلتا ہوں۔۔۔۔ ارحام نے اپنا موبائل اور والٹ جیب میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں بیگ یہی منگوا لو بس ناشتہ کر کے نکلیں گے۔۔۔ اور تمہاری اور ایشال کی ٹکٹس ہم سے آدھا گھنٹہ بعد کی ہے۔۔۔۔

اس نے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسے بتایا تھا۔۔

واٹ کچا چبا لے گی وہ مجھے یہ تم نے جان بوجھ کر کیا ناں۔۔۔

اس نے بھنویں اچکاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ تمہیں کچا چبائے یا پکا--- یہ تم دونوں کا مسئلہ ہے اور ہاں یہ میں نے جان بوجھ کر کیا---اور تم دونوں چائنہ ایک دن بعد پہنچو گے--- تم لوگوں کی ٹکٹس لندن کی ریزرو ہیں----

وہ کہتا روم سے باہر نکلا تھا----اس کے سر پر بم پھوڑتا----

♡♡♡♡♡♡♡

کیا لگتا ہے ایشال جائے گی ارحام کے ساتھ اگر اسے حقیقت پتہ چلی تو---؟؟؟؟

اور حمنہ کا کیا ری ایکشن ہو گا یہ جان کر----؟؟؟

فاحا اور حائسم کے درمیان کچھ ٹھیک ہو گا بھی یا ؟؟؟نہیں یا پھر ایسے ہی ککڑوں کی طرح لڑتے رہیں گے----؟؟؟

Urdu Novels Ghar

منتہا کے لیے آگے آسانیاں ہوں گی یا پھر مشکلات کا انبار---؟؟؟

کل کا رسپونس دیکھ کر سچی آج میرا قسط لکھنے کو زرا بھی دل نہیں کیا--- اور اگر اس قسط پر بھی یہی رسپونس رہا تو ہفتے میں دو دن ہی ایپیسوڈ ملے گی----

پھر مجھ سے کوئی گلہ نا کرے--- خوش رہیں سلامت رہیں--- آمین

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا بات ہے ایحاب طبیعت تو ٹھیک ہے آنکھیں کتنی سوجھی ہوئی ہیں تمہاری----

وہ لوگ گاڑی میں بیٹھنے والے تھے جب وہ ایحاب کے پاس کھڑی پوچھ رہیں تھیں-----

کچھ نہیں پھوپھو رات دیر سے آیا تھا بھرپور نیند لی ہے ناں اس لیے----ارسم نے ایحاب کی جگہ جواب دیا تھا----

آر یو اوکے اصحاب۔۔۔ انھوں نے ارسم کی بات سن کر ایک بار پھر سے پوچھا تھا اس سے۔۔۔
ماں تھی دل کہاں صبر ہونا تھا۔۔۔

یس ماما۔۔۔ کہتے وہ آنکھوں میں نمی لیے ان کے گلے لگا تھا اور پھر ان کی پیشانی چومی تھی۔۔۔ کیا بتاتا کے ٹوٹ چکا ہے ریزہ ریزہ ہو چکا ہے سب کچھ ہار کر بھی زندہ سلامت کھڑا ہے تو یہ اس کی بد بختی ہے۔۔۔۔۔

خیال رکھنا آپنا سب۔۔۔ سب کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ انھوں نے تاکید کی تھی۔۔۔۔۔

میرے لیے دو چینی بھابھیاں لے آنا جو شنگ پنگ شون یو لی کریں۔۔۔۔ فاحا نے پھوھو کے گرد بازو کا حالہ بناتے ہانک لگائی تھی ۔۔۔۔

کیوں بھابھی کیوں۔۔۔۔ ہم سے کوئی اپنا بہنوئی نا ڈھونڈ لائیں جو سپائے بھی ہو۔۔۔۔ ارسم نے گاڑی سٹارٹ کرتے جواب دیا تھا۔۔۔۔

مہربانی آپ کی اب اپنا تشریف کا ٹوکرا لے جائیں یہاں سے فاحا نے منہ پھلاتے کہا تھا ---

ایشو خیال رکھنا ان تین جوان جہان مسٹنڈو کا اور اس غنڈی ذیسمم سے میرے بھائی کو بچانا ہر قدم پر -----گاڑی گیٹ سے باہر نکل رہی تھی جب وہ اونچی آواز میں چلا رہی تھی -----

شرم کیا کرو مارشو---- سویرا راندھاوا نے اس کا کان کھینچا تو ----

وہ کیا ہوتی ہے کس کے ساتھ کھاتے ہیں --- اس نے اپنا کان چھڑواتے کہا تھا ----

یہ کیا ہوا تمہاری چیک پر مارا ہے کیا کسی نے ---- پھوپھو نے پریشانی سے اس کی گال پر ہاتھ رکھتے کہا تھا ----

کچھ نہیں پھوپھو کل بائے چانس لگ گیا تھا --- اصل میں ڈونا اور رینا کھیل رہے تھے میں بیچ میں آہ گئی اور لگ گیا --- اس نے اپنے گال پر بال آگے کرتے کہا تھا ---

ایک تو یہ رہنا اور ڈونا دونوں بہن بھائیوں کی عمر ہس دیکھو اور کام دیکھو ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور تم بھی ان کی ساتھی بن جاتی ہو۔۔۔

کچھ لگایا اس پر غضب خدا کا کتنا بھاری ہاتھ تھا۔۔۔ نیل کے نشان تک دے گیا۔۔۔ ظالم۔۔۔

پھوپھو نے گال سہلاتے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

ظالم تو تھا وہ۔۔۔ بس اپنے مطلب کی بات جانتا تھا اور جو سننا چاہتا تھا وہی سنتا تھا۔۔۔۔بے حس۔۔۔

فاحا نے کل کا لمحہ یاد کرتے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔ ایک تلخی سی تھی جو پورے وجود میں بھری تھی اور دھواں آنکھوں میں۔۔۔۔

پھوپھو ہم ارسم اور ایحاب اور ایشو کی شادی کب کریں گے۔۔ اس نے لاڈ سے کہا تھا اور پھر ان کی گود میں سر رکھا تھا۔۔۔۔

اور فاحا فاحا کی بھی تو کرنی ہے۔۔۔ انھوں نے ہنستے ہوئے اس کی پیشانی پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

مگر مارشو تو اپنی پھوپھو کو کبھی نہیں چھوڑ کر جائے گی ہمیشہ ساتھ رہے گی۔۔۔۔

اس نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر مارشو کی پھوپھو چاہتی ہیں اسے کوئی سڑک سا ہی ملے جو اس کی ساری شرارتیں نکال دے اسے سمجھدار بنا دے اور پھر ڈھیر سارا پیار بھی تو دے۔۔۔۔۔

وہ دھیمے دھیمے مسکراتے کہہ رہی تھیں۔۔۔۔۔

ان کی بات سن کر ایک دم سے اس کی آنکھوں کے سامنے حائسم کا چہرہ لہرایا تھا۔۔۔ اس کا قریب آنا اس کی سانسوں کی چھون۔۔۔۔ اس کے چھونے کا جان لیوا لمس۔۔۔ پھر اس کی جیلسی۔۔۔۔

اس نے سوچتے ہی جھرجھری لی تھی اور دل میں ہی اپنے خیالات کی نفی کی تھی کے رب نا کرے اس کا شوہر ایسا ہو۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ آج پورا دن گھر پر رہیں کیا جاسوسی سے ریٹائرمنٹ لے لی ہے۔۔۔ انھوں نے اسے چپ سوچتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔

پھوپھو ایک بات پوچھوں۔۔۔۔ اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں پوچھا تھا۔۔۔۔

پوچھو پھوپھو کی جان۔۔۔ انھوں نے اس کا تھپڑ والا گال پھر سے سہلایا تھا۔۔ اس کے گال پر نشان دیکھ کر انہیں تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔

پھوپھو کیا انا کے بت گرانا مشکل ہوتا ہے اور اگر کسی کی کردار کشی کر کے کوئی اپنی غلطی نا مانے تو اسے کیسے احساس دلایا جائے۔۔۔ جبکہ وہ سمجھدار سینس ایبل انسان ہو۔۔۔

اس نے گہری سانس کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

انا جس انسان میں ہوتی ہے نا مارشو پھر وہ کبھی اس خول۔ سے نہیں نکلتا۔۔۔ اس کو خود سے نکال کر پھینکنے کے لیے انسان کو بڑی دقت آتی ہے مگر جب وہ یہ مشکل وقت سے گزر جاتا ہے تو آسانیاں اس کا مقدر بنتیں ہیں اور عاجزی اس کی دوست۔۔

رہی بات کردار کشی کی تو تہمت لگانا کسی پر بھی بغیر سوچے سمجھے گناہ کے مترادف ہے۔۔۔۔ مگر ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کے وقت حالات کیا تھے اور وہ انسان کس جگہ پر کردار کشی کر رہا ہے آیا وہ سب کے سامنے الزام تراشی کر رہا ہے تو وہ اللہ کی سخت پکڑ میں ہے۔۔۔

مارشو اسی لیے تو اللہ نے فرمایا ہے کے اگر تم کسی کا راز جانتے ہو تو اسے بس بے عیب نا کرو اس کی پردہ پوشی کرو بلکل ویسے ہی جیسے وہ اپنے بندوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔۔۔۔

انہوں نے نرم لہجے میں بڑے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔۔

ہمم پھوپھو کیا کسی کو کسی کے ساتھ دیکھ کر بھی جیلسی ہوتی ہے۔۔۔ مطلب اگر آپ کسی فرینڈ کے گلے لگیں گیں یا پھر ارسم بھائی یا کوئی اور اپنے کسی بیسٹ سے گلے ملے گا۔۔ تو اس کا نام جیلسی ہے جو مجھے ہو گی۔۔۔یا پھر کچھ اور۔۔۔۔اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جیلسی کی کئی اقسام ہے۔۔۔ جیسے میں اور تم دوست ہیں بیسٹ فرینڈ میں تم سے بہت زیادہ والا پیار کرتی ہوں تو میری جگہ اگر تم کسی اور کو امپورٹنس دو گی تو مجھے دکھ ہو گا غصہ بھی آئے گا۔۔۔اور جیلسی بھی ہو گی کسی حد تک۔۔۔

انہوں نے اپنے تیئں اس کا پوائنٹ کلئیر کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر پھوپھو آپ میری بات سمجھ نہیں رہیں مطلب لک میں سمجھاتی ہوں ۔۔ دیکھیں میں ڈونا اور ڈونا کی کزن یا اور کوئی فرہنڈ ہم تین ہیں۔۔۔ جبکہ میں اور ڈونا اچھے دوست ہیں تو میں کسی بات پر رو دیتی ہوں اور ڈونا مجھے چپ کروانے کے لیے گلے لگاتا ہے تو اس کا مطلب وہ ڈونا کو تھپڑ مار دے گی۔۔۔اس نے اپنی ادھی مشکل ڈھکے چھپے لفظوں میں انہیں بتائی تھی۔۔۔

ہمممم اسے دوستی نہیں کہہ سکتے اسے کسی اور جذبے کا نام دیتے ہیں جیسے محبت۔۔۔

وہ لڑکی شاید ڈونا سے محبت کرتی ہو اس لیے کسی اور کو اس کی باہوں میں دیکھ کر دکھ ہوا ہو اسے۔۔۔

اٹس نیچرل تنگ اب تم ایشو اور ارحام کے رشتے کو ہی دیکھ لو۔۔۔

تیسرا جب بھی آتا ہے تو گڑ بڑ ہوتی ہے انہوں نے مثال دی تھی۔۔۔۔

بٹ میں اور ڈونا تو بچپن سے بیسٹیس ہیں اس کو یہ سمجھ کیوں نہیں آتا۔۔۔ اس نے بیزار لہجے میں بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

وہ بچپن تھا مارشو یہ جوانی ہے اوراپنی محبت کے معاملے میں ہر انسان بے بس ہوتا ہے۔۔۔ غلط فہمیاں کلئیر کرنے سے ختم ہوتی ہیں۔۔۔ جیسے ایشو اور ارحام کی غلط فہمیاں۔۔۔ دور بھی نہیں ہونا۔۔۔ محبت بھی کرنی ہے اور بے اعتباری بھی۔۔۔۔

انہوں نے آخر میں تلخ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔

پھوپھو محبت تکلیف کے سوا کچھ نہیں ہے ایشو اور ارحام دونوں تکلیف میں ہیں۔۔ اس نے دکھی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

نہیں وہ دونوں محبت کی تکلیف میں نہیں محبت کی آزمائش میں ہیں۔۔۔ محبت تو بڑی مہربان ہے خوبصورت ٹھنڈی چھاؤں بلکل دجلہ اور فرات جیسی خالص نکھری کھری کسی کو خود میں حل نہیں ہونے دیتے چاندی جیسے چمکتے شفاف پانی جیسی۔۔۔۔ پاک، نور بھری۔۔۔۔

انھوں نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔

بیگم صاحبہ شکیل صاحب آئے ہیں۔۔۔ آپ سے ملنے۔۔۔۔ ان دونوں کی بات کو ملازمہ نے آہ کر کاٹا تھا۔۔۔

بھیجو انہیں باہر کیوں کھڑا کیا ہوا۔۔۔ انھوں نے ملازمہ سے کہا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ۔۔۔۔ اور میرا سپائے کیسا ہے۔۔۔ انھوں نے فاحا کے سر پر پیار دیتے کہا تھا۔ ۔

میں تو ٹھیک ہو یہ آج آئی جی صاحب کیسے راستہ بھول گئے اپنے بھائی کے گھر کا۔۔۔ سویرا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بس آج مجھے اپنی سپائے کی خدمات کی ضرورت ہے وہی لینے آیا ہوں۔۔۔۔ انھوں نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو مطلب آپ اس نکمی سے ملنے آئے ہیں۔۔۔ انھوں نے شکیل صاحب کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔

چار چار مشہور نا حل ہونے والے کیس حل کر چکی ہے اور آپ کہہ رہی ہیں نکمی۔۔۔ بلکل بھی نکمی نہیں ہے۔۔۔۔ اور آپ ایسے کہہ کر ورلڈ بیسٹ سپائے کی توہین نہیں کر سکتیں۔۔۔

انھوں نے فاحا کو پاس آنے کا اشارہ کیا تھا جو ان کے پاس آہ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

آپ پھوپھو کو چھوڑیں چاچو یہ بتائیں کیس کون سا ہے اور مسٹری کیا ہے۔۔۔ اس نے ایکسائیٹڈ ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

بتاتا ہو سب بتاتا ہو تم پہلے جا کر میرے ایک پولیس انسپکٹر ہیں ان کو بھی لے آؤ جو تمہارے ساتھ یہ کیس حل کریں گے پتا نہیں کہاں رہ گیا کہہ رہا تھا کے کال سن کر آتا ہوں۔۔۔

انہوں نے فاجا کو کہا تھا۔۔۔جو ان کی بات سن کر پاؤں میں جوتی اڑستی باہر چلی گئی تھی۔۔۔

بھابھی اور بچے کیسے ہیں انہیں بھی لے کر آئیں کسی دن۔۔۔ سویرا راندھاوا نے ملازمہ کے چائے رکھتے پوچھا تھا شکیل صاحب سے جو ان کے شوہر کے بھائیوں جیسے دوست تھے کبھی ساتھ نا چھوڑنے والے سچے پکے اورکھرے دوست۔۔۔۔

بچے اپنی ماں کے ساتھ اس بار ترکی کی سیر پر نکلے ہوئے ہیں مجھ معصوم کو ان جھمبیلوں میں چھوڑ کر اب آئیں گے واپس تو میں چکر لگاؤں گا۔۔انہوں نے چائے کا گھونٹ لیتے معصومیت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وہ باہر نکلی تھی جب ہی لان میں پودوں کی طرف منہ کیے کھڑے شخص کو دیکھا تھا اور اس تک پہنچی تھی۔۔۔

ہے ہیلو لسن آپ کو چاچ۔۔۔۔ باقی کے لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے اسکو پلٹتا دیکھ کر۔۔۔۔

تم۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی آنکھوں میں کل والے لمحے یاد کر کے تیزی سے آنسو بھرنے لگے تھے۔۔۔۔ اس لیے بہتے آنسوؤں سے اسے کچھ بھی کہے بغیر پلٹی تھی۔۔۔

فا میری بات سنو۔۔۔ اس کی آنکھوں کی نمی دیکھ کر تڑپ ہی تو اٹھا تھا اس کا دل تیزی سے اس کے آگے آہ کر اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ آنسو پونچھتی سائیڈ سے نکلنے لگی تھی جب اس نے اسکی کلائی پکڑی تھی۔۔۔۔۔

فا آئی ایم سوری۔۔۔۔ اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اٹس اوکے کہتے وہ اس کی طرف دیکھے بغیر آگے بڑھی تھی۔۔۔ جب اس نے پھر سے اس کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔۔۔

فا میں تم پر ہاتھ اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔۔ مگر میں تمہاری اس ڈیپ کس والی بات پر مجبور ہو گیا تھا۔۔ مجھے غصہ آیا تھا۔۔۔ تم کیسے اس ڈونا کے لیے میرے سامنے اتنی گری ہوئی بات کر سکتی ہو۔۔ ٹھیک ہے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے تو تم مجھے مار لو۔۔۔۔

اس نے اس کی سرخ لال آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جو اس وقت گھرے پانیوں سے بھری ہوئیں تھیں۔۔۔ جن پر اگر دیوان لکھ دیئے جائیں تو وہ بھی کم پڑ جائیں۔۔۔

اس نے پھر کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ شاید اس سے الجھنا ہی نہیں چاہ رہی تھی۔۔۔۔

پین ہو رہا ہے بہت زیادہ اس کی گال پر چھپے نشان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔اور پھر ہاتھ بڑھایا ہی تھا کے وہ نفرت سے جھٹک گئی تھی۔۔

فا۔۔۔ وہ تڑپا تھا اس نفرت کو دیکھ کر۔۔۔ بے بسی ہی بے بسی تھی وہ بولتی تھی تب اس سے برداشت نہیں تھی وہ نہیں بول رہی تو دل درد کے ٹکڑے چلنے لگا تھا۔۔۔۔

ہاں ہو رہا ہے درد تو کیا۔۔۔ تم سے مطلب جیو یا مروں تم نے مارا خوش ہو۔ ۔۔

رہو خوش مگر ایک بات میں تمہیں حائسم ولید خان صاف اور سیدھے لفظوں میں بتا رہی ہوں۔۔۔ آئیندہ کے بعد مجھے ٹچ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔

فاحا سلطان چوہدری نام ہے میرا بازاروں عورت نہیں ہوں جسے جب دل چاہا اپنی باہوں میں کھینچ لیا تم نے۔۔۔۔

رہی بات اخلاق سے۔ گری اور گھٹیا ہونے کی تو جب تم میرے سامنے ایسی بات کر سکتے ہو تو میری سن کر کیوں تکلیف ہوئی بڑی توپ چیز سمجھتے ہو خود کو۔۔۔۔ سمجھتے رہو مجھے رتی بھر فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات ڈونا میرا بیسٹ فرینڈ ہے تو دوبارہ اس کے اور میرے رشتے میں آنے کی کوشش بھی مت کرنا--- تم کو یہ جیلسی کیوں ہے یہ تمہارا مسئلہ ہے اٹس نن اف مائی بزنس---

ایک بات اپنے دماغ میں گھسا لو آج کے بعد فاحا سلطان چوہدری کے لیے تم اس دنیا میں اگزسٹ نہیں کرتے---- یا پھر یوں سمجھو کے تم میرے لیے ایک مرے ہوئے شخص سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں

آئی ہیٹ یور اپئیرنس---- سٹے اوے----

انگلی اٹھا کر ایک ایک لفظ سے اس کو گھائل کرتی اس کو اپنے راستے سے ہٹا کر سوں سوں کرتی وہ اندر گھسی تھی----

پیچھے وہ جیسے پتھر کو بت بنا کھڑا تھا۔۔ اس کے لفظ تھے یا کانٹے جو اسکے منہ سے نکلتے سماعتوں اور دل پر وار کر رہے تھے۔۔۔ اس کے لیے وہ اگزسٹ ہی نہیں کرتا تھا۔۔ اس نے تو سوچھا تھا کے معافی مانگ لے گا منا لے گا۔۔ مگر اس نے تو اسے مرا ہوا ہی کہہ دیا۔۔۔ وہ جس کے ساتھ جینا چاہتا تھا وہی اسے مردہ ڈکلئیر کر گئی تھی۔۔ اس کے وجود کو روند گئی تھی۔۔۔۔

کیا اسکو تکلیف دے کر میرے حصے میں ساری زندگی کے درد اور تکلیفیں ہی آئیں گی۔۔۔ کیا کبھی ہم سکون سے ایک دوسرے کو سمجھ پائیں گے اس نے اپنے سفید پٹی میں جھکڑے ہاتھ کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جب کہ انکھیں ایک دلخراش سچ سننے کے بعد نم تھیں۔۔۔۔ گہری سانس کھینچتا وہ اندر آیا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ اس نے اندر داخل ہوتے بلند اواز میں کہا تھا۔۔۔

آؤ آؤ حائسم میں ابھی بھائی صاحب کو یہی بتا رہی تھی کے حائسم کو تو میں پرسنلی جانتی ہوں بہت اچھا لڑکا ہے اور کیوں نا ہو مسز دراب کی تربیت ہے۔۔۔

انھوں نے اس کا کاندھا تھپکتے اسے پاس بٹھاتے کہا تھا۔۔۔

کیسی ہیں آپ طبیعت ٹھیک رہتی ہے اب آپ کی اس نے مسکراہٹ چہرے پر سجاتے پوچھا تھا۔ ۔

الحمدللہ بیٹا اب بلکل ٹھیک ہوں بس آج ساری میٹنگز سے ریلیکس لیا ہے بچے ہائکنگ کے کیے نکلے تھے تو بس آج اپنی مارشو کے ساتھ گھر پر ہی ہوں۔۔۔

انھوں نے اسکی طرف چائے کا کپ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا ارے حائسم پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بھابھی فاحا کومارشو کہتیں ہیں پیار سے۔۔۔۔ ویل بھابھی جس کیس کے سلسلے میں بات کرنے آیا تھا وہ کیس فاحا اور حائسم۔۔۔

چاچو کیا آپ مجھے کوئی اور کیس نہیں دے سکتے فاحا نے اندر داخل ہوتے ان کی بات کاٹتے کہا تھا۔۔۔

بیٹا اس کیس کا حل ہونا بہت ضروری ہے اور مجھے لگتا ہے دو قابل لوگ ہی ہمیں اس کے اصل مجرم تک پہنچا سکتے ہیں پلیز ناں مت کرنا لاکھوں لڑکیوں کی جانوں کا سوال ہے بہت امید لے کر آیا ہوں۔۔۔

انہوں نے پر امید لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے چاچو فور یو آئی ول ڈو اینی تنگ۔۔۔ لال بھبوکا چہرے اور سرخ سوجھی انکھوں سے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

ٹھیک پھر تم دونوں پوائنٹس ڈسکس کر لو اور بھابھی حائسم اب کیس کے سلسلے میں آتا جاتا رہے گا تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں انہوں نے ہوچھا تھا۔۔۔

نہیں نہیں بلکل نہیں یہ تو گھر کا بچہ ہے اس کا اپنا گھر ہے جب مرضی آئے۔۔۔ انہوں نے پیار اور اپنائیت سے کہا تھا۔۔۔

ویسے حائسم یہ چوٹ کیسے لگی۔۔ انہوں نے اس کے بینڈج لگے ہاتھ کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جس کو اب فاحا نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں آنٹی بس کسی کو تکلیف دے کر خود کو بھی تکلیف دے بیٹھا خیر ٹھیک ہے سر پھر میں نکلتا ہوں آج دادو کا کچھ چیک اپ ہے سوری بٹ انشاللہ کل سے ہی کیس کے باقی پوائنٹس ہائی لائٹ کرتے ہیں۔۔۔ اس نے فاحا کے ڈھلے چہرے اور ناک پر چمکتے تل کو چور آنکھوں سے دیکھتے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

چاچو اس کیس میں میرا فرینڈ بھی مجھے سپروائز کرے گا اگر کسی کو اعتراض ہے تو مجھے ابھی بتا دے کیونکہ اس کے بغیر میں کوئی کیس سولو نہیں کرتی۔۔۔۔

اس نے حائسم کی بات ختم ہوتے ہی کہا تھا۔۔

نہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں اور حائسم تمہیں۔۔۔۔ انھوں نے حائسم سے پوچھا تھا۔

نو اشو سر۔۔۔ اس نے بے لچک لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اور پھر خدا حافظ کہتا باہر نکلا تھا۔۔۔۔

فاحا نے اس کی چوڑی پشت کو دور تک جاتے دیکھا تھا۔۔ اس کے اسی ہاتھ پر پٹی تھی جس سے اس نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔ اس کے دل میں کچھ چھبا تھا۔۔۔پھر وہ ان دونوں سے بھی ایکسکیوز کرتی وہاں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

نجانے کیوں مگر اس کا دل اب اسے بار بار ملامت کر رہا تھا کے اتنے سخت الفاظ اسے نہیں کہنے چاہیے تھا بات تو اس کی بھی غلط تھی وہ کیوں اتنی گندی بات غصے میں کر گئی تھی۔۔۔اور جب وہ کہہ رہا تھا کے تم مجھے بھی مار لو تو اس وقت اسے تھپڑ مار دیتی اپنے لفظوں کا زہر انڈیل کر اپنے دل پر بھی بوجھ ڈالا اور اسے پتہ نہیں کتنی تکلیف ہوئی ہو گی۔۔۔۔جسے زندہ کو ہی مار آئی وہ۔۔۔ گھٹنوں میں سر دیئے وہ بے آواز آنسوؤں سے رونے لگی تھی اور یہ پہلی بار تھا جب فاحا سلطان چوہدری ماں باپ کے غم کے علاوہ کسی کے لیے اتنا روئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ایحاب میں نے ارحام اور ایشال کی لندن کی ٹکٹس کروائی ہیں وہ ہمیں کل رات چائنہ میں جوائن کریں گے۔۔۔ میں چاہتا ہوں کے یہ دوریاں ان دونوں کے درمیان ٹھیک ہو جائیں سوری تم سے پوچھے۔۔۔

ارسم تم بڑے ہو ہم سب میں اور ایشال کے لیے تم جو بھی فیصلہ لو گے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا کیونکہ مجھ سے بڑھ کر تم اس پر حق رکھتے ہو۔۔۔ اس نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ جواب میں وہ مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

حمنہ ذیبنم اور ایحاب تم دونوں بورڈنگ کی طرف جاؤ میں ایشو اور ارحام آتے ہیں۔۔۔ اس نے ان چاروں کے پاس پہنچتے کہا تھا۔۔۔

ایحاب اور وہ دونوں بورڈنگ کی طرف چلی گئیں تھیں۔۔۔۔

میں بھی چلتی ہوں--- ایشال اپنا بیگ سنبھالے اگے کی طرف قدم بڑھانے لگی تھی جب ارسم اس کے سامنے آیا تھا----

تمہاری اور ارحام کی فلائیٹ آدھے گھنٹے بعد کی ہے لندن کی--- مجھے لندن سے کچھ انفارمیشن چاہیے تو تم اس کے ساتھ جاؤ گی--- اس نے ایشال کا راستہ روکتے کہا تھا---

میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں گی تم حمنہ اور ذیبم کو--

شٹ اپ ایشو بیوی تم ہو اس کی یا ان دونوں میں سے کوئی ایک---- اور تم جانتی ہو مجھے ناں سننا پسند نہیں ہے میری محبت کا نا جائز فائدہ مت اٹھایا کرو----وہ جو سامنے کھڑا ہے وہ شوہر ہے تمہارا جو بھی مسئلے ہیں انہیں سورٹ آؤٹ کرو اور خبردار جو ایک بھی آنسو نکلا تو--اتنا عرصہ تمہیں میں نے سوچنے کے لیے دیا تھا---

اب جو اور جیسا کہوں گا میں ویسا ہی ہو گا۔۔ اینڈ ریمبر اگر اس کے لیے کوئی بھی مشکل کھڑی کرنے کی کوشش کی تم نے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا جاؤ اب۔۔۔

اس کا بازو پکڑ کر ارحام کے پاس کھڑا کرتے سخت انداز میں کہا تھا۔۔ اور اس کی آنسو بھری انکھیں دیکھتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ایشال جانتی تھی اب کچھ بھی کہنا فضول ہے ارسم کے آگے اس کی ماں کی نہیں چلتی تھی تو اس کی کیا چلنی تھی وہ جتنا پیار دیتا تھا۔۔ مان دیتا تھا ڈھیل دیتا تھا اس سے زیادہ غصہ بھی اس کی پرسنیلیٹی کا خاصہ تھا۔۔ اپنی بات کو پورا کروانا اس نے کبھی چھوڑا ہی نہیں تھا۔۔۔

تم نے یہ سب کہا نا آرسم سے کرنے کو وہ پیر پٹختی خون پینے کے مترادف چلائی تھی ارحام پر۔۔۔

میں کیوں اتنے برے وقت کو اپنے اپ پر خود لاؤں گا۔۔۔ تمہارے ساتھ تو میں گلی کی نکڑ تک نا جاؤ کجا کے لندن سارا موڈ خراب ہو گیا۔۔۔۔۔

ناک سے مکھی اڑاتے وہ اپنے لہجہ سے مزید تپا گیا تھا۔۔۔۔

سیدھا کہو ارحام طارق کے اس کے بغیر تم۔۔۔۔

جب جانتی ہو تو منع نہیں کر سکتی تھی اپنے بھائی کو۔۔۔۔اب کل تک تمہیں جھیلنا ہو گا۔۔۔۔ عجیب مصیبت ہے۔۔۔ اس کو اگنور کرتا اس کی بات پر جلتا بھنتا وہ ویٹنگ ایریا کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

کاش مجھے دو خون معاف ہوتے تو ایک تمہارا اور دوسرا اس رومان کا کرتی۔۔۔وہیں کھڑی اسے دور جاتے دیکھ وہ سوں سوں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ ارحام اور ایشو نہیں آئے اب تک دسویں بار وہ پوچھ چکی تھی۔۔۔۔۔

کیوں تمہیں کیا پرابلم ہے ارسم نے اس کی طرف گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

نہیں وہ پلین فلائے۔۔۔۔

تو اس میں کیا ہے بیٹھ جاؤ چپ کر کے اور پلیز سر کھانا بند کرو۔۔۔ وہ آدھے گھنٹے بعد لندن کے کیے نکلیں گے ارحام کو کچھ کام ہے تو کل وہ اور ایشال جوائن کریں گے ہمیں۔۔۔ اس نے بڑے آرام سے کہہ کر اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

کیا یہ کیا بات ہوئی تو ہم کل بھی تو نکل سکتے تھے اور بنا رخصتی کے اس کے ساتھ کیوں بھیجا تم نے اسے۔۔۔۔ اس نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایکسکیوزمی بہن وہ میری ہے میں بھیجو نا بھیجو تمہیں کیوں پرابلم ہے اینڈ فور یور کائنڈ انفارمیشن وہ اس کے نکاح میں ہے۔۔۔۔

اور اگر تمہیں کل آنا ہے تو تم جا سکتی ہو۔۔۔۔ وہ بھرے پلین میں اس سے ڈبل غصے سے اس پر چلایا تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو یہ کیا طریقہ ہے ایک دوسرے سے بات کرنے کا--- ذیشم نے اسے اور ارسم کو چپ کرواتے کہا تھا--

اپنی بہن کو اچھی طرح سمجھا لو اسے کیا لگتا ہے کے اس کی حرکتوں کی خبر نہیں مجھے جس دن مجھے اس کے خلاف کوئی ثبوت ملے گا اس دن اس کا قتل میں اپنے ہاتھوں سے کروں گا یہ وہ میٹھی چھری ہے جو اپنی مرضی کے بکرے پر پھرتی ہے----

وہ غیض و غضب میں اسے وارن کرتے اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا---اور حمنہ کا تو رنگ ہی ہلدی جیسا ہوا تھا----

کیا ہوا از دئیر اینی تنگ فائن--- ایحاب جو واش روم سے آیا تھا--- اس نے سریس سچویشن دیکھتے ہوئے پوچھا تھا----

نتھنگ تم ٹھیک ہو۔۔۔ یہاں آؤ میرے ساتھ بیٹھو۔۔۔ اس نے ریلیکس ہوتے ایحاب کو پاس بیٹھنے کا کہا تھا جبکہ حمنہ کی حالت پتلی کر گیا تھا وہ۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارے آپ آئیں بیٹھیں۔۔۔۔ ارحام کی ماما سے گلے ملتے خوشی سے آنہیں بٹھاتے کہا تھا انہوں نے۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ انہوں نے سویرا بیگم سے پوچھا تھا۔۔۔۔

الحمدللہ۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے۔ ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

سویرا میں یہ دینے آئی تھی۔۔۔۔ انہوں نے لفافہ ان کی طرف بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ک---کیا ہے یہ--- لفافہ دیکھ کر سویرا بیگم کا نجانے کیوں ایک دم دل ڈرا تھا--- بیٹی کا جو معاملہ تھا----

کھول کر دیکھ لیں---- انہوں نے اشارے سے کہا تھا---

ج---ج--جی--- کانپتے ہاتھوں سے انہوں نے کھولا تھا--

یہ---- کہتے ان کی آنکھوں میں نمی آئی تھی---

سویرا اب اور انتظار نہیں کر سکتی میں نا اپنے بیٹے کو اس طرح تڑپتا دیکھ سکتی ہوں اور نا ہی اپنی بیٹی کو---- مجھے لگتا ہے رخصتی کے بعد ان کے درمیان دوریاں ختم ہو جائیں گی---- اس لیے پلیز اب نا مت کرنا یہ کارڈ اس پر لکھی تاریخ پر ہی مجھے رخصتی چاہیے--- انہوں نے التجا کرتے کہا تھا-----

جی ضرور انشاللہ ایسا ہی ہو گا۔۔ آپ اسی تاریخ پر لے جائیے گا اپنی بیٹی۔۔۔ آپ کی امانت ہے۔۔۔ انھوں نے ہاتھ میں پکڑے گولڈن اور ریڈ کلر کے بنے مخملی کارڈ کو دیکھتے کہا تھا اور ایک ہاتھ سے اپنی نم آنکھیں صاف کیں تھیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡،

آپی اب ہم کہاں جائیں گے اسلام آباد اسٹیشن پر اترتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

اب ہم کیڈٹ سکول جائیں گے۔۔۔۔ وہاں آپ کا ایڈمیشن ہو گا۔۔۔ اس نے اسٹیشن سے باہر نکلتے کہا تھا۔۔۔

آپی میں تو بورڈنگ رہ لوں گا تو آپ کہاں رہیں گیں۔۔۔ شیری نے مین روڈ پر کھڑے ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

میں بھی رہ لوں گی۔۔۔ اس نے ٹیکسی کو اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔ پھر ٹیکسی والے کو کیڈٹ سکول کا کہہ کر اس میں دونوں بہن بھائی بیٹھے تھے۔۔۔ سارے راستے نا اب شیری نے کوئی سوال پوچھا تھا اور نا ہی منتہا بولی تھی۔۔۔۔

سکول کے پاس اتر کر اس نے ٹیکسی والے کو کرایہ دیا تھا۔۔۔ پھر سکول کے اندر جا کر پرنسپل آفس کے باہر شیری کو بٹھا کر اندر گئی تھی۔۔۔۔

جی بی بی بولیں۔۔۔ ادھیڑ عمر شخص نے منتہا کے اندر جاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر میں اپنے بھائی کا ایڈمیشن کروانا چاہتی ہوں یہ اس کے ڈاکومنٹس اور یہ پریویس رزلٹ کارڈ ہیں ہی از ویری انٹیلیجنٹ آپ اگر کوئی ٹیسٹ وغیرہ لینا چاہیں تو وہ بھی لے سکتے ہیں۔۔۔وہ میرے ساتھ ہی آیا ہے باہر بیٹھا ہے۔۔۔۔

اس نے ٹیبل پر شیری کی فائلز رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم ویل پرگراس تو بہت اچھی خیر پھر بھی ٹیسٹ ہو گا۔۔۔ پرنسپل نے سراہتے ہوئے کہا تھا پھر انٹر کام اٹھایا تھا۔۔۔۔

سر راشد کو کہیں کے ایک بچہ ہے شہریار روحیل اس کا انٹری ٹیسٹ لے لیں۔۔۔۔

جی باہر ہے مجھے ٹیسٹ لے کر جلد انفارم کریں کہتے انہیوں نے فون رکھا تھا۔۔۔۔

سر کیا مجھے یہاں جاب مل سکتی ہے۔۔۔ منتہا نے کچھ سوچتے کہا تھا۔۔۔

مگر یہاں تو سارا میل سٹاف ہے میں آپ کو جاب نہیں دے سکتا۔۔۔ انہوں نے اس کے زرد چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جو ان کے انکار پر مزید تاریک ہوا تھا۔۔۔

سر پلیز اگر آپ مجھے کہیں جاب دلوا دیں کسی ایسی جگہ جو سیو ہو اچھے لوگ ہوں جہاں میں رہنے کے ساتھ ان کی جاب بھی کروں چاہے وہ ملازمہ کی جاب کیوں نا ہو۔۔۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی پلیز سر۔۔۔

اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا---

پرنسپل اس کی بات سن کر ٹھٹکے تھے کے اتنی پڑھی لکھی سادہ سی لڑکی آخر کسی کے گھر کی ملازمہ بننے کو بھی کیوں تیار ہے ایسی کونسی مجبوری ہے----

کیا بات ہے کافی پریشان ہو--- کھل کر بتاؤ--- انھوں نے اس کی آنسو بھری آنکھوں کو دیکھتے پوچھا تھا---

سر میرے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو گئی ہے پرسوں ایک گھر تھا جو تائی کا تھا اس میں رہتے تھے وہ بھی انھوں نے لے لیا میرے بھائی کی ذمہ داری مجھ پر ہے میں جانتی ہوں ایسے مدد مانگنا بری بات ہے مگر میں مجبور ہوں میں بھیک مانگ کر نہیں بلکہ اپنی محنت سے اپنے بھائی کو پڑھانا چاہتی ہوں پلیز سر میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے--- پلیز ہیلپ می----

اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے کہا تھا----

Urdu Novels Ghar

اچھا اچھا ب ریلیکس پانی پیو۔۔۔ پرنسپل اٹھ کر اس کے پاس آئے تھے اور پانی کا گلاس اسے تھمایا تھا۔۔۔

ویل میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کے میں تمہاری مدد کروں گا مگر میں کوشش کر سکتا ہوں میری نظر میں ایک جاب ہے مگر کام بہت رسکی ہے اگر تم چاہو تو۔۔۔۔

انہوں نے کہتے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔۔۔

آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گی جیسا کہیں گے ویسا کروں گی اپنے بھائی کے فیوچر کے لیے پلیز۔۔۔

اس نے بھرپور منت کی تھی۔۔۔

پرنسپل کی آنکھیں چمکیں تھیں اس کا جواب سن کر

♡♡♡♡♡♡♡♡

دیکھو بیٹا پر اس میں تمہاری جان کو بھی رسک ہے سوچ سمجھ لو۔۔۔ میرے خیال سے تمہیں ہر دن ایک نئی جنگ لڑنی ہو گی۔۔۔۔۔

پرنسپل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ آنکھوں میں ایک عجیب طرح کی چمک تھی جبکہ سامنے بیٹھی لڑکی کی ہمت کے آگے انہیں اپنے الفاظ کم لگ رہے تھے۔۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔جی مجھ میں بہت ہمت ہے میں سب کروں گی بس آپ مجھے میری عزت کی حفاظت کی ضمانت دے دیں اور میرے بھائی کے اعلی مستقبل کی ضمانت اس نے آنکھوں میں پتھریلے تاثرات رکھتے اپنے کانپتے ہاتھوں کو جوڑتے سخت اور ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میرے ایک جاننے والے ہیں فیملی فرینڈ۔۔۔ اس کی بہن تھوڑی پاگل ہے۔۔۔ مطلب تھوڑی نہیں بہت زیادہ اب چونکہ وہ اپنی بہن سے بہت پیار کرتا ہے تو وہ اسے کسی پاگل خانے میں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ شی از نائنٹین ائیرس اولڈ اینڈ سٹل لائک بی ہیو آہ چائلڈ۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ کسی بھی وقت ہائپر ہو جاتی ہے اسے نہیں پتہ چلتا کے وہ کیا کر رہی ہے کیوں کر رہی ہے۔۔۔ کسی بھی وقت کسی کو بھی کچھ بھی دے مارتی ہے بلاوجہ چلاتی ہے۔۔۔ اور اب

تک کسی بھی نرس کو اس نے دو دن سے زیادہ اپنے پاس ٹکنے نہیں دیا۔۔۔ اسے اپنی حفاظت کرنے والوں سے چڑ ہوتی ہے۔۔۔

اور اسی اثنا میں وہ دو لوگوں کو موت کے گھاٹ بھی اتار چکی ہے مگر ان کی شاید زندگی زیادہ تھی تو وہ بچ گئے۔۔۔۔

انھوں نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔

بیٹا میں تمہیں فورس نہیں کر رہا بس تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں۔۔۔ دیکھو معمولی سے معمولی نوکری کر کے بھی تمہیں زیادہ سے زیادہ بیس تیس ہزار ملیں گے۔۔۔ جبکہ وہ تمہیں منہ مانگی رقم دیں گے جس سے تمہارے بھائی کا فیوچر سکیور ہو جائے گا اور اس گھر کی انیکسی میں تمہیں روم بھی دے دیا جائے گا۔۔۔۔

بس میں تمہاری اتنی ہی مدد کر سکتا ہوں اگر تم سوچنا۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ن۔۔نہیں میں نے سوچ لیا ہے میں تیار ہوں۔۔۔ اس نے ان کی بات کاٹتے جلدی سے کہا تھا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔۔ میں ہشام کو کال کر دیتا ہوں باقی کی باتیں وہ کرلیں گی تم سے۔۔۔۔ اور جو طے کرنا ہو گا وہ بھی کر لینا۔۔۔ تمہاری عزت کی حفاظت میری ذمہ داری ہے اسکی طرف سے تم بے فکر رہو اس گھر میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو کمزور نفس کا مالک ہو۔۔۔

انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا اور اسے تسلی دی تھی----

اسی اثناء میں فون رنگ ہوا تھا----

جی چلیں ٹھیک ہے اوکے---- پرنسپل نے کال رسیو کر کے رسیور رکھا تھا---

بیٹا ویری بریلینٹ ماشاءاللہ آپ کے بھائی نے ہنڈرڈ پرسنٹ مارکس لیے ہیں ٹیسٹ میں--- کونگریجولیشنز اس کا ایڈمیشن ہو گیا ہے باقی بکس اور دیگر چیزوں کا پراسپیکٹس آپ کو مل جائے گا--- آپ باہر ویٹ کرو میں کچھ دیر تک بلاتا ہوں آپ کو--- انھوں نے خوشی بتاتے کہا تھا----

اس نے آنسو پونچھے تھے---- اور پھر سر ہلاتی وہاں سے چلی گئ تھی----

باہر شیری بیٹھا تھا---- وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر جا کر بیٹھ گئ تھی---

پھر سے روئی ہیں آپ کیا ہوا ایڈمیشن نہیں ہوا--- اس نے اپنی بہن کی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھتے پوچھا تھا---

ہو گیا انفیکٹ پرنسپل صاحب بہت تعریف کر رہے تھے تمہاری میں یہ سوچ رہی ہوں کے ماما بابا ہوتے تو کتنا خوش ہوتے ہمیشہ کامیابیاں سمیٹو تم---

اس نے اسے بازو کے ہالے میں لیتے اس کی گال پر پیار کرتے کہا تھا----

وہ ہوتے تو آج ہم یہاں نا ہوتے شیری نے درد بھری آواز میں کہا تھا----

اللہ بہت بڑا مشکل کشا ہے اب دیکھو اللہ کے بھروسے ہم باہر نکلے تھے اس نے ہماری سن لی مجھے جاب بھی مل گئی اور تمہارا ایڈمیشن بھی ہو گیا۔۔۔

اس نے اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا واقعی کہاں جاب ملی کیسی جاب ہے۔۔ کیا آپ یہی اسی سکول میں میرے ساتھ رہیں گیں۔۔۔ شیری نے اس سے الگ ہوتے ایک ساتھ خدشات کے تحت کتنے سوال پوچھ ڈالے تھے۔۔۔۔

منتہا کو اس پل لگا کے بھائی بڑے ہوں یا چھوٹے بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔۔اور پھر شاید اس کی جگہ اس کا باپ ہوتا تو وہ بھی ایسے ہی سوال کرتا مگر سوال یہ اٹھتا ہے کے باپ ہوتا تو کیا وہ ادھر ہوتے جہاں اب ہیں۔۔۔ سب قسمت کے اتار چڑھاؤ ہیں۔۔۔۔

پرنسپل صاحب کہہ رہے تھے کے وہ یہاں تو مجھے جاب نہیں دے سکتے مگر ان کے ایک جاننے والے ان کی بہن کی طبیعت خراب ہے بیڈ پر ہی رہتی ہے تو اس کی کیئر ٹیکر بن کر مجھے اس کے پاس رہنا ہو گا۔۔۔

اس نے پوری بات چھپاتے کہا تھا شیری کو۔۔۔

مگر آپی آپ نے تو یہ سب پہلے کبھی نہیں کیا اور پھر نجانے وہ لوگ کیسے ہوں کیسے نہیں۔۔۔۔

اس نے پریشانی سے پوچھا تھا----

پتہ نہیں شیری مگر میں نے اللہ کا نام لے کر ہاں کر دی ہے اور اپنی عزت کی ضمانت پہلے لی ہے--- اس بھری دنیا میں کسی نا کسی پر تو اعتبار کرنا ہی ہو گا-- ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی حل بھی نہیں ہے--- اور مجھے امید ہے کے اللہ اب اس سے زیادہ برا نہیں کر سکتا ہمارے ساتھ----

وہ پتہ نہیں خود کو تسلیاں دے رہی تھی یا شاید شیری کو مگر اب وہ تیار کررہی تھی خود کو اگلے آنے والے ہر پل کے لیے----

میرا دل نہیں مان رہا آپی--- شیری نے بے چین ہو کر کہا تھا---

مجھ پر بھروسہ ہے ناں میری جان--- اس نے اپنے بھائی کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے کہا تھا----

آپ پر بے اعتباری کی گنجائش ہی نہیں ہے اس نے نم پلکیں نیچے گرائیں تھیں----

اللہ کسی مصیبت زدہ کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا----

منتہا نے اس کے دونوں ہاتھوں کو دباؤ میں لیتے کہا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡

سوری ارسم حمنہ کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں مگر وہ ایسی نہیں ہے جیسا تم اس کو سمجھ رہے ہو وہ کیوں ارحام اور ایشال کو الگ کرنے کا سوچے گی۔۔۔۔

ذیسم نے اس کے روم میں آتے کہا تھا۔۔۔ وہ اس وقت چائنہ کے ایک بہت بڑے ہوٹل میں موجود تھے۔۔۔ اصحاب نے اپنے لیے الگ روم بکڈ کروایا تھا تو ارسم نے بھی فورس نہیں کیا کیونکہ اگر وہ اس کے کہنے پر یہاں تک آہ گیا تھا تو اسے بھی اسکو سپیس دینی چاہیے تھی۔۔۔ جبکہ حمنہ اور ذیسم ایک ہی روم میں تھیں۔۔۔۔

اگر وہ تمہاری بہن نا ہوتی نا ذیسم تو میں اسے بتاتا کے وہ کس کی بہن کے رشتے میں دڑاڑ ڈال رہی ہے۔۔ مگر بتاؤں گا تو میں اب بھی اسے بہت کچھ۔۔۔ لیکن ثبوتوں کے ساتھ۔۔۔۔

اس نے بال صاف کرتے غصے میں تولیہ بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔۔

تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کے ان کے رشتے کی خرابی حمنہ ہے جبکہ ایشال نے خود رومان کو یہ کہتے سنا تھا کے اس نے ارحام کا بچہ ضائع کروایا ہے اور یہ بھی کے وہ اب تب ہی اسکے قریب آئے گی جب رومان اور اس کا نکاح ہو گا۔۔۔۔

ذیسم نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے چلاتے کہا تھا۔۔۔ میں رومان کو بھی اچھے سے جانتا ہوں ارحام کو بھی اور تمہاری بہن کو بھی نائنتھ سٹینڈرڈز میں تھے ہم سب لوگ جب تم دونوں بہنوں نے ہمارے گروپ کوجوائن کیا تھا۔۔۔ ہمارے اتنا برا بھلا اور نا پسند کرنے کے باوجود بھی تم

لوگوں نے ہمیں چھوڑا نہیں ڈیٹس یور چوائس۔۔۔۔ ہم نے بھی جیسے تھا تم لوگوں کو پسند کر لیا۔۔۔

ارحام کی آنکھوں میں ایشال کے لیے محبت میں دیکھ سکتا ہوں تو میں حمنہ کی آنکھوں میں جیلسی کیوں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ ارسم سلطان چوہدری تو چہرے کے رنگوں سے اندر کے جذبات بتا سکتا ہے تو حمنہ کو کون سی خوش فہمیاں ہیں اپنی بہن سے کہو کے اب بھی وقت ہے ہٹ جائے پیچھے جس دن مجھے اس کے خلاف کوئی ثبوت مل گیا اس دن اس کی گردن ہوگی اور میرا ہاتھ۔۔۔۔

اس نے ترخ کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ آنکھوں سے انگارے ابل رہے تھے۔۔۔۔

و۔۔۔و۔۔۔وہ جیلسی نہیں ہے پ۔۔۔پیار۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ کونسا پیار جو برباد کرے۔۔۔۔ اس نے اس کو اپنے راستے سے پیچھے دھکیلتے کہا تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں تمہیں کچھ نہیں دکھتا پھر۔۔۔ تم تو چہرے کے رنگوں سے اندازہ لگا لیتے ہو نا تو میرے چہرے کے کسی رنگ نے تمہیں کچھ نہیں بتایا وہ اچانک ان کی بات چھوڑ کر اپنی پر آہ گئی تھی۔۔

ذیشم یار دماغ خراب مت کرو جاؤ یہاں سے ہر بار ایک ہی بات کیوں کرتی ہو۔۔۔

اسے اب غصہ آرہا تھا کسی طرح بھی اس کی شکل وہ اپنے روم سے گم کردینا چاہتا تھا۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا ارسم سلطان چوہدری تمہارے سامنے جو لڑکی کھڑی ہے وہ تمہارے ہر روپ سے محبت کرتی ہے تم جنون ہو میرا، عشق محبت تو بہت بعد کی چیزیں ہیں۔۔۔۔

اور اگر تم نے میرے علاوہ کسی دوسری لڑکی سے شادی کرنے کی کوشش بھی کی تو اس رات تمہیں اپنی سیج پر دو لاشیں ملیں گی ایک تمہاری نئی نویلی دلہن کی اور دوسری مجھ بد نصیب کی۔۔۔

اس کے قریب جاتے اس کے گریبان کو مضبوطی سے پکڑتے اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بے حد جنونیت سے کہا تھا۔۔ پھر اس کی گردن کی ابھری ہوئی ہڈی پر بے ساختہ گیلا لمس چھوڑتی وہ وہاں سے اسے صاف لفظوں میں وارن کرتی نکلی تھی۔۔۔

ارسم نے نفرت سے اس کے لمس کو خود سے کھرچ ڈالا تھا۔۔۔ اسے نجانے کیوں اب خود سے بھی گھن آئی تھی۔۔۔وہ اتنے سالوں سے ان کے ساتھ تھیں دکھ سکھ خوشی میں وہ ان دونوں کو چھوڑ نہیں سکتا تھا مگر ان دونوں کا جنون اب حد سے زیادہ بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے بال مٹھیوں میں جھکڑے تھے۔۔۔۔۔ جب ہی فون رنگ ہوا تھا۔۔۔۔

اسلام و علیکم پھوپھو کیسی ہیں آپ۔۔۔ اس نے کال رسیو کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ارسم مجھے ایحاب کی طرف سے بہت فکر ہو رہی پتہ نہیں کیوں دل بیٹھا جا رہا تھا وہ ٹھیک تو ہے ناں بات بھی کی تو لہجے میں ایک عجیب سا خالی پن تھا اس کے جو مجھے بہت زیادہ محسوس ہو رہا ہے----

سویرا راندھاوا نے بڑی بے چینی سے پوچھا تھا---

یس پھوپھو بلکل ٹھیک ہے اصل میں تھکن کی وجہ سے ہے ابھی سویا ہے---- نہیں تو میں بات کروا دیتا آپ کی--- اس نے تسلی بخش لہجے میں کہا تھا---

اچھا پھر ٹھیک ہے سونے دو تھکن اتر جائے گی تم بھی ریسٹ کرو اب---- اچھا سنو--- ارسم وہ تم لوگ واپس کب تک آؤ گے---

انہوں نے فون رکھتے رکھتے کچھ یاد آنے پر پوچھ لیا تھا----

یہی کوئی چار پانچ دن تک--- مگر کیوں خیریت پھوپھو اس نے پوچھا تھا----

وہ اصل میں ارسم ارحام کی مدر آئیں تھیں رخصتی چاہتیں ہیں اور کارڈ بھی بنوا کر لائیں تھیں رخصتی کی ڈیٹ ٹھیک پانچ دن بعد کی ہے یعنی اتوار کی تو اگر تم لوگ ہفتے تک آہ جاؤ تو----

میں سوچ رہی ہوں کے سادگی سے---

انہوں نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا تھا---

سادگی سے کیوں پھوپھو ارسم سلطان چوہدری اور ایحاب راندھاوا کی بہن کی شادی ہے سادگی سے کیوں میں صبح ہی واپس آتا ہوں مجھے لگتا ہے اب یہ کام ہر حال میں ہو جانا چاہیے--- اس نے بھی ٹھوس لہجے میں کہا تھا---

ارے پھوپھو کی جان یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے وہیں سے مینج کر لینا باقی شاپنگ وغیرہ ہے تو وہ میں اور فاحا دیکھ لیں گے--- میں مینجر سے کہہ کر انتظامات کروا لوں گی--- پھر جو رہ جائے گا تم دیکھ لینا مگر ابھی ایشو کو کچھ مت بتانا پتہ تو ہے وہ کیسے ری ایکٹ کرتی ہے----

انہوں نے تنبیہہ کرتے کہا تھا--

ڈونٹ وری پھوپھو اسے پتہ نہیں چلے گا--- اور میں مینجر سے خود بات کر لوں گا--- پھوپھو مجھے کچھ کہنا ہے آپ سے میں چاہتا ہوں کے ایشو کے ساتھ ساتھ میری شادی بھی آپ فائنل کر دیں---

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا--

کیا مطلب آر یو کڈنگ اتنی جلدی کایا پلٹ کیسے گئی آپ جناب تو کہتے تھے کے شادی ہی نہیں کرنی انہوں نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تھا--

اب کرنی ہے اوربہت ضروری ہے۔۔۔ پھوپھو میں مسز دراب کی پوتی حائسم ولید خان کی بہن ذوئیشہ ولید خان سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

اس نے صاف اور واضح الفاظ میں آنکھیں بند کرتے ذوئیشہ کا ڈرا سہما چہرہ کپکپاتا وجود آنکھوں کے سامنے لاتے کہا تھا۔۔۔۔

پھوپھو صدقے جائے میں صبح ہی جاتی ہوں مگر ارسم اتنی جلدی چار دن میں کوئی کیسے اپنی بیٹی ایسے ہی بیاہ دے گا وقت چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔

انہوں نے اس کے سامنے اپنی بات رکھتے کہا تھا۔۔۔

پھوپھو مجھے وہ چار دن بعد ہی اپنے نکاح میں چاہیے اور اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ائی ہیو مینی اوپشنز۔۔۔۔۔

نکاح میں تو وہ میرے ہی آئے گی۔۔۔

اگلی کوئی بھی بات سنے بغیر ان کی اس نے لائن ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

ذوئیشہ ولید خان۔۔۔ ذوئیشہ ارسم سلطان چوہدری میرے جنون کی میرے بچپن سے لے کر جوانی تک کی ہر دکھ بھری تحریر تمہارے آنسوؤں پر لکھی جائے گی۔۔۔ کے پھر تمہارا یہ معصوم چہرہ اتنا مکروہ ہو جائے گا کے تم دنیا کو اپنی شکل دکھانے کے بھی قابل نہیں رہو گی۔۔۔۔

جسٹ ویٹ اینڈ واچ ٹل کمنگ ان ٹو مائی لائف اینڈ ہوم ڈیتھ۔۔۔ جی جان سے قہقہہ لگا کر وہ ہنسا تھا اور ہنستا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیا طریقہ ہے اپنے لیے دوسرا روم بکڈ کرواؤ۔۔۔ وہ ہوٹل کے کمرے میں جاتے ہی چیخی تھی۔۔۔۔

جو اسپیشل روم ڈیکوریٹڈ تھا فور نیولی ویڈ کپل۔۔۔ بیڈ پر سفید مخملی چادر چھوٹی چھوٹی کمرے میں جابجا پڑیں ریڈ ہارٹ شیپ کینڈلز۔۔۔ شیمپین۔۔۔۔ گلاس اور سفید اور سرخ پھولوں کی پتیاں اور کمرے میں رچی بسی معنی خیزی سی جان لیوا خوشبو۔۔۔۔

واؤ سو رومینٹک۔۔۔۔ اس نے بیڈ پر اپنا کوٹ پھینکتے کہا تھا۔۔۔۔اور خود بھی گرا تھا بیڈ پر۔۔۔۔۔

دماغ سیٹ ہے ارحام طارق۔۔۔۔ جاؤ اور اپنے لیے دوسرا روم بک کرواؤ جا کر۔۔۔ وہ اب اس کے سامنے آہ کر دونوں ہاتھوں کو اپنی پسلیوں پر رکھے چلائی تھی۔۔۔۔

میں تو یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلنے والا تمہیں اگر کوئی اور روم چاہیے تو جاؤ نیچے جا کر بک کرواؤ اینڈ پلیز یہ بہانے بہانے سے مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کرو۔۔ میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا۔۔۔۔

اس نے نظروں کا رخ بدلتے بیزاریت سے کہا تھا---

فائن مرو تم یہی پر بدتمیز-- اس پر سو صلواتیں بھیجتی اپنا بیگ گھسیٹتی باہر نکلی تھی وہ---

پانچ منٹ بعد میرا اینگری کدو واپس آئے گا--- اس نے انگڑائی لیتے لبوں پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا----

اور ایسا ہی ہوا تھا وہ نیچے گئی تھی مگر رسیپشنسٹ نے اسے دوسرا کمرہ دینے سے صاف انکار کر دیا تھا اور یہی نہیں اسے یہ بھی بتایا گیا تھا کے اگر وہ یہ ہوٹل چھوڑ کر جاتی ہے اکیلی تو اسی وقت ارسم سلطان چوہدری کو کال کر کے انفارم کیا جائے گا----

وہ پیر پٹختی غصے کو قابو کرتی اندر آئی تھی---- ارحام کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ نے رقص کیا تھا--- جانتا تھا ارسم سلطان چوہدری اور کسی کو بھاگنے کے لیے چھوڑ دے ممکن ہی نہیں-----

کیا ہوا روم نہیں ملا یا پھر تمہاری شکل دیکھ کر ہی انھوں نے نو لفٹ کا بورڈ دکھا دیا----

جاندار قہقہ لگاتے وہ ہنسا تھا--- جبکہ بدلے میں اس نے غصے بھری گھوری سے نوازا تھا اسے------

پھر بیگ سے کپڑے نکالتی واشروم کی طرف بڑھی تھی---- مگر واش روم میں گھس کر وہاں کا ماحول دیکھ کر وہ مزید غصے سے بپھری تھی---

باتھ ٹب میں پھولوں کی پتیاں۔۔۔ وہاں لٹکی نائٹی دیکھ کر ہی اس نے لعنت بھیجی تھی اس پر خاموشی سے باتھ ٹب کلین کر کے بھرپور شاور لے کر گیلے بالوں کو تولیے سے خشک کرتی باہر نکلی تھی وہ۔۔۔۔ اور ساتھ میں وہاں لٹکی نائٹی کو بھی باہر لے کر آئی تھی۔۔۔ اور غصے سے ڈسٹ بین میں پھینکا تھا۔۔۔۔

آثار بتا رہے ہیں دلبر کے

آج بادلوں کی گر گراہٹ عروج پر ہے۔۔۔۔

ارحام نے اس کے نہائے نہائے وجود کو دیکھتے سرد آہ بھری تھی۔۔۔۔ اور پھر اس کے ساتھ چڑ ہوتا اپنے کپڑے لیے واش روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

ٹھرکی۔۔۔۔ لوفر عیاش۔۔۔۔ جتنے بھی نام اس کے منہ میں آ رہے تھے سب کے سب سنا ڈالے تھے اسے۔۔۔

پھر ڈریسر کے سامنے کھڑے ہوتے بال برش کیے تھے۔۔۔۔ بیبی پنک کلر کے کھلے کرتے اور وائٹ ٹراوزر میں وہ سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

بیگ میں سے ڈھونڈ کر اپنا وائٹ دوپٹہ نکال کر اوڑھا تھا۔۔۔اور صوفے پر جا کر لیٹ گئی تھی بیڈ پر اس کے پہلو میں سونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔ اور وہ اس کے کہنے پر

Urdu Novels Ghar

صوفے پر سوئے گا اس چیز کا تو وہ چاہ کے بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اسے ضد میں آہ کر وہ مزید اسے چڑائے گا۔۔۔

کیا مصیبت ہے ٹو سیٹر صوفے پر مشکل سے خود کو ایڈجسٹ کرتے وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔۔۔

اوپر سے روم میں کمفرٹر بھی ایک ہی تھا اور اب اس کے ٹھنڈ کی وجہ سے اور نہانے کی وجہ سے دانت بج رہے تھے۔۔۔۔

اپنے شیفون کے دوپٹے کو خود پر لپیٹتے کانپتے ہوئے اب وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

ارسم یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا اتنا پیار تمہیں دیا اور تم نے اپنی بہن کی ایک بھی نہیں سنی اور اپنے دوست کا ساتھ دیا وہ جو گناہ گار ہے اس کا ساتھ دیا۔۔۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں۔۔۔۔

سسکی لیتے وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

یہ کیسی آزمائش ہے اللہ پاک اپنے ہی شوہر سے چھپنا پڑ رہا ہے۔۔۔ کاش حام تم ذانی نا ہوتے دھوکے باز مطلبی فریبی دغا باز نا ہوتے۔۔۔ کاش تم دو سال پہلے والے میرے حام ہوتے۔۔۔۔ اور کاش تمہارا یہ مکروہ چہرہ میری آنکھوں کے سامنے نا آیا ہوتا۔۔۔۔

وہ سسکیوں سے روتے اب کانپ رہی تھی پتہ نہیں کیوں اتنی اداسی بھر لی تھی اس نے اپنے اندر کے دل بھی مردہ کر لیا تھا۔۔۔۔

آنکھیں بند کیے آج بھی وہ انکھوں کے سامنے وہ منظر لے آئی تھی جب وہ ارحام سے ملنے اس کے آفس گئی تھی اور آفس کے کمرے کے باہر ہی اس کے قدم ٹھٹھک کر رک گئے جب کوئی لڑکی بہت تیزی سے یہ کہہ کر آفس سے نکلی تھی----

میں اپنا بچہ ضائع کروا چکی ہوں--- خود پر لگی کالک کو دھونے کے لیے میں نے اپنی ممتا کا گلہ گھونٹ دیا ہے اور اب میں تب ہی پاس آؤں گی جب نکاح ہو گا----

وہ لفظ نہیں تھے اس کی محبت کا قتل تھا اس کے لفظ ڈگمگائے تھے--- جب ارحام اس کو آوازیں دیتا باہر نکلا تھا اور سامنے ایشال کو کھڑے پایا تھا--- ایشال نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا---- اور پھر روتے ہوئے الٹے قدموں واپس لوٹی تھی---

ایشو--- رومان--- وہ کبھی رومان کو آوازیں دیتا کبھی ایشال کو دونوں لڑکیاں روتی ہوئیں اپنی سمتوں کی طرف جا رہی تھیں اور وہ بغیر کسی جرم کے مجرم بن گیا تھا----

وہ سب یاد کر کے اس کی روح کا پور پور زخمی ہوا تھا----اور سسکیوں میں اضافہ---

وہ جو نہا کر ود آؤٹ شرٹ باہر آیا تھا اسے چڑانے کے لیے اس کے کانپتے اور سسکیاں لیتے وجود کو دیکھ کر پریشان ہوا تھا----

ایشو کیا ہوا ہے--- اس کے پاس پہنچ کر اس کے اوپر سے دوپٹہ اتار کر پرے پھینکا تھا--- جب ہی اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھا تھا----

ایشو اٹھو یہاں سے سردی ہے کمفرٹر میں لیٹو چل کر اس کے کانپتے سرد وجود کو ہلاتے اس نے کہا تھا۔۔۔

ڈونٹ ٹچ می ارحام طارق۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پیچھے دھکیلتی روتے ہوئے غرائی تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اٹھو اور کمفرٹر میں لیٹو حالت دیکھو اپنی ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔ اس نے اسکے بھیگے وجود اور بھیگے شفاف چہرے سے نظریں چراتے کہا تھا۔۔۔۔

تم مجھ پر کسی بھی بات کو منوانے کا کوئی حق نہیں رکھتے دور رہو مجھ سے میں جیو یا مرو نوٹ یور کنسرن۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے غصے میں چلائی تھی۔۔۔۔۔

جب ہی وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے باہوں میں بھرے اٹھا کر بیڈ تک لایا تھا اور بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔۔

اس کو ود آؤٹ شرٹ دیکھ کر ایشال کے اوسان خطا ہوئے تھے جب ہی پوری ہمت کر کے اٹھنے لگی تھی کے وہ اس پر جھکا تھا دائیں اور بائیں بازو کی کلائیاں ہاتھوں میں جکڑ کر بیڈ کے ساتھ لگائیں تھیں۔۔۔۔ اور چہرہ اسکے چہرے کے قریب ترین۔۔۔۔اتنا کے ایک انچ کا فیصلہ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

میرا تم پر کتنا حق ہے یہ آج میں تفصیل سے بتانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔ ذومعنی انداز میں کہتے اس نے ایک ہاتھ میں اس کی دونوں کلائیاں جکڑیں تھیں اور دوسرے ہاتھ سے۔۔۔۔
اس کے پیٹ کی سطح پر شرٹ کے اوپر فنگر سے اے لکھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی ناک کے ساتھ اپنی ناک جوڑے رکھی تھی۔۔۔۔
اس کی سرسراتی انگلی کا رقص پیٹ پر اسے کپکپا گیا تھا۔۔۔ ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی اور انکھوں میں پانی جمع۔۔۔۔
کیا ہوا تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہو ناں ۔۔۔۔ پھر میرے لمس پر یہ فیل کیسی ان آنکھوں میں محبت کی شناسائی کیسی ہے۔۔۔۔ایشال ارحام طارق۔۔۔۔
اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑے اس کی سانسوں کو کسی نشے کی طرح ان ہیل کرتے وہ مدھم سروں میں جان لیوا سرگوشیاں کرتا اس کے اوسان خطا کر رہا تھا۔۔۔۔
ا۔۔۔۔ر۔۔۔۔ح۔۔۔۔ارحا۔۔۔ارحام۔۔۔۔
اس نے کپکپاتے ہونٹوں سے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔۔ وہ بغیر شرٹ کے اس پر جھکا اپنے لمس سے اسے ہلکان کر رہا تھا۔۔۔ اتنا کے اس کی سانسوں کی چھون سے ہی اس کا دل زوروں سے بجنے لگا تھا۔۔۔

ششششششش۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا تمہارے جینے یا مرنے سے یہی کہا تھا تم نے رائٹ۔۔۔ اب وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے کرتے کے اگلے دو بٹنز کھول چکا تھا۔۔۔

آج جب ہماری روحیں ایک دوسرے میں رقص کریں گی تو تمہیں ضرور پتہ چل جائے گا کہ ارحام طارق کو تمہاری آنکھ سے نکلنے والے ایک ایک آنسو سے فرق پڑتا ہے۔۔۔ محسوس کرو میری خوشبو کو اپنے جسم کی ایک ایک رگ میں۔۔۔

اس کے بھیگے گلابی لبوں پر فوکس کرتے اس نے کہا تھا اور پھر اس کو بولنے کا موقع دیئے بغیر اس کے ڈرے سہمی کپکپاتے لبوں کو اپنی۔ جان لیوا جنونی شدت میں لیا تھا۔۔ وہ اپنی کلائی آزاد کرواتی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ اور وہ سیر۔۔۔۔

اس کو ایک انچ بھی ہلنے کا موقع نہیں دے رہا تھا۔۔۔ اب وہ بس اسے محسوس کر رہی تھی ساری فرار کی کوششیں ترک کر کے اس کا سانس مدہم ہونے لگا بہتے آنسوؤں سے وہ اب اپنی گردن ہلا رہی تھی۔۔۔

مگر وہ جو اتنا پیاسا تھا ہر گزرتے لمحے اپنی شدت میں اضافہ کر رہا تھا۔۔ وہ سانس بلکل کمزور پڑتے بے جان جسم لیے ڈھے گئی تھی۔۔۔ جب وہ اس کے لب سے رستہ خون کو خود میں چنتے اس کے لبوں کو آزادی دے کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا۔۔۔ وہ اب کھانستی ہوئی لمبے لمبے سانس کھینچ رہی تھی۔۔۔

ہیل کرو ایشو۔۔۔ وہ پھر سے اس کے ناک کے ساتھ ناک جوڑے گویا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے لال سرخ آنکھوں کے بہتے اشکوں سے کپکاتے ہوئے اسے دیکھا تھا اور پھر وہ سانسیں ان ہیل کیں تھیں جنہیں کبھی نا چلنے کی قسم کھائی تھی۔۔۔۔

میرا کدو۔۔۔ بس اتنے سے پی بس ہو گئی جذبوں کے طوفان سے نہیں ملو گی۔۔۔۔ اس کو اپنی سانسیں چلتا دیکھ وہ اس کی گیلی نم پلکوں پر لب رکھے کہہ رہا تھا۔۔۔۔ پھر اس کے گلابی رخساروں پر باری باری ہلکے ہلکے دانت گاڑے تھے کے اس کی سسکی نکلی تھی۔۔۔

اب وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے اس کی گردن پر وار کر رہا تھا۔۔۔۔ اس کا ہر بھیگا لمس شدت بھرا تھا۔۔ جان لیوا تھا وہ دانت گاڑ کر لب رکھتا تھا جان لیوا لمس ہلکان کر دینے والے۔۔۔۔

گردن کی حدود پار ہوتے دیکھ وہ اس سیاہ بادل کے نیچے سکڑی سمٹی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

ح۔۔۔۔ح۔۔۔حام پلیز۔۔۔۔ لیو می۔۔۔پ۔۔۔ل۔۔۔۔ی۔۔۔

اس کے بھیگے لبوں سے اپنا نام سنتے وہ ایک بار پھر سے پوری شدت سے ان نرم پنکھڑیوں کو اپنے لبوں کی جان لیوا گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔۔ اس بار شدت پہلی بار سے کہیں زیادہ تھی پتہ نہیں کونسا طوفان تھا جو ہر گزرتے پل کے ساتھ اس کمزور جان سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔۔

وہ تو ادھ موئی ہو گئی تھی اس کی پاگل گرفت میں منہ سے دبی دبی سسکیاں نکل رہی تھیں اس کے ہر بھیگے لمس کو محسوس کرتے--- اپنی سانسوں کو معدوم ہوتے دیکھ نڈھال ہوا تھا اس کا وجود جبھی اس کے آنسوؤں کی پھوار اپنے چہرے پر محسوس کرتے اس کی سسکیوں کے شور سے وہ جیسے کسی طلسم سے نکلا تھا----

پھر اس کے لب پر لگے کٹ کو اور گردن پر جگہ جگہ بنے سرخ نشانوں اور اپنی دیوانگی کو دیکھتے اس نے اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے اور کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے اوپر گرایا تھا---- وہ اس کے سینے پر گری تھی کسی ڈالی کی طرح اور وہ اس کے گرد بازوؤں کی مضبوط گرفت بناتے اس کو سینے میں بھینچے اس کے نم بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا--- اور وہ سسکیاں لیتی رو رہی تھی---

کیسی خلش تھی کیسی دیوار تھی دونوں کے درمیان جو نا گر رہی تھی اور نا ہی اناؤں کو مات دے رہی تھی---

ارحام کی انکھوں میں آنسو بھرے تھے---- مگر اب ایشال کے جسم سے کپکپاہٹ ختم ہوئی تھی اور اس کی گہری سانسوں کی گونج آہ رہی تھی-----

اس نے اس کے سوئے وجود کو اپنے سینے میں بھینچے کمفرٹر اوڑھا تھا اور پھر خود بھی پر سکون ہوتے آنکھیں بند کر دیں تھیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡

بونیا اب پہلے سے کافی بہتر ہو گئی تھی آج تو اپنے تھوڑے بہت پاؤں بھی چلا رہی تھی اور ذوئیشہ سے مستیاں بھی کر رہی تھی----

مت کرو بونی پیچ پھٹ جائے گا--- ذوئیشہ نے اسے ڈائری کے پیجز پر پاؤں مارتے دیکھا تو اسے ڈانٹا بونیا انکھیں نکالتی اس کی گود سے ڈائری پرے پھینکتی اس کی گود میں بیٹھ گئی تھی----

اسے کب گوارا تھے کے اس کی موجودگی میں ذوئیشہ کسی اور چیز کو امپورٹنس دے----

اوہ یو جیلس--- اس نے ہنستے ہوئے اس کے پیٹ پر گدگدی کرتے کہا تھا اور پھر کسی بچے کی طرح اس کے ماتھے پر کس کرتے اسے اپنے ساتھ چپکایا تھا-----

وہ اس کے گلے لگ کر آنکھیں بند کر گئی تھی ذوئیشہ نے ہاتھ بڑھا کر ڈائری اٹھائی تھی اور پن پکڑ کر اپنے الفاظ مکمل کر کے لکھنے لگی تھی----

کہتے ہیں ہر انسان کی زندگی میں کوئی نا کوئی ایسا انسان ضرور آتا ہے جو اس کی زندگی کے اندر سے سب ڈر نکال کر اسکی زندگی کو پرسکون بنا دیتا ہے----

میری زندگی میں شاید وہ انسان مومن ہیں--- پہلی ملاقات میں ہی انھوں نے کسی ہیرو کی طرح میری زندگی کے پہلے ڈر کو نکال کر باہر پھینک دیا اور دوسرے ڈر ارسم کو بھی----

میں خود کو اب بہت ہلکا پھلکا محسوس کرتی ہوں--- محسوس کرتی ہوں کے جیسے میں ایک خوفزدہ روح نہیں بلکہ ایک پر سکون مسکراہٹ سے بھری روح ہوں--- شاید اللہ نے مومن کو میرے لیے فرشتہ ہی بنا کر بیجھا ہے--- اور میرا دل کرتا ہے کے میں بدلے میں کبھی اس قابل ہوئی تو مومن کے لیے کچھ نا کچھ ضرور کرو گی اور----

ابھی وہ لفظ ڈائری پر اتار ہی رہی تھی جب ویڈیو کال واٹس ایپ پر بلنک ہوئی تھی----اس نے موبائل دیکھا مومن کا نام اسکی تصویر کے ساتھ جگمگا رہا تھا----

اس نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی تھی----

ہیلو ڈئیر کیسی ہو یقیناً مجھے یاد کر رہی ہو گی--- بالوں میں انگلیاں چلاتے شوخ چنچل لہجے میں پوچھا تھا--- جس پرذوئیشہ کا دل دھڑکا تھا--- اسے کیسے پتہ چلا کے وہ اس کے بارے میں ہی لکھ رہی تھی----

کیا ہوا تو مطلب میرا اندازہ درست نکلا آپ واقعی مجھے ہی یاد- کر رہی تھیں--- ایسا مجھے آپ کے چہرے پر لکھی تحریر پڑھ کر پتا چلا وہ مدھم سروں میں مسکراتا گویا ہوا-----

اور ذوئیشہ اس کی ہنسی میں گم ہوئی تھی----

کچھ بولیں گی نہیں--- اس کی طرف دیکھتے گھمبیر لہجے میں پوچھا تھا اس نے----

ہاں--و---وہ--- بونیا ٹھیک ہے--- اس نے بات بدلنی چاہی تھی----

بونیا کا تو میں نے پوچھا نہیں ویسے جیسے نونیا کو آپ نے سینے سے لگایا ہوا ہے آئی فیل جیلسڈ سو اب مجھے اس جیلس پن کو ختم کرنے کے لیے آپ سے اپنے دل کی بات کر لینی چاہیے۔۔

اس نے جوش اور خوشی کے ملے جلے تاثرات میں کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔کون سی بات۔۔۔ اس نے اٹکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

دیکھیں ذوئیشہ میں نہیں جانتا کب کیسے کیوں مگر ائی فیل ان لو ود یو بیڈلی۔۔۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے آپ کی آواز کو اپنے ارد گرد محسوس کرتا ہوں آپ کو محسوس کرتا ہوں۔۔۔ یہ دل عجیب دیوانا ہوا پھرتا ہے آپ کے ساتھ کے لیے۔۔۔۔

میں زیادہ لمبے چوڑے وعدے نہیں کروں گا مگر میں وعدہ کرتاہوں کے میں آپ کو ہمیشہ خوش رکھو گا۔۔۔ ہر ڈر سے بالا تر۔۔۔ آئی لو یو ذوئیشہ آئی کانٹ بریتھ ود آؤٹ یو۔۔۔۔اہنڑ۔۔۔۔

ذوئیشہ کی یہ ساری باتیں سن کر ہی حالت تر بتر ہو گئی تھی۔۔۔ سینے میں دھڑکتا دل زور زور سے بجنے لگا تھا۔۔۔ آج کل تو وہ ویسے ہی اسکے اعصابوں پر سوار ہوا تھا اور اس پر اس کا اظہار محبت۔۔۔۔

ٹھک ٹھک کرتے دل پر کانپتے ہاتھوں سے موبائل رکھے وہ پوری کانپ رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے کسی اور کا ہاتھ بھی یہ ساری باتیں سن کر بری طرح کانپا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

حائسم کو آواز بہت جانی پہچانی لگی تھی پھر خانوں کی بیٹی کو کسی کا ایسے کہنا یعنی اظہار محبت--- وہ جتنا مرضی بولڈ ہو جاتا مگر ذوئیشہ کو کبھی بھی اس نے جینز ٹی شرٹ میں باہر نہیں جانے دیا--- ہمیشہ وہ بڑی سی شال میں خود کو کور کر کے نکلتی تھی--- اور یہی ان کی روایات تھیں----

بے شک اس نے کوئی پابندی نہیں لگائی تھی اس پر ہر طرح کی سہولت دی تھی اسے مگر اس نے یہ کبھی نہیں چاہا تھا یا سوچا تھا کے اس کی ڈرپوک بہن کبھی ایسا کرے اس کے ساتھ----

اس کے ہاتھ کیا اس کا اعتماد ہی کانپ گیا تھا--- الٹے قدموں چلتا وہ اپنے روم میں آیا تھا----

نجانے کیوں مگر اسے کچھ غلط ہو جانے کا یا ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

کیا اس کی بہن غلط ہاتھوں میں جا رہی ہے یا پھر وہ واقعی بھروسے مند انسان ہے۔۔۔ اور اگر وہ ذوئیشہ کی خوشی ہوا تو۔۔۔

جانے کتنے سوالوں کے تانے بانے وہ بن رہا تھا۔۔۔ کن پٹی مسلتے اس کا دماغ عجیب ہی سوچوں کے گھوڑے دوڑانے لگا تھا۔۔۔

کچھ دنوں سے وہ یہ بھی تو نوٹ کر رہا تھا کے اس کا اعتماد بحال ہو چکا ہے اور وہ اب کم کم خوفزدہ رہنے لگی ہے تو کیا وہ اس لڑکے کی وجہ سے ہے۔۔۔

اس نے پاکٹ میں سے سگریٹ نکال کر سلگائی تھی اور پینے لگا تھا۔۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے آدھی سگریٹ ایش ٹرے میں مسلی تھی اور ذوئیشہ کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

کم ان۔۔۔ دروازہ ناک ہونے پر اندر سے آواز آئی تھی۔۔وہ چلے گیا تھا اندر۔۔۔

حائسی آئیں پتہ ہے میں ابھی آپ کے پاس ہی آنے والی تھی--- اس نے خوشی خوشی کہا تھا----

آچھا وہ کیوں--- اس نے اس کے چہرے پر خوشی دیکھتے تیکھے انداز میں پوچھا تھا----

وہ مجھے کچھ مانگنا تھا آپ سے--- اس نے بیڈ سے اترتے اس کا بازو پکڑتے اسے بیڈ پر بٹھاتے بڑے لاڈ سے کہا تھا----

اچھا ایسا کیا ہے جو مجھ سے مانگنا ہے سب کچھ تو ہے تمہارے پاس--- وہ کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا----

وہ جو میرے لیے بہت خاص ہے شاید میری سچی خوشی--- اس نے اتراتے ہوئے کہا تھا---

اچھا اور وہ سچی خوشی وہی ہے جو اب تک نہیں ملی کیا تمہیں--- اس نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے کہا تھا----

ہمم ایسا نہیں ہے آپ نے تو مجھے سب کچھ دیا ہے مگر اگر پاپا ہوتے تو میں ان سے مانگتی--- اور مجھے امید ہے کے وہ ضرور میری بات پوری کرتے---- مگر اب مجھے یہ بھی امید ہے کے آپ بھی میری بات رد نہیں کریں گے وہ حائسی مجھے-----

اچھا ذوشی مجھے زرا ایک منٹ فون دینا اپنا میں نے کال کرنی ہے جواد کو میری بیک میں پین ہو رہا ہے تو میرے پاس کریڈٹ نہیں ہے اف یو--اس نے اس کی بات کاٹتے کہا تھا--- وہ جانتا تھا وہ آگے کیا کہنے والی ہے مگر اس وقت وہ اس کو نا تو نا کرنے کی پوزیشن میں تھا اور نا ہی ہاں کرنے کی پوزیشن میں---- کچھ بھی جانے بغیر وہ اسکے چہرے کی خوشی چھین نہیں سکتا تھا----

مگر حائسی آپ لینڈ لائن سے بھی تو---

Urdu Novels Ghar

ہاں یار بٹ تمہارے پاس نمبر سیو ہو گا نا اس کا اس لیے خیر میں دادو کا سیل لے لیتا ہوں اگر تمہاری کوئی پرائیویسی ہے تو---

اس نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا---

نہیں نہیں حائسی میری کیا پرائیویسی ہو گی یہ لیں آپ--- اس نے موبائل دیا تھا----

اچھا ویٹ میں بات کر کے واپس کرتا ہوں--- وہ اس کا موبائل لے کر کمرے کے ٹیرس پر آیا تھا--- جلدی سے اپ کمنگ ویڈیوز کال دیکھی تھیں واٹس ایپ نمبر یاد کرتے اس نے جواد کا نمبر ڈائل کیا تھا اس سے کچھ بات کر کے وہ واپس کمرے میں آیا تھا----

تھینکیو یو ذوشی اینڈ میں میڈیسن منگوا لوں تمہارے ٹاپک پر تفصیل سے بات کرتے ہیں کل گڈ نائٹ اس کے ماتھے پر لب رکھتے اسے پیار کرتے وہ باہر نکلا تھا---

Urdu Novels Ghar

کمرے میں آہ کر اس نے اپنے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ اور پھر مومن کا نمبر دہرا کر اس شخص کو یہ کہا تھا کے کل تک اسے اس کے متعلق ساری ڈیٹیلز چاہیے۔۔۔۔

یااللہ بس جو بھی ہو اس کے حق میں بہتر ہو اس نے دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیوں رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔۔ ذیشم نے حمنہ کے سامنے بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا جیسے تمہیں تو پتہ نہیں میرا دل کر رہا ہے خود کو آگ لگا دوں وہ وہ اس کے ساتھ پوری رات اکیلی ایک کمرے میں کیسے برداشت کرو نہیں نہیں۔۔۔۔

اگر اگر ان دونوں کے درمیان کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔ مجھے کیوں نہیں پتہ چلا۔۔۔ان کے لندن جانے کا۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے اپنے ناخن کتر رہی تھی منہ سے غصے میں----

تو یہ تو ہونا ہی تھا--- وہ بیوی ہے اس کی جب نکاح ہو رہا تھا تب ہی کوئی میجر سٹیپ لے لیتی تو آج یوں خوار نا ہو رہی ہوتی----

ذیشم نے چلاتے ہوئے کہا تھا----

میں تب بھی اس کو مار دیتی مگر تب بھی اس ارسم کتے نے اسکی جان بچا----

زبان سنبھال کر بات کرو حمنہ--- ارسم کے لیے اس کے منہ سے کتے کا لفظ سن کر وہ چلا اٹھی تھی----

ہاں اب لگی نا تمہیں بھی وہ جو ہے میں اسے ویسے ہی بلاؤں گی اور اگر اس نے میرے راستے میں آنے کی کوشش کی تو میں اسے جان سے مار دوں گی ائی سوئیر-----

Urdu Novels Ghar

وہ کسی جلاد کی طرح آنکھیں پھاڑے پھنکار رہی تھی----

ہوش میں تو ہو تم پتہ ہے کیا کہہ رہی ہو وہ میری محبت ہے تمہاری بہن کی محبت--- وہ اس کا کاندھا ہلاتے اسے ہوش میں لاتے بولی تھی----

تو ارحام بھی تو تمہاری بہن کی محبت ہے کیا کیا تم نے میری محبت کے لیے کیا تم اسکے سامنے جاکر کھڑی ہوئی کیا تم نے کہا کے ارسم میری بہن کے راستے سے ہٹ جاؤ اپنے مطلب کے لیے تم مجھے ہوش میں رکھ رہی ہو--- یاد رکھو حمنہ اگر ارحام میرا نا ہوا تو ارسم کو بھی میں کبھی تمہارا ہونے نہیں دو گی----

آگ لگا دوں گی پوری دنیا کو-----

وہ بری طرح اپنے منہ پر آیا پسینہ پونچھتی اپنے بال نوچتی کہہ رہی تھی----

لیو ان یور لمٹس حمنہ مت بھولو میں تمہاری بڑی بہن ہوں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نے اس سے بات نہیں کی ہو گی۔۔۔ یا پھر یہ لگتا ہے کہ میں تمہارے درد کو درد نہیں سمجھتی یا مجھے تمہاری پرواہ نہیں۔۔۔

پرواہ ہے مجھے تمہاری ماما کے بعد تم اور پاپا ہی تو میرے اپنے ہو میں نے تم میں بہن کو اور ماں کو پایا ہے۔۔۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمہارے تڑپنے سے مگر حمنہ کیا ہو سکتا ہے ابھی کیا ہم ابھی لندن جا سکتے ہیں۔۔۔

ہر چیز کو دیکھ کر ہی کچھ سٹیپ لینے ہوں گے۔۔۔ میں گئی تھی اس کے پاس وہ کہتا ہے اس کو ہنڈرڈ پرسنٹ یقین ہے کے اس سب کے پیچھے تم ہو اور وجہ تمہاری جیلسی ہے۔۔۔

اس نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے ہینڈل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

واؤ واؤ۔۔۔اس نے کہا تم نے سن لیا بریو۔۔۔اس نے روتے ہوئے تالی بجائی تھی۔۔۔

ذیشم نے اپنی بہن کے خالف اتنی بکواس اپنی محبت دی ارسم سلطان چوہدری سے سن لی اور اب مجھے بھاشن دینے آئی ہے---- ارے گلہ کیوں نہیں کاٹا تم نے اس کا----

وہ پھنکاری تھی----

تمہیں لگتا ہے وہ مجھ سے اپنا گلہ کٹوا لے گا فی الحال تو جیسا اس کا موڈ میں دیکھ کر ائی ہوں مجھے تو تمہارے گلے پر چھری پھرتی محسوس ہو رہی ہے--- پلیز کام ڈاون حمنہ جو بھی کرنا ہے بہت----

ارے میں نہیں ڈرتی کسی سے مارنا ہے نا تو ائے مارے مجھے مگر بدلے میں زندہ وہ بھی نہیں بچے گا--- ہر انسان اپنی محبت کے بارے میں جنونی ہوتا ہے اور خبطی بھی---- اب جب ایک ٹرائنگل بن گیا ہے تو ہم تینوں میں سے کوئی ایک مرے گا یا میں یا ارحام یا ایشال---

بات بہت بڑھ گئی ہے اب----

اس نے اس کو راستے سے پرے ہٹاتے دھکا دیتے کہا تھا--- اور تیزی سے باہر نکلی تھی----

حمنہ رکو پلیز مجھے بتاؤ تم کہاں جا رہی ہو--- وہ خود کو سنبھالتی اس کے پیچھے چلی تھی----

گن کا بندوبست کرنے--- یک لفظی جواب آیا تھا----

تم پاگل ہو یہ پاکستان نہیں ہے یہ سب کچھ کرنے کے لیے--- اس نے اس کا ہاتھ تھاما تھا----

میرا ساتھ نہیں دے سکتی تو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ میرے راستے میں نا آنا--- اس نے اس کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑواتے کہا تھا---

حمنہ ریلیکس کام ڈاؤن میں تمہیں بتاتی ہوں کے کیا کرنا ہے--- اس نے تیزی سے اس کے ساتھ چلتے کہا تھا کیونکہ وہ اس سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی----

ذیبنم شٹ اپ جسٹ شٹ اپ لیو می۔۔۔ وہ دھاڑی تھی کے آس پاس چلتے لوگ ان دونوں کو رک کر دیکھنے لگے تھی۔۔۔۔

کہاں سے لو گی تم گن اس ٹائم۔۔۔ اس نے آب خود کو ریلیکس کرتے اس کا ساتھ دینے کا سوچ لیا تھا۔۔۔۔

کر لوں گی ارینج ابدی کو کال کی ہے وہ کروائے گا ارینج اور صبح کا سورج آخری بار ایشال راندھاوا دیکھے گی۔۔۔۔ اپنی آنکھوں سے آنسو نوچتے وہ کہہ رہی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

آپ کو پتہ ہے اسحاب مجھے لگتا تھا میری محبت شاید یک طرفہ ہے پہلی نظر کی یک طرفہ محبت۔۔۔۔

مگر آپ کی آنکھوں میں لکھی محبت کی داستان مجھے دنیا کی سب سے خاص لڑکی بناتی ہے--- وہ اس کے اوپر پھولوں کی پتیاں پھینکتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی-----

اس لیے کے ایحاب نے پاک محبت کی ہے اپنی داستان کو ہمیشہ عطروں سے مہکا کر خالص اور جاذب رکھا ہے--- یہ عشق نہیں تجوید ہے منتہا ایحاب کی ایک وعدہ دل سے دل تک کا---

اس نے اس کے ریڈ لہنگے میں مقید نازک سراپے کو جذبوں کا طوفان لٹاتی آنکھوں سے دیکھتے کہا تھا----

ایحاب پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں مجھے آپ کی ضرورت ہے ایحاب--- وہ اچانک رونے لگی تھی جب کوئی پیچھے سے اہ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے اس سے دور لے گیا تھا----

منتہا منتہا چھوڑو اسے منتہا منتہا--- اس کی درد سے بھرپور آواز اور آنسوؤں سے بھرے چہرے کو کرب سے دیکھتے وہ چیخا تھا----

منتہا منتہا۔۔۔ اور پسینے میں۔ شرابور وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

پورا جسم اس کا کانپ رہا تھا۔۔۔ منہ لال انگارہ ہوا تھا اور حلق خشک کس قسم کی کیفیت تھی جو اندر اندر مار رہی تھی۔۔۔ نیند کی گولی لینے کے باوجود بھی وہ مشکل سے آدھا گھنٹہ بھی نہیں سو پایا ہو گا کے وہ پھر سے بری طرح اعصابوں پر سوار ہو گئی تھی۔۔۔۔

منتہا۔۔۔ اپنے بال مٹھیوں میں جھکڑے اٹھ کر بیٹھتے وہ شدت سے رونے لگا تھا۔۔۔۔

کیا کمی تھی اس کے پاس کوئی اس کو یوں بلکتا دیکھتا تو ضرور پوچھتا۔۔۔

کمی تو تھی اس کے پاس اس کی سانسوں کو کمی تھی۔۔۔ اپنے محبوب کی ہوا کی۔۔۔۔۔وہ ایسی ہوا کا طلبگار تھا جس کے آس پاس سے اس کے محبوب کی موجودگی محسوس ہو۔۔۔۔۔

یا اللہ پاک سب کچھ لے لیں میری جان بھی لے لیں ایک اخری بار ایک آخری ملاقات دان کر دیں وہ اور میں بس چھونے کی بھی حسرت نہیں جانتا ہوں وہ امانت ہی کسی کی مگر کیا کچھ پل ملاقات کے نہیں مل سکتے کچھ پل۔۔۔۔

ہاتھ جوڑے بچوں کی طرح بلکتے چھت کی طرف ڈبڈباتی نگاہیں کیے وہ رو رہا تھا۔۔۔ گویا وہ اس سونے کے حروف جیسی ہو جسے آسمان پر لکھا گیا ہو۔۔۔۔

جس کی سانسیں کئی طشتریوں میں رکھ کر پزل گیم کھیلا ہو اور پھر وہ طشتری کی جھلک اصحاب راندھاوا کو دکھا کر اس سے کھینچ لی ہو اور بدلے میں سسکتی زندگی اسے ودعیت کر دی ہو۔۔۔۔

ہر اک موڑ پر اک نئی مات کھائی۔۔۔

رہی دل کی دل میں زباں تک نا آئی۔۔۔۔

ملے ہیں کچھ ایسے کرم دوستوں سے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کے اب دشمن کی ضرورت نہیں ہے-----

عقل کو روگ مار دیتے ہیں-----

عشق کو سوگ مار دیتے ہیں-----

آدمی خود بخود نہیں مرتا-----

دوسرے لوگ مار دیتے ہیں----

ہمیشہ میرے سامنے سے گزرنا---

نگاہیں چرا کر مجھے دیکھ لینا----

میری جان تم مجھ کو اتنا بتا دو----

یہ کیا چیز ہے گر محبت نہیں ہے----

ہزاروں تمنائیں ہوتیں ہیں دل میں-----

ہماری تو بس اک تمنا یہی ہے-----

مجھے اک دفعہ اپنا کہہ کر پکارو-----

بس اس کے سوا کوئی حسرت نہیں ہے-----

اس کی حسرتوں میں سے صرف اب ایک ہی حسرت تھی منتہا روحیل----اور اس کی تمناؤں میں بھی صرف ایک ہی تمنا تھی منتہا روحیل----

Urdu Novels Ghar

زندگی حسین تھی تو اسکے ساتھ بس۔۔۔وہ صبر کے ان مراحل میں تھا جن میں موت زندگی اور زندگی موت لگتی ہے۔۔۔۔۔

اور یہی وہ صبر کی آخری حد ہوتی ہے جب رب بندے سے وعدہ کرتا ہے کے اس کے سب سے لاڈلے اور پیارے بندے کے آنسو رائیگاں نہیں جائیں گے اس کے آغاز سے بہتر اس کا انجام ہو گا۔۔۔۔

بے شک اس کے ان گننت ناموں میں سے ایک نام الجبار ہے یعنی ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اس کے سینے پر سر رکھے مزے سے سو رہی تھی۔۔۔ مگر پھر ایک دم سے نیند میں ہی اس نے سوئی جاگی کیفیت میں ارحام کے گرد اپنا گھیرا تنگ کیا تھا۔۔۔

کیا بات ہے کدو جان سے مارنے کا ارادہ ہے کیا مجھے۔۔۔۔ اس نے اس کو خود میں گھستے دیکھ اس کے کان کی لو کو ہونٹوں میں دبا کر کاٹتے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

وہ تو کب سے جاگ گیا تھا بس اس کے جاگنے کے انتظار میں تھا جو اس کے گرد باہوں کا گھیرا بنائے اس کے سینے پر قبضہ جمائے سو رہی تھی۔۔۔۔

سسسس۔۔۔ اس کے کاٹنے پر اس نے نیند سے ڈوبی انکھیں آدھ کھلی کھولتے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

پتہ ہے کب سے بہکائے جا رہی ہو یوں ساتھ چپک کر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔ اس کی آنکھوں پر اپنے نرم گرم لب رکھتے اس کی کمر میں بازو حائل کرتے اس کو خود میں چھپاتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔

جب ہی وہ اپنی حسیات بیدار ہوتے جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ اپنی شرٹ کے آگے کے کھلے دونوں بٹنز کو کانپتے ہاتھوں سے بند کیا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر اس کے شرٹ لیس وجود کو دیکھا تھا۔۔۔ دل ہی دل میں خود کو گالیاں دیتی اپنی ڈبڈباتی آنکھوں سے اس کے وجود کو اگنور کرتی نظریں چراتی اترنے لگی تھی کے اس نے پھر سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے۔۔۔۔اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔ کے وہ بیڈ پر گری تھی اور وہ پھر سے اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔۔

کیوں تکلیف دے رہی ہو خود کو بھی مجھے بھی۔۔۔ ترس نہیں آتا تمہیں مجھ پر دو سال ایشو۔۔۔ دو سالوں سے جدائی کے اذیت ناک لمحات بھگت رہا ہوں۔۔۔ دو سالوں سے تم پر حق رکھتے ہوئے بھی ادھورا ہوں۔۔۔۔ کیوں میرے جائز لمحے مجھ سے چھین رہے ہو۔۔۔ کیوں میری دنیا الٹ رہی ہو۔۔۔۔

اس کی انکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ کرب سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

میں نے باندھا نہیں ہے ارحام آپ کو خود کے ساتھ آپ چاہیں تو مجھے طلا۔۔۔۔

اس کے باقی کے لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے جب وہ پوری شدت کے ساتھ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔اور قطرہ قطرہ اسے پینے لگا تھا۔۔۔ بری طرح اس پر اپنی شدت اتارنے لگا تھا اور جزبات کا طوفان تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔اور وہ ہلکان ہوتی اس کے سینے پر مکے برسا رہی تھی۔۔۔۔ اور پھر ہاتھ بے جان کر کے گرا لیے تھے۔۔۔ اس کی دبی دبی نکلتی سسکیوں پر ہوش میں واپس ایا تھا وہ اور نچلے لب کو بری طرح کاٹ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔

تمہیں پہلے چکھ لوں پھر طلاق کے بارے میں بھی سوچیں گے۔۔۔ اس کی گردن پر بنے تلوں کو دانت سے کاٹتے وہ اب اپنی مونچھوں سے اس کی گردن کو سہلا رہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ لمبے لمبے سانس لیتے اس نے اس کی آنکھوں میں پل بھر میں دیکھتے آنکھیں شدت سے بند کیں تھیں۔۔۔۔

جب ہی وہ اسکی گردن پر جھکتا رات والے نشانوں کو اور گہرا کرتا چلا گیا تھا۔۔۔ نیچے وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتی ہلکان ہو رہی تھی اور بری طرح سسک رہی تھی۔۔۔۔

ائندہ میرے سامنے میری زندگی کو موت دینے کی بات کی تو خود اپنے ہاتھوں سے جان لوں گا تمہاری۔۔۔ کڑے تیوروں سے غراتے اس کی گال پر کاٹتے بھیگا لمس چھوڑتے پرے ہوا تھا وہ۔۔۔۔

جاؤ اور حالت درست کرو اپنی ناشتے کے لیے نکلیں گے تھوڑی دیر میں۔۔۔۔ تم سے اب تفصیلی ملاقات گھر جا کر ہو گی۔۔۔ تب تک یہ زخم بھی بھر جائیں گے کیونکہ اگلے ملنے والے زخم تمہاری نازک جان بہت مشکل سے برداشت کر پائے گی۔۔۔۔اس کے کانپتے گلابی وجود کو دیکھتے۔۔۔۔

ذومعنی انداز میں کہتے اس نے انٹر کام اٹھایا تھا اور وہ اپنی شرٹ ٹھیک کرتی زمین پر سے اپنا دوپٹہ اٹھاتی روتی ہوئی باتھ روم میں گم ہوئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تو کیا اب ہم اس کے ساتھ کام کریں گے۔۔۔۔ ڈونا نے گاڑی میں بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

مجبوری ہے میں اب ان کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اس نے تلسی کا ریپر منہ سے کھولتے پوری تلسی منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

بندہ سلھا ہی مار لیتا ہے۔۔۔ ڈونا نے پوری تلسی اس کے منہ میں جاتے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم کھاؤ گے یہ لو۔۔ اس نے منہ میں سے تلسی ہاتھ پر پھینکتے اس کے آگے کرتے کہا تھا ۔۔۔۔

اے یو ا خخخخخ گندی دفعہ ہو جاؤ پھینکو اسے۔۔۔۔

اس نے اس کا ہاتھ پیچھے کرتے منہ کے گندے گندے زاویے بناتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں تے نا سہی بھلائی دا تو زمانہ ہی نہیں۔۔۔ اپنی ٹوٹی پوٹی پنجابی بولتے اس نے وہ تلسی دوبارہ اپنے منہ میں ڈالی تھی۔۔۔۔

فاحا تم کتنی گندی ہو۔۔۔۔ ڈونا نے اپنے گلے پر ہاتھ رکھے اپنی الٹی روکنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اور تم تو جیسے ہوا کو بھی دھو کر سانس لیتے ہو ناں۔۔ میں نے کونسا تمہارے منہ سے لے کر کھائی ہے۔۔۔ وہ تیزی سے تلسی چباتی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کبھی اس لیٹر بوکس کو بند بھی رکھ لیا کرو جب دیکھو چل رہا ہوتا ہے۔۔۔ اس نے اس کے منہ کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میرا منہ میری مرضی اپنی پرابلم ایک تو وہ سست کچھوا اوپر سے تم جنگی جہاز دونوں نے میری زندگی عذاب کی ہوئی ہے اس نے ایک گھر کے قریب گاڑی روکتے کہا تھا۔۔۔۔

تمیز سے اچھا۔۔۔ میں یہاں انسلٹ کروانے نہیں آیا میرا اپنا نام اور مقام ہے اور مجھے یہ بتاؤ نا زرا تم نے یہ مجبوری والی جاسوسی کب سے شروع کر دی۔۔۔۔

وہ بھی اس کے ساتھ ہی گاڑی سے نیچے اترتا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

ایک تو یار تم پرسنل بہت جلدی ہو جاتے ہو میں یہ کہہ رہی تھی کے میرے پاس جب ڈونا جیسا بیسٹ پارٹنر موجود ہے تو مجھے اس سست کچھوے کے ساتھ کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ مگر نہیں مجھے لگتا ہے اس نے ابھی اور ذلیل ہونا ہے مجھ سے۔۔ اب اس نے اپنی جینز کی پاکٹ سے فریش اپ نکال کر منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔

اوہ بی بی بس کر دے لاسٹ ٹائم۔جو ڈنڈا رسی والا سین ہوا ہے ناں اس سے مجھے بڑی نصیحت مل گئی ہے کیسا خوار ہوا تھا اس دن اور پھر جو ہوا وہ۔۔۔۔ توبہ یہ تو اللہ کا خاص کرم تھا کے بچ گئے۔۔۔۔

ڈونا نے کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ایک تو ڈونا تم ڈرتے بہت ہو دل کر رہا ہے یہی چیونگم نکال کر تمہارے منہ پر چپکا دوں مگر خیر کوئی نہیں اب چلو۔۔۔ وہ اسے گھسیٹتی اب گھر کی بیل بجا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں ویسے بھی کسی خاص چیز کی امید نہیں ہے مجھے تم سے ان کے گھر کیوں جا رہے ہے ہم۔۔۔ اس نے گھر کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ سبغا کا گھر ہے اور وہ رات سے غائب ہے۔۔۔ میں نے پتہ کروایا ہے اور پتہ نہیں مجھے کیوں ایسے لگ رہا ہے کے اس کے ساتھ بھی۔۔۔۔

فاحا نے کچھ سوچتے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔۔

اللہ نا کرے ڈونا نے ایک دم کہا تھا۔۔۔۔

جی کون دروازہ کھلا تھا اور ایک عورت سامنے آہ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ہوں مجھے سبغا کے متعلق کچھ انفارمیشن چاہیے--- اس نے اس سوجھی آنکھوں والی عورت کو دیکھتے کہا تھا--

کیا ہوا مل گئی میری سبغا میری بچی مل گئی کیا--- وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھتی کہہ رہی تھیں---

نہیں انٹی مگر وہ جلد مل جائے گی آئی پرامس کچھ نہیں ہو گا اسے بس آپ تھوڑا سا تعاون کریں---

اس نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا اور تسلی دی تھی---- جبھی وہ عورت سائیڈ پر ہوتے انہیں اندر لے گئی تھی----

انٹی کیا آپ نے اچانک سے کوئی تبدیلی محسوس کی تھی سبغا میں جو آپ کو بہت عجیب لگی ہو-----

فاحا نے بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

پہلے وہ سب سے مل جل کر رہتی تھی مگر پھر اس نے الگ تھلگ رہنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اور پھر کچھ دنوں سے تو وہ اپنے کمرے میں بند رہنے لگی تھی۔۔۔۔ موبائل کا حد سے زیادہ استعمال کرنا اور پھر یہ کے اس نے اپنا وارڈ ڈراب سارا بدل دیا اور اپنے کپڑوں میں اس نے سفید کلر کا استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

ڈونا کے اور فاحا کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

انٹی کیا آپ بتا سکتی ہیں اس کے علاوہ مزید کچھ۔۔۔۔ ڈونا نے پوچھا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہاں پرسوں اس نے اپنے ہاتھ پر ایک ٹیٹو بنوایا تھا جس کے اوپر ایک مری ہوئی چڑیا تھی---- اور اس کے علاوہ وہ وسل پر ایک عجیب سی دھن گنگناتی تھی----

انہوں نے آنسو صاف کرتے کیا تھا---

انٹی کیا آپ وہ وسل کر سکتی ہیں پلیز یہ بہت ضروری ہے کچھ بھی اس جیسا تھوڑا سا--- فاحا نے التجائی انداز میں کہا تھا---

میں وہ وسل کر نہیں سکتی بیٹا مگر----

مگر کیا انٹی ڈونا نے پوچھا تھا----

میں جب پرسوں اپنی بہن سے بات کر رہی تھی تو میرے ساتھ بیٹھی وہ وسلنگ کرتی وہی دھن گنگنا رہی تھی---- میرے موبائل میں کال ریکارڈنگز ہوتیں ہیں تو اس میں اس کی وسل بھی

Urdu Novels Ghar

ریکارڑ ہوئی ہو گی۔۔۔ اگر تم لوگوں کو کچھ ہیلپ مل جائے اس سے تو رکو میں موبائل لے کر آتی ہوں۔۔۔

وہ کہتے ہی موبائل لینے چل پڑی تھیں۔۔۔۔

فاحا وہ مری ہوئی چڑیا والا ٹیٹو تو ہر ڈیتھ باڈی کے ہاتھ پر ہوتا ہے اور سفید لباس تو اس گڑیا کا ہوتا ہے جو اس ڈیتھ باڈی کے پاس سے ملتی ہے اور ویسلنگ والی بات بھی سیم ہے یعنی جتنی بھی اموات ہوئیں ہیں وہ سب لڑکیاں ایک خاص دھن وسل کرتی تھیں۔۔۔۔

اگر یہ دھن ہمیں مل جائے اٹ واز آہ بگ اچیومنٹ ڈونا نے جوش سے کہا تھا۔۔۔

ہمممم مگر ٹائم بہت کم ہے ڈونا ہمیں سبغا کو ہر حال میں بچانا ہو گا۔۔۔۔ فاحا نے پر سوچ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

یہ میرا موبائل بیٹا--- انٹی نے موبائل نکال کر دیا تھا--- جس کی ساری ریکارڈنگز فاحا نے اپنے موبائل میں کنورٹ کی تھیں---پھر سبغا کا نمبر لیتی وہ وہاں سے نکلی تھی----

ڈونا نمبر ٹریس کرو ٹیب پر--- اس کے گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا----

نو لوکیشن سگنل نہیں دے رہا--- ڈونا نے مایوسی سے کہا تھا----

تم چیک کرتے رہو---- کبھی تو سگنلز شو ہوں گے--- لاسٹ ٹائم کی لوکیشن چیک کرو----

فاحا نے موڑ کاٹتے کہا تھا---

بیدیاں روڈ کے بعد کوئی لوکیشن نہیں ملی---- اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا---

شٹ ڈیم ---- ریکارڈنگز بھجوا دو سٹوڈیو اور بولو یہ دھن پلے کر کے کلئیر ایک نوٹ بنا دیں--- اس نے اگلا حکم جاری کیا تھا-----

اس کا اندر کا سپائے بری طرح جاگا تھا۔۔۔۔

فیروز پور روڈ فاحا لوکیشن شو ہو گئی ہے۔۔۔۔ ڈونا تقریبا اچھلا تھا ٹیب پر گرین سگنل بلنک ہوتے۔۔۔۔

ڈونا لگتا ہے آج خدا بھی ہمارا ساتھ دے رہا ہے۔۔۔۔ اس نے خوشی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

الٹس ٹرن فاحا تیز چلاؤ ہم دس منٹ کے فاصلے پر ہیں اس نے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

سیون منٹس۔۔۔۔

فائیو منٹس۔۔۔۔

تھری منٹس----

ٹو منٹس---- فاحا ہم اس کے بے حد قریب ہیں----

اس نے جوش سے کہا تھا---

تم حاٸسم کو کچھ بھی نہیں بتاؤ گے---- ہم نے اسے پکڑ لیا تو یہ جیت ہماری ہو گی----

اس نے پرجوش ہوتے کہا تھا----

فاحا اس گلی میں ہم شاید اس سے دو میٹر کی دوری پر ہیں--- ڈونا نے کہاتھا----

یہ شاپ اس کے پاس سے---- فاحا نے اب سبغا کے موباٸل پر کال کی تھی----

اور موبائل ایک پاس کھڑی گاڑی کے اندر بج رہا تھا۔۔۔ اوہ مائی گاڈ ڈونا اس گاڑی کے اندر سے آواز آہ رہی ہے مطلب وہ اس شاپ میں۔۔۔ فاحا نے گاڑی کے شیشے پر جھکتے اندر بلنک ہوتے موبائل کو دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ شٹر گری دوکان کی طرف اس کی اور ڈونا کی پشت تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کہتی کسی نے بڑی ہوشیاری سے لوہے کی راڈ ڈونا کے سر پر ماری تھی اور فاحا کے منہ پر ہاتھ رکھے پیچھے کی طرف قدم لیے تھے۔۔۔ اور گھسیٹتا ہوا اسے اندر کی طرف لے گیا تھا۔۔۔ اور پھر سے دوکان کا شٹر گرا دیا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کون ہو ت۔۔۔۔تم۔۔۔ اس کے جسم سے عجیب سے خون آلود سمیل برداشت کرتے فاحا نے کہا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔موت۔۔۔۔ ت۔۔۔تمہاری موت۔۔۔۔ لڑکیوں جیسی آواز نکالتے وہ اسی کے سٹائل میں ڈرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

تمہیں کیا لگا کے تم مجھے اتنی آسانی سے ٹریپ کر لو گے---- اور جیت جاؤ گے---- ہاہاہاہاہا ------

سبغا کو ڈھونڈ رہی ہو---- وہ قہقہ لگاتے اس کو گھوماتا گویا ہوا تھا--- کے وہ پوری طرح سے گھومتی پیچھے کو جا گری تھی---

چچچچچ---- پولیس سے ہو سپائے ہو---- اور کیسے کانپ رہی ہو بی بریو---- وہ چہرے پر ماسک لگائے سبز آنکھوں سے اس کے آگے اپنا ہاتھ سجائے ٹخنوں کے بل بیٹھتا بولا تھا----

تمہیں کیا لگتا ہے تم بچ جاؤ گے مجھ سے کیا کر لو گے زیادہ سے زیادہ تم تو ہو ہی ایک سفاک انسان اور سفاک انسانوں سے نا میں ڈرتی ہوں اور نا ہی ظلم سہتی ہوں فاحا سلطان چوہدری نام ہے میرا----

فاحا نے کانپتے جسم کے ساتھ خود کا لہجہ مضبوط کرتے کہا تھا جبکہ اندر سے وہ بری طرح ڈری ہوئی تھی----

نائس نیم حسن بھی نزاکت بھی ہے--- آج برسوں بعد کوئی دل کو بائی ہے--- مومن نے پھر سے لڑکیوں کی آواز نکالتے کہا تھا--- اس کو فاحا کے چہرے پر خوف غصہ اور پھر معصومیت کے ملے جلے تاثرات پسند آئے تھے--- آج برسوں بعد اسے فاحا سلطان چوہدری نے ٹھٹکا دیا تھا--- اور وہ امپریس بھی ہوا تھا----

ایسا ہی کرتا تھا وہ جب پکڑے جانے کا خدشہ ہوتا یا پھر کوئی پیچھا کرنے لگتا تو وہ منٹوں میں خود کے روپ کو بیربل کے روپ میں ڈھال لیتا تھا----

بکواس بند کرو اور سرینڈر کر دو خود کو---- فاحا نے ڈرتے کہا تھا----

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ اب تم بتاؤ گی ایک سیریل کلر کو کے اسے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں۔۔۔ تم خوبصورت ہو مگر میرے کس کام کی اب چونکہ تم نے مجھ سے مل لیا ہے تو یقیناً تم زندہ بچ گئی تو بہت کچھ بکو گی۔۔۔۔

مگر میرا تمہیں مارنے کو بھی بلکل دل نہیں کررہا تو کیوں نا تمہاری زبان کاٹ کر تمہارے پاؤں بھی کاٹ دیئے جائیں اور تمہاری دماغ کی وہ مخصوص نس بھی کاٹ دی جائے جس سے تمہیں میموری لاس ڈساوڈر ہو جائے۔۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

وہ پھر سے جاندار قہقہہ لگاتے اس کے اردگرد چکر کاٹتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اور پھر اچانک اس نے شاپ میں پڑا ہتھوڑا اٹھایا تھا اور ہاتھ میں گھمایا تھا۔۔۔۔

جسے دیکھ کر فاحا کا رنگ اڑا تھا۔۔۔۔

ت۔۔۔ت۔۔تم۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔

ششششش--- چپ پہلے میں تمہارے پاؤں کاٹوں گا--- اس کی ٹانگ کو پکڑ کر کھینچتے اس نے ہوا میں کلہاڑا گھماتے اس کی ٹانگ پر وار کیا تھا کے اس کی دلخراش چیخ ہوا میں گونجی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

اس کی دلخراش چیخیں فضا میں گونجیں تھیں---- مگر وہ صرف اس کو اپنی چیخوں سے بھٹکا رہی تھی چونکہ وہ کراٹا بلیک بیلٹ تھی اس لیے اس نے اپنی ٹانگوں کو موڑ کر اوپر کی طرف اٹھا کر خود گھمایا تھا--- اس کے کلہاڑے کا وار خالی کیا تھا----اور پھر اس کے ماسک کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا----وہ پکی کھلاڑی تھی تو وہ بھی کم نہیں تھا-----
اس نے اس کی نازک بازو کو جھٹکے سے پکڑ کر کھینچا تھا--- اس سے پہلے کے وہ بازو مڑوڑتا اس نے اپنی ٹانگ سے اس کے پیٹ پر کک کیا تھا---
درد سے بلبلاتے مومن نے شوز میں رکھے تیز دھار چاقو سے اس کی بازو پر ہٹ کیا تھا کے اس کی شرٹ بازو سے لے کر شولڈر تک پھٹ گئی تھی اور خون رسنے لگا تھا---

پ۔۔۔۔پ۔۔پلیز چھوڑو مجھے وہ اسکی وہی گہرے کٹ والی بازو مڑوڑ کے اب اس کی گردن کی پشت پر لگا چکا تھا۔۔۔ اس قدر اسے درد ہوا تھا اپنا بہتا خون دیکھ کر اپنی بازو میں کھینچ پڑتی محسوس اتنی ہوئی تھی کے اسے لگا تھا اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔

لڑو نا تم کیا چیمپئین رہی ہو کسی چیز میں کچی کلی۔۔۔ اب وہ اپنا گندا ہاتھ اس کی گردن سے نیچے سرسراتے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔ فاحا کی جان حلق میں آئی تھی۔۔۔ اس نے اس کی گردن کی حدود پار کرتے وہاں سے شرٹ چاک کر کے چاقو سے کراس بنایا تھا۔۔۔ اس کے خون سے۔۔۔۔ وہ اس کی باہوں میں پھڑپھڑا رہی تھی۔۔۔۔ بری طرح سے۔۔۔۔

چ۔۔۔۔چھو۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔میری شرٹ مت پھاڑو۔۔۔۔ اس کو اپنے دوسرے کاندھے کی شرٹ کو بھی چھری سے کاٹتے دیکھ اس کی ٹانگیں کانپ اٹھیں تھیں۔۔۔ حلق خشک ہوا تھا وہ کیا کرنے جا رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔ اور مومن کو اب لطف آہ رہا تھا اس کے جسم پر لگے لباس کا چاک کرنے سے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ مزید کوئی حرکت پولیس موبائل کے سائرن کی آواز کانوں میں گونجی تھی۔۔۔۔

وہ ایک دم چوکنا ہوا تھا۔۔۔۔ ایک جھٹکے سے فاحا کو چھوڑتے اس کی گال پر چھری کا کہرا کٹ دیتے وہ وہاں سے آندھی کی طرح دوسرے شٹر سے نکلا تھا۔۔۔وہ چیخیں مار رہی تھی۔۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے خود کو چھپاتی۔۔۔

ڈونا جب سر سے ابلتے خون سے نیچے گرا تھا تو موبائل نکال کر اس نے حائسم کو کال کی تھی مگر وہ صرف اتنا ہی بتا سکا تھا کے فاحا کو کوئی لے گیا ہے اور اس سے آگے وہ بتا ہی نہیں سکا تھا۔۔۔ حائسم نے اسی ٹائم موبائل نکلوا کر دونوں کے نمبر ٹریس کروائے تھے اسکی تو جان پر بن گئی تھی کے کیسے بھی کر کے وہ اپنی فاتک پہنچ جائے لوکیشن پر پہنچتے ہی اسے خون سے لت پت پڑا ڈونا ملا تھا۔۔۔۔جسے اس نے اسی وقت ریسکیو کرنے کا کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر بند شٹر کے پیچھے سے فاحا کی دلخراش چیخیں۔۔۔۔ وہ ایک جست میں شٹر کھول کر اندر گیا تھا۔۔۔ مگر آگے کا منظر دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔

اندر کوئی نہیں آئے گا۔۔۔ وہ دوسری سائیڈ سے نکلا ہے پکڑو اسے۔۔۔۔اس نے گرجدار آواز میں باقی آفیسرز کو اندر آنے سے منع کیا تھا۔۔۔۔

فا۔۔۔۔ مٹھیاں بھینچے وہ اس تک پہنچا تھا جس کی گال سے لہو ٹپک کر گردن میں جذب ہو رہا تھا جبکہ کاندھوں پر شرٹ تھی ہی نہیں بازوو پر سے بھی خون نکل رہا تھا اور اسی خون الود بازوؤں کو فولڈ کیے اس نے اپنی شرٹ کو گرنے سے بچانے کے لیے ہاتھوں میں جھکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

سفید دودھیا رنگت پر گاڑھا سفید خون کسی جھرنے کی طرح بہہ رہا تھا۔۔۔ اس کی حالت دیکھ کر ہی حائسم کو اندازہ ہو گیا تھا کے اس کے ساتھ بہت کچھ برا ہونے والا تھا۔۔۔۔ اس کی رگیں تنیں تھیں اس کی دگر گو حالت دیکھ کر۔۔۔

فا۔۔۔۔ ایک جست میں اس تک پہنچا تھا۔۔۔

ح۔۔۔ح۔۔۔حا۔۔۔حائسم ۔۔۔وہ۔۔۔وہ مجھے مار دے گا۔۔۔ پ۔۔۔پلیز۔۔۔ وہ کانپتے جسم کے ساتھ روتے ہوئے کہہ رہی تھی خود کو چھپاتے ہوئے اس وقت وہ جس حالت میں تھی ہوش میں تھی یہی کافی تھا۔۔۔۔

ششششش۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا فا۔۔۔ کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔ حائسم آہ گیا ہے ششششش چپ بلکل نہیں رونا۔۔۔ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے کہا تھا اور پھر اسے سینے میں بھینچا تھا بڑا بے اختیار لمحہ تھا اس کی محبت اس کے سامنے جس حالت میں تھی اس کا دل چاہ رہا تھا آگ لگا دے اس شخص کو جس نے اسے زخم دیئے ہیں۔۔۔۔

ح۔۔۔ح۔۔۔۔حائسم و۔۔۔وہ مجھے مار دے گا۔۔۔ چھپا لو مجھے پلیز۔۔۔۔ ہاتھوں کو مٹھیوں میں معافی کی طرح جوڑتے وہ خوف سے اس کے سینے میں گھستی کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

بس نا فا۔۔۔۔ مت روؤ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔ ایسی تو نہیں تھی میری فا۔۔۔۔ میری فا تو سٹرونگ ہے ناں۔۔۔ فائٹر گرل۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے سے بال پیچھے کرتے اس کی

پیشانی پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کرتے کہا تھا۔۔۔پھر اپنی شرٹ اتار کر اسے پہنائی تھی۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے مت کرو پلیز مجھے مت مارو میری شرٹ مت پھاڑو۔۔۔ وہ ایک بار پھر کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔۔۔ اور پھر ہوش سے نیگانہ ہوئی اس کی باہوں میں جھول گئ تھی۔۔۔۔

حائسم نے اس کی پھٹی شرٹ اپنی پہنائی گئی شرٹ کے نیچے سے کھینچ کر پرے پھینکی تھی۔۔۔ اور پھر اس کے نازک وجود کو باہوں میں اٹھائے باہر آیا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے گاڑی میں ڈالا تھا۔۔۔۔

ہوسپٹل چلو اس کا سر اپنی گود میں رکھے گاڑی میں بیٹھتے اس نے کہا تھا۔۔۔ جنکہ انکھوں میں اب نمی چمکنے لگی تھی۔۔۔

اسی لیے کہتا تھا میں تمہیں فا مت کرو یہ سب۔۔۔ پاگل میں کیوں تمہاری کامیابی سے جلوں گا۔۔۔ بس اسی لیے ڈرتا تھا میں۔۔۔ تمہیں کھونے سے اپنی عزت کی دھجیاں اڑنے سے۔۔۔ میرے دل سے پوچھو فا تمہیں ایسے دیکھ کر کتنا سلگ رہا ہوں میں۔۔۔

اس کے گال پر سے ٹشو سے خون صاف کرتے وہ اب اس کےچہرے کے ہر نقش کو ازبر یاد کر رہا تھا۔۔۔ تکلیفیں اس کے پور پور سے رس رہیں تھیں۔۔۔۔

اور وہ اگر ہوش میں ہوتی تو کبھی بھی نا ایسے اتنے سکون سے اس کی گود میں سر رکھے پڑی ہوتی بلکہ اسے گنجا کر دیتی چند سیکنڈز میں ہی----

میری پوتی ڈانڈا ہی میرا واحد سہارا ہے---- ہیلو پنک چھمک چھلو---- سست کچھوے----

وہ اس کے سارے لفظ یاد کرتا نم آنکھوں سے مسکرایا تھا----

وہ جس سے شروع شروع میں وہ خود چڑتا تھا وہ اس کے لیے اتنی اہم ہو جائے گی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا یہ لڑائی اک محبت میں بدل جائے گی کبھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

میڈم آپ کو پرنسپل سر بلا رہے ہیں---- منتہا کو پیون نے آہ کر کہا تھا----

جی---- وہ کہتے اٹھ کر پرنسپل آفس کی طرف بڑھی تھی----

آؤ منتہا بیٹا یہ مسز بشام ہیں تم ان سے بات کر لو اور ڈسکس کر لو میں زرا راؤنڈ لے کر آتا ہوں--- وہ منتہا کو بیٹھنے کا اشارہ دیتے کہتے چلے گئے تھے----

اسلام و علیکم---- منتہا نے بیٹھتے کہا تھا----

وعلیکم اسلام۔۔۔۔ لڑکی کیا تم اپنی بات سے مکرو گی تو نہیں یہ نا ہو کے دو دن بعد تم اپنے وعدے سے مکر کر بھاگ جاؤ۔۔۔۔ سامنے بیٹھی سٹائلش سی خاتون نے کڑے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں آپ چاہیں تو جس مرضی پیپر پر سائن کروا لیں میں صبر اور برداشت سے کام لوں گی بس مجھے میرے بھائی اور۔۔۔۔

تمہارے بھائی کی سٹڈی کی ساری ذمہ داری میری ہے اور تمہاری عزت کی بھی گارنٹی دیتی ہوں میں۔۔۔۔ اس کے علاوہ تمہیں روز کھانا اور ہر مہینے دس ہزار الگ سے ملا کریں گے۔۔۔ انیکسی میں روم جہاں تم رہ سکو گی۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ اگر کوئی تمہاری ڈیمانڈ ہے تو بتا دو۔۔۔۔

مسز بشام نے بغیر کسی تاثر کے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں کوئی ڈیمانڈ نہیں۔۔۔۔ منتہا نے بھی بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ویری گڈ۔۔۔۔ جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہو گا مگر بدلے میں مجھے کوئی مِس نہیں چاہیے۔۔۔۔

مطلب جو جیسا تم کو بتا رہی ہو ویسا ہی ہو میری نند کا تمہیں اپنی جان سے بھی بڑھ کر خیال رکھنا ہے۔۔۔ اور ایک بات کو میں بار بار دہرانے کی قائل نہیں ہوں۔۔۔۔

مسز بشام نے اپنی چیک بک نکالتے کہا تھا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔ منتہا نے اپنے سامنے بیٹھی عورت کو دیکھتے رشک کیا تھا کیا کچھ نہیں تھا اس کے پاس سب کچھ تو تھا۔۔۔ خوبصورتی پیسہ سکون آرام ساری اسائشیں۔۔۔ ہاں وہ دونوں عورتیں ہی تو تھیں۔۔۔ مگر دونوں کی قسمتیں ایک دوسرے سے بہت الگ۔۔۔ اس کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

بات ہو گئی آپ کی۔۔۔ اتنی دیر میں پرنسپل صاحب نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔

یہ چیک ہے احمد بھائی اس کے بھائی کے ایک سال کے سارے ڈیوز بورڈنگ کے ایکسپنسز اور یونیفارم اور بکس کے بھی۔۔۔ اگر کم ہیں تو آپ بتا دیں۔۔۔۔

مسز بشام نے چیک پرنسپل کو دیتے کہا تھا۔۔۔

نہیں یہ تو بہت زیادہ ہیں۔۔۔ بلکہ بچ جائیں گے اس میں سے۔۔۔ پرنسپل نے چیک پر لکھی اماونٹ دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے جو بچ جائیں گے آپ اس میں سے اس بچے کو چاکلیٹس اور اس کی پسند کی چیزیں دلا دینا اور ایک اور بات چونکہ انکے پیرنٹس نہیں ہیں تو اس بچے کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نا ہو۔۔۔۔

مسز بشام کو ساری بات پرنسپل پہلے ہی بتا چکے تھے فون پر اس لیے وہ انہیں اس کی کیئر کی خاص تلقین کر رہی تھی۔۔۔

منتہا نے ایک پل کو سامنے بیٹھی عورت کے چہرے کو دیکھا تھا--- جو چہرے سے سخت تاثرات والی کڑوی لگی رہی تھی مگر دل اتنا ہی نرم تھا یا شاید وہ شیری کے لیے کچھ ایکسٹرا کر رہی تھی اس لیے اسے فیل ہو رہا تھا-----

جی ٹھیک ہے بھابھی--- پرنسپل نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

سنو لڑکی دس منٹ ہیں تمہارے پاس پارکنگ ایریا میں میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں---- تم اپنے بھائی سے مل کر آہ جانا--- وہ آنکھوں پر گوگلز چڑھائے کہتی باہر نکل گئی تھی----

جاؤ بیٹیا اللہ تمہیں ہر مشکل میں کامیاب کرے--- پرنسپل نے منتہا کے سر پر ہاتھ رکھتے دعا دی تھی----

اور وہ بھی سر ہلاتی باہر آئی تھی سامنے چیئر پر شیری بیٹھا تھا---وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی---

شیری مجھے جاب مل گئی ہے مسز ہشام کے ساتھ میں ان کے گھر جا رہی ہوں تمہیں رات تک تمہارے استعمال کی سب چیزیں مل جائیں گی اپنا بہت سارا خیال رکھنا اور دل لگا کر پڑھنا---

اس نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا-----

اب ہم کب ملیں گے اپی--- شیری نے بھرائی آواز میں پوچھا تھا----

بہت جلد انشاللہ---- منتہا نے اس کو سینے میں بھینچتے کہا تھا-----

میں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کے میں ماما بابا کے بعد اس طرح آپ سے بھی الگ ہو جاؤں گا اور اکیلا--- وہ اب ہچکیوں سے رونے لگا تھا----

میرا بھائی بہت سٹرونگ ہے--- وہ کمزور نہیں پڑھ سکتا بعض دفعہ حالات سے لڑنا مشکل ہوتا ہے ناممکن نہیں ہم ایک دن انشاللہ اپنی ازمائش سے ضرور نکلیں گے تب تک میری ہمت بنے رہو اور اب رونا نہیں---- چلتی ہوں میں----

اپنے ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کرتے اس نے اسے تسلی دیتے کہا تھا--- پھر اس کے گلے لگے وہ اس کو سمجھا کر اس سے وداع ہوئی تھی اور گاڑی تک آئی تھی--- دروازہ کھول کر سکڑی سمٹی پیچھے ہی مسز بشام کے ساتھ بیٹھی تھی-----

گاڑی اسلام آباد کی خوبصورت سڑکوں سے ہوتی ہوئی اب ایک عالی شان گھر کے اندر آئی تھی--- جدید طرز کا سٹائلش سا بنا ہوا یہ گھر اپنی مثال آپ تھا----

مسز بشام کے اترتے ہی وہ بھی اپنا ہینڈ کیری لیے اتری تھی--- وہ ٹک ٹک کرتیں آگے چل رہی تھیں اور وہ پیچھے---- ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اسے یہ احساس ہوا تھا کے اس گھر کے کارپیٹ سے لے کر پردوں اور ڈیکوریشن پیسز سے لے کر ہر چیز لاکھوں کی مالیت کی ہے---- اللہ بھی کسی کو نوازنے پر آتا ہے تو بے حد نوازتا ہے اور کسی کو پرکھنے پر آتا ہے تو جو اسکے پاس ہوتا ہے وہ بھی چھین لیتا ہے-----

صغریٰ صغری۔۔۔ مسز ہشام نے بیگ صوفے پر رکھتے بیٹھتے ملازمہ کو آواز دی تھی۔۔۔۔۔

جی بی بی جی۔۔۔ ملازمہ بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو یہ پنکی کی نیو کئیر ٹیکر ہے اس کو اس کے روم میں پہنچا دو اورباقی ملازموں کی طرح اس کا کھانا وانا بھی دیکھ لینا۔۔۔۔

مسز ہشام نے موبائل پر ایک نمبر ڈائل کرتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر موبائل کان سے لگائے باتیں کرتیں سیڑھیاں چڑھنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔

کیا نام ہے تمہارا ۔۔۔۔۔۔ صغری نے اس چھوئی موئی سی لڑکی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ملتجا۔۔۔ اس نے یک لفظی جواب دیا تھا۔۔۔۔

لڑکی تمہیں اپنی جان عزیز نہیں کیوں اپنی زندگی تباہ کرنی ہے۔۔۔۔ صغری نے رازداری سے کہا تھا۔۔۔۔

زندگی اپنی ہے ہی کب اب تو بس فرض ہے ایک کاندھوں پر اس کے لیے ڈھونا ہے خود کو۔۔۔ کے اسکی زندگی سنور جائے اس نے گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ صغری نے نا سمجھی سے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ ملتجا نے اس کے رکتے ہی رک کر کہا تھا۔۔۔

یہ پنکی بیٹی کا روم ہے--- کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو انٹر کام پر اطلاع دے دینا---میں چلتی ہوں---

صغری کہتے اسے دروازے کے پاس چھوڑتی خوف سے مڑی تھی-----

منتہا نے اس کو پھرتی سے بھاگتے دیکھا تھا اور پھر دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے ہینڈل گھمایا تھا--- دروازہ کھل گیا تھا----

پورا روم پنک کلر کے رنگوں سے سجا ہوا تھا پردوں سے لے کر بیڈ شیٹ کی چادر تک مگر پورا کمرا پھیلا ہوا تھا-----

جبکہ بستر پر انیس سالہ لڑکی دو چوٹیاں بنائے اوندھے منہ پڑی تھی--- سلیپنگ سوٹ پہنے----

منتہا نے زمین پر بکھرے کشن اٹھانے شروع کیے تھے بغیر آواز کیے اسے لگا کے شاید وہ سورہی ہے--- ابھی وہ زمین پر بکھری چادر اٹھانے لگی تھی کے پورے کمرے میں ایک بھیانک ہنسی گونجی تھی--- جس پر منتہا نے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے اور خوف سے کانپنے لگی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ بہت پرانی بات ہے مگر پھر بھی مجھے یاد ہے اچھی طرح مسٹر ولید خان میرے پاس آئے تھے یہ پزل باکس بنوانے اور پزل باکس کا ڈیزائن بھی انہوں نے ہی مجھے بنانے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔پزل کمپنی کے اونر سیز ٹمبر نے اسے کہا تھا۔۔۔۔

کیاآپ کو معلوم ہے کے وہ یہ اسپیشل باکسز کس مقصد کے لیے بنوا رہے تھے۔۔۔۔ ارسم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ناٹ شور بٹ انہیں یہ شور تھا کے ایک دن یہ باکسز کھلیں گے ضرور۔۔۔۔ سیز ٹمبر نے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔ ارسم نے نا سمجھی سے کہا تھا۔۔۔۔

ان باکسز کے اندر جو لیکوئیڈ جیل ہے مسٹر ارسم وہ ہائیڈروجن مکس کرنے سے مولڈ ہو جائے گی اور پھر کچھ لفظ بنیں گے۔۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں۔۔۔۔ مگر آدھے لفظ اس باکس کے اندر

ہیں اور آدھے لفظ اس جیسے دوسرے باکس کے اندر جسے آپ کو ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔اور اگر وہ بھی آپ کے پاس ہے تو ویل ان گڈ۔۔۔۔

پھر آپ کو زیادہ مشکل نہیں ہو گی۔۔۔۔ میں بس یہاں تک جانتا ہوں۔۔۔

سیز ٹیمبر نے ہاتھوں کو ہلاتے شائستہ انگریزی میں ارسم کو پوری بات بتائی تھی۔۔۔۔

شکریہ سیز میرے لیے اتنی انفارمیشن کافی ہے ونس اگین تھینکیو۔۔۔کیا اسکو اوپن کرنے کا کوئی خاص طریقہ ہے۔۔۔۔ ارسم نے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ کلر ملانے سے اوپن نہیں ہو گا۔۔۔ بلکہ اس ٹیگ پر جب آپ فنگر پریس کریں گے تو اس میں سے ایک خاص دھن نکلے گی اس دھن کے نکلتے اس کے اختتام پر فوراً آپ کو جس کے لیے پزل باکس بنایا گیا ہے اس کا نام لینا ہو گا۔۔۔ تب یہ اٹو میٹک لاک سے سارے کارنر الگ کر دے گا اور اس کا جیل ایک بلاک میں جمع ہو جائے گا جسے آپ آسانی سے نکال سکیں گے۔۔۔۔

سیز ٹمبر نے پزل باکس کے نیچے کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر چونکہ اس پزل باکس کو جن کے لیے یہ پزل باکس بنائے گئے ہیں ان کی آواز کے سگنلز پر سیٹ کیا گیا ہے اس لیے یہ تب تک نہیں کھلیں گے جب تک اس پزل باکس کا اونر خود اپنا نام نہیں لے گا۔۔۔۔

سیز ٹیمبر نے ایک اور بات اسے بتاتے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے اگین تھینکیو۔۔۔۔ ارسم نے خوش دلی سے کہا تھا۔۔۔ پھر ہاتھ ملاتا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔اور گاڑی میں آہ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

واقعی اگر وہ ساری زندگی بھی اس پزل کو باکس کو اپنے پاس رکھتا تب بھی وہ یہ سب کچھ نا جان پاتا جو اسے سیز ٹیمبر نے بتایا تھا۔۔۔ وہ تو ساری زندگی اسے ایک عام پزل باکس سمجھ کر

اس کے رنگ ملاتا رہا تھا۔۔۔مگر اصل حقیقت تو کچھ اور تھی جو پزلز باکس میں موجود جیل کو عام سمجھ رہا تھا وہ۔۔۔۔

وہ پزل باکس جیل ہائڈروجن کے ساتھ مکس ہو کر کچھ لفظ بنائے گی۔۔۔ اور نا جانے ان لفظوں میں کیا ہو گا۔۔۔ اور پھر وائس ریڈی ایشن سے اس بکس کا کھلنا وہ بھی میوزک دھن کے اخر میں نام لینے پر۔۔۔۔

سب کچھ بہت ہٹ کر تھا الگ اور نجانے اب کونسی پہیلی کھلنی تھی۔۔۔ وہ ایک ہاتھ سے گاڑی چلاتے دوسرے ہاتھ میں پزل باکس پکڑے سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

شی از فائن۔۔۔ بٹ زخم گہرے ہیں تو بھرنے میں وقت لگے گا۔۔۔ ڈاکٹر نے فاحا کے روم میں کھڑے کہا تھا۔۔۔ جو ابھی بھی غنودگی میں تھی اور ہاتھ پر نیڈل لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ڈونا کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی تھی اور اب اس کے سر کو بلیڈ کر کے وہاں سٹیچز لگے تھے فاحا کی طرح وہ بھی غنوودگی میں تھا۔۔۔۔

فا کو ہوش کب تک آئے گا۔۔۔۔ حائسم نے ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔۔۔۔

بس دس پندرہ منٹ تک آہ جائے گا۔۔۔۔ ابھی دوائیوں کے زیر اثر ہیں۔۔۔۔ ڈاکٹر کہتے اس کا شانہ تھپتھپاتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

اس نے گہری نظروں سے فاحا کو دیکھا تھا۔۔۔۔ رنگت زردی مائل ہو رہی تھی جب کے گال پر بینڈج لگی ہوئی تھی۔۔۔۔ اسی طرح بازو پر بھی بینڈج تھی۔۔۔۔۔ اور ہاتھوں پر بھی جگہ جگہ ہلکی ہلکی خراشیں تھیں۔۔۔۔ اسی دن سے وہ ڈرتا تھا۔۔۔ اگر واقعی اس کی عزت کے ساتھ کوئی کھیل جاتا تو۔۔۔۔

موقع واردت پر کھڑی گاڑی میں سبغا کا موبائل ملنا اس بات کی دلیل تھی کے وہ وہی سیریل کلر تھا۔۔۔ چاہ کر بھی وہ اسے پکڑ نہیں پایا تھا وہ سب آفیسرز کو چکما دے کر بھاگ نکلا تھا۔۔۔۔

اگر وہ بروقت نا پہنچتا تو کیا وہ سیریل کلر اس کی فا کو بھی ایسے ہی مار پھینکتا ٹکڑے کر کے۔۔۔۔ حائسم نے سوچتے ہی جھرجھری لی تھی اپنے خیالات کی نفی کرتے فاحا کا نیڈل لگا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا تھا۔۔۔۔

مجھے اب تمہاری حفاظت اپنی جان سے بھی بڑھ کر کرنی ہے فا۔۔۔میں تمہاری بیوقوفیاں افورڈ نہیں کر سکتا اب۔۔۔وہ شخص جان چکا ہے کے تم اس کے کیس میں انوالوڈ ہے اور اب وہ تمہیں چھوڑے گا نہیں اور ایسا میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔۔ یہ جتنی بھی تکلیفیں تمہیں مل چکی ہیں یہ بس لاسٹ ٹائم تھیں اب مزید نہیں میں آج ہی دادو کو ہمارے رشتے کے لیے تمہارے گھر بھیجو گا اور تمہیں ماننا ہو گا۔۔۔۔

تم میرے پاس رہو گی تو میں تمہاری زیادہ بہتر حفاظت کر سکوں گا۔۔۔ حائسم نے ٹھوس لہجے میں کہتے اس کی کلائی کی ابھری ہڈی پر انگوٹھا پھیرا تھا۔۔۔تب ہی اس کا موبائل زور شور سے بجنے لگا تھا۔۔۔۔

ہیلو ہاں بولو۔۔۔۔ ہمم۔۔۔۔ کیا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تم خود گئے تھے۔۔۔۔ صحیح ہے۔۔۔۔ چلو شکریہ۔۔۔۔

اس نے پتھریلے تاثرات سے موبائل جیب میں ڈالا تھا۔۔۔۔

اور وہاں سے تیزی سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی گھر کے راستے پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

جو انفارمیشن اسے ملی تھی وہ سن کر اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔

یعنی ذوئیشہ جس سے فون پر باتیں کرتی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ وہ مومن تھا جو اس کا کلاس فیلو تھا۔۔۔ اور جس کا اس کی کلاس فیلو فری سے چکر تھا اور جس کا بھائی نامرد تھا۔۔۔۔

پھر اچانک اس واقع کے بعد فری بیربل اور مومن نے یونیورسٹی چھوڑ دی تھی۔۔۔ تینوں لاپتہ ہو گئے تھے۔۔۔۔ اور اب جو خبر اسے معلوم ہوئی تھی وہ یہ کے مومن نے بھی اپنے بھائی کی محبت میں اپنی نا مردی گنوا دی تھی۔۔۔۔۔

تو کیا وہ اس سے اس دن کی انسلٹ کا بدلہ لینے کے لیے اس کی بہن کا استعمال کر رہا ہے۔۔۔۔ مگر ذوئیشہ سے اس کی ملاقات ہوئی کیسے۔۔۔ کب؟؟؟؟

کتنے سوال تھے جو اس کے دماغ میں چل رہے تھے۔۔۔۔۔ اس کا دماغ سن ہو رہا تھا۔۔۔وہ کبھی بھی اپنی پھول جیسی بہن کو اس دلدل میں نہیں دھکیلے گا۔۔۔ اس نے ارادہ کیا تھا۔۔۔مگر اس سے پہلے وہ ذوئیشہ کی اچھی خاصی خبر لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسی ادھیڑ بن میں وہ گھر کے انٹرس میں گاڑی کھڑی کرتا تیزی سے اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

حائسم ادھر آؤ یہاں دیکھو سویرا آئی ہے۔۔۔ مسز دراب نے حائسم کو اندر انٹر ہوتے دیکھ کہا تھا۔۔۔

ہیلو انٹی کیسی ہیں آپ۔۔۔ حائسم نے سلام کرتے ہوئے پوچھا تھا مسکرا کر۔۔۔

میں تو بلکل ٹھیک ہوں بلکہ آج تو اپنے گھر کے لیے خوشی مانگنے آئی ہوں۔۔ مگر مسز دراب نے کہا کے وہ تمہارے مشورے کے بغیر کوئی بھی فیصلہ نہیں لے سکتیں۔۔۔

انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دادو کا حق ہے ہم پر اور مجھے ان کا ہر فیصلہ منظور ہے مگر ایسا کیا ہے جو میرے مشورے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔۔۔ حائسم نے نا سمجھی سے اپنی دادی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اصل میں سویرا ارسم کے لیے ذوئیشہ کا رشتہ لے کر آئی ہے---- بھئ سچی پوچھو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کیونکہ سویرا کی تربیت میں کوئی کھوٹ نہیں اور پھر میں اس دن پرسنلی بھی ارسم سے ملی تھی---- مجھے تو منظور ہے ذوئیشہ کے لیے ارسم سے بیسٹ اوپشن کوئی نہیں ہو سکتا---- بس اب تمہاری ہاں کی ضرورت ہے اور پھر ذوئیشہ سے بھی پوچھ-----

ذوئیشہ کا وہی فیصلہ ہو گا دادو جو ہم سب کا ہے اسے کیا اعتراض ہو گا بھلا----- مگر ہاں مجھے کچھ کہنا ہے آپ دونوں سے----

حائسم نے ان کی بات کاٹتے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا-----

ہاں ہاں بیٹا بولو--- سویرا راندھاوا نے خوش دلی سے پوچھا تھا----

انٹی میری بات کو غلط مت لیجیے گا--- میں نہیں جانتا کب کیسے مگر آئی لائک فاحا---- ان فیکٹ میں تو آج دادوں سے بات بھی کرنے والا تھا رشتے کے لیے مگر اچھا ہی ہوا آپ سے بھی ملاقات ہو گئی--- یہ مت سمجھیے گا کے میں۔ نے شاید رشتے کے بدلے میں یہ بات کی ہے

مگر میرے نزدیک چاہنا غلط نہیں ہے---- کیا آپ مجھے فاحا دے سکتیں ہیں---- اس نے امید بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھتے کہا تھا----

مسز دراب نے حائسم کو گھورا تھا انہیں لگا کے شاید وہ فاحا سے بدلے کی آڑ میں یہ سب کہہ رہا ہے کیونکہ رات ہی تو حائسم نے انہیں منایا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کے وہ اسے چھوڑے گا نہیں اور ان کی نالج میں اضافہ بھی کیا تھا کے وہ سویرا راندھاوا کی بھتیجی ہے----

بیٹا میں تمہاری بات ارسم کے آگے رکھ سکتی ہوں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں میری مارشو کو کوئی چاہنے والا مل جائے گا تو اس سے بہتر بات کیا ہو سکتی ہے مگر آخری فیصلہ تو اس کے بھائی کا ہے مگر تم فکر نا کرو میں پازیٹو جواب ہی دوں گی انہوں نے خوش ہوتے بتایا تھا----

انٹی میں بہت پریشان ہوں فا کو لے کر ایکچولی اس نے آج---- حائسم نے ساری بات بتائی تھی ان کو----

کیا وہ ٹھیک تو ہے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی وہ گھبرا کر اٹھیں تھیں----

ریلیکس آنٹی وہ ٹھیک ہے مگر اب ہمیں اس کے بچپنے کو سیریس لینا ہو گا۔۔۔ کب تک اپنی بے وقوفیوں کے ہاتھوں وہ اپنے ساتھ ساتھ سب کی جان سولی پر لٹکائے گی۔۔۔ آئی ایم سوری آنٹی بٹ میں اب اسے لے کر کوئی رسک نہیں لے سکتا آپ کو نہیں پتہ مگر وہ اب دل پر کنندہ ہو گئی ہے کبھی نا اترنے کے لیے۔۔۔۔ اس نے کھلے لفظوں میں صاف اظہار کرتے کہا تھا۔۔۔۔ اس کے لہجے میں فاحا کے لیے پریشانی اور تکلیف دیکھ کر مسز دراب اور سویرا راندھاوا گہرا مسکرائیں تھیں۔۔۔۔

حائسم آئی ول پرامس یو تمہاری فا تم تک ضرور پہنچے گی۔۔۔۔ سویرا راندھاوا نے اس کی طرف دیکھتے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تھینکیو انٹی فور ٹرسٹنگ می۔۔۔۔ اس نے تشکرانہ لہجہ اپناتے کہا تھا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اٹھو یہاں سے۔۔۔۔ وہ چیخی تھی۔۔۔۔

ریلیکس بے بی یہ پلین ہے تمہارا راندھاوا پیلس نہیں۔۔۔ ارحام نے اس کے کاندھے پر دوبارہ سر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ارحام میرے صبر کو مت آزماؤ سر اٹھاؤ اپنا۔۔۔ اس نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بے بی بولا تو ہے کے گھر پر کس کر دونگا اب پلین میں سب کے سامنے اچھا تھوڑی لگتا لپ ٹو لپ کس۔۔۔ اس نے قدرے اونچی آواز میں اردگرد کے لوگوں کو اپنی شگفتہ انگریزی میں بولتے سنواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس کے اور اپنے لپ پر باری باری فنگر رکھتے۔۔۔۔

جنہوں نے نہیں بھی سنا تھا انہوں نے بھی سن لیا تھا۔۔۔ اور مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

تمہیں بہت مزا آتا ہے نا مجھے ایسے ذلیل ہوتے دیکھتے اس نے لوگوں کی نظروں کو خود پر گھڑتے دیکھ آنکھوں میں آنسو لاتے پوچھا تھا اسے-----

تو تم بھی بات مان لو میری---- اس نے اس کے کاندھے پر پھر سے سر رکھا تھا لب گردن والی سلاینڈ پر رکھ کر مدہوش ہوتے نرم گرم سانسوں کے ساتھ جان لیوا لمس چھوڑتے کہا تھا----

ارحام پلیز--- وہ اس کی اس طوفانی بارش سے سنسناتی ہوئی التجا کرنے لگی تھی اب اس کی ریڑھ کی ہڈی بھی سنسنا رہی تھی----

شٹ اپ ایشو دومنٹ میں میری گود میں آہ جاؤ ورنہ آئی سوئیر سب کے سامنے لپ کس کر لوں گا--- اس نے باقاعدہ ٹھوس لہجے میں دھمکی دی تھی-----

وہ جانتی تھی وہ ٹلے گا نہیں جو کہا ہے کرے گا اور اب اسے اس کی گود میں ہر حال میں بیٹھنا ہی ہو گا--- گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں سے وہ اپنی سیٹ سے اٹھتی اس کی گود میں بیٹھی

تھی کانپتے ہوئے۔۔۔ ائیر ہوسٹس سے بلینکٹ وہ پہلے ہی لے چکا تھا۔۔۔ خود پر اور اس پر بلینکٹ ڈالے وہ اسے اپنی گود میں چھپا چکا تھا۔۔۔۔

بس اب بیٹھ گئی پلیز ارحام اب مجھے اٹھنے۔۔۔۔

ششششش چپ کر کے بیٹھی رہو ڈونٹ ڈسٹرب۔۔۔ اس کی کمر سے زپ ایک جھٹکے سے کھینچ کر کھولتے کہا تھا۔۔۔۔

ارحام یہ تم کیا کر رہے ہو پلیز۔۔۔ اس کی حرکت پر وہ شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔ اوپر سے سب کی موجودگی میں اس کی حرکتیں گو کے وہ بلینکٹ میں کور تھی اور کوئی بھی اب ان کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا مگر ایسے پبلک پلیس میں۔۔۔۔۔

کمر پر اس کی انگلیاں کا رقص۔۔۔ ایشال کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔ اور پھر ایک دم سے ارحام کا بلنکٹ پرے ہٹا کر اس کی کمر پر بھیگے لمس چھوڑنا۔۔۔ وہ کانپ ہی تو اٹھی تھی

اس کی جان لیوا گرفت اور لمسوں پر۔۔۔۔ سانسیں تیز ہوئیں تھیں اور دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ کانپتا وجود اب مزید کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

حام۔۔۔پلیز۔۔۔۔ پچھلی گردن پر اس کی سانسوں کی چھون پر وہ تڑپی تھی خود پر کمبل درست کرتی اس کی طرف رخ موڑا تھا۔۔۔۔۔

کتنا پاگل کرو گی مجھے میرے دل کو صبر نہیں آتا ایشو کیوں بہکاتی ہو مجھے۔۔۔ وہ اب اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑے اس کی سانسیں ان ہیل کر رہا تھا۔۔۔ اور پھر ایک دم سے وہ بڑی نرمی سے اس کے نچلے لب کو اپنے ہونٹوں میں جکڑ گیا تھا اسے کوئی بھی موقع دیئے بغیر کتنی دیر نہایت نرمی سے اس میں اپنی سانسیں انڈیلتے اس کے لبوں کو بھیگا کر کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ اور وہ لمبے لمبے سانس لیتی اس کے سینے کے ساتھ سر ٹکا گئی تھی۔۔۔۔۔

پیچھے ہاتھ لے جا کر اس نے اس کی شرٹ کی زپ بند کی تھی۔۔۔۔اور اس کے اوپر بلینکٹ درست کرتے کسی بچے کی طرح اسے گود میں بٹھائے اس پر اپنی باہوں کی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔۔

کدو ائیر پورٹ اترنے سے پہلے اپنے نشان چھپا لینا ورنہ تمہاری فرینڈز نے سو سوال پوچھنے ہیں سپیشلی حمنہ باتونی نے۔۔۔ اس نے اس کی کان کی لو کو بھگاتے ہوئے کہا تھا۔۔جوابا وہ تر بتر سانسوں سے اس کی جیکٹ پر مکے برساتی اس کے سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ سکون سے آنکھیں بند کر گیا تھا وہ پاس تھی ساتھ تھی۔۔۔ اس کے قلب کا سکون بن کر یہی کافی تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اپنے کمرے میں آئی تھی جب صوفے پر مومن کو بیٹھے دیکھ اس کی چیخ نکلتے نکلتے بچی تھی۔۔۔۔

آ---اپ یہاں---- اس نے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخ کا گلہ گھونٹتے کہا تھا--- وہ جس کی شرٹ خون سے بھری پڑی تھی صوفے پر سگریٹ سلگائے بیٹھا ہوا تھا---ایک جست میں اس تک پہنچا تھا---- اور اس کی کمر کو دبوچا تھا-----

فون کیوں کاٹا تھا کل---اس کی کمر میں انگلیاں دھنساتے پوچھا تھا اس نے وہ تو اس مومن کو جانتی ہی نہیں تھی جو اس کے سامنے کھڑا تھا--- خون سے لت پت نچھڑا ہوا سگریٹ سلگائے کڑے تیوروں سے کھڑا وہ اسکی جان لرزا گیا تھا---

م---م--میں---وہ---- اس کی تو جان پر بن آئی تھی مومن کی حالت دیکھ کر----

دیکھو ذوئیشہ میں سختی کا قائل نہیں ہوں بہت نرمی سے سمجھا رہا ہوں کے تم نہیں تو اور کوئی بھی نہیں--- جیسے بیربل کا خون کر دیا میں نے ویسے ہی اگر تمہاری فیملی نا مانی تو میں خود سمیت اس پورے گھر کو آگ لگا دوں گا---

اس نے اس کو جھٹکے سے چھوڑتے کہا تھا----

م---مومن---اپ نے بیربل کو مار دیا--- اس کا سن کر پورا جسم لرز رہا تھا--- اور لفظ ٹوٹ رہے تھے بڑی بڑی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے اس کا دل کسی بے لگام گھوڑے کی طرح بھاگ رہا تھا---

ہاں مار دیا دیکھنا چاہو گی۔۔۔ اس نے اپنی جیب سے موبائل نکال کر اس کے آگے موبائل کرتے ویڈیو پلے کی تھی جس میں بیربل پوری طرح زخمی تھا۔۔۔ یہ ویڈیو بھی اس نے فیک ایڈٹنگ سے بنائی تھی۔۔۔۔

زونیشہ نے تھوڑی سی دیکھی تھی اور پھر آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ زمین بوس ہونے کو تھی۔۔۔ جب مومن نے اس کے بازو کو مضبوطی سے پکڑ کر اسے بیڈ پر دھکا دیا تھا۔۔۔۔

یہی انجام اس ارسم کا بھی ہونے والا ہے بہت جلد دو دن ہیں تمہارے پاس۔۔۔ دو دن بعد میں رشتہ لے کر آؤ گا اور میں انکار نہیں سنو گا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں انکھیں گاڑتے کہا تھا اس نے اور پھر وہ وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

اور وہ بس آنکھیں بند کیے روتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کے کہاں غلط تھی وہ۔۔۔ پہلے بیربل پھر ارسم پھر مومن۔۔۔ مومن وہ جو بہت اچھا تھا۔۔۔ وہ کیسے اتنا برا ہو گیا۔۔ اور پھر قاتل بھی۔۔۔۔ کیا ایک قاتل کے ساتھ وہ اپنی زندگی گزار سکے گی۔۔۔ سو سوال اس کے دماغ میں جگما رہے تھے۔۔۔۔

مگر وہ کیسے انکار کرے گی کیسے وہ جانتے بوجھتے ہوئے ایک قاتل کے ساتھ زندگی گزار سکے گی۔۔۔۔۔

اس سب میں اسے ایک چیز واضح نظر آئی تھی اور وہ تھی۔۔۔۔خود کی موت۔۔۔۔

میری زندگی ایک تماشے کے سوا کچھ نہیں میری وجہ سے دادو اور حائسی کو کچھ ہو مجں کبھی بھی برداشت نہینجر پاؤ گی کبھی بھی دیکھ نہیں پاؤ گی۔۔۔۔۔اس لیے میں خود ہی خود کو ختم کر لوں گی۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے سائیڈ ڈرار کھولا تھا اور پھر وہاں پر جتنی بھی ٹیبلٹ تھیں ساری نکال کر مکس کر کے پانی سے پھانک لیں تھیں۔۔۔

ماما بابا ذوشی آہ رہی ہے آپ کے پاس۔۔۔ اس نے بیڈ پر گرتے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کون ہو تم اور میرے روم میں آنے کی ہمت بھی کیسے ہوئی اس نے میوزک پلئیر کا ریموٹ اٹھا کر دیوار پر مارا تھا۔۔۔ جس کے سو ٹکڑے ہوئے تھے۔۔۔منتہا کانپ گئی تھی۔۔۔۔

و۔۔۔۔و۔۔۔وہ میں آپ کی کئیر ٹیکر ہوں۔۔۔ اس نے ریموٹ کے ٹکڑوں کی طرف دیکھتے ڈبڈباتی آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

سیدھا کہو نا کے میری کتی ہو پیسے کے بل پر میرے آگے پیچھے دم ہلاؤ گی۔۔۔ وہ پھر سے تالی مار کر وحشیانہ ہنسی ہنسی تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

منتہا کو اس کے لفظ ایک چابک کی طرح لگے تھے۔۔۔ مگر یہی تو آس کا امتحان تھا۔۔۔۔ اس نے جواب دیئے بغیر ریموٹ کے ٹکڑے اٹھانے شروع کر دیئے تھے۔۔۔۔

اوہ کتی ادھر آہ کے میرے پیر چاٹ۔۔۔ اس نے اب دلخراش قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

منتہا نے پھر کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ سارے ٹکڑے آنسوؤں سے تر چہرے پر گراتے وہ بس اپنی تذلیل سہن کر رہی تھی۔۔۔۔

میرا نام پنکی ہے اور تمہارا۔۔۔ اس کو چپ چاپ اپنا کام کرتے دیکھ اب پنکی نے اپنی دونوں پونیوں کوہلاتے اسے گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

منتہا روحیل اپنے آنسو صاف کرتے اس نے یک لفظی جواب دیا تھا۔۔۔

مجھے بلکل نہیں پسند جب میرا کوئی بھی نوکر میرے سوال کو اگنور کرتا آج کے بعد تم نے اگر جواب نا دیا تو تمہارا گلہ کاٹ دوں گی آئی سمجھ۔۔۔ وہ کسی شیر کی طرح اس پر جھپٹی تھی اور اس کا اپنے گندے ناخنوں سے منہ نوچ ڈالا تھا۔۔۔ بدلے میں اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ خود کو ڈھیلا اور پرسکون چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔ وہ اپنے وار کر کے پیچھے ہٹی تھی اور پھر ایسے سانس لے رہی تھی جیسے کسی میرتھن میں حصہ لے کر آئی ہو۔۔۔۔ منتہا کے منہ پر لگی ناخنوں کی خراشوں میں سے اب خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔اور وہ پھر سے اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ کر ویسی ہی وحشیانہ ہنسی ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

تم۔نے کوئی مزاحمت نہیں کی اپنی جان نہیں نچائی ہاہاہاہاہا کیوں۔۔۔۔ویسے کتنا صبر کرو گی۔۔۔

دو دن میں تم بھی چھوڑ کر چلی جاؤ گی مجھے ہاہاہاہاہا یہ لوگ سمجھتے ہیں کے تم میری حفاظت کر سکو گی ارے جو خود کو نہیں بچا سکی ایک پاگل سے وہ میری حفاظت کرے گی

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

وہ اوندھے منہ لیٹی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔منتہا نے اس انیس سالہ لڑکی کی پشت کو دیکھا تھا اس کی باتوں اس کے لہجے کی نفرت اس کا قاتلانہ انداز کسی سے بھی وہ اتنی کم عمر نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ اس نے اپنی ماں کی لی ہوئی چادر سے ہی اپنے چہرے پر سے رستے خون کو صاف کیا تھا جہاں اب درد ہو رہا تھا۔۔۔ اور پھر سے کمرے کی چیزیں اٹھانے لگی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو کیسے ہو سب۔۔۔ ارحام نے ہوٹل روم میں جاتے کہا تھا جہاں ارسم اسحاب ذیشم حمنہ سب تھے۔۔۔۔

ہم ٹھیک ہیں تم سناؤ سب ٹھیک تھا ناں۔۔۔ ارسم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

میرا روم کس طرف ہے۔۔۔ ایشال نے کسی کو بھی دیکھے بغیر پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے ایشو سلام نا دعا۔۔۔ ارسم نے گھورا تھا اسے۔۔۔۔

میں بہت تھک گئی ہوں ارسم اینڈ سوری اسلام و علیکم ---- اس نے بے زار لہجے میں کہا تھا----

تھک تو ارحام بھی گیا ہو گا اور آئی تھنک ایشال ہمارے ساتھ ہمارے روم میں رہے گی اور ارحام---

ایشال اور ارحام کا الگ روم بکڈ ہے--- ارسم نے حمنہ کی بات کاٹتے کہا تھا----

اوہ میں اب سمجھی یہ لوگ یہاں--- ہنی مون منانے آئے ہیں ہائکنگ کا تو بہانہ تھا--- حمنہ نے کڑے تیوروں سے کہا تھا----

ہنی مون منانے کے لیے میں چائنہ کبھی نا آتا اور ہنی مون منانے کے لیے تم گدھوں کی فوج کے ساتھ نا اتا--- ہنی مون پر بھی آؤں گا مگر اپنی دوسری بیوی کے ساتھ اس کے ساتھ تو بلکل بھی نہیں نیور ایور ----

ارحام نے ناک چڑھاتے ارسم کو انکھ مارتے کہا تھا----

رئیلی تو پھر یہ کیا ہے اور----

ارسم کیز---- ایشال نے حمنہ کی بات کاٹتے ڈبڈباتی آنکھوں سے ارسم کے آگے ہاتھ کیا تھا--- اور ارسم نے اس کے ہاتھ پر کی رکھی تھی وہ آنکھوں میں آنسو لیے ارحام کو دیکھتی وہاں سے نکلی تھی----

ارحام کیوں رلاتے ہو اسے محبت کا روگ بہت برا ہوتا ہے محبوب کو کسی اور کے ساتھ امیجن کر کے ہی دل کٹتا ہے اور تم اسے ہر وقت ایک ہی بات کہتے ہو۔۔ ایحاب نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

احساس دلاتا ہوں اسے کے وہ کیوں مجھے دھوکے باز کہتی ہے جب وہ میرے منہ سے نکلے الفاظ میں بھی کسی رقیب کو برداشت ہی نہیں کر پاتی۔۔۔۔

آس نے بے چینی سے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم محبت میں رقیب تو برداشت ہوتا ہی نہیں ہے۔۔۔ پھر چاہے اس کی گردن دبانی پڑ جائے یا پھر راستے سے ہٹانا پڑ جائے۔۔۔

حمنہ نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں دانت کچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

ارحام جاؤ مناؤ اسے اور دو گھنٹے بعد ہم نکل رہے ہیں ہائکنگ کے لیے ارسم نے حمنہ کی بات اگنور کرتے ہوئے حائسم کو کہا تھا۔۔۔۔

ہمممممم۔۔۔ ارحام نکلا تھا باہر۔۔۔۔

ہم بھی تھوڑی دیر ریسٹ کر لیں چلو حمنہ ذیشم نے حمنہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے باہر لے کر آئی تھی۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ حمنہ نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے میں سمجھا رہی ہو ناں--- تم پاگل ہو--- ذیسنم نے اسے روم کی طرف کھینچا تھا----

کچھ نہیں کر رہی تم چلو میں آتی ہوں--- اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا اور ارحام کے پیچھے چلنے لگی تھی----

ذیسنم بھی غصے میں اس پر صلواتیں بھیجتی روم میں بند ہوئی تھی---

ایشو کیا بچپنا ہے یہ---- وہ جو روم کا دروازہ کھلا دیکھ اندر آیا تھا کمرے کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا تھا جسے ایشال نے دومنٹ کے اندر تہس نہس کر دیا تھا----

خبردار ارحام طارق میرے قریب مت آنا آئی سوئیر آئ ول کیل یو--- اس نے روتے ہوئے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا جو اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا----

اچھا روک لو پھر---- اس نے قدم آگے کو بڑھاتے کہا تھا----

میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی تم سے پیار کرنا اور تم سے نکاح آزاد کیوں نہیں کرتے تم مجھے وہ پیچھے قدم لیتی جنونی انداز میں کہہ رہی تھی--- جبکہ کھلے دروازے کے بیچ و بیچ کھڑی حمنہ سارا منظر دیکھ رہی تھی----

آچھا تو اب تو غلطی ہو گئی ناں اب کیا ہوسکتا ہے--- اس نے اس تک پہنچتے اس کے اپر کی زپ کھولتے کہا تھا------

مجھے ہاتھ مت لگاؤ جاؤ دوسری بیوی کے پاس جس کے ساتھ تم ہنی مون مناؤ گے۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ اپنے اپر پر سے جھٹکے تھے۔۔۔

ناؤ یو آر گوئنگ ٹو بی جیلس۔۔۔۔ اس نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف موڑ کر اس کی گال پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

جلتی ہے میری جوتی اس کی اوقات میرے آگے کچھ بھی نہیں ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کے مجھے اس طرح سب کے سامنے ذلیل کر کے اپنے عیبوں کو نشر کر کے ہمارا رشتہ بچا لو گے تو بھول ہے تمہاری۔۔۔ وہ پھنکاری تھی۔۔۔۔

اچھا ایسا تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا ویسے گڈ آئیڈیا آئی تنک سو یہ ورک کرے گا۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اس کی بازوؤں کو آگے کی طرف کر کے اسے پورا گھمایا تھا اور اس کی پشت اپنے سینے کے ساتھ لگا کر اس کا اپر کھینچ کر پرے پھینکا تھا۔۔۔۔۔

اس کی کلائیاں اس کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں تھیں۔۔۔۔

رات تمہیں اپنی باہوں میں تڑپا کر مجھے ایک چیز شدت سے محسوس ہوئی ہے کدو۔۔۔ کے اب ہمیں رخصتی کے بارے میں کوئی نا کوئی سیریس ایکشن لینا ہی پڑے گا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس نے اس کی فراک کی ڈوریاں کھینچتے زپ کو بری طرح کھینچ کو توڑا تھا۔۔۔ کے وہ پوری کھل گئی تھی۔۔۔۔ ایشال کی ٹانگیں لرز گئیں تھیں۔۔۔۔ اور دل ایسے اندھا دھند دھڑک اٹھا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آہ جائے گا۔۔۔۔

یور لپس آل ٹائم ٹرائنگ ٹو اٹریکٹ می۔۔۔۔ اس نے کاندھوں سے شرٹ نیچے کھسکاتے کہا تھا۔۔۔۔

حمنہ کا چہرہ غصے سے تپ اٹھا تھا۔۔۔۔

ار۔۔۔۔ح۔۔۔ا۔۔۔م۔۔۔پلیز لیو می۔۔۔۔ ہمیشہ وہ اسے اپنی قربت میں ایسے ہی تو بے بس کر دیتا۔ تھا۔۔۔۔ اس کو اپنے لبوں کے پاس سانسیں لیتے دیکھ وہ لڑکھڑاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔ نہیں چھوڑ سکتا بڑی مشکل سے کنٹرول کیے تھے اپنے جذبات پلین میں اسی لیے پبلک کا لحاظ کرتے ایک کس پر ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اور خود تمہاری مرنے والی حالت دیکھ کر بھی۔۔۔۔۔مگر اب مزید برداشت نہیں مجھ میں

کس می ایشو۔۔۔۔ اس کے نچلے لب پر اپنا لب رب کرتے اس نے گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔ اس کے لب کھولے تھے کے پوری شدت سے وہ اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا اس کی سانسوں کو جھکڑ چکا تھا۔۔۔ اور وہ اس کے سینے پر مکے برساتی

نڈھال ہو رہی تھی۔۔۔۔اور وہ اپنا جنون اپنی شدت اس کے لبوں پر اتار رہا تھا ہر لمحے میں اس کو قطرہ قطرہ پی رہا تھا۔۔۔۔ کمرے میں چھائی معنی خیز خاموشی کا دورانیہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ اور وہ تپتے چہرے اور تلملاتے وجود کے ساتھ سامنے کھڑی آنکھوں سے ان دونوں کو قتل کرنا چاہ رہی تھی جب ہی کسی نے اسے بازو سے کھینچا تھا اور باہر لے آیا تھا۔۔۔۔

اور روم کا دروازہ ٹھک کر کے بند کیا تھا۔۔۔ ارحام کے کانوں میں آواز پڑی تو وہ پل بھر میں ہوش میں واپس آیا تھا۔۔۔۔

اور باہر کی طرف دیکھا تھا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ دروازہ بھی بند تھا۔۔۔۔

وہ آنسو بہاتی ہتھیلی سے اپنے گیلے لب صاف کر رہی تھی جب ارحام نے اسے باہوں میں اٹھا کر بیڈ ہر لٹایا تھا۔۔۔

ریمو یور شرٹ ایشو۔۔۔ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اس نے حکم دیا تھا اسے۔۔۔۔

اور ایشال نے آنسو بہاتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ دل کیا تھا اس کا گلہ دبا دے۔۔۔ اس سے پہلے کو وہ دوبارہ سے اس پر قابض ہوتا اس نے جھٹکے سے اسے پرے دھکیلتے بیڈ سے اترنا چاہا تھا۔۔۔ کے وہ اسے کھینچ کر لٹا چکا تھا۔۔۔

دو گھنٹے ہیں ابھی ہائنگنگ میں جانے میں ساری رات سوئی ہو اور پلین میں بھی سوتی رہی ہو اور میں ساری رات بھی بے سکون رہا ہوں اور پلین میں بھی میرے سکون کابندونست کرو پہلے----

دونوں کاندھوں سے اسکی شرٹ ہٹاتے اس کے کان کے پاس گہرے سانس لیتے گھمبیر سرگوشی میں کہا تھا اس نے----

اور وہ اس کی سانسوں کی گرماہٹ سے جھرجھری لیتی ہلکان ہوئی تھی---- اس کے لرزتے وجود کی پرواہ کیے بغیر گردن پر اس نے اپنے لب رکھے تھے اور پھر جگہ جگہ سے بھیگے لمس چھوڑتا دانت گاڑنے لگا تھا----

ح----حام---- اس کی کمر پر ناخن چھبوتے وہ اب ٹانگیں مار رہی تھی اسے----

حام کی جان بھی حاضر بٹ ابھی ڈسٹرب کرو گی تو بہت بڑی سزا کی مستحق ہو جاؤ گی--- اس کی ناک پر لب رکھتے وہ تیزی سے اس کے ہونٹوں پر پھر سے قبضہ جما چکا تھا--- مونچھوں کی پھر داڑھی کی چبھن اور پھر اس کی سانسوں کی خوشبو کیا کچھ نہیں تھا اس کی قربت کی سرگوشیوں میں وہ مدہوش کر رہا تھا اسے-----بے بس ہو کر اس نے بھی اس کے نچھلے لب کو اپنے دانتوں میں دبا کر کاٹ ڈالا تھا کے خون کی بوند ایشال کے منہ میں گھلی تھی---- اور ارحام گہرا مسکرایا تھا-----

تو میرا کدو بدلے بھی لیتا ہے۔۔۔۔ اس کے لبوں کو نرمی سے چھوڑتے اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے گھمبیر سرگوشی کی تھی اس نے کے وہ روتی بلکتی سسکیاں لیتی اس کے سینے میں منہ دے گئی تھی۔۔۔

پلیز حام۔۔۔۔ لیو می آئی ہیٹ یو۔۔۔۔ بے بسی سے روتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو مور کدو۔۔۔ اس کے دل کے مقام سے شرٹ ہٹاتے بھیگے لمس چھوڑتے کہا تھا اور پھر پیچھے ہو کر اسے اٹھا کر بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے سے اپنے ہونٹوں سے آنسو چنے تھے۔۔۔۔ سینے میں بھینچا تھا باہوں کا گھیرا اتنا تنگ کیا تھس کے اس کو سانس بھی نہیں آہ رہا تھا۔۔۔

چینج کر لو زپ ٹوٹ گئی ہے۔۔۔۔ اور فریش ہو جاؤ۔۔۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھتے پیچھے ہوا تھا وہ اور پھر اپنی شرٹ پہن کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیا طریقہ ہے ارسم چھوڑو مجھے۔۔۔ ارسم کو خود کو گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لاتا دیکھ وہ چلائی تھی اس پر۔۔۔۔

تمہارا کیا طریقہ ہے ایسے کسی بھی میرڈ کپل کے روم میں گھس کر ان کی پرائیویسی دیکھنے کا شرم نام کی چیز ہے تم میں یا نہیں۔۔۔۔ وہ اس کی گردن کو اپنی سخت گرفت میں لیتے بولا

تھا۔۔۔کے حمنہ کی آنکھیں ابل پڑی تھیں باہر کو۔۔۔اور ارسم کی آنکھوں میں شعلے دیکھ کر تو اس کی جان ہی چلی گئی تھی۔۔۔

م۔۔۔مج۔۔۔مجھے ایشال نے بلایا تھا۔۔۔ وہ با مشکل بول پائی تھی۔۔۔۔اور پھر بری طرح کھانسنے لگی تھی۔۔۔۔

تو جب دیکھ رہی تھی کے وہ بزی ہیں تو وہاں کھڑے ہونے کی ضروت کیا تھی ائندہ تم مجھے ان کی پرائیویسی کے آس پاس بھی نظر آئی تو زمین میں زندہ گاڑھ دوں گا باسٹرڈ۔۔۔ اس کی گردن کو دبوچے باہر آیا تھا اور دروازے کے باہر جھٹکے سے اسے چھوڑ کر اس کے منہ پر دھاڑ سے دروازہ بند کیا تھا کے وہ اتنی زور سے کراہ کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ خود کو با مشکل اٹھاتی اپنی گردن کو مل رہی تھی۔۔۔

ارے حمنہ کیا ہوا آر یو اوکے۔۔۔ اس کی تر بتر حالت دیکھتے وہ اس تک پہنچا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا جاؤ دفعہ ہو جاؤ اس پر گرجتی وہ اپنے روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔دل کر رہا تھا رکھ کر لگائے ارحام کے۔۔۔

عجیب۔۔۔۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں میں نے بھی ایویں پوچھ لیا اس سر پھری سے۔۔۔۔ آیا میں ایحاب کے پاس تھا۔۔۔ اپنے سر پرہاتھ مارتے وہ ایحاب کے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے دکھاؤ۔۔۔ ذیشم اس کی آنکھوں میں انسو دیکھتے اور پھر اس کی گردن پر لال سرخ انگلیوں کے نشان دیکھتی موبائل چھوڑ بیڈ سے اٹھی تھی اور اس تک پہنچی تھی۔۔۔

وہی جنگلی میرا دل کرتا ہے مار دوں ارسم کو میرے ہر راستے کی رکاوٹ۔۔۔ اور وہ ارحام میرا دل کرتا ہے خود کو اور اسے زندہ جلا دوں۔۔۔۔ اخخخخ کیا کروں میں۔۔۔ میرا دل جل رہا ہے۔۔۔۔

چیخ مارتی وہ روتے ہوئے چلائی تھی۔۔۔

ہوا کیا ہے کچھ تو بتاؤ۔۔۔ذیشم نے اس کو بیڈ پر بٹھاتے پوچھا تھا۔۔۔

لائیو کس دیکھ کر آہ رہی ہوں اپنی محبت اور اس حرافہ ایشال کی جو بس زبانی کلامی اس کو چھوڑنے کے دعوے کرتی ہے جبکہ حقیقت میں وہ اس کی قربت میں گہرے سانس لیتی بے بس ہوتی ہے کین یو امیجن کس طرح برداشت کیا میں نے۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی پاگلوں کی طرح اپنے بال نوچ رہی تھی۔۔۔

ریلیکس کالم ڈاؤن دیکھو۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ تم بھی ریلیکس ریلکس کرتی رہتی ہو اپنی بہن کی تڑپ نظر نہیں آتی تمہیں لعنت ہے تم پر۔۔۔ اس پر گرجتی برستی وہ واش روم میں بند ہوئی تھی اور اب ذیشم کو بس اس کی چیخیں سنائی دے رہیں تھیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیسی ہو۔۔۔۔ وہ ہوش میں آہ گئی تھی۔۔۔۔ اور اب اٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

ڈونا کیسا ہے۔۔۔۔ اس نے حائسم کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنا ہی سوال پوچھا تھا۔۔۔۔

بہتر ہے اب۔۔۔ ہوش میں آہ گیا ہے وہ بھی۔۔۔۔ حائسم نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم فاحا نے فقط اتنا کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو نہیں بولو گی۔۔۔۔۔۔ اس نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں کیونکہ یہ آپ کا فرض تھا۔۔۔ آپ ایک پولیس انسپکٹر ہیں اور ہر شہری کی جان عزت اور آبرو کی حفاظت آپ کا اولین فرض ہے اس نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اسی دن کے لیے منع کرتا تھا میں تمہیں میں نا آتا تو تم سوچ سکتی ہو کے تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔

اس نے زرا سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

آپ نا آتے تو کوئی اور آہ جاتا اور اللہ کسی کے ساتھ اتنا برا نہیں کر سکتے کے اس کے ماں باپ کو چھین کر اس کی عزت بھی چھین لیں اپنے آنسو پیچھے دھکیلتے کہا تھا۔۔۔اس کہ آواز میں ایک عجیب خالی پن محسوس ہوا تھا حائسم کو۔۔۔۔

تم اب اس کیس کو سولو نہیں کرو گی نا تم نا ڈونا۔۔۔ اس نے اس کی نم آنکھوں کی دیکھتے کہا۔۔۔

میں اور ڈونا تمہارے کسی بھی حکم کے پابند نہیں ہیں۔۔۔ اور تم اپنے مفید مشورے اپنے پاس رکھو۔۔۔

اس نے گرجتے ہوئے کہا تھا اب کے۔۔۔

کس مٹی کی بنی ہو تم فا۔۔۔ تمہیں بہت مزا آتا ہے دوسروں کو تکلیف دے کر ہاں۔۔۔ سمجھتی کیا ہو تم خود کو۔۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے کے کیا حالت ہوئی تھی میری تمہیں دیکھ کر کتنے گھنٹے سولی پر لٹکا ہوں میں۔۔۔ مت اذیت دو مجھے۔۔۔۔ اس نے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مسٹر حائسم آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔۔۔ آپ کو کیا ہوا کیا نہیں اٹس ناٹ مائن پرابلم۔۔۔۔ ایک اور بات شاید اب مجھے لگتا ہے کے مجھے آپ کو بتا دینی چاہیے کیونکہ آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔۔۔۔

میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ اس لیے بار بار آپ یہ راگ نا الاپا کریں میرے سامنے مجھے تو آپ کی شکل سے نفرت ہے کجا کے آپ کے ساتھ زندگی گزارنا۔۔۔۔

تلخ زہریلے لہجے میں اس نے اپنے لفظ اتارے تھے اس پر۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ آج تو سن لیا ہے میں نے آج کے بعد سنا تو زبان گدی سے نکال کر تمہارے جسم کے ٹکڑے کر کے پھینک دو گا۔۔۔ اور یہ مت سمجھنا کے خالی دھمکی ہے ایک خان کا وعدہ ہے اگر میری عزت نا بنی تو کسی بھی کتے کے لیے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

آئی سمجھ۔۔۔اسے ضد سمجھو یا محبت اتنا بے قرار کروں گا اپنی باہوں میں کے تمہاری سانسیں بھی تڑپ اٹھیں گی میرے قربت میں۔۔۔۔۔

اس کے زخم آلود بازو پر گرفت بڑھاتے ایک ایک لفظ اس پر اتارا تھا کے وہ سسکیوں سے روئی تھی بازو کی درد برداشت کرتے جہاں سے اب خون بھی بہہ رہا تھا۔۔۔۔

جنگلی ہو تم۔۔۔ اپنے بازو سے نکلتے خون کی طرف دیکھتے درد محسوس کرتے پھنکاری تھی وہ۔۔۔۔

بیمار مرغی۔۔۔ میرے روم میں آہ جاؤ ہمارے بیڈ پر تمہیں اپنے جنگلی پن سے فرصت میں ملواؤں گا ویسے جتنی تم نازک ہو کچھ سیکنڈوں میں بے ہوش ہو جاؤ گی ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ اس کی ناک کی ٹاپ کے پاس گہرا سانس چھوڑتے وہ دور ہوا تھا۔۔۔۔

تمہاری پھوپھو سے رشتے کی بات کر لی ہے وہ پوچھیں تو جواب ہاں میں دینا ورنہ تو میں تمہاری اجازت کے بغیر بھی نکاح کر سکتا ہو۔۔۔۔ اسے کھلے لفظوں میں وارن کرتا وہ جانے کے لیے مڑا تھا۔۔۔۔

اور ہاں نکاح کے بعد ہماری گولڈن نائیٹ میں ڈیپ کس مجھے دینے کے لیے ریڈی رہنا۔۔۔۔

اس نے ہونٹوں کو گول کرتے اس کی طرف فلائنگ کس اچھالتے کہا تھا۔۔۔

لوفر بدتمیز گھٹیا۔۔۔ اللہ کرے تمہارے ہونٹ ہی ٹوٹ جائیں سست کچھواپنک چھمک چھلو بندر۔۔۔۔ غصے سے چلاتے اس نے ہاتھ پر لگی نیڈل کو جھٹکے سے کھینچا تھا۔۔۔۔

مارشو یہ کیا کر رہی ہو کیسی ہو پھوپھو کی جان۔۔۔۔ سویرا راندھاوا نے اندر جاتے کہا تھا۔۔۔۔اور اسے گلے سے لگایا تھا۔۔۔۔۔

وہ پتہ نہیں کب سے جو اتنا درد اپنے اندر لے کر بیٹھی تھی بلک بلک کر رونے لگی تھی اب۔۔۔۔

بس پھوپھو کی جان بس۔۔۔۔ سنبھالو خود کو۔۔۔ منع کرتی تھی نا چھوڑ دو یہ سب مگر مجال ہے جو تم میری سن لو کبھی۔۔۔۔انھوں نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب اپ کی اوہ یہ نیڈل اور یہ بینڈج کیسے خون سے بھر گئی ہے۔۔۔۔ آپ نے کونسی جنگ لڑی ہے مس فاحا۔۔۔

ڈاکٹر جو روٹین چیک اپ کے لیے آیا تھا اس کی حالت دیکھ کر بولا تھا جس کے ہاتھ سے اور بازو سے خون نکل رہا تھا-----

ہے ایک کمینا دشمن جو بس زخم دینا جانتا ہے--- اس نے ڈریسنگ کرتی نرس کو دیکھتے منہ میں بڑبڑاتے کہا تھا----

تم ڈریسنگ کروا لو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو منگواتی ہوں--- سویرا راندھاوا کہتی باہر کی طرف بڑھیں تھیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا حائسم-- مسز دارب---- خیریت آپ اتنے پریشان---- وہ جو باہر نکلیں تھیں--- سامنے ایمرجنسی کے باہر انھیں ٹہلتا دیکھ کر پریشان ہوئیں ان کے پاس ہی چلی گئیں تھیں-----

زوئیشہ نے بہت ساری میڈیسنز کھا لی ہیں شی از ان ڈینجر پلیز سویرا میری بچی کے لیے دعا کرو-----

مسز دراب نے روتے ہوئے کہا تھا---

کیا یہ کیسے ممکن ہے آئی مین ایسی کونسی بات ہو گئی تھی---- سویرا راندھاوا نے پریشان کن لہجے میں پوچھا تھا----

پتہ نہیں یااللہ میری بچی کی زندگی موڑ دے۔۔۔۔ وہ ان کے گلے لگ کر زورو سے رونے لگیں تھیں۔۔۔

بے شک زندگی اور موت میرے رب کے ہاتھ میں ہے انشاللہ اللہ نے چاہا تو جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی وہ صبر سے کام لیں آپ اور دعا کریں۔۔۔۔ سویرا راندھاوا نے انہیں تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔

حائسم ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں۔۔۔۔ انہوں نے اب کی بار چپ چاپ پریشان کھڑے حائسم سے پوچھا تھا۔۔۔۔

کہہ رہے ہیں کے دعا کریں بس۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔ بچپن کے سارے منظر آنکھوں آگے دھندلا رہے تھے۔۔۔۔ اس کا خوفزدہ چہرہ اس کی لاڈ بھری باتیں اس کا ہنسنا رونا روٹھنا منانا۔۔۔۔ وہ جتنی بھی کمزور کیوں نا ہو خودکشی کی امید نہیں تھی اسے اپنی ذوشی سے ۔۔۔۔ اور اس بار اس نے پھر اپنے آپ سے سوال پوچھا تھا کے کہاں کمی رہ گئی تھی اس کی اور اس کی دادی کی تربیت میں کے اس نے یہ قدم اٹھایا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

بھائی اس کو اسے ڈرانا ہی نہیں چاہیے تھا جب بات ہوئی تھی کے ہم اسے پیار سے ٹریٹ کریں گے تو پھر آپ کیوں پہنچ گئے اسے ڈرانے۔۔۔۔

بیربل پاگلوں کی طرح اس پر چلا رہا تھا----

مجھے نسرین کی کال آئی تھی کے ارسم کا رشتہ لے کر آئی ہیں سویرا راندھاوا---اور یہ بھی کے حائسم نے فاحا کا رشتہ مانگا ہے مجھے کچھ سمجھ نیں آیا مجھے لگا بیربل کے وہ پہلی فرصت میں ہاں کر دے گے اور پھر جب مجھے اس بات کا بھی پتہ چلا کے وہ سپالئے فاحا ارسم کی بہن ہے تو مجھے یہ کرنا مناسب لگا----

مومن نے صاف لہجے میں اس کا غصہ ٹھنڈا کرتے کہا تھا----

دیکھیں بھائی میں صرف ذوئیشہ اور ارسم کو جانتا ہوں فاحا اور حائسم سے میرا کوئی لینا دینا نا تھا نا ہے اور نا ہو گا--- اب وہ ہوسپٹل میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے--- اگر اسے کچھ ہو گیا تو ہے کوئی جواب آپ کے پاس----

اس نے مومن کے گریبان کو پکڑ کر جھکڑتے چلاتے ہوئے کہا تھا----

فاحا سے ہے میرا تعلق کیوں کے وہ مجھے اچھی لگی ہے---- جیسے تم ذوئیشہ سے دستبردار نہیں ہو سکتے ویسے ہی میں فاحا سے دستبردار نہیں ہو سکتا--- معاملہ اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو----

اپنا گریبان چھڑواتے وہ پھنکارا تھا اس پر-----

رئیلی مجھے نا اب ہنسی آہ رہی ہے آپ نے تو اپنے ساتھ مجھے بھی ڈبو دیا۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے ایک مل نہیں رہی دو کو کیسے لائیں گے۔۔۔

اس نے طیش میں آہ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

میں ان دونوں کو سبی لے جاؤں گا ہمارے آبائی گھر دادو کے پاس اور وہاں انہیں ہم دونوں سے نکاح کرنا ہی ہو گا۔۔۔ اینڈ دیٹس فائنل۔۔۔۔

مومن نے اب کی بار نرم لہجہ اپنایا تھا۔۔۔۔

اگر وہ زندہ بچے گی تب ناں۔۔۔ بیربل نے خون خوار نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

بیربل۔۔۔ وہ اس کی افسردہ اور طیش بھری نظریں دیکھ کر چلایا تھا مگر مقابل نے دیکھنے کی اور پلٹنے کی بجائے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے اور کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

فاحا۔۔۔ سویرا راندھاوا اندر آئی تو سامنے خالی بیڈ دیکھ کر اسے آوازیں دی تھیں۔۔۔۔

پھر پورے ہوسپٹل میں دیکھا تھا وہ انہیں کہیں نہیں ملی تھیں۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اب کیسی طبیعت ہے ذوئیشہ کی ڈاکٹر صاحب--- پریشانی سے ٹہلتے حائسم نے آئی سی یو سے باہر آتے ڈاکٹر سے پوچھا تھا-----

شکر کریں خدا کا--- یوں سمجھیں نئی زندگی دی ہے آپ کی بہن کو اللہ نے---ناؤ شی از آؤٹ آف ڈینجر سٹومک واش کر دیا ہے--- کچھ دیر بعد ہوش بھی آہ جائے گا---

ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں کہا تھا----

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے--- مسز دراب نے بلند آواز میں کہا تھا-----

حائسم فاحا کمرے میں نہیں ہے پورے ہوسپٹل میں پتہ کروا لیا ہے وہ ڈونا کے روم میں بھی نہیں ہے کہاں جا سکتی ہے وہ-----

مسز راندھاوا پریشانی سے اس کی طرف آئیں تھیں اور خوفزدہ لہجے میں کہہ رہیں تھیں-----

ریلیکس آنٹی آپ پریشان مت ہوں میں پتہ کرواتا ہوں اس نے تسلی دیتے کہا تھا-----

پلیز حائسم میری مارشو کو ڈھونڈ دو پلیز وہ روتے ہوئے کہہ رہیں تھیں----

سویرا حوصلہ کرو پتہ چل جائے گا پریشان مت ہو اللہ خیر کرے گا--- مسز دراب نے انہیں کرسی پر بٹھاتے کہا تھا---

میں معزرت چاہتی ہوں کے آپ اس وقت خود پریشانی میں ہی اور میں اپنی پریشانی بھی لے کر آہ گئی----

انہوں نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ذوشی اب آؤٹ آف ڈینجر ہے انٹی میں پتہ کرواتا ہوں فاحا کا بلکہ مجھے پتہ ہے وہ اس وقت کہاں ہو گی آئی پرامس اگلے ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ یہاں ہو گی۔۔۔۔وہ ٹھوس لہجے میں کہتا موبائل پر نمبر ڈائل کرتا باہر نکلا تھا۔۔۔۔ جبکہ اس کا دماغ انتہائی حد تک کھول رہا تھا۔۔۔ اور غصے سے رگیں تنیں تھیں۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو ابدال تم ریڈی ہو۔۔۔۔ حمنہ نے کال کر کے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں مگر اگر میں پکڑا گیا تو میں تو پھنسوں گا ساتھ ساتھ تمہیں بھی پھنسواوں گا۔۔۔۔

اس نے صاف وارننگ دیتے کہا تھا۔۔۔۔

تم پاگل ہو جب ہم ہائنگ کر رہے ہو گے تو تمہیں بس اتنا کرنا ہے کے نشانہ لینا ہے اس کا کسی کو کیا پتہ کے اسے کس نے مارا ہے۔۔۔۔اور ویسے بھی یہاں تو کوئی ایشال کا دشمن ہے نہیں سوائے میرے تو ارسم کو کیسے شک ہو گا کے اس سب کے پیچھے میں ہوں بی کوز میں تو ہائکنگ پر ہوں گی۔۔۔۔

اس نے بے اطمینان زدہ لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے فائن صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میں اتنی ہڑبڑی میں آیا ہوں کیونکہ تم نے پرامس کیا ہے کے تم ذیشم سے میری شادی کرواؤ گی۔۔۔۔ دوسری بات اگر مجھ پر کسی کو زرا سا بھی شک ہو گیا تو میں فائر نہیں کروں گا۔۔۔۔ اور تم نے پلین بی پر عمل کر لیا نا۔۔۔۔۔ اگر کسی وجہ سے گولی نا چلا سکا تو۔۔۔۔۔

ابدال نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ ہو گیا ہے اگر کسی وجہ سے تم فائر نہیں کر سکو گے تو وہ پلین بی کے تحت سیدھا نیچے گرے گی۔۔۔۔۔اس نے قہقہہ لگاتے ہونٹوں کو سکیڑتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا ادھر دیکھو اس ماونٹین کی رائٹ سائڈ ڈاؤن ٹو ورتھ کھڑا ہوں میں تم کوشش کرنا اس لڑکی کو لیفٹ سائیڈ کی پوزیشن میں رکھو۔۔۔۔مجھے نشانہ لینے میں آسانی ہو گی۔۔۔۔

اس نے حمنہ کو اپنی طرف دیکھنے کو کہا تھا اور پوری بات سمجھائی تھی۔۔۔۔

اوکے میں کال ہسٹری کلئیر کر رہی ہو تم بھی کرو اور خیال رکھنا کوئی بھی گڑبڑ نا ہو۔۔۔۔

اس نے تنبیہی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔اور فون بند کیا تھا۔۔۔۔۔

حمنہ آہ جاؤ یار وئی آر ریڈی۔۔۔۔۔ ذیشم دور کھڑی حمنہ کی طرف دیکھتے اسے آواز دیتے کہہ رہی تھی۔۔۔

ریڈی ہو تم سب بھی---- حمنہ کے آتے ہی ارسم نے کیبل وائر کی بیلٹ کو کمر کے ساتھ باندھتے پوچھا تھا----

وئی آر الویز ریڈی---- سب نے یک زبان کہا تھا----

میں فرسٹ پر ہوں گا پھر ایشال، دین ارحام، دین ذیشم،دین ایحاب اینڈ لاسٹ میں حمنہ----اور ہم اسی سیکوینس میں چلیں گے----- ڈیورنگ ہائکنگ نا تو ہم رکیں گے اور نا ہی کوئی پانی پیئے گا چاہے گلا کتنا بھی کیوں نا سوکھ رہا ہو-----

اینڈ ون مورتنگ گائز اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی گرے گا تو ہم بھی ساتھ گریں گے----- بی کوز----

ساتھ آئے تھے ساتھ جائیں گے نہیں تو نہیں----

ارسم نے پہلے سب کو گائیڈ لائن دی تھی اور پھر لاسٹ لائن سب نے یک زبان دہرائی تھی----

ایحاب یو اوکے نا--- ارسم نے گم سم کھڑے ایحاب کو دیکھتے پوچھا تھا----

الویز اوکے---- اس نے مدہم مسکراہٹ سے کہا تھا----

گائیز ہماری نظریں جسٹ ٹارگٹ پر ہوں گی--- نیچے نہیں دیکھیں گے نا دائیں اور نا بائیں جسٹ فوکس دا وائز ہینڈل اینڈ فوکس دا ڈیسٹینیشن قدم جما کر رکھیں گے اور امیجن یہی کرہس گے کے

ہم بس زمین کے کسی مشکل حصے پر چل رہے ہیں--- یہ ذہن سے نکال کر کے ہم ماونٹین پر ہیں---

سو ون ٹو تھری--- اللہ اکبر-----

کہتے ہی ارسم نے کیبل وائر پر پاؤں رکھا تھا---پھر ایشال نے اپنے قدم رکھے تھے پھر ارحام پھر ذیشم پھر انحاب اور لاسٹ میں حمنہ----

اس وقت وہ چائنہ کے پانچ بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہوا شان پر تھے----اس پہاڑ پر چڑھنے کے لیے کیبل وائرز اور پتلی پتلی لکڑیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے --- اس پہاڑ کی خاصیت یہ ہے کے اس کو سر کرنے کے لیے کبھی تو کیبل وائرز پر چلنا پڑتا ہے اور کبھی پتلی پتلی لکڑیوں پر----- جو کے ہر سال تقریبا سو لوگوں کی جان لے لیتی ہے بے احتیاطی کی وجہ سے-----

سات ہزار ستاسی فٹ کی بلندی کا یہ راستہ دیکھ کر ہی اچھے اچھے لوگوں کا دل دہل جاتا ہے---اور کہیں کہیں سے یہ راستہ اتنا تنگ ہو جاتا ہے کے دونوں پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہیں ملتی---اس کو سر کرنے والے ہائکنگ سٹارز یوں کہا جا سکتا ہے کے ایک دفعہ موت کو ہاتھ لگا کر واپس لوٹتے تھے---- اور اس وقت وہ پانچوں بھی یہی کر رہے تھے----

Urdu Novels Ghar

گائیز ہم جتنا بولیں گے ہمارا انرجی لیول اتنا کم ہو گا اس لیے منہ کھول کر لمبے لمبے سانس لینے سے اجتناب کریں گے ہم ارحام نے کہا تھا----

فائٹلی وئی آر اون فورتاوڈنز فیٹ ہائٹ---- امحاب نے پیرا میٹر پردیکھ کر بتایا تھا----

مجھے پیاس لگ رہی ہے ارسم بس دو گھونٹ پانی پی لوں----ایشال نے کمر پر بندھی پانی کی بوتل کو پکڑتے کہا تھا----

ایک گھونٹ بھی نہیں پینا---- ارسم نے سخت لہجے میں کہا تھا---- جبکہ ایک ہاتھ میں موجود ہینڈی کیمرے سے اب وہ پورے راستے کی ان سب کی باتوں کی مووی بنا کر کیمرے میں ریکارڈ کر رہا تھا----

میری بیوی کو مت ڈانٹو ارسم ورنہ یہی سے دھکا دے دوں گا تجھے پھر تیری ہڈیاں بھی نہیں ملنی---- ہوا کے دباؤ میں ارحام نے تیز آواز میں کہا تھا---- اتنی فیٹ بلندی پر اتنی تیر آواز بھی مشکل سے سنائی دے رہی تھی----

میں ایسا کرتا ہوں کے تم دونوں کو ہی دھکا دے دیتا ہوں اوپر جا کر ہنی مون منا لینا پھر ویسے بھی تیری طرف بڑے حساب نکلتے ہیں-----

ارسم نے بھی چلاتے ہوئے کہا تھا----

Urdu Novels Ghar

ایشو موقع اچھا ہے جتنے حساب نکلتے ہیں ابھی بے باک کر لو قسمت ایسے موقع بار بار نہیں دیتی---- اس بار ایحاب نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

یار تم لوگ میرے دوست ہو یا دشمن--- ارحام نے دہائی دی تھی----

تجھ جیسے کتے کی دوستی سے بہتر ہے بندا لعنت بھیج دے خود پر---- ارسم نے اگلی وائر پر پاؤں رکھتے کہا تھا----

آرسم پانی--- ایشو ان کی بکواس سے بد مزا ہوتی اس بار پھر بولی تھی مگر آواز ارسم نے کم اور ارحام نے زیادہ سنی تھی----

جانم اس ٹائم اگر اکیلے ہوتے ہم تو میں ضرور تمہاری۔پیاس بجھاتا اپنے طریقے سے---- کنٹرول کرو--- ورنہ جو کبھی نہیں ہوا وہ ہو جائے گا---- کل بی بی سی نیوز کی اہم خبروں میں سے ایک خبر ہو گی--- چائنہ کے بلند ترین خطرناک پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہوا شان پر ایک پاکستانی جوڑے نے بڑی رومینٹکلی طریقے سے اپنا ہنی مون منایا---- اور کدو یہ نیوز گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں بھی آئے گی---- سوچو ذرا ہمارے بچے پھر ان کے بچے اور پھر ان کے بچے----

شٹ اپ ارحام اس کی فضول بکواس سن کر وہ مزید تپی تھی-----

کیسے کر لیتے ہو تم اتنی بکواس۔۔۔۔۔ آرسم جو کب سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔ افسوس سے سر ہلاتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

منہ سے۔۔۔۔ ارحام نے بے تکا جواب دیا تھا۔۔۔

میں تھک گئی ہوں۔۔۔ ذیسم نے کہا تھا۔۔۔۔

چھلانگ لگا دو چار لوگ پھر کاندھوں پر اٹھا کر قبرستان چھوڑ کر آئیں گے ساری تھکاوٹ دور۔۔۔۔۔ ارحام نے چڑایا تھا اسے۔۔۔

حد ہوتی ہے فضول گوئی کی۔۔۔۔ ذیسم تو اس کی بات سن کر ہی ڈر گئی تھی۔۔۔۔

اوہ ہیلو اگر ہم دونوں صحیح سلامت گھر نا پہنچی تو ہمارے پاپا کو ہم جیسی بیٹیاں لا کر کون دے گا۔۔۔۔

حمنہ نے شوخی سے کہا تھا۔۔۔

ہم انکل کو سمجھا دیں گے صبر سے کام لیں حوصلہ رکھیں۔۔۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے برائی کا خاتمہ ہوا اور آپ کی بیٹیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی حق دار قرار پائیں ارحام نے بتیسی نکالتے کہا تھا اور وہ سب کھلکھلا کر ہنسے تھے۔۔۔۔۔

ایک بار نیچے چلو پھر تم چاروں کی گردنیں ہم اپنے ہاتھوں سے مڑوڑیں گی۔۔۔۔ حمنہ اور ذیسم نے یک زبان کہا تھا۔۔۔۔

واٹ آہ جوک مینڈکیوں کو زوکام ہونے لگا ہے۔۔۔۔ ارسم نے فلق شگاف قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔ اور پھر سب ہنسنے لگے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو ایشو۔۔۔۔ ایشال کی پیلی پڑتی رنگت دیکھ کر ارحام نے کہا تھا۔۔۔

مجھے چکر آہ رہے ہیں حام وٹنگ فیل ہو رہی ہے اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ اور اب وہ پوری کانپنے بھی لگی تھی۔۔۔۔۔

ایشو۔۔۔۔ یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔۔ ارحام نے پریشانی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔مبادہ کہیں اس کا پاؤں ہی نا سلپ ہو جائے اور وہ اپنی زندگی سے ہاتھ ہی نا دھو بیٹھے۔۔۔۔۔جس کی سانسیں مدہم ہو رہیں تھیں اور اتنی ہوا میں بھی چہرہ پسینے سے تر۔۔۔۔جسم بری طرح لرز رہا تھا۔۔۔

میری آنکھیں بند ہو رہیں اس نے بند آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

تم نے کچھ کھایا تھا ایشو۔۔۔۔ ارسم نے پوچھا تھا۔۔۔جبکہ اب وہ ارحام کی باہوں میں جھول رہی تھی۔۔۔۔

وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔۔ ایحاب نے اس کی حالت دیکھتے پریشانی سے کہا تھا۔۔

ہونہہ ڈرامے۔۔۔۔ حمنہ نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

ویٹ ہیلی کو سگنل دیتا ہوں۔۔۔۔ آرسم نے پریشانی میں کہا تھا۔۔۔۔

نہیں بس ایک ہزار فیٹ تو رہ گیا ہے منزل کے اتنا قریب آہ کے ہم واپس نہیں مڑ سکتے۔۔۔۔۔ ارحام نے ایشال کی بیلٹ کو اپنی بیلٹ سے باندھتے اپنے پاؤں پر اس کے پاؤں رکھتے پوری طرح اس کو خود پر ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر ارحام تم کیسے اس کا بوجھ اٹھاؤ گے ایحاب نے کہا تھا۔۔۔

یہ بوجھ نہیں ہے ایحاب۔۔۔ زندگی ہے میری اور میری سانسیں۔۔۔اور سانسیں بوجھ نہیں ہوتیں اس نے لمبا سانس چھوڑتے کہا تھا۔۔۔۔۔

مگر ارحام۔۔۔۔

حمنہ آئی کین مینج۔۔۔۔ اس نے حمنہ کی بات کاٹی تھی اور وہ اندر تک سلگی تھی۔۔۔۔ کیسے وہ اسے ایک خوفناک پہاڑ پر لیے چڑھائی چڑھ رہا تھا۔۔۔۔ خود کے ساتھ اس کے وجود کو باندھے اور وہ کیسے بے ہوش ہوئی اس کی باہوں میں جھول رہی تھی۔۔۔۔ اس کا دل چاہا تھا کے ابھی اسی وقت ایشال کو اس کی باہوں سے کھینچ کر دھکا دے کر اچھال کر پھینک دے۔۔۔۔۔ اور پھر ایشال جہنم واصل ہو جائے اور اسے کبھی بھی نا نظر آئے۔۔۔۔۔۔

مگر ایسا ممکن ہی کب تھا۔۔۔ اس نے تو اس لیے اس کے جوس میں وومٹ اور نیند کی ٹیبلٹ ملائی تھی کے اسے چڑھائی پر چڑھتے ہی نیند آنے لگے اور ساتھ ہی چکر ائیں اور وومٹ بھی ہو اس کے پاؤں بری طرح سلپ ہوں مضبوطی نا رکھ سکیں اور پھر وہ لہرا کر زمین بوس ہو اور اس

کی ہڈیاں بھی نا ملیں۔۔۔ اور اگر ابدال سے چوک ہو جائے تو اس کا یہ پلان ورک کر لے۔۔۔۔مگر اب اس کا ایک پلان فیل ہو چکا تھا۔۔۔۔ اور ابھی تک ابدال کا بھی کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔۔۔ اسے اب غصہ آنے لگا تھا ابدال پر۔۔۔۔۔

گائیز وئی ریچ یس وئی ریچ۔۔۔۔۔ ارسم نے خوشی سے چلاتے اپنے ہاتھ میں پکڑا پاکستانی فلیگ لہرایا تھا۔۔۔

اللہ اکبر۔۔۔۔ سب نے یک زبان نعرہ لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

اور خوشی سے ایک دوسرے کو ہگ کیا تھا۔۔۔اخر کار ایک اور معرکہ انھوں نے سر کر لیا تھا۔۔۔ دنیا کا ایک اور خطرناک ترین پہاڑ اپنے نام کروا لیا تھا۔۔۔۔ایک دو تصویریں انھوں نے کھینچیں تھیں۔۔۔ جن میں ایشو بے ہوش تھی۔۔۔۔مگر ایز آہ میموری انہیں سیو رکھنی تھیں۔۔۔۔

ایشو۔۔۔۔ ایحاب اب اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ ہیلی کو سگنل دے دیئے ہیں آتا ہی ہو گا۔۔۔۔ ارسم نے کہا تھا۔۔۔ پھر کچھ دیر بعد ہیلی آہ گیا تھا۔۔۔ وہ چھ کے چھ اس میں بیٹھ کر اب نیچے جا رہے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کوئی نا کوئی تو کلو ضرور ہو گا اس شاپ میں۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ ساری لڑکیوں کا قتل ایسے ہی کرتا ہو یہاں لا کر۔۔۔۔۔فاحا نے اس شاپ کے اندر جاتے کہا تھا۔۔۔۔

سر اس کا اب بھی چکرا رہا تھا۔۔۔ ہاتھ میں سے ابھی بھی ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا۔۔۔۔مگر اس کا جنون اسے ٹکنے کب دے رہا تھا۔۔۔۔تب ہی بیماری کی پرواہ کیے بغیر ایک بار پھر سے خود کو خطرے میں جھونک رہی تھی۔۔۔۔۔

پوری شاپ خالی تھی بس ایک سائیڈ پر کچھ کاٹ کباڑ پڑا تھا۔۔۔۔ وہ ہتھوڑا بھی غائب تھا ہزار بار دیکھ لینے کے باوجود بھی اسے وہ وہاں نہیں ملا تھا۔۔۔۔اپنی تئیں پوری کوشش وہ کر چکی تھی۔۔۔۔ پوری شاپ خالی تھی۔۔۔۔مگر اچانک اس کی نظر زمین پر پڑی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر مومن کی شرٹ کا پھٹا ہوا ٹکڑا اٹھایا تھا۔۔۔

کچھ ملا۔۔۔۔ اسے اپنے عقب سے آواز آئی تھی۔۔۔۔۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

حائسم دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔۔۔۔ وہ بغیر اس کا جواب دیئے واپسی کے لیے مڑی تھی۔۔۔۔جب اس نے اس کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔۔

کیا سمجھتی ہو خود کو۔۔۔۔ کے جیسے چاہو گی جو چاہو گی جس نظر سے دنیا کو دیکھو گی دنیا ویسی ہی ہو جائے گی ہاں۔۔۔۔اس نے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے تند اور تیز لہجے میں اس پر

پھنکارتے کہا تھا۔۔۔ دماغ آؤٹ ہو گیا تھا اس کا اسے پھر وہیں دیکھ کر مطلب وہ باز نہیں آہ رہی تھی ابھی مکمل ٹھیک بھی نہیں ہوئی تھی اور پھر سے وہیں پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا میں اس وقت کسی بحث کے موڈ میں نہیں ہوں اس نے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں زرا احساس نہیں ہے خود سے جڑے رشتوں کا تھوڑا سا بھی احساس ہے وہاں سویرا انٹی کی کیا حالت ہو رہی تھی جنہیں تم بغیر بتائے دندناتی ہوئی یہاں آہ گئی ہو۔۔۔اور یہاں کیا ڈھونڈنے آئی ہو تمہیں کیا لگا تھا کے پولیس یہاں پر انویسٹیگیشن کے بعد کچھ چھوڑے گی۔۔۔چل کیا رہا ہے تمہارے دماغ میں

اس نے افسوس کرتے سر ہلاتے اس کے دماغ پر ہاتھ رکھتے ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں بھی اسی پولیس ڈیپارٹمنٹ کا حصہ ہوں۔۔۔ اگر تمہاری ٹیم یا تم میں اتنے گٹس ہوتے تو آج آئی جی انکل مجھے تمہاری ٹیم کا حصہ نا بناتے۔۔۔ اس نے حقارت آمیز نظروں سے اسے دیکھتے بلند آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

اور دوسری بات میری پھوپھو ہے نا تو میں جانو یا وہ تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ اوہ اب سمجھی تم کیوں یہ اچھے بننے کا ڈرامہ کر رہے ہو اس لیے کے وہ تمہیں رشتہ دے دیں۔۔۔اس لیے ان کے اردگرد اپنی اچھائی کا طلسم پھونک رہے ہو۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھوں کو نچا نچا کر نفرت آمیز لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں ہماری ٹیم میں شامل کرنے کے لیے بھی میں نے ہی آئی جی سر سے کہا تھا کیونکہ مجھ سے تمہاری یہ بلاوجہ کی اس کیس کے لیے تڑپ نہیں دیکھی جا رہی تھی۔۔۔اور تمہیں لگتا ہے کے میرا امیج اتنا خراب ہے کے مجھے تمہاری پھوپھو کے آگے اپنی اچھائی کے راگ الا پنے پڑیں گے۔۔۔ فاحا سلطان چوہدری تم سے نکاح کرنے کے لیے نا تو مجھے تمہاری آگے کسی اچھائی کو اپنانے کی ضرورت ہے اور نا ہی تمہاری فیملی کے آگے کسی اچھائی کے شو کی ضرورت ہے۔۔۔ تمہیں تو میں بغیر حاصل کیے ہی اپنے نام لکھوا چکا ہوں تم کس گمان میں ہو۔۔۔۔

جھٹکے سے کھینچ کر اسے اپنی گرفت میں ڈالتے اس کے چہرے کے پاس جھکتے

اس کے نچلے لب پر انگوٹھا رب کرتے گہری نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اپنی اوقات میں رہو حاسم ولید خان وہ دن دور نہیں جب اوندھے منہ گہری کھائی میں گر کر کمزور سانسیں لیتے پھرو گے۔۔۔۔ اس کا انگوٹھا جھٹکتے وہ پھنکاری تھی۔۔۔۔۔

اوقات دکھائی ہی کب ہے ہاں مگر فرصت سے ملوانے کا ارادہ رکھتا ہوں اور گہری کھائی میں کون گرتا ہے اور سانسیں کس کی مدہم ہوتیں ہیں یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔۔ چلیں اب۔۔۔۔

اس نے اس کے چہرے پر پھونک مارتے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

مرو بدتمیز ڈھیٹ انسان---- اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے دھکا دیتے وہ وہاں سے باہر نکلی تھی----

ساتھ مریں گے تم مجھ میں اور میں تم میں--- اور پھر صبح شام مریں گے ہر تنہائی میں---- جان لیوا اندھیرے میں معنی خیز سرگوشیوں میں----اس کی کلائی دبوچ کر اس کی کمر پر انگلی سے ویوز بناتے اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا کے اس کی کمر کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی---- اور پھر اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر ڈالتے وہ دوسری طرف آیا تھا اور بیٹھا تھا----جواباً وہ بس سو صلواتیں دل میں اسے سناتی دانت کچکاتی خاموشی سے گزرتے راستے دیکھنے لگی تھی---

ایک سیکنڈ اسے وہ شخص برداشت نہیں ہوتا تھا کجا کے وہ اس کے ساتھ سنہرے خواب دیکھ رہا تھا زندگی گزارنے کے اس کا دل چاہ رہا تھا گردن مروڑ دے اس کی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

احمد بھائی بتا رہے تھے کے نئی کیئر ٹیکر ہائیر ہوئی ہے آج----- بشام نے چاول منہ میں ڈالتے کہا تھا----

ہاں سات گھنٹے ہو گئے ہیں اب یہ نہیں پتہ کے مزید کتنے گھنٹے ٹکتی ہے---- مسز بشام نے نوالہ منہ میں ڈالتے کہا تھا----

تم کتنے پرسنٹ شور ہو۔۔۔ انہوں نے اب کھیرے کا ٹکڑا دانتوں تلے دباتے پوچھا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے پیرنٹس انتقال کر چکے ہیں اور وہ اپنے بھائی کے مستقبل کے لیے ہر حد تک جا سکتی ہے۔۔۔۔ دیکھو ایک تو وہ مجبور ہے اور دوسرا رشتے کے بندھن میں بندھی لاچار۔۔۔۔ اور یہ مجبوری اور لاچاری اچھے سے اچھے نازک مزاج انسان کو بھی اندر سے مضبوط بنا دیتی ہے۔۔۔۔ دیکھنے میں وہ نازک لگتی ہے مگر اندر سے دکھوں کی ماری چٹان ہے وہ۔۔۔۔اور مجھے لگتا ہے کے جب تک اس کا بھائی کچھ بن نہیں جاتا مارے مجبوری کے وہ یہیں پڑی رہے گی۔۔۔۔

مسز بشام نے گہری سوچ میں جاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ بات تو تم نے ٹھیک کہی رشتے وہ وہ کروا لیتے ہیں جو انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔ اب خود کو ہی دیکھ کو۔۔۔

نیپکن سے منہ صاف کرتے طنزیہ کہتے وہ ڈائننگ ٹیبل سے اٹھے تھے۔۔۔۔

پنکی کو دیکھنے جا رہے ہو۔۔۔۔ مسز بشام نے بھی اٹھتے ہوئے اس کا طنز اگنور کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ انہوں نے کہتے آگے کی طرف قدم بڑھائے تھے وہ بھی ان کے پیچھے چلنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔

دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے انہوں نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔اور اگلا منظر دیکھ کر ان دونوں نے تاسف سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

کیونکہ سامنے صوفے پر بیٹھی پنکی ٹوٹے کانچ کے ٹکڑے سے منتہا کے ہاتھوں کی بنی لکیروں پر کٹ لگا رہی تھی اور وہ چپ چاپ بیٹھی آنسو بہا رہی تھی بغیر کسی آواز کے جبکہ چہرے پر درد کے آثار نمایاں تھے۔۔۔

بھیا۔۔ بھابھی۔۔۔۔پنکی کانچ نیچے پھینکتی ان کی طرف بڑھی تھی اور پھر اپنے بھائی کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔۔ کسی نے تنگ تو نہیں کیا۔۔۔ انہوں نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ اس نے مجھ کو تنگ کیا یہ گندی ہے میرے ساتھ میرے روم میں رہتی ہے آئی ہیٹ ہر اس لیے میں نے اس کے ہینڈ خراب کر دیئے۔۔۔ اس نے برا سا منہ بناتے کہا تھا۔۔۔۔

جاؤ منتہا بینڈج کرو ان پر۔۔۔ مسز ہشام نے نرم لہجے میں اسکی طرف دیکھتے کہا تھا جس کے چہرے کے ساتھ ساتھ اس کے ہاتھوں کا بھی حشر بگڑا ہوا تھا۔۔۔۔

ن۔۔ن۔۔ نہیں میم میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔

بیٹا اگر تم جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو ہم کسی اور کو ہائر کر لیں گے تم تو ال ریڈی دکھی ہو تم فکر مت کرو ہم تمہارے بھائی کو بھی پڑھا---

نہیں نسر خیرات نہیں چاہیے نا میرے ماں باپ نے کبھی لی تھی اور نا ہی میں کبھی لوں گی---- محنت اور خون پسینے کا کما کر ہی کھاؤں گی--- ویسے بھی میں نے ان کی رپورٹس میں پڑھا ہے کے ان کو ایک ہی چیز ٹھیک کر سکتی ہے اور وہ یہ کے کوئی چٹان کی طرح ان کے ہر ظلم کے سامنے کھڑا ہو ڈٹ کر جب اگلا بندا کمزور نہیں پڑے گا تو یہ خود اپنے اعمال سے پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گیں----

اس نے بشام کی بات کاٹتے پنکی کی طرف دیکھتے کہا تھا جو اب بشام کی گود میں سر رکھے سو رہی تھی---

سر میں وعدہ نہیں کرتی مگر میں کوشش ضرور کروں گی انہیں زندگی کی طرف لانے کی اس نے ہاتھ سے رستے خون پر اپنی چادر کا پلو رکھتے کہا تھا----

ہممممم خوش رہو---- بشام نے پنکی کا سر تکیے پر رکھتے کہا تھا--- اور پھر منتہا کے سر پر ہاتھ رکھتے باہر نکل گئے تھے----

آؤ یہاں بیٹھو---- مسز بشام نے اسے صوفے پر بٹھایا تھا--- اور پھر سامنے ٹیبل پر پڑا فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر لائیں تھیں--- اور بیٹھ کر اس کے دونوں ہاتھوں کی بینڈج کی تھی----

کھانا کھایا تھا تم نے۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں مگر اب انہیں منتہا کی طرف ایک عجیب سا کھنچاو محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

کھانا بھجواتی ہوں کھا کر سونا اور دودھ بھی لازمی پینا۔۔۔ کاش تم مجبور نا ہوتیں۔۔۔۔

انہوں نے نرم لہجے میں اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ اور چلی گئیں تھیں۔۔۔۔ منتہا نے اس عورت کی جاتی کی پشت دیکھی تھی جو دھوپ چھاؤں جیسی تھی کبھی سخت تلخ مزاج اور کبھی نرم پیار اور محبت بانٹنے والی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

انہوں نے دو میڈیسنز ایک ساتھ لے لیں تھیں اس وجہ سے طبیعت اتنی خراب ہوئی اپنی ہاؤ ابھی تو وہ ٹھیک ہیں اور ہوش میں بھی آہ گئیں ہیں۔۔۔

ڈاکٹر نے بتایا تھا۔۔۔۔۔

کیا،مطلب دومیڈیسن میں کچھ سمجھا نہیں ارحام نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نیند کی اور وومٹ کی اور پھر یہ ہائیٹ پر بھی تھیں شکر کریں آپ نے بروقت ایڈمٹ کروا دیا ہے ورنہ بہت کچھ برا ہوجاتا۔۔۔ ڈاکٹر کہتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے ارسم وہ مجھ سے ناراض ہے اس رشتے کو ختم کرنا چاہتی ہے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کے وہ اپنی جان لے لے یہ کیا طریقہ ہے---- ارحام نے بے چینی سے کہا تھا ڈاکٹر کی بات سن کر----

ریلیکس ارحام اب ہمیں اس مسئلے کو بڑے کلئیر طریقے سے دیکھنا ہو گا--- مگر جہاں تک میں جانتا ہوں وہ یہ کے ایشو کبھی کبھی یہ میڈیسن یا خود کی جان لینے والی حرکت نہیں کر سکتی کچھ مسنگ ہے اس کہانی میں اس نے اپنی بئیرڈ کھجاتے بے تاثر لہجے میں کہا تھا----

کیا مطلب ارحام نے پوچھا تھا----

کچھ نہیں تم ایشو سے ملو میں بس ابھی آتا ہوں--- ارحام کو کہتے وہ ہوسپٹل کی لابی سے باہر آیا تھا کیونکہ ہوسپٹل کے اندر سب موجود تھے سوائے حمنہ کے---- اور اس کی غیر موجودگی ارسم کو زیادہ طیش دلا رہی تھی----

واٹ ریڈکلیس---- تم خود کو مرد ہی کیوں کہتے جاؤ چوڑیاں پہن کر بیٹھ جاؤ کہیں سکون سے----

وہ غصے میں بھڑک رہی تھی اس پر----

ہاں تو کیا کرتا۔۔۔ وہاں پولیس آہ گئی تھی۔۔۔ اور پھر جب میں نے تمہیں کہا تھا کے اس کی پوزیشن لیفٹ سائیڈ پر ہونی چاہیے تو تم خود وہاں کیوں کھڑی تھی تو کیا تمہیں جان سے مار دیتا۔۔۔ابدال اس سے زیادہ تیز چلایا تھا۔۔۔۔

تم اب میری نظروں کے سامنے مت آنا تمہاری وجہ سے سارا پلان برباد ہو گیا ڈفر۔۔۔۔ غصے سے کہتے اس نے فون رکھا تھا۔۔۔اور پیچھے کو مڑی تھی جہاں ارسم غیض و غضب سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تو ایشو کو اوور ڈوز تم نے کیا تھا۔۔۔۔ اس کی انکھیں قہر برسا رہیں تھیں۔۔۔۔

ثبوت ہے تمہارے پاس کوئی اس نے بھنویں اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

ابھی تمہاری گردن بس دائیں سے بائیں چٹخنے کی دیر ہے۔۔۔۔ پھر تم خود سارا سچ اگلو گی۔۔۔۔

وہ غرایا تھا اس کے چہرے پر۔۔۔۔

اچھا تو کیا تمہیں ایسا لگتا ہے۔۔۔ چلو ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح کم اون چٹخو میری گردن۔۔۔۔ میں اگر نا بولو تو ارحام میرا اور اگر بول پڑی تو ایشال راندھاوا کا۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنی گردن پر رکھ کر وہ پھنکاری تھی۔۔۔۔

اب تم سے ملاقات پورے ثبوتوں کے ساتھ ہو گی اور یاد رکھنا اس دن تمہارا منہ ہو گا اور میرے تھپڑ اس دن تمہیں افسوس ہو گا تمہارے ہونے پر بھی۔۔۔۔۔

اور رہی بات میری بہن کی زندگی کی خوشیاں چھیننے کی تو یاد رکھنا یہ سب تمہارے وہم خیال ہیں ارسم سلطان چوہدری منٹوں میں خاک کرنے کی استطاعت رکھتا ہے-----

اس کو پیچھے کو دھکا دیتے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے وہ چلے گیا تھا وہاں سے-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو ارسم---- سویرا راندھاوا نے ارسم کا پریشانی میں نمبر ملایا تھا---

جی پھوپھو کیا بات ہے آپ رو کیوں رہیں ہیں کیا ہوا ہے پھوپھو---- ارسم ان کی بھرائی آواز سن کر ہی بے چین ہوا تھا----

کچھ ٹھیک نہیں ہے ارسم مارشو پر کسی نے حملہ کیا ہے ڈونا پر بھی دونوں ہوسپٹل ہیں گو کے ٹھیک ہیں مگر مارشو پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے--- ادھر ذوئیشہ نے سو سائیڈ اٹیمپ کر لی ہے---- مجھے لگتا ہے وہ تم سے شادی ہی نہیں کرنا چاہتی شاید اسی لیے اس نے سو سائیڈ اٹیمپ کی ہے---- تم سے رشتے کا سن کر------مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا----انھوں نے روتے ہوئے کہا تھا----

کیا کہاں جا سکتی ہے فاحا---- اس نے تڑپ کر پوچھا تھا-----

فاحا میری بچی ارسم فاحا آہ گئی ہے میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں---- انھوں نے سامنے سے آتی فاحا اور حائسم کو دیکھتے کہا تھا اور فون بند کیا تھا---

مجھے لگتا ہے وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا اسی لیے اس نے سو سائیڈ اٹیمپ کی ہے----

اس کے کانوں میں لفظ گونجے تھے---- سویرا راندھاوا کے----

نو ذوئیشہ ولید خان اتنی جلدی نہیں ایسے کیسے خود کو دور کر سکتی ہو تم--- مجھ سے---اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے کن پٹی سہلائی تھی---- اور پھر چہرے پر تلخ مسکراہٹ سجاتے نمبر ڈائل کیا تھا موبائل پر---

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو ہاں ایسا کرو آج رات کی ٹکٹس کنفرم کروا دوں---- ہاں ٹھیک ہے چار گھنٹے بعد کی کروا دو---- اوکے بائے--- ارسم نے کہتے ہی فون رکھا تھا----

تو تم نے خود کشی اس لیے کی کے تمہیں مجھ سے کسی بھی قسم کا رشتہ منظور نہیں یا پھر اس لیے کے تم کسی اور کو---- نہیں نہیں ذوئیشہ ولید خان اتنی آسانی سے نہیں تمہیں کیا لگتا ہے تم اتنی آسانی سے مجھ سے پیچھا چھڑوا لو گی تو یہ تمہاری بھول ہے---- پہلے تو تم نے اپنے باپ کے کیے کا انجام بھگتنا تھا--- مگر اب تم اپنے حق میں برا کیے جانے کا انجام بھی بھگتو گی---- رفتہ رفتہ میں اپنے ظلم کی ہر حد پار کروں گا اور تمہیں سہنہ ہو گا----- ہر ستم میرا---- اس نے نفرت سے اپنی زبان سے ہر سلگا سلگا لفظ زہر کی طرح اگلا تھا--- مگر دل

بے قرار ہو رہا تھا تڑپ رہا تھا اس کی ایک نگاہ کے لیے اس کے وجود کو دیکھنے کے لیے----

اور کون جانے یہی بے تابیاں کسی کے لیے حیات اور کسی کے لیے مرگ بننے والی تھیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مارشو تم ٹھیک تو ہو ناں کہاں چلی گئ تھی مارشو پتہ ہے میں کتنا پریشان ہو گئ تھی----

سویرا راندھاوا نے آگے بڑھ کر اسے سینے میں بھینچتے اسے کے چہرے اس کے ماتھے کے بوسے لیتے کہا تھا----

پھوپھو میں ٹھیک ہوں بس طبیعت بھوجل ہو رہی تھی تو زرا باہر----

باہر نہیں گئ تھی آپ کی مارشو وہیں اسی جگہ دوبارہ پہنچیں ہوئیں تھی یہ خالی دماغ مخلوق----- انویسٹیگیشن کرنے اگر پھر سے کچھ ہو جاتا تو------

حائسم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا----

تم کون ہوتے ہو ہماری فیملی ڈسکشن میں گھسنے والے اور لیٹ می کریکٹ یو خالی دماغ میرا نہیں تمہارا ہے---- اس نے غصیلے لہجے میں کہا تھا ----

خبردار مارشو حائسم کو کچھ کہا تو--- بیٹا ہے وہ میرا اور فیملی کا حصہ بھی ہے بی کوز-----

بس پھوپھو اگر آپ اسے فیملی مانتی ہیں تو میں کبھی بھی پھر آپ کا حصہ نہیں بنو گی دور چلی جاؤں گی میں آپ سب سے----

اس نے کٹیلی نظروں سے حائسم کو دیکھتے رونے کے اندازمیں سویرا راندھاوا سے کہا تھا اور پھر پیر پٹختی وہاں سے چلی گئ تھی----

سوری حائسم وہ ایسی ہی ہے اگر اس کی بات بری لگی ہے تو میں سوری----

ارے نہیں انٹی اس کی کوئی بات بری نہیں لگتی ان فیکٹ وہ لڑتی جھگڑتی غصہ کرتی حق جتاتی اچھی لگتی ہے---- بلکہ دل کے بہت قریب لگتی ہے---- اب بس آپ جلدی سے میری اپیل پر منظوری دے دیں پھر اس پٹاخے کو میں خود سے سنبھال لوں گا----

اس نے آخر میں ہنستے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا تھا----

ہاہاہاہاہا حائسم ناٹ فئیر تم میرے سامنے میری مارشو کو پٹاخہ کہہ رہے ہو---- مسز راندھاوا نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

میری اتنی جرات کے پٹاخے کی توہین کرو--- اس نے بھی سینے پر بازو باندھتے شرارتی انداز میں کہا تھا----

اس کے سامنے کہنا پھر تمہیں کچا چبائے گی وہ---- وہ جاندار قہقہ لگا کر ہنسیں تھیں----

ویسے حائسم میں مارشو کے لیے بہت ڈسٹرب تھی کے نجانے کون ہو گا کیسا ہو گا جس کے ساتھ میری نازک سی بچی لائف شئیر کرے گی پتہ نہیں اس کا خیال رکھ پائے گا۔ بھی یا نہیں مگر اب میں مطمئن ہوں ایک بار آرسم سے بات کر لوں پھر تمہیں تمہاری امانت جلد سونپ دوں گی۔۔۔۔ انہوں نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میں انتظار کروں گا اپنی زندگی کے خوشگوار ترین لمحوں کا۔۔۔۔ اس نے طمانیت سے جواب دیا تھا ۔۔۔۔

خوش رہو جیتے رہو ہمیشہ مرادیں پاؤ۔۔۔۔ اللہ آسانیاں پیدا کرے تمہارے حق میں بھی اور اس کے حق میں بھی۔۔۔۔ آمین اس کا کاندھا تھپتھپاتے وہ فاحا کے کمرے کی طرف بڑھیں تھیں۔۔۔۔ وہ بھی مسکراتا ہوا ذوئیشہ کے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیا حرکت تھی ایشو۔۔۔۔ اس کے ہوش میں آتے ہی وہ اس پر برس پڑا تھا۔۔۔۔

کیوں میں نے کیا کر دیا اب۔۔۔۔ اس نے نقاہت زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

مجھ سے پرابلم تھا نا تمہیں میرے قریب ہونے سے پرابلم تھا نا تو خود کو کیوں تم نے اذیت دی۔۔۔۔ خود کو کیوں مارنے کی کوشش کی۔۔۔۔ کیوں اوور ڈوز لی تم نے ہاں اس سے اچھا

تھا مجھے مار دیتی۔۔۔ ارحام نے جھٹکے سے اسے کھینچ کر قریب کرتے غصیلے لہجے میں اس پر گرجتے کہا تھا۔۔۔۔

میں نے اوور ڈوز نہیں لی ارحام میں کیوں اپنی جان کی خود ہی دشمن بنوں گی مجھے نہیں پتہ تھا کے یہ سب کیسے ہوا۔۔۔اس نے اس کی گرفت میں مچلتے اس کے جان لیوا تیوروں پر اپنا لہجہ حتی الامکان نرم کرتے کہا تھا۔۔۔

تو تمہیں وومٹ اور نیند کی اوور ڈوز کس نے دی تم جانتی بھی ہو کتنی بلندی پر تھے ہم اگر زرا سا بھی تمہارا قدم لڑکھراتا یا پھر اگر میں پاس نا ہوتا تو سوچا تھا کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ امیجن میری سوچ کر ہی جان نکل رہی ہے۔۔۔۔

اس بار وہ دھاڑا تھا دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ ارحام میں نے جسٹ شیک پیا تھا ہائٹ پر جانے سے پہلے اور جس نے بھی کیا ہے میرے ساتھ یہ سب وہ تمہیں مجھ سے دور رکھنا چاہتی ہے اور کیا پتہ کہیں تم نے ہی تو۔۔۔۔۔۔کے میں مر جاؤ اور تمہیں اس رومان کے ساتھ

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔ تمہیں اتنی آسانی سے نہیں ماروں گا۔۔۔۔۔ وہ مار ماروں گا کے تمہارا ہر پل جان لیوا بل کھائے گا بھکے گا مسحور ہو گا اور پھر تپے گا میری قربت سے۔۔۔۔ اتنی آسانی سے ارحام طارق تمہیں خود سے مسدود ہونے نہیں دے گا۔۔۔۔ اس کی ناک کے ساتھ

ناک جوڑتے اس کی سانسیں ان ہیل کرتے پیچھے ہاتھ لے جا کر اس کی گردن کے بالوں کو پکڑتے اس نے اس کے جسم میں ایک سیکنڈ کی اپنی قربت اور اپنی نزدیکی سے لرزا طاری کر دیا تھا۔۔۔ اور وہ کانپ ہی تو اٹھی تھی اس کی جھلستی سانسوں کی تپش سے جو پورے چہرے میں سرخیاں گھول گئیں تھیں۔۔۔۔

ح۔۔۔ح۔۔۔حام پلیز۔۔۔ کوئی آہ جائے گا یہ ہوسپٹل ہے روم میں نہیں ہیں ہم۔۔۔۔ تھرتھراتے کاپنتے لبوں سے وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔

سو آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔ آتا ہے تو آئے۔۔۔ بھاڑ میں گئے سب۔۔۔ اس نے تنفر سے کہا تھا اس کے تھرتھراتے گلابی لبوں کو فوکس کرتے۔۔۔۔

ح۔۔۔۔ح۔۔۔حام۔۔۔۔ اس نے اس کی نظریں کڑے تیوروں کے ساتھ اپنے لبوں پر محسوس کرتے خشک ہوتے حلق سے زبان لبوں پر پھیری تھی۔۔۔۔ جبکہ اس کا دوسرا رینگتا ہاتھ کمر پر جان لیوا بہکی بہکی ویوز بناتا اس کے پور پور کو ہلا گیا تھا۔۔۔۔ سانس حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔ چہرے کے کئی رنگ سہم گئے تھے۔۔۔۔ وجود پل بھر میں سمٹا تھا۔۔۔۔۔ جب اس کے لب اپنے کان کے پاس محسوس ہوئے تھے تڑپ کر اس نے اس کے دونوں کاندھوں کو مضبوطی سے تھام کر شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ایشو مرنا نہیں کیا۔۔۔ ابھی سے دہل رہی ہو کانپ رہی ہو ابھی تو سفر شروع بھی نہیں ہوا سامان موت سنایا بھی نہیں۔۔۔ اس نے کان کی لو پر بھیگا لمس چھوڑتے دانتوں تلے پوری شدت سے دباتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا اور پھر کان کی پچھلی سائیڈ پر لب رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

ہیٹ یو حام آئی رئیلی ہیٹ یو اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑے اس میٹھے درد پر سی کرتی جان لیوا گستاخیوں پر حیا سے سرخ ہوتی نم آنکھوں سے اسی ستم گر کی پناہوں میں چھپتی وہ کانپتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

بدلے میں اس نے پوری شدت سے اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے اس کی گردن کے بال پیچھے کرتے گردن پر

پچھلی طرف بھیگے لمس چھوڑتے اپنے ساتھ ساتھ اس کی سانسوں کو بھی گرما رہا تھا وہ۔۔۔۔

حا۔۔۔حا۔۔۔۔حام کوئی آہ۔۔۔۔۔ اس نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے بڑی مشکل سے دھونکنی کی طرح چلتی سانسوں کے زیرو بم میں کہا تھا۔۔۔۔

جب ہی وہ ایک سیکنڈ کی بھی تاخیر کیے اس کے نرم گلابی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر پوری شدت سے جھکا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھوں کو اپنی گردن میں ڈال کر اس کے بالوں میں اپنا ہاتھ پھنسا کر اس کی رہی سہی جان بھی الجھن میں ڈال گیا تھا۔۔۔اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں الجھا کر اپنی ہر شدت سے اس کو آشنا کرتے اس کے لمس کو دھیرے دھیرے خود میں جذب

کرنے لگا تھا۔۔۔ اور وہ بھی اس کی محبت اس کے لمس میں چور ہو کر بھیگی نم آنکھوں سے اس کے لمس میں بہکتی اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔۔۔۔ اپنے ہونٹوں پر اس کی جوابی کاروائی کو محسوس کرتے گہرا مسکراتے وہ خود کو پر سکون کر کے اب اپنی سانسوں کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ گیا تھا۔۔۔اور وہ اس کی سانسوں کو خود میں جذب کرتی اٹھکیلیاں بھرتی اس کی خوشبو اس کے سحر کو قطرہ قطرہ اپنی رگوں میں انڈیلتی اس کے نچلی لب کو بری طرح کاٹ کر نرمی سے پیچھے ہوتی اب اس کے سینے میں چھپی لمبے لمبے سانس لیتی ہانپ رہی تھی۔۔۔۔ جیسے کسی میرتھن ریس سے بھاگ کر آئی ہو۔۔۔۔۔

آر یو اوکے کدو۔۔۔۔ اس کی باہوں کا گھیرا اپنی کمر میں تنگ ہوتے اس کی سانسوں کو منتشر ہوتے دیکھ اپنی محبت اور چاہت سے وہ خود بھی اسے اپنے آپ میں سموتے گھمبیر لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔نو۔۔۔۔ سر کو نفی میں ہلاتی حیا سے سرخ ہوتی وہ شرم کے سارے پہرے ہٹاتی مزید سمٹ گئی تھی اس میں۔۔۔۔

ابھی تو میرا کدو مجھے کہہ رہا تھا کے کوئی آہ جائے گا ہوسپٹل ہے اور اب خود ت۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا وہ اس کے ہونٹوں پر اپنا کانپتا ہاتھ رکھ گئی تھی جسے اس نے پل بھر میں اپنے ہونٹوں سے خراج بخشا تھا۔۔۔

حام جائیں آپ یہاں سے۔۔۔۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ اپنی سانسوں کو ہموار کرتی بولی تھی۔۔۔۔

جتنے پہرے بٹھانے ہیں بٹھا لو۔۔۔۔ ایک بار واپس چلو پھر یہ پہرے خود توڑوں گا۔۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھتے اس کے بالوں کو ٹھیک کرتے وہ گھمبیر سرگوشیاں کرتے اس کے پاس سے اٹھا تھا اور باہر چلے گیا تھا۔۔۔۔

کیوں میں پگھل جاتی ہوں حام آپ کی قربت میں کیوں میں خود پر پہرے نہیں بٹھا پاتی جبکہ میں جانتی ہوں کے آپ صرف اور صرف میری رسوائیوں کی وجہ ہیں نفرت ہے مجھے خود سے نفرت ہے ان کمزور لمحوں سے جو مجھے بھگا دیتے ہیں کمزور کر دیتے ہیں۔۔۔ ہیٹ یو حام۔۔۔۔ بٹ سٹل لو یو اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

دل کر رہا تھا خود کو غائب کر دے وہاں سے یا اپنی سانسیں کھینچ پھینکے جن میں سے اس کے طلسم کی خوشبو ابھی تک آہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ جادوگر تھا اور وہ اس جادو کی ایڈکٹڈ پلوں میں منٹوں میں سیکنڈوں میں وہ اس کے پور پور پر طلسم پھونکتا تھا اور وہ ان لمحوں کی قیدی بن جاتی تھی۔۔۔۔

مٹا رہی تھی مجھے طرزِ انتہا اس کی۔۔۔۔

میں کس کی جان بچاتی خود اپنی یا اس کی۔۔۔۔

اداس کس لیے رہتی تھی روٹھتی کیوں تھی---

کبھی نا کھلتی مجھ پر کوئی ادا اس کی-----

نہ میں نے کوئی سدا اس کو دی نہ وہ لوٹا----

میری انا کے مقابل ہی رہی انا اس کی----

میں اس کو خراج محبت ادا کروں گی ضرور----

زرا میں یاد تو کر لوں کوئی وفا اس کی----

وہ چند لوگ جو میری طرف تھے کیا کرتے---

ادھر تو ایک خدائی تھی ہمنوا اس کی------

♡♡♡♡♡♡♡♡

سر پتہ چل گیا ہے اس لڑکی کی تصویر میں نے سینڈ کر دی ہے آپ کو اور کوئی حکم میرے لائق---- فون پر موجود بندے نے کہا تھا اس سے-----

گڈ نہیں اور کوئی کام ہوا تو میں تمہیں لازمی بتاؤں گا رکھتا ہوں--- بیربل نے کہتے ہی فون رکھا تھا---اور پھر واٹس ایپ اون کر کے فون پر جگمگاتی ہنستی مسکراتی لڑکی کی تصویر دیکھ کر وہ کتنی دیر جاندار قہقہ لگاکر ہنستا رہا تھا-----

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ مریں گے سب مریں گے ایک ایک کر کے۔۔۔ اور پھر اینڈ پر تمہارا کوئی بھی اپنا تمہارے پاس نہیں بچے گا جسٹ یو اینڈ می۔۔

بیربل پلس ذوئیشہ ذوئیشہ پلس بیربل۔۔۔۔ اس نے ہونٹوں کو گول کرتے۔۔۔ تصور میں ہی ذوئیشہ کی تصویر آنکھوں کے سامنے لاتے فلائنگ کس اچھالی تھی۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔مگر سب سے پہلے یہ لڑکی مرے گی۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ بچاری۔۔۔۔ اس نے موبائل سکرین پر ابھری تصویر کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تم نے ایشال کی ڈرنک میں ڈوز ڈالی تھی۔۔۔۔ ذیشم نے حمنہ کے سامنے آتے پوچھا تھا۔۔۔

تم مجھ سے بیوقوفوں والے سوال مت پوچھا کرو۔۔۔ اس نے ناک چڑھاتے بھنویں اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو میرا اندازہ ٹھیک تھا۔۔۔ کیا تم کسی کو مارے بغیر اسے حاصل نہیں کر سکتی کیا تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے ڈبونا بند کرو گی۔۔۔۔ وہ حلق کے بل چیخی تھی۔۔۔۔۔

چچچچچچچچ۔۔۔ ڈئیر سسٹر کہاں درد اٹھ رہے ہیں اوہ تم سکئیرڈ ہو اپنے ریلیشن کی وجہ سے تو مجھے اتنا بتاؤ کیا تمہارا ریلیشن بن گیا ہے جو تم اس کے ڈوبنے سے خوفزدہ ہو۔۔۔۔ ارسم سلطان چوہدری تمہیں گھاس نہیں ڈالتا اور تم اس کے آگے آگے بچھ بچھ جا رہی ہو۔۔۔۔۔

اس نے حقارت آمیز لہجے میں اس سے ڈبل آواز میں چلاتے کہا تھا۔۔۔ جہاں کمرے کی سرگوشی میں اس کی آواز سے اچھا خاصا ارتعاش پیدا کر دیا تھا۔۔۔ ذیسم نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا جو ہر حد پار کر جاتی تھی اپنے جنون میں۔۔۔۔

اپنے بارے میں کیا خیال ہے کیوں دل جلا رہی ہو اپنا میری مانو تو ارحام کا خیال دل سے نکال دو وہ اب میرڈ ہے جبکہ ارسم کی لائف میں تو کوئی تیسرا نہیں ہے۔۔۔ ایک خالی مرد کی زندگی کو کیسے رنگوں سے بھرنا ہے میں جانتی ہو جبکہ تم تو اس کی زندگی کے رنگ اڑانے کی کوشش کر رہی ہو جو پہلے سے ہی رنگوں سے کھیل رہا ہے۔۔۔ اس نے انگلی نچا نچا کر اسے حقیقت کا آئینہ دکھاتے کہا تھا۔۔۔۔

میری مانو تو پیچھے ہٹ جاؤ اپنے لیے تم اب کچھ نہیں کر سکتی بہتر ہے میری زندگی کی خوشیاں بھی مت چھینو۔۔۔ اس بار اس نے لہجے کو نرم کیا تھا اس کی طرف دیکھتے۔۔۔۔

امپریسیو ویری امپریسیو۔۔۔ آئی لائک یور سپیچ۔۔۔ اب بات میری محبت کی نہیں ہے ڈئیر بہن۔۔۔۔اب بات مات کی ہے اس شکست کے مزے دار تماچے کی جو اتنی زور سے ارسم سلطان چوہدری کے منہ پر لگے گا کے سالوں تک نا وہ اس تھپڑ کی گونج بھول پائے گا اور نا ہی اس کے وحشت زدہ نشان کو اپنے گال سے مٹا پائے گا۔۔۔ وہ پتھر بن کر اس کے سامنے پڑوں گی کے وہ اوندھے منہ گرے گا اور پھر کبھی نہیں اٹھ پائے گا۔۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتی اس کے پیچھے آہ کر کھڑی ہوئی تھی اور پھر پیچھے سے اس کے کاندھوں کو تھام کر چٹانوں جیسے سخت الفاظ ادا کیے تھے ایک ایک لفظ پر زور دیتے-----

ہاہاہاہاہا تمہیں لگتا ہے تم ایسے کر پاؤ گی ان وہموں اور گمانوں میں سے باہر نکلو جن کو ساتھ لیے تم اپنے ساتھ مجھے بھی اجاڑ رہی ہو---- ابھی تو ارسم کے پاس تمہارے خلاف ثبوت نہیں ہیں اس کے باوجود وہ تمہاری حالت کیسے پتلی کر دیتا ہے--- سوچو حمنہ ذکااللہ اگر اس کو ثبوت مل گئے تو کیا تم سر اٹھا کر جی پاؤ گی----

اس نے اپنے کاندھے چھڑواتے جھٹکے سے اس کے پاس سے پیچھے ہوتے کہا تھا----

کوئی بات نہیں میں نا جی پائی تو ارحام ایشال اور ارسم ان تینوں کو بھی نہیں جینے دوں گی اگر میں مر گئی تو یہ تینوں بھی ساتھ مریں گے میرے-----

یک نا شد دو نا شد تین نا شد چار شد صحیح---- اور تم انجوائے کرنا ہمارے جنازے کو----

ویسے آئی نو دیٹ بہن سے زیادہ تم ارسم کے جانے پر رو گی مگر خیر کوئی بات نہیں تب بھی کفن کے پیچھے لپٹی میری لاش تمہاری خوشیوں کے ماتم پر کھلکھلا کر ہنسے گی ہاہاہاہاہا-----

زندگی سے بھرپور قہقہ لگاتی اپنے بال جھٹکتی اسے اندر تک سلگاتی وہ روم سے باہر نکلی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

Urdu Novels Ghar

اسحاب آر یو اوکے۔۔۔۔ وہ دوونوں ایشال کو روم میں چھوڑ کر اسحاب کے روم میں آئے تھے مگر کھڑکی کے پاس کھڑے بادلوں کو گھورتے اس کی نم آنکھیں دیکھ کر وہ دونوں ٹھٹھک گئے تھے۔۔۔۔

یس آلویز اوکے اس نے گردن میں ابھری ہڈی کو آنسوؤں کے ساتھ جھٹکے میں معدوم کیا تھا۔۔۔۔

یو مسڈ ہر۔۔۔۔ ارحام نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

بیڈلی۔۔۔۔ اس کی آواز میں نمی گھلی تھی۔۔۔۔

تم بھول نہیں سکتے اسے سمجھو وہ تمہاری لائف میں آئی ہی نہیں تھی کبھی۔۔۔۔ ارسم نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں بھول سکتا ارسم۔۔۔ ایک ہوتا ہے اپنے چاہنے والوں کا مر جانا اور ایک ہوتا ہے ان کا ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلے جانا۔۔۔

پہلے کیس میں وہ انسان کبھی واپس نہیں آئے گا یہ کہہ کر ہم اپنے آپ کو سمجھا لیتے ہیں۔۔۔۔جبکہ دوسرے کیس میں بھول جانا بلکل آسان نہیں جیسے کے میں۔۔۔۔ہم اس کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں لیکن اس کا درد نہیں بانٹ سکتے۔۔۔۔۔وہ درد جو مجھے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں سمٹا تھا۔۔۔ وہ درد جو اسے دیکھ کر میری آنکھوں میں سمٹا تھا۔۔۔۔ زندگی ہمیں

اتنے وحشتزدہ لمحات کیوں سونپتی ہے۔۔۔۔ کے بے بسی کی پرچھائیاں بھی غم میں تحلیل ہونے سے ڈرتی ہیں دور بھاگتی ہیں۔۔۔ اور غم بے حجاب کر دیتا ہے انکھوں کو بے بس کر کے۔۔۔

محبت قصور وار تھی یا میرے گرد اس کے پیار کی خماریاں۔۔۔ میں آج تک سمجھ ہی نہیں پایا وہ عطا تھی۔۔۔ رحمت، راحت، سکون قلب، اور پھر مجھ سے ایک پل میں سب چھن گیا۔۔۔

آج ایک ایسا بنجر درخت بن کر کھڑا ہوں جو خود کے غم کے لیے بھی کافی نہیں۔۔۔

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اپنی آواز میں گھلی نمی پر قابو پانے کی حتیٰ الامکان کوشش کرتے وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں خود کو بیان کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ابحاب۔۔۔ ارحام نے تڑپ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔ جبکہ ارسم کا جسم اندر تک تڑپا تھا اس کے غمزدہ لفظ سن کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے کسی طریقے سے وہ اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر لے آئے اور ابحاب کے سامنے کھڑا کر دے اور پھر پوچھے اس سے کے کیا ملا اسے میرے جیتے جاگتے بھائی کے اندر ویرانیاں بھر کے۔۔۔

دو گھنٹے میں فلائٹ ہے ہماری بتا دینا سب کو۔۔۔۔ ارحام کو ابحاب کو تسلیاں دیتے دیکھتے وہ اپنے اندر کے اشتعال پر قابو پاتے وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

ارحام میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ارسم کے جاتے ہی ارحام سے کہا تھا۔۔۔۔ اور ارحام بھی اس کی حالت کے پیش نظر چپ چاپ وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔۔

منتہا روحیل تمہاری کمی میری ہر سانس کے ساتھ مجھے آزماتی ہے کاش کے کسی راستے پر مجھے تم مل جاؤ سمیٹ لو میرے سارے دردوں کو۔۔۔۔ اس نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں سسکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کہہ کر گیا تھا شاعر وہ پرانا۔۔۔۔۔

مر جانا پر کبھی دل نا لگانا۔۔۔۔

اک نا سنی ہم نے مرتے گئے ہم۔۔۔۔

بہت پیار کرتے ہیں تم سے صنم۔۔۔۔

قسم چاہے لے لو خدا کی قسم۔۔۔۔

منتہا روحیل اس کا وہ جنون بن گئی تھی جو زہر بن کر رگوں میں اتر رہا تھا۔۔۔ اور ایسا جان لیوا زہر تھا جس کا علاج صرف اور صرف منتہا روحیل کا لمس تھا۔۔۔۔

ایحاب راندھاوا ایک ایسا پھول بن گیا تھا جو پتی پتی بن کر بکھر گیا تھا اب بس اس کا سوکھ کر ریزہ ریزہ ہونے کا عمل باقی تھا----

ایحاب راندھاوا جان رہا تھا محبت کیا ہے

وہ اس کی زندگی سے نکل گئی تھی اور وہ اپنے دل کو چیرتی ہوئی تکلیف کے باوجود لبیک کہہ رہا تھا---وہ بنا کسی قصور کے اس کی زندگی سے چلی گئی تھی اور وہ اس پر صبر کر کے اپنے ہی آنسوؤں میں بہہ رہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارسم کی کال تھی تین گھنٹے تک ان کی فلائٹ لینڈ کر جائے گی پھر وہ خود تم سے پوچھے گا آہ کر تمہیں مسئلہ کیا ہے کیوں تم بات نہیں مانتی میری----

سویرا راندھاوا نے ڈانٹنے والے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

آپ نے پارٹی بدل لی ہے ناں جو میرے دشمنوں سے ہاتھ ملائے گا میں کبھی اس سے بات نہیں کروں گی۔۔۔ اس نے روٹھے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اچھا تو حائسم تمہارا دشمن ہے۔۔۔ انھوں نے اس کے روٹھے روٹھے انداز پر اپنی ہنسی دباتے پوچھا تھا۔۔۔۔

دشمن پھر بھی ہضم ہو جاتے ہیں پھوپھو وہ مجھے زہر زہر ترین لگتا ہے اور وہ بس میرے سامنے نا آیا کرے جب سامنے آتا ہے تو دل کرتا ہے شوٹ کر دو اسے یا پھر چلتی ٹرین کے آگے دھکہ دے دو یا پھر۔۔۔۔

بس بس مارشو بہت بری بات ہے اب تم ارسم کے ہونے والے سالے کے لیے ایسے کہو گی۔۔۔۔

انہوں نے اس کا اتنا ملا جلا نفرت نامہ سنتے اس کی بولتی بند کرواتے اسے اگلی بات بتاتے کہا تھا----

واٹ سالہ میں سمجھی نہیں کچھ---- اس نے مارے تجسس کے پوچھا تھا----

ارسم حائسم کی بہن کو پسند کرتا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے اس سے انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

واٹ کیا ارسم شادی کے لیے مان گیا آہ پھوپھو کیسی ہے وہ کیا بہت کیوٹ ہے افکورس ارسم سلطان چوہدری کی پسند ہے کیوٹ تو ہو گی ناں---- آپ رشتہ لے کر گئیں پھوپھو کیا انہوں نے ہاں کر دی کیا وہ خوش ہیں کیا انہوں نے----

بس بس بریک پر پاؤں رکھو لڑکی میں رشتہ لے کر گئی تھی انہوں نے ہاں کر دی ہے مگر شاید لڑکی کی رضامندی نہیں اس لیے اس نے سو سائیڈ اٹیمپ کرنے کی کوشش کی مگر وہ بچ گئی ہے---- اسی ہوسپٹل کے ایک روم میں ایڈمٹ ہے وہ بھی----

انہوں نے تسلی سے اس کے سارے سوالوں کے جواب دیتے کہا تھا---

واٹ کیا حائسم کی بہن نے سو سائیڈ کی اور اس کے باوجود وہ مجھے لینے گیا تھا اور پھوپھو یہ بھی تو ہو سکتا ہے اس نے کسی اور ریزن کی وجہ سے سو سائیڈ کی ہو----

اس نے ان کی بات سنتے شروع میں حیران ہوتے اور پھر اخر میں تھوڑا لہجہ دکھی کرتے کہا تھا----

ہاں ہو سکتا ہے مگر یہ تو اس سے مل کر ہی پتہ چلے گا کے اصل بات کیا ہے---- انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا تھا---

آپ کہاں جا رہی ہیں سویرا راندھاوا کو باہر کی طرف قدم بڑھاتے دیکھ اس نے پوچھا تھا----

تمہاری اور ڈونا کی ڈسچارج سلپ بنوانے---- تم رکو آتی ہوں میں-----

انہوں نے نرمی سے کہا تھا اور باہر نکل گئیں تھیں۔۔۔۔

یاہو فائلی میں اپنے گھر چلی جاؤ گی۔۔۔ کہتے وہ اچھل کر نیچے اتری تھی۔۔۔۔۔

چلو فا۔۔۔۔۔ ہوں فا تو تم اس سست کچھوے کے لیے ہو۔۔۔۔۔ ہوں فا نہیں فاحا۔۔۔۔ چلو فاحا سست کچھوے کی بہن سے بھی مل ہی لیا جائے زرا دیکھو تو میرے شیر بھائی کو ٹکھرا کر کونسا پیس چنا ہے جس کے لیے زندگی تیاگ رہیں تھیں محترمہ۔۔۔۔ مگر جو بھی ہے دلہن تو تم میرے بھائی کی بنو گی۔۔۔۔ سیدھے طریقے سے نہیں تو فاحا سلطان چوہدری کے طریقے سے۔۔۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں کو جھاڑتے کہا تھا پھر پاؤں میں چپل اڑس کر رسیپشنسٹ پر گئی تھی۔۔۔۔

ایکسکیوزمی میم کین یو ٹیل می مس ذوئیشہ ولید خان کون سے روم میں ایڈمٹ ہیں۔۔۔ اس نے رسیپشنسٹ سے پوچھا تھا۔۔۔

یس میم رائٹ سائیڈ تھرڈ روم۔۔۔ رسیپشنسٹ نے بتایا تھا ۔۔۔ وہ اسے سمائل دیتی اس کے روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

ت۔۔۔تم۔۔۔تم۔۔۔ اس کا دروازے کو کھولتا ہاتھ اندر سے آتی آواز پر رک گیا تھا۔۔۔

ہاں میں۔۔ تمہیں کیا لگا یہ سب کر کے تم مجھ سے چھٹکارا حاصل کر لو گی۔۔۔
ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ اب بس مزید نہیں یہاں سے دور چلیں گے میں اور تم۔۔۔ تمہارے بھائی کی ناک کے نیچے سے چرا کر لے جاؤں گا تمہیں۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔

اندر سے آتی آواز پر فاحا ٹھٹھکی تھی۔۔۔

یہ آواز تو۔۔۔ اس کے ہاتھ کانپے تھے اور لفظ بھی چہرے کا رنگ ایک دم بدلا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

نہیں یہ وہ سیریل کلر نہیں ہو سکتا اس کی آواز تو بلکل اسی سیریل کلر سے مل رہی ہے----
اس کی روح تک کانپ گئی تھی وہ سب یاد کر کے وہ لمس یاد کر کے وہ درد وہ تکلیف یاد کر
کے جو اس دن مومن نے اسے دیئے تھے----
ایک بات یاد رکھنا ذوئیشہ اگر ارسم سے نکاح کیا تم نے تو کھال کھینچ کر چوراہے پر لٹکا دوں گا تم
دونوں کی---- وہ خونخوار آواز میں دھاڑا تھا----
ذوئیشہ کا پورا جسم کانپ رہا تھا-----اسے یقین نہیں آہ رہا تھا کے اس نعقاب کے پیچھے بیریل
کی آواز ہے تو کیا وہ زندہ ہے مگر مومن نے تو کہا تھا کے وہ مر گیا ہے----- ڈبڈباتی نظروں
کانپتے جسم کے ساتھ وہ بس قریب المرگ تھی----
کچھ دیر پہلے ہی تو حائسم اس سے بنا بات کیے اسے دیکھ کر چلا گیا تھا-- وہ جانتی تھی وہ ناراض
ہے اور پھر مسز دراب انہوں نے بھی اس کی صحت کی تسلی کرتے اس کی جھلک دیکھی تھی
اور بنا بات کیے چلی گئیں تھیں---- اس کی زندگی کے دو اہم حصے اس کی اس بیوقوفانہ
حرکت کی وجہ سے اس سے خائف تھے---اور وہ چاہتے ہوئے بھی کوئی اپنے حق میں صفائی

نہیں دے سکی تھی ان کو۔۔۔ کیونکہ جانے انجانے میں ہی صحیح وہ اپنے پیاروں کو تکلیف دے گئی تھی ان کا بہت بڑا نقصان کرنے جا رہی تھی وہ۔۔۔ ابھی اسی کشمش میں سوچ ہی رہی تھی کچھ کے باہر سے ڈاکٹر اوور کوٹ پہنے چہرے پر ماسک چڑھائے وہ اس کے روم میں آیا تھا۔۔۔

اور وہ تو اس کی سبز آنکھیں دیکھ کر ہی خوف زدہ ہو گئی تھی۔۔۔ حیرت بے یقینی سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں تھیں۔۔۔ اور پھر اس کی آواز نے اس کے یقین پر مہر ثبت کر دی تھی۔۔۔ اور اب مومن جو شادی کا سوال اس کے سامنے لے کر آیا تھا اور اسے اپنی جان تک لینے پر مجبور کر گیا تھا اب وہی سوال بیربل اس کے سامنے لیے کھڑا تھا۔۔ یعنی جن وسوسوں اندیشوں اور خوف سے وہ بھاگ رہی تھی ان ہی وسوسوں اور اندیشوں اور خوف نے جیسے اس کی زندگی موت سے کھینچ کر پھر سے اسے مشکل میں ڈال دیا تھا۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔ تم وہی سیریل کلر ہو ناں جس نے لاکھوں لڑکیوں کی جانوں سے کھیلا ہے۔۔۔ وہی ہو ناں جس نے مجھ پر اٹیک کیا تھا۔۔

وہ تیزی سے دروازہ کھولتی اس تک پہنچی تھی اور اس کے پیٹ پر ٹانگ ماری تھی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ دوسری ٹانگ اٹھا کر اسے ہٹ کرتی وہ پہلے ہی اس کے اگلے وار کے لیے سنبھل چکا تھا۔۔۔ جب ہی اس کی ٹانگ کو قابو کرتے ایک ہاتھ سے اس کی بازو مروڑ کر اگلے

ہی لمحے اس کی بازوؤں کو دبوچتے اس کی پشت کے ساتھ لگا کر اس کو بلکل اپنے قابو میں کر لیا تھا۔۔۔۔۔

چ۔۔۔۔چھ۔۔۔چھوڑ دو اسے۔۔۔۔ ذوئیشہ نے کانپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آہ فاحا سلطان چوہدری دی گریٹ سپائے۔۔۔۔ تمہاری تلاش میں بھٹکنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی مجھے تم تو خود چل کر میرے پاس پہنچ گئی ہو۔۔۔۔ اس نے شوخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی تمہاری تلاش میں بھٹکنے کی ضرورت نہیں پڑی تمہاری گردن اپنے ہاتھوں سے مڑوڑو گی۔۔۔۔ اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا رئیلی وہ لڑکی جو اس وقت میرے شکنجے میں جکڑی ہل بھی نہیں پا رہی وہ میری گردن تک پہنچے گی۔۔۔ وہ حقارت آمیز لہجے میں ہنسا تھا۔۔۔۔ سنو لڑکی اپنے بھائی کو صاف اور سیدھے لفظوں میں سمجھا دو ذوئیشہ صرف اور صرف مومن کی ہے اور اس کی ہی رہے گی۔۔۔۔اس سے دو سو فٹ کے فاصلے تک رہے وہ۔۔۔

اس نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

م۔۔۔م۔۔۔۔مگر تم تو بیربل ہو۔۔۔اور مومن تو کوئی اور۔۔۔۔ ذوئیشہ نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔

نہیں میں تو مومن ہی ہوں بیربل تو مر چکا ہے---- مومن سیریل کرائم کلر--- جس کے راستے میں کسی نے آنے کی کوشش کی تو وہ اس کی ہڈیاں چٹخا دے گا--- اس نے شروع میں کرخت اور پھر آخر میں چنگھاڑتے لہجے میں کہا تھا----

ذوئیشہ ولید خان ارسم سلطان چوہدری کی تھی اور رہے گی تم میرے بھائی سے اس کی محبت نہیں چھین سکتے----اس نے چیلنجنگ انداز میں کہا تھا----

تمہیں لگتا ہے تم اس ڈرپوک بزدل چڑیا کو مجھ سے بچا پاؤ گی جو اپنے خوف کے مارے فوت ہونے کو ہے--- اس نے اب فاحا کو گھما کر اس کی گردن پیچھے سے جھکڑتے دیوار کے ساتھ پن کیا تھا--- درد کی شدت سے اس کی آنکھیں لال ہوئیں تھیں مگر اپنا حوصلہ اور ہمت اس نے دونوں کو نہیں ہارنے دیا تھا--- ذوئیشہ کے آنسوؤں میں اب مزید روانی آئی تھی فاحا کی تکلیف دیکھ کر---- وہ جانتی تھی اس وحشی درندے بیربل کی پکڑ کتنی سخت ہے وہ یہ بھی جانتی تھی کے وہ جلاد زرا رحم نہیں کھاتا ظلم کرنے میں-----

وہ حائسم ولید خان کی بہن ہے ایک بہادر اور نڈر پولیس آفیسر کی بہن بزدلی اس کے خون میں نہیں ہے اس نے گردن کے درد کو برداشت کرتے کہا تھا---- بیربل کو اس کی آنکھوں میں چمک اور الفاظ کی مضبوطی زہر لگی تھی جب ہی اسے نیچے گراتے اس کی گردن پر پاؤں رکھا تھا غصے اور طیش میں----- فاحا کو لگا تھا اب اس کی شہہ رگ دب جائے گی----

پلیز اسے کچھ مت کہو چ۔۔۔۔چھ۔۔۔چھوڑ دو اسے ت۔۔۔۔ت۔۔۔ تم جیسا کہو گے میں ویسا ہی کروں گی۔۔۔ اس نے اپنی ڈرپ کی نیڈل کھینچ کر نکالتے بیڈ سے اترتے بیربل کے پاؤں میں بیٹھتے کہا تھا اور روتے ہوئے اس کا پاؤں فاحا کی گردن سے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

تم بھیک نہیں مانگو گی ذوئیشہ تم ارسم سلطان چوہدری کی ہونے والی بیوی ہو۔۔۔ فاحا نے گھٹی گھٹی آواز نکالتے کہا تھا۔۔۔ جب کے اس کے ہر لفظ کے ساتھ مومن کا پاؤں اس کی گردن پر گہری گرفت جما رہا تھا۔۔۔

واؤ نند اور بھابھی میں کیا پیار ہے مگر افسوس یہ پیار صرف چند پل ہی قائم رہ سکے گا جب ارسم کو ذوئیشہ کے کمرے سے اپنی اکلوتی بہن کی لاش ملے گی۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ پھر تو وہ اپنی بہن کی قاتل سے شادی نہیں کرے گا اور اور ذوئیشہ ہمیشہ کے لیے میری ہو جائے گی کیوں سویٹ ہارٹ ایک ہاتھ سے اسے کھینچ کر کھڑا کرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے برابر کھڑا کیا تھا اس نے ذوئیشہ کو اور وہ بری طرح خوفزدہ ہوتی اس کے لمس سے کراہیت محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

چھوڑو اسے ورنہ میں جان سے مار دوں گی تمہیں میرے بھائی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری یو بلڈی باسٹرڈ۔۔۔ اس نے پوری جان سے اپنی ٹانگیں چلاتے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود رہی تھی اس کی کوشش۔۔۔

چھڑوا کر دیکھ لو ہمت ہے تو۔۔۔ کہتے وہ اب ذوئیشہ کے لبوں پر انگھوٹھا رب کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ذوئیشہ مارو اسے دھکا دو دور ہو جاؤ۔۔۔ فاحا کو اب اس روتی بلکتی خود کو حالات کے سپرد کرتی ذولشہ پر غصہ آہ رہا تھا۔۔۔۔

ہاں نا ذوئیشہ مارو مجھے کم اون ہٹ می۔۔۔ ذوئیشہ کا بے جان ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پر مارتے وہ کہہ رہا تھا۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔ فاحا اس نے کبھی مکھی بھی نہیں ماری ہو گی جو مجھے مارے گی یہ۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ خیر اس کے ہونٹوں کو ایک خراج بنتا لیے وہ دے لوں میں تم بس ہمارے ہوٹ لمحے انجوائے کرو۔۔۔۔

بے تاثر لہجے میں کہتے وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔۔

رکو۔۔۔ کیا چاہتے ہو تم۔۔۔ فاحا نے درد سے بلبلاتے چیختے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ ہیزبل کے ماتھے پر ناگوار بل آئے تھے اس نے خود کو کمپوز کرتے پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ سے شادی۔۔۔ بے تاثر جواب دیا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں ہو سکتی کچھ اور چاہیے تو وہ بتاؤ اب کے اس کی آواز مشکل سے نکلی تھی۔۔۔۔

انٹرسٹنگ تم ڈیلنگ کرنا چاہ رہی ہو مجھ سے ذوئیشہ کو دھکا دے کر دور پھینکتے فاحا کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھا کر اب وہ اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔۔

یہی سمجھ لو۔۔۔۔ میں اپنے بھائی کی خوشی کے لیے ہر حد تک جا سکتی ہوں۔۔۔ اس کی سخت گرفت کو کمر پر محسوس کرتے وہ اب اس درد سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرنے کے لیے اور ذوئیشہ کو اس درد سے نجات دلانے کے لیے مفاہمت پر اتر آئی تھی۔۔۔۔

کچھ بھی کرو گی۔۔۔۔ اس کی کان کی لو کو انگلی اور انگوٹھے کے درمیان پکڑ کر اپنا پورا زور لگا کر اس نے بری طرح مسل ڈالا تھا۔۔۔۔ کے وہ کراہ اٹھی تھی اور آنسو برداشت کے باوجود بہنے لگے تھے۔۔۔۔

ہاں تم چاہو گے تو میں تمہیں بے نعقاب نہیں کرو گی پولیس کے سامنے۔۔۔۔ تم چاہو گے تو سب کچھ کروں گی مگر میرے بھائی نے اتنے سالوں بعد کسی کی خواہش کی ہے اسے اس کی خوشی دے دو۔۔۔ ماما بابا کے جانے کے بعد تو وہ کبھی خود کے لیے جی ہی نہیں پایا

پلیز۔۔۔۔ذوئیشہ کو چھوڑ دو۔۔۔۔

اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔ ذوئیشہ نے اس بہادر لڑکی کی جرات کو سلام کیا تھا جو بغیر کسی ڈر کسی خوف کے اتنی اذیت کے باوجود اس سے آخری حد تک لڑنے کو تیار تھی۔۔۔

ٹھیک ہے ذوئیشہ دی تمہیں۔۔۔ مگر اس کے بدلے میں مجھے تم چاہیے ہو۔۔۔ بولو کرو گی مجھ سے شادی میں مومن ہوں ایک ہجڑا نا مرد کیا تم مجھ سے نکاح کرو گی۔۔۔ اس نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اپنے دماغ میں اگلا تانا بانا بنا تھا اور پھر بڑی تیزی سے اگلی چال چلتے اس کے سامنے اپنی بات رکھی تھی۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔کیا تم نا مرد ہو۔۔۔ فاحا نے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔ وہیں ذوئیشہ کی سماعتوں پر بھی بم گرا تھا۔۔۔۔

کیوں تمہیں میری آواز سے نہیں لگا۔۔۔ کے میں ایک ہجڑا دوسری جنس نا مرد کھسرا ہو۔۔۔۔ اس نے فاحا کو زمین پر پھینکتے گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھتے تالی بجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

فاحا کو خوف آیا تھا اس سے۔۔۔ یہ طے تھا کے وہ ہمیشہ سے بہادر رہی ہے بہت بہادر نڈر بھی مگر اسے ہمیشہ اس تیسری جنس سے ایک عجیب قسم کا خوف آتا تھا اکثر سگنلز پر کھڑے بہت سے ہجڑے کبھی اس کی گاڑی کے پاس آہ کر اپنے مخصوص انداز میں بھیک مانگتے تھے تو وہ کتنی دیر اپنی آنکھیں بند کیے رکھتی اپنے کانوں میں انگلیاں دھنسا دیتی تھی تاکہ وہ انہیں دیکھ نا سکے ان کی آواز سن نا سکے اور جب کبھی اکیلی ہوتی تھی گاڑی ڈرائیو کرتے تو سگنلز آنے سے

پہلے گاڑی کے شیشے چڑھا دیتی تھی اور چاہ کر بھی گاڑی سے باہر نہیں دیکھتی تھی۔۔۔ مگر اب وہی تیسری جنس اس کے بلکل قریب بیٹھی اس کے اوسان خطا کر رہی تھی۔۔۔

پہلے وہ جتنا بہادر بنی اس سے لڑ رہی تھی اس سے مفاہمت کے راستے نکال رہی تھی اب اس کا سچ جان کر اتنا ہی ڈر سہم کر اس سے پیچھے کو کھسکتی دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

بیربل نے اس کے جسم میں لغزش واضح دیکھی تھی اور پھر اس کی آنکھوں میں اپنے لیے خوف اور نفرت دیکھتے اس نے اس کے قریب جاتے کھینچ کر تھپڑ مارا تھا اس کے منہ پر کے ذوئیشہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کو دبایا تھا اپنے منہ میں۔۔۔۔ جبکہ فاحا نے کانپتے ہوئے اپنا چہرہ اپنے گھٹنوں میں دیتے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اسے لگا اب اس کا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔

میرا کیا قصور ہے میں نے خدا سے نہیں کہا تھا مجھے ہجڑا پیدا کرے نفرت ہوتی ہے مجھے لوگوں کی آنکھوں میں اپنے لیے کراہیت محسوس کرتے دیکھ کر بتاؤ تم بھی نفرت کر رہی ہو نا مجھ سے۔۔۔ ہاہاہاہاہا پر تمہاری نفرت کے باوجود میں پاور فل ہوں کیونکہ تم مجھ سے دو جذبے ایک ساتھ رکھ رہی ہو نفرت اور خوف۔۔۔۔

اس نے اس کو بالوں سے پکڑ کر اس کا سر اونچا کر کے کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

پ---پ---پلیز جاؤ یہاں سے فاحا نے بمشکل سانس لیتے کہا تھا جبکہ خوف سے اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اب---

اوکے--- کاندھوں کو اچکاتے وہ اس کے بال جھٹکے سے چھوڑتے اسکے پاس سے اٹھا تھا اور ذوئیشہ کا ہاتھ پکڑا تھا اپنے ہاتھ میں----

ذوئیشہ کو کہیں نہیں لے کر جاؤ گے تم--- وہ اپنا خوف بھلائے اپنے بھائی کی خوشی کے لیے لڑکھڑاتی اٹھی تھی---

تم کو تو خوف آہ رہا ہے نا مجھ سے ویسے بھی ہماری ڈیل فائل نہیں---

مجھے منظور ہے تم جیسا کہو گے ویسا ہی ہو گا--- بس تم ذوئشہ کو چھوڑ دو--- اس نے کانپتے ہاتھوں سے ذوئیشہ کا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑوایا تھا--- اور اس کی بات کاٹی تھی----

میں کیسے مان لوں تم سچ کہہ رہی ہو اور تم میرے ساتھ کوئی دو نمبری نہیں کرو گی---- بیربل نے اطمینان زدہ لہجے میں کہا تھا----کیونکہ وہ اب دو دو لڑکیوں کے دماغ سے کھیلنے جا رہا تھا--- یعنی اب وہ ایک تیر سے دو دو نشانے لگانا چاہ رہا تھا----

تمہیں کونسی گارنٹی چاہیے کانپتے لفظ فاحا کے منہ سے نکلے تھے----

تمہارے مرے ہوئے ماں باپ کی قسم اور اگر تم اپنی بات سے مکری تو انہیں قبروں میں تمہارے بھائی کی قبر کھدوا کر اسے جہنم واصل کروں گا---

اس نے حتمی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مجھے اپنے مرے ہوئے ماما بابا کی قسم ہے مومن میں اپنی بات سے نہیں پھروں گی میں تم سے نکاح کروں گی مگر میری بھی ایک شرط ہے اس کے بعد تم کبھی کسی لڑکی کا قتل نہیں کرو گے۔۔۔ کبھی ذوئیشہ کی طرف مڑ کر نہیں دیکھو گے۔۔۔۔میرے بھائی کی خوشی پر میری زندگی قربان۔۔۔۔ اس نے ہچکیوں سے روتے ہوئے بیربل کے چہرے سے گھن کھاتے کہا تھا۔۔۔۔

دی ضمانت کیا یاد کرو گی۔۔۔۔ چلو اب ثبوت دو میری باہوں میں آہ کر مجھے اپنی بات کا۔۔۔۔

اس نے دونوں بازوؤں پھیلا کر فاحا کو اپنی طرف بلوایا تھا۔۔۔۔

نہیں یہ تم۔کیا کر رہی یو مت کرو ایسا فاحا پلیز۔۔۔ چھوڑ دو بیربل اسے ذوئیشہ نے کہا تھا۔۔۔

فاحا کو بیربل کی طرف بڑھتے دیکھ کر کیونکہ وہ جانتی تھی کے وہ مومن نہیں بیربل ہے۔۔۔۔

آئی ول ڈو ایوری تنگ فور مائی برادر۔۔۔ روتے ہوئے اس نے پلٹ کر ذوئیشہ کی طرف دیکھا تھا اور پھر کانپتے وجود کے ساتھ بیربل کے گلے لگی تھی۔۔۔ جسے بیربل نے تنفر سے اپنے وجود کے ساتھ بھینچتے اس کی کمر پر چٹکی بھرتے اس کے گرد جان لیوا گرفت کرتے اسے مزید اذیت دی تھی کے وہ چیخ اٹھی تھی۔۔

کیا ہوا بے بی قربانی دی ہے تو بھگتو بھی اب۔۔۔ کل تم اپنی پھوپھو کو لے کر ہمارے گھر آؤ گی رشتہ مانگنے۔۔۔ اگر کل تم نا پہنچیں تو ذوئیشہ بھی تمہیں اپنے گھر نہیں ملے گی۔۔۔ کل رشتہ کنفرم ہونے کی خوشی میں ہی تمہارے لبوں کا جام بھی پیئوں گا وہ بھی تمہاری پھوپھو کے سامنے ایک بار پھر سے اس کی کمر کے پاس چٹکی بھرتے جھٹکے سے اسے خود سے دور پھینکتے کہا تھا اس نے پھر وسلنگ کرتا ذوئیشہ کی طرف دیکھتا آنکھ ونک کرتا وہ وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔۔۔

ذوئیشہ منہ پر ہاتھ رکھے زور زور سے رو رہی تھی۔۔۔۔ فاحا نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔اور پھر اس تک پہنچی تھی۔۔۔۔

ششش چپ ذوئیشہ کچھ نہیں کہے گا وہ اب تمہیں تم میرے بھائی کی امانت تھی ہو اور رہو گی۔۔۔ اس نے اس کے آنسو صاف کرتے اس کو گلے سے لگاتے کہا تھا جبکہ وہ خود بھی رو رہی تھی۔۔۔۔

ت۔۔۔ت۔۔۔۔تم نے غلط کیا تم نے اس کو ضمانت کیوں دی اپنی وہ گندا ہے۔۔۔ ہی ہرٹس می ہی ہرٹس یو وہ مومن نہیں ہے وہ بیربل ہے مرا ہوا بیربل وہ مار دیتا ہے سب کو بیربل مومن ارسم سب گندے ہیں۔۔۔۔ وہ نازک جان پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔۔

ارسم بھائی گندے نہیں ہیں ہی لوز یو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے تمہیں خود میں سمیٹ لیں گے بچا لیں گے تمہیں ان سب سے۔۔۔۔ اس نے آس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میں بچ کر کیسے خوش رہ سکتی ہوں جب کے میں جانتی ہوں کے بدلے میں ارسم کی بہن کی زندگی ہی برباد کر رہی ہوں۔۔۔۔ اس نے چیختے ہوئے کہا تھا فاحا سے الگ ہوتے ہوئے۔۔۔۔

تم قسم کھاؤ ذوئیشہ تم یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گی۔۔۔ اس نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔

میں کسی کو مشکل میں نہیں ڈال سکتی فاحا تم اور تمہارا بھائی دور رہو مجھ سے میری وجہ سے سب مصیبتیں پیدا ہوتیں ہیں بچپن میں اگر میں اپنے ماں بابا کو اس جوکر کو دیکھ کر گاڑی روکنے کا نا کہتی تو آج شاید وہ زندہ ہوتے ہمارے ساتھ ہوتے۔۔۔۔ اوراب میری وجہ سے تم بھی مصینت میں آہ گئی ہو مت کرو ایسا جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے تقریبا ہاتھ جوڑے تھے اسکے سامنے۔۔۔۔

میں فیصلہ کر چکی ہوں ذوئیشہ تم ہمارے خاندان کی عزت بنو گی ہر حال میں۔۔۔۔اور اگر تم نے یہ بات کسی کو بتائی تو میں خود کو جان سے مار دوں گی ۔۔۔ فاحا نے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی جماتے کہا تھا۔۔۔۔

تم سمجھ کیوں نہیں رہی فاحا وہ۔۔۔۔

تم سمجھو ذوئیشہ بات صرف تمہاری نہیں ہے بات ان لاکھوں لڑکیوں کی ہے جن کی جان داؤ پر لگی ہے تم نہیں جانتی وہ کتنا بڑا سیریل کیلر ہے تم نہیں جانتی وہ کتنی بے دردی سے لڑکیوں کو مارتا ہے اگر میری ایک زندگی برباد ہونے سے لاکھوں لڑکیوں کی جانیں بچ سکتیں ہیں تو مجھے منظور ہے۔۔۔ دیکھو ذوئیشہ لڑکیوں کو بہت بری طرح سے مارتا ہے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے کان کاٹ دیتا ہے اور وہ کتنی اذیت سہتیں ہوں گی یہ تکلیف آج میں نے محسوس کی ہے وہ تو کب کا تمہیں بھی ایسے مار چکا ہوتا مگر تم کو اس نے کیوں نہیں مارا یہ میں سمجھ نہیں پائی اور اگر تم سے محبت کی وجہ سے اس نے تمہیں نہیں مارا تو وہ تم سے دستبردار کیوں ہوا مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا۔۔۔اس نے اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔ک۔۔کیا وہ یہ سب مطلب وہ حائسی والا جو کیس ہے اس میں یہ۔۔۔ اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے فاحا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

بس تم وعدہ کرو تم جو کچھ بھی آج ہوا کسی کو نہیں بتاؤ گی اگر بتایا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی۔۔۔ اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات ارسم بھائی برے نہیں ہیں بہت اچھے ہیں۔۔۔ تم بس ایک بار میرے کہنے پر ان پر ٹرسٹ کر کے دیکھو۔۔۔ دیکھنا ذوئیشہ یہ جو تم میں لیک آف کونفیڈنٹ ہے اور یہ جو ڈر ہے ناں یہ مضبوط سہارا ملتے ختم ہو جائے گا۔۔۔ پلیز ٹرسٹ می۔۔۔۔

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیتے اس کا ہاتھ دباتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ برے ہیں ہرٹ کرتے ہیں مجھے میری نیک پر ہرٹ کیا تھا مجھے دیکھتے ہی غصہ ہو جاتے ہیں فاحا مجھے مومن کہتا ہے مجھ سے شادی کرو مجھے بیربل کہتا ہے مجھ سے شادی کرو مجھے ارسم کہتا ہے مجھ سے شادی کرو سب کے سب مجھے ٹارچر کر کے مجھ پر زبردستی حکم ڈالتے ہیں سب۔۔۔ مجھے بتاؤ فاحا میں کیا کروں میں نے کوشش کی خود کو ختم کر دوں میں مری بھی نہیں۔۔۔۔ اور سانس لیتے ہوئے مر مر کر میں تھک گئی ہوں ہر روز ایک نئی موت منڈلاتی ہے میرے سر پر روز روز کے مرنے سے بہتر ہے ایک بار مر جاؤں مگر کیسے۔۔۔۔۔ اس کے لفظوں میں چھپا درد تلخی اور زندگی سے ہارا احساس فاحا نے دل سے محسوس کیا تھا۔۔۔۔

تو اس کا مطلب اس نے خود پر ہوتے ٹارچر کی وجہ سے خودکشی کی وہ کسی اور کو پسند نہیں کرتی۔۔۔۔ فاحا نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

بلکل بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ دیکھو ذوئیشہ بیربل مر گیا ہے تم نے بتایا۔۔۔۔ جو ابھی آیا تھا مومن تھا وہ۔۔۔۔ وہ خود بتا کر گیا ہے سیریل کلر۔۔۔۔ ایسے میں ایک بچے ارسم بھائی۔۔۔ کوئی بے وقوف بھی ہو گا تو وہ تمہیں یہی مشورہ دے گا کے ایک سیریل کلر کہ

بجائے تم ارسم بھائی کو چنو۔۔۔ دیکھو میں ان کی سائیڈ نہیں لے رہی مگر میں تمہیں سمجھا رہی ہوں کیا تم مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

اس نے بڑے مان سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اس کے سمجھانے کا انداز اس کی باتوں کا انداز ذوئیشہ کو اس میں منتہا کی جھلک نظر آئی تھی اگر آج منتہا اس کے پاس ہوتی اس کے ساتھ ہوتی تو وہ بھی اسے ایسے ہی سمجھاتی۔۔۔۔۔

ہاں میں ٹرسٹ کرتی ہوں تم پر۔۔۔۔ اس نے بھیگی آنکھوں سے فاحا کی طرف دیکھتے کہا دل میں سوچتے ہوئے کے اگر فاحا ارسم کی بہن ہے اور اس میں احساسات ہیں تو کہیں نا کہیں ارسم میں بھی احساسات اور انسانیات ہو گی اور شاید یہ اس کا وقتی غصہ ہو۔۔۔۔

میں وعدہ کرتی ہوں تم سے ذوئیشہ بھائی کبھی بھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچائیں گے بس تم میرے بھائی کو بہت پیار دینا۔۔۔ بچپن سے لے کر اب تک انہوں نے بس ذمہ داریاں ہی اٹھائیں ہیں ان کی اپنی دلی خواہشیں کہیں دور جا پڑی ہیں اپنی زندگی کی بجائے ہر وقت ہماری خوشیاں ڈھونڈتے رہتے تھے وہ اور اب بھی ایسے ہی ہیں تم بس ارسم بھائی کو ان کے حصے کی ہر خوشی دکھانا دکھ سکھ میں ان کا سایہ بن کر رہنا جتنی محبت دو گی بدلے میں وہ تم پر جان وار دیں گے ایسے ہیں میرے بھائی۔۔۔۔۔ بابا کے بعد میرے پاس اس دنیا کا سب سے حسین

تحفہ---اس نے بھرائی آواز میں اس سے اپنے بھائی کی خوشیاں مانگی تھیں--- جبکہ بدلے میں وہ سر ہلا گئی تھی----

پتہ ہے تم مجھے بہت کیوٹ لگی ہو بلکل کانچ کی نازک گڑیا جیسی جسے ہاتھ لگانے کا بھی ڈر ہو کے وہ کہیں منہدم نا ہو جائے--- اور میں ہمیشہ سے ایسی بھابھی چاہتی تھی جس کو سب دیکھیں تو دھنگ رہ جائیں--- ویسے ارسم بھائی کی پسند کی داد دینی پڑے گی----

اس نے پرجوش لہجے میں کہا تھا----

مگر فاحا تم وہ نکاح نہیں----

بس ذوئیشہ میں اپنی زبان سے نہیں پھر سکتی میں نے اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی قسم کھائی ہے--- اور پلیز اس بات کو یہی ختم کر دو----

اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا----

فاحا تم یہاں ہو--- میں پورے ہوسپٹل میں ڈھونڈ رہی تھی تمہیں--- سویرا راندھاوا نے دروازہ ناک کرتے ہی اندر آتے کہا تھا---

ذوئیشہ کیسی ہو بیٹا طبیعت کیسی ہے---- وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھے پوچھ رہیں تھیں اور دل میں اسے اور اس کی خوبصورتی کو سراہا تھا---

میں ٹھیک ہوں انٹی--- اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا---

دیکھیں پھوپھو میری بھابھی کتنی پیاری ہیں---- فاحا نے خوش ہوتے کہا تھا----

ماشاءاللہ بہت بہت زیادہ پیاری ہے ہمارے ارسم کی پسند جو ہے----- انہوں نے نظر اتارتے لہجے میں کہا تھا----

اچھا بیٹا اب آپ ریسٹ کرو پھر ملتے ہیں جلد انشاللہ آہ جاؤ مارشو---- وہ مسکراتی ہوئی ذوئیشہ سے کہتیں فاحا کو آنے کا اشارہ کر کے چلی گئیں تھیں----

اوکے ذوئیشہ ڈرنا بلکل نہیں میں سنبھال لوں گی انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا--- بی بریو---- اس کے چیکس پر چٹا چٹ پیار کرتے وہ بھی باہر نکل گئی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ زمین پر نیچے سوئی ہوئی تھی---- گٹھری بنی ہوئی جب پنکی قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی تھی---- پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے چہرے کو نفرت سے دیکھا تھا----

اور پھر اپنی کارؤائی شروع کر دی تھی----- اپنی پوری کاروائی کرنی کے بعد اس نے اس کے کانوں کے پاس اتنی زور سے تالیاں بجائیں تھیں کے وہ ڈر کے مارے اٹھ گئی تھی مگر پھر اگلے لمحے اس کا وجود حرکت کرنے سے بھی قاصر ہوا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

بے یقینی سے اس نے اپنے وجود کو دیکھا تھا اور پھر خود اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے آپ کو چھپایا تھا۔۔۔ زرد چہرے کے ساتھ اٹھ کر بیڈ کی طرف بڑھی تھی کے پنکی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس زمین پر پٹخا تھا۔۔۔۔

مجھ سے کیسی شرم میں تو تمہاری جیسی لڑکی ہی ہوں۔۔۔ اس نے اس کے وجود پر استہزائیہ نظریں گھاڑتے کہا تھا۔۔۔۔

ملنتہا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں خود کو دیکھا تھا۔۔ جس کے جسم کے سارے کپڑے لمبی لمبی کترین بن کر اس کے جسم پر جھول رہے تھے۔۔۔ اور اس کا جسم عیاں ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی اپنی ہی بے بسی پر کتنی ہی سسکیاں نکلیں تھیں۔۔۔ ایک بار پھر ہمت کر کے وہ اٹھی تھی۔۔۔۔

اچھا جاؤ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔ پنکی نے حقارت آمیز قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر کانپتے ہاتھوں سے بیڈ شیٹ کی چادر کھینچ کر خود پر اوڑھی تھی۔۔۔اور بے آواز آنسوؤں سے سسکنے لگی تھی کیسی آزمائش تھی جو اس کے جسم کے کپڑے بھی کھینچ گئی تھی۔۔۔۔

نہیں نہیں ا خخخخ نہیں مجھے نہیں دیکھنا تم گندی ہو۔۔۔۔۔ بھا۔۔۔۔۔۔۔بھا۔۔۔۔۔۔۔بھا۔۔۔۔۔۔۔چ۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔۔ چھوڑ۔۔۔۔۔۔ گندی۔۔۔۔۔ ابھی منتہا نے خود پر چادر لپیٹی ہی تھی کے پنکی حلق کے بل اپنی پوری جان لگا کر چلائی تھی۔۔۔۔ شور کرنے لگی تھی اور رات کے سناٹے میں اس کی آوازوں کی گونج نے اچھا خاصا گھر کا خوابی کا ماحول تابناک کر دیا تھا۔۔۔۔ بشام اور مسز بشام جو کچھ دیر پہلے ہی سوئے تھے اچانک سے پنکی کی آنے والی آوازوں پر ہڑا بڑا کر اٹھے تھے۔۔۔۔

کیوں کر رہی ہو مجھے گندا چ۔۔۔چھ۔۔۔۔چھوڑو مجھے میری شرٹ چھوڑ دو۔۔۔۔ مت اتارو میری شرٹ۔۔۔۔۔ وہ پھر سے چیخی تھی۔۔۔۔

منتہا نے ڈبڈباتی نظروں کانپتے جسم کے ساتھ بڑی بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔ جب ہی ہانپتے دوڑتے مسز بشام اور مسٹر بشام کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔وہ دوڑ کر ان کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا بھا کی جان۔۔۔۔ کانپتی پنکی کو گلے سے لگاتے بشام نے پوچھا تھا۔۔۔۔

اس ۔۔۔اس۔۔۔ نے اپنے کپڑے پھاڑے اور پھر میری شرٹ اتار رہی تھی۔۔۔۔پنکی نے آگے بڑھ کر منتہا کی چادر ایک دم کھینچ کر پرے پھینکی تھی کے مسٹر بشام نے ایک دم منتہا

کے جسم پر لٹکتے پھٹے کپڑوں سے عیاں ہوتے وجود کو دیکھتے اپنی نظریں نا صرف موڑیں تھیں بلکہ خود کا بھی رخ بدلا تھا----

وہ اپنے آپ کو اپنے بازوؤں سے چھپاتی اب ہچکیوں سے رونے لگی تھی---- جب ہی مسز بشام نے آگے بڑھ کر اس کے وجود پر چادر ڈالی تھی-----

تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے ساتھ---- اس کے وجود پر چادر کے پڑتے ہی مسٹر بشام اپنے ہاتھ کی مٹھیوں کو بھینچے غصے سے مڑے تھے اور ایک زناٹے دار تھپڑ منتہا کے منہ پر جڑ دیا تھا----

م---م--میں نے کچھ نہیں کیا سر می----میں سو رہی تھی یہاں نیچے انہوں نے سیسزر کے ساتھ میرے کپڑے کاٹے اور پھر خود ہی چیخنے لگیں میں قسم کھاتی ہوں سر---

روتے ہوئے اپنے آپ کی گواہی دیتے وہ ہاتھ جوڑے کہہ رہی تھی----

شٹ اپ---- پہلی فرصت میں نکالو اسے یہاں سے یہ مجھے صبح تک میری بہن کے پاس دکھنی نہیں چاہیے---- غصے اور تنفر سے مسز بشام کو کہتے وہ وہاں سے چلے گئے تھے-----

کیوں کر رہی ہو ایسا---- مسز بشام نے ڈبڈباتی نظروں سے پنکی کی طرف دیکھتے پوچھا تھا----

ب---بھابھی وہ وہ میرے ساتھ گندا کر رہی تھی---- گندا ک---کر---کر رہی تھی مجھے----- ہاہاہاہاہا---- دوبارہ سے اپنے خول میں مقید کرتے وہ ہنس رہی تھی----

تم چینج کر لو منتہا۔۔۔ انہوں نے روتی کانپتی منتہا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر کرٹن کے پیچھے پڑے اس کے ہینڈ کیری سے اس کے کپڑے نکال کر اس کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔ اور وہ کانپتے ہاتھوں سے کپڑے لیے باتھ روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

مسز بشام نے ایک نفرت بھری نگاہ پنکی کے اوپر ڈالی تھی جو بیڈ پر لیٹی ٹانگ پر ٹانگ رکھے اپنے پاؤں کو جھولا رہی تھی۔۔۔اور پھر باہر جانے کے لیے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

کب آہ رہا ہے وہ۔۔۔۔ اس نے اپنے سوال سے مسز بشام کے چلتے قدم گویا پتھر کی طرح کر دیئے تھے۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔ کتنی دیر خاموشی کے وقفے بعد وہ اتنا ہی کہہ پائیں تھیں۔۔۔اور دروازے سے اپنا ایک قدم باہر رکھا تھا۔۔۔

بڑی ڈھیٹ ہڈی ہے آپ میں خیر پھر یہ شو بھی کبھی ختم نہیں ہو گا۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر وہ ان تک پہنچی تھی ان کے کمر پر ہاتھ رکھ کر انہیں باہر کی طرف دھکا دے کر پھینکا تھا اور پھر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔

ان کا پیٹ زور سے سامنے لگی ریلنگ پر لگا تھا۔۔۔۔ کے وہ کراہ اٹھیں تھیں۔۔۔۔ مگر پیٹ پر ہاتھ رکھے اپنے درد کو برداشت کرتے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے وہ کمرے میں گئیں تھیں۔۔۔ جہاں بشام سگریٹ کے کش لگاتے بری طرح چکر کاٹ رہے تھے کمرے میں۔۔۔۔

اس لڑکی کو میری بہن کے کمرے سے نکالا ہے یا نہیں میں سمجھ گیا یہ تمہاری چال ہے ناں اور کتنا رسوا کرو گی تم اس معصوم کو۔۔۔۔ اس تک پہنچتے پیچھے سے اس کے بال گدی سے کھینچتے وہ اس کے منہ پر چلائے تھے۔۔۔۔

اہ بشام۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔درد سے ان کی جان فنا ہوئی تھی۔۔۔۔تب ہی بشام نے انہیں بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔۔

میں اسے کہیں نہیں بھیجوں گی آپ کو سمجھ کیوں نہیں آ رہا وہ ٹھیک ہے وہ یہ سب بس اس کی وجہ سے کر رہی ہے اپ۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ میرے سامنے اس واقع کو دہرانے کی جرات کیسے ہوئی تمہاری۔۔۔۔ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مسٹر ہاشم نے اسے تھپڑ دے مارا تھا۔۔۔۔

آپ کو فیکٹس کیوں نہیں نظر آتے بشام وہ یہ سب اس کو یہاں سے نکالنے کے لیے کر رہی ہے وہ چاہتی نہیں ہے کے کوئی اس کے پاس رہے وہ بس ٹارچر کرنا چاہتی ہے سب کو وہ ٹارچر کر رہی ہے مجھے آپ کو اس معصوم کو۔۔۔۔ انہوں نے گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں تم سب معصوم آج سے دو سال پہلے بھی میری بہن تمہاری نظروں میں غلط تھی آج بھی وہ تمہاری نظروں میں غلط تم یاد رکھنا خوش وہ نہیں رہی تو تمہاری سانسوں کو بھی مسل ڈالوں گا۔۔۔ اس کی گردن پر گرفت بڑھاتے وہ اشتعال سے پھنکارے تھے۔۔۔۔۔

نہیں یقین نا آپ کو مجھ پر چلیں میرے ساتھ ابھی اسی وقت۔۔۔ وہ ان کا ہاتھ پکڑتی ان کو کھینچ کر کمرے سے باہر لائی تھی۔۔۔۔

کیا اب بھی تم میں غیرت نہیں ہے کب چھوڑ کر جاؤ گی اور کب اپنی منحوس شکل دکھانا بند کرو گی۔۔۔پنکی نے تنفر سے ہاتھ میں پکڑا ڈیکوریشن پیس منتہا کی طرف پھینکتے کہا تھا۔۔ جب وہ کپڑے چینج کر کے باہر نکل کر آئی تھی۔۔۔۔

اور وہ کانچ کا ڈیکوریشن پیس اس کے بروقت پیچھے ہونے سے اس کے قدموں پر ڈھیر ہوا تھا۔۔۔ باہر کھڑے ہشام اور مسز ہشام نے اس کی تیز چیختی کی آواز سنی تھی۔۔۔۔

مسٹر ہشام افسوس سے سر ہلاتے اپنے کمرے میں دوبارہ چلے گئے تھے۔۔۔۔

آج تم نا اپنے اوپر کچھ اوڑھ کر لیٹو گی اور نا نیچے کچھ بچھاؤ گی۔۔۔پنکی نے اگلا حکم جاری کیا تھا۔۔۔

ٹھنڈے فرش پر وہ اس کو بغیر کوئی جواب دیئے لیٹ گئی تھی اپنا بلینکٹ اور میٹرس سائیڈ پر کرتے۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔پنکی قہقہ لگا کر ہنسی تھی ۔۔۔۔ اس کی بے بسی اور مجبوری اور ڈھٹائی پر۔۔۔۔ باہر کھڑی مسز بشام کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔۔۔ مگر وہ بے بس تھیں۔۔۔۔ ان کی آنکھوں کے سامنے وہ لمحات لہرائے تھے جب وہ کبھی منتہا کی جگہ پر تھیں اور اس گھر میں آئیں تھیں۔۔۔۔

وہ منتہا کے لیے کچھ نہیں کر سکتیں تھیں وہ بے بس تھیں۔۔۔کیونکہ جو پنکی دکھا رہی تھی مسٹر بشام بس وہی دیکھ اور سن رہے تھے ۔۔۔۔ وہ الٹے قدموں چلتیں واپس کمرے میں ائیں تھیں۔۔۔۔

اب بھی آپ یقین نہیں کریں گے کے یہ سب۔۔۔۔۔

کیا یقین کروں ہاں بولو کیا یقین کروں۔۔۔۔ میری بیمار بہن اگر یہ سب کر رہی ہے تو وہ صرف اور صرف تنہا رہنی چاہتی ہے کیونکہ جو زخم اس کو ملے ہیں وہ کبھی بھی ان زخموں کو بھلا نہیں پائے گی اور یہ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے ہے۔۔۔۔۔

اس پر گرجتے برستے اسے اپنے ہاتھ سے دھکا دے کر راستے سے پیچھے ہٹاتے وہ سگریٹ اور لائٹر پکڑ کر روم سے باہر نکل کر سٹڈی روم چلے گئے تھے۔۔۔

بہت پچھتائیں گے آپ ایک دن بشام ۔۔۔ مسز بشام نے اپنے بہتے آنسوؤں سے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کل کا کیا سین ہے---- ڈونا نے فاحا سے کال پر پوچھا تھا----

تم ٹھیک ہو---- فاحا نے پوچھا تھا----

ہاں میں ٹھیک ہوں---- مجھے لگتا ہے فاحا ہمیں اپنی ہیلتھ کی پروا کیے بغیر رات دن ایک کر کے اس کلر کو پکڑنا ہے--- تو آئی تنک ہمیں اپنی ٹیم کو صبح سے جوائن کرنا چاہیے---- ڈونا نے اپنا ارادہ بتایا تھا اسے----

ہمم تم ٹھیک کہہ رہے ہو صبح ملتے ہیں پھر---- کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا اس نے پھر کال ڈسکنکٹ کی تھی---

یااللہ یہ کیسی ازمائش میں ڈال دیا ہے مجھے اب کیا ہو گا---- کیسے میں روکو گی یہ سب----

اور وہ مومن---- اس کا نام لیتے ہی فاحا کے لب تھرتھرا گئے تھے-----

پھر ائینے کے سامنے جا کر اپنی کمر سے شرٹ ہٹا کر دیکھا تھا دو جگہ اس حیوان نے چٹکی بھری تھی اور دونوں جگہ ہی سفید کمر پر نیل پڑے ہوئے تھے-----

اس نے ہاتھ لگا کر اپنے زخم کو ٹچ کیا تھا اور درد کی شدت محسوس کرتے اپنے لب بھینچے تھے----

بی بریو فاحا تمہیں یہ کرنا ہو گا اس شخص کے لیے جس نے ساری زندگی تمہاری خوشیوں کے لیے ہلکان کی ہے اور اب تمہاری باری ہے تمہیں اپنے بھائی کی خوشیوں کے لیے بہادر بننا ہو گا

تمہیں اس ملک کی بیٹیوں کو ایک ظالم کے چنگل سے بچانے کے لیے آزاد کروانا ہو گا تم نے اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی قسم کھائی ہے کے تم مومن سے نکاح کرو گی تو تمہیں ایسا ہی کرنا ہو گا۔۔۔۔

اپنے بہتے آنسوؤں کو روکتے اس نے کہا تھا۔۔۔۔۔

صبح سب سے پہلے مجھے حائسم اور ڈونا کو اس کیس کے متعلق ایسے شکوک میں مبتلا کرنا ہے کے وہ اصل پوائنٹ پر پہنچنے کی بجائے کسی اور پوائنٹ کی طرف مڑ جائیں۔۔۔۔ مجھے انہیں ٹریپ کرنا ہو گا ہر حال میں۔۔۔۔

اس نے اگلا لائحہ عمل سوچا تھا۔۔۔۔

حائسم۔۔۔۔ اس کے لبوں سے اچانک یہ لفظ ادا ہوئے تھے۔۔۔۔ فون پر حائسم کا نمبر بلنک ہوتا دیکھ کر۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ اس کا دل ہی نہیں چاہا اس کی کال اگنور کرنے کو جب ہی پوری بیل ہونے سے پہلے فون اٹھایا تھا۔۔۔

فا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ اس نے اس کی آواز سنتے ہی تڑپ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

فاحا نے سامنے آئینے میں موجود اپنے بہتے آنسوؤں کو دیکھتے خود کی سسکی کو اندر ہی دبایا تھا۔۔۔

نجانے کیوں مگر اس کا دل اس وقت شدت سے چاہ رہا تھا کے وہ سب کچھ اسے بتا دے اس

کے ساتھ اپنا درد بانٹے---- اور وہ بڑے مان سے اس کے درد کو سمیٹ لے----مگر وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی وہ لڑتی تھی اس سے اس سے نفرت کرتی تھی مگر اس کے باوجود وہ اسے اپنے سارے دکھ درد سنانا چاہتی تھی اس کے دل نے شدت سے ایک انجانی انگڑائی لے کر حائسم ولید خان کے لیے نرمی برتی تھی جس پر وہ خود بھی مطمئن تھی----

ہاں میں ٹھیک ہوں---- اس نے اپنی نمی گھلی ہوئی آواز پر قابو پاتے کہا تھا----

فا تم رو رہی ہو نجانے کیوں میرا دل پریشان ہے جیسے تم کسی مصیبت میں ہو---- اس کی بھاری نمی گھلی آواز سنتے اپنے بیڈ پر لیٹا حائسم تڑپ کر اٹھا تھا----

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے بس فلو کی وجہ سے ہے--- اس نے حائسم کی تڑپ محسوس کرتے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکی دبائی تھی---- وہ چاہ کر بھی نہیں بتا سکتی تھی اسے اور اس وقت وہ شدت سے یہ بھی چاہ رہی تھی کے وہ سب کچھ اس پر آشکار کر دی کیسی عجیب سچویشن میں پھنسی ہوئی تھی وہ----

گہرا سانس لو فا---- حائسم نے شدید خواہش سے کہا تھا---- اور وہ جیسے ان لمحوں کے طلسم میں جھکڑ چکی تھی اس کے کانوں میں جیسے ہی اس کی آواز پڑی تھی--- وہ خود کو ڈھیلا چھوڑ کر ایک لمبا گہرا سانس لے گئی تھی---- اس کی خواہش پوری کر گئی تھی----

اس کے سانس کی آواز سنتے ہی حائسم نے بھی گہرا سانس لیے تھا---

مسڈ یو بیڈلی فا۔۔۔ ان سانسوں کی ایک دوسرے کے قریب نزدیکی میں بہت جلد چاہتا ہوں الجھانا چاہتا ہوں خود کو تم میں اور ہر رات الجھنا چاہتا ہوں تم میں۔۔۔۔ اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

فاحا کی دھڑکنیں ایک دم سے ساکت ہو کر رواں ہوئیں تھیں اور دل بے ترتیب دھک دھک دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔ ایسا کبھی ممکن نہیں ہو گا۔۔۔۔ اس نے کانپتے لفظوں سے کہا تھا اور کال ڈسکنکٹ کر کے موبائل پاور اوف کر کے رکھا تھا۔۔۔ پھر بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔ ہچکیوں سے۔۔۔۔اسے وہ لمحات یاد آئے تھے جب اس کے لب حائسم کے لبوں کے پاس تھے جب اس نے اس کی سانسوں کو محسوس کیا تھا اور اب بھی وہ اتنی دور سے اس کی سانسوں کو محسوس کر گئی تھی۔۔۔۔ دل میں چلتی اس کی اوڑھ کھینچنے کی لہر وہ اپنے پور پور میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔

محبت کی بقا پر وہ سرشار تھی مگر سرشاری اس کی رگوں کو سجانے کی بجائے عندیہ دے رہی تھی ایک ایسے ہولناک وعدے کی پابندی کا جو وہ کر آئی تھی۔۔۔۔

کیسے منائے گی وہ خود کو گھر والوں کو کیسے اس کا دل توڑے گی جو اس سے عشق کرتا ہے کیا کچلا جانا آسان ہے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وہ اگر اپنے بھائی کی خوشی کے لیے حائسم کا دل توڑ رہی تھی تو کیا وہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔ اور اگر یہی قربانی ذوئیشہ نے دے دی تو۔۔۔ اگر اس کو بھی پتہ چل گیا کے فاحا سلطان چوہدری سے اس کا بھائی محبت کرتا ہے تو۔۔۔ تو کیا ہو گا۔۔۔اس نے دہل کر سوچا تھا۔۔۔

کیا وہ بھی اس سے لڑے گی کیا وہ بھی اس سے ویسے ہی اپنے بھائی کی محبت کی بھیک مانگے گی جیسے وہ مانگ کر آئی ہے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر۔۔۔

وہ کبھی خود کو اس کو سامنے گڑگڑاتا دیکھتی اور کبھی اس کو خود کے سامنے گڑگڑاتا پاتی۔۔۔ یہ اس کی زندگی کا سب سے زیادہ وحشتزدہ لمحہ تھا۔۔گھبرا کر اس نے موندی ہوئیں آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔

زندگی کے اس موڑ پر کھڑی تھی وہ جہاں خود کو جھلستی ہوئی آگ میں جھونکنے کا عمل اسے خود سر انجام دینا تھا۔۔۔

فاحا۔۔۔ڈور ناک ہوتے ہی اس نے ارسم کی آواز سنی تھی۔۔۔

جلدی سے آنسو پونچھ کر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔ ارسم نے اندر آتے اس کے پاس بیٹھتے اسے گلے سے لگاتے پوچھا تھا۔۔۔ اور مضبوط حصار ملتے وہ رو پڑی تھی۔۔

یہ کیا میرا بہادر بچہ رو رہا ہے ڈونٹ ڈو کیوں رو رہی ہو مجھے بتاؤ کون تھا وہ جس نے میرے بچے کو ہٹ کیا مار دوں گا اسے جان سے میں۔۔ اس نے فاحا کو الگ کرتے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بھائی اسے تو میں خود سبق سکھا آئی تھی۔۔۔ میں اب یہ سب نہیں کرنا چاہتی بھائی میں ڈر گئی ہوں اس سب سے آئی ول لیو مائی پیشن۔۔۔

اس نے دل پر پتھر رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

آر یو شور۔۔۔ ارسم کو اس کے تاثرات اور الفاظوں کی ادائیگی ایک دوسرے کا ساتھ نا دیتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

یس شور آئی وانٹ ٹو میری۔۔۔ اس نے نظریں جھکائے اگلے لفظ کہے تھے۔۔۔ اور یہ دوسرا دھچکا تھا ارسم کے لیے نجانے کیوں اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب رٹا رٹایا بول رہی ہو۔۔۔۔

سو یو وانٹ میری ود۔۔۔۔؟؟؟ اس نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا وہ اب اس کے ذہن کے اور دل کے مابین چھڑی جنگ میں خود بھی الجھ رہا تھا۔۔

ود مومن ہی لوز می اینڈ آئی لو ہم۔۔۔ اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

بہت محبت کرتا ہے کیا وہ۔۔۔ اس نے کھوجتی نظروں سے پوچھا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

یس اور میں بھی۔۔۔ آپ پھوپھو سے کہیں کے وہ کل میرے ساتھ اس کے گھر چلیں رشتہ لے کر۔۔۔ اس نے ایک اور بم اس کی سماعتوں پر پھوڑا تھا۔۔۔ ارسم کو اس وقت وہ خبطی لگی تھی کیا وہ سمجھ رہی ہے کے وہ کیا کیا کچھ کہہ رہی ہے اپنے بھائی کے آگے۔۔۔ ایک بہن کی خوشیاں وہ ڈھونڈ نہیں پایا تھا پوری طرح سے کے اب دوسری سوال جواب لیے اس کے سامنے بیٹھی اس کا دل دہلا رہی تھی۔۔

مگر فاحا رشتہ تو لڑکے والے۔۔۔

میں چاہتی ہوں کے ہم کچھ الگ کریں ہم وہ کریں جو کوئی نا کرے ویسے بھی پہلے میں نے مومن کو پسند کیا تھا اور میں نے ہی اسے خود سے محبت کرنے کے لیے اکھسایا ہے اس لحاظ سے مجھے ہی رشتہ بھجوانا چاہیے۔۔۔ کیا آپ میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی مجھے نہیں دے سکتے کیا۔۔۔

اس نے سوالیہ نظروں سے بے بسی سے ارسم کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ہمم ڈن کل پھوپھو چلی جائیں گیں تمہارے ساتھ تمہیں تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل جائے گی فاحا۔۔۔ چلو اب ریسٹ کرو۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔ گڈ نائٹ

اس کی پیشانی پر بوسا دیتے اس پر کمفرٹر اوڑھاتے وہ پریشان دل سے باہر نکلا تھا۔۔۔

جو فاحا آج اس کے سامنے بیٹھی کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح سب بول رہی تھی اس فاحا سے تو وہ بچپن سے لیکر اب تک کبھی ملا ہی نہیں تھا اور جس فاحا کو وہ جاتے ہوئے چھوڑ کر گیا تھا اس کی ہلکی سی جھلک بھی اسے کہیں نہیں نظر آئی تھی--- کیا اپنی محبت کے بارے میں ایسے آنکھوں میں ویرانیاں بھر کر بتایا جاتا ہے--- کیا محبت خوشی نہیں موت ہوتی ہے--- تو اگر فاحا مومن سے محبت کرتی ہے تو اس کے تاثرات قریب المرگ کیوں تھے---- بے چین ہوتے وہ اپنے کمرے میں آیا اور گاڑی کی کیز لے کر باہر نکلا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ میں کیا سن رہا ہوں زکی کے تم میک کے دونوں بیٹوں کے ساتھ حمنہ اور ذیشم کی شادی کرنے والے ہو بہت جلد--- سفیر نے سگریٹ کا کش لگاتے کہا تھا----

ہمممم جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے--- میک کے ساتھ اس سے زیادہ کچھ اور سین نہیں ہونے والا زکی نے شراب سے بھرا گلاس اپنے اندر انڈیلتے کہا تھا----

مگر وہ تو کہتا ہے کے تم نے اسے زبان دی ہے اور تم اپنی بات سے نہیں پھرو گے---- سفیر نے بھی اب ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھایا تھا -----

میک وہ بلا ہے جس کو دن میں بھی چیچڑوں کے خواب آتے ہیں سمجھو وہ صرف اور صرف میری بساط کا وہ مہرا ہے جس کے ہاتھ میں میرا ایک اہم راز ہے اس راز کے ختم ہوتے ہی اس

کی بساط اچھے سے الٹنا میں جانتا ہوں ایک گولی کی مار ہے وہ---- کام ختم اس کی زندگی ختم------رہی بات حمنہ اور ذیمنہ کی تو میری بیٹیوں کی قسمت میں کیا وہ ہجڑے ہی رہ گئے تھے ----- بہت شاندار دولہے ڈھونڈوں گا میں ان کے لیے-----

ذکااللہ نے گردن اکڑاتے کہا تھا----

ابدال کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا ویسے بھی وہ ذیمنہ کو پسند کرتا ہے ---- سفیر نے اپنی بات ذکی کے سامنے رکھی تھی-----

ہمممم ابدال مجھے بھی بہت پسند ہے آج ہی گھر جا کر میں ذیمنہ سے بات کرتا ہوں---- اور پھرا یک شاندار پارٹی آرگنائزر کریں گے----- ذکی نے جوش سے کہا تھا----

مگر اگر میک کو پتہ چل گیا کے تم نے میرے بیٹے کے لیے ذیمنہ کے رشتے کی ہاں کی ہے تو----

سفیر نے کچھ سوچتے بات ادھوری چھوڑی تھی----

اسے کون بتائے گا ہم اسلام آباد میں فیملی گیٹ ٹو گیدر رکھیں گے اور شادی میرا مسئلہ حل ہونے کے بعد ہو گی اینڈ آئی ایم شور ابدال اتنا ویٹ تو کر ہی سکتا ہے--- سگریٹ کا دھواں چھوڑتے کہا تھا ذکی نے--

یس شور ویٹ تو کرنا ہی پڑے گا بس تم ذیشم سے بات کر کے مجھے بتا دو۔۔۔ سفیر نے خوشدلی سے کہا تھا اس سے بہتر کیا تھا کے اس کے بیٹے کی دلی مراد پوری ہو جانی تھی وہ خوش تھا بہت خوش۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا یہ تم کیا کہہ رہے ہو تم نے فاحا کو شادی کے لیے منا لیا ہے اور وہ کل اپنی پھوپھو کے ساتھ یہاں آہ رہی ہے کیا تم سچ کہہ رہے ہو بیربل۔۔۔۔

مومن کے تو مانو پاؤں ہی زمین پر نہیں لگ رہے تھے اس قدر خوش تھا وہ کے شاید اپنی خوشی کو لفظوں میں بیان ہی نہیں کر پاہ رہا تھا۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہے جو تم نے سنا ٹھیک سنا ہے۔۔۔۔ کل وہ اپنی پھوپھو کے ساتھ یہاں آلئے گی اور پھر تمہارے سہرے کی پھول سجیں گے ایک عجیب پر اسرار لہجے میں کہا تھا۔۔۔ بیربل نے جسے مومن نے محسوس ہی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

سو ہیپی یار تم سچ میں میرے بہت اچھے بھائی ہو۔۔۔ اپنے بھائی ہونے کا ہر قدم پر حق نبھاتے ہو۔۔۔۔ تم بتاؤ ذوئیشہ کو کیسے پاؤ گے۔۔۔۔ مومن نے خوشی سے کہتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وہی جو تم نے کہا تھا۔۔۔ ہم انہیں سکھر لے جائیں گے اپنے آبائی گاؤں۔۔۔۔ ذوئیشہ کو کڈنیپ کر کے اور فاحا کو بیاہ کر۔۔۔۔ بے تاثر لہجے میں وہ بولا تھا۔۔۔۔

مگر تم تو کہہ رہے تھے کے تم کسی صورت بھی اسے بھگا کر نہیں لے کر جاؤ گے اور عزت سے ہی رخصتی لو گے تو پھر یہ سب۔۔۔۔

مومن نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں مگر اب حالات ایسے نہیں ہیں اور ویسے بھی مومن عزت سے تمہاری شادی ہو یا میری بات تو ایک ہی ہے تم یہاں دھوم دھام سے نکاح کر لینا اور میں وہاں تم بھی خوش اور میں تو خوش ہی خوش ۔۔۔۔

ایک بے لچک لہجے کا عنصر تھا اس کی آواز کی ٹون میں۔۔۔ جسے مومن نے ایک پل کے لیے محسوس کیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ اس ٹون کو اگنور کر گیا تھا۔۔۔۔

بیربل ونس اگین شکریہ میرے بھائی وہ جو میں تمہارے لیے نہیں کر پایا وہ تم نے میرے لیے کر دیا۔۔۔۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔۔۔۔

مومن نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

میں بھی تمہارے مجھ پر کیے اتنے احسانات کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔۔۔۔ اسی لیے تو تمہاری خوشی تم تک لے آیا۔۔۔۔ تمہیں خراج بھی تو دینے ہیں۔۔۔۔

اس کے گلے لگے تیکھے چھبن زدہ لہجے میں کہتے وہ اس سے الگ ہوا تھا----

چلتا ہوں کچھ کام ہے کل ان دونوں کو لازمی رسیو کرنا---- ہوتی ہے پھر ملاقات---

مومن سے کہتے وہ تیزی سے باہر نکلا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ ہوسپٹل کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کر کے اندر کی طرف بڑھا تھا-- ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھا وہ---- غصہ اور اشتعال اپنی جگہ مگر اس کی دید کی ایک پھانس الگ اٹکی ہوئی تھی وجود میں--- دل عجیب لے پر دھڑک رہا تھا ----

انکھوں میں اس کا نازک ڈرا ڈرا خوفزدہ چہرہ بار بار لہرا رہا تھا----

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر قدم تیزی سے بڑھائے تھے آگے ریسیپشنسٹ سے پوچھ کر وہ اس کے روم کی طرف بڑھا تھا---- اور دروازہ کھولا تھا ----

سامنے وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی اپنے نازک وجود کو بیڈ کے ساتھ لگائے جب کے نیڈل لگا ہاتھ بیڈ کی سطح پر تھا اور دوسرا ہاتھ پیٹ پر پڑا تھا--- بند آنکھوں کے پپوٹے سوجھے ہوئے تھے---- اور چہرے کا رنگ بھی زرد تھا---- بال بھی بکھرے بکھرے تھے---- وہ اپنے اس نازک بکھرے بکھرے سراپے میں بھی اس پر احساسات جگا رہی تھی---

وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ چہرے پر آئی لٹ کو بڑی نرمی سے ہاتھ سے چھو کر پیچھے کیا تھا۔۔۔ اور پھر کان کے پیچھا اڑسا تھا۔۔۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔۔ وہ اس وقت آنکھیں موندے پڑی ہوئی اسے انتہائی تکلیف میں لگی تھی۔۔۔ اور اس کا دل کٹا تھا اس کی تکلیف پر۔۔۔۔

جزبات کے نشے میں بہتے کسی اڈکٹڈ کی طرح نا سوچا نا سمجھا اس نے اور اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑ کر اس کا سانس خود میں کھینچا تھا اور اپنی بئیرڈ والی گال اس کی نازک سفید گال کے ساتھ رب کی تھی وہ اس وقت اپنے حواسوں میں تھا ہی کب۔۔۔۔

ذوئیشہ کو اپنے گال پر چھبن محسوس ہوئی تو ڈر اور خوف کے مارے ہڑبڑا کر اٹھی بیٹھی تھی اور پوری شدت سے اس کے سینے کے ساتھ لگی تھی۔۔۔

بی۔۔۔بیربل۔۔۔۔ ہچکیوں سے روتے اس نے یہ لفظ ادا کیا تھا اور وہیں ارسم نے مٹھیاں بھینچی تھیں غصے سے اور اس کی رگیں تنیں تھیں۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

بی۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔بیربل۔۔۔۔۔۔م۔۔۔ما۔۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔

کیا کہا۔۔۔۔ ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کی طرف گراتے اس کی سر کی جلد کے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچتے اتنی زور سے کھینچتا پورے قہر کے ساتھ وہ اس پر اپنے غیض و غضب سے پھنکارا تھا۔۔۔۔ کے وہ کراہ کر پیلی پڑی تھی ایسی جیسے پورے چہرے پر کسی نے ہلدی مل دی ہو ہونٹ اس کے ایک ہی ستم پر گلابی سے سفید ہوئے کپکپائے تھے اور دل اتنی زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جیسے سامنے کوئی موت کا فرشتہ ہو۔۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔وہ۔۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ہمت کیسے ہوئی میری پناہوں میں میرے وجود کی حدت محسوس کرتے کسی اور کا نام لینے کی ہاں تم تو اس دن سے میرے وجود کا ناسور حصہ بن گئی ہو جس دن سے میں نے تمہیں یونی میں دیکھا تھا۔۔۔ کیا سمجھتی ہو ایسے کر کے بچ جاؤ گی مجھ سے۔۔۔۔۔

وہ پھنکارا نہیں تھا وہ طیش کے ساتھ غرایا تھا۔۔۔ اس کے چہرے اور گردن کی نیلی رگوں کو سفید جلد پر ابھرا دیکھ کر اس کی آواز کی پھنکار پر اس کا جسم ہی نہیں روح بھی کانپی تھی۔۔۔کانپتے ہاتھوں سے ہمت کر کے اپنا لرزتا ہاتھ جہاں سے اس نے اس کے بالوں کو بے دردی سے جکڑا تھا اس کے ہاتھ پر رکھا تھا۔۔۔۔

س----سم----- ہچکیوں سے روتے ڈبڈباتی آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے التجا کی تھی کے میں نہیں برداشت کر سکتی یہ ستم خدارا رحم کرو مجھ پر----

اس کے کانپتے ہاتھ کے لمس کو اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے ارسم کے دل نے بری طرح دھڑکتے ایک ہی لے پر بیٹ مس کی تھی----- اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے ہاتھ نے اپنی گرفت ہلکی کی تھی کم پھر اور کم اور پھر اس نرمی سے بالوں کو پکڑا تھا کے روئی ہو جیسے-----

اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی میں کچھ تھا وہ احساس تھا جو وہ اکثر اپنی آنکھوں میں دیکھتا تھا وہ محرومی تھی جو سب کچھ پاس ہوتے ہوئے بھی تھی---- فرق صرف یہ تھا کے اس محرومی میں ڈر تھا شکوہ تھا---- ایک ایسے احساس کی ٹوٹ پوٹ تھی جو ارسم کے دل کو تڑپا گئی تھی----

کیسے ہمت کر لی تم نے خود کو مارنے کی اتنی بہادر ہو ہی نہیں سکتی زیش تم---- وہ لڑکی جس کے لفظ لڑکھڑا جاتے ہیں وہ ارسم سلطان چوہدری کے سامنے کیسے کسی غیر اہم شخصیت کو اہمیت دے سکتی ہے ہاں----

وہ نرم پڑا تھا--- اور اس کے لفظ بھی اس کا لمس بھی---- اس کے لفظوں کی نرمی کو محسوس کرتے ذوئیشہ نے پلکیں ایک بار پھر اٹھائیں تھیں اور اس کے چہرے کو دیکھا تھا----

آ-----ئ----أئی ہی----ہیٹ یو----مس----مسٹر ارسم سل----سلاطان چوہدری سو----لی---لیو می----

اس سفاک کے سینے پر دونوں مریل ہاتھ رکھتے اپنے تیئں کوشش کرتے اس نے دور ہٹایا تھا خود سے اسے---- جتنے قریب کھڑا وہ اس پر قہر ڈھاتا نرم پڑا تھا وہ خوفزدہ ہوئی تھی----

کرتی رہو نفرت---- آئی ڈونٹ کیئر بی کوز ارسم سلطان چوہدری بھی تم سے کوئی جان لیوا دھواں دار عشق نہیں کرتا سویٹ ہارٹ تم تو وہ مہرہ ہو جس کے کاندھوں پر پسٹل رکھ کر تمہارے خاندان کی دھجیاں اڑاؤں گا اور پھر تمہیں بھی----

اس نے جو ایک انچ اسے پیچھے ہٹایا تھا وہ پلٹ کر اس کی دونوں کلائیوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں جھکڑتے اٹھا کر اس کو گھماتے ہوئے اپنی گود میں منتقل کر گیا تھا اور پھر خود پیچھے ہو کر بیٹھتے ٹیک لگا گیا تھا---- وہ نازک سی لڑکی اس ایک سیکنڈ کی پھرتی پر خود کو ہواؤں میں لہراتی اس کی گود میں منتقل ہوتی سمجھ ہی نہیں پائی کے ہوا کیا ہے مگر جب سمجھ آیا تب اس کے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر بندھے ہوئے تھے جن پر ارسم کا ہاتھ تھا--- اور گرفت مضبوط---- وہ چاہ کر بھی ہل نہیں پاہ رہی تھی---- اس کی پشت پوری اس کے چوڑے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی---- جبکہ وہ سکون سے اس کی ہلچل اس کی تلملاہٹ کو دیکھتا محضوض ہوتا اب اس کے دائیں کاندھے پر توڑی رکھ گیا تھا---- وہ جو تھوڑی دیر پہلے اس کی

آنکھوں کو دیکھ کر نرم تاثرات ہوئے تھے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کے وہ اس کی شکوہ کناں آنکھوں پر اپنی محبتوں کے اپنے عشق کی نرمی کے احساس کے پہرے بیٹھا کر خود کے احساسات گھول دے اس کی محرومیوں میں وہ اس کے ہیٹ یو کہنے پر دفن گئے تھے۔۔۔۔

سو یو گونا بی ہیٹ می ویری بیڈلی۔۔۔ اپنی نارمل سانسوں کو گھمبیر بناتے اس کے کان کے پاس بلکل بولتے وہ ایک ایسی لہر کا صور پھونک گیا تھا اس پر جو اس نے کان کےروئے سے لے کر جسم کے ہر روئے میں محسوس کی تھی۔۔۔ یہ وہ جان لیوا احساس تھا جو اس سے پہلے اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا نرم گرم سانسوں کی چھون پر دل پسلیوں سے نکل کر باہر آنے پر بے تاب ہوا تھا۔۔۔۔

وجود کی کپکپاہٹ میں اضافہ ہوتے دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔ وہ طوفان تھا اور وہ ایک مٹی کی معصوم سی گڑیا سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔ جو اس کی ایک نازک لہر سے ہی فنا ہوگئی تھی۔۔۔۔

نازک ہو ، خوبصورت ہو، بے داغ بھی ہو۔۔۔۔تمھارے جسم پر زخموں کے نشان دے کر ان کو دیکھنے کا مزا ہی الگ ہو گا۔۔۔۔ معنی خیز لہجے میں وہ اس کی گردن سے سارے بال ہٹا کر دوسرے کاندھے پر ڈالتے بھاری گھمبیرتا میں بولا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔۔س۔۔۔۔سم۔۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ اس کی انگلیوں کے پوروں کو اپنی پچھلی گردن پر زرا زرا محسوس ہوتے لگتے وہ گھبراتی مچلتی کپکپاتے لفظوں سے بول اٹھی تھی۔۔۔۔

سم نہیں سویٹ ہارٹ ارسم۔۔۔۔۔۔ کہتے ہی اس نے اب پاکٹ میں سے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ اور لائٹر نکالا تھا۔۔۔اور سگریٹ اس نازک جان کے لبوں کے پاس لاتے اس کے ہونٹوں میں دیا تھا۔۔۔۔

وہ اچھل کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

لو اور دباؤ اسے ہونٹوں میں۔۔۔ اس کی نافرمانی پر وہ اس کی سرخ کلائیوں پر گرفت مضبوط کرتے چلایا تھا۔۔۔ ایک بار پھر سے سگریٹ اٹھا کر اس کے ہونٹوں میں دبایا تھا۔۔۔وہ پھر سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔

لگتا ہے بے بی کو اپنی جان نہیں پیاری اب اگر یہ تمہارے ہونٹوں سے نیچے گرا تو زندہ جلا دوں گا تمہیں اسی کمرے میں۔۔۔۔ اتنی زور سے پھنکارا تھا وہ اس کے کان کے پاس کے وہ دہل گئی تھی۔۔۔۔

کلائیوں پر اپنا پورا زور لگا کر دباتے اس نے پھر سے اس کے ہونٹوں میں سگریٹ رکھی تھی جسے اب وہ ہچکیوں سے روتے اپنے کپکپاتے لبوں میں دبا گئی تھی۔۔۔۔

خود کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تھی نا تو زیش سزا تو ملے گی ناں--- وہ لائٹر جلاتا اس کے ہونٹوں کے قریب لایا تھا اور سگریٹ سلگانے لگا تھا---- سانس کھینچو اندر--- کان کی لو پر پھونک مارتے اگلا حکم دیا تھا---- وہ اس کی پھونک سے ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس کرتی لرزتا سانس پوری شدت سے اندر کھینچ گئی تھی--- جب ہی ارسم نے اس کی کلائیوں کو چھوڑا تھا--- اور سگریٹ اس کے ہونٹوں سے الگ کرتے اپنے ہونٹوں میں دبائی تھی--- اس کا سانس ٹوٹا تھا سانس اندر کھینچنے سے حلق میں دھواں بھرا تھا--- جو کسی زہر کی طرح سانس کو جھکڑ گیا تھا--- وہ بری طرح کھانسنے لگی تھی--- کلائیوں کو گرفت سے آزاد ہوتے دیکھ وہ ایک دم سے ہچکیوں سے روتے پیچھے کی طرف مڑی تھی----مبادہ جو سگریٹ اس نے کھینچ کر اپنے لبوں پر لگائی ہے وہ دوبارہ سے اس کے لبوں میں نا دبا دے----

بری طرح کھانستے وہ اس کے سینے میں منہ دیئے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑے ہچکیوں سے رو رہی تھی---- اور وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کی کمر کو سہلاتا سگریٹ کے گہرے کش لیتا اپنے اور اس کے اردگرد دھواں چھوڑتا خود کو اور اس کو اب نارمل کر رہا تھا--- وہ پاس تھی اس کی پناہوں میں تھی اس کے سینے کے ساتھ لگی رو رہی تھی--- اور وہ سکون میں تھا---اس کے لمس سے مگر بے چین تھا اس کی حالت سے اس کے آنسوؤں سے----

پتہ ہے زیلش یہ وہ آنسو ہیں جو میں بچپن سے اپنی محرومیوں میں چھپا رہا ہوں---- تمہارے آنسو میری محرومیوں کا میرے ماں باپ کی موت کا مداوا ہیں مگر مجھے سکون کی بجائے تڑپ مل رہی ہے میں تڑپ رہا ہوں مچل رہا ہوں میرا دل کہہ رہا ہے چن لوں ان آنسوؤں کو اور دماغ کہہ رہا ہے فنا کر دوں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں----

اس کی گردن کی پچھلی طرف میں ہاتھ ڈالے مضبوطی سے پکڑے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب لاتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے سرخ آنکھوں سے کہا تھا اس نے----

اسے نہیں سمجھ آہ رہا تھا کے وہ کیوں اسے تکلیف دے کر بھی سکون نہیں محسوس کر رہا--- وہ تو دشمن تھی اس کی اسکا بدلہ پھر وہ کیوں اس نہج پر اس کے ساتھ وہ برتاؤ نہیں کر پاہ رہا تھا--- جو وہ اپنے ہر دشمن کے ساتھ کرتا تھا--- کیوں وہ سفاکیت نہیں دکھا پاہ رہا تھا جو سفاکیت وہ ہر اس دشمن پر ڈھاتا تھا جس سے اسے بدلہ لینا ہوتا تھا----

وہ تو اس کی سخت گرفت پر ہی ہلکان ہو گئی تھی نڈھال ہو گئی تھی کیا وہ اس کے ظلم سہہ پائے گی---- اس کے گیلے چہرے کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اس کی پیشانی پر جھلستے لب رکھے تھے اس کے وجود کو خود میں بھینچا تھا---اتنی زور سے کے اس کی سسکیاں حلق میں ہی دب گئیں تھیں---

نیکسٹ ٹائم تمہاری زبان پر ایک ہی نام ہو ارسم سلطان چوہدری کسی ورد کی طرح اس کا ورد کرو۔۔۔ کسی وظیفے کی طرح اسے اپنا وظیفہ بنا لو ورنہ شہہ رگ سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک وہ طلسم کھینچوں گا تم پر ہر رات مرو گی ہر رات جئیو گی۔۔۔

مگر جلد ہی مر جاؤ گی جتنی نازک تم ہو۔۔۔۔ بھاری سرگوشی اس کے کان میں کرتے کان کی لو سے لے کر شہہ رگ تک ناخن سے لکیر کھینچتے جھٹکے سے اس کے سسکتے نازک وجود کو اوندھے منہ بیڈ پر گراتے اس کی سرخ ہوتی کلائیوں کو دیکھتے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔یہ پرواہ کیے بغیر کے وہ تو تب ہی ہوش سے بیگانہ ہو گئی تھی جب اس نے اسے اپنے سینے میں اپنا پورا زور لگا کر بھینچا تھا۔۔۔۔

وہ عشق کر رہا تھا اسے درد بھی دے رہا تھا۔۔۔ اپنے باپ کے قاتل کے روپ میں اس کو سمجھ کر اس سے نفرت بھی کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ سمجھ رہا تھا شاید یہیں تک ہی وہ محدود رہے گا بدلہ لے کر اس کی زندگی تباہ کر کے وہ اپنی زندگی کا اپنے جینے کا مقصد پاہ لے گا۔۔۔مگر عشق وہ تو ہنس رہا تھا اس کی کچی چالوں پر۔۔۔ اس کی نفرت بھی اس پر ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔ عشق اور نفرت کی بھلا کب بنی ہے آپس میں۔۔۔ عشق آسمان ہے اور نفرت زمین۔۔۔ عشق اعلی ہے ،کامل ہے، ابد سے نایاب ہے، اول ہے، آخر ہے، ابتدا ہے، انتہا ہے, کوک ہے ہوک، تہجد سے عشاہ ہے، روگ ہے، یقین ہے، مہمل ہے، مکمل ہے، ایک باعنوان تحریر ہے۔۔۔۔۔

جبکہ نفرت وہ تو کاٹ ہے ایک ایسی کاٹ جو چھبن زدہ ہے---- نفی ہے اور نفی کبھی عشق کا مجموعہ نہیں ہوتی---- کبھی آخر نہیں ہوتی----

اور جہاں عشق پنجے گاڑھ لے وہاں نفرت خود ہی سسکتی دم توڑ جاتی ہے--- عشق وہ کندن ہے جو رفتہ رفتہ جلاتا ہے مقید کرتا ہے اپنے حصار میں پھر بھینچ لینا ہے رگوں میں بہتے خون کو اس درد میں جو ہر کسی کے مقدر کا ستارہ نہیں ہوتا----

وارفیعت کی داستانیں بہت کم لوگ جانتے ہیں بہت کم لوگ گزرتے ہیں ایسی قیمتی داستانوں سے---

اور بہت کم لوگ اس قیمتی داستان میں موتی بھر کر عشق کو وفا کی معراج سونپ کر امر ہو جاتے ہیں--- جیسے ازلان حیدر شاہ نے فجر ابراہیم شاہ کے عشق میں فنا ہو کر دشت عشق کی داستان رقم کی--- جیسے اذہان حیات ملک نے مکمل کیا اپنے وجود کی کاملیت میں من عاجزم کے سفر کو اور زرا درید کے عشق کی داستان میں سرخرو ہوا--- جیسے میر زاویان آفندی نے رفتا رفتا اپنا نصیب چنا المیرا ریحام ملک کی بے وقوفیوں کی معراج میں دلدوز محبت میں عشق کی قیمتی داستان مکمل کی---

ہر سفر کامل ہوتا ہے مگر منزلیں ثابت قدم ہونے پر ہی خراج بخشتیں ہیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماما آپ گئیں تھیں ایشو کی طرف۔۔۔ وہ اس وقت ڈائننگ ہال میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب ارحام نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ارے بیٹے جس دن تم گئے تھے اسی دن تمہاری ماما چلی گئیں تھیں۔۔۔اور۔۔۔انہوں نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔

اور کیا پاپا۔۔۔۔ وہ بے چین ہوا تھا۔۔۔۔

اور یہ کے ہفتے کو تمہاری بارات ہے۔۔۔۔ مسز طارق بول اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

واقعی۔۔۔ وہ خوشی سے نہال ہوا تھا۔۔۔۔

یس بی کوز مسز راندھاوا کو کوئی مسئلہ نہیں ہے اور وہ ایشو کو بھی منا ہی لیں گی اب بس تم نے جتنی بھی شاپنگ کرنی ہے کر لو۔۔۔ اور اگر کمرے کے تھیم وغیرہ چینج کروانے ہیں تو

کروا لو۔۔۔ اور ہنی مون کا بھی بتا دو کہاں جاؤ گے۔۔۔ تاکہ سب کچھ پرفیکٹلی پلین ہو ارے بھئی میرے اکلوتی بھو آہ رہی ہے اس کی شیان شان ہونا چاہیے سب کچھ۔۔۔۔۔

انہوں نے کباب کھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں ماما یہ سب کچھ جب وہ میری لائف میں آہ جائے گی تب پلین ہو گا ابھی تو بس اس کی رنجشیں دور کرنی ہیں پھر وہ جیسے چاہے جو چاہے سنوار لے مجھے بھی اور میری زندگی کو بھی۔۔۔۔

اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔۔۔

انشاللہ ماما کی جان سب کچھ بہتر ہو گا رب ہے ناں مصائب پر صبر کرنے والے کو ہمیشہ اجر سے بڑھ کر نوازتا ہے اور تم دیکھنا تمہاری امید سے بڑھ کر تمہیں بھی ملے گا۔۔۔۔

مسز ارحام نے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل بیٹا عورت ذات ہی ایسی ہے چہروں پر چٹانوں جیسی سختی رکھے دل کی اتنی نرم ہوتی ہے کے بڑی سے بڑی ناراضگی کو بھی رد کر دیتی ہے سمیٹ لیتی ہے اپنی ساری رنجشوں کو اپنے دل کے کونوں میں اور دھو ڈالتی ہے نفرت کو صبر کے پانی سے-----

وہ بھی تو عورت ہی ہے ناں اندر سے نرم ہے تمہارے حق میں چاہے چہرے پر جتنی مرضی سختی ہو اور زبان پر جتنے مرضی شکوے جب تم محبت سے اپنے دل کے حالات اس کے سامنے رکھو گے تو وہ بھی تمہارے ساتھ مل کر اس رشتے کو لیے آگے بڑھے گی----

اور بے شک ہر مشکل کے ساتھ ہی تو آسانی ہے----

انھوں نے آخری لقمہ لیتے بڑی نرمی سے سمجھایا تھا--- ارحام کو---گو کے وہ جانتے تھے کے ان کا بیٹا بہت سمجھدار ہے اور اسے سمجھانے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی انھوں نے فرض سمجھا تھا----

بے شک پاپا--- بس آپ دونوں کی دعاؤں سے تو اب تک خود کو سنبھالے ہوئے ہوں----

اس نے ٹرائفل پلیٹ میں ڈالتے کہا تھا---

اسی دوران اس کے موبائل پر میسج ٹون رنگ ہوئی تھی----- اس نے ٹرائفل کا چمچ منہ میں ڈالتے واٹس ایپ اون کیا تھا اور سامنے جو ویڈیو تھی اس کو دیکھتے اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے---- حلق کڑوا ہوا تھا اور ہاتھ ایک دم سے کانپا تھا----

کہاں جا رہے ہو ارحام اسے یوں ہڑبڑی میں اٹھتے دیکھ پوچھا تھا طارق صاحب نے----

پاپا وہ اصحاب کا میسج ہے ہم باہر جا رہے ہیں آتا ہوں ابھی---- اس نے موبائل ہاتھ میں پکڑتے گاڑی کی کیز اٹھاتے کہا تھا اور باہر نکل گیا تھا----

مجال ہے یہ بچے سکون سے کوئی کام کر لیں----- چائے لے آؤ----

انہوں نے ملازمہ کو آواز دیتے کہا تھا۔۔ اور پھر طارق صاحب کے ساتھ اٹھ کر لاونج کی طرف بڑھیں تھیں۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

وہ ناشتے کی ٹرے لیے پنکی کے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب بشام صاحب نے دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کو بھیجا نہیں تم نے۔۔۔ رات کے بعد انہوں نے اب بات کی تھی اس سے۔۔۔۔

وہ یہیں رہے گی میں کسی کو بغیر اس کی غلطی کے گھر سے نکال سکتی وہ بھی تب جب وہ اپنے جسم پر زخم کھا کر بھی اف تک نہیں کر رہی چھبن زدہ لہجے میں کہا تھا انہوں نے۔۔۔۔

کیا چاہتی ہو تم سارہ تین لفظوں کی مار ہو تم۔۔۔۔ دبے دبے غصیلے لہجے میں پھنکارے تھے وہ۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہاں تو میں بھی تو یہی چاہتی ہوں کے مار مار دیں مجھے آپ ان تین لفظوں کی جب بے قصور ہوتے ہوئے بھی میں قصور وار ہوں جب مجھے آپ نے میرے اور اپنے رشتے کا حق نہیں دیا تو کس بنا پر باندھا ہوا ہے مجھے خود کے ساتھ جب آپ انکھوں دیکھا بھی جھٹلاتے ہیں۔۔۔

سارہ نے بھی آج برسوں سے لگائے قفل توڑ دیئے تھے۔۔۔۔

اپنی حد میں رہو جانتی ہو نا گندی نالی کا وہ کیڑا ہو تم جسے اپنے ماتھے پر جھومر بنا کر میں نے سجایا ہے اور ہر طرح کی آسائشیں بھی دیں ہیں۔۔۔۔

انہوں نے چمچ پلیٹ میں پٹخا تھا۔۔۔۔

مسٹر ہشام میں نے آپ کے آگے ہاتھ نہیں جوڑے تھے منتیں نہیں کی تھی بدلے اور نفرت کی آگ میں اندھے ہو کر آپ نے جو کہا ہے اس کا پچھتاوا آپ کو سسکا سسکا کر مارے گا۔۔۔۔ یہ جنون آپ کا تب ہی ٹھنڈا ہو گا جب آپ کی بہن۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

چٹاخ۔۔۔ ہوش میں رہ کر بات کرو مجھ سے میری بہن کے پاؤں کی جوتی بھی نہیں ہو تم۔۔۔

زناٹے دار تھپڑ کو اس کے گال کی زینت بناتے وہ دھاڑ رہے تھے۔۔۔

ہاہاہاہاہاپتہ ہے بشام اب مجھے آپ کی حالت پر رحم آتا ہے اور سکون تب ملے گا جب آپ اپنے ہاتھوں سے اپنے بال نوچیں گے تب سارہ اکرام آپ کو کہیں نہیں ملے گی اور جہاں تک رہی بات منتہا کی تو میں اس بچی کو اس درندگی بھری دنیا کے سپرد نہیں کر سکتی۔۔۔ پتہ نہیں کیوں مگر اس میں مجھے اپنا عکس نظر آتا ہے میں بھی ایسی ہی مجبور اور بے بس زخمی زندگی گزار رہی ہوں۔۔۔ جس کی ابتدا آپ سے ہوئی ہے اور انتہا میرے صبر پر ہو گی۔۔۔

ایک ایک لفظ مضبوطی سے ادا کرتیں وہ وہاں سے چلیں گئیں تھیں اور پیچھے وہ اس دلدل میں دھنسے خود کو محسوس کر رہے تھے جس میں ایک طرف بہن تھی اور ایک طرف وہ محبت جس کا کبھی اعتراف خود سے بھی نہیں کیا تھا انہوں نے۔۔۔ وہ محبت جس نے جب جب اپنے

ہونے کا احساس دلایا تب تب بہن کی محبت میں اس محبت کا گلہ گھونٹ کر اس کو دبا لیا تھا خود میں۔۔۔۔

وہ کہہ کر گئی تھی کے وہ ان کے دیئے گئے زخموں کی بے بسی میں مقید ہے مگر وہ یہ کیوں نہیں سمجھ رہی تھی وہ بھی تو اپنے احساسات مار کر ان کی لاشوں کو کاندھوں پر اٹھائے پھر رہے ہیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پھوپھو بلایا آپ نے۔۔۔۔ ارسم نے ان کے کمرے میں جاتے کہا تھا۔۔۔۔

ایحاب بھی آہ جائے۔۔۔۔ پھر بتاتی ہوں۔۔۔۔ انہوں نے ارسم کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

جی ماما ایحاب نے بھی کمرے میں آتے کہا تھا اور پھر ارسم کے مقابل بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

فاحا کے لیے رشتہ آیا ہے۔۔۔ انھوں نے دونوں کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

کیا اس سپائے کے لیے رشتہ کب کیسے کس نے بھیجا۔۔۔ ایحاب ایکسائٹڈ ہوا تھا۔۔۔۔

اصل میں مسزدارب کی پوتی کا رشتہ لے کر گئی تھی میں ارسم کے لیے انھوں نے ہی اپنے پوتے حائسم ولید خان کا پرپوزل رکھا ہے میرے سامنے اور۔۔۔۔

مجھے یہ رشتہ منظور نہیں ہے میں اپنی بہن کسی صورت حائسم سے نہیں بیاہوں گا۔۔۔ارسم کی سنتے ہی رگیں تنیں تھیں غصے کو ضبط کرتے اس نے سویرا راندھاوا کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔

مگر کیوں حائسم میں کیا برائی ہے پڑھا لکھا ہے اعلی خاندان سے ہے اور سب سے بڑھ کر دیکھا بھالا بچہ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر فاحا کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔

انھوں نے سمجھانے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر فاحا کسی اور کو پسند کرتی ہے آپ یہ بات انکو بتا دیں اور اگر وہ پھر بھی ذوئیشہ کے رشتے سے انکار کریں تو میں پھر اپنے طور پر دیکھ لوں گا جن کو عزت کی زبان سمجھ نہیں آتی ان سے ارسم سلطان چوہدری اپنے طریقے سے بات کرتا ہے----

اس نے کاٹ دار لہجے میں کہا تھا---

فاحا کسے پسند کرتی ہے اور کب بتایا اس نے تمہیں--- اس بار ایحاب بولا تھا----

کوئی مومن نام کا لڑکا دونوں ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں--- اور مجھے نہیں لگتا مجھے اپنی بہن کی خوشیاں چھیننے چاہیے----

اس نے کچھ سوچتے کہا تھا----

حائسم ہیرا ہے ارسم میں فاحا کو سمجھا----

بس پھوپھو جو کہہ دیا سو کہہ دیا آپ فاحا کے ساتھ جائیں آج مومن کے گھراور رشتہ پکا کر کے آئیں فاحا اور ایشو کی شادی ایک ساتھ ہی ہو گی۔۔۔۔

اس نے حتمی فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔۔

اتنی جلدی کس بات کی ہے ارسم پہلے ہمیں جان پرکھ تو لینے دو کون ہے کہاں رہتا ہے ایسے ہی اٹھا کر اپنی بہن سونپ دیں گے انہیں۔۔۔ ایحاب کو عجیب لگا تھا ارسم کا بی ہیو۔۔۔

تم غلطی کر رہے ہو ارسم اگر فاحا کا رشتہ نا ہوا تو ذوئیشہ بھی نہیں ملے گی تمہیں جن کو ہم بیٹی نہیں دیں گے کیا وہ ہمیں بیٹی دے دیں گے۔۔۔۔

انہوں نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔

مت دیں اپنی چیزیں زیادہ دیر دوسروں کے پاس میں رہنے بھی نہیں دیتا جہاں تک حائسم کی بات ہے بہت اچھا ہے وہ مگر اس کے بڑوں کا ریکارڈ بہت خراب ہے تو محبت چھن جانے کی سزا تو ملے گی ناں اسے۔۔۔۔

اس نے بھنویں اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ انھوں نے نا سمجھی سے دیکھا تھا اسے اور ایجاب نے بھی۔۔

کچھ نہیں پھوپھو۔۔۔ آپ بس یہ پیغام مسز دراب تک پہنچا دیں کے فاحا کسی اور کو چاہتی ہے۔۔۔۔

باقی میں سنبھال لوں گا آپ بتائیں ایشو کا کیا مسئلہ ہے۔۔۔

اس نے بات ختم کی تھی۔۔۔۔

جب تک میں چھان بین کر کے کنفرم نہیں کر لوں گا آپ کسی مومن کافر کے ہاتھ میں میری بہن کا ہاتھ نہیں دیں گی ماما وہ بہت لاڈلی ہے میری اس کی زندگی پر کسی بھی مصیبت کو برداشت نہیں کر پاؤں گا میں۔۔۔ ایحاب نے بھی مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اور یہ ایشو والا کون سا مسئلہ ہے۔۔۔ اس نے بات ختم کرتے ہی دوبارہ پوچھا تھا۔۔۔۔

ایحاب ایشو کی ساس کارڈ دے کر گئی ہے اور شادی کی تاریخ بھی مقرر کر گئی ہے ارسم سے تو میں نے یہ بات کر دی تھی مگر ایحاب تمہیں بھی بتانا ضروری تھا۔۔۔ اب جیسے حالات چل رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آہ رہا کے میں کیسے ایشو کو اس رخصتی کے لیے کنوینس کروں۔۔۔۔ کیا وہ مان جائے گی اور۔۔۔۔

ماما آپ کو فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے آئی تنک ارسم سنبھال لے گا سب۔۔۔۔ اور ویسے بھی جو وہ چاہتی ہے وہ کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ ہمارے خاندانوں میں نا تو طلاقیں ہوئیں ہیں اور نا ہی کبھی ہوں گی۔۔۔ ہنس کر یا رو کر اسے ہر حال میں اسے اپنانا ہو گا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ابحاب نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا----

اور رہی بات ایشو کی تو اسے حکم دیں گی آپ--- آپ ماں ہیں اس کی پھوپھو---- آپ کیوں مجبور بنا رہیں ہیں خود کو--- گھروں کی بیٹیاں گھروں کی عزتیں نیلام نہیں کرتیں یہ بات آپ کو خود اسے سمجھانی ہو گی اور اگر وہ نہیں سمجھتی تو پھر میں دیکھ لوں گا--- یہ نکاح اس کی رضامندی سے ہوا تھا کیونکہ زور زبردستی سے اپنی پسند اپنی بہنوں اور بیٹیوں پر ڈالنے کے ہم قائل نہیں ہیں---- ارحام اس کی پسند تھا ہم نے کھلے دل سے اس کی پسند کو قبول کیا----

اب اسے ہماری خوشی قبولنی ہو گی----

ارسم نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا----

یہ تمہاری بھول ہے ارسم ایشال راندھاوا کبھی کسی کے اشاروں پر نہیں ناچی-----

باہر کھڑی ایشال نے ساری باتیں سنتے ہی ماتھے پر بل لاتے جھٹکے سے دروازہ کھولتے کہا تھا اور پھر وہ اندر آئی تھی اور----

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا چاہتے ہیں آپ لوگ کیا ختم کر لوں میں خود کو پھر سکون آئے گا آپ سب کو----- دروازہ کھولتے وہ پھنکاری تھی----

ایشو میری بات---- سویرا راندھاوا اٹھ کر اس کے پاس گئیں تھیں ----

کیا بات سنو---- ہاں ہو گئی غلطی مجھ سے کے میں نے کہہ دیا کے مجھے ارحام پسند ہے اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں--- وہ بھی تب جب مجھے اس کے کرتوت کا نہیں پتہ تھا--- مگر جب میں اس کے سارے مکر سارے فریب جان گئی ہوں میں اس سے کوئی بھی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی----

اس کا لہجہ کٹیلا اور حتمی تھا-----

رخصتی تو تمہاری ہو گی وہ بھی ارحام طارق کے ساتھ ہی اس کو چاہے اب تم ظلم زیادتی دھونس حکم کچھ بھی سمجھ لو---- ماما اب اس کے منہ سے انکار نا سنو میں--- ایحاب نے دوٹوک

لہجے میں اس کے منہ کے پاس غراتے کڑے تیوروں سے کہا تھا اور باہر کی طرف چلے گیا تھا۔۔۔۔

اصحاب راندھاوا یہ بھول ہے تمہاری۔۔۔۔ کیسے بھائی ہیں یہ سمجھ کیوں نہیں لیتے کے میں بیوہ ہو۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔اس سے پہلے کے پورے لفظ اس کے منہ سے نکلتے ارسم کا تھپڑ اس کا منہ ہلا گیا تھا۔۔۔ اس نے خوف اور وحشت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔سویرا راندھاوا بھی جوں کی توں کھڑی رہیں تھیں۔۔۔۔

اتنا بولو جتنا سہہ سکتی ہو اور ہضم کر سکتی ہو تمہاری بکواس حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اب۔۔۔۔ کل تمہارا مایوں ہے ریڈی رکھو خود کو فیزیکلی بھی اور مینٹلی بھی ورنہ رات کے اندھیرے میں کسی گمنام قبر کی زینیت بنا آؤں گا۔۔۔۔

خونخوار لہجے میں انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔۔۔۔

میں ایک زانی کے ساتھ رخصتی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔

بسسسسسس ایک لفظ اور نہیں اس کی بے گناہی میں وعدہ کرتا ہوں بہت جلد تم پر واضح کر دوں گا۔۔۔ پھر بیٹھی روتی رہنا اپنے پچھتاووں پر کیسی محبت تھی تمہاری جس پر اندھا دھند اعتبار نا کر سکی اور کیسی محبت ہے اس کی ہزار بار دھتکار ملنے پر بھی تمہیں ہر بار پیار سے

سینچتا ہے نئے سرے سے تم میں اپنے پیار کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے ہر بار ٹوٹ کر جڑتا ہے----

محبت تم نے نہیں ایشال ژاندھاوا اس نے تم سے کی ہے سب اس کی پارسائی کی گواہی دیتے ہیں سوائے تمہارے تم کہتی ہو کے تم نے کبھی اس سے محبت کی یے--- تف ہے تم پر---- مجھ سے کوئی پوچھے تو میں یہی کہوں گا کے ایشال راندھاوا نے کبھی بھی ایک سیکنڈ ایک لمحے کے لیے بھی ارحام طارق سے محبت نہیں کی---- اس نے صرف اپنے فتور سے محبت کی ہے---

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتا اسے پاتال میں گرا رہا تھا---

اب یہ گھر سے باہر تب ہی نکلے گی پھوپھو جب ارحام اس کو رخصت کروا کر یہاں سے لے کر جائے گا جو بھی چیز چاہیے ہو گی وہ گھر آ جائے گی----

اینڈ اب اس ٹاپک پر نو مور ڈسکشن--- اپنی بات کہہ کر وہ رکا نہیں تھا--- بلکہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا تھا----

ایشو--- سویرا راندھاوا نے بے آواز آنسو بہاتی ایشال کو دیکھتے پکارا تھا----

آئی ہیٹ یو آل وہ بے رخی سے کہتی کمرے سے چلی گئی تھی----

آللہ تمہارے دل کو نرم کر دیں اپنے شوہر کے حق میں۔۔۔ انہوں نے دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارے پاپا آپ کیسے ہیں آپ اور میرے روم میں خیر ہے ناں آج کوئی میٹنگ نہیں آپ کی۔۔۔ ذیشم نے حیران ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ پاپا کیا اپنی بیٹی کے روم میں یونہی نہیں آہ سکتے کسی سے اجازت لینا ضروری ہے کیا۔۔ انہوں نے اسکو گلے لگاتے پیار سے پچکارتے کہا تھا۔۔۔۔

نو پاپا افکورس آپ آہ سکتے ہیں بتائیے بلکہ حکم کریں۔۔۔۔ ذیشم نے خوشدلی سے اور تابعداری سے کہا تھا۔۔ اور زکی تو نہال ہی ہو گیا تھا اپنی بیٹی کی فرمانبرداری پر۔۔۔۔۔

خوش رہو بیٹا اصل میں بات یہ ہے کے اب چونکہ میرا بیٹا سمجھدار بھی ہو گیا ہے اور بڑا بھی اور تمہاری یونیورسٹی بھی ختم ہونے والی ہے تو پاپا نے اپنی جان کی شادی کا فیصلہ کیا ہے اور اپنی جان کے لیے ابدال کو چنا ہے۔۔۔۔ انہوں نے اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے اپنے دل کی بات کہی تھی اور یہ بات سنتے ہی جہاں ذیشم کا رنگ زرد یوا تھا وہیں باہر سے آتی حمنہ کا بلند بانگ قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔ ان کی بات سن کر۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ واٹ آہ جوگ لٹرلی پاپا یو میڈ مائے ڈے۔۔۔۔۔

ہنس ہنس کر اس کا برا حال ہوا تھا۔۔۔۔۔

میں سمجھا نہیں۔۔۔۔ حمنہ کو پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ زکی نے تذبذب سے پوچھا تھا۔۔۔

پاپا لک ایٹ ہر فیس۔۔۔۔ لٹل آئی انجوائڈ۔۔۔ آپ کو یہ پتہ بھی ہے کے آپ کی جان کیا چاہتی ہے۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ وہ تالی بجا کر ہنسی تھی ذیشم کے چہرے کی طرف دیکھتے۔۔۔۔

حمنہ ہنسنا بند کرو اور مجھے بات بتاؤ کیا ہے اس بار تھوڑے سخت لہجے میں کہا تھا زکی نے۔۔۔۔

تو پاپا میں خود بتاتی ہوں آئی لو ارسم۔۔۔ اور میں اس کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔ اس نے بنا ڈرے بنا کسی خوف کے کہا تھا۔۔۔۔

واٹ کیا تم ارسم سلطان چوہدری کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔ دبے دبے غصے میں حیران ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

یس پاپا دی ارسم سلطان چوہدری ایٹیٹیوڈ کنگ جس کی شکل ہی مجھے زہر لگتی ہے جس کو شوق ہے ہر کسی کے پرسنل معاملات میں ٹانگ اڑانے کا۔۔۔ میں بتا رہی ہوں پاپا میں اسے جان سے مار دوں گی۔۔۔۔

زہریلے نفرت بھرے لہجے میں کہا تھا حمنہ نے۔۔۔۔

شٹ اپ حمنہ ہی از مائی لو۔۔۔۔ وہ چیخی تھی حمنہ کے لہجے پر۔۔۔۔

اور زکی تو بس حیران ہوا کھڑا اپنی بیٹیوں کی حالت دیکھ رہا تھا ایک کے پاس ارسم کے لیے سوائے محبت کے کچھ نہیں تھا اور دوسری کے پاس نفرت ہی نفرت تھی اور آج وہ دونوں ایک دوسرے کے مد مقابل کھڑی تھیں----

پاپا بلکل دیر مت کریں دو دن کے اندر اندر اس کو چلتا کریں ابدال کے ساتھ ورنہ یہ شادی سے پہلے ہی بیوہ ہو جائے گی---- حمنہ نے زکی کی طرف دیکھتے کہا تھا---

میں کسی ابدال کو نہیں جانتی میری زندگی ارسم سے شروع ہوتی ہے اور اسی پر ختم ہوتی ہے---- رہی بات شادی کی تو مر جاؤں گی ارسم کے سوا کسی سے شادی نہیں کروں گی----

پریس نے ٹکا سا جواب دیا تھا باپ کو----

چچچچچ کیسی اولاد ہو تم جس باپ نے اتنی سی کو پال پوس کر بڑا کیا اس کے فیصلے سے اختلاف کر رہی ہو لعنت ہے تم پر---- حمنہ نے ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا تھا اسے----

چچچچچ تم بھی کیسی اولاد ہو ناں جس باپ نے ہمیشہ یہ سکھایا کے برائی سے دور رہو اس کی تربیت کو داغ لگا رہی ہو ایک شادی شدہ مرد کے سامنے خود کو پلیٹ کی طرح سجا کر پیش کر رہی ہو----

ذیسنم بھی اسی کی ٹون اسی کے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اور اس کی بات سن کر ذکی کے سر پر ساتوں آسمان گرے تھے۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا کیا مطلب ہے تمہاری بات کا ذیسنم کس کے سامنے پیش کر رہی ہے خودکو یہ۔۔۔۔ ذکی نے پوری طرح ٹھٹھکتے پریشان زدہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

اس وقت بات تمہاری ہو رہی ہے ذیسنم میری پرسنلزکو مت کھولو ورنہ بہت براپیش آؤ گی۔۔۔ اس نے وارن کیا تھا۔۔۔۔

رئیلی آج ہو جائے پھر۔۔۔۔ اس سے زیادہ تم کتنا براپیش آہ سکتی ہو جسے بہن کہنے پر بھی افسوس ہو رہا ہے پاپا یہ ارسم کی کزن ایشال راندھاوا کے شوہر ارحام طارق سے محبت۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتی کسی شیرنی کی طرح جھپٹتے حمنہ نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا تھا۔۔۔۔

اگر تم نے اپنی بکواس بند نا کی تو میں جان سے مار دوں گی تمہیں۔۔۔۔ اس کی گردن سختی سے دبوچتے حمنہ نے وارن کیا تھا۔۔۔ اور ذیسنم کی آنکھیں ابل پڑیں تھیں باہر کو۔۔۔۔

میں چیخ چیخ کر بتاؤ گی پاپا اس بچ نے ایشال کو جان سے مارنے کی بھی کوشش کی ہے اور یہی نہیں یہ ہر حال میں اس کو پانا چاہتی ہے۔۔۔۔ ذیسنم نے اپنی پوری جان لگا کر اپنی گردن

اس سے چھڑوائی تھی اور اس کے شولڈر کٹ بالوں کو اپنی مضبوط مٹھیوں میں جھکڑتے اسے گھما کر پٹخا تھا۔۔۔ اب وہ نیچے لیٹی اس کو ٹانگیں مار رہی تھی۔۔۔۔

یو بچ تم نے میرے بال کھینچے۔۔۔ حمنہ نے اس کو بری طرح دھکا دیا تھا کے اس کا سر دیوار کے ساتھ لگا تھا۔۔۔ کمرا اب میدان جنگ بنا ہوا تھا جہاں بڑے چھوٹے کی تمیز بھلائے وہ دونوں ایک دوسرے کو زخمی شیرنیوں کی طرح پنجے جھاڑے مار رہیں تھیں۔۔۔ اور زکی سر ہاتھوں میں گرائے یہ سب تماشا حیران پریشان بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ بہنیں جو کبھی ایک دوسرے سے لڑیں نہیں تھیں کبھی ایک دوسرے سے اونچی آواز میں جنھوں نے بات نہیں کی تھی۔۔۔ جو ہمیشہ ایک دوسرے کے لیے اپنی پسند چھوڑ دیتیں تھیں وہ ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ایک دوسرے پر جھپٹی ہوئیں تھی۔۔۔

کیا تھا یہ سب ایسا تو کبھی بھی نہیں سوچا تھا اس نے نا کبھی چاہا تھا۔۔۔ پھر یہ سب کیا تھا جو وہ دیکھ رہا تھا۔۔۔کہاں کمی رہی تھی اس کے پیار میں یا پھر ضرورت سے زیادہ پیار دے کر وہ اب اپنا مکافات دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس نے گھبرا کر لمبا سانس لیا تھا۔۔۔

چھوڑو اسے ان اف شرم آنی چاہیے تم دونوں کو باپ کا ہی لحاظ کر لو۔۔۔ انھوں نے اونچی آواز میں چلاتے دونوں کو الگ کرتے کہا تھا۔۔۔ دونوں کے بال بکھرے ہوئے تھے گردن اور چہرے پر ناخنوں کی کھرونچیں تھیں۔۔۔۔ اور دونوں بری طرح ہانپ رہیں تھیں۔۔۔۔

اور تم حمنہ زرا بھی لحاظ ہے پورا ایک سال بڑی ہے وہ تم سے اور تم نے ہاتھ اٹھایا اس پر ایک تو غلط کر رہی ہو اوپر سے اس کو چھپا بھی رہی ہو۔۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ۔۔۔۔ اس کا بازو کھینچ کر اسے کمرے سے باہر دھکا دیا تھا انھوں نے۔۔۔ آج پہلی بار تھا کے وہ اپنی بیٹیوں سے اس کرخت لہجے میں بات کر رہے تھے انہیں ڈانٹ رہے تھے وہ بھی تب جب وہ مجبور ہو گئے تھے اور ویسے بھی یہ ان کے ایکشن کا ہی تو ری ایکشن تھا۔۔۔۔

آپ جو کچھ مرضی کہہ لیں مسٹر زکا اللہ ارحام طارق سے محبت کرتی ہوں میں جنون ہے وہ میرا اور اس جنون میں مجھے صحیح اور غلط کچھ نہیں دکھتا جو بھی میرے راستے میں آیا میں ایک ایک کی جان لے لو گی چاہے وہ ارسم ہو ایشال ہو ذیشم ہو یا پھر آپ۔۔۔۔

ٹھوس حتمی لہجے میں انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

اور پیچھے ذکی ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا اس کے لفظوں پر غور کر رہا تھا اور خود کو پستیوں میں گھرتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ بیٹی جس کی آسائشوں میں کبھی کمی نہیں کی کبھی تاخیر نہیں کی دنیا کی ساری آسائشیں جس کے قدموں میں ڈھیر کر دیں وہ اپنے ہی باپ کو جان سے مارنے کی دھمکی دے گئی تھی وہ اپنی ہی بہن کو مارنے پر تلی تھی---- یہ کیسا جنون تھا جس کے پیچھے وہ اندھی ہو گئی تھی--- وہ خوفزدہ ہوئے تھے اسکے لہجے سے بہت زیادہ----

آئی ایم سوری پاپا مگر میں ابدال سے شادی نہیں کر سکتی میں نے ارسم کو ہمیشہ اپنی زندگی میں اپنی محبت میں اپنی سانسوں میں محسوس کیا ہے یوں سمجھیں وہ میرے جینے کی وجہ ہے اس کے بغیر بے وجہ ہوں میں---- میں امیجن نہیں کر سکتی خود کو اس کے بغیر نا کبھی کیا ہے اور نا کبھی کروں گی اور نا ہی اس سے دوری کا کبھی سوچا ہے میں نے----

ایک بات میں واضح کر دوں آپ پر پاپا اگر حمنہ نے ارسم کو کچھ کہا تو میں اس کی جان لے لوں گی اور یہ خالی دھمکی نہیں ہے----

آئی ہوپ آپ میری بات اچھے سے سمجھ گئے ہوں گے--- میں کوشش کروں گی جلد ہی ارسم کی فیملی میرے لیے رشتہ بھجوائے----

کہتے ہی وہ بھی رکی نہیں تھی--- باتھ روم میں بند ہو گئی تھی----

اور ذکی وہ ان پڑھ تحریر بنا وہیں بت بنا کھڑا رہا تھا--- جس کا خون نا صرف اس سے بغاوت کر رہا تھا بلکہ اس کے فیصلے کا اختلاف کر کے اس کے خون کا بھی پیاسا ہو گیا تھا----

Urdu Novels Ghar

یہ کیا ہو گیا تھا اس نے تو ارسم کے لیے کچھ اور الگ ہی پلان کیا تھا پھر ذیشم اس پلان میں کیسے آہ گئی کیا اس نے غلطی کر دی تھی اپنی بیٹیوں کو یہ کہہ کر کے وہ ان کے گروپ میں شامل ہوں ان سے دوستی کریں ان کے گھر آئیں جائیں یا پھر اس سے یہ غلطی ہوئی کے اس نے اپنے مقصد کے لیے کہیں نا کہیں اپنی بیٹیوں کو استعمال کیا۔۔۔

زکی نے جو سوچا تھا قسمت نے اس کی بساط ہی پلٹ دی تھی اب اس کا خون ہی اس کے سامنے ابل رہا تھا اور وہ تماشائی بن گیا تھا۔۔۔ ایک بہترین کھلاڑی تماشائی بنا ہاتھ جوڑے بے بس تھا۔۔۔ کیونکہ للکار اپنے ہی خون کی تھی۔۔۔۔

اس کے گھر کو آگ اس کے گھر کے چراغ سے ہی لگنے جا رہی تھی۔۔۔ اور بساط کا مہرہ اب قسمت نے الٹنا تھا۔۔۔ اور کون جانے کھیل کا انجام کتنا بھیانک ہونے والا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پھوپھو ریڈی رہیے گا چار بجے میں پک کر لوں گی آپ کو۔۔۔ اس نے جوس کا آخری سپ لیتے کہا تھا۔۔۔۔

مارشو ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔۔ سویرا راندھاوا نے التجا کی تھی۔۔۔۔

میں فیصلہ کر چکی ہوں۔۔۔ اس نے ڈائننگ ٹیبل پر موجود ارسم اصحاب ایشال کی پرواہ کیے بغیر کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ابھی کہاں جا رہی ہو۔۔۔ ایحاب نے پوچھا تھا۔۔۔

کیس کے کچھ اہم ڈسکشن اور انفارمیشن دینے اور بتانے کے میں یہ سب کچھ چھوڑ رہی ہوں۔۔۔ اس نے بے تاثر لہجے میں کہتے نیپکن سے منہ صاف کیا تھا۔۔۔۔

ایشال ایحاب اور سویرا راندھاوا کوزور دار جھٹکا لگا تھا اس کی بات سن کر جبکہ ارسم مزے سے ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔۔

واٹ تم اپنا پیشن چھوڑ رہی ہو ایشال نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

چیزیں ہوتیں ہی چھوڑ دینے کے لیے ہیں اس میں کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔۔۔ چلتی ہوں پھوپھو چار بجے ریڈی رہیے گا۔۔۔ بیگ سنبھالتے وہ اٹھی تھی اور باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ جو فاحا ان کے سامنے سے اٹھ کر گئی تھی انہیں تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کے یہ وہی فاحا ہے ان کی اپنی فاحا جو مذاق مستیاں کرتی سب کو نچا کر رکھتی تھی۔۔۔ جس نے سکون سے بیٹھنا سیکھا ہی نہیں تھا جس کا جنون جاسوسی تھی اس کے ساتھ ایسا کیا ہوا تھا کے اس کی ایک رات میں ہی کایا پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

واٹ۔۔۔ ماما از شی اوکے۔۔۔ تم نے کچھ کہا ہے کیا ارسم اسے۔۔۔۔ دیکھو میں تمہاری ساری باتیں مانوں گی پلیز میری پرانی فاحا واپس کرو مجھے۔۔۔ ایشال نے پریشانی سے ارسم سے کہا تھا۔۔۔۔

تم دونوں کے دماغوں کا فتور بہت جلد سیٹ کروں گا میں۔۔۔ آخر کو تمہاری ہی بہن ہے ناں وہ ایک ہی خون ہے مگر جلد پتہ لگوا لوں گا میں۔۔۔ ایشو کی طرف دیکھتے وہ دبے دبے غصہ میں بولا تھا۔۔۔

پھوپھو آپ لازمی جائیے گا اس کے ساتھ میں چاہتا ہوں کے پٹاری میں موجود سانپ جلد باہر آئے۔۔۔۔

کاٹ دار لہجے میں کہتے وہ بھی لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکلا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا کہہ رہیں ہیں آپ۔۔۔۔ مجھے وہ اپنی زندگی میں ہر صورت چاہیے۔۔۔۔

حائسم نے التجا کی تھی۔۔۔۔

میں زبردستی نہیں کر سکتی ان کے ساتھ حائسم۔۔۔۔ مگر میں اپنی بات سے بھی نہیں پھر سکتی میں نے ذوئیشہ کی طرف سے ہاں کر دی ہیں انہیں۔۔۔ رہی بات فاحا کی تو وہ تمہارے نصیب میں ہو گی تو ضرور ملے گی تمہیں کیونکہ یہ سب قسمتوں کے فیصلے ہیں۔۔۔۔

ذوئیشہ کو آج ڈسچارج مل جائے گا اسے ہوسپٹل سے گھر شفٹ کر کے میں ایک میٹنگ پر جاؤ گی تم شام کو جلدی آہ جانا میں نے ارسم کی فیملی کو بلوایا ہے ڈیٹ فکسنگ کے لیے۔۔۔۔

کہتے وہ صوفے سے اٹھ گئیں تھیں۔۔۔۔

نسرین ڈرائیور کو بولو ہوسپٹل جانا ہے گاڑی نکالے۔۔۔ نسرین کو حکم دیتیں وہ کمرے کی طرف گئیں تھیں اپنا بیگ لینے۔۔۔۔

یہ ٹھیک نہیں کیا تم نے فاحا میرے پرپوزل کو ٹھکرا کر تم کسی اور سے محبت کی پینگیں نہیں بڑھا سکتیں۔۔۔۔ فا میری تھی ہے اور رہے گی۔۔۔ اور مجھے پورا یقین ہے اپنی قسمت پر وہ مجھے اس سے دور کبھی بھی کسی صورت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

اس نے دل میں مصمم ارادہ کرتے سوچا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کوئی بات ہوئی ہے کیا فاحا کیوں چھوڑ رہی ہو تم یہ سب۔۔۔۔ ڈونا نے گاڑی چلاتے پوچھا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں ہوئی ڈونا بس میں محبت کرتی ہوں مومن سے اور بس اسے شادی کی جلدی ہے اس لیے اور ویسے بھی اسے یہ سب پسند نہیں تو چھوڑ رہی یوں۔۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے اسے تسلی بخش جواب دیتے کہا تھا۔۔۔۔

میں مان ہی نہیں سکتا اور یہ مومن کون ہے کہاں سے آیا میں تمھاری ہر بات سے واقف ہوں کیا یہ ان کچھ دنوں میں پیدا ہوا ہے۔۔۔ تمھاری آواز کے پیچھے چھپا درد اور چھپی کہانی میں سمجھ رہا

ہوں مگر امیید ہے جلدہی جان بھی جاؤ۔۔۔آگر کچھ غلط کرنے جا رہی ہو تو پلیز بتاؤ مجھے میں ٹھیک۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے ڈونا اور پلیز یہ میرا پرسنل ہے تو تم دور رہو اس سب سے ضروری نہیں کے تمہیں سب کچھ ہی اب میں بتاتی پھرو۔۔۔۔دوست ہو دوست ہی رہو۔۔۔۔

اپنے لہجے میں سختی لاتے کہا تھا اسے۔۔۔۔ اور گاڑی رکتے ہی نیچے اتری تھی۔۔۔۔

ڈونا کو اس کی بے رخی نے بہت ہرٹ کیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی اس کی بات سن کر مگر وہ چپ چاپ سہہ گیا تھا۔۔۔۔

اور وہ وہ کونساخوش ہوئی تھی اسے باتیں سنا کر جیسے ہی گاڑی سے اتری انکھ سے موتی ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا۔۔ جانتی تھی اسے ہرٹ کر گئی ہے مگر یہ ضروری تھا ورنہ وہ بات کی تہہ تک پہنچ جاتا اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اسے سب کچھ بڑے دھیان سے بڑے خیال سے سر انجام دینا تھا۔۔۔۔

کیا ہے یہ جب میں کہہ رہا ہوں کے مجھے آدھے گھنٹے میں تمام فوٹو گرافس چاہیے تو آپ کو سمجھ نہیں آتا کیا۔۔۔ جائیں اور آدھے گھنٹے بعد تمام فوٹو گرافس میری ٹیبل پر ہوں۔۔۔۔۔ وہ غصے سے غرایا تھا اپنے ماتحت پر۔۔۔۔

سر رات کو جس لڑکی کی لاش ملی تھی اس کی ڈی این اے رپورٹ آپ کو دو بجے ملے گی----

ایک اور باوردی آفیسر نے کہا تھا آہ کر----

بارہ بجے وہ رہورٹ میرے ٹیبل پر ہو آئی سمجھ جاؤ اور جا کر پچھلے سارے مقدموں کی کاپیز لے کر آؤ-----

پھنکار رہا تھا وہ----

پورے تھانے میں ایک ہلچل مچی ہوئی تھی اور وجہ یہ تھی کے حائسم ولید خان کا پارہ آج ساتویں آسمان پر تھا اور گرج چمک سے پورا تھانا ہلا ہوا تھا----

یہ کیا سین ہے ڈونا اتنا غصہ۔۔۔ ایک پل کو اس کا غصہ دیکھتے فاحا بھی ٹھٹھکی تھی۔۔۔۔اور پیچھے آتے ڈونا کے کان میں کھسر پھسر کی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں مجھے تو ایسا لگ رہا ہے یا تو میں ٹھیک ہونے کے بعد دوسری دنیا میں آہ گیا ہوں یا پھر یہ زمین مریخ پر پہنچ گئی ہے سب چہرے ہی بدلے ہوئے ہیں۔۔ عجیب۔۔۔۔ ڈونا نے کچھ چھبتے لہجے میں باور کروایا تھا کے وہ فاحا کی پہلی کنورزیشن سے ہرٹ ہے۔۔۔۔

جگر ٹینشن ناٹ اس مریخ سے واپس زمین پر اس سست کچھوے کو فاحا دی گریٹ سپائے لائے گی۔۔۔ دور سے ہی حائسم کو سگریٹ کے مرغولے اڑاتے دیکھتے کہا تھا اس نے۔۔۔

مطلب میں سمجھا نہیں ڈونا نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔

چلو بتاتی ہوں میں۔۔۔۔ فاحا نے اس کی کلائی پکڑ کر قدم آگے بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔اور پھر حائسم کی ٹیبل کے پاس پہنچی تھی جہاں وہ فائل کی ورق گردانی کرنے کے ساتھ تنیں رگوں سے سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ سموکنگ بھی کرتا ہے---- چلتے چلتے پوچھا تھا اس نے ڈونا سے---

آج کل ہر کوئی کرتا ہے---- ڈونا نے بے جھجھک کہا تھا---

مجھے اس سے یہ امید نہیں تھی--- وہ صرف بڑبڑائی تھی مگر ڈونا نے اس کی بات اچھے سے سن لی تھی----

وہ دونوں اس کی ٹیبل کے پاس کھڑے تھے جب حائسم نے نظر اٹھا کر دیکھا تھا----

ہیلو حائسم---- ڈونا نے کہا تھا

ہیلو کیسے ہو ڈونا---- فاحا کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا اس نے اور ڈونا سے پوچھا تھا----

Urdu Novels Ghar

میں ٹھیک حائسم یہ کچھ پرنٹس ہیں اور یہ بلڈ کے سیمپلز۔۔۔۔ ڈونا نے ٹیبل پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے یہ میں چیک کر لیتا ہو تم یار ڈی این اے رپورٹس دیکھ لو۔۔۔۔ وہ جو دو دن پہلے لڑکی غائب ہوئی تھی اس کی بھی رات کو لاش ملی ہے اور سیم اسی کنڈیشن میں۔۔۔۔ اس نے فاحا کو فل اگنورینس دیتے ڈونا سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا وہ لڑکی اس کا مرڈر ہو گیا کہاں سے ملی لاش ۔۔۔ اس کے ماما پاپا کو اطلاع دی حائسم۔۔۔۔ فاحا کو دلی صدمہ ہوا تھا۔۔۔۔ تو پوچھنے لگی تھی حائسم کو مخاطب کرتے۔۔۔۔۔

ڈونا تم اس لوکیشن پر چلے جاؤ۔۔۔۔ حائسم نے چٹ پر لکھاپتہ ڈونا کی طرف بڑھایا تھا اور پھر سے فاحا کی کسی بھی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔ ڈونا کہتا باہر کی طرف چلے گیا تھا۔۔۔۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں حائسم کیوں اگنور کر رہے ہو مجھے۔۔۔۔ فاحا کو دکھ ہو رہا تھا اب اس کی اگنورینس سے۔۔۔۔۔ ہرٹ ہو رہی تھی وہ۔۔۔۔

مس فاحا سلطان چوہدری آپ کو جو بھی انفارمیشن چاہیے میرے سٹاف سے لے سکتیں ہیں آپ۔۔۔۔ سگریٹ کا گہرا کش لیتے وہ اس کی طرف دیکھے بغیر اٹھا تھا۔۔۔۔

سب سمجھ رہی ہوں میں پرپوزل ریجیکٹ کرنے کا بدلہ لے رہے ہو تم۔۔۔ مجھ سے زبردستی نہیں کر سکتے سست کچھوے والئے یو ڈونٹ کال می فا۔۔۔۔

شکوہ زبان پر آیا تھا اس کے منہ سے وہ تو فا سننے کی عادی تھی پھر وہ اجنبیت کیوں برت رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا اب تو میں ویسا ہی کر رہا ہوں جیسا تم چاہتی تھی۔۔۔۔ اب کیوں درد جاگ رہے ہیں تمہارے اب میں نہیں تم میرے پیچھے آؤ گی فاحا سلطان چوہدری اور جس فا کو میں نے مار دیا ہے اسے لاکھ چاہوں گی بھی تو کبھی زندہ نہیں ہو گی وہ۔۔۔۔

جھٹکے سے اس کی طرف مڑتے وہ سگریٹ کا دھواں اس کے اردگرد چھوڑتے اس پر قہر آلود نگاہیں ڈالتے چلے گیا تھا۔۔۔

کیا سمجھتے ہو تم خود کو ایسے کر کے مجھے ہرٹ کر لو گے بھول ہے تمہاری۔۔۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔ اس کی بے رخی کھل رہی تھی اسے درد دے رہی تھی۔۔۔۔

بہت شوخے ہو رہے ہو ناں میں بتاتی ہوں تمہیں کے ایف ایس سی کو اگنور کرنے کے کیا نقصانات ہیں۔۔۔

غصے سے اس نے موبائل نکال کر میسج کیا تھا ڈونا کو اور پھر حاسم کی ٹیبل پر پڑی سگریٹ کی پیکٹ اٹھاتے باہر آئی تھی۔۔۔۔

اور لیپ ٹاپ پر کچھ فوٹو گرافس میچ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ڈونا غصے سے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

کہیں تو مجھے سکھ کا سانس لینے دیا کرو۔۔۔ نفی میں سر ہلاتے اس نے کہا تھا۔۔۔

میرا کام کیا۔۔۔ اس نے رازداری سے پوچھا تھا۔۔۔

جتنے تم نے میسج کر دیئے تھے ناں کوئی مردہ ہوتا تو وہ بھی قبر سے اٹھ کر ہاتھ جوڑتا کے بہن ساہ لے لے کر رہا ہوں تیرے کام۔۔۔۔اور مجھے زرا بتاؤ اب کونسا نیا بکھیرا ڈالنے والی ہو۔۔۔۔اس نے بھنویں اچکاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بہت سکون سے اگنور کر رہا ہے ناں وہ سست کچھوا مجھے اب بتاؤں گی اسے میں مجھے اگنور کرنے کا نقصان چیزیں دو مجھے۔۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ماشاءاللہ کافی ذہین دماغ پایا ہے تم نے۔۔۔۔ اللہ خیر کرے اس کی۔۔۔۔

یہ آہ گئے تمہارے تیلی بم۔۔۔۔۔ ڈونا نے پیکٹ پٹاخوں کا ٹیبل پر رکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

سگریٹ کا پیکٹ بھی لانے کو کہا تھا میں نے۔۔۔۔ اس نے تیلی بم کے پیکٹ کو کھول کر دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

فاحا باز آہ جاؤ کیا ملے گا تمہیں یہ سب کر کے ڈونا نے اپنے تئیں سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

سکون ملے گا مجھے اب سگریٹ دو۔۔۔۔ بڑا اچھلتا پھرتا ہے نا آج کل یہ سست کچھوا۔۔۔۔

اسے کیا لگا ایف ایس سی چپ بیٹھے گی اس کے پرپوزل کا سن کر ویسے بھی بڑی شانتی رہی ہے کچھ دن سے۔۔۔۔ اس نے ڈونا کے ہاتھ سے سگریٹ کا پیکٹ لیتے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے جو مرضی کرو مجھے اس سب میں مت گھسیٹنا میں جا رہا ہوں ڈی این اے رپورٹس لینے حائسم نے بھجوایا ہے----

ڈونا اس پر اور اس کے دماغ پر افسوس کرتا وہاں سے نکلا تھا----

بڑے ٹھنڈے ہیرو بنتے ہو نا میرے سامنے سگریٹ دانتوں تلے دبا کر اب جب اسی کش سے پٹاخے پھوٹیں گے ناں تو بچہ تم کیا تمہارے دادا نانا پردادا تر دارا چار دادا چھ دادا سب کے سب قبروں سے اٹھ کر دی ایف ایس سی گریٹ سے تمہیں بچانے آئیں گے--- اور سگریٹ کے کش بھرنے کے بعد تمہارا پٹاخہ منہ دیکھ کر میں کہیں ہس ہس کر فوت نا ہو جاؤ----
ہاہاہاہاہاہا-- میری پنک چمک چھلو----

بیٹا ساڈے نال پنگا ناٹ از چنگا----

وہ مسکراتے ہوئے بڑی مہارت سے سارے سگریٹس میں سے مسالہ نکال کر ان میں تیلی بم کے اوپر کا لگا مسالہ بھر رہی تھی---اور ساتھ ساتھ گنگنا رہی تھی----

آگ سے آگے جلے گی دل کی---

مجھے اس اگ کو پی لینے دے---

ہاہاہاہاہاہا----

ہنستے ہوئے بڑی مہارت سے اس نے پیکٹ کو بند کیا تھا اور اب بڑی راز داری سے یہاں وہاں دیکھتے حائسم کی ٹیبل پر رکھا تھا----

اور پھر سے کام کرنے لگی تھی اب وہ اپنا ریزگنیشن لیٹر ٹائپ کر رہی تھی جب وہ اس کی طرف ایک بھی نگاہ غلط ڈالے چیئر پر آہ کر بیٹھا تھا----

کچھ فائلز کو دیکھنے کے بعد اس نے انٹر کام پر چائے منگوائی تھی--- وہ اس کے کمرے میں ہی ایک سائیڈپر پڑی ٹیبل پر بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی----

وہ سمجھ رہی تھی کے وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کمرے میں موجود سوائے اس کے وجود کے کسی اور شے کو دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

اس کا سینہ بھاری ہو رہا تھا جب جب اس کا ذہن اپنی دادی کے کہے لفظ دھراتا کے وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ غصے اور اشتعال کو اپنے اندر دباتے اس نے سگریٹ نکال کر سلگایا تھا اور۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ یعنی اس کا دھیان لیپ ٹاپ پر کم اور حائسم پر زیادہ تھا۔۔۔۔

اس نے سگریٹ لبوں میں دبایا تھا۔۔۔ مگر سگریٹ کی سمیل اسے کچھ عجیب محسوس ہوئی تھی۔۔۔ لائٹر لبوں کے پاس لے جاتے اس نے غیر ارادی طور پر محسوس کیا تھا فاحا کا خود کی طرف دیکھنا اور پھر اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے لائٹر کا بٹن پریس کیا تھا۔۔۔ ایک پل کو فاحا کا دل چاہا تھا کے اس کے ہاتھ سے لائٹر سگریٹ لے کر پھینک دے دور مگر جب اس کے ستم یاد آئے تو اپنے خیالات پر مٹی ڈالی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی حاسم نے لائٹر جلا کر لبوں کے پاس دبایا سگریٹ سلگایا تھا۔۔۔ ایک جھٹکے میں سگریٹ سلگ کر اس کے لبوں کے پاس کتنے ہی پٹاخے ٹھک ٹھک پھوٹے تھے۔۔۔ ان پٹاخوں کی آواز سے وہ اپنی کرسی سے اچھلی تھی مگر وہ سامنے بیٹھا ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔۔۔ خود کے اعصاب کو کمزور بنائے اس نے لبوں سے سگریٹ نکالنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ سگریٹ میں بھرا پٹاس کا مواد کبھی اس کی گردن پر گر رہا تھا اڑ کر کبھی اس کے لبوں کے پاس اور کبھی اس کے لبوں کے اردگرد۔۔۔ اسے جلن ہو رہی تھی بلکل ویسی ہی جلن جب کھولتے ہوئے گرم آئل کے چھینٹے پڑتے ہیں اس کی شرٹ پر بھی اور بازوؤں ہاتھوں پر

بھی وہ زرے گر کر اسے جلا رہے تھے۔۔۔ وہ مضبوط اعصاب کا مالک بڑے مزے سے فاحا پر نظریں گاڑے بیٹھا اپنی کنڈیشن کو خود میں جزب کر رہا تھا۔۔۔ بظاہر یہ جلن اسے اپنی اندر والی جلن سے کم ہی لگی تھی جو صبح سے اسے جلا کر بھسم کر رہی تھی۔۔۔ وہ دل کا درد تھا جو وہی لفظ بار بار دہرا رہا تھا جسے سن کر وہ کتنی بار جیا اور مرا تھا کیا واقعی اسے اس کے علاوہ کسی اور سے محبت ہو سکتی ہے کیا واقعی وہ اس قابل ہے کے اسے دھتکار دیا جائے چھوڑ دیا جائے رسوا کر دیا جائے۔۔۔ زندگی میں ملنے والی ماں باپ کی محرومی کے بعد ایک بے پناہ من چاہی محبت کی محرومی بھی اس کی قسمت میں کنندہ ہونے والی تھی۔۔۔۔ وہ دل لگی اور نا مرادی کی سولی پر صبح سے لٹکا سلگ رہا تھا۔۔۔۔

اور قصور وار سامنے بیٹھی تھی۔۔۔ ایک ایسا امتحان بنی جسے چاہ کر بھی وہ نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا زور زبردستی نہیں کر سکتا تھا اور ستم یہ کے وہ اس سے دور بھی نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

سگریٹ سلگ کر ختم ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے لب جھلس چکے تھے گردن پر بھی نشان بن چکے تھے ہاتھوں پر بھی اور جہاں جہاں زرے گرے تھے وہاں وہاں بھی شرٹ جل کر سکن پر

نشان بن چکے تھے مگر وہاں پرواہ کس کو تھی ان ظاہری آبلوں کی وہ تو محبت کی پستیوں پر بے قرار تھا----

اس نے اگلی سگریٹ نکال کر لبوں میں دبائی تھی--- اب فاحا کا رنگ زرد ہوا تھا---- دل سہما تھا--- وہ اتنی تکلیف کیسے برداشت کر گیا وہ تو کب سے بیٹھی بس یہی دیکھ رہی تھی سوچ رہی تھی--- وہ آج اسے برسوں کا تھکا لگ رہا تھا خود سے سرد جنگ کرتا مغرور شہزادہ جس کی ناک پر دھرا غصہ اسے مزید خوبصورت بنا رہا تھا--- جو حائسم اس کے سامنے بیٹھا خود ہر ستم ڈھا رہا تھا وہ نیا تھا بلکل نیا----

اس نے سگریٹ کے پاس لا کر لائٹر کا بٹن پریس کیا تھا کے وہ جھٹکے سے اٹھی تھی اور اس کے منہ سے سگریٹ باہر نکال کر پھینکا تھا---- حائسم کے لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ آئی تھی---- وہ تو جب سگریٹ پیک سے نکال رہا تھا تب ہی اس کے اندر ریڈ ریڈ مواد دیکھ کر حیران ہوا تھا--- مگر جب لبوں سے لگاتے اس نے سانس اندر کھینچا تھا تو اسے احساس ہوا تھا--- کے اس سگریٹ میں پٹاخے جیسا کچھ مواد ہے---- پھر سامنے فاحا کو دیکھا تھا--- جو

بظاہر تو انٹرسٹ نہیں شو کر رہی تھی مگر اس کی اٹکی چور نظریں سگریٹ پر اٹھتیں اسے بہت کچھ باور کروا گئیں تھیں۔۔۔۔

اس نے تیسرا سگریٹ نکال کر لبوں کے نیچے دبایا تھا۔۔۔ وہ وہ بھی اسکے لبوں سے نکال گئی تھی۔۔۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا۔۔۔ اگلا سگریٹ نکالتے دیکھ وہ سگریٹ کا پیکٹ پرے پھینکتی چلائی تھی اس پر۔۔۔۔۔

فاحا سلطان چوہدری اپنے کام سے کام رکھو آئندہ میرے معاملات میں دخل اندازی کرنے کی جرات مت کرنا ورنہ نقصان کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔

غصے سے غراتے کہا تھا اسے مگر لبوں کی جنبش اور چہرے کے اثرات بتا رہے تھے کے اس سے شاید اب بولا بھی نہیں جا رہا۔۔۔۔

کیوں کر رہے ہو ایسا میں نے بس اس لیے کیا تھا کے تم مجھے اگنور کر رہے تھے تو سوچا یہ کروں گی تو مجھ پر غصہ ہو گے چلاؤ گے مگر تم۔۔۔۔ اس کو دوبارہ سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھاتے دیکھ وہ اس کے سامنے آئی تھی اور نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہاں تو پھر مسئلہ کیا ہے۔۔۔ تمہارے ہی تو دل کے ارمان پورے کر رہا ہوں بیٹھو وہاں اور دیکھو حائسم ولید خان کو سلگتا ہوا۔۔۔ شاید تمہارے دل کو ٹھنڈک مل جائے سکون پہنچے اور اگر اس سے بھی سکون نہیں ملے گا تو اگلی بار کچھ بڑا کرنا کے پھر میں تمہیں کہیں نظر ہی نا آ سکوں۔۔۔۔

اس نے سگریٹ نکالتے کہا تھا اور استہزائیہ ہنسا تھا اس پر۔۔۔۔

تو تم اس کو نہیں چھوڑو گے اس کو پھر سے سگریٹ لبوں میں دباتے دیکھ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی وہ۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جواباً وہ کوئی بھی جواب دیئے اسے راستے سے پیچھے دھکیلتے آگے بڑھا تھا۔۔۔ اس نے پھرتی سے ٹیبل پر پڑی سگریٹ اٹھائی تھی اور نیچے گرا لائٹر اٹھا کر سگریٹ لبوں میں دبا کر سلگائی تھی۔۔۔۔

پٹاخہ پوٹھا تھا۔۔۔ اس کے لب پر لگا تھا توڑی پر بھی وہ جھٹکے سے مڑے تھا۔۔۔ اس کی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو اور جلتے سگریٹ میں سے پٹاخے پھوٹتے دیکھ کر وہ ایک جست میں اس تک پہنچا تھا ہاتھ بڑھا کر اس کے لبوں سے سگریٹ نکال کر دور پھینکی تھی۔۔۔۔

پاگل ہو۔۔۔ دھاڑا تھا اس پر وہ اور اس کی بازو کھینچ کر اسے خود کے قریب کیا تھا۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھنسا کر چہرا پاس کیا تھا۔۔۔ اور لبوں پر پھونک مارنے لگا تھا۔۔۔ وہ رو رہی تھی اب ہچکیوں سے۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا فا۔۔۔ دیکھو ٹھیک ہو جائے گا یہ سٹاپ کرائنگ تم پاگل ہو لپ جل گیا ہے ڈیم۔۔۔۔ دھیرے دھیرے سے پھونکیں مارتے وہ کسی بچے کی طرح اس کے آنسو صاف کرتے ایک بازو پر اسے ڈالے پریشانی سے ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔۔

آہ پین ہو رہا ہے حائی---- وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی---

اچھا چلتے ہیں ڈاکٹر کے پاس چپ کرو میں ہوں ناں--- پلٹ کر ٹشو باکس میں سے ٹشو نکالتے اس کے لپ پر لگاتے پھونکیں مارتے وہ اپنی ساری ناراضگی ٹینشن بھول کر اس کے درد میں پریشان ہو رہا تھا بری طرح یہاں تک کے اپنے زخم بھی بھول گیا تھا----

نچلے لب کا درمیانی حصہ بری طرح جل گیا تھا اس کا گلابی نرم پنکھڑیوں جیسے لبوں پر زخم حائسم واضح دیکھ رہا تھا----

تمہیں کس نے کہا تھا یہ کرنے کو جلا بیٹھی نا لپس اب پین ہو گا--- کب بچپنا ختم ہو گا تمہارا--- زیادہ پین ہو رہا ہے کیا--- میں آئس منگواتا ہوں اس کو رب کرتے ہیں اس سے تھوڑا سن ہو جائے گا ڈاکٹر تک پہنچتے پین نہیں ہو گا--- پلیز فا مت رو تھوڑا سا برداشت کر لو----

ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے اس کے اس کی آنکھوں میں تیرتے آنسو دیکھ کر نرمی سے اسے سینے سے لگائے کمر سہلاتے اس کے ہونٹ کے پاس آہستہ آہستہ پھونکیں مارتے اس نے انٹر کام پر آئس منگوائی تھی۔۔۔۔

یہاں آؤ ادھر بیٹھو۔۔۔ اس کو کرسی پر بٹھانا چاہا تھا۔۔۔۔ اس نے۔۔۔۔

چھوڑو مجھے تمہیں تو فرق نہیں پڑتا نا میرے ہونے نا ہونے سے صبح سے اگنور کر رہے تھے ناں مجھے پھر اب کیوں جان نکل رہی ہے۔۔۔۔ لیو می۔۔۔ جلنے دو نا مجھے بھی دونوں کو ایک ساتھ سکون آئے گا۔۔۔

دفعتاً وہ اپنا بازو چھڑوا کر دور ہوئی تھی اس سے اس پر چلاتی ہوئی۔۔

بکواس بند کرو اپنی اورکم بولو زخم۔گہرا ہو گا بیٹھو یہاں۔۔۔۔ پھر سے اسے نازو سے پکڑ کر بٹھانا چاہا تھا۔۔۔۔

کیوں بیٹھوں چھوڑو مجھے آئی ہیٹ یو مسٹر حائسم ولید خان کیوں مجھے کھینچتے ہو خود کی طرف کیوں بھرتے ہو اپنے احساس مجھ میں تم چاہتے ہو میں تمہارے بغیر جینے کی ہمت بھی نا کر پاؤ یو لائیر مونسٹر نفرت ہے مجھے تم سے مجھے اگنور کرتے ہو تم اپنی فا کو اگنور کرتے ہو۔۔۔ ایک بار بھی نہیں دیکھا صبح سے تم نے مجھے۔۔۔ اینڈ اٹس ہرٹنگ۔۔۔۔ کیوں نہیں کہا مجھے فا۔۔۔ کیوں نہیں حق جتایا مجھ پر۔۔۔

مجھے پین دیا صبح سے دے رہے ہو کبھی اگنور کر کے کبھی خود کو ہرٹ کر کے۔۔۔۔ ڈونٹ یو ڈئیر حائی تم میرے حائی ہو تم خود کے ساتھ نہیں کر سکتے ایسے۔۔۔ آئی ہیٹ یو حائی آئی رئیلی ہیٹ یو۔۔۔۔

یور فا ہیٹ یو۔۔۔۔

ہچکیوں سے روتے اس کی گرد بازوؤں کا گھیرا مضبوط کرتے اس کے سینے کے ساتھ لگی وہ رو رہی تھی۔۔۔ کتنے شکوے کتنی شکایتیں اپنی دل کی روداد وہ جانے انجانے میں سنا گئی تھی اسے۔۔۔۔

حائسم متبسم ہوا تھا گہرا مسکرایا تھا۔۔۔ جیسے کل کائنات مل گئی ہو وہ اس کی تھی اس کی ہے اور رہے گی اس کے دل نے گواہی دی تھی اس کی باتوں کو سننے کے بعد وہ جو کبھی کبھی غصے کے مارے بھی اس کے قریب نہیں آتی تھی آج خود اس کے سینے کے ساتھ لگے اس کے گرد حصار تنگ کرتی سسک رہی تھی رو رہی تھی اس کی شرٹ کی خوشبو کو اس کے جسم کی خوشبو کو گہرا سانس لے کر کھینچ رہی تھی خود میں۔۔۔۔

دنیا میں رہنا خوشیوں اور دکھوں کا مجموعہ ہے مگر حائسم کے لیے اس کی خوشیوں اور دکھوں کا مجموعہ فا تھی اس کی اپنی فا جو بچہ بنی اس کے ساتھ چپکی رو رہی تھی گلے کر رہی تھی شکوے کر رہی تھی۔۔۔۔

فا ریلیکس کالم ڈاؤن۔۔۔۔ حائسم نے کمر سہلاتے کہا تھا اور پھر نرمی سے اسے خود سے الگ کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

نو پلیز حائی مجھے الگ مت کرو خود سے پلیز ڈونٹ ڈو میں مر جا۔۔۔۔۔۔

ششششش ڈونٹ سے اٹ--- جان نکال دوں گا---- اس کی بات کاٹ کر اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی اور سختی سے ڈپٹا تھا اس کے لفظوں پر اسے---- اس نے پیچھے سے اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتے اس کی انگلی کو پیچھے کیا تھا--- ایک سرد لہر ریڑھ کی ہڈی میں دوڑی تھی--- شاید وہ اب ہوش میں آئی تھی کیا کچھ نہیں کہہ گئی تھی وہ اسے اور پھر اس کے اتنا قریب اس کے سینے کے ساتھ لگی اس کے جسم میں سمائی ہوئی تھی--- اس نے اور زور سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا تھا اور آنکھیں بند کیں تھیں وہ کیا کر گئی تھی--- خود کو سو بار اس نے ڈپٹا تھا وہ تو اپنے جذبات خود پر بھی ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی اور وہ اپنے جذبات اس کے سامنے ہی بیان کر گئی تھی جو اس کے پور پور میں سمایا ہوا تھا----

مجھے لگتا ہے ہمیں ڈاکٹر کے پاس نہیں مولوی کے پاس جانا چاہیے کیوں میرے لیے اپنی قربت کو سوال بنا رہی ہو فا---- میری شرٹ پھٹ جائے گی----

اس کی گرفت کو اپنی شرٹ پر مضبوط سے مضبوط ہوتے محسوس ہوا تو اس کے بال کان کے پیچھے اڑستے اس کے کان کے پاس جھک کر گھمبیر شرارت بری خاموشی کی تھی--- کے اس

کی جھلستی سانسوں کی خوشبو اور چھون اس کے جسم کے روئے روئے کو لرزا گئی تھی۔۔۔ ایک میٹھی سی لہر جسم میں اتری تھی جس سے وہ اس کی قربت میں جھرجھری لیتی کانپتے قدموں سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

ہے کم ہئیر۔۔۔ مت الگ کرو خود کو مجھ سے۔۔۔۔ اس نے التجا کی تھی۔۔۔۔۔ تڑپ اٹھا تھا اسے خود سے دور ہوتا دیکھ وہ۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ وہ پل بھر میں انجان بنی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں ہم۔۔۔ اسے انجان بنتے دیکھ اس کا دل دکھا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بے تاثر جواب آیا تھا۔۔۔۔

اچھا دکھاؤ مجھے کہاں سے ٹھیک ہو۔۔۔ بھنویں اچکاتے اس کے لرزتے وجود پر چوٹ کرتے اس کو ہاتھ سے قریب کھینچتے پوچھا تھا۔۔۔

کیا چل رہا ہے فا دماغ میں۔۔۔ اس کے لپ کے برن حصے پر اہستگی سے پھونک مارتے پوچھا تھا۔۔۔ اس پھونک کا احساس محسوس کرتے اس نے انکھیں بند کی تھیں اور اس کے کاندھوں پر رکھے ہاتھوں کی گرفت کو مضبوط کیا تھا۔۔۔۔

مممم۔۔۔مجھے۔۔۔ ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا۔۔۔۔ اس کی قربت میں پگھلتے کانپتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے پاس جائیں گے تو پین کم ہو گا اور لپ بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔اور پھر ہم ڈیپ۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا اس کے لبوں پر کانپتا ہاتھ رکھ کر اسے مزید بولنے سے بند کیا تھا اس نے۔۔۔۔

میری پناہوں میں سکون نہیں ہے کیا۔۔۔ پھونک مارتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ڈونا آہ جائے گا۔۔۔ الٹا جواب دیا تھا اس نے۔۔۔۔

ہمارے ہونے والے بچوں کا ماموں ساونڈ گڈ۔۔۔ اس نے گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ اور وہ شرم۔سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔

چ۔۔۔چھوڑیں۔۔۔ حائسم۔۔۔۔ بمشکل لفظ نکلے تھے۔۔۔۔

محبت ہے ناں۔۔۔۔ شہہ رگ پر انگوٹھا رب کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈ۔۔۔ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے مجھے پین ہو رہا ہے۔۔۔۔ فوراً سے بات بدلی تھی فاحا نے۔۔۔ ڈر لگ رہا تھا اس کے سوالوں پر اپنی حالت سے جو رفتہ رفتہ بے کل ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیوں کر رہی ہو یہ سب۔۔۔ پلیز فا مان جاؤ جو کہو گی جیسے کہو گی ویسے ہی ہو گا پلیز۔۔۔ وہ منتوں پر اتر آیا تھا۔۔۔۔

آپ سمجھ کیوں نہیں لیتے اس بات کو کے ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے نہیں بنے حائسم---- بڑی مشکل سے دور ہوتے کہا تھا----

تم برا کر رہی ہو فا میرے حق میں--

دل مچلا تھا اس کے لفظوں کو سن کر حائسم کا----

آئی ایم سوری میں پلٹ نہیں سکتی آئی ول پرے کے آپ کو بہت اچھا کمپینین ملے---- مڑ کر بیگ پکڑتے آنسو صاف کرتے بھرائی آواز میں کہا تھا----

تم تباہ کر رہی ہو ہم دونوں کو--- آخری کوشش کی تھی----

یہی نصیب ہے--- وہ مڑی تھی----

تم چاہو تو بدل سکتا ہے۔۔۔ میں کسی اور کا نہیں ہو سکتا فا۔۔۔۔ آواز میں گہرا درد چھپا تھا اس کی۔۔۔۔

ہونا ہو گا۔۔۔ نصیبوں سے لڑا نہیں جا سکتا۔۔۔۔ اور پلیز میری غلطی کی سزا میرے بھائی کو مت دینا وہ بہت پیار کرتا ہے ذوئیشہ سے میں نے کبھی تم سے کچھ نہیں مانگا مگر آج میں تم سے اپنے بھائی کی خوشی مانگتی ہوں پلیز حائسم اس کی خوشی اس سے مت چھیننا۔۔۔۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے منت کی تھی۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ وہ گرجا تھا۔۔۔ وہ کیا بات کر رہا تھا وہ کیا سوال کر رہی تھی یعنی اسے سب کی فکر تھی سوائے اس کے۔۔۔۔ اس کو خود کی تذلیل محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

پلیز حائسم میرے لیے اگر کبھی مجھ سے ایک لمحے کے لیے بھی محبت کی ہے تم نے تو دان کر دو اس کسی ایک لمحے کے لیے میری خوشی مجھے۔۔۔۔

وہ گڑگڑائی تھی۔۔۔

کاش میں بھی یہ سوال تم سے کر پاتا مگر کیسے کروں تم۔نے تو مجھ سے شاید ایک لمحہ کیا ایک سیکنڈ کی بھی محبت نہیں کی تو پھر کیسی التجا۔۔جاو فاحا سلطان چوہدری دی تمہیں اپنی پھولوں جیسی بہن کیوں کے حائسم ولید خان محبتوں میں سودے بازی کا قائل نہیں ہے اور رہی بات میری ایک لمحے کی محبت کی تو میرے ایک لمحے کی محبت کا صدقہ میری جان بھی نہیں دے سکتی اتنی قیمتی ہے میری محبت میرے لیے اور تم یہ معمولی صدقے مانگ رہی ہو۔۔۔جاو اور پھر کبھی میرے سامنے سوال بن کر مت آنا جاؤ کے پھر کبھی مجھ میں احساس مت جگانا یوں قریب آہ کر خوش فہمیوں کے۔۔۔۔

وہ چیخا تھا اس پر آواز میں نمی گھلی تھی اس کے دل کے ٹکڑے ہوئے تھے اور وہ ٹکڑے فاحا کو اس کے درد کی صورت اس کے چہرے پر نظر آہ رہے تھے۔۔۔۔ اس وقت وہ بے بسی کی انتہاؤں پر تھی۔۔۔۔

اور سامنے کھڑے شخص کو بھی بے بس کر رہی تھی۔۔۔ دل نے شدت سے خواہش کی تھی کے کاش یہ حالات ناپیدا ہوئے ہوتے تو آج وہ کبھی اس شخص سے خود کو دور نا کرتی جس کا ساتھ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوش نصیبی ہونا تھا۔۔۔

وہ روتے ہوئے مڑ گئی تھی اور اس کے لفظوں پر سانس روکے بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھی۔۔۔۔

وہ بھی مڑا تھا اپنی محبت کو مڑتے دیکھ کر اس کی سانسیں وہ اپنے ساتھ ہی لے کر جا رہی تھی۔۔۔ اس کا دل کٹا تھا اس کی بے رخی پر اس کے ستم پر کیا اس نے اسکا درد محسوس نہیں کیا کیا وہ اپنے جذبات عیاں کر کے بھی اسے خود سے دور دھکیل کر کس مجبوری کو گلے لگا رہی ہے۔۔۔ کیا کرنے جا رہی ہے وہ اور کیوں۔۔۔ کتنے بے بس سوال تھے اس کے لبوں پر۔۔۔۔۔

اور قسمت کے چنے فیصلے الگ سوال بنے کھڑے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ ان کی ڈسچارج سلپ ہے اور آپ ان کو تین دن بعد چیک اپ کے لیے لے کر آئیں گی لازمی باقی یہ ان کی میڈیسنز ہیں ریگولرلی دیں گے---- باقی کسی بھی قسم کا کوئی پرابلم ہو تو آپ چیک اپ کے لیے لے ائیں---

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا---

بہت شکریہ ڈاکٹر صاحبہ مسز دراب نے شکریہ ادا کیا تھا-----

نسرین گاڑی تک لے کر آؤ ذوئیشہ کو----- مسز دراب حکم دیتے آگے بڑھ گئیں تھیں----اس کی طرف دیکھے بغیر----

اور وہ نسرین کے ساتھ چلتی گاڑی میں بیٹھی تھی--- کچھ دیر بعد وہ گھر پہنچے تھے---- نسرین اسے کمرے میں چھوڑ کر آئی تھی باہر----

نسرین شام کو کچھ اسپیشل گیسٹ آہ رہے ہیں کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے سب کچھ اچھے سے تیار چاہیے مجھے۔۔۔۔ اس کو حکم دیا تھا انہوں نے۔۔۔۔

جی بیگم صاحبہ۔ فکر مت کریں سب ٹھیک ہو گا۔۔۔ نسرین تسلی بخش جواب دیتے چلی گئی تھی۔۔۔۔

اسلام و علیکم دادو۔۔۔ ذوئیشہ آہ گئی گھر۔۔۔ حائسم نے اندر داخل ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں آہ گئی ہے تم چلو میرے ساتھ اس سے بات کر لیں پھر شام میں سویرا کی فیملی نے بھی انا ہے۔۔۔ انہوں نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔

جی دادو۔۔۔ حائسم کہتا ان کی ہمراہی میں ذوئیشہ کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

دروازہ ہلکا سا ناک کر کے وہ دونوں یکے بعد دیگرے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ اور وہ سامنے بونیا کو سینے پر ڈالے چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔ کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔ مسز دراب نے اس کو اٹھتے بیٹھتے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری دادو حائسی۔۔۔ آئی نو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے آئی نو آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں بٹ کیا میں ایک بار کی بھی معافی کے لائق نہیں ہوں پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔ اس نے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ غلطیاں معافی کے قابل نہیں ہوتیں ذوئیشہ کبھی سوچا بھی ہے تم نے اگر تمہیں کچھ ہو جاتا میں اور حائسی کیسے جیتے کیسے رہ پاتے۔۔۔۔ مسز دراب نے بھرائی اواز میں کہا تھا۔۔۔

دادو پلیز ایک بار۔۔۔۔ ماما بابا کی قسم اب ایسا کچھ نہیں کروں گی پلیز حائسی آپ جیسا کہیں گے جو کہیں گے ویسا ہی ہوگا پلیز ایک بار معاف کر دیں۔۔۔۔

اس نے ہچکیوں سے روتے منت کی تھی۔۔۔۔

پلیز جائسی پلیز دادو میں آپ کے پاؤں----

نہیں میرا بچہ یہ ناراضگی تمہیں پاوں میں گرانے کے لیے نہیں بلکہ تمہیں تمہاری غلطی کا احساسِ دلانے کے لیے تھی--- خیر جو ہوا بھول جاؤ---- اور میری بات سنو--- اسکو سینے کے ساتھ لگاتے اسے معاف کرتے اس کی پیشانی پر بوسا دیتے کہا تھا----

میں نے رشتہ طے کر دیا ہے تمہارا ارسم سے ذوئیشہ وہ بہت اچھا لڑکا ہے بہت خیال رکھے گا تمہارا اور سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہے تم سے--- اور مجھے تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر کوئی اور نہیں لگا کیا تمہیں اپنی دادو کے فیصلے پر کوئی اعتراض ہے----

انہوں نے بڑی نرمی سے پوچھا تھا---- اور ذوئیشہ کے چہرے کے رنگ بدلے تھے ارسم کا نام سن کر رات وہ جو کچھ کر گیا تھا اس کے ساتھ---- اس کے بعد اس کو نہیں پتہ وہ کب گیا اور اسے ہوش کب آیا صبح جب وہ اٹھی تو اس کا سر بھاری ہو رہا تھا اور پھر ارسم کے ستم یاد کر کے وہ گھنٹوں روئی تھی----

نو دادو مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ جیسا چاہتیں ہیں ویسا ہو گا۔۔۔ ذوئیشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ جتنے دکھ اپنی فیملی کو وہ دے گئی تھی اب اسے انہیں بس خوشیاں دینیں تھیں۔۔۔ اس لیے اپنی قسمت کو مان کر ان کی خوشی کو مقدم ٹھہرایا تھا۔۔۔ ایک چیز اس نے اپنی زندگی میں سمجھ لی تھی اور وہ یہ کے اس نے اپنی قسمت سے سمجھوتا کر لیا تھا۔۔۔ اس نے جان لیا تھا کے سب کچھ اس کی قسمت میں ہو سکتا ہے سوائے سکون اور خوشی کے۔۔۔

حائسم ٹھٹھکا تھا اس کا فیصلہ سن کر کیوں کے جہاں تک وہ جانتا تھا وہ تو مومن سے محبت کرتی تھی مگر پھر ایک دم یہ کایا پلٹ کچھ تو تھا بیچ میں جو اسے مسنگ لگ رہا تھا۔۔۔

مبارک ہو بھئی حائسم آج مجھے میری تربیت نے سرخرو کر دیا ہے۔۔۔ وہ سوچوں کے بھنور سے نکلا تھا دادو کی آواز پر۔۔۔

ہمممم وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

حائسی آپ ابھی بھی ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔ ذوئیشہ نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

بلکل نہیں میں اپنی فیری سے ناراض ہو ہی نہیں سکتا چلو۔۔۔۔ تم خوش ہو ناں۔۔۔ اس نے اسکی پیشانی پر لب رکھتے ہوچھا تھا۔۔۔

بہت خوش بٹ یہ کیاآپ کے لپس پر کیا ہوا اور یہ ہینڈز اور نیک پر۔۔۔ اس نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

کچھ نہیں وہ بس ایک کیس میں ہی ہوا میں ٹھیک ہوں میڈیسن لگائی ہے۔۔۔ اس نے سرسری سا جواب دیا تھا۔۔۔۔

خیال رکھو اپنا حائسم کیوں اتنے لاپروا ہو۔۔۔ مسز دراب نے بھی گھرکا تھا اسے۔۔۔۔

اب ٹھیک هوں دادو اتنا میجر پرابلم نہیں ہے۔۔۔ چلیں آئیں ہم چلتے ہیں کچھ دیر ذوئیشہ کو ریسٹ کرنے دیں پھر رات کو ان لوگوں نے بھی آنا ہے۔۔۔۔ اس نے مسز دراب کو تسلی دیتے اٹھاتے کہا تھا اور پھر کمرے سے باہر لے آیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

مجھے نہیں پتہ ارسم مگر میں اب بہت ڈر گیا ہو اس سب کو لے کر اگر یہ ویڈیو وائرل ہو گئی تو۔۔۔

ارحام نے ڈر کے مارے کہا تھا۔۔۔

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا اس سب کے بارے میں تمہیں بتانا چاہیے تھا مجھے۔۔۔۔ اور ایشو اتنی گری ہوئی حرکت کیسے۔۔۔۔ ارسم نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں تھیں۔۔۔۔

نہیں ارسم اسکا قصور نہیں ہے سب میرا قصور ہے اصل میں وہ میرے پیچھے ہی وہاں آئی تھی اور پھر اس نے غصے میں ڈرنک۔۔۔ ارحام نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔۔

بچی نہیں ہے وہ کیسے کر لیتی ہے وہ یہ سب ارسم سلطان چوہدری اور اصحاب راندھاوا کی بہن ایک بار کلب میں ایک بے ہودہ ڈریس پہنے ڈانس سوچ کر ہی خون کھول رہا میرا۔۔۔۔

اسکا غصہ ہائی ہوا تھا۔۔۔۔

پلیز ارسم یہ غصے کا وقت نہیں ہے اس کا حل سوچو۔۔۔ ارحام نے التجا کی تھی۔۔۔۔

ہمممم نہیں کچھ ہو گا تم بے فکر رہو اور شادی کی تیاریاں کرو انشاءاللہ اس سچ کو اب میں سامنے لا کر ہی دم لوں گا۔۔۔ میرے اپنوں کے ساتھ کسی کو بھی اب مزید کھیلنے نہیں دوں گا میں۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے---- ارحام نے کہا تھا---

فکر مت کرو رب پر امید رکھو جب کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا تو تمہارے ساتھ بھی غلط نہیں ہو گا--- اس نے حوصلہ دیا تھا اسے جوابا وہ سر ہلا گیا تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡

یہ ایک شاپنگ مال تھا جہاں وہ گھوم رہا تھا---- لیفٹ سائیڈ پر بنی شاپ کے اندر داخل ہونے لگا تھا جب سامنے سے آتی لڑکی سے ایحاب بری طرح ٹکرایا تھا----

آئی ایم---س---- اگلے لفظ اسکے منہ میں رہ گئے تھے سامنے والی کا چہرہ دیکھ کر---

من---من---منتہا---- اس کے منہ سے کانپتے لفظ نکلے تھے---

♡♡♡♡♡♡♡♡

منتہا۔۔۔ اس نے کانپتے لفظوں سے کہا تھا۔۔۔۔

ایحاب پلیز مجھے بچاؤ۔۔۔ پلیز میں مر رہی ہوں۔۔۔ بہت تکلیف میں ہوں سب چھن گیا مجھ سے تم آہ جاؤ پلیز مجھے بچا لو۔۔۔۔ اس نے ہاتھ جوڑتے کہا تھا اور اس کے قدموں میں گر پڑی تھی ۔۔۔۔ اس کے چہرے پر نشان تھے اس کی آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے تھے اور جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا تھا۔۔۔۔

ایحاب۔۔۔ ماما کی جان کیا ہوا اٹھو ارسم کے سسرال جانا ہے۔۔۔۔ سویرا راندھاوا نے اس کے کمرے میں آتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ نیند میں بڑبڑا رہا تھا۔۔۔ اور سر تکیے پر دائیں سے بائیں کر رہا تھا۔۔۔۔ ماتھے سے لے کر پورا وہ پسینے میں بھیگا ہوا تھا اور تو اور پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔

ایحاب کیا ہوا ایحاب۔۔۔ سویرا راندھاوا اس کی کنڈیشن دیکھ کر ہی ڈریں تھیں۔۔۔

منتہا۔۔۔ کہتے وہ جھٹکے سے اٹھا تھا اور پھر ماں کے گلے لگے خوف سے کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ایحاب آر یو اوکے۔۔۔۔ وہ ٹھیک سے سن نہیں پائیں تھیں کے کیا نام لیا ہے ایحاب نے۔۔۔۔

مم پلیز پرے فور می دعا کریں مجھے میرا سکون مل جائے اس نے روتے ہوئے التجا کی تھی۔۔۔

ایحاب کیا ہوا ہے کچھ بتاؤ تو مجھے ڈر لگ رہا ہے تمہاری حالت سے کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔ انھوں نے اس کی پیشانی چومتے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہوں ماما بس ڈر گیا تھا۔۔۔۔ اب ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔۔ ماں کی سہمی سہمی حالت دیکھ کر اس نے خود کو فوراً سے پہلے سنبھالا تھا۔۔۔ اپنی ماں کو وہ کسی بھی صورت تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

آر یو شور۔۔۔ انھوں نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

یس ماما آپ باقی کی تیاریاں دیکھیں اور مجھے بتائیں کب نکلنا ہے۔۔۔۔ اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ابھی تو تم ایک میٹنگ پر چلے جاؤ میں فاحا کے ساتھ نکل رہی ہوں پھر وہاں سے واپسی پر چلیں گے سات بجے کے قریب۔۔۔ بٹ ایحاب میٹنگ ضروری ہے سو ٹائم سے پہنچ جانا۔۔۔۔ انھوں نے تاکید کی تھی۔۔۔

شور ماما میں پہنچ جاؤ گا ڈونٹ وری۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلیس یو ماما کی جان وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتیں باہر نکلیں تھیں۔۔۔۔

اور وہ کب سے تیرنے والے آنسوؤں کو آنکھوں میں مقید کیے بیٹھا تھا ان کو گرا بیٹھا تھا۔۔۔۔

کس تکلیف میں ہو تم مجھ سے دوری کی تکلیف میں یا پھر کوئی اور بات ہے پلیز اللہ مجھے کوئی تو ہنٹ دیں کیوں بے قرار ہے میری سانس مجھ سے بچھڑ کر بھی کیا وہ معزم حسین کے ساتھ خوش نہیں ہے کیا ہوا ہے ایسا اس کے ساتھ ہر بار خواب میں وہ مجھے پکار کر مجھ سے مدد طلب کرتی ہے کیوں---

بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے وہ بے آواز آنسوؤں سے رو رہا تھا----

کیا افسردگی کے بادل میرے نصیب میں چھائے ہیں یا میرا دل بھی مجھ سے بچھڑ کر اس بے جا جدائی میں ہلکان ہو رہا ہے--- یہ کیسا رشتہ ہے جو خواب میں بھی بے چین کر دیتا ہے اور آنکھ کھلتے ہی پاگل--- پلیز اللہ پاک حفاظت فرمانا اسکی پلیز----

اس نے آنکھیں بند کر کے دل سے دعا کی تھی اس کی زندگی کی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

تم کہاں جا رہے ہو بیربل فاحا کی فیملی آنے والی ہے ایسے میں تم باہر جا رہے ہو انٹروڈیوز کروانا ہے تمہیں ان سے----

مومن نے بیربل کو باہر جاتا دیکھ پوچھا تھا----

کہہ دینا میرا ایک بھائی تھا ہجڑا تھا سالہ مر گیا--- بڑے سکون دہ لہجے میں جواب دیا تھا بیربل نے اسے---

Urdu Novels Ghar

واٹ نان سینس آر یو ان یور سینسیس پاپا دیکھیں نا یہ کیا بکواس کر رہا ہے--- مومن کو غصہ آیا تھا اس کی بات سن کر----

لو اس میں نان سینس والی کون سی بات ہے یہ میرے پلین کا حصہ ہے---- دیکھو مومن فاحا اور ذوئیشہ کی نظروں میں مر گیا ہوں تو تم مجھے دوبارہ زندہ کر کے میری مشکلات میں اضافہ مت کرو جو جیسے چل رہا ہے ویسے چلنے دو ایسے میں منظر عام پر نا رہ کر بھی اپنا مطلب حاصل کر لوں گا یعنی پردے کے پیچھے رہ کر----

اور ذوئیشہ کو کیا ہوا کیسے کڈنیپ ہوئی کوئی مرے ہوئے بیربل تک پہنچ پائے گا اتنی آسانی سے کبھی بھی نہیں---- میں تو کہتا ہوں کے تم آج خاص طور پر اس کی پھوپھو کو میرے مرنے کی اطلاع دینا---- دیکھو میں نہیں چاہتا کے ہمارے متعلق کوئی بھی غلط بات گردش کرے----

اس نے شاطرانہ لہجے میں کہا تھا----

غلط بات مطلب--- مومن نے نا سمجھی سے دیکھا تھا----

غلط بات مطلب ذوئیشہ کو لے کر ان کی فیملیز کے آپس میں تعلقات استوار ہو رہے ہیں تو ظاہر ہے فاحا اور تمہاری بات بھی کھلے گی حائسم کے سامنے جب تم دونوں کی بات کھلے گی تو

حائسم ہمیں پہلے سے جانتا ہے تو وہ کچھ نا کچھ بکواس کرے گا۔۔۔ اس لیے اس کی بکواس سے پہلے تم اس کی فیملی کو سب سچ بتاؤ گے۔۔۔۔

ڈونٹ وری سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ لوگ رشتے سے انکار نہیں کریں گے میں نے پتا ہی ایسا پھینکا ہے۔۔۔۔

اس نے مومن کے چہرے پر افسردگی دیکھتے اسے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

اس لیے میں ذوئیشہ کی بارات تک انڈر گراؤنڈ رہوں گا بارات پر اسے اغواہ کر کے میں سکھر لے جاؤ گا اور تم یہاں سکون سے رہنا وہاں میں۔۔۔۔ اس نے باقی کا پروگرام بتایا تھا۔۔۔۔

یہ سب اتنا آسان نہیں ہے جیک نے حقیقت دکھائی تھی بیربل کو۔۔۔۔

بیربل کی نظر میں سب آسان ہے اور یہ آسانی وہ کر کے بھی دکھائے گا آپ کو۔۔۔۔ آپ بھی یہاں میں بھی یہاں۔۔۔ وقت پلٹے گا۔۔۔۔

بیربل نے چیلنجنگ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

کہیں تم نے فاحا کو میرا سیریل کلر ہونے کا بتا کر تو نہیں منایا۔۔۔ مومن نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

ن---ن۔نہیں یار میں نے بس اس سے یہ کہا کے اگر ذوئیشہ کو اپنی بھابھی بنانا چاہتی ہو تو مومن سے نکاح کرلو اور اس نے اپنے بھائی کے پیار کے آگے مجبور ہو کر میری بات مان لی---

دیکھو کتنی بے وقوف ہے وہ اب دونوں پھنسیں گیں ہاہاہاہاہا----

بڑی مہارت سے اس سے اصل بات چھپا کے آدھا سچ آدھا جھوٹ ملا کر اسے بتا کر وہ اسے باتوں میں گھما کر تسلی دے گیا تھا---

تھینکیو بیربل ونس اگین---- مومن نے اس کے گلے لگتے تسلی ملتے کہا تھا----

چلتا ہوں دس منٹ رہ گئے ہیں وہ لوگ آنے والے ہوں گے--- کہتے ہی وہ ان کو بائے بول کر نکلا تھا وہاں سے----

پاپا آپ ان سے شادی کی بات جلدی کیجیے گا--- مومن نے ایکسائٹڈ ہوتے کہا تھا---

شور مائی سن--- جیک نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا تھا----

جبکہ دل میں وہ یہ طے کر رہا تھا کے کیسے ان کی شادیاں حمنہ اور ذیشم سے کروائیں جائیں اور پھر وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کے کچھ مہینوں بعد ہی ان دونوں کا دل بھر جائے گا فاحا اور ذوئیشہ سے اور پھر وہ ان دونوں بہنوں کو بہوئیں بنا کر گھر لے آئے گا----

اسی سوچ بچار میں اس کے کانوں میں بیل کی آواز گونجی تھی----

ہیلو انٹی ہائے فاحا کیسی ہو۔۔۔۔ مومن نے دروازہ کھولتے سامنے موجود فاحا اور مسز راندھاوا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اسلام و علیکم ہم۔ٹھیک ہیں۔۔۔ مسز راندھاوا نے تو پہلی نظر میں دیکھتے ہی ریجیکٹ کر دیا تھا۔۔۔ مومن کو تب ہی لہجے میں بھی بے زاریت بھری تھی۔۔۔ جبکہ فاحا اس کی آواز سن کر حیران ہوئی تھی کے ایک زنانہ آواز سے اچانک مردانہ آواز کیسے ہو گئ۔۔۔۔

انٹی یہ میرے پاپا۔۔۔۔ مومن نے اندر آتے سامنے بیٹھے جیک کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جس نے اٹھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔

کیا کرتے ہو تم مومن اور کب سے فاحا کو پسند کرتے ہو۔۔۔۔ حال احوال کے بعد سویرا نے پوچھا تھا۔۔۔

پھوپھو تین سال سے ایکچولی یہ یونیورسٹی کے ایک سیمنار پر آئے تھے وہیں ان سے ملاقا۔۔۔۔۔

تم سے نہیں پوچھا مارشو میں نے۔۔۔ انھوں نے فاحا کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں انٹی امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہوں لیدر پراجیکٹس پر باقی گھر آپ دیکھ ہی چکی ہیں میرے پاپا آپ کے سامنے ہیں میری ماما کی ڈیتھ ہو گئ تھی جب ہم پیدا ہوئے تھے۔۔۔ دادی نے پالا تھا ہمیں پھر جب ہم دس سال کے تھے تو وہ بھی فوت ہو گئیں۔۔۔۔ اورپھر ہم۔۔۔۔

یہ تم بار بار ہم کہہ رہے ہو تمہارا کوئی اور بہن اور بھائی بھی تھا کیا۔۔ سویرا راندھاوا نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔

جی ہاں میرا ایک اور بیٹا تھا بیربل اس کی ڈیتھ ہو گئی ہے بیچارے کو کسی نے بری طرح مار کر قتل کر دیا تھا۔۔ ہجڑا تھا ناں وہ۔۔۔۔ جیک نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

واٹ۔۔۔ سویرا راندھاوا کو تو سن کر ہی شاکڈ لگا تھا جب ہی غصے بھری نظر سے فاحا کو دیکھا تھا۔۔ انہیں تو پہلی نظر میں ہی وہ باپ بیٹا بہت پر اسرار لگے تھے۔۔۔۔

واٹ نہیں یہی سچ ہے اور میں نہیں چاہتا کوئی بھی رشتہ کسی بھی جھوٹ کی بنیاد پر بنے تو میرا بیٹا مومن بھی نا مرد ہے۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہے کے یہ بھی شروع سے ہی ہجڑا تھا۔۔۔ مگر اس نے اپنے بھائی کے لیے قربانی دی اس کی خاطر اس نے خود کو نامرد بنا لیا پیار بہت کرتا تھا نا اس سے اس لیے کسی مقام پر اسے اکیلا نہیں چھوڑا۔۔۔ مگر میں داد دیتا ہوں آپ کی بھتیجی کو کیسی نرم دل اور حساس بچی ہے کے میرے بیٹے کی زندگی میں شامل ہونا چاہتی ہے سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی۔۔۔۔

انہوں نے بے لچک طنزیہ لہجے میں کہتے ساتوں آسمان سویرا راندھاوا پر گرائے تھے۔۔۔

میرا نہیں خیال کے محبت ہوس کا نام ہے اور ویسے بھی۔۔۔۔

چلو فاحا یہاں سے مومن کی بات کاٹتیں وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں۔۔۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی کھڑا کیا تھا۔۔۔

انٹی میری بات تو سنیں مومن کو غصہ آیا تھا سویرا راندھاوا کے ایسے ری ایکٹ پر۔۔۔۔دل کر رہا تھا سویرا راندھاوا کا حشر بھگاڑ دے مگر اس وقت وہ سوائے نرمی برتنے کے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری نیٹا مگر ہمیں یہ رشتہ نہیں کرنا میں جانتے بوجھتے ہوئے اپنی بیٹی کو آگ میں نہیں جھونک سکتی۔۔۔۔ انہوں نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مگر مجھے یہ رشتہ منظور ہے اور میں محبت کرتی ہوں مومن سے۔۔۔ مومن ٹھیک ہفتے کے دن تم میرے گھر بارات لے کر آؤ گے۔۔۔۔ اور ہاں کل میں مایوں بیٹھ جاؤ گی تو جوڑا لازمی بھجوا دینا میں دیکھتی ہوں کون مجھے تم سے الگ کرتا ہے۔۔۔۔ دو ٹوک لہجے میں کہتی وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔ اپنی پھوپھو کی عزت دو کوڑی کی کر کے۔۔۔۔۔ سویرا راندھاوا نم آنکھوں سے چہرے پر شرمندگی لیے دھواں دھواں چہرا لیے وہاں سے اس کے پیچھے نکلیں تھیں۔۔۔ اور گاڑی میں جا کر بیٹھیں تھیں جہاں وہ ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ان کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔ وہ بے آواز آنسو بہا رہیں تھیں۔۔۔ اور وہ اپنی ماں جیسی پھوپھو کو تکلیف پہنچا کر ان کو دکھ دے کر کہاں خوش تھی خود بھی۔۔۔ مگر جو قسم اٹھالی تھی اسے تو ہر حال میں نبھانا تھا۔۔۔۔

اور وہ بھی یہی کر رہی تھی اب اس سب میں اسے بری بن کر نجانے کتنوں کے دل دکھانے تھے یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ارے جاؤ کیوں دماغ کھا رہی ہو دفع ہو نکلو یہاں سے نہیں کھانی دوائی۔۔۔ پاؤں سے دھکا دے کر اس کو پہلے زمین پر پھینکا تھا پنکی نے اور پھر باہر کی طرف گرایا تھا اور اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔

ملتہا یہاں آؤ ادھر میرے پاس۔۔۔ سارہ نے سب کچھ دیکھتے اسے اٹھاتے کہا تھا اور پھر اسے لیے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہے کیوں تم اپنی جان ہلکان کرتی ہو اس سے تکلیف لے کر۔۔۔ انہوں نے اس کے گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔وہ اس کی حالت پر افسوس کر رہیں تھیں جو چند دنوں میں ڈھانچہ بن گئی تھی نا اسے اپنے کھانے کا ہوش تھا نا پینے کا مومی گڑیا بلکل کملا گئی تھی۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہے ناں وہ یہ سب جان بوجھ کر کر رہی ہے مگر کیوں۔۔۔ اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا۔۔۔

عاشر کے لیے۔۔۔ انھوں نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

عاشر کون۔۔۔ منتہا نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

بھائی ہے میرا مجھ سے چھوٹا جیسے تمہارا بھائی ہے۔۔۔ انھوں نے آنکھوں میں نمی بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

میں سمجھی نہیں پنکی کی عاشر سے کیا دشمنی وہ کیوں ایسا کرے گی۔۔۔ منتہا نے کہا تھا۔۔۔۔

دشمنی نہیں محبت کرتی ہے وہ اس سے۔۔۔ جب چودہ سال کی تھی تب سے۔۔۔ مگر عاشر کو وہ پسند نہیں تھی اور پھر۔۔۔۔ ان کے آنسو گالوں پر لڑھکے تھے۔۔۔۔

پھر۔۔۔ منتہا کو دکھ ہوا تھا سارہ کو روتے دیکھ مگر وہ یہ مسٹری جاننا چاہتی تھی جلد سے جلد۔۔۔۔۔

منتہا میرا بھائی بے قصور ہے اس نے کچھ نہیں کیا تھا وہ بہت معصوم ہے اس نے کبھی پنکی کو اس نظر سے دیکھا نہیں تھا کبھی بھی پسند نہیں کیا تھا مگر وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کے اس کے دل میں کیا فیلنگز ہیں۔۔۔ میں یہاں پر بشام کی ماما کی نرس تھی۔۔۔ چونکہ وہ بہت

زیادہ بیمار تھیں تو میری ڈیوٹی یہاں پر لگی ہوئی تھی--- اکثر کبھی کبھی رات کو مجھے دیر ہو جاتی تھی یہاں پر تو عاشر مجھے لینے آتا تھا بائیک پر انہی دنوں پنکی نے اسے دیکھا تھا اور پھر چپکے چپکے دیکھتی رہتی تھی---- مجھ سے بہانے بہانے سے پوچھنا عاشر کے بارے میں میری اور پنکی کی کافی دوستی ہو گئی تھی میں سب بتانے لگی اسے کے عاشر کیسا ہے یہ وہ--- مگر مجھے لگا وہ اسے بس اپنے بھائی کی طرح ٹریٹ کرتی ہے---- پھر ایک دن یہ ہوا کے اس نے عاشر کو پرپوز کیا---- عاشر انیس سال کا تھا تب عاشر نے اسے ڈانٹ ڈپٹ دیا مگر وہ ضد پر آہ گئی---- عاشر نے اسے بہت سمجھایا کے وہ چھوٹی ہے اس سب میں مت پڑے مگر وہ یہ نا مانی----عاشر نے اس بارے میں مجھے بھی بتایا تھا----

میں نے بھی بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ نا مانی---- پھر اچانک بشام کی ماما کی ڈیتھ ہو گئی میری بھی ڈیوٹی ختم ہو گئی---- میں پھر سے ہوسپٹل ہی جانے لگی دن یونہی گزر رہے تھے کے ایک دن بشام غصے میں میرے ہوسپٹل آئے اور مجھے سارے سٹاف کے سامنے تھپڑ لگائے مارا اور سب کے سامنے یہ کہا کے میرے بھائی نے ان کی بہن کی عزت خراب کی ہے---- میں تو ہونق بنی سکتے میں سب سن رہی تھی---منتہا مجھے یقین نہیں آیا عاشر ایسا کیسے کر سکتا تھا----

میں نے ہشام سے کہا کے یہ سب جھوٹ ہے مگر جب انہوں نے موبائل پر ویڈیو پلے کی تو میرے پاؤں کے نیچے زمین نکل گئی وہ میرا ہی بھائی تھا۔۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے روتی اپنے آنسو صاف کرتیں تھوڑی دیر کے لیے رکیں تھیں۔۔۔منتہا بڑے دکھ سے ان کے لفظ سن رہی تھی۔۔۔۔

منتہا میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا میں چاہ کر بھی ویڈیو میں موجود سچ کو جھٹلا نہیں پاہ رہی تھی۔۔۔ مگر اپنے بھائی پر مجھے بہت اعتبار تھا۔۔۔ہشام مجھے زور زبردستی گھر لے آئے اور پھر انہوں نے اپنے کمرے میں لا کر مجھ سے زبردستی کرنے کی کوشش کی میں نے بہت ہاتھ پاؤں جوڑے اور پھر شاید ان کو رحم آ گیا۔۔۔۔

میرا منہ پکڑ کر پانچ چھ تھپڑ لگا کر کہا کے تم میرے نکاح میں رہ کر میرے ہر حق سے محروم رہو گی یہی تمہاری سزا ہے۔۔۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد مولوی کو بلوا کر نکاح کروا دیا گیا میرا۔۔۔ میں اور عاشر اس دنیا میں اکیلے تھے بلکل ویسے ہی جیسے تم اور شیری۔۔۔۔۔

انہوں نے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکتے کہا تھا۔۔۔

مگر آپ کے بھائی وہ کہاں گئے کیا انہیں نہیں پکڑا انہوں نے ان کا کردار کہاں گیا۔۔۔ منتہا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

عاشر کو دھوکے سے پنکی نے اپنی فرینڈ کی طرف بلوایا تھا۔۔۔ وہ فرینڈ جو پنکی کی بیسٹ فرینڈ تھی جس کے ساتھ پنکی نے ہر بات شئیر کی تھی اور اس فرینڈ کی بڑی بہن کو بھی سب کچھ پتہ تھا۔۔۔۔

اس کی بڑی بہن نے پنکی کا ساتھ دینے کی حامی بھری اور یہ کہا کے جیسے جیسے وہ کہے پنکی کو ویسے ویسے ہی کرنا ہو گا۔۔۔ چونکہ پندرہ سولہ سال کی ایج ایسی ہوتی ہے جس میں ہر لمحہ قدم ڈگمگاتے ہیں جو غلط ہے وہ صحیح لگتا ہے اور جو صحیح وہ غلط۔۔۔۔

انھوں نے عاشر کو بلوا کر اس سے زبردستی ویڈیوز بنوائیں جھوٹی ڈی این اے رپورٹس بنوائیں اور پھر پورے دو ماہ عاشر کو کڈنیپ بھی کروا کر رکھا۔۔۔۔ اس کی دوستوں کا کہنا تھا کے دو ماہ بعد جب عاشر کو بشام کے سامنے وہ لائیں گیں تو پنکی رو رو کر اپنے بھائی سے اپنی عزت کی بھیک مانگے اور کہے کے بھائی مجھ سے عاشر کا نکاح کروا دیں۔۔۔ اور میری زندگی کو برباد ہونے سے بچا لیں اور پھر عاشر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کا ہوجائے گا۔۔۔۔۔پیچھے پنکی نے پورا ڈرامہ کیا ریپ اٹیمپ ہونے کے بعد پاگل ہونے کا جو اب بھی کنٹنیو ہے۔۔۔۔

اس نے پھیکی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے کہا تھا۔۔۔۔

پھر آپ کو کیسے پتہ چلا کے یہ سب دھوکہ تھا اور عاشر کے ساتھ یہ سب ہوا ہے کیونکہ بقول آپ کے پنکی تو پاگل بننے کا ڈرامہ کر رہی تھی پھر یہ سب۔۔۔

منتہا نے بات ادھوری چھوڑی تھی----

پہلے مجھے بھی لگتا تھا پنکی کی حالت دیکھ کر کے یہ سب سچ ہے پھر ایک دن میں نے اسے اس کی فرینڈ مائرہ سے بات کرتے دیکھا--- اس نے بولا اس کو چھوڑنا مت جب تک میں نا کہوں--- اس نے بھی آگے سے کچھ کہا مجھے کنفرم نہیں کیا پھر کال کٹ گئی--- اور پھر مجھے کنفرم ہوا کے عاشر کے ساتھ کہیں نا کہیں کچھ غلط ہوا ہے----

ادھر بشام اس کے خون کے پیاسے ہوئے تھے کتوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہے تھے----

ٹھیک دو ماہ بعد جب میں بشام کے ساتھ ایک بزنس پارٹی پر گئی وہاں کے پارکنگ ایریا میں مجھے عاشر ملا--- اور پھر مجھے اکیلے پاہ کر اس نے میرے ہاتھ میں ایک نمبر دیا اور وہاں سے غائب ہو گیا---گھر آہ کر میں نے اسے کال کی اور پھر مجھ پر ساری حقیقت واضح ہوئی کیسے وہ اس کڈنیپینگ سے بھاگا اور کیسے مجھ تک پہنچا اس دن میں بہت روئی--- اللہ سے دعا مانگی رو رو کر کے میرے بھائی کی حفاظت کریں کیونکہ بشام کے غصے سے میں واقف تھی----

میں عاشر کو سٹرونگ بنا کر سارے ثبوت اکھٹے کر کے بشام کے سامنے لانا چاہتی تھی اور اسی وجہ سے میں نے اپنی ساری جمع پونجی بیچ کر اسے انگلینڈ بھجوا دیا---- بشام کی نظروں سے دور----

اور یہاں بشام کا ہر ستم سہہ رہی ہوں مگر ایک بار یہ سچ جب کھل کر سامنے آئے گا میرا بھائی با کردار ٹھہرایا جائے گا میری سزا ختم ہو گی تب--- اور پھر بشام کی سزا شروع ہو گی وہ اپنی گلٹ میں پل پل جیئے گے اور مریں گے کیونکہ میں جانتی ہوں کے وہ غصے کے تیز ہیں مگر غصے میں بھی کبھی انھوں نے مجھ سے غلط حرکت نہیں کی--- اور یہی میرے لیے ان کی سب اچھائیوں سے بڑی اچھائی ہے----

شاید خدا کی طرف سے برے دنوں کا عظیم تحفہ---- وہ گہری سانس بھرتی کہہ رہی تھی---

آئی کانٹ بلیو ایک سولہ سال کی لڑکی اس حد تک بھی جا سکتی ہے--- آپ کے بھائی نے کوشش نہیں کی آپ کو ساتھ لے جائے یا پھر یہ نہیں کہا کے آپ کیوں بے گناہی کی زندگی گزار رہیں ہیں---

منتہا نے بے یقینی سے پوچھا تھا--

بہت بار کہا اب بھی کہتا ہے مگر منتہا نکاح کے دو بولوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے دشمن سے بھی پڑھوا دیئے جائیں تو آخری حد تک نبھانے کا دل کرتا ہے میرا دل جڑ چکا ہے ان کے ساتھ وہ اچھے انسان ہیں وہ بھی تو پنکی کا کیا ہی بھگت رہے ہیں میں اور وہ الگ نہیں ہیں اپنی اپنی جگہ مجبور------

رہی بات پنکی کی اتنی سی عمر میں یہ سب کرنے کی تو جب آپ کے اردگرد کے لوگ آپ کو سمجھانے کی بجائے اس گناہ کو سر انجام دینے کے لیے شے دیں آپ کی ہمت بنیں تو پھر عمر کا کرائی ٹیریا تو کہیں دور رہ جاتا ہے۔۔۔ اس کی دوست دوست کی بڑی بہن سب نے پیسے کے لالچ میں اس کی ہمت اس کے گناہ کو بڑھاوا دیا تو آج ان کا کیا ہم سب بھگت رہے ہیں۔۔۔۔

غلطی نشام کی بھی ہے اپنے بچوں پر اندھا دھند اعتبار کے ساتھ ساتھ ان کے دوستوں کا بھی دوست بننا چاہیے تاکہ کل کو اپنی زندگی جہنم نا بن پائے کسی کا کیا کسی اور کو نا بھگتنا پڑے۔۔۔۔۔

سارہ نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

ہمت کریں مسز ہشام اللہ نے اتنی بڑی مشکل سے سرخرو کیا ہے تو آگے بھی عزت کی حفاظت کرے گا آپ کی۔۔۔ آپ دیکھنا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا خدا کی رحمت پر تو امید ہے ناں آپ کو۔۔۔۔

اس نے انکو گلے سے لگاتے کہا تھا۔۔۔

بہت امید ہے اور جلد ہی میری یہ مشکل حل ہونے والی ہے سارے ثبوت میرے پاس ہیں بس بیس دن رہ گئے ہیں عاشر کے آنے میں اور پھر دیکھنا میں اور میرا بھائی انشاللہ سرخرو ہوں گے۔۔۔

انہوں نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔

انشاللہ اللہ پاک آپ کو سرخرو کریں آمین۔۔۔۔۔

اس نے بھی دل سے دعا دی تھی۔۔۔ مگر اس کا خود کا دل ایک عجیب کشمکش میں تھا۔۔۔ اسے لگا تھا کے شاید وہی دکھی ہے اس بھری دنیا میں اس کے ساتھ ہی ظلم ہوا ہے مگر آج اسے عاشر کی تکلیف کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔ وہ بھی تو کتنے سالوں سے بے گناہ ہو کر قصوار ٹھہرایا گیا تھا اور اپنے حصے کی سزا کاٹ رہا تھا۔۔۔۔ سارہ وہ بھی گناہگار ٹھہرائی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔ اور کون جانے دنیا میں کتنے چہرے اپنے درد میں جی کر بھی پل پل مر کر بھی زندگی کو پل پل جوڑ کر سانس بھر رہے ہوں۔۔۔۔

اور اسی کا نام زندگی ہے تکلیف میں رہ کر زندگی کو جھوجنا گزارنا ہر سانس کو زہر مار کر کے جینا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

تو یہ طے ہوا کے بارات ہفتے کو ہے اور کل سے ہم مایوں کے فنکشن سے اون ورڈ شادی شروع کریں گے-----

سویرا راندھاوا نے کہا تھا---

یہ کچھ زیادہ جلدی نہیں ہے آئی مین ساری تیاریاں یہ سب کچھ ایک دن میں کیسے--- مسز دراب نے پریشانی سے کہا تھا---

آپ بھی کہتیں ہوں گی کے ہتھیلی پر سرسوں جمانے آہ گئی ہے سویرا مگر مسز دراب یقین مانیں مجھے بہت جلدی ہے ذوئیشہ کو گھر لے جانے کی اور رہی بات تیاریوں کی تو مکس فنکشنز ہوں گے ناں سب ہمارے لیے ایشال اور ذوئیشہ میں کوئی فرق نہیں ہے اس لیے جہاں ایشو کے سارے فنکشنز کی بکنگ ہے وہیں ذوئیشہ بھی ہو گی---- رہی بات باقی تیاریوں کی تو وہ تو ایک دن میں بھی ہو جاتیں ہیں آپ کے پاس تو پورے چار دن ہیں بس ہمیں یہ خوشیاں کھل کر سلیبریٹ کرنی ہیں---

سویرا راندھاوا نے ایکسائٹمنٹ میں کہا تھا۔۔۔۔

مگر سویرا۔۔۔۔

اگر مگر کچھ نہیں چلیں منہ میٹھا کریں۔۔ سویرا راندھاوا نے انکے منہ میں مٹھائی ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

ہال میں سب موجود تھے۔۔۔ ایحاب حائسم ایشال ارحام مسز سویرا راندھاوا مسز دراب ذوئیشہ سوائے ارسم کے۔۔۔ اور فاحا کے۔۔۔۔

آپ ارسم کو کیوں نہیں لائیں اور فاحا بھی نہیں آئی۔۔۔۔مسز دراب نے ذوئیشہ کو مٹھائی کھلاتی سویرا سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ارسم کو کچھ کام تھا ویسے بھی مجھے لگا اب لڑکے کو نکاح کے لیے ہی آنا چاہیے اور فاحا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ہیڈک تھا اس لیے۔۔۔۔

انہوں نے گڑبڑاتے جواب دیا تھا---

اوہ اوکے----- وہ جواباً مسکرائیں تھیں----

اچھا یہ ارحام ہے ماشاللہ بہت پیاری جوڑی ہے دونوں کی----- ادھر آؤ دونوں میرے پاس---

مسز دارب نے ایشال کے پھولے پھولے گالوں پر پیار کرتے دونوں پر سے پیسے وار کر ملازمہ کو دیتے کہا تھا اور ڈھیروں دعائیں دیں تھیں----

چلو ذوئیشہ ہم تمہارے روم میں چلیں----- ایشال نے ذوئیشہ کو پکڑ کر اٹھاتے کہا تھا----

ہمم---- ایسا کرتے ہیں تمہارے روم میں نہیں لان میں چلتے ہیں وہیں بیٹھ کر باتیں کرتیں--- تم ہمیشہ ایسے چپ چپ رہتی ہو کیا--- وہ اس کے ساتھ لان میں جاتی باتیں کر رہی تھی----

ن---ن--نہیں---م---میں بولتی بھی ہوں--- اس نے جواب دیا تھا----

اچھاپنک میری یار تم بہت بہت کیوٹ اور انوسنٹ ہو رئیلی یو آر پرفیکٹ فور مائی پرنس برو بہت پریٹی ہو تم ماشاءاللہ---- اس نے اگے بڑھتے اس کی دل سے تعریف کی تھی ----

واؤ یہ بہت خوبصورت ہے تمہاری ہے کیا--- بونیا کو جھولے پر کھیلتے دیکھ وہ اس کی طرف بڑھی تھی اورگود میں اٹھایا تھا----

یس شی از مائی فرینڈ اینڈ ہر نیم از بونیا--- ذوئیشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

نو ہر نیم از وائٹ بونیا---- یار تمہاری فرینڈز بھی بہت کیوٹ ہیں بلکل تمہاری طرح---- اس نے بونیا کو پیار کرتے کہا تھا----

ابھی تو تم میری فرینڈ منتہا سے نہیں ملی وہ مجھ سے بھی زیادہ کیوٹ ہے مگر بیچاری کے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔۔۔ اس کی شادی ایک ایسے انسان سے ہوئی جو صرف اور صرف اس سے بدلے کی آڑ میں اسے ٹارچر کرنے کے لیے شادی کر رہا تھا۔۔۔۔

میں بہت ڈسٹرب ہوں اس کی وجہ سے شاید اس کے ہسبنڈ نے اسے الاؤ نہیں کیا اس لیے تو اس نے مجھ سے رابطہ بھی نہیں کیا۔۔۔ بس اپنے ماما پاپا کی بات مان کر انکی عزت کی خاطر یہ سب کر گئی وہ۔۔۔۔

اس نے مجھے دل سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا وہ اس موبائل پک میں جو ہے یہ تمہاری فرینڈ ہے ایشال نے اس کے موبائل کے کور کی بیک سائیڈ پر لگی تصویر کو دیکھتے پوچھا تھا اسے دکھ لگا تھا اس کی بات سن کر۔۔

یس یہی ہے دیکھو کتنی پریٹی ہے۔۔۔۔ ذوئیشہ نے ہامی بھری تھی۔۔۔۔

اور ایشال کو بلانے کے لیے آتے اصحاب کو یہ سب سن کر آج سمجھ آیا تھا کے اس کی آنکھوں میں نکاح نامے پر دستخط کرتے کرب کی داستان کیوں رقم تھی---- ان چاہی محبت کو اپنا آپ سونپنا کبھی آسان ہوا ہے کیا---- آنکھوں میں نمی ابھری تھی اس کی----

اور پھر اسے اپنے کاندھے پر ہاتھ محسوس ہوا تھا کسی کا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

میں ایشو کو لے کر جاتا ہوں تم ڈسکس کر لو ذوشی سے شاید کچھ کلو مل جائیں اس نے اس کا کاندھا تھپتھپاتے کہا تھا----

اور بدلے میں وہ صرف سر ہلا گیا تھا-----

ایشو انٹی بلا رہی ہیں ایکسکیوزمی ذوشی---- ارحام نے ان تک پہنچتے کہا تھا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر لان کی دائیں سائیڈ کے اینٹرنس کی دیوار کی طرف بڑھا تھا-----

کیا مصیبت ہے ہاتھ چھوڑو میرا بدتمیز انسان غرائی تھی وہ اس پر----- اس کا لمس ہاتھ پر محسوس کر کے----

نہیں چھوڑ رہا ہے بولو کیا کر لو گی۔۔۔ اس نے مزے سے اس کے چہرے پر ابھرتے غصے کو انجوائے کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ارحام اپنی حد میں رہو ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔ اس نے اس کا کمر پر رینگتا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں رہنا حد میں توڑو منہ۔۔۔ اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کرتے اس کی گردن پر ناک رب کرتے اس کی خوشبو کو نتھنوں میں محسوس کرتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اور اس کے پورے جسم کو لرزا گیا تھا۔۔۔۔

ارحام کس مٹی کے بنے ہو تم کوئی عزت نفس ہے تمہارے پاس یا نہیں کیوں چپکتے پھرتے ہو مجھ سے جب مجھے کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تم میں۔۔۔۔ میں لعنت بھیجتی ہوں تم۔پر بھی اور اس رخصتی پر بھی۔۔۔

اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اس کے چہرے پر غصے سے پھنکارتے کہا تھا۔۔۔ بدلے میں صرف ایک پل لگا تھا ارحام کی آنکھوں کا رنگ سرخ ہونے میں۔۔۔

مٹھیاں بھینچتے اس نے اس کے دونوں بازوؤں کو پل بھر میں جھٹکے سے مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔

لعنت ہاہاہاہاہا۔۔۔ لعنت تو کب کا میں بھیج چکا ہوتا تم پر ایشال راندھاوا کیا ہے کیا تم میں جس پر اتنا اکڑ رہی ہو۔۔۔ یہ سفید چمڑی یہ کدو جیسا منہ۔۔۔ کس بل پر اتنا اترا رہی ہو۔۔۔ ہاں اترانا چاہتی ہو تو اس بات پر اتراو کے ارحام طارق کی محبت ہو تم۔۔۔ اور میں نے تو کبھی اپنی اترن کسی کو نہیں دی تم تو پھر پہلا عشق ہو۔۔۔بے پناہ جان لیوا عشق۔۔۔

رہی بات دور رہو حد میں رہو این آل ڈیٹ دس بل شٹ۔۔۔ تو تمہارے بک بک کرنے سے مجھے زرا فرق بھی نہیں پڑتا۔۔۔ نیکسٹ ائیر مجھے تم سے بے بی ہر حال میں چاہیے ارحام طارق کی اولاد۔۔۔

اور بے بی کیسے آئے گا اس سب کو بڑی تفصیل سے پریکٹیکلی ڈسکس کریں گے دو دن بعد۔۔۔

ٹھیک ہے کدو۔۔۔

گھرے تنے اعصاب سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے وہ اس کو بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔۔۔ اور وہ ہونق کھڑی اس کو سن رہی تھی جب کے اس کی آخری معنی خیزی بات پر حیا کا رنگ پل بھر میں اس کےچہرے پر لہرایا تھا۔۔۔

اہنڈ لسن ون مور تنگ انر کاسٹیوم کا کلر میں۔۔۔

شٹ اپ ارحام لیوِ می۔۔۔ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے وہ دبے دبے غصے سے اس پر چلائی تھی کے اس کو پلٹتے دیکھ اس نے بجلی کی تیزی سے اس کا رخ خود کی طرف کیا تھا۔۔۔ اور اس کے نرم گلابی لبوں پر اپنے جھلستے تشنہ لب رکھے تھے۔۔۔۔ اور شدت بھرا لمس چھوڑا تھا کے وہ اس کی شرٹ مضبوطی سے تھام گئی تھی۔۔۔کچھ سیکنڈ بعد اس کی حالت تر بتر کرتے اسے چھوڑا تھا۔۔۔ کے وہ گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔

کہاں۔۔۔۔ رکو۔۔۔۔ حالت دیکھو اپنی ریلیکس ٹیک بریتھ بال ٹھیک کرو۔۔۔ اس کو مڑتا دیکھ اس کے ماتھے سے بل ٹھیک کیے تھے ہونٹ کے سائیڈ پر لگی لپ اسٹک کو اپنی پاکٹ سے ٹشو نکال کر صاف کیا تھا۔۔۔۔

یہاں سے سیدھی واشروم جانا اور لپ گلوز لگا لینا۔۔۔ ویسے برینڈ چینج کر لو یہ کچھ مزے کا نہیں لگا مجھے۔۔۔۔ اینڈ ریمیمبر۔۔۔ بلیک مائن فیورٹ۔۔۔

اس کے کان کے پاس جھک کر بھاری سرگوشی کرتے اس کے کانپتے وجود کو گہری نظروں سے دیکھتے پیشانی پر لب رکھتے وہ چلے گیا تھا۔۔۔۔اور وہ سو صلواتیں سناتی اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اپنے سانس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

رکیں ذوشی مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔۔ ایشال کے ارحام کے ساتھ جاتے ہی وہ بھی جانے لگی تھی جب ایحاب نے اسے رکنے کا کہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔ اس نے کنفیوژ ہوتے کہا تھا۔۔۔

آپ کنفیوز ہیں۔۔۔ اس کی کنفیوزن چہرے پر دیکھتے پوچھا تھا ایحاب نے۔۔۔۔

م۔۔۔می۔۔۔میں نے اتنے سارے لوگوں سے کبھی ایسے بات نہیں کی اس لیے۔۔۔ اس نے لان کی گھاس کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

لیکن ہم تو اب فیملی ہیں جیسے تمہارے لیے حائسم بھائی ہے ویسے ہی میں اور ارحام بھی اب تمہارے تین تین بھائی ہیں۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آپ سب بہت سوئیٹ ہیں۔۔۔۔ ذوئیشہ نے مسکرا کر ایحاب کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

مجھے سب سمجھ آہ کر رہا سب سے مراد تم۔ان ڈائریکٹلی ارسم کو سوئیٹ کہنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔ ایحاب نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

پھر تو مجھے بیڈ کہنا چاہیے تھا۔۔۔ بی کوز وہ تو سب سے زیادہ بیڈ ہیں مونسٹر ہیں۔۔۔۔ اس نے خوف سے کہا تھا۔۔۔۔

تم۔اس دن یونی میں ہونے انسیڈنٹ کی وجہ سے کہہ رہی ہو ناں تو بلیو می ذوشی وہ بس اس کا وقتی غصہ تھا ہی لوز یو۔۔۔ اور تمہیں بہت خوش رکھے گا وہ۔۔۔ ایحاب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ایحاب بھائی کیا انہیں بات بے بات ایسے ہی غصہ آتا ہے۔۔۔ اس نے مارے تجسس کے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں اور کبھی کبھی اتنا غصہ آتا ہے کے وہ مونسٹر بن جاتا ہے اور پھر پتہ ہے اس کا غصہ کیسے ٹھیک ہوتا ہے۔۔۔ ایحاب نے ذوئیشہ کے چہرے پر خوف دیکھتے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیسے۔۔۔ اس نے خوف اور تجسس کے مارے پوچھا تھا۔۔۔۔

خون پی کے انسانی خون پی کے۔۔۔ ایحاب نے تھوڑا ڈراونا انداز اپناتے پاؤں میں ساتھ چلتی بونیا کو گود میں اٹھاتے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی میرا خون پیئے گا تو میں بھی اس کو مار دو گی آئی ایم اہ بریو گرل۔۔۔ خوفزدہ لہجے کو اپنے تیئں مضبوط بناتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

ہاں نا بلکل ایسا کرنا جو بھی پاس چیز پڑی ہو گی اٹھا کر مارنا اس سے وہ پہلے والی کنڈیشن میں واپس آہ جائے گا یہ جسٹ ٹپ ہے اٹس اپ ٹو یو اگر یوز کرنا چاہو تو۔۔۔ پھنسی پھنسی ہنسی ہنستے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

میں ضرور استعمال کروں گی اینڈ تھینکیو ابحاب بھائی آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔ اس نے بونیا کو اس سے لیتے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر آگے قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

منتہا روحیل بیسٹ فرینڈ ہے تمہاری ذوئیشہ۔۔۔۔ ابحاب نے پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے پوچھا تھا۔۔۔ ذوئیشہ کے آگے بڑھتے قدم رکے تھے۔۔۔۔

آپ کیسے جانتے ہیں منتہا کو۔۔۔ اس نے پلٹ کر حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

عشق کر بیٹھا ہوں اس سے وہ بھی تب جب وہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی۔۔۔ ذوئیشہ حائسم کی برتھ ڈے پر میں نے اسے پہلی بار اس کی مایوں کے ڈریس میں اسی گھر میں۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر اس دن نکاح نامے پر دستخط کرتے۔۔۔۔۔

میں بہت بے بس ہوں اپنے دل کے ہاتھوں ذوئیشہ تمہارا بھائی جی رہا ہے سانس لے رہا ہے مگر زندہ نہیں ہے پلیز ایک بار ایک بار اس سے ملوا دو پلیز۔۔۔۔ ابحاب نے اسے ساری بات بتاتے کہا تھا کے کب کب اس نے منتہا کو دیکھا کیا کیا ہوا سب کچھ۔۔۔۔

دیر کر دی ناں آپ نے ایحاب بھائی کاش مجھے تب پتہ ہوتا تو میں اس کی زندگی اور آپ کی خوشیوں کے لیے سب سے لڑ جاتی۔۔۔ مگر اب ملنے کا فائدہ اب تو کچھ بھی نہیں بدل سکتا اور پھر وہ میریڈ ہے مر جائے گی ظلم سہتی رہے گی مگر معزم حسین سے طلاق لے کر اپنے ماں باپ کی عزت کو کبھی داغ نہیں لگائے گی۔۔۔۔ اس کے حق میں بہت۔ کچھ برا ہو گیا ہے آپ کے حق میں بہت کچھ برا ہو گیا ہے اور وقت کبھی نہیں بدل سکتا اب۔۔۔۔

آخر میں نم آواز میں اس نے کہا تھا۔۔۔

نہیں نہیں ذوئیشہ میں کبھی بھی اس سے اس لیے نہیں ملنا چاہتا کے میں اس کو معزم سے الگ کرنا چاہتا ہوں یا اس کی شادی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ بس زندگی کی ایک خواہش ہے اسے قریب سے دیکھ سکوں اس ہوا کو محسوس کر سکوں جس میں وہ سانس لے رہی ہو اس کا احساس اپنے اردگرد محسوس کر سکوں اسے بتا سکوں کے اس دنیا میں ایک دیوانا ہے جس کا جنون منتہا روحیل ہے جس کی زندگی کی ہر خوشی منتہا روحیل ہے اور جو منتہا روحیل کے بغیر خاک ہے۔۔۔

اور کچھ دیر رونا ہے ہنسنا ہے ان پلوں پر اس محبت پر اس عشق پر جس نے فنا کر دیا ہے ایحاب راندھاوا کو اور منتہا روحیل کی محبت میں ایحاب راندھاوا زیر ہو گیا ہے۔۔۔۔ اس نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

"چلو کچھ دیر ہنستے ہیں!"

محبت پر!

عنایت پر..!

کہ بے بنیاد باتیں ہیں!

سبھی رشتے..!

سبھی ناطے..!

ضرورت کی ایجادیں ہیں!!

کہیں کوئی نہیں مرتا

کسی کے واسطے جاناں!

کہ سب ہے پھیر لفظوں کا!

ہے سارا کھیل حرفوں کا!

نہ ہے محبوب کوئی بھی!

سبھی جملے سے کستے ہیں..

"چلو کچھ دیر ہنستے ہیں"

جسے ہم زندگی کہتے!

جسے ہم شاعری کہتے!

غزل کا قافیہ تھا جو! تھا جو عنوان نظموں کا،

وہ لہجہ جب بدلتا تھا!

قیامت خیز لگتا تھا!

وقت سے آگے چلتا تھا!

بلا کا تیز لگتا تھا!

جو سایا بن کے رہتا تھا...

جدا اب اُس کے راستے ہیں!!!

چلو کچھ دیر روتے ہیں!

چلو کچھ دیر ہنستے ہیں...!!

بی سٹرونگ ایحاب بھائی میں ضرور ملواؤں گی آپ کو اس سے آئی پرامس یو--- پلیز پریشان مت ہوں میں کل ہی جاتی ہوں انکل انٹی کی طرف----

اس نے تسلی دیتے کہا تھا----

ہمم تھینکیو--- وہ پھیکی مسکراہٹ ہنسا تھا----

چلیں اب اندر آئیں ذوئیشہ نے کہا تھا----

تم چلو میں آتا ہوں--- اس نے رخ پھیر لیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کے اس کی آنکھوں میں نمی ذوئیشہ دیکھے---- اور وہ بھی مسکراتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تم سمجھ گئے کیا کرنا ہے--- بیربل نے پوچھا تھا----

رسکی کام ہے کچھ کچھ سمجھ آہ گیا ہے مگر پوری طرح سے سمجھ نہیں آیا--- فہیم نے کہا تھا----

ذوئیشہ کو نکاح سے پہلے ان کے گھر کے پچھلے لان کی سائیڈ سے میں نکلواوں گا اور پھر وہاں سے گاڑی میں لے کر نکلوں گا--- تم نے اتنا کرنا ہے بس کے سیم اسی ٹائم پر فاحا کے کمرے میں ٹائم بام فکس کر کے لگانا ہے جیسے ہی وہ پھٹے گا وہ بھی اس ٹائم بام کے ساتھ ختم--- جب کے ذوئیشہ کے روم میں تم ایک لاوارث لڑکی کی لاش رکھواو گے ذوئیشہ کی رپلیسمنٹ پر---- اور ذوئیشہ کو میرے وہاں سے نکالتے ہی تم وہاں بھی ٹائم بوم فکس کیا ہوا بلاسٹ کر دو گے--- ایسے دونوں کے لیے یہی سمجھا جائے گا کے دونوں مر گئیں ہیں مگر اصل میں ذوئیشہ زندہ ہو گی اور فاحا ہاہاہاہاہا بیچاری---- مر چکی ہو گی----

بیربل نے دوسری بار سمجھاتے ہوئے کہا تھا اور فلق شگاف قہقہ لگایا تھا----

اوکے اوکے ڈن میں سمجھ گیا ایسا ہی ہو گا جیسے تم کہہ رہے ہو مگر پیمنٹ ڈبل ہو گی۔۔۔ فہیم نے رال ٹپکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اپنا اکاؤنٹ چیک کر لینا ایک حصہ ٹرانسفر ہو چکا ہے باقی کا حصہ کام ہونے کے بعد یاد رکھنا تمہارے پاس صرف دو دن ہیں۔۔۔ اور غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔ بیربل نے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے میں کبھی بھی کسی کام میں چوکا نہیں ہوں اس بار بھی ہنڈرڈ پرسنٹ کام ملے گا میری طرف سے بے فکر رہو چلتا ہوں۔۔۔۔

فہیم نے گلے میں پہنی چین کو ہلاتے کہا تھا اور پھر باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

دو دن مومن ٹھیک دو دن بعد میں تمہاری بربادی اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا تم نے کیا سمجھا میری محبت کو میری ذوئیشہ کو تم مجبور کر دو گے خود کشی کرنے پر اور میں تمہیں تمہاری محبت سے ملوا دوں گا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا کتنے بھولے ہو ناں تم۔۔۔ تمہاری فاحا تو بس سیڑھی ہے ذوئیشہ تک پہنچنے کی اب سب کی توجہ تمہارے رشتے اور فاحا کے رشتے پر ہو گی تم دونوں زیادہ ہائی لائٹ ہو گے کوئی مانے گا نہیں مانے گا کوئی فاحا کو بچانے کی کوششیں کرے گا تم سے اور تب جب سب کی نظریں فاحا پر ہوں گی تب جب سب کے دھیان بھٹکے ہوں گے تب۔۔۔۔ تب میں بڑی آسانی سے پاہ لوں گا اسے جو میرا جنون ہے محبت ہے۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ اور پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اور پتہ ہے فاحا کی موت کا الزام کس پر لگے گا مومن تم پر۔۔۔ میں ثبوت ہی ایسے چھوڑوں گا کے تم چاہ کر بھی بچ نہیں پاؤ گے مجھ سے پوچھ نہیں پاؤ گے کے بیربل گیم کا پاسا ایک دم سے کیسے پلٹا کیسے گیم کا رخ ہی بدل گیا۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔

وہ خود سے ہم کلامی کرتا ہنس رہا تھا اور خود کے ہی ذہن کی داد دے رہا تھا۔۔۔۔

لیکن مومن میں تمہیں سزائے موت نہیں ہونے دوں گا آگ لگا دوں گا سب کو کیونکہ تم بھائی ہو میرے میری ذوشی کو خودکشی پر مجبور کرنے کے لیے تمہیں عمر قید کی سزا کافی ہے۔۔۔اس نے گہرا سانس لیتے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

دو دن بعد تمہارے ہونٹ میری شہہ رگ کو چھوئیں گے ذوئیشہ میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں اس سب کے لیے ذوئیشہ لو یو الوٹ۔۔۔۔ تصور میں اس کے چہرے کو محسوس کرتے اس نے گہرا سانس لیا تھا اور آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا ہے حائسی آپ اتنے پریشان کیوں ہیں۔۔۔۔ وہ کل سے محسوس کر رہی تھی کے وہ چپ چپ ہے۔۔۔۔ کل جب ارسم کی فیملی آئی تھی تو وہ تب بھی ایسے خاموش خاموش تھا۔۔۔۔

اور اب بھی ناشتے کی ٹیبل سے بغیر ناشتہ کیے اٹھ کر آ گیا تھا۔۔۔

کچھ نہیں حائسی کی جان میں ٹھیک ہوں بس طبیعت کچھ بوجھل ہے--- پریشان مت ہو---
اس نے شرٹ کے بٹن بند کرتے کہا تھا----
نہیں حائسی مجھے بتائیں کیا بات ہے دادو بتا رہیں تھیں آپ رشتے کا انکار ہونے کی وجہ سے
پریشان ہیں کہاں رشتہ بھجوایا تھا آپ نے کسے پسند کرتے ہیں آپ اور اگر آپ کہتے ہیں تو
میں---
نہیں ذوئیشہ اب ہم میں سے کوئی بھی اس کے سامنے گڑگڑائے گا نہیں وہ جو کر رہی ہے
کرنے دو اسے شاید ہماری قسمت میں ہی نہیں تھا کے ہم ملتے---
حائسم نے کڑے ضبط سے کہا تھا ----
کیا میں ایک آخری کوشش---ذوئیشہ نے اپنے بھائی کی تکلیف محسوس کرتے کہا تھا---
نہیں وہ نہیں مانے گی--- اس نے خود کو حتی الامکان مضبوط بناتے کہا تھا---
اچھا ٹھیک ہے حائسی میں نہیں بات کر تی اس سے مگر آپ مجھے بتائیں تو کون ہے وہ
بدقسمت لڑکی جس نے میرے ہیرے جیسے بھائی کو ٹھکرایا----
اس نے گہرے دکھ سے کہا تھا----
کیا فائدہ مگر پھر بھی تم جاننا چاہتی ہو تو میں بتا دیتا ہوں وہ ایف ایس سی ہے فاحا سلطان
چوہدری----

پھیکی مسکراہٹ سے نام لیا تھا اس کا۔۔۔۔

اور یہ نام سن کر فاحا کے پاؤں تلے زمین کھسکی تھی۔۔۔۔۔

فا۔۔۔۔ف۔۔۔فاحا۔۔۔۔ اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

کاش محبت کے بھی کچھ اصول ہوتے اور سب سے بڑا اصول یہ ہوتا کے پتھر دل لوگ کبھی محبت کے لیے بنائے ہی نا گئے ہوتے۔۔۔۔

پتہ ہے ذوئیشہ میرا تو وہ حساب ہو گیا ہے کہ

غم نا کر دل منہدم کی تمازت کا

وفائے صبر اس عشق کی حد کا آخری پیمانہ ہے۔۔۔۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھے کرب سے کہا تھا۔۔۔۔

خیر چھوڑو یہ سب میں چلتا ہوں ڈرائیور تمہیں منتہا کی طرف چھوڑ دے گا۔۔۔ اور پھر تم شاپنگ پر دادو کے ساتھ جانا ڈرائیور تمہیں دادو کے پاس ڈراپ کر دے گا۔۔۔ اور ہاں جو بھی چاہیے ہو گا لینا کھل کر شاپنگ کرنا۔۔۔۔ خیال رکھنا اپنا سی یو ٹو نائیٹ لو۔۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھتے بائے بولتے وہ چلا گیا تھا۔۔۔ مگر اس کی آواز کا خالی پن اس کے لفظوں کا خالی پن اس نے محسوس کیا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

مطلب وہ اچھے سے جانتی تھی کے اس کا بھائی اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔ مگر پھر بھی فاحا اپنے بھائی کی خوشی کے لیے اس کے بھائی کی خوشی تیاگ گئی تھی قدموں میں روند گئی تھی۔۔۔۔

کیوں فاحا کیوں آخر کیوں کیا تم نے ایسا میرے بھائی کی خوشی کی کوئی قیمت نہیں تمہاری نظر میں تم سب کے سب مجھے اپنے مطلب کے لیے استعمال کر رہے ہو۔۔۔ تم نے بھی مجھے اپنے بھائی کی خوشی کے لیے استعمال کیا۔۔۔۔ اور میرے بھائی کی خوشی کہاں ہے۔۔۔ نہیں حائسی مجھے ایک آخری بار فاحا سے بات کرنی ہو گی۔۔۔۔ مجھے آپ کی خوشی کے لیے اسے منانا ہو گا۔۔۔ آنسو صاف کرتے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔ اور پھر اپنے کمرے میں جا کر کندھوں پر شال اوڑھی تھی۔۔۔۔ اور بیگ اٹھا کر باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

ذوشی بی بی ڈرائیور انتظار کر رہا ہے۔۔۔ نسرین نے بتایا تھا۔۔۔۔

نسرین خالہ بونیا کا خیال رکھیے گا۔۔۔ نسرین سے کہتی وہ باہر کی طرف بڑھی تھی اور گاڑی میں بیٹھی تھی جا کر۔۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی منتہا کے گھر کی طرف موڑی تھی۔۔۔ رات سے وہ بار بار اس کا نمبر بھی ٹرائے کر رہی تھی مگر وہ بند جا رہا تھا۔۔۔۔ اب بھی گاڑی میں بیٹھے اس نے کتنی بار نمبر ڈائل کیا تھا مگر ہنوز بند تھا۔۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ منتہا کے گھر کے پاس تھے۔۔۔۔

گلی کے باہر گاڑی رکی تھی۔۔۔۔

آپ ویٹ کریں میں آتی ہوں۔۔۔ ڈرائیور سے کہتی وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔۔

جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔۔ مگر سامنے جو شخصیت نکلی تھی وہ اسے پہچاننے سے قاصر تھی۔۔۔۔

جی فرمائیے کس سے ملنا ہے آپ کو۔۔۔۔ سامنے موجود آدمی نے پوچھا تھا۔۔۔

روحیل انکل سے کیا وہ ہیں گھر پر۔۔۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

کون روحیل اوہ ہاں وہ جن کا یہ گھر تھا۔۔۔۔ بیٹا یہ گھر ہم نے خرید لیا ہے۔۔۔ جو پہلے یہاں رہتے تھے سنا ہے ان کا انتقال ہو گیا ہے دونوں کا۔۔۔۔ انہوں نے بتایا تھا۔۔۔۔

اور منتہا کو لگا اس کے سر پر جس نے ساتوں آسمان گرا دیئے ہیں۔۔۔ یا پھر اس کے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا مطلب میں سمجھی نہیں اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا ہم تو نئے ہیں ہمیں زیادہ معلومات نہیں ہیں تم کسی اور محلے دار سے پوچھ لو۔۔۔ کہتے انہوں نے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اس کا جسم کانپنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ اور دل کسی انہونی کے ڈر سے لرز رہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کس سے پوچھو۔۔۔ ہاں ارم اپی۔۔۔ ان سے پوچھتیں ہوں۔۔۔۔ اس نے سوچتے ساتھ والوں کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔۔ ارم اکثر منتہا کے گھر میں ہی پائی جاتی تھی منتہا کی ماں سے ارم کی بہت بنتی تھی۔۔۔۔ اس لیے جب کبھی ذوئیشہ منتہا کی طرف آتی تھی تو ارم سے بھی بات چیت ہوتی تھی اور اب تو اچھی خاصی بے تکلفی بھی تھی ان میں۔۔۔۔

جی کس سے ملنا ہے۔۔۔۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر ارم کے شوہر نے نکل کر پوچھا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔مجھے ارم آپی سے ملنا ہے کہیے ذوئیشہ آئی ہے۔۔۔ اس نے لڑکھڑاتے لفظوں سے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ ارم ارم یہاں آؤ کوئی ذوئیشہ ملنے آئی ہے تم سے انہوں نے دروازے کے پاس ہی کھڑے کھڑے آواز دی تھی۔۔۔۔

ذوئیشہ او آؤ اندر آؤ کیسی ہو۔۔۔ ارم نے آتے ہی ذوئیشہ کو گلے لگاتے اندر بلاتے کہا تھا۔۔۔۔

میں کل ہی سوچ رہی تھی کے جب ذوئیشہ کو پتہ چلے گا تو وہ ضرور آئے گی بیٹھو یہاں۔۔۔ ارم نے اندر جاتے کہا تھا پھر صوفے پر اس کو بیٹھنے کا کہا تھا اور خود بھی جا کر بیٹھی تھی صوفے پر۔۔۔۔

ارم اپی روحیل انکل اور انٹی منتہا شیری کہاں ہیں وہ سب اور ان کے گھر میں کوئی اور کیسے شفٹ ہو گیا۔۔۔۔ اس نے اپنے دھڑکتے دل سے پوچھا تھا۔۔۔

کیا بتاؤ ذوئیشہ یہاں تو مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں میرے پاس تمہارا نمبر ہوتا تو ضرور بتاتی اور منتہا اسے تو کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔ ارم نے گہرے دکھ سے کہا تھا۔۔۔

پلیز ارم آپی پہلیاں مت بھجوائیں بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔ اس نے ان کے اترے چہرے کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا بتاؤ ذوئیشہ اچھا بھلا خوشیوں کا گھر اجڑ گیا بارات گئی اور گھنٹے بعد واپس آہ گئی۔۔۔ اللہ جانے منتہا کی تائی اور اس کے بیٹے نے کونسا بدلہ لیا ہے ان بچارے معصوم بچوں کو یتیم کر کے۔۔۔ معزم نے منتہا پر الزام لگایا کے ہوٹل کے کمرے سے وہ باہر گیا چند منٹوں کے لیے کے جب واپسی پر آیا تو منتہا اور اس کے ساتھ کسی لڑکے کو نازیبا حالت میں دیکھا۔۔۔۔ وہ اسے وہیں سے کھینچتا مارتا یہاں ان کے گھر لایا۔۔۔ اور پھر سب مہمانوں کے سامنے اسے ذلیل اور رسوا کیا یہی نہیں پھر طلاق بھی دے ڈالی۔۔۔

بیچارے روحیل بھائی اور بھابھی یہ صدمہ برداشت ہی نہیں کر پائے کے موقع پر ہارٹ اٹیک ہوا اور جاں بحق ہو گئے۔۔

مت پوچھو ذوئیشہ قیامت تھی قیامت۔۔۔ بچارے بچوں سے ماں باپ چھن گئے یتیم ہو گئے۔۔۔ ان کی بیٹی کی کردار کشی ہوئی طلاق کا داغ لگا اور پھر یہی نہیں ذوئیشہ ان کے ماں باپ کی تدفین ہوتے ہی تائی نے باہر نکال دیا اور یہاں یہ بتایا کے وہ گھر بیچ کر اپنے یار کے ساتھ

بھاگ گئی بھائی کو لے کر--- جب کے تائی نے خود گھر بیچا ہے---- اللہ اللہ توبہ ذوئیشہ ایسا ناگ کی طرح ڈسا ہے بیچاروں کو کے جیتے جی مر گئے وہ دونوں بچے اور ماں باپ تو----
بس کریں آپی اتنا دکھ اتنی تکلیف اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے معلوم نا ہوا کیسی دوست ہوں میں-- لعنت ہے میری دوستی پر---- وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی----
بس ذوئیشہ یہ تو مقدر کے کھیل ہیں کبھی کبھی رب کے کچھ احکامات ہی ایسے طے ہوئے ہوتے ہیں کے آنکھوں کے سامنے ہوتا ہوا بھی پوشیدہ ہو جاتا ہے یہ تو رب کی حکمت ہے تم پریشان مت ہو طوفان تو آہ کر گزر بھی گیا بس نقصان بہت کر گیا ہے سب تباہ ہو گیا ہے----
انھوں نے اسے چپ کرواتے کہا تھا----
کیسے سہا ہو گا آپی اس نے یہ سب آپ تو جانتی ہیں وہ تو ایک پل بھی نہیں رہ پاتی تھی انکل انٹی کے بغیر آپی اس نے یہ سب کچھ انکل کی وجہ سے کیا وہ کبھی ان کا جھکا سر نہیں دیکھ سکتی تھی مگر کیا کھیل کھیلا قسمت نے وہ بدنام ہو گئی عزت بچاتی بچاتی--- اس نے روتے ہوئے کہا تھا اس کا سانس پھولنے لگا تھا رونے کی وجہ سے اب-----

بس ذوئیشہ ہونی کو کون ٹال سکتا ہے وہ تو مجھ سے بھی مل کر نہیں گئی مجھے تو ساتھ والی سلائی والی باجی نے بتایا کے شیری سلائی کے پیسے اور چابی دے کر گیا تھا گھر کی تائی کے لیے----

مجھ سے مل کر جاتی مجھے کچھ پتہ ہوتا تو میں اسے روک لیتی اپنے گھر رکھ لیتی کہیں نا جانے دیتی---- پتہ نہیں کہاں ہوں گے کیسے ہوں گے دونوں بہن بھائی ٹھیک ہوں گے بھی یا نہیں یا پھر زمانے کی ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے کتنا بے حس زمانہ آہ گیا ہے---- اپنا خون ہی خون کا پیاسا ہے سفید بن گیا ہے---- انہوں نے بھرائی آواز میں کہا تھا----

ک---ک---کیا مطلب آپ کو پتہ نہیں ہے کے منتہا اور شیری کہاں ہیں--- اس نے لال سرخ ہوتی آنکھوں سے پوچھا تھا----

نہیں ذوئیشہ کسی کو بھی نہیں پتہ کہاں گئے وہ دونوں قلوں کے اگلے دن صبح سات بجے وہ دونوں نکلے تھے یہاں سے اور آج تک کسی کو نہیں پتہ وہ کہاں ہیں کہاں نہیں منتہا کا تو نمبر بھی بند ہے--- اپنے طور پر تمہارے بھائی بھی اس شہر کی سب جگہ پتہ کروا چکے ہیں مگر کچھ خبر نہیں---- میں تو دن رات دعا کرتی ہوں کے وہ ٹھیک ہوں----

انہوں نے تھکے تھکے لہجے میں پوچھا تھا----

اف کیوں آخر کیوں مجھے خبر نا ہوئی وہ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے صدمے سے بے حال ہوئی تھی۔۔۔۔ حوصلہ کرو ذوئیشہ تمہارا بھائی تو پولیس میں ہے ناں تم اپنے تیئں کوشش کرو شاید کچھ علم ہو جائے۔۔۔۔انہوں نے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

ایک بار منتہا مل جائے پھر اس معزم اور تائی کو کڑی سے کڑی سزا دلواوں گی یہ میرا وعدہ ہے خود سے ۔۔۔۔۔ اس نے بھیگے لہجے میں مضبوطی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا یہ پانی پیئیو اور بلکل مت چھوڑنا ان کو۔۔۔۔ انہوں نے پانی کا گلاس اس کے سامنے رکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں آپی مجھے جانا ہو گا اور جلد ازجلد منتہا کو ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔ آپ ایسا کریں یہ نمبر رکھ لیں میرا اگر منتہا یہاں ائے یا کچھ بھی پتہ چلے تو پلیز مجھے فوراً بتائیے گا۔۔۔ کہتے تاکید کرتے وہ رکی نہیں تھی روتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اب آپ کو آفس چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ ڈرائیور نے روتی زوئیشہ کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں آپ سلطان ہاؤس چلیں۔۔۔۔ ارسم سلطان چوہدری کے گھر۔۔۔۔ اس نے ڈرائیور کو حکم دیا تھا بھیگی آواز میں۔۔۔۔

مگر۔۔۔ حائسم سر نے تو۔۔۔۔

میں بھائی سے بات کر لوں گی آپ چلیں۔۔۔۔ اس نے آنکھیں رگڑتے کہا تھا۔۔۔۔

آج کا دن ہی شاید برا تھا اس کے حق میں پہلے اپنے بھائی کی محبت کی بربادی کی خبر سنی وہ بھی اس سے جو بڑی مہارت سے بیربل کے سامنے اپنے بھائی کی محبت کا سودا کر گئی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ بھی تو اس کے بھائی کا عشق ہے۔۔۔۔ اور پھر اپنی عزیز ازجان بہنوں جیسی دوست پر گزری قیامت کی خبر دونوں خبروں نے اسے ایک ہی گھر کا راستہ دکھایا تھا اور وہ تھا ارسم سلطان چوہدری کے گھر کا راستہ۔۔۔۔

وہ اتنی پریشان ہو گئی تھی منتہا پر گزری قیامت کا سن کر اس کا دل دھک کر رہا تھا سب سن کر۔۔۔۔ تو ابحاب کیسے برداشت کر پائے گا یہ سب سن کر کیسے اپنی محبت کے اوپر گزری قیامت کی داستان سنے گا۔۔۔۔ اسکی انکھوں سے جھرنا بہہ رہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

سر وہ کل سویرا راندھاوا کے ساتھ اسی مومن کے گھر گئیں تھیں اور پتہ یہ چلا ہے کے وہ ان سے شادی کرنا چاہتیں ہیں۔۔۔۔ اور ابھی یہی انفارمیشن ملی ہے کے مومن کے گھر سے ان کے گھر مایوں کا سامان بھی گیا ہے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اسے پوری اطلاع ملی تھی فون پر۔۔۔۔

ہمممم اوکے۔۔۔ مزید ڈیٹیلز بھی پتہ لگاؤ مجھے پل پل کی خبر ملنی چاہیے۔۔۔۔ اس نے کہتے فون کاٹا تھا۔۔۔ مومن مومن مومن اس نام نے زندگی اجیرن کر دی ہے ذوئیشہ نہیں ٹریپ ہوئی تو فاحا کو ٹریپ کر لیا چھوڑوں گا نہیں تمہیں میں مومن میری عزت پر ہاتھ ڈال کر تم سمجھ رہے ہو بچ جاؤ گے مجھ سے۔۔۔۔

اس نے غصے سے ایک ایک لفظ چباتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر شاپنگ مال جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

میڈم آہ گیا ہے گھر۔۔۔ ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر اس کو روتی کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم اوکے---- کہتی وہ گاڑی سے نکلی تھی اور اپنے سامنے ایک شان سے کھڑے سلطان ہاؤس کو دیکھ رہی تھی-----

مگر اس گھر کو دیکھ کر اسے کچھ یاد آیا تھا اپنے دماغ پر زور دیتے اپنے خیال کو جھٹکتے وہ لرزتے دل کے ساتھ آگے بڑھی تھی----

م----م--میں--- وہ---- مجھے فاحا سے ملنا ہے---- اس نے چوکیدار سے کہا تھا----

ذوئیشہ واٹ آہ پلیزنٹ سرپرائز چاچا انہیں آنے دیں---- ایشو جو مالی سے کچھ بات کر رہی تھی گیٹ کے پاس کھڑی ذوئیشہ کو دیکھتے کہا تھا----

کیسی ہو بہت خوشی ہوئی تمہیں یہاں دیکھ کر پنک میری---- اس نے اس کے گلے ملتے کہا تھا----

کیا ہوا تم رو رہی ہو کچھ ہوا ہے کیا پنک میری۔۔۔ ایشو نے اس کے ہچکولے لیتے وجود کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ ٹھیک نہیں ہے پر میں تمہیں بتا نہیں سکتی م۔۔۔م۔۔مجھے پہلے فاحا سے ملنا ہے اور پھر ایحاب بھائی سے آنسوؤں کو انکھوں سے رگڑتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا آؤ اندر آؤ پانی پی۔۔۔۔

پلیز ایشو مجھے فاحا سے ملوا دو پلیز۔۔۔ اس نے التجا کی تھی۔۔۔ اس کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

اوکے اچھا آؤ میرے ساتھ یہ فاحا کا روم ہے ابھی اس کا کچھ سامان آیا تھا تو وہ دے کر آئی تھی میں اس کے روم میں اس لیے وہ روم میں ہی ہے تم مل لو اس سے۔۔۔۔ ایشال نے اس کے روم کے باہر ذوئیشہ کو چھوڑتے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ایشال کا خود کا دل تڑپ رہا تھا اس کے رونے سے اس کی پریشانی سے مگر اسے صبر کرنا تھا جب تک وہ خود نا بتا دیتی اسے۔۔۔وہ اس کو روم کے پاس چھوڑ کر جانے کے لیے مڑ گئی تھی۔۔۔۔

ذوشی تم کیسی ہو یہاں کیسے۔۔۔۔ رو کیوں رہی ہو۔۔۔ فاحا جو کچھ دیر پہلے کا آیا مومن کی طرف سے مایوں کا جوڑا دیکھ رہی تھی ایسے ذوئیشہ کو اندر آتے دیکھ حیران ہوئی اور پھر اس کی روتی حالت دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

کیوں کر رہی ہو تم میرے ساتھ خود کے ساتھ حائسی کے ساتھ برا کیوں میرا استعمال کر رہی ہو اپنے بھائی کی خوشیوں کے لیے۔۔۔۔ جب کے تم آچھے سے جانتی تھی کے حائسی بھی تم سے محبت کرتے ہیں اور یہ بھی جانتی تھی کے میں بھی اپنے بھائی کے لیے قربانی دینے سے دریغ نہیں کرو گی۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔

وہ پھٹ پڑی تھی اس پر روتے ہوئے۔۔۔۔

اس لیے کے تم بہت معصوم ہو اور تمہیں ارسم بھائی جیسا ہی کوئی ملنا چاہیے رہی بات میری تو میں زمانے کے اتار چڑھاؤ جانتی ہوں مضبوط ہوں۔۔۔۔ جانتے بوجھتے ہوئے میں تمہیں کسی دلدل میں نہیں دھکیلوں گی۔۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں گہرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اور میرا بھائی وہ کہاں ہے اس سب میں اس کا کیا قصور۔۔۔۔ اس کا لہجہ کاٹ دار تھا۔۔۔۔

میں نہیں جانتی میں نے اس سے نہیں کہا تھا مجھ سے محبت کرے۔۔۔۔ یہ حائسم ولید خان کی اپنی غلطی ہے۔۔۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جائے گی۔۔۔۔ اس نے اپنے لہجے کو بیزار بناتے کہا تھا۔۔۔۔

ت۔۔۔تم غلط کر رہی ہو فاحا۔۔۔ حائسی کی دھڑکنوں کو مت تڑپاؤ۔۔۔۔۔ وہ مر جائیں گے میں ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے آگے۔۔۔

ذوئیشہ نے ڈبڈباتی پتھرائی آنکھوں سے ہاتھ جوڑتے التجا کی تھی۔۔۔۔ دو زندگیاں اس کے سامنے اپنے ہی آپ سے جنگ لڑ رہیں تھیں۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ذوشی جاؤ یہاں سے مجھے حائسم ولید خان سے نا محبت تھی" نا ہے" نا ہو گی کبھی" چار دن ساتھ کام کرنے سے میں اس کا یا" وہ میرا جنون نہیں بن گیا۔۔۔۔

فاحا نے پتھریلے لہجے میں کہا تھا جتنا سخت اس کا لہجہ تھا اتنا ہی اس کے لفظوں کی بازگشت سے اس کا خود کا دل اپنے ہر لفظ کے ساتھ لرزتا تھا۔۔۔۔

میرے بھائی کو اپنی واحد خوشی دے دو۔۔۔۔ فاحا وہ مر جائے گا اندر ہی اندر" گھٹ گھٹ کر" اس کی تڑپ اس کی رگوں کے لیے زہر بن جائے گی۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔ اس نے پاؤں میں گرتے روتے ہوئے منت کی تھی۔۔۔۔

جاؤ ذوشی۔۔۔۔ ووہ ضبط کے کڑے امتحان میں سے گزر کر بولی تھی کاندھوں سے اسے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔۔۔

اور پھر کمرے کے باہر لا کر کھڑا کیا تھا۔۔۔۔ اور دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔وہ دروازہ بجانے لگی تھی۔۔۔ مگر اندر موجود اسے کہاں پرواہ تھی۔۔۔۔۔

وہ کیا بتاتی اسے کے حائسم ولید خان خود اس کی نسوں میں ذہر بن کر دوڑ رہا ہے۔۔۔ کیا بتاتی اسے کے اپنی محبت کا پلڑا خود ٹوکر مار کر خالی کر چکی ہے۔۔۔۔ کیا بتاتی اسے کے جس جنون اور دیوانگی کے طوفان کو دبا رہی ہے وہ تو اس کی رگوں میں ٹھاٹھیں مار رہا ہے کسی سونامی کی طرح۔۔۔۔

میں نا مرد ہوں" کوئی لڑکی مجھ سے شادی نہیں کرے گی--- میرے نفس کو تمہارا تین بار کا قبول آسانی میں بدلے گا--- خود کو میرے حوالے کر دو---- میں ہر اس لڑکی کی زندگی بخش دوں گا جس کو تم میرے قہر سے بچانا چاہتا ہو----

اس نے ڈبڈباتی نگاہوں سے بیڈ پر پڑا مایوں کا جوڑا دیکھا تھا--- مومن کے لفظوں کی بازگشت سے اس کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے----- کیسا شیطانی لہجہ تھا اس کا---- کتنی گھن تھی اسکے لفظوں میں----وہ تیاگ رہی تھی خود کو----

میں وار دوں گا اپنی زندگی کا حاصل اپنی سپائے کی سانسوں پر------ اس کی آنکھوں کے سامنے چہرہ لہرایا تھا حائسم کا---اس کے کانوں میں گونجتے لفظوں پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی----

وہ کس حال میں ہو گا اس کا درد اس کی کیفیت--- وہ سوچ کر ہی کانپی تھی--- لرزتی ٹانگوں سے زمین پر بیٹھتی گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی تھی---- ہچکیوں اور سانسوں کا ارتعاش دونوں متضاد تھے---- کس کس بات پر روتی وہ اپنی محبت کے تیاگ پر یا اپنے وجود کے تیاگ پر یا اپنے فرض پر-----

ی-----ہ-----یہ----

پاؤں کے پاس حرارت محسوس ہوئی تو۔۔۔گھٹنوں سے سر اٹھا کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اس کی مایوں کا جوڑا اس کے پاؤں کے پاس پڑا جھلس چکا تھا۔۔۔ ایک آگ کا الاؤ تھا جو پورے کپڑے کو اپنی پکڑ میں لیے ہوا تھا۔۔۔۔

اور اس الاؤ کے آمنے سامنے بیٹھے دونوں وجود کے اندر کا الاؤ اس الاؤ سے کہیں زیادہ تھا جسے کنٹرول کرنا مشکل تھا۔۔۔۔

آگ کے ہالے میں روتی آنکھوں لرزتے اور ہچکیاں لیتے وجود کے ساتھ بال پشت پر گرائے سفید کھلے کرتے میں اس کے منہ پر پڑتی پیلی لال آگ کی روشنی وہ اس کی دل کی دنیا تباہ کر رہی تھی۔۔۔

اور اس کی دھڑکنیں مچل رہیں تھیں کے اسے اس کے فیصلے کی کڑی سزا دے۔۔۔۔

اس نے پل بھر میں نظریں آگ کے الاؤ کے اس پار کیں تھیں۔۔۔ سامنے وہ ماتھے پر بال بکھرائے بھنوؤں کو ٹیڑا کیے شرٹ کے کف لنکس فولڈ کیے کاندھے ڈھلکائے روتا شہزادہ آنکھوں میں جلتی آگ کے رنگ جیسی لالی اور انگارے بھرے اس کے سراپے کو طوفان بنا دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایسا قہر تھا اس کی نظر اس کے وجود اس کی موجودگی میں کے فاحا کا دل پھٹنے کو آہ گیا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔۔ کیا آپ نے۔۔۔ اس نے بہتے آنسوؤں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔ اور ہاتھ بڑھا کر کپڑوں کو جلانے سے بچانے کے لیے کھینچا تھا کے نازک ہاتھ پر کپڑے کا ٹکڑا چپکا تھا۔۔ اور ہتھیلی جلا گیا تھا۔۔۔۔

اور آگ کے اس پار بیٹھا حائسم ولید خان تڑپ ہی تو اٹھا تھا۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگ سے دور کیا تھا۔۔ نازک وجود کی دوسری بازو کو بھی پکڑ کر جھٹکے سے کھڑا کیا تھا۔۔

کتنی ہمت کر لیتی ہو ناں۔۔ میرے ہی سامنے مجھے ہی منہدم کرنے کی۔۔ لال انگارہ انکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے کھینچ کر قریب کرتے کہا تھا۔۔ اور پھر اس کی ہتھیلی کو سامنے لاتے زخم کو لبوں سے چھوا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر گئی تھی شدت سے۔۔۔ وہ لمس پھوار تھا اس کی جلن پر۔۔۔ میٹھا بوسہ" اس کے جسم میں پیوست ہوا تو سکون میسر آیا تھا اس کی جلتی سلگتی جان کو۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔جائیں حائی۔۔۔ کمر پر رکھے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ہٹانے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

دنیا سے۔۔۔ اس نے درد بھرے لہجے میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کرب سے کہا تھا۔۔۔ اس کا لہجہ اس کی آواز اس کا کرب وہ ایسا تو کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔فاحا نے اس کے لفظوں پر اسے تڑپ کر دیکھا تھا۔۔۔ایک سخت ایٹیٹیوڈ والا بندہ جس کی نظر میں کبھی

محبت عشق سب بے معنی تھے--- وہ اپنا جو حشر لیے اسکے سامنے کھڑا تھا--- ویسا تو وہ کبھی بھی نہیں تھا----

فاحا سلطان چوہدری کے عشق نے اسے ویسا بنا دیا تھا--- اس کی حالت اس بنجارے جیسی تھی جس کے ہاتھوں سے اس کا عشق رفتہ رفتہ فنا ہو رہا تھا---

ن---ن--- نہیں یہا----یہاں س---سس

ششششش---- اس نے اس کے لرزتے لبوں پر انگلی رکھی تھی----

پتہ ہے اس وقت کیا دل چاہ رہا ہے---- اس کی آنکھوں میں دیکھتے اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے کہا تھا--- لال ڈورے آنکھوں میں چھبتے نمی بھر رہے تھے اور درد کی تحریروں کو چھپا رہے تھے---

ان ترتراتے لبوں" ان بھاری نم پلکوں" ان کھلی زلفوں" اور اس لرزتے دوپٹے سے آزاد وجود میں" قطرہ قطرہ کر کے ساری وحشتیں بھر دوں--- اپنے درد کے قرض کو تمہاری رگوں میں الجھا کر جھنجوڑ ڈالوں---

کیا ملا میرے عشق کو روندھ کر--- اس کے نازک وجود کو باہوں میں بھرے وہ جس لہجے میں اس پر صور پھونک رہا تھا اپنے لفظوں کا---- وہ قیامت برپا کر رہا تھا اس پر----

اس نے اس کی باتوں کا جواب دینے کی بجائے ہچکیوں سے رونا شروع کر دیا تھا اور اس سے دو قدم دور ہوئی تھی۔۔۔۔حائسم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔پھر اسے دیکھا تھا اس قدر قیامت تھی وہ۔۔ اس کے ہچکولے لیتے وجود سے وحشتزدہ اور پاگل ہو رہا تھا وہ۔۔۔

اوڑھو اسے۔۔۔۔ اور یہ ڈریس پہنو گی آج کی رات تم۔۔۔ اس کی کمر کو چھوڑتے کہا تھا۔۔۔۔پھر اس نے بیڈ پر رکھا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اسکی طرف پھینکا تھا۔۔۔ پھر شاپنگ بیگ میں سے جوڑا نکال کر بیڈ پر رکھا تھا۔۔۔

حائی مو۔۔۔م۔۔۔مومن۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ یہ لفظ نا تو تمہاری زبان پر آئے اور نا ہی تمہارے ذہن میں۔۔۔ اس وجود کے ایک ایک روئے پر میرا حق ہے۔۔۔ خود کے وجود کو تب کسی کے سپرد کرنا جب حائسم ولید خان منوں مٹی تلے دفن ہو گا۔۔۔۔ اس کے جلے ہاتھ کی ہتھیلی کو سامنے کرتے شروع میں سخت اور آخر میں بھرائے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔ غصے اور اشتعال میں ڈوبے لفظ آواز بھرائی اور آنکھ نے آنسو کا بوجھ کم کیا تھا پلک جھپکی تھی کے کب سے اس کا رکا آنسو اس کی ہتھیلی پر گرا تھا۔۔۔

خود کا بے مول ہوتا آنسو اس کی ہتھیلی پر دیکھ کر وہ آنکھوں میں جنون بھرے اسے نظروں ہی نظروں میں وارن کرتے پلٹ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے کتنی دیر اس نمکین قطرے کو ہتھیلی میں جذب ہوتے دیکھا تھا اور پھر تڑپ کر ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔۔۔

آئی لو یو حائی۔۔۔۔ بھرائی آواز میں مچلتے کہا تھا۔۔۔ پھر سامنے پڑے راکھ کے ڈھیر کو دیکھا تھا اس کے دکھوں کا جوڑا جل گیا تھا۔۔۔۔ بیڈ پر پڑا موبائل اٹھایا تھا۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے موبائل پکڑ کر میسج ٹائپ کرنے لگی تھی جب کے انگلیاں مردہ ہو گئیں تھیں۔۔۔

مومن مجھے ابھی اور اسی وقت تم سے نکاح کرنا ہے۔۔۔ اس نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

میسج ٹائپ کر کے گھٹنوں میں منہ دیئے وہ پورے دل سے روئی تھی۔۔۔ زندگی نے پہلی بار اسے اتنا مجبور کیا تھا۔۔۔۔ کیا کچھ نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔۔ سب کچھ کرنے کے اختیارات تھے اس کے پاس مگر ایک چھوٹی سی اس کی غلطی اسے کہاں سے کہاں پہنچا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ سب کو بتا کر سب کی جان مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی زندگی نے اسے پہلے ہی اتنے کم رشتوں سے نوازا تھا جو اس کے لیے قیمتی تھے اس کی کل کائنات تھے اگر وہ انہیں بھی گنوا دیتی تو پیچھے کیا رہ جاتا اس کے پاس۔۔۔ سب کی زندگیوں کو داؤ پر لگانے سے بہتر اسے اپنی زندگی دان کرنا لگا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کب کیسے اسے حائسم ولید خان سے عشق ہو گیا تھا اور عشق بھی وہ جو مقدر میں وچھوڑا لکھنے لگا تھا۔۔۔ لڑائی لڑائی میں پیار کب بھرا کب میٹھا درد چھبن بنا اس سارے سفر سے ناواقف تھی وہ مگر جب واقف ہوئی تو اپنے ساتھ ساتھ اس کے احساسات کو بھی وار گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے سامنے شعلہ بنا بیٹھا تھا جب آج تو اسے لگ رہا تھا گہری کالی انکھیں اس کو جلا کر بھسم کر دیں گیں اتنا قہر بھرا ہوا تھا اس کی آنکھوں میں جو عشق کے شعلے برسا رہیں تھیں۔۔۔۔

رات اس نے سوچا تھا ارادہ بھی کیا تھا کے وہ سب کچھ اپنے حائی کو بتا دے گی مگر پھر ایک خیال ذہن میں بجلی کی طرح کوندا تھا کے اگر اس نے بتا دیا اور اگر مومن کو پتا چل گیا تو کیا ہو سکتا ہے کیا وہ ذوئیشہ کو بھی اتنی بے دردی سے مار دے گا جتنی بے دردی سے اس نے باقی سب کو مارا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ تو کنفرم تھا اسے کے مومن کو ہر اندر کی بات منٹوں میں پتہ چل جاتی ہے جیسے اس دن اس کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کے وہ اور ڈونا اس کا پیچھا کر رہے ہیں جیسے اسے اس بات کا بھی علم تھا کے خود کشی کے بعد ذوئیشہ کس ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے اور کس روم میں ہے۔۔۔ جیسے رات اس نے اسے میسج کر کے بتایا تھا کے ذوئیشہ اور ارسم کی شادی ٹھیک دو دن بعد ہے۔۔۔۔ اس کی فیملی کے گھر آنے سے پہلے اسے یہ خبر مومن نے دی تھی۔۔۔۔

وہ بہت بری حد تک خطرناک تھا اور وہ سب کی جان ہتھیلی پر رکھ کر رسک نہیں لے سکتی تھی اس نے قربانی دینا سیکھا تھا۔۔۔ سب کی جانیں لینا نہیں۔۔۔۔

وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اللہ پاک اس کی بہن اس سے بہت محبت کرتی ہے اور آپ جانتے ہیں محبتیں خالص ہوتیں ہیں بلکل اس شفاف موتی کی طرح جو کسی سیپ کا مقدر

بنتا ہے--- میں وہ سیپ ہوں جس کا شفاف موتی حائسم ولید خان ہے ذوئیشہ وہ سیپ ہے جس کا شفاف موتی ارسم سلطان چوہدری ہے---- ہمارے حق میں ایک دوسرے کا دائمی ملن لکھ دیں آپ کو صدقہ ہے نبیوں کے امام کا جو وجہ تخلیق کائنات ہیں--- جو ہم سب کے محبوب ہیں--- پلیز اللہ پاک--- میرا درد میرے وجود میں گھٹ گھٹ کر مر جائے گا اگر وہ میرا نصیب نا ٹھہرا---

آپ میری آخری امید ہیں آپ تو پتھر میں بیٹھے کیڑے کو رزق دیتے ہیں اسے کبھی فراموش نہیں کیا تو میری داد رسی بھی فرما دیں----

ہچکیوں سے روتے وہ اپنے لیے دعائیں مانگ رہی تھی----

جب دروازے پر دستک ہوئی تھی---

یس--- اپنے آنسو صاف کرتے اس نے کہا تھا---

Urdu Novels Ghar

یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔۔۔ سویرا راندھاوا نے اندر آتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔ اس نے نظریں نہیں اٹھائیں تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے فاحا ایشو کے ساتھ ہی میں تمہیں بھی رخصت کروا دوں گی۔۔۔ اور جب اس گھر سے چلے جانا تو واپس مڑ کر نا دیکھنا کیونکہ جس وقت تم اس مومن کے ساتھ نکاح کے بندھن میں بندھو گی اور یہ دہلیز پار کرو گی اس وقت تمہارا مجھ سے اور اس گھر سے رشتہ ختم ہم تمہیں نہیں جانتے تم ہمیں نہیں جانتی۔۔۔۔ انہوں نے کرخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔ کل سے وہ اس سے بات بھی نہیں کر رہیں تھیں۔۔۔ سخت ناراض تھیں اس سے اور آج جیسے ہی آفس کے کام نبٹا کر گھر آئیں اور ملازمہ سے پتہ چلا کے فاحا کی مایوں کی چیزیں آئیں ہیں تو ان کے ماتھے پر کتنے گہرے بل آئے تھے۔۔۔ اور غصے سے وہ اب اس کے روم میں کھڑیں اس کا اخری فیصلہ جاننے کی کوشش کر رہیں تھیں کے شاید وہ کہہ دے کے یہ جھوٹ ہے شاید وہ یہ کہہ دے کے سب کچھ فریب ہے جیسا وہ کہیں گیں وہ ویسا ہی کرے گی مگر اس نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا اور انہیں گہرا صدمہ ہوا تھا۔۔۔

پھوپھو پل بھر میں بیگانہ کر دیا اپنی مارشو کو آپ نے۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

تم بیگانہ کی بات کر رہی ہو میری مارشو تو اس دن سے مر گئی ہے شاید جس دن سے ہوسپٹل سے آئی ہے اور جو لڑکی میرے سامنے کھڑی ہے وہ صرف ضد ہے اور کچھ نہیں کاش یہ میرے الوزن ہوتے مگر میری بد قسمتی یہ کے قسمت نے کبھی مجھے سکون وار اور خوش قسمت نہیں ٹھہرایا۔۔۔ انھوں نے رخ موڑتے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

آپ مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتیں اس نے بھی بے بسی سے کہا تھا اور ان کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

وہیں رک جاؤ جہاں ہو۔۔۔ ایک اعلی حسب نصب کے خاندان کی عزتیں جب ہجڑوں سے محبتوں کی پینگیں بڑھانے لگیں تو خاندانوں کے ماتھوں پر داغداری کی سندیں لکھیں جاتیں ہیں جو چاہ کر بھی مٹ نہیں پاتیں۔۔۔۔ انھوں نے اسے اس کی جگہ روکتے کہا تھا۔۔۔

مجھے معاف کر دیں پھوپھو یہ سب بے اختیاری تھا مجھے نہیں پتہ کب کیسے یہ محبت ہو گئی اس نے انسو پونچھتے کہا تھا----

فاحا خدا کا واسطہ ہے مت دھکیلوں اس خاندان کی برسوں پرانی عزت کو خواریوں میں حائسم سے نکاح کر لو انھوں نے اب کی بار آخری بار التجا کی تھی---

یہ نہیں ہو سکتا پھوپھو میرے بس میں نہیں ہے مجھے معاف---

ٹھیک ہے جو چاہیے ہو گا بازار سے خرید لینا پراپرٹی کے تمہارے حصے کے پیپر بنوانے کے لیے بول دیا ہے وکیل کو میں نہیں چاہتی تمہارا کوئی بھی حق رکھیں ہم باقی میں تمہیں کبھی بھی خوش رہنے کی دعا نہیں دے سکتی یہ میرے بھی اختیار میں نہیں ہے----

وہ سخت لہجے میں کہتیں باہر کی طرف چلیں گئیں تھیں--- اور وہ ہاتھوں میں منہ چھپائے بلک بلک کر رونے لگی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ارے واہ آج تو ہمارے گھر میں چاند سورج ستارے سیارے سب کا نور جگمگا رہا ہے--- ایحاب نے ذوئیشہ کو اپنے کمرے میں اتے دیکھتے کہا تھا----

کیا ہوا ایوری تنگ اوکے--- اس کی سرخ ناک سوجھے پپوٹوں کو دیکھتے پوچھا تھا----

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے--- وہ بہت تکلیف میں ہے ایحاب بھائی میں نہیں جانتی وہ کہاں ہے اسے ڈھونڈ لائیں اسے اپنا بنا لیں وہ بہت معصوم ہے زمانہ کھا لے گا اسے--- اس نے ہاتھ جوڑ کر ہچکیوں سے روتے کہا تھا----

واٹ کیا کہہ رہی ہو تم ذوئیشہ کیوں پریشان کر رہی ہو پلیز بتاؤ کیا ہوا ہے میرا دل ڈوب رہا ہے--- پلیز منتہا ٹھیک تو ہے ناں--- بے قرار لہجے میں کسی انہونی کے خدشے سے ڈرتے پوچھا تھا----

نہیں ہے وہ ٹھیک معزم حسین نے اسے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔ وہ جیتے جی مر گئی ہے۔۔۔۔

ہچکیوں سے روتے کہا تھا۔۔۔۔

ذوشی پلیز کچھ برا نہیں سن سکوں گا اب تک اس کی ایک جھلک کی امید دل کو دلائے زندہ ہوں مجھ میں سکت نہیں ہے کسی انہونے واقعے کو سننے کو۔۔۔ وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔

سننا ہو گا آپ کو بھائی سنیں گے تو اسے لائیں گے اپنے اعصاب کو مضبوط کریں کے اس وقت اسے آپ کی بے حد ضرورت ہیں سنیں کے جس دن اس کو نکاح نامے پر دستخط کرتا چھوڑ کر اپنی محبت کی لاش کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر آپ وہاں سے نکلے تھے اس کے بعد کیا ہوا تھا۔۔۔ کیسے وہ بھی زندہ لاش بن گئی تھی۔۔۔ کیسے اس کی عزت کی دھجیاں اڑائیں گئیں ہیں اس دن جب اس کی رخصتی ہوئی معزم حسین کے ساتھ اس کے بعد ایحاب بھائی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ساری بات ہچکیوں کے وقفے لے لے کر ایحاب کو سنائی تھی۔۔۔ اور یہ ساری داستان صرف اس نے ہی نہیں بلکہ ایحاب کے دروازے کے باہر کھڑے ارسم نے

بھی سنی تھی۔۔۔۔ جس کی جان ہچکیوں سے رو رہی تھی پاگل ہو رہی تھی اپنی دوست کے غم میں اور اسے کب گوارا تھا کے وہ سوگوار رہے اس کے دیئے غم کے علاوہ کسی اور کے غم میں۔۔۔۔ جب ہی ماتھے پر بل آئے تھے اس کے لرزتے نوخیز سراپے کو دیکھتے۔۔۔۔ اور مٹھیاں بھینچیں تھیں۔۔۔۔

کیا اتنا سب کچھ ہو گیا اسی لیے اسی لیے ذوشی وہ ہر لمحہ میرے خواب میں آہ کر مجھ سے مدد مانگتی تھی ہر لمحہ مجھے پکارتی تھی کہتی تھی اسحاب مجھے بچا لیں۔۔۔ اور میں میں بس اسے جدائی کا نام دے کر سینے سے لگائے بیٹھا رہا جبکہ وہ تو ایک نہیں کتنی قیامتوں کو جھیل گئی میری معصوم محبت پر کیا کیا نہیں گزرا اور میں اسے اس بھنور میں چھوڑ کر وہاں سے نکل آیا اپنے غم کو دل سے لگائے جیتا مرتا رہا جبکہ وہ تو جیتے جی مر گئی ہے۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ کیسے سمیٹوں گا اسے میں کیسے ڈھونڈوں گا اسے میں کچھ ہو گیا اسے تو۔۔۔۔ کیا اس ظالم دنیا میں اسے کوئی مضبوط سائبان ملا ہو گا۔۔۔۔

کتنے خدشات اس کے دل میں ابھرے تھے اور ان سارے خدشات نے اس کے دل کو ہولا دیا تھا۔۔۔ کہتے ہیں محبت ادھوری پر سکون نہیں آتا مگر ادھر تو اسکی محبت پل پل مری تھی

تکلیفیں سہہ کر قیامتیں اوڑھ کر کیا اسے سکون ملے گا کبھی جس پر سب کچھ بیتا تھا۔۔۔ کیسے اس نے اپنے کردار پر لوگوں کے طعنے تشنے برداشت کیے یوں گے کیسے اس نے اپنے ماں باپ کے جنازے دیکھے ہوں گے ان کو دور ہوتا دیکھا ہو گا خود سے اور پھر کیسے اس نے اپنے بھائی کے ساتھ اس دنیا کے سمندر میں غوط لگا کر جائے پناہ ڈھونڈی ہو گی۔۔۔۔ اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے لگیں تھیں۔۔۔۔

کتنی معصوم تھیں اس کی آنکھیں جنہیں پہلی بار جب اس نے دیکھا تھا تو دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

کیسے اس کی محنت نے اپنی معصوم آنکھوں سے قیامت دیکھی ہو گی۔۔۔۔ اس کے دل نے گواہی دی تھی کے اس کی تکلیف تو کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

ایحاب بھائی آپ مجھ سے وعدہ کریں پلیز وعدہ کریں مجھ سے کے آپ اسے لے آئیں گے زندہ سلامت اور اور اس معزم سے بدلہ لیں گے اسے نہیں چھوڑیں گے آپ وعدہ کریں مجھ سے۔۔۔ ذوئیشہ نے اس کے آگے ہاتھ کرتے ضدی لہجے میں روتے کہا تھا۔۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے ذوئیشہ منتہا ایحاب راندھاوا کے ایک ایک آنسو کا حساب دے گا وہ میں وعدہ کرتا ہوں کچھ دنوں تک پوری عزت کے ساتھ وہ یہاں میرے کمرے میں میری زندگی میں موجود ہو گی اور اس کے ہر دکھ کا مداوا ہو گا----

ایحاب نے پر عزم لہجے میں کہا تھا---

مجھ سے وعدہ کریں ایحاب بھائی آپ یوں رو کر خود کو کمزور نہیں کریں گے آپ کی منتہا کے دکھ آپ کی طاقت آپ کا جنون بنیں گے--- آپ نہیں روئیں گے کبھی بھی نہیں روئیں گے اس نے اپنے نرم ہاتھوں سے ایحاب کے آنسو صاف کرتے کہا تھا---- اور ارسم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی یہ سن کر وہ جو خود ہر وقت روندو اور کمزور بنی رہتی تھی وہ آج اسے مضبوط بننے کو کہہ رہی تھی اس کو نا رونے کا کہہ رہی تھی---

انٹرسٹنگ زلیش--- اس نے زیر لب کہا تھا---

میں وعدہ کرتا ہوں ذوشی یہ آنسو اب اس کے دکھ چن کر بہیں گے--- اور یہ وعدہ ہے تم سے تمہارے بھائی کا منتہا صحیح سلامت بہت جلد تمہارے پاس ہو گی--- اس نے تسلی دیتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا----

شکریہ اںحاب بھائی میری دعائیں آپ کے ساتھ تھیں ہیں اور ہمیشہ رہیں گیں اللہ پاک منتہا اور شیری کا حامی و ناصر ہو اور اللہ پاک آپ کو فتح دیں آمین--- دل سے دعا دیتے وہ اس کے کمرے سے نکلی تھی--- بہت دیر ہو گئی تھی اسے اور اب اسے جلد سے جلد گھر جانا تھا--- مگر جیسے ہی اس کے روم سے نکلی تھی سامنے کھڑے ارسم کو دیکھ کر اس کی جان فنا ہوئی تھی جسم مزید کانپنے لگا تھا اور رنگ پیلا پڑا تھا منٹوں میں----اتنا خوف تھا کے اس کو اگنور کر کے آگے بھی نہیں بڑھ پا رہی تھی---- مگر اگلے ہی لمحے خود کو مضبوط کرتے قدم اٹھایا ہی تھا کے اپنی کلائی کو اس کی مضبوط گرفت میں پایا تھا----

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی یا کلائی چھڑواتی اپنی بجلی کی تیزی کی طرح وہ اسے لیے اپنے کمرے میں گھسا تھا اور روم کو لاک کیا تھا---

پ۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز م۔۔۔ مجھ۔۔۔مجھے جانیں دیں۔۔۔ کانپتے وجود کی طرح اس کے لفظ بھی کانپے تھے۔۔۔

کیا ہوا میرا بے بی ڈر رہا ہے مجھ سے ابھی تو ایحاب کو سمجھایا جا رہا تھا کے مضبوط بننا ہے اور رونا نہیں ہے اور اب خود۔۔۔ انٹرسٹنگ زلیش ویری انٹرسٹنگ۔۔۔۔ اس کے کاندھوں پر اپنے مضبوط ہاتھوں کا بوجھ ڈالتے کہا تھا بلکل اس کے پیچھے کھڑے ہو کر۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ت۔۔۔تو آپ منتہا کو ایحاب بھائی سے ملنے نہیں دیں گے۔۔۔ آنکھیں منٹوں میں پانیوں سے بھریں تھیں اپنے ذہن کے مطابق اس نے اپنی ہی بات سوچی تھی کے شاید ارسم ان کی باتیں سن کر منتہا پر بھی ظلم ڈھائے گا اور اسے بھی نہیں ملنے دے گا ایحاب سے۔۔۔۔

ہمممم کہہ سکتی ہو جب تم کسی کے غم میں خود کو ہلکان کر سکتی ہو تو میں بھی کچھ بھی کر سکتا ہوں اس کی الگ ہی منطق پر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔۔

س----سم--- ا---اپ م--- مجھ پر غصہ کر لیں ظلم کر لیں م---مگر پلیز ایحاب بھائی بہت محبت کرتے ہیں منتہا سے اور وہ بہت دکھ میں ہے پلیز سم م--- میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ انہیں کچھ مت کہنا--- آپ جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گی پلیز ان دونوں کو کچھ مت کہنا--- اس کا دل تڑپا تھا ارسم کی بات پر جب ہی منت کی تھی اس سے----

پیار کرو گی مجھ سے---- اس کے کاندھوں سے اس کی شال اتار کر بیڈ پر پھینکی تھی اس نے پھر اس کا دوپٹہ اتار کر بھی پھینکا تھا--- گہری نظروں سے دیکھتے اس نے کہا تھا کے اسے جو ہلکے گلابی سوٹ میں سفید رنگت میں سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی پتلی بے داغ گردن گلابی ہونٹ اسے ہر لمحہ بہکا رہے تھے---

م---میرا دوپٹہ-----

ششششش ابھی تو تم نے کہا جو کہوں گا کرو گی تو چلو پیار کرو مجھے---- اس نے گھمبیر لہجے میں اس کے کان کے پاس جھکتے سرگوشی کی تھی کے وہ اس کے چوڑے سینے سے اپنی پشت لگتے دو قدم دور ہوئی تھی اس سے----

ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔۔۔ پاس ہوں ناں میں تو دور کیوں ہوئی۔۔۔ کڑے تیوروں سے اس کی کمر پر ہاتھ رکھے اپنی پوری گرفت سے جھکڑا تھا اسے۔۔۔۔

لا حولا و۔۔۔۔و۔۔۔لا۔۔۔ق۔۔۔ق۔۔۔۔و۔۔۔قوتا الہ۔۔۔ بلا۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔ کیا پڑھ رہی ہو یہ۔۔۔ اسے زیر لب پڑھتے دیکھ اس کے ماتھے پر بل آئے تھے۔۔

فوں۔۔۔۔فوں۔۔۔۔فوں۔۔۔۔فوں۔۔۔۔

واٹ نونسینس کیا کر رہی یو پاگل لڑکی یہ۔۔۔۔ ارسم کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔۔ جو اباس پر پھونکیں مار رہی تھی۔۔۔

مم۔۔۔م۔مجھے پتہ ہے آپ انسان نہیں ہیں اپ خ۔۔۔۔خون پیتے ہیں۔۔۔ کوئی کوئی جناتی مخلوق ہیں آپ م۔۔۔مجھے چھوڑ دیں پلیز میں کسی کو نہیں بتاؤ گی کے آپ جن ہیں۔۔۔ روتے

ہوئے کمر پر ہاتھ رکھے اس کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔۔ اور اس کے غصے کو مزید ہوا دے گئی تھی۔۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کے کوئی لڑکی اتنی ہمت کر گئی تھی کے وہ ارسم سلطان چوہدری کو جن کہہ گئی تھی وہ بھی اس کی پناہوں میں آہ کر۔۔۔۔ اور اس پر آیت کا ورد کر کے پھونکیں بھی مار گئی تھی اپنی حفاظت کے لیے۔۔۔۔

تم۔۔۔اپنے دماغ کا کم استعمال کیا کرو ورنہ گردن چٹخا دوں گا تمہاری ریڈیکلس۔۔۔ جن ہو گا تمہارا وہ دو ٹکے کا بیربل۔۔۔ اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔نہیں سم مجھے اس کے پاس نہیں جانا پلیز مجھے بچا لیں پلیز۔۔۔ اس کا نام سنتے خوف سے تھر تھر کانپنے لگی تھی وہ اور منٹ سے پہلے پوری شدت سے اس کے گلے لگ کر پیچھے سے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں مضبوطی سے جھکڑا تھا جیسے بیربل ابھی اسے وہاں سے لے جائے گا۔۔۔

زیش کوئی نہیں ہے یہاں میں ہوں بس آر یو او کے۔۔۔۔ اس کے روتے میں مزید روانگی دیکھ اور اپنی پناہوں میں مضبوطی سے خود کو پکڑے دیکھ اسے وہ پریشان ہوا تھا اس کی حالت پر۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں وہ کہیں بھی کب۔۔۔ کبھی بھی آہ جاتا ہے میری نیک پر ہرٹ کرتا ہے لیپس۔۔۔۔۔

واٹ دماغ سیٹ ہے تمہارا کیا بکواس کر رہی ہو وہ تمہیں کس کرتا ہے۔۔۔۔ اس کے منہ سے لیپس کا نام سن کر اس کے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑتے اس نے دہشت سے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں میں کہہ رہی ہوں کے وہ۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ تمہارا بندوبست دو دن بعد ایسا کروں گا کے یاد رکھو گی تم۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات کاٹ گیا تھا اور آندھی طوفان بنا اس کے بالوں کو جڑ سے پکڑے کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

وہ بتانا چاہتی تھی کے وہ اس کی گردن پر اپنا نام لکھ کر ہرٹ کرتا ہے اور پھر اسکے لپس پر گندی نظر رکھتا ہے مگر وہ کیا سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

پلیز سم چھوڑیں مجھے ہرٹ ہو رہا ہے۔۔۔ اس نے دہائی دی تھی۔۔۔۔

تمہاری بکواس سن کر میں جو اندر تک بھسم ہوا ہوں اس کا کیا۔۔۔ کرخت لہجے میں بولا تھا وہ اور بالوں پر گرفت ابھی بھی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔میرا کہنے کا مطلب تھا کے وہ گندی نظر رکھتا ہے میرے لپس پر میرے وجود پر۔۔۔ ماما بابا کی قسم میں نے آج تک اسے کس نہیں کرنے دیا۔۔۔ وہ روتے ہوئے صفائیاں دینے لگی تھی۔۔۔۔

اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی اس کی بات سن کر ایسے جیسے جسم پر کسی نے ٹھنڈی پھوار ماری ہو۔۔۔

جھٹکے سے کھینچتے اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے لایا تھا وہ۔۔۔۔

دو دن مزید خود کی اسی طرح حفاظت کر لو پھر میں خود کر لوں گا تمہارا جو بھی کرنا ہوا مگر تب تک خود کو خوشبوؤں میں سما کر آنا۔۔۔۔

اس کے نازک وجود کو دیکھتے بھاری گھمبیر لہجے میں اسکی گردن کے پاس جھکتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر ڈریسنگ پر پڑا پرفیوم اٹھایا تھا۔۔۔۔اور کھول کر اس کی گردن کے پاس لایا تھا۔۔۔ جب کے دوسرے ہاتھ کی دو انگلیاں گردن کی پچھلی سائیڈ سے لاتے آہستہ آہستہ اس پر کبھی زی لکھتا تو کبھی اے اور وہ کان سے ہوتی اس کی انگلیوں کی گردن پر حرکت سے خود میں سمٹ رہی تھی اور پھر جان لیوا لمس اس کے پورے جسم میں سنسناہٹ پیدا کر رہا تھا۔۔۔ غیر ارادی

طور پر پل بھر میں پیچھے مڑے اس نے اس کے سینے میں منہ چھپا کر روانگی سے رونا شروع کیا تھا۔۔۔۔

کب سے رو رہی ہو۔۔۔ بور نہیں ہوتی تم۔۔۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے خود میں سموتے گردن سے بال ہٹاتے اس کے سر کے بالوں پر لب رکھتے خوشبو اپنے نتھنوں میں کھینچتے سکون محسوس کرتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

پلیز سم۔۔۔م۔۔۔مجھے پرفیوم سے الرجک ہے فلو ہو جاتا ہے دور کریں اسے مجھ سے۔۔۔ روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ میں پرفیوم نہیں کرتا تم پر تم۔ایسا کرو بٹن کھولو میری شرٹ کے۔۔۔۔ اس کو خود سے الگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔ سنتے ہی اس کی ٹانگوں سے جان نکلی تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کھولو نا جان تمہارا حسن اور یہ قربت محسوس کر کے مجھ سے اب مزید برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔۔ کھولو۔۔۔۔

دو دن بعد بھی تو یہ سب ہونا ہے تو آج کیوں نہیں۔۔۔اس کا کانپتا ہاتھ شرٹ پر رکھتے اس کے کان پر اپنی ناک رب کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے اس سے دور ہوتے اپنے دوپٹے کو دیکھتے کہا تھا کے وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

کھولو۔۔۔ اس کے ہاتھ سے دوپٹہ پرے پھینکتے غراتے کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر دوبارہ اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے لیے کھڑا تھا۔۔۔۔

کھولو۔۔ پھر سے کہا تھا۔۔۔ اب اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا بھرائی انکھوں سے منت کی تھی مگر سب بے سود تھا۔۔۔۔ وہ ٹلنے والا نہیں تھا۔۔۔۔

جب ہی اس نے کانپتی انگلیوں سے پہلا بٹن کھولا تھا پھر دوسرا۔۔۔ تیسرے بٹن پر ہاتھ رکھا تھا کے۔۔۔۔

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کرلبوں سے لگایا تھا۔۔۔۔ اور پھر دوسرے ہاتھ میں پرفیوم کی بوتل تھمائی تھی۔۔۔

سپرے اٹ۔۔۔ اپنی گردن کی طرف اشارہ کرتے اسے سپرے کرنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے اس کی گردن پر ایک ٹرانس کی کیفیت میں سپرے کیا تھا۔۔۔۔

تب ہی وہ ہولے سے مسکراتا اس کے ماتھے پر لب رکھتا پیچھے ہوا تھا اور پھر اپنی نم گردن پر انگلی رکھتے وہاں سے پرفیوم کی نمی اپنی انگلیوں پر لاتے وہ انگلیاں زوشی کی گردن پر پھیری تھیں۔۔۔۔

پریکٹس کر لو یہ سب کرنے کی یہ مت سمجھنا میں کوئی دعایت برتوں گا آج بڑی مشکل سے خود پر پہرے بٹھائے ہیں کوشش کرنا اب کے نکاح سے پہلے میرے سامنے نا آنا ورنہ میں حدود بھول جاؤ گا۔۔۔۔ اس کی کمر پر انگلی سے ویوز بناتے کان کے پاس گہرا سانس چھوڑتے سرگوشی کرتے وہ دور ہوا تھا اس سے اور کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

پیچھے وہ پتھر کا بت بنی اس کے ہر لمس پر جان نکلتی محسوس ہوتی لرز رہی تھی۔۔۔۔ کیسا دھوپ چھاؤں سا تھا وہ پل میں جنونی اور پل میں رحمدل محبتیں لٹانے والا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

چھوڑوں مجھے غلط کر رہے ہو تم سب یہ ہاتھ کھولو میرے مومن چلایا تھا۔۔۔۔

جب تک بوس نہیں آتے ہم ایسا کچھ نہیں کر سکتے اس کے رسیوں مجں جھکڑے وجود کو دیکھتے کہا تھا سامنے موجود شخص نے۔۔۔۔

بوس آئیں گے تو کھول دیں گے تب تک اپنی زبان کا استعمال کم کرو ورنہ وہ حال کروں گا کے اپنی تکلیف پر رو بھی نہیں سکو گے۔۔۔۔ کڈنیپر نے اس کے پیٹ پر لات رسید کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اہہ آہ دیکھ لوں گا ایک ایک کو کیا سمجھا کیا ہوا ہے تم سب نے مجھے۔۔۔۔ اس نے درد برداشت کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں دیکھ لینا اچھے سے فی الحال پکا مت مفتے کا دماغ خالی کر رہا ہے۔۔۔۔ ابے او ٹینگے ڈال رومال اس کے منہ میں اور کر بولتی بند اس کی سالہ چھبڑ چھبڑ فوکٹ میں بھیجا سٹکا رہا ہے۔۔۔۔ اس نے بیزاریت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ٹینگے نے آگے بڑھ کر اس کے منہ میں رومال ٹھونسائی تھی اور پھر ٹیپ لگا کر منہ بند کر دیا تھا اور ہاتھ جھاڑتا ہوا وہاں سے اپنے بوس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

ٹینگے فون لگا ارسم صاحب کو اور بول کام ہو گیا ہے آہ کر مل لیں اپنے اس نئے مہمان سے۔۔۔ ٹینگے کے بوس نے فلک شگاف قہقہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاہاہاہاہا ہاہاہاہاہاہا ہاہاہاہاہاہا---- وہ پاگلوں کی طرح ہنستے جا رہی تھی پیٹ پکڑے دوہری ہو رہی تھی---- اور وہ دھاڑیں مار مار رو رہی تھی---- اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا جو سنا تھا وہ سچ تھا یا کچھ اور تھا----

شٹ اپ چپ کر جاؤ حمنہ میں منہ توڑ دوں گی تمہارا مار ڈالوں گی تمہیں منہ بند کرو اپنا آئی سوئیر اگر تم نے ہنسنا بند نہیں کیا تو آئی ول کیل یو----

وہ حلق کے بل چیخی تھی اس پر----

ہاہاہاہاہا کیا مجھے مار دینے سے ارسم کی مایوں ٹل جائے گی یا پھر دو دن بعد ہونے والا اس کا نکاح----

ہاہاہاہاہاہا---- آج مجھے شدت سے وہ سونگ یاد آہ رہا ہے---- یار تیرے سب ناچ رہے تیری سج کے چلی بارات تیرے میں صدقے جاواں---- ہاہاہاہاہا----

تم بھی اچھی اور پیاری بہنوں کی طرح اس پر صدقے واری جانا وہ کیا کہتے ہیں اس رسم کو ہاں واگ پکڑنا اور اس کو امام ضامن بھی باندھنا---- تاکہ تم جیسی بلا سے وہ دور رہے----

ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے کہا تھا اس نے----

تو تم کس خوشی میں خوش ہو رہی ہو---- تم بھی تو یہی سب کرو گے اگر ارسم کی مایوں ہے تو ارحام کی بھی تو ہے---- ذیشم نے تنفر سے کہا تھا----

بلکل ہے میں نے کب انکار کیا مگر کیا ہے ناں میں نے تو کب سے اس دل پر پتھر رکھ کر قبول کر لیا ہے اس کا نکاح بس مجھے تو یہ رخصتی نہیں قبولنی اور نا ہی کبھی قبولوں گی-----

اس نے ٹھوس دار لہجے میں کہا تھا----

کیا کرنے والی ہو تم اس رخصتی کو روکنے کے لیے---- ذیمنہ نے اس بار اسے گہری نظروں سے دیکھتے اور کھوجتے کہا تھا----

تم سے مطلب جو مرضی کروں فی الحال تم اپنی فکر کرو اس نے کندھے اچکاتے خود کو ریلیکس کرتے کہا تھا----

تم دل سے خوش ہو میری بربادی پر اس کا لہجہ نرم ہوا تھا----

ناں ناں ذیمنہ بی بی مجھے ایموشنلی بلیک میل کرنے کی کوشش مت کرنا تم کیا کہہ رہی تھیں کے ارسم کو کچھ ہوا تو تم مجھے مار دو گی تو اب سنبھالو اپنے ارسم کو جس کے بل پر اتنا اترا رہی تھی اس نے تو تمہیں وہ کیا کہتے ہیں دودھ میں مکھی کی طرح نکال کر ٹھس کر کے باہر پھینک دیا---- چچچچچچ-----

اس نے زہریلے کاٹ دار لہجے میں کہا تھا----

پلیز حمنہ کچھ کرو میں مر جاؤ گی پلیز خدا کا واسطہ میری جان نکل رہی ہے----- اس نے منت کی تھی---

Urdu Novels Ghar

کیا تم مجھ سے کچھ کہہ رہی ہو۔۔۔ اس نے نفرت سے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سو تم وہ مثال پیدا کر رہی جو جس میں وہ کیا کہتے ہیں کے ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے تم وہ کر رہی ہو۔۔۔۔ تو ایک بات میں تمہیں صاف اور سیدھے لفظوں میں بتادوں اگر تم ایسا کچھ سوچ رہی یو تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا اس سب خرافات کو اپنے دماغ سے نکال دو۔۔۔۔

اس نے تنبیہہ کی تھی ۔۔۔۔

پلیز حمنہ میں کہاں جاؤ کس سے مدد مانگوں پلیز۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

یہ سب کچھ تمہیں اس دن پاپا کے سامنے منہ کھولنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا تمہیں یاد ہے تم نے کیا حشر کیا تھا میرا۔۔۔۔ خود پر آئی ہے تو گڑگڑانے لگی ہو میرے تلوے چاٹنے لگی ہو اب کہاں گیئں وہ نصیحتیں جو تم مجھے دیتی تھیں کے ایشال ہی ارحام کا مقدر ہے پلیز بھول جاؤ اسے اب اس کا نکاح ہونے والا خوش رہنے دو ان کو یہ وہ اور بہت کچھ اب تم بھی پلیز ان دونوں کو خوش رہنے دو ناں کیوں گھس رہی ہو ان میں۔۔۔ اس نے آرام سکون سے طنز کے نشتر برسائے تھے اس پر۔۔۔۔

حمنہ میں تمہارا خون ہوں بہن ہوں تمہاری تمہیں ترس نہیں آہ رہا مجھ پر میری حالت پر رحم کھاو۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں آیا تھا مجھ پر ترس جب ارسم کو ڈیفینڈ کرتے ہوئے تمہیں نے مجھے اپنے خون کو مارنے کی دھمکی دی تھی تب کہاں تھی میں یا تمہارا یہ سو کولڈ خون والا ڈائلاگ۔۔۔۔

اصل میں اب تم کو ضرورت ہے میری اور تم۔میرا استعمال کرنا چاہتی ہو۔۔۔ وہ کوئی موقع نہیں چھوڑ رہی تھی بھگو بھگو کر ذلیل کر رہی تھی اسے۔۔۔۔

پلیز حمنہ بس آخری موقع دے دو مجھے تم جو جیسے کہو گی میں ویسے کروں گی بس ارسم کو کچھ نہیں ہونا چاہیے میں تمہارا ہر طرح سے ساتھ دوں گی اور تم میرا ساتھ دینا پلیز۔۔۔۔

اس نے مفاہمت کا راستہ نکالتے کہا تھا۔۔۔۔

ہممممم سوچا جا سکتا ہے مگر جتنی ارسم نے میری توہین کی ہے میں اس کو بخشنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔ اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم اسے ذلیل کر دینا سزا دلوا دینا مار پڑوا دینا مگر جان سے مت مارنا واحد خوشی ہے وہ میری اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممممم یہ ٹھیک ہے بدلہ تو میں لے کر رہوں گی اس سے مگر میں تم پر اعتبار کیوں کروں وجہ۔۔۔۔ اس نے انگلی لب پر رکھ کر بجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایک آخری بار اعتبار کر لو پھر کبھی مت کرنا اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے بٹ لاسٹ ٹائم ٹرسٹ کر رہی ہوں احسان جتلانے والے انداز میں کہا تھا۔۔۔

تھینکیو حمنہ ذیہنم نے خوشی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

بس پھر ٹھیک ہے جیسے جیسے میں کہتی جاؤ گی تم بس ویسے ویسے کرنا پھر دیکھنا خس کم جہاں پاک ٹرسٹ می وہ دونوں کسی پکے بیر کی طرح ہماری جھولی میں آہ کر گریں گے۔۔۔۔ اس نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

چلو اب تیار ہو جاؤ پہلے ہمیں مایوں میں جا کر ساری اندر کی خبریں نکلوانی ہیں اور پھر جیسے جیسے میں کہوں گی ویسے ویسے کرتی جانا اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے ڈن اینڈ لو یو تھینکیو۔۔۔۔ اس کے گلے لگتے ذیہنم نے خوشی سے کہا تھا۔۔۔۔ بدلے میں وہ بھی مسکرا دی تھی کیونکہ جو وہ کرنے جا رہی تھی اس کے لیے بھی اس کو کسی نا کسی کی ضرورت پڑنے والی ہی تھی اور اب جب ذیہنم خود اسے اوفر دے رہی تھی تو وہ کیسے اس گولڈن چانس کو چھوڑتی۔۔۔۔۔ اس لیے بنا دیر کیے ہامی بھر دی تھی اسے تھوڑی باتیں سنا کر۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

فاحا ماما کہہ رہیں ہیں کے ریڈی ہو جاؤ تم بھی ان کے آنے تک۔۔۔ وہ ذوئیشہ کی طرف گئیں ہیں اس کی مایوں کا ڈریس لے کر۔۔۔۔ اس نے اپنا ڈریس بیڈ پر رکھتے کہا تھا اور فاحا کی سوجھی آنکھوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ ڈریس۔۔۔۔ اس نے ایشال کا ڈریس دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ارحام کی ماما دے کر گئیں ہیں اس نے اپنے ڈریس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم پریشان کیوں ہو فاحا اب تو جیسے تم کہہ رہی تھی سب کچھ ویسے ہی ہو رہا ہے ناں اب کس بات کی تینشن ہو تمہیں۔۔۔۔ اس نے اس کی سوجھی آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھ سے مومن کی لائی گئی ڈریس جل گئی ہے اور میرے پاس یہ ڈریس پہلے سے پڑی تھی مگر مجھے ڈر لگ رہا ہے مومن مجھے کسی اور ڈریس میں دیکھ کر غصہ نا ہوں۔۔۔ اس نے اس ڈریس کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا جو حائسم اسے دے کر گیا تھا۔۔۔۔

تو کیا پرابلم ہے یار اگر وہ تم سے محبت کرتے ہیں تو تم کیوں ڈر رہی ہو اس سے آئی تنک اسے سمجھنا چاہیے ایسے تھوڑی ہوتا ہے محبت میں۔۔۔ مجھے اور ارحام کو دیکھ لو سوائے رومان کے ہمارے رشتے میں آنے کے ہم مکمل ہیں کبھی اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو لیکر میری روح فنا نہیں ہوئی جیسے تمہاری ہو رہی ہے۔۔۔۔ اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم تم خوش ہو ناں ایشو سچ میں ارحام بھائی بہت اچھے ہیں تم ایک بار سچے دل سے اس رشتے کو نبھانے کی کوشش کرنا۔۔۔ فاحا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں میں دل سے نہیں نبھا سکتی یہ سب ہاں میں خوش بھی نہیں ہوں مگر میں یہ جانتی ہوں کے میں جتنے بھی ہاتھ پاؤں مار لوں جانا مجھے ارحام کے پاس ہی ہے بس قسمت کے اس لکھے کو قبول کر لیا ہے میں نے۔۔۔۔ اس نے پھیکی ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔

اللہ تمہارے دل میں ارحام کی محبت ڈال دیں آمین اس نے دل سے دعا دی تھی۔۔۔

فاحا ایک بات پوچھوں۔۔۔۔ ایشال نے گہرا سانس لیتے کہا تھا۔۔۔۔

میں جانتی ہوں کے یہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے مگر ایک بڑی بہن ہونے کے ناطے میں یہ پوچھنا چاہوں گی کے ایز کمپیئر ٹو حاشم اینڈ مومن کس بات کی کمی تھی حاشم میں مومن سے لاکھ درجے پرفیکٹ ہے مگر پھر بھی تم نے اسے چھوڑ کر ایک ایسے انسان کو چنا جو تمہیں زندگی کی کوئی خوشی نہیں دے سکتا۔۔۔۔

اس نے اسے کریدنے والے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

دل کی بات ہے سب ایشو کسی پر بھی اہ سکتا ہے ویسے بھی میں نے دل سے قبول کیا ہے مومن کی خامیوں کو۔۔۔۔اچھائیوں کو۔۔۔۔ خیر تم چینج کر لو۔۔۔۔

میں بھی کر لیتی ہوں۔۔۔۔ اس نے بات کو بدلتے کہا تھا۔۔۔۔

اور ایشال نے بھی زیادہ زور دینا مناسب نہیں سمجھا اپنے کپڑے لیے وہ چینج کرنے چلی گئی تھی----

اس نے موبائل اٹھا کر کال کی تھی اب کی بار پھر مومن کال رسیو نہیں کر رہا تھا نا ہی کسی میسج کا جواب دے رہا تھا----

اس نے تنگ آہ کر موبائل بیڈ پر پٹخا تھا-----

ویسے مومن کے گھر سے کون کون آہ رہا ہے ایشال نے باہر نکلتے پوچھا تھا----

ہے کون ان کے گھر ایک وہ خود دوسرے اس کے پاپا دونوں ہی آئیں گے---- اس نے بتاتے حاسم کا لایا ہوا جوڑا اٹھایا تھا اور واش روم میں گھسی تھی-----

وہ جی ایشو بی بی بیوٹیشن آہ گئی ہے---- دروازے پر ہونے والی دستک پر باہر کھڑی ملازمہ نے بتایا تھا----

ٹھیک ہے بھیج دو اسے---- ایشال نے اندر سے آواز لگائی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ آج صبح سے بھوکی تھی پنکی نے اس کو صبح سے کچھ بھی کھانے پینے نہیں دیا تھا---- کل سے اسے ویسے ہی بخار تھا اور بخار کی شدت سے اس کا سارا جسم درد کر رہا تھا----

سارہ اور مسٹر ہشام صبح سے افیشل میٹینگز پر کراچی گئے ہوئے تھے اور ان کی واپسی رات گئے تک ہی ممکن تھی۔۔۔۔اور پیچھے وہ نوکروں اور پنکی کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔۔

نوکروں کو پنکی نے صاف لہجے میں وارن کیا ہوا تھا کے جس نے منتہا کو کھانا دیا وہ اپنے حشر کا خود ذمہ دار ہو گا۔۔۔۔

وہ سامنے بیٹھی مزے سے پیزا کھا رہی تھی اور وہ نیچے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ پیزا اس کا فیورٹ تھا اسے یاد تھا کے وہ ضد کر کے اپنے پاپا سے منگواتی تھی اور پھر شئیرنگ بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

جب کبھی وہ صبح سے بھوکی ہوتی اور ناراض ہوتی تو روحیل صاحب اسپیشلی اس کی ناراضگی دور کرنے کے لیے پیزا لاتے اور پھر اسے اپنے ہاتھوں سے کھلاتے۔۔۔۔

اس کی انکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔۔ ماں باپ کتنی بہاریں نچھاور کرتے ہیں ناں بچوں پر کاش آج وہ زندہ ہوتے تو وہ یہاں نا ہوتی ان کے پاس ہوتی اور ایسے ہی لاڈ اٹھوا رہی ہوتی جیسے پنکی کا بھائی اس کے لاڈ اٹھاتا ہے۔۔۔۔

اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی اپنے ماں باپ کو یاد کر کے۔۔۔ جنھوں نے کبھی اسے بھوکے پیٹ سونے نہیں دیا تھا۔۔۔ اود اب تو وہ ایک ٹائم ہی کھاتی تھی وہ بھی ٹھیک سے

نہیں اور آج تو بخار کی شدت سے نڈھال ہوئی بھوک کے مارے کھانے کو ترس رہی تھی۔۔۔۔
سر دکھ رہا تھا بھوکے رہنے کی وجہ سے نا جسم میں طاقت تھی۔۔۔۔
اسے یاد تھا جب کبھی اسے بخار ہوتا تو اس کی ماں کتنے دن اس سے کوئی کام نہیں کرواتی تھی۔۔۔ اور تو اور جب تک بخار نا اترتا باتھ روم تک اس کو خود لے کر جاتی تھی دباتی تھی وقت پر دوائی دینا سنبھالنا فروٹس کھلانا جوس دینا تاکہ وہ جلد سے جلد بھلی چنگی ہو جائے۔۔۔۔ اور اب۔۔۔۔
مما پاپا کاش میں مر جاتی اس دن آپ کی جگہ اس نے سوچتے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی دبائی تھی کیونکہ پنکی کو اس کا ہچکیوں سے رونا پسند نہیں تھا۔۔۔۔
کیوں کرتے ہیں ماں باپ اتنے لاڈ جب چھوڑ کر ہی جانا ہوتا ہے۔۔۔۔ اور پھر جب ایسے لاڈلے رلتے ہیں تو پھر جیتے جی مر جاتے ہیں۔۔۔۔ اس نے چکراتے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے روتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔۔
ارے کیوں رو رہی ہے۔۔۔۔ اوہ اچھا بخار ہے نا تجھے اور بھوکی بھی ہے اس لیے رو رہی ہے۔۔۔۔پنکی نے اس کے لرزتے وجود کو اور نم آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔
پیزا کھانے گی۔۔۔پتہ نہیں کس خیال کے تحت اس نے پوچھا تھا اس سے۔۔۔۔۔
ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔ اس نے فوراً سے پہلے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

اٹھ اور چار بار سر مار اپنا اس دیوار کے ساتھ جلدی کر اس نے نیا فرمان جاری کیا تھا۔۔۔۔

نہیں پنکی دیکھو پلیز میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ م۔۔۔۔میں۔۔۔ تم سے کھانا نہیں مانگو گی پلیز مت کرو ایسے اس نے ہاتھ جوڑے تھے روتے ہوئے۔۔۔۔

تو جانتی ہے مجھے ناں نہیں پسند ادھر میں چار گنوں ادھر تیرا سر چار بار دیوار سے ٹکرائے ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ چل شروع ہو جا۔۔۔ ایک۔۔۔۔ اس نے کہتے ہی گنتی شروع کی تھی ہنستے ہوئے۔۔۔۔

اور پھر اس کے گنتی سٹارٹ ہوتے ہی منتہا نے چار بار اپنا سر زور زور سے دیوار پو مارا تھا کے بری طرح سے خون ابلا تھا۔۔۔اس کے سر سے اور چکراتے سر کو تھامے وہ زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔

یہ لے اب کھا ہاہاہاہا۔۔۔۔ اپنے کھائے ہوئے پیزے کے ہر آدھے ٹکڑے کو اس کے آگے بیٹھے بیٹھے ہی پھینکا تھا بلکل ویسے ہی جیسے کسی۔ جانور کو کھانا ڈالتے ہیں یا شاید جانور کو بھی اس سے بہتر انداز میں کھانا ڈالتے ہوں گے۔۔۔۔ منتہا نے اپنے دوپٹے کو ماتھے پر رکھ کر خون کو دبایا تھا کے وہ باہر نا نکلے اور پھر ان تین آدھے ٹکڑوں کو دیکھا تھا جو پیزے کے کنارے تھے جو پنکی کے منہ سے لگ کر ٹکڑے ہوئے تھے۔۔۔ وہ منتہا روحیل جس کے ماں باپ نے اسے

کبھی جھوٹا نہیں کھلایا تھا آج وہ کانپتے ہاتھوں سے وہ ٹکڑے اٹھائے اپنی گود میں رکھے کھانے لگی تھی----

مجبوری اور بے بسی کی بھوک نے اسے مار دیا تھا--- ہر حلق سے اترتے نوالے پر وہ سو سو بار مر اور جی رہی تھی---- اور ہر سانس حلق میں ہی دب رہا تھا----

تو زندگی ایسے حلاتوں سے بھی ملواتی ہے جب جی تو رہے ہوتے ہیں مگر اندر سے مر چکے ہوتے ہیں ہم----

لیکن یہ میرے رب کا وعدہ ہے کے وہ صابرین کے ساتھ ہے----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کام ہو گیا ہے--- ارسم نے اصحاب کو بتایا تھا----

ہمممم گڈ یہ مسئلہ سولو ہوا مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے اگر مومن ہمارے پاس ہے تو کیا تم فاحا کے لیے حائسم کے رشتے کو ہاں----

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حائسم کسی صورت بھی نہیں میں نے سلمان انکل سے بات کر لی ہے آئی تنک فاحا کے لیے اسد ٹھیک رہے گا اور پھر دیکھا بھالا ہے ارحام کا کزن ہے بیسٹ رہے گا---- ارسم نے اصحاب کی بات کاٹتے کہا تھا----

حائسم میں کیا بُرائی ہے اصحاب نے پوچھا تھا---

کوئی نہیں بس میرا دل نہیں مانتا۔۔۔ ارسم نے دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ اب کرنا کیا ہے اگر اس کے باپ کو پتہ چل گیا تو اور کب تک رکھیں گے ہم اس کو اپنے پاس۔۔۔ ایحاب نے کہا تھا۔۔۔۔

چلتا ہے تو چلے پتہ مجھے پرواہ نہیں کسی کی میری بہن کو برباد کرنے چلا تھا پتہ نہیں کیسے وہ اس کی باتوں میں آہ گئی اسے کیا لگا تھا ارسم سلطان چوہدری کی بہن کوئی لاوارث ہے۔۔۔ ایسا سبق سکھاؤ گا کے یاد رکھے گا۔۔۔ فی الحال تو ان لوگوں سے کہا ہے اچھی خاصی سروس کریں اس کی پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

رہی بات شادی کی تو جو جیسے چل رہا ہے چلنے دو جب پھوپھو پوچھیں گیں تو ہم یہی کہیں گے کے مومن کی کال آئی تھی کہہ رہا تھا کچھ ایمرجنسی ہو گئی ہے اب وہ بارات پر ہی آئے گا۔۔۔ اور جب عین بارات کے موقعے پر بھی وہ نہیں آئے گا تو اپنی عزت کی بات رکھ کر ہم فاحا کا نکاح اسد سے کروا دیں گے اینڈ مجھے پورا یقین ہے وہ انکار نہیں کرے گی۔۔۔ ارسم نے اپنا پلان ایحاب کو بتاتے کہا تھا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔ ایحاب نے بھی ہامی بھری تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡،

Urdu Novels Ghar

ماشاءاللہ بہت بہت پیاری لگ رہی ہو---- مسز دراب نے دیکھتے ہی نظر اتاری تھی اس کی ڈارک گرین ٹخنوں تک آتی لمبی گھیردار فراک جس پر پورا گوٹھے کا کام ہوا تھا---- وہ نیچرل لائٹ میک اپ میں گلاب اور پیلے پھولوں کے بنے زیور میں ملبوس نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی---- مسز دراب نے کھڑے کھڑے اس کی نظر اتار دی تھی جانے کتنی بار----

دادو چلیں دیر ہو رہی بینکوئیٹ پہنچنا ہے وہ لوگ پہنچ چکے ہیں حائسم نے اندر آتے کہا تھا----

وہ سفید شلوار قمیض کاٹن کی پہنے کاندھوں پر بلیک شال ڈالے بکھرے بکھرے حلیے میں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہا تھا----

ماشاءاللہ آج تو میرا بچہ بہت پیارا لگ رہا ہے---- حائسم نے اس کی پیشانی پر لب رکھتے کہا تھا----

دادو کیا اتنے لوگوں میں جا کر بیٹھنا ضروری ہے---- ذوئیشہ نے انگلیاں چٹخاتے کہا تھا----

ضروری ہے دادو کی جان اور پھر وہاں ارسم بھی تو ہو گا کس بات کا ڈر ہے چلو اب----

انھوں نے اس کو گلے سے لگاتے کہا تھا اور پھر وہاں سے باہر آئے تھے گاڑی میں بیٹھنے کے لیے------اور کچھ دیر میں بینکوئیٹ کے سامنے تھے----

ذوئیشہ کو لے کر جب وہ ہال میں انٹر ہوئے تو۔۔۔ مسز راندھاوا نے اس کو پیار کرتے اسے برائیڈل روم میں بھجوا دیا تھا۔۔۔۔

اور پھر خود مسز دراب کو لیے اندرداخل ہوئی تھیں پورا ہال پیلے پھولوں کے امتیاز پر سجایا گیا تھا۔۔۔ یہ مہنگا ترین بینکیوئیٹ اپنی تزہین و ارائش میں اپنی مثال آپ تھا۔۔۔ الیٹ کلاس کے تمام لوگ موجود تھے وہاں ڈی جے کے لگائے گئے سونگز الگ سر بکھیر رہے تھے فضا میں۔۔۔۔

ایک سائیڈ پر بیٹھی حمنہ اور ذیہم کے تب منہ کھلے تھے جب ایک دم سے ڈی جے کے گانے شفل ہوئے تھے اور فضا میں ہوٹنگ کے نعرے گونجے تھے۔۔۔۔

میں رنگ شربتوں کا تو میٹھے گھاٹ کا پانی

مجھے خود میں گھول دے تو میرے یار بات بن جانی۔۔۔۔

وہ لائٹ سکائے شلوار قمیض میں کاندھوں پر وائٹ شال اوڑھے اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ رہا تھا جبکہ اس نے یلو شارٹ شرٹ اور اورنج شرارہ پہنا ہوا تھا اور گرین دوپٹہ لیے پھولوں کا زیور پہنے لائٹ میک اپ میں منہ پھولائے اس کا ہاتھ تھامے اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

ارحام کی شوخ نظریں اور کھکھلاتی ہنسی سب کو ہوٹنگ کرنے پر مجبور کر رہی تھی جبکہ ایشال کا پھولا منہ دیکھ کر ارحام کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔۔

منہ تو ٹھیک کر لو آگے کدو جیسا ہے اوپر سے اسے مزید پھلا لیتی ہو۔۔۔ ارحام نے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

اپنی خیریت چاہتے ہو ناں تو اپنی فضول گوئی کو مجھ سے دور رکھنا ورنہ منہ توڑ دوں گی تمہارا ڈئیر لیچڑ ہسبنڈ۔۔۔ اس نے بھی کہاں حساب رکھا تھا چہرے پر خفگی سجاتے ایک ایک لفظ چباتے کہا تھا۔۔۔۔

لیچڑ پن دیکھا ہی کب ہے تم نے میرا ڈئیر وائف آئی ایم شور سہن نہیں کر پاؤں گی میرے جذبات کی شدت کو آنکھ ونک کرتے شرارت سے گہرا سانس لیتے کہا تھا۔۔۔

اور ایشال کا دل کیا تھا ابھی کے ابھی اس کی گردن مڑوڑ دے۔۔۔۔

ارے ارے بس بعد میں باتیں کر لینا ابھی بیٹھو یہاں۔۔۔ مسز طارق نے ہنستے ہوئے ارحام کی ٹانگ کھینچتے کہا تھا۔۔۔ بہت خوش تھیں وہ آج ان کی بہو اور بیٹا لگ بھی تو اتنے خوبصورت رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔۔

پھوپھو ضروری ہے کیا ایسے جانا ایک ساتھ آپ اسے بٹھا آئیں میں بعد میں۔۔۔۔

بکواس مت کرو ارسم پکڑو ہاتھ اس کا محبت کرتے ہو تو ایکسپیٹ بھی کرو لوگوں کے سامنے مسز راندھاوا نے جھڑکتے ہوئے کہا تھا اسے۔۔۔

لو یہ کیا بات ہوئی لوگوں کے لیے تھوڑی محبت کی ہے میں نے۔۔۔۔ جو ایکسپیٹ کروں اسے پتہ ہے میں اس سے محبت کرتا یوں مجھے پتا ہے میری فیملی کو پتہ ہے لوگوں کو بتانا ضروری ہے کیا۔۔۔ اس نے بیزار لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ٹ ٹ۔۔۔۔ٹھیک ہی تو کہہ رہے ہیں یہ پھوپھو میں خود چلی جاتی ہوں۔۔۔ اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تھا اور ارسم اس کی ناک میں چمکتی نوز پن پر فدا ہوا تھا۔۔۔ وہ تو سمپل اس کو چاروں خانے چت کر دیتی تھی آج تو پھر بھر پور ہتھیاروں سے لیس تھی۔۔۔ اور وہ پل پل پگھل رہا تھا اس کے جان لیوا سراپے کو نہارتے۔۔۔۔

پھوپھو آپ چلیں ہم آتے ہیں۔۔۔ اس نے مسز راندھاوا کو کہا تھا۔۔۔

اوکے جلدی سے آہ جاؤ۔۔۔۔ مسز راندھاوا کہتے نکلیں تھیں وہاں سے۔۔۔۔

م۔۔۔م۔میں۔بھی چلتی۔۔۔۔ ہوں۔۔۔ ذوئیشہ بھی فراک سنبھالے آگے کو بڑھنے لگی تھی۔۔۔

کہاں۔۔۔ میں نے کہا جانے کو۔۔۔ ارسم نے گجرے سے بھرا اسکا نازک ہاتھ ہاتھ میں لیتے کہا تھا اور اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔۔س۔۔۔۔سم۔۔۔وہ م۔۔۔۔میں۔۔۔۔

ششششش ہکلایا مت کرو میرے سامنے۔۔۔ اب بتاؤ کیوں اتنی پیاری لگ رہی ہو جان لینی ہے کیا بندے کی۔۔۔۔ اس کے ہونٹ کے پاس انگوٹھا رب کرتے کہا تھا۔۔۔۔ اور اس کی آدھے سے زیادہ جان نکال گیا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔۔ سم۔۔۔ وہ میں مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔ آنکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔۔ جب کے منہ سے سسکی نکلی تھی اور آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔۔۔۔

خبردار جو آج ایک بھی آنسو نکلا تو صبح سے رو رو کے ہلکان کیا ہوا ہے خود کو۔۔۔ چلو کس کرو مجھے پھر چلیں۔۔۔۔ اس نے اپنی فرمائش کر کے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی کھسکا دی تھی۔۔۔۔

س۔۔۔ سم۔۔۔ یہ۔۔۔۔ اپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ اس نے گھبراتے ہوئے کہا تھا جیسے اس کو اس بات کی اس سے توقع ہی نا ہو۔۔۔

کیوں کیا غلط کہہ دیا چلو کس کرو۔۔۔ اس نے اس کی حالت اور گھبراہٹ سے محظوظ ہوتے کہا تھا۔۔۔ اور وہ اس کی بات پر خوف سے لرزتے اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ رہی تھی بلیک شلوار قمیض سوٹ پہنے اس پر بلیک شال لیے بالوں کو ماتھے پر بکھرائے ہلکی ہلکی داڑھی میں وہ مغرور خدوخال لیے کسی بھی لڑکی کے خوابوں کا شہزادہ ہو سکتا تھا جو اسے ملا تھا تحفے۔۔۔۔

نجانے کیوں مگر اس کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔ اس کے چہرے میں کھو کر۔۔۔۔

ہے تمہارا ہی ہوں۔۔۔ گھورنا بند کرو ناؤ کس می۔۔۔۔ اور اگر تم نہیں کر رہی تو میں کر لوں گا۔۔۔ اس کو خود میں کھوئے دیکھ کر اس کے چہرے کے پاس چٹکی بجاتے کہا تھا اس نے اور پھر اس کے دھڑکتے دل کی آواز سنتے اس کے چہرے کے قریب چہرہ لاتے ہونٹوں کے قریب ہونٹ لایا تھا۔۔۔ دونوں کے دل ایک ہی لے پر بری طرح دھڑکے تھے۔۔۔۔

ارسم نے اسکی خوف سے بند ہوتی آنکھوں اور کانپتے جسم کو دیکھتے افسوس سے سر ہلایا تھا اور اپنے جھلستے لب اس کی پیشانی پر رکھے تھے اور پھر باری باری دونوں آنکھوں پر۔۔۔۔ اس نے اس کے لمس کو خود میں اترتا محسوس کرتے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔ ارسم نے اس کے لبوں کو حسرت سے دیکھتے اپنے امڈتے جذبات کو قابو میں کرتے اس کو سیدھا کھڑا کیا تھا۔۔۔ اور پھر اس کی گردن کے پاس جھک کر ایک گہرا سانس کھینچتے خود کو کمپوز کرتے اس کا کانپتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے باہر نکلا تھا۔۔۔ سپاٹ لائٹ نے ان دونوں کو فوکس میں لیا۔۔۔۔

ہوٹنگ شروع ہوئی تھی۔۔۔۔ ایک شور تھا اردگرد اور گانے کے بول بھی چینج ہوئے تھے۔۔۔۔

آنکھیں کہتیں ہیں بیٹھے تو میرے رو برو

تجھ کو دیکھوں عبادت کرتا رہو۔۔۔

تیرے سجدوں میں دھڑکے دل یہ میرا

میری سانسوں میں چلتا ہے بس اک تو

عشق دا رنگ تیرے مکھڑے تے چھایا

جدوں دا میں تکیا چین نہیں آیا

کینا سونا تینوں رب نے دل کرے ویکھدا رہواں---

ذیمنہ کا اندر جھلس تھا ذوئیشہ کو دیکھ کر ----- وہاں موجود ہر شخص ان کے کپل کی تعریف کر رہا تھا--- اور کرتا بھی کیوں نا وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ حسین ہی اتنے لگ رہے تھے---

یہ تو وہ یونی والی نہیں جسے ارسم نے اس دن--- ذیمنہ نے یاد آنے پر کہا تھا حمنہ سے---

ہاں وہی ہے مگر پیاری لگ رہی ہے اس جلاد کے ساتھ ویسے یہ ارسم کتنا چھپا رستم نکلا اندر ہی اندر چکر بھی چلا لیا اور بتایا تک نہیں---

حمنہ نے ستائشی انداز میں کہا تھا---

میں گھر جا رہی ہوں--- ذیمنہ نے بھرائی انکھوں سے کہا تھا---

ارے رکو---- انفارمیشن تو لے لیں پھر چلتے ہیں حمنہ نے زبردستی اسے پاس بٹھاتے کہا تھا----

تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو جاؤ رسم کرو جا کر--- احباب نے پاس سے گزرتے کہا تھا---

ہاں آہ رہے ہیں حمنہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں کرنی رسم۔۔۔ تم کر آؤ ذینم نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

سکون سے بیٹھی رہو اور وہ دیکھو سامنے۔۔۔ حمنہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور پھر شاطرانہ لہجے میں مسکرائی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

واٹ ابدال یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔ ذینم نے غصے سے پوچھا ہے۔۔۔۔

تم بتاؤ مائی لو کیا کر رہا ہے یہ یہاں۔۔۔۔ حمنہ نے آنکھ مارتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کیوں کے تمہارے دماغ تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔ ذینم نے دبے دبے غصے میں کہا تھا۔۔۔۔

ایگزیکلی ڈیٹس وٹ آئی ایم سئینگ۔۔۔۔ اس نے آنکھ ونک کی تھی دوبارہ سے اور ابدال کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

تم مجھے بتاؤ گی حمنہ کیا کرنے والی ہو تم۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

بس دیکھتی جاؤ اور ہاں میری ہاں میں ہاں بھی ملاتی جانا۔۔۔۔ شاطرانہ لہجے میں کہا تھا اس نے۔۔۔۔ اور وہ سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

♡♡♡♡♡♡♡♡

فاحا سے پوچھو ارسم مومن کیوں نہیں آیا ابھی تک میں نے اس کو بھی اسٹیج پر بھجوانا ہے----

مسز راندھاوا نے کہا تھا----

وہ پھوپھو مومن کی کال آئی تھی ان کی فیملی میں کسی کی ڈیتھ ہو گئی ہے تو اس وجہ سے اب وہ نکاح والے دن ہی آئے گا--- آپ اس کو سب کے سامنے انٹروڈیوز ابھی مت کروائیں اور اگر آپ نے کروانا ہی ہے تو یہ کہہ دیں کے وہ باہر ہے--- ویسے مجھے پھوپھو اعتبار نہیں اس پر---- آگے آپ دیکھ لیں--- ارسم نے پری پلین بتاتے کہا تھا----

مگر ارسم---- اچھا ٹھیک ہے اس کی شادی کا میں ابھی اناؤنس نہیں کرتی---- میری دل سے دعا ہے کے وہ کبھی بھی بارات لے کر نا آئے---- انہوں نے بجھے دل سے کہا تھا---

آپ بددعا دے رہیں ہیں اسے---- ارسم نے شرارت سے کہا تھا----

اگر بات فاحا کی بہتر زندگی اور بہترین مستقبل کی ہے تو یہی سمجھ لو تم بھی---- انہوں نے بھرائی آواز میں کہا تھا---

پھوپھو ٹرسٹ می سب ٹھیک ہو جائے گا--- پریشان مت ہوں اس نے انہیں گلے لگاتے کہا تھا----

Urdu Novels Ghar

آئی ہوپ ارسم سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔ انہوں نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔ جاؤ اور جا کر فاحا سے بات کرو اور بتاؤ اسے کے اس کی شادی ہم اسی دن اناؤنس کریں گے جب مومن آئے گا بارات لے کر کیونکہ ہمیں اس پر اعتبار نہیں یہ نا ہو ہم سب کو بتا دیں اور وہ بارات لے کر نا آئے انہوں نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھوپھو میں بات کرتا ہوں وہ اطمینان دلاتا وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی جب وہ بلکل اس کے پیچھے کھڑا اسے نظر آیا تھا۔۔۔۔ سفید کاٹن کے شلوار قمیض میں کالی شال کاندھوں پر لیے اجڑی بکھری حالت میں مغرور بنا ماتھے پر بل ڈالے فرصت سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

سامنے آئینے پر دو چہرے جگمگا رہے تھے۔۔۔۔ آگے وہ کھڑی تھی۔۔۔۔ اورنج گرین یلو امتزاج کی مکس فل گھیر دار کلیوں والی ٹخنوں تک فراک پہنے جس کا پچھلا گلہ اگلے گلے کی نسبت کافی گہرا تھا۔۔۔۔اور ڈوریوں سے بندھا ہوا تھا۔۔۔۔ پاؤں میں تلے والا کھسہ پہنے وہ اس کے کاندھوں تک آہ رہی تھی۔۔۔ لائٹ سے میک اپ پر کانوں میں پھولوں کے بندے اور ہاتھوں میں گجرے اس کی فا کو اور زیادہ حسین بنا رہے تھے۔۔۔۔

اس کی نظروں کے حصار میں خود کو محسوس کرتے اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا--- دوپٹہ سیٹ کرتے ہاتھ بھی بری طرح کانپے تھے---- پلکیں عارضوں پر گری لرز رہیں تھیں--- اور سانس کہیں سینے میں ہی دب گیا تھا----اپنی ہی حالت سے خوفزدہ ہوتی وہ پلٹی تھی--- مگر پیچھے کھڑے حائسم نے ہلکی سی بھی جنبش نہیں کی تھی----

اس کی چہرے پر نظر ڈالتے وہ راہ فرار ڈھونڈتی وہاں سے جانے لگی تھی کے وہ بجلی کی تیزی سے اس کے سامنے آیا تھا---

مسز فاحا مومن--- بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ---- یہ ڈریس آپ نا پہنتی تو اس کی قسمت میں اتنا پیارا لگنا لکھا ہی نہیں جانا تھا---- اس نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا----

ہٹو حائی--- اس نے فراک کو آگے سے پکڑ کر اس کی سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا جب وہ اسی سائیڈ پر کھسک کر دیوار بن کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا----

ویسے آپ کے مومن غصہ نہیں ہوں گے کے آپ ان کی دی ہوئی ڈریس کی بجائے میری دی ہوئی ڈریس میں اپنی مایوں سیلیبریٹ کر رہی ہیں--- چھبتی نظروں سے اس کو دیکھتے کہا تھا--

ن--- نہیں---وہ میں بتا چکی ہوں کے م--- مجھ سے جل گئی تھی وہ-- اس نے مختصراً جواب دیا تھا اور دوسری سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی تھی کے وہ اسی سائیڈ پر پھر آگے آ گیا تھا---

یہ بھی بتاؤ گی کے کسی کے دل کو جلا کر خاک کر آئی ہو۔۔۔ اس نے اس کے چہرے پر جھکتے کہا تھا۔۔۔ دفعتاً وہ قدم پیچھے لے گئی تھی۔۔۔۔

بتاؤ فاحا سلطان چوہدری یہ بھی بتاؤ گی کے کسی کے عشق کی قبر پر گیلی مٹی کا لیپ لگا کر اسے زندہ دفنا آئی کو۔۔۔ وہ اس کے ہر پیچھے ہوتے قدم کے ساتھ اپنا قدم آگے بڑھا رہا تھا۔۔۔۔ اور وہ اس کے لفظوں کی باز گشت سے دہل رہی تھی اس کے چہرے پر موجود چٹانوں جیسی سختی دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات اور اس کے بڑھتے قدم اور اس کی آنکھیں بہت کچھ کہہ رہیں تھیں۔۔۔۔

حائی پلیز جس بات کا کوئی مطلب ہی نہیں اس کے کرنے کا فائدہ۔۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پیچھے کو قدم لیتے کہا تھا۔۔۔اور دیوار کے ساتھ لگی تھی جا کر۔۔۔۔

رئیلی تمہیں لگتا ہے میرا عشق بے مطلب ہے کس نے حق دیا تمہیں میرے عشق کی توہین کرنے کا ہاں بولو جواب دو۔۔۔۔ اگلے سیکنڈ میں وہ اس کی گردن دبوچے کھڑا تھا۔۔۔ اس کا دل سلگا تھا اس کی بات سن کر اپنے جذبات کی توہین سن کر۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں یہ نہیں کہہ رہی پلیز حائی چھوڑو مجھے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔۔۔۔

چھڑوا سکتی ہو خود کو مجھ سے تو چھڑوا لو۔۔۔۔ اس نے چیلنجنگ انداز میں کہتے اب اس کی دونوں کلائیوں کو دوسرے ہاتھ میں دبوچ لیا تھا۔۔۔ اور وہ پوری کی پوری اب دیوار کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔ اس کا چہرہ اب ایک انچ کے فاصلے پر بھی نہیں تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے جنون پر ایک لاچارگی قرب اور درد کی عبارت رقم تھی جسے تاحال فاحا نے گھبرا کر پڑھنے سے انکار کیا تھا کیونکہ وہ اپنے ہی کہے سے مکرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

کس کے لیے اتنا سجی سنوری ہو اس کے لیے کے وہ آئے گا اور تمہیں سراہے گا تم جانتی ہو ناں کے وہ نا مر۔۔۔۔ شٹ اپ حائی وہ ہمارا پرسنل میٹر ہے تمہیں کوئی حق نہیں ہے اس میں بولنے کا۔۔۔ اس نے اس کی بات کاٹتے کہا تھا۔۔۔۔

رئیلی پرسنل میٹر تمہیں کیا لگتا ہے بیوقوف ہوں میں کیا میں نہیں جانتا تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔۔ وہ غرایا تھا اس کے چہرے پر۔۔۔۔ اور اس کی گردن پر گرفت مضبوط کی تھی کے اس کا سانس حلق میں ہی دب کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔میں مجھے چھوڑو۔۔۔۔ پین ہو رہا ہے۔۔۔ پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی اس کے حلق سے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف اور درد دیکھتے وہ پل بھر میں نرم پڑا تھا۔۔۔ اور اس کی گردن پر گرفت بھی نرم کی تھی۔۔۔ وہ بری طرح کھانسنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ تڑپ اٹھا تھا اس کی حالت پر جھٹکے سے کھینچ کر سینے میں بھینچ کر سر کے بالوں پر لب رکھے تھے اور پھر اس کی آہستہ آہستہ کمر سہلائی تھی۔۔۔۔

فا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ اس کو گہرے سانس لیتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔وہ بدلے میں اپنے گجرے والوں ہاتھوں سے اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچے ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

میں تھک گئی ہوں حائی نہیں ہوتا مجھ سے اب اور میں مار لوں گی خود کو اور تمہیں بھی پلیز مت آزمائش بن کر میرے سامنے آیا کرو۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ساری آزمائشیں تم بنا رہی ہو فا۔۔۔ ہمارے رشتے میں شروع سے ہم تھے میں تھا تم تھی ہماری نوک جھونک تھی پھر یہ سب کیسے کر لیا تم نے تم نے سب غلط کر دیا۔۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آواز نم ہوئی تھی۔۔۔۔

تم اچھے ہو حائی تم مجھ سے بیٹر ڈیزرو کرتے ہو۔۔۔ اس نے اس سے الگ ہوتے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میں اچھا نہیں ہوں نا مجھے اچھا بننا ہے مجھے فا ہی چاہیے کوئی اور نہیں دوبارہ سے باہوں میں بھرا تھا اسے اور اس کی ناک کی ٹاپ پر بنے تل پر انگوٹھا رب کیا تھا جو سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔مومن آنے والا ہو گا چھوڑو مجھے حائی یہ زبردستی مت کرو۔۔۔ اس نے خود کو چھڑواتے کہا تھا۔۔۔۔

مومن مومن مومن۔۔۔ اب اگر تم نے ایک بار بھی اس کا نام لیا تو آئی سوئیر فا ابھی اور اسی وقت تمہیں بھی مار لوں گا اور خود کو بھی ختم کر دوں گا۔۔۔ سائیڈ پاکٹ سے پسٹل نکال کر اس کی شہہ رگ پر رکھتے اسے دیوار کے ساتھ پن کیا تھا۔۔۔پیچھے اس کی گردن پکڑے اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھیں تھیں۔۔۔ کے وہ لرز گئی تھی اس کے جنون سے۔۔۔۔

ح۔۔۔۔حا۔۔۔۔ حائی۔۔۔

شٹ اپ پاگل سمجھا ہوا ہے کیا تم کیا سمجھتی ہو یہ قربانیاں دے کر کیا ثابت کر لو گی تم۔۔۔۔ اچھی طرح سے جانتا ہوں میں کے وہ ذوئیشہ کے پیار میں پاگل تھا پھر اچانک سے تم اس کے پیار میں پاگل ہو گئی وہ بھی ایک دن کے اندر اندر ہی تمہیں کیا لگا تھا کے بیوقوف بنا کر مجھے تم جیسا چاہو گی ویسا کر لو گی تو یہ بھول ہے تمہاری فا۔۔۔۔ نا تو ذوئیشہ کسی قیمت پر اس کی جھولی میں ڈالو گا اور ناں تمہیں۔۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا اس نے میری عزتوں پر نظر ڈالی ہے تو اسے تو میں وہ موت دوں گا کے یاد رکھے گا۔۔۔۔ ابھی تو اس کے پیچھے بندے لگا دیئے ہیں مگر سالہ میرے بچوں کا ہونے والا ماموں نجانے کس بل میں دبکا بیٹھا ہے مل جائے چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔۔ مگر چھوڑوں گا اب میں تمہیں بھی نہیں حد دیکھنا چاہتا یوں تم کتنی تکلیف دے سکتی ہو مجھے۔۔۔۔

اس نے شہہ رگ پر پسٹل کا دباؤ بڑھاتے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔بدلے میں وہ اس کے منہ سے یہ سب سن کر خوف سے آنکھیں پھیلا گئی تھی یعنی اسے آدھا سچ پتہ تھا اگر اسے یہ پتہ چل گیا کے وہ سیریل کلر ہے اور جلد بازی میں کچھ غلط کر گیا تو۔۔۔۔ یہ سوچتے ہی اسے ایسے لگا تھا جیسے اس کا سانس سینے میں اٹک گیا ہو۔۔۔۔۔

غ۔۔۔۔غ۔۔۔غلط فہمی ہے ت۔۔۔۔ تم۔۔۔تمہاری۔۔۔۔

نہیں ہے غلط فہمی یہ میری بلکل بھی نہیں ہے میری غلط فہمی اس کو کھینچ کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگاتے اس کے بیلی بٹن پر پسٹل رکھی تھی اس نے اور دوسرے ہاتھ سے اس کے کھلے بال دوسرے کاندھے پر ڈال کر اس کے کاندھے پر توڑی رکھ کر اس کے کان کے پاس مونچھیں رب کیں تھیں۔۔۔گہرا سانس لیتے۔۔۔۔

پیٹ پر رکھے اس کے ہاتھ اور پسٹل کے دباؤ سے پورے جسم میں ایک سرد سی لہر دوڑی تھی اس کے اور رہی سہی کسر اس کی مونچھوں کی چھون اور دہکتی سانسوں کی سرگوشی نے پوری کر دی تھی اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔۔۔۔ اور اس کی قربت میں دل مچل اٹھا تھا۔۔۔مگر فاحا سلطان چوہدری نے کمزور پڑنا سیکھا ہی کب تھا۔۔۔

م۔۔۔مجھے مجبور مت کرو خود سے نفرت کرنے پر حائی چاہ کر بھی زبان میں اور لفظوں میں نفرت کی تاثیر نہیں گھول سکی تھی وہ۔۔۔۔ کیونکہ دل تو ہمک رہا تھا اس کی قربت پر۔۔۔۔

رئیلی تو آج بتا دو دنیا کو کے تم مجھ سے کتنی نفرت کرتی ہو۔۔۔ اس کے کان کی لو پر پھونک مارتے بازو سے پکڑتے اسے ائینے کے سامنے لایا تھا۔۔۔ وہ لرز گئی تھی اس کے ہر دہشت بھرے لمس پر۔۔۔۔

قمیض کی سائیڈ پاکٹ میں پسٹل رکھی تھی۔۔۔ اس کے بال پیچھے کیے تھے۔۔۔ دوپٹہ سیٹ کرتے اس کی آنکھوں سے انسو صاف کیے تھے ہاتھوں سے۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا کر رہے ہو حائی۔۔۔ اس کو خود کو سیٹ کرتا دیکھ وہ خوفزدہ ہوتی پوچھ بیٹھی تھی جانے کیوں اردگرد خطرے کی گھنٹیاں بجتیں محسوس ہوئیں تھیں اس کے۔۔۔۔

باہر جا رہے ہم دونوں ایک ساتھ اور باہر جا کر تم پوری دنیا کے سامنے بتاؤ گی کے تم مجھ سے کتنی نفرت کرتی ہو۔۔۔ اور اگر تم نا بتا سکی تو پھر میری ٹرن میں بتاؤں گا دنیا کو کے حائسم ولید خان تم سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ اپنی شال کو کاندھوں پر سیٹ کرتے بالوں میں انگلیاں چلاتے اپنے بال ٹھیک کرتے اس نے ماتھے پر بل لائے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔مت کرو حائی۔۔۔ م۔۔۔م۔۔لوگ کیا سمجھیں گے۔۔۔ اس نے لرزتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نا لوگوں کی کل پرواہ تھی ناں اب ہے اور نا رہے گی۔۔۔ اس کی گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں کو ہاتھوں سے چنتے اس کی پیشانی پر لب رکھتے کہا تھا اور پھر اس کی کلائی پر گرفت مضبوط

کیے وہ اس کے ساتھ برائیڈل روم سے نکلا تھا۔۔۔ اس کی ٹانگیں لرزیں تھیں کوشش کی تھی ہاتھ چھڑوانے کی مگر بے سود تھا اس کی گرفت انتہائی مضبوط تھی۔۔۔ جیسے ہی ان دونوں نے قدم باہر رکھا تھا کے ساری لائٹس بند ہوئیں تھیں ایک سپاٹ لائٹ ان دونوں پر پڑی تھی۔۔۔ کیونکہ مووی میکر اور فوٹو گرافرس کو بتایا گیا تھا کے تین کپلز ہیں۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھا تھا۔۔۔فضا میں سارے مہمانوں کی ہوٹنگ سٹارٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ڈی جے نے پل بھر میں سونگ بدلا تھا۔۔۔۔

سنو اک تھی کانچ کی گڑیا

سنو اک تھی پیار کی پڑیا

صدقے اس پیار کے۔۔۔

سنو اک تھا پنڈ دا شیرا

آیا کس کے باندھ وہ سہرا

صدقے اس یار کے۔۔۔۔

سجی تھی ڈولی وہ ۔۔

چڑھا تھا گھوڑھی وہ۔۔

ہویا جانے اپنا سونا کتھے پیار بلیے۔۔۔

جوگی ماہی ہیر رانجھنا سب نوں جا کے

میں یہ بولنا بات بول کے راز کھولنا۔۔۔۔

وہووووووو۔۔۔۔۔ یا ہیییییییییییی۔۔۔ تالیوں کی گونج نعروں نے سیٹیوں نے سب کو ان کو دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔ وہ مغرور بنا چل رہا تھا اور وہ سہمی ہوئی اس کے ہاتھ کی گرفت میں کلائی کو چھڑواتی ہولے ہولے بس ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ اس وقت وہ ظالم بناہوا تھا۔۔۔۔

بہت خوبصورت ماشاللہ۔۔۔ کتنے لوگوں نے تعریفی سندیں لٹائیں تھیں ان پر۔۔۔۔

ارسم سویرا راندھاوا اور مسز دراب اسحاب ایشو ذوئیشہ سب ہونق بنے دیکھ رہے تھے دونوں کو۔۔۔۔ وہ اسٹیج پر جا کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

فاحا ارسم سلطان چوہدری اور حائسم ولید خان اناونسمنٹ کرو۔۔۔ اسحاب نے ڈے جے کے پاس جا کر کہا تھا۔۔۔ اور اس نے اس آخری کپل کی بھی اناونسمنٹ کی تھی۔۔۔۔

ارسم کے ماتھے پر کتنے بل نمودار ہوئے تھے۔۔ یہ اناونسمنٹ سن کر۔۔۔ مسز دراب اور سویرا راندھاوا الگ پریشان ہوئیں تھیں۔۔۔ ارحام نے نا سمجھی سے آرسم کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کیا حائسم تم نے۔۔۔ ارسم نے اس کے پاس پہنچتے دبے دبے غصے میں کہا تھا۔۔۔

و۔۔۔۔و۔۔۔وہ بھائی میری طبیعت خراب ہو رہی تھی تو میں نے اسے کہا تھامجھے باہر لے جاؤ ہمیں نہیں پتہ تھا یہ یہ سب ہو جائے گا۔۔۔۔

حائسم کو بولنے کا موقع دیئے بغیر وہ بول گئی تھی۔۔۔۔ مبادہ وہ سب کے سامنے یہ نا کہہ دے کے وہ جنون کی حد تک محبت کرتا ہے اس سے۔۔۔ اور پھر نجانے کیا ہو جائے گا۔۔۔۔

شٹ اپ فاحا تم مجھے بھی تو بتا سکتی تھیں۔۔۔ وہ غرایا تھا اس کے منہ پر۔۔۔۔

واؤ ماشاللہ ارسم بہت خوبصورت بہنوئی ڈھونڈا ہے تم نے اپنا دونوں بہن بھائی بہت بہت خوبصورت ہیں اور فاحا اللہ تمہارے نصیب بہت اچھے کرے بیٹا بہت پیارے لگ رہے ہو ایک ساتھ۔۔۔ ارحام کی ماما نے آگے آتے حائسم اور فاحا کی پیشانی پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

مگر انٹی یہ

ارے اگر مگر چھوڑو بھئی فاحا میری فیورٹ ہے سب سے پہلے مایوں کی رسم میں کروں گی بیٹھو بیٹا۔۔۔ انھوں نے دونوں کو بٹھاتے کہا تھا۔۔۔۔ ارسم کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔ فاحا چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکی تھی حائسم کے چہرے پر گہری متبسم سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

مگر انٹی آپ میری ایک بار بات۔۔۔

جو جیسے ہو رہا ہے ہونے دو ارسم شاید اس میں ہی کوئی مصلحت ہو ابھی کچھ بھی کہو گے تو سب کے سامنے ہماری انسلٹ ہو گی تم جانتے ہو ناں کتنے بزنس ٹائیکون یہاں پر موجود ہیں ان کی فیملیز ہیں زرا سی بھی غلطی ہماری برسوں کی کمائی عزت پر حرف لا سکتی ہے۔۔۔۔ اس نے اسے مدہم آواز میں سمجھاتے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی بھی ہوسکتا تھا یہاں مگر حائسم نہیں ڈیم ریڈکلیس--- اس نے تلملاتے ہوئے غصے سے اسٹیج سے اترتے کہا تھا--- سب کے سامنے ان دونوں کا ایز آہ کپل نیم اناؤنس ہو گیا تھا--- سب کو پتہ چل گیا تھا کے اس کی بہن کس کی دلہن بننی جا رہی ہے اور یہی اسے گوارا نہیں تھا کے اس کے ماں باپ کے قاتلوں کے گھر اس کی بہن کی ڈولی اتری اس کا موڈ بری طرح بدلا تھا----

باری باری سب ان دونوں کو ابٹن لگا رہے تھے--- فاحا سلطان چوہدری کو حائسم ولید خان کے نام کا ابٹن لگا تھا اور حائسم ولید خان کو فاحا سلطان چوہدری کے نام کا ابٹن لگا تھا----

پتہ نہیں یہ سب کیسے ہو گیا میں معزرت چاہتی ہوں مسز راندھاوا--- مسز دراب نے سبکی سے کہا تھا---

ارے نہیں نہیں مسز دراب آپ کو پتہ ہی نہیں ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر میں کتنی خوش ہوں--- اسی پل کا تو انتظار تھا شدت سے مجھے نہیں پتہ تھا میرا رب اتنا قریب ہو کر میری سن لے گا جو جیسے ہو رہا ہے ہونے دیں بس اسے----

انہوں نے دل سے خوش ہوتے کہا تھا----

میں ابٹن لگا کر آتی ہوں--- مسز دراب ان کے سامنے سے ہٹیں تھیں----

جی--- آپ چلیں میں بھی آتی ہوں--- انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

پورے ہال میں گانے گونج رہے تھے سب خوش تھے ہوٹنگ ہو رہی تھی۔۔۔ چہرے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

ہیلو ارسم ایحاب ارحام۔۔۔ ذیشم اور حمنہ اور ابدال ان کے سامنے آہ کر کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

ہیلو کیسے ہو تم سب۔۔۔ ارسم کے ماتھے پر بل آئے تھے انہیں دیکھ کر جبکہ ارحام اور ایحاب نے خوشدلی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

ہمم ہم تو ٹھیک ہیں آئی ہیو آہ گریٹ نیوز فور یو گائز۔۔۔۔ ذیشم نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا اور وہ نیوز کیا ہے۔۔۔ ایحاب نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

پہلے تو تم سب حمنہ کو مبارکباد دو کل رات اس کا نکاح ہوا ہے ابدال سے ذیشم نے کہا تھا۔۔۔ بلکل ویسے ہی جیسا اسے حمنہ نے سمجھایا تھا کہنے کو۔۔۔۔

اوہ واؤ چھپی رستم بڑی بہن سے پہلے ہی نکاح کر لیا اور بتایا بھی نہیں کسی کو اور تو اور ایسے خالی والی مبارکباد ناٹ فئیر۔۔۔۔ ارحام نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔ اور باری باری ابدال اور حمنہ دونوں کو مبارکباد دی تھی۔۔۔ اور طھر ایحاب نے مبارکباد دی تھی دونوں کو۔۔۔۔

ارسم تم کونگریجولیٹ نہیں کرو گے ہمیں۔۔۔ حمنہ نے ارسم کو بے تاثر کھڑے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہمم کونگریجولیشنز۔۔۔ ایکسکیوزمی۔۔۔۔ کہتے وہ رکا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ فاحا اور ایشو کی وجہ سے تھوڑا اپ سیٹ ہے بہنیں جا رہی ہیں نا گھر سے وداع ہو رہی ہیں تو بس چپ چپ ہے۔۔۔ ایحاب نے صفائی دی تھی۔۔۔

اہمم کیا ایسا ہی ہے۔۔۔ حمنہ نے کھوجتی نظروں سے پوچھا تھا۔۔۔۔

یس بلکل ایسا ہی ہے۔۔۔۔ اور تم بتاؤ رخصتی کا کب تک پلین ہے۔۔۔ ایحاب نے پوچھا تھا۔۔۔۔

فی الحال تو اس نکاح کے ٹائم پیریڈ کو انجوائے کرنے کا من ہے بلکل ویسے ہی جیسے ایشو اور ارحام نے انجوائے کیا۔۔۔ حمنہ نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

ارے شب شب بولوں ہمارے تو کرائسز ہی بہت چلے ہیں کوئی بہت ہی منحوس ہے جو ہاتھ پاؤں دھو کر ہمارے پیچھے پڑا ہے ایک بار مجھے وہ مل جائے میں اسے ایسا دھوؤں گا کے وہ دنیا سے ہی اٹھ جائے گا۔۔۔۔

ارحام نے غصے سے کہا تھا۔۔۔ جب کے ذیمم کا اور ابدال کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔اور حمنہ کا منہ غصے سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا ایحاب نے ان کے ہنسنے پر پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہم ارحام کی دھونے والی بات پر ہنسے خیر چلو آؤ انجوائے کرتے ہیں۔۔۔۔ ابدال نے کہا تھا اور پھر باری باری سب کو کھینچ کر لے گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا مطلب یہ لڑکی حائسم کے ساتھ کیا کر رہی ہے بیربل نے تصویریں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

سر ہم نے بہت بار دیکھا آپ کے گھر بھی گئے مگر مومن سر کہیں نظر نہیں آئے آپ کے پاپا سے بھی پوچھا انہوں نے بھی یہی بتایا کے وہ دوپہر سے گھر سے نکلے ہوئے ہیں۔۔۔

ان کے جانے کے جہاں جہاں امکان تھے ہم سب جگہ دیکھ آئے ہیں مگر وہ کہیں بھی نہیں تھے۔۔۔۔

اس کے کارندے نے بتایا تھا۔۔۔۔

زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا اسے وہ مایوں کے فنکشن پر نہیں ہے وہ گھر پر نہیں ہے وہ سکھر نہیں گیا اپنے کسی دوست کے گھر پر نہیں ہے تو کہاں گیا پھر وہ حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔۔

سر اب آپ ہی بتائیں ہم کہاں جائیں سب جگہ تو ڈھونڈ آئے ہیں۔۔۔۔ سامنے کھڑے اس کے کارندے نے اس سے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جاؤ اور مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔ ہانپتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔

کہیں یہ مومن مجھے ڈبل کراس تو نہیں کر رہا۔۔۔ اور یہ سب معصومیت کا ڈرامہ کر رہا ہو میرے سامنے تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لے سکے۔۔۔ اس نے کنپٹی سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مگر وہ کس بات کا بدلہ لے گا مجھ سے کیوں ڈبل کراس کرے گا مجھے جب کے میں نے اسے جو کچھ بتایا جو کچھ دکھایا وہ سب اس کی حسب منشاء تھا وہ یہی تو چاہتا تھا سب۔۔۔ فاحا کا ساتھ۔۔۔۔

نہیں وہ مجھے ڈبل کراس نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے دل میں میرے لیے ہمیشہ میں نے سوفٹ کارنر بنائے رکھا ہے---- اس نے گہرا سانس کھینچتے کہا تھا---

تو پھر وہ گیا کہاں اتنی آسانی سے وہ کسی کے بھی ہاتھ نہیں آہ سکتا ضرور کچھ نا کچھ گڑبڑ ہے----

کہیں پاپا نے تو نہیں اسے غائب کروایا مگر پاپا کیوں غائب کروائیں گے----

نہیں پاپا نہیں یہ کسی اور کا کام ہے اس نے جزب سے کہا تھا----

آہ آئی گوٹ اٹ کون ہے وہ--- مومن نہیں وہ لڑکی مجھے ڈبل کراس کر رہی ہے وہ سپائے مجھ سے ڈبل کھیل رہی ہے --- مجھے لگتا ہے کسی طرح اس نے مومن کو بلوا کر اسے کڈنیپ کر لیا ہے میرا سمجھ کر اور اس طرح وہ ذوئیشہ کی شادی ارسم سے کروا دے گی اور اپنی حائسم سے----

آہا۔۔۔ کیا مائنڈ ہے تمہارا سپائے مگر مگر تم نے بہت بڑی غلطی کر دی تم تو صرف مہرے تک پہنچی ہو دماغ تک نہیں پلیننگز تو میرے دماغ سے ہوتیں ہیں ذوئیشہ کو پسند مومن نہیں بیربل کرتا ہے چچچچچ تم جیت کر بھی ہار جاؤ گی ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

یعنی تم بچوں والا کھیل کھیل گئی مجھ سے۔۔۔۔ مجھے اٹھانے کی بجائے مومن کو اٹھا لیا ارے یار مجھے اٹھاتی ناں۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

مگر تم نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے مجھ سے دھوکا کر گئی ہو مجھے دغا دے گئی ہو۔۔۔ اور اپنی بات سے مکرنے اور مجھے دھوکا دینے والوں کی میری نظر میں سزا صرف اور صرف موت ہے ویسے بھی تم صرف اور صرف میرے راستے کا کانٹا ہو اور کچھ نہیں تو کل کرے سو آج آج کرے سو ابھی۔۔۔۔

دو دن بعد بھی تو تمہیں مرنا ہی تھا تو آج کیوں نہیں۔۔۔۔ اس نے ڈرارا میں سے پسٹل نکال کر لوڈ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری مومن مگر بے وقوف عورتوں کی اس دنیا کو ضرورت ہے نا میرے خاندان کو تو جانا بنتا ہے اس کا۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھا تھا اپنی جگہ سے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

جاؤ لے جاؤ نیند میری اف نا کریں گے ہم
جو لے جاؤ گے خواب میرے تو کیسے جیئے گے ہم
جینا ہم کو تو آتا نہیں تیری یادوں کے سوا
مرنا بھی اب نا ممکن ہے تیری باہوں کے سوا۔۔۔۔

وہ ہولے ہولے گیٹار کی دھن پر سامنے بیٹھا یہ بول گنگنا رہا تھا۔۔۔ درمیان میں ایک بہت خوبصورت جھیل تھی۔۔۔ جھیل کے اس پار وہ بیٹھا تھا جھیل کے اس پار وہ بیٹھی تھی۔۔۔۔ وہ ٹوٹا بکھرا ہوا تھا اس کی آواز میں بھی نمی محسوس ہوئی تھی اسے۔۔۔ بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ

پہنے بازوؤں کو فولڈ کیے سر پر پٹی باندھے وہ بیٹھا تھا اور پٹی کے اوپر بال بکھرے تھے وہ بلکل اسی کنڈیشن میں تھا جیسی کنڈیشن میں اس نے اسے آخری بار دیکھا تھا جب وہ اپنی زندگی کسی اور کے نام لکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ مخمور ہوئی بنا پلک جھپکے اس کے نقوش کو دور سے دھندلائی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیوں غم کر رہی ہو کچھ چیزیں کبھی نصیب میں نہیں ہوتیں اور ایجاب راندھاوا بہت قیمتی ہے اور قیمتی چیزیں مقدروں میں بہت کم لوگوں کے لکھیں جاتیں ہیں۔۔۔ اس کے ذہن سے آواز آئی تھی۔۔۔۔

تو کیا ہوا وہ بہت قیمتی ہے میں مانتی ہوں مگر دل پر اختیار تھوڑی ہے ہم کسی کو بتائے بغیر اس کی چاہت میں اپنی زندگی کے کئی حصے گزار سکتے ہیں ایک وعدہ شفاف محبت کا ہم خود سے بھی تو کر سکتے ہیں کے کچھ محبتوں میں ملن ضروری نہیں ہوتا میں ان تین لمحوں کو اپنی زندگی میں پرو کر خود کو اس کے عشق کے تابع کر چکی ہوں کے جب وہ مجھے پہلی بار میری مایوں والے دن ملا تھا جب وہ مجھے دوسری بار میری مہندی پر ملا تھا اور جب وہ مجھے تیسری بار میرے نکاح پر ملا تھا۔۔۔ اور ہر بار میرے دل نے اس کے عشق کو قبول ہے، ٹھہرایا تھا میرے لیے اور میں پاگل اس سے عشق نکاح کر بیٹھی ہوں۔۔۔ جس میں جدائی نہیں ہوتی جس میں راہ فرار نہیں ہوتی جس میں سلب کر لیے جاتے ہیں جدائی کے تمام حقوق۔۔۔۔ اور جس میں طلاق

صرف سانسوں کے ٹوٹنے پر دی جاتی ہے کے جب ملک الموت سانسیں کھینچ لے تو عشق امر ہو جائے ایسا خالص سونے جیسا عشق ہے مجھے ایحاب راندھاوا سے---- اس کے دل سے آواز آئی تھی--- اور وہ تڑپ کر گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی تھی-----

روتے ہوئے اس نے محسوس کیا تھا کے آواز آنا بند ہو گئی ہے----اور پھر اچانک اس نے دیکھا تھا کے وہ کسی بہت خوبصورت لڑکی کا ہاتھ تھامے وہاں سے اٹھا تھا--- لڑکی کی چونکہ اس کی طرف پشت تھی وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی مگر ایحاب راندھاوا کے فیس ایکسپریشنز وہ اچھے سے دیکھ پاہ رہی تھی وہ خوش تھا بہت خوش--- پھر اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے جھیل کے کنارے گیلی مٹی پر گھول گھول گھمایا تھا وہ لڑکی خوش تھی مسکرا رہی تھی---- اس کے لمبے بال کمر پر بکھرے اس کے ساتھ ہی گھوم رہے تھے----

اس نے دیکھا تھا کے وہ اس کے کان میں کچھ کہہ رہا ہے اور وہ اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اس کے سینے میں شرم سے منہ چھپا گئی تھی---- دونوں کے دل تیزی سے دھڑکے تھے--- ایحاب نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کیے تھے اور بے ساختہ قہقہ لگایا تھا----

وہ ہنس رہا تھا خوش تھا بہت خوش اور اسے خوش دیکھ کر منتہا بھی بہت خوش ہوئی تھی---- بہتی آنکھوں سے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی----

پھر اس نے دیکھا تھا وہ اسے جھٹکے سے لہراتے اس لڑکی کی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔اور اس کی روح فنا ہوئی تھی یہ دیکھ کر کے وہ لڑکی کوئی اور نہیں وہ خود تھی۔۔۔۔ وہ بیٹھی بیٹھی کانپتے جسم کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کی پشت کو سینے میں بھینچے باری باری اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں دھنساتا اس کے پیٹ پر باندھ گیا تھا۔۔۔۔اس نے اس کے لمس اس کے ہاتھوں کی حرارت کی شدت پر انکھیں بند کیں تھی۔۔۔۔ اب وہ اس کے کاندھے پر اپنے دھکتے لب رکھ کر اس پر کاندھے سے ہوتا ہوا گردن تک بھیگے شدت بھرے جان لیوا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔ وہ سمٹ کے رہ گئی تھی خود میں اس کے سانس گہرے ہوئے تھے۔۔۔۔ دھڑکنوں نے اتنی تیزی سے بھاگنا شروع کیا تھا کے وہ ان کے بھاگنے کی گونج کانوں میں سن رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسے پناہوں میں بھرے اپنی قربت کے ہر رنگ سے رنگین کر رہا تھا سجا رہا تھا۔۔۔۔ اس کی پناہوں میں قید منتہا اور جھیل کے اس پار کھڑی منتہا دونوں کے دل پسلیوں میں ایسے دھڑک رہے تھے جیسے ابھی باہر آہ جائیں گا۔۔۔۔

ایح۔۔۔۔ایح۔۔۔ایحاب۔۔۔۔ بند آنکھوں سے گردن پر اس کی بئیرڈ کی چھون اور گھمبیر سانسوں کی بے باکیوں سے بے حال ہوتے اس نے اس کو ہوش دلانا چاہا تھا کے وہ مر جائے گی اس کی شدت سے بے حال ہو کر نہیں سہہ پائے گی اس قربت کو۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ اس نے اس کا رخ اپنی طرف موڑ کر اس کی آنکھوں پر باری باری لب رکھتے اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑی تھی۔۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی لرز رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اس کے لو ہینڈل پر دونوں ہاتھ رکھے کمر سے اٹھا کر اسکے کانپتے پاؤں کو اپنے پاؤں پر رکھا تھا۔۔۔۔

ٹ۔۔۔۔ٹ۔۔۔ٹھنڈ ل۔۔۔لگ رہی ہے مجھے اس نے دوبارہ اس کو گردن میں منہ چھپاتے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔ اس نے اس کی کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے پر شدت لمس چھوڑتے کہا تھا۔۔۔۔

چ۔۔۔۔چ۔۔چ۔۔۔چلیں۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔

ششش۔۔۔ اس کے گلابی تھرتھراتے لبوں کو حرکت کرتے دیکھ وہ ہوش کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔

بڑی نرمی سے جھک کر اپنے جھلستے لبوں سے اس کے نرم گلابی پنکھڑیوں جیسے لبوں پر گرفت رکھی تھی اور پھر آہستہ آہستہ یہ گرفت مضبوط ہوتی گئی تھی بہت مضبوط۔۔۔۔ وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اپنی شدتوں میں اضافہ کر رہا تھا کے وہ اس کی سانسوں کو خود میں کھینچتی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ ایک جنون تھا جو اس کے اندر انڈیل رہا تھا وہ۔۔۔ قطرہ قطرہ اس کی ہر سانس میں اپنی سانس ملا کر چن رہا تھا اسے کسی متاع کی طرح اور وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں

جھکڑے دبے دبے سانس بڑی مشکل سے لے پاہ رہی تھی۔۔۔۔ اور پھر اس نے آخری ضرب لگائی تھی اس کے نچلے ہونٹ پر اپنی شدت دکھاتے خون کی بوندوں کو چن لیا تھا اپنی سانسوں میں وہ بے سدھ ہوئی تھی اور وہ سیر ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی مدہم۔سانسوں کا خیال کرتے اس نے اس کے لبوں کو بڑی نرمی سے چھوڑا تھا وہ لمبے لمبے سانس لیتے اس کے سینے میں منہ چھپائے رونے لگی تھی اور وہ اسکی کمر سہلائے نرمی سے اس کی پیشانی پر لب رکھے گہرا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

جھیل کے اس پار کھڑی منتہا نے گہرے سانس لیتے اپنے دل کی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھا تھا وہ لرز گئی تھی اس کے اس شدت برے لمس سے خود کی سانسوں میں دور کھڑے ہوئے بھی اسے اس کی سانسوں کی خوشبو آہ رہی تھی۔۔۔۔

دفعتاً ایک تیز ہوا کا جھونکا آیا تھا۔۔۔ اور جھیل کے اس پار کھڑے منتہا اور ایحاب کو اس جھونکے نے چھوا تھا وہ دونوں اس جان لیوا جھونکے کے آتے ہی الگ ہو گئے تھے ایک دوسرے سے اس نے دیکھا تھا درخت کی ٹہنی ٹوٹ کر پانی پر گری تھی۔۔۔ اور منتہا اور ایحاب کھو گئے تھے۔۔۔۔ اسے لگا تھا وہ جھیل کے اس پار دیکھ رہی ہے مگر وہ تو جھیل کے پانی پر وہ الوزن دیکھ رہی تھی جو ٹہنی کے گرتے ہی ختم ہوا تھا۔۔۔۔

ای---ایح---ایحاب---- اس نے تڑپ کر پکارا تھا---- ایحاب ایحاب---- ایحاب---

وہ چیخیں مار کر رونے لگی تھی----

ایحاب--- زمین پر سوتے میں اس نے چادر کے کونے پکڑتے پسینے سے تر بتر وجود سے کہا تھا---اور اٹھ بیٹھی تھی----

اے چل نکل یہاں سے آدھی رات نیندخراب کر رہی ہے پنکی نے اس کے یوں چلانے پر اٹھ کر بیٹھتے کہا تھا----

وہ اپنی بھیگی آنکھوں اورآنسوؤں کو صاف کرنے لگی تھی----

چل نکل دفع ہو سنا نہیں اس کو ٹس سے مس نا ہوتا دیکھ وہ اٹھ بیٹھی تھی اور حلق کے بل چلائی تھی اس پر----

وہ لرزتے جسم سے خود پر لپٹی چادر اٹھاتے باہر نکلی تھی اور دروازہ بند کر کے دروازے کے سامنے بنے پلر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی--- ٹھنڈے فرش پر----

یا اللہ پاک وہ ٹھیک ہوں---- یہ کیسا خواب تھا انہیں کچھ ہونا نہیں چاہیے پلیز ان کی حفاظت کرنا انہیں حاسدین کے حسد سے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنا پلیز اللہ پاک---- اے کرسیوں کے مالک میرے عشق کی حفاظت فرمانا----

اس کے چہرے کو تصور میں لاتے اس نے آیت الکرسی کا ورد کیا تھا۔۔۔ اور پھر پھونکی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر بھیگی پلکوں سے۔۔۔۔

غیر ارادی طور پر اپنا ہی ہاتھ اپنے لبوں پر لگاتے اس کے دل کی دھڑکن بری طرح دھڑکی تھی اور پھر اچانک دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔ وہ خود میں ہی سمٹ گئی تھی۔۔۔۔

خواب میں وہ جیسے اس کی قربت میں سمٹی ہلکان ہو رہی تھی اب بھی دل نے بری طرح دھڑکتے اس کے لمس کی شدت سے خواہش کی تھی۔۔۔۔

مگر وہ جانتی تھی وہ خوابوں میں مل سکتے ہیں سرابوں میں مل سکتے ہیں مگر ایک نہیں ہو سکتے وہ ایسے وجود ہیں جو آسمان اور زمین ہیں اور کبھی آسمان اور زمین بھی ایک ہوئے ہیں اور وہ بھی تب جب دنیا کے سامنے وہ بے کردار ہو گئی تھی جب سارے زمانے کے سامنے اس کی عزت کی دھجیاں اڑیں تھیں۔۔۔۔جب سارے زمانے کے سامنے اس کی کردار کشی ہوئی تھی۔۔۔۔ اور تب جب اس کے اپنے شوہر نے اس کی زبان پر ظلم کا قفل لگا کر اس پر طلاق کا داغ ڈالا تھا۔۔۔۔

وہ ایک بد کردار طلاق یافتہ لڑکی بھلا کیسے اس کی بن سکتی تھی۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں اور شاید یہ ملن ایسے خوابوں میں ہی رہنا تھا۔۔۔۔ اس نے ہچکیوں سے روتے کسی بچے کی طرح خود کو خود میں سمیٹا تھا۔۔۔۔

اس کا لمس گردن پر محسوس ہو رہا تھا اس کے ہاتھوں کی حرارت اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ اس کی سانسوں کی چھون۔۔۔۔ کتنا بھردیا تھا اس نے اسے چند لمحوں میں زمین سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا تھا۔۔۔۔

اور کتنا خالی کر دیا تھا ناں اسے اس کی قسمت نے عرش سے اٹھا کر اسے فرش پر پٹخا تھا۔۔۔ خوش گمانیوں سے حقیقت کا سفر منٹوں میں طے ہوا تھا۔۔۔ وہ روتے ہوئے پھیکی مسکراہٹ سے ہنسی تھی۔۔۔۔

اے زندگی,
مجھے تو بتا

میں تجھے کہاں ملوں؟
جہاں کوئی غم نہ ہو
جہاں آنکھیں نم نہ ہوں
جہاں دل میں خواہشوں کی
تھوڑی سی بھی پیاس نہ ہو
جہاں زندگی اداس نہ ہو
جہاں سنگدل تنہائی نہ ہو

جہاں خوشیوں سے جدائی نہ ہو
اے زندگی

Urdu Novels Ghar

مجھے تو بتا۔۔۔۔
میں تجھے کہاں ملوں
جہاں راحتیں ازل سے نصیب ہوں
جہاں بہاروں کی نوید ہو
جہاں اپنوں سے سب قریب ہوں
اے زندگی
مجھے تو بتا
میں تجھے کہاں ملوں؟؟

مگر زندگی تو ان کو ملتی ہے جو زندہ ہوتے ہیں تو منتہا روحیل تو اسی دن مر گئی تھی جس دن اس کے ماں باپ چلے گئے تھے۔۔۔ اس دن وہ بھی مردہ ہو گئی تھی۔۔۔۔زندگی زندہ نہیں تھی اس میں ٹھنڈے فرش پر بیٹھی کتنی دیر وہ اس کے عشق میں قطرہ قطرہ فنا ہو رہی تھی اور عشق بھی وہ جو لا حاصل تھا۔۔۔
اسکو تو یہ امید نہیں تھی کے دوبارہ دیدار یار بھی نصیب ہو گا یا نہیں۔۔۔ کجا کے یہ امید ہوتی کے اسے اس کا عشق مل جایے گا ایجاب راندھاوا اس کی قسمت کا مقدر بن کر کے چمکے گا۔۔۔۔

پھر بھی دل میں ایک مبہم سا دیا کبھی کبھی جگمگاتا تھا۔۔۔ کیونکہ اسے سکھایا گیا تھا کے مایوسی گناہ ہے اور وہ مایوس نہیں ہوتی تھی کبھی بھی رب کی رحمت سے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

کہاں جا رہے ہیں آپ فہیم نے بیربل کو غصے سے پسٹل لے کر نکلتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کا دماغ درست کرنے جا رہا ہوں جو میرے راستے کا کانٹا بنی ہوئی ہے۔۔۔ اور مجھے ہی ڈبل کراس کر رہی ہے۔۔۔۔ جانا تو ذوئیشہ کے پاس بھی چاہتا ہوں مگر اس وقت اپنے لیے کوئی بھی نئی مصیبت کھڑی کرنا نہیں چاہتا۔۔۔۔

اس نے غصے سے پھنپھناتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں سر اس وقت آپ کا یہاں سے نکلنا بہتر نہیں ہے اور نا ہی ایسے نکل کر آپ اپنے پلیین کو خراب کر سکتے ہیں اگر آپ ایک طرف دیکھیں تو مومن کی کڈنیپینگ آپ کے حق میں ہی بہتر ہے۔۔۔۔ کیونکہ اگر آپ اس طرح ایک ہی دفعہ ان پر جھپٹیں گے تو ان کو موقع نہیں ملے گا سنبھلنے کا۔۔۔۔

رہی بات مومن کی تو اسے کسی بھی طرح ہم نکلوا لیں گے وہاں سے اور اس طرح آپ کا پلین بھی پروف ہو جائے گا کیونکہ کوئی نہیں جانتا کے بیربل زندہ ہے۔۔۔۔ اس نے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مگر اگر اس دوران انہوں نے کچھ اور پلین کر لیا تو۔۔۔ بیربل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیوں پلین کرے گا کچھ بی کوز وہ تو اپنے ایک ہی دشمن کو جانتے ہیں اور وہ ہے مومن دوسرا دشمن کون ہے فاحا کے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ سو جسٹ ریلیکس۔۔۔۔ جوش میں ہوش نا کھوئیں وہ آپ کو پینک کرنا چاہتے ہیں اور آپ پینک ہو رہے ہیں۔۔۔۔ وہ یہی تو چاہتے ہیں کے اپ پینک ہو کر کچھ الٹا سیدھا کریں تاکہ وہ معاملے کی گتھی کو سلجھائیں اور ہمیں یہی نہیں کرنا۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر سمجھایا تھا۔۔۔

ہممم تم ٹھیک کہہ رہے ہو ایک ہی بار مضبوط اور کاری ضرب لگا کر ان کو چاروں خانے چت کرنا ہو گا ہمیں تاکہ پھر کبھی وہ سنبھل نا سکیں اور رہی بات مومن کی تو میرے علاوہ اگر اس کو کوئی بھی تکلیف پہنچائے گا تو میرے قہر سے بچ نہیں پائے گا۔۔۔۔

میں دیکھ لوں گا اب تم جاؤ۔۔۔۔

اسے کہتے اس نے وہاں سے بھیجا تھا اور وہ چلے گیا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس نے دوبارہ سے ٹیب اون کر کر ذوئیشہ کی پکس نکالیں تھیں ہر تصویر میں وہ اسے ڈری ڈری سہمی سہمی لگی تھی۔۔۔ مگر سب سے زیادہ خوبصورت لگی تھی۔۔۔۔ اس کے شفاف چہرے پر میک اپ کی چھاپ اسے حسین سے حسین تر بنا رہی تھی۔۔۔۔

بیربل نے حسرت سے اس کے چہرے کے ایک ایک خدوخال پر انگلی پھیری تھی اور پھر اس کی کمر پر رکھا ارسم کا ہاتھ دیکھا تھا۔۔۔۔ غصے سے مٹھیاں بھینچیں تھیں اس نے پھر ٹیب کو پٹخا تھا ٹیبل پر۔۔۔ کر لو جتنے بھی تم نے جتن کرنے ہیں جتنا چھونا ہے حق جتانا ہے میری زوئیشہ پر جتا لو مگر یہ خوش فہمیاں تمہاری دھری کی دھری رہ جائیں گی جب میں اسے کسی باز کی طرح تمہاری ہونے سے پہلے ہی جھپٹ کر لے اڑوں گا اور پھر تم بس دیواروں میں سر پٹخو گے ارسم سلطان چوہدری۔۔۔۔

اپنے دل کو تسلی دیتا وہ جاندار قہقہ لگاتے ہوئے ہنسہ تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

مایوں سے واپسی پر وہ سب گھر آئے تھے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے لیٹنے تھکے ہوئے تھے۔۔۔۔

ارسم بھی اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔ پھر فریش ہوا تھا۔۔۔۔

گردن پر تولیہ لپیٹے وہ قدم قدم چلتا اپنے باپ کی تصویر کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

میں نے اپنا مقصد پاہ لیا ہے پاپا وہ ٹھیک دو دن بعد میرے نکاح میں ہو گی اور پھر میں اسے نا زندوں میں چھوڑوں گا نا مردوں میں--- آپ یہ مت سمجھئے گا کے اگر میں اس سے پیار سے بات کر رہا ہوں یا اس کے لیے میرے دل میں نرم گوشے پیدا ہو رہے ہیں پاپا آئی ہیٹ ہر--- میں یہ سب اس لیے کر رہا ہوں کے اسے میرے لمس کی عادت ہو وہ دل میں دور کہیں چھپی محبت ہے وہ اسکے تن بدن میں رمقے ہلکورے لے اور پھر میں اسکی محبت کو ٹھکرا کر اس قدر اس میں نفرت بھروں کے وہ خود بھی موت کی دعا مانگے تو اسے نا ملے موت---

پاپا آپ کے اور ماما کے بغیر جو دن ہم نے گزارے ہیں وہ ہم جانتے ہیں----

اس لڑکی کی تباہی کا مقدر مجھ سے جڑا ہے اور میں اسے ہر طرح سے تباہ کروں گا----

رہی بات حائسم اور فاحا کی تو میں یہ کبھی ہونے نہیں دوں گا اپنے باپ کے قاتل کے بیٹے کو اپنی بہن دے دوں نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا----

اس نے کہتے دیوار پر مکا مارا تھا--- پھر آنکھوں میں نمی لیے الماری کے پاس گیا تھا اور وہاں رکھا پزل باکس نکالا تھا---- پزل باکس دیکھتے ہی اس کے کانوں میں سیز ٹیمبر کے الفاظ گونجے تھے----جب اس نے اس سے پوچھا تھا کے---

کیا آپ کو معلوم ہے کے وہ یہ اسپیشل باکسز کس مقصد کے لیے بنوا رہے تھے۔۔۔۔ ارسم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ناٹ شور بٹ انہیں یہ شور تھا کے ایک دن یہ باکسز کھلیں گے ضرور۔۔۔۔ سیز ٹمبر نے کہا تھا۔۔۔۔

اس نے باکس کو ہلایا تھا اور نا سمجھی سے اس باکس کے اندر لیکوئیڈ جیل کو ہلتے دیکھا تھا۔۔۔

ان باکسز کے اندر جو لیکوئیڈ جیل ہے مسٹر ارسم وہ ہائیڈروجن مکس کرنے سے مولڈ ہو جائے گی اور پھر کچھ لفظ بنیں گے۔۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں۔۔۔۔ مگر آدھے لفظ اس باکس کے اندر ہیں اور آدھے لفظ اس جیسے دوسرے باکس کے اندر جسے آپ کو ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔۔اور اگر وہ بھی آپ کے پاس ہے تو ویل ان گڈ۔۔۔۔

پھر آپ کو زیادہ مشکل نہیں ہو گی۔۔۔۔ میں بس یہاں تک جانتا ہوں۔۔مگر چونکہ اس پزل باکس کو جن کے لیے یہ پزل باکس بنائے گئے ہیں ان کی آواز کے سگنلز پر سیٹ کیا گیا ہے

اس لیے یہ تب تک نہیں کھلیں گے جب تک اس پزل باکس کا اونر خود اپنا نام نہیں لے گا----

سیز ٹیمبر نے ایک اور بات اسے بتاتے کہا تھا--- اس کے لفظوں میں ایک ٹرانس کی کیفیت میں سیز کی آواز کی باز گشت ہو رہی تھی بڑی غور سے وہ ہر طرف سے پزل باکس کو دیکھ رہا تھا----

ہاں یہ کلر ملانے سے اوپن نہیں ہو گا--- بلکہ اس ٹیگ پر جب آپ فنگر پریس کریں گے تو اس میں سے ایک خاص دھن نکلے گی اس دھن کے نکلتے اس کے اختتام پر فورا آپ کو جس کے لیے پزل باکس بنایا گیا ہے اس کا نام لینا ہو گا---- تب یہ اٹو میٹک لاک سے سارے کارنر الگ کر دے گا اور اس کا جیل ایک بلاک میں جمع ہو جائے گا جسے آپ آسانی سے نکال سکیں گے---------

پھر سے لفظوں کی بازگشت پر اس نے پزل باکس کو الٹا کیا تھا--- اور اس کے بلکل نیچے سینٹر پر لگے ٹیگ کے نیچے فنگر پریس کی تھی--- ایک خوبصورت سی دھن نکلی تھی اس پزل

باکس میں سے۔۔۔ جو ارسم نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی وہ میسمرائز ہوا تھا۔۔۔۔ اس نے دھن کے ختم ہوتے ہیں اس میجک لیکوئیڈ کو دیکھتے اپنا نام پکارا تھا۔۔۔ اور اس کی آواز کی وائبز ملتے ہی سارے کارنر کسی پھول کی طرح الگ الگ ہونے لگے تھے۔۔۔ اور پھر سارا لیکوئیڈ جیل ایک کارنر بلاک میں جمع ہو گیا تھا۔۔۔ وہ سب بہت میجیکل تھا ارسم کے لیے وہ مبہوت ہوا اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

ون ٹو تھری۔۔۔ یو ویسٹ یور ٹائم۔ارسم۔۔۔۔ اس کے مبہوت ہوئے دیکھنے پر پزل باکس میں سے آواز آئی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آہ رہا تھا کے وہ اسے کیسے نکالے۔۔۔ ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔ کے پزل باکس میں سے آواز آئی تھی یو ویسٹ یور ٹائم بیٹر لک نیکسٹ ٹائم۔۔۔۔ اور وہ پھر سے اپنی پہلی پوزیشن میں آہ گیا تھا۔۔۔۔

ارسم اسے دیکھ کر دلفریب مسکراہٹ سے مسکرایا تھا۔۔۔ اسے اپنے باپ پر بے تحاشہ پیار آیا تھا جو اس کے لیے اتنا کچھ سوچ گیا تھا۔۔۔ واقع وہ پزل باکس کوئی عام پزل باکس نہیں بلکہ

میجیکل پزل باکس تھا اور اب اسے اس کو سولو اپنے باپ کے قاتل کی بیٹی کے ساتھ مل کر کرنا تھا۔۔۔۔

اس نے اٹھ کر دوبارہ پزل باکس اپنے ڈرار میں رکھا تھا۔۔۔ اور بیڈ پر آہ کر لیٹا تھا۔۔۔ آنکھیں بند کرتے وہ اپنی زیلش کے ڈرے ڈرے سہمے کانپتے وجود کو محسوس کرتے یاد کرتے سو گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

بہت خوش لگ رہی ہیں۔۔۔ منتہا نے سارہ کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

منتہا بلکل آج میں اس قیدی جیسا فیل کر رہی ہوں خود کو جس کی سزا ختم ہونے والی ہوتی ہے سارہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو آپ کی سزا ختم ہونے والی ہے اس نے اس کے چہرے پر رونق کو دل سے محسوس کرتے پوچھا تھا----

ہاں کل کا دن وہ دن ہے جب میری سزا ختم ہو جائے گی میرا بھائی میرے سامنے ہو گا میں اسے چار سال بعد محسوس کروں گی دیکھوں گی فیل کروں گی اس کی آنکھوں میں حسرت سے آنسو آئے تھے----

اپنوں کا ملن کتنا سرشار کر دیتا ہے ناں سارہ آپی--- مگر جن کے ملن کی امید نا ہو تب وہ انسان اندر سے مر جاتا ہے-----

اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے----

ایسا ہی ہے منتہا مگر کبھی کبھی آزمائشوں کے بعد جو تحفہ ملتا ہے اس کا نعم البدل کوئی بھی نہیں ہوتا گہرا سانس چھوڑتے کہا تھا سارہ نے----

ٹھیک کہہ رہیں ہیں آپ میں بہت خوش ہوں آپ کو لے کر سارہ اپی اور میں دعا کرتی ہوں کے بشام سر آپ کے سارے دکھوں کا آپ کی تکلیفوں کا مداوا کریں اسپیشلی عاشر بھائی کی کردار کشی کا اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تم نے سنا ہے ناں منتہا بے شک عزت اور زلت دینے والی ذات خدا کی ہے اب اگر کل رسوا ہوئے تھے ہم تو عنقریب وہ ہمیں انہی لوگوں کے سامنے عزتوں سے نوازے گا اور یہی میرے مولا کا کرم ہے وہ پیچھے چھوڑنے یا بھول جانے والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ اعلی ہے اس کی ذات پاک ہے بہت پاک۔۔۔۔

اس نے گہری سوچ میں ڈوبتے کہا تھا۔۔۔

بے شک سارہ آپی وہ ہر طرح سے بتاتا ہے کے ہم اس کے کن کے محتاج ہیں۔۔۔۔ سارہ آپی اگر پنکی کا سچ سامنے آہ گیا اور سب کچھ ٹھیک ہو گیا تو مجھے بھی یہاں سے جانا ہو گا۔۔۔ کیا آپ میری ہیلپ نہیں کر سکتیں کہیں اور جاب ڈھونڈنے میں کوئی اچھی جاب یا پھر ایسے ہی کسی کی کیئر ٹیکر۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس نے مدد طلب نظروں سے کہا تھا۔۔۔

نہیں مجھے کسی اور پر اعتبار نہیں ہے منتہا اور پنکی کا سچ سامنے آنے کے بعد بھی تم اسی گھر میں میرے ساتھ رہو گی منتہا میں نے کبھی تمہیں الگ سمجھا ہی نہیں مجھے تم میرے وجود کا حصہ ہی لگتی ہو بلکل میری طرح میری پرچھائی میری بہن اسی لیے یہاں سے کہیں اور جانے کا سوچنا بھی نہیں جہاں میں رہوں گی تم بھی میرے ساتھ رہو گی اور میں اس معاملے میں کوئی بحث نہیں سنوں گی۔۔۔۔

سارہ نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔ بدلے میں وہ سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

جانتی تھی بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کے وہ بغیر کوئی کام کیے وہاں نہیں رک سکے گی اسے محنت کر کے اپنا اور اپنے بھائی کا خرچا اٹھانا تھا اس لیے وہ سوچ چکی تھی کے سب کچھ ٹھیک ہوتے ہی وہ یہاں سے چپ چاپ چلی جائے گی کسی کو بھی بتائے بغیر۔۔۔ اور یہی بہتر بھی رہے گا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ سونے کے لیے لیٹی ہی تھی کے اس کے موبائل پر بیل ہوئی تھی میسج نوٹیفکیشن بیل----

اس نے واٹس ایپ اون کیا تھا--- اور ویڈیو میسج اوپن کیا تھا---

پھوپھو ---- اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے سکرین کو دیکھتے کہا تھا---

نہیں پھوپھو یہ نہیں ہو سکتا اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے---

اگلے پندرہ منٹ کے اندر اندر اس پتے پر پہنچو ورنہ---- ہاہاہاہا----

اس نے وائس ناٹ اون کر کے سنا تھا اور پھر بھرائی انکھوں سے جلدی سے اٹھی تھی---مسز راندھاوا کے کمرے کی طرف بڑھی تھی اور ان کا کمرا چھان مارا تھا یہی نہیں پورا

گھر بھی وہ انہیں کہیں نہیں ملیں تھیں۔۔۔ اس نے اس وقت کسی کو بھی بتائے بغیر گاڑی کی کیز پکڑیں تھیں اور باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آنسو انکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے اس کی جس کنڈیشن میں اس نے مسز راندھاوا کو دیکھا تھا اس کی روح کانپ گئی تھی۔۔۔۔

ویڈیو میں صاف دکھایا جا رہا تھا کے ایک شخص نے پہلے ان کی کنپٹی پر گن رکھی ہے اور پھر اسی گن کا نشانہ سامنے دیوار پر لیا ہے اور گولی دیورا کو چیرتی ہوئی نکلی تھی۔۔۔۔ صاف وارننگ تھی اس میں کے اگر وہ اس کے حکم کے مطابق نا گئی تو وہ اس کی پھوپھو کو بھی بلکل ویسے ہی مار دے گا۔۔۔۔

گاڑی چلاتے ہوئے وہ خوف سے اور رونے سے نڈھال ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس نے اپنے اعصاب کو کمزور نہیں پڑنے دیا تھا۔۔۔

آپ کو کچھ نہیں ہو گا پھوپھو میں نہیں کھو سکتی آپ کو۔۔۔ میری وجہ سے میں ارسم ایشو ایحاب ان سب کو دکھ نہیں دے سکتی۔۔۔ میں بچا لوں گی پھوپھو آپ کو۔۔۔ اس نے آنسو

صاف کرتے کہا تھا۔۔۔اور گاڑی پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد ایک کھنڈر نما منہدم گھر کے پاس روکی تھی۔۔۔۔ جو ابادی سے کافی دور تھا۔۔۔۔ اور

جو باہر سے ہی بے حد خوفناک لگ رہا تھا۔۔۔۔

گاڑی سے اتر کر وہ کھلے دروازے میں سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ یہ ایک بڑا سا صحن تھا جس میں برگد کا درخت لگا ہوا تھا۔۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے سہمی خوفزدہ سی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ کے جب کسی نے پیچھے سے پکڑ کر اس کے دونوں بازوؤں کو باندھا تھا اور منہ پر ہاتھ رکھے اندر کی طرف لے گیا تھا۔۔۔۔ کے وہ چلا بھی نہیں سکی تھی۔۔۔۔

وہ جب اندر داخل ہوئی تو ایک کرسی پر مسز راندھاوا بندھیں ہوئیں تھیں دوسری پر حائسم اور تیسری پر اسے بٹھایا گیا تھا۔۔۔اور باندھ دیا گیا تھا۔۔۔

حائسم کو بھی وہی ویڈیو معصول ہوئی تھی جو فاحا کو ملی تھی وہ بھی مسز راندھاوا کو بچانے کے لیے اکیلا ہی پہنچا تھا اور پھر جھکڑ لیا گیا تھا۔۔۔۔

پھوپھو ک۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا آپ کو میں ہوں نا۔۔۔ اس نے اپنی پھوپھو کی اتری ہوئی شکل دیکھتے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

اور حائسم تم یہاں کیسے۔۔۔ اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔۔

میں نے بلوایا ہے--- جانی پہچانی آواز سن کر فاحا نے گردن کا رخ اسی طرف موڑا تھا جہاں سے آواز آہ رہی تھی----

ڈ---ڈونا---- اس نے بے یقینی سے کہتے اس کا نام زیر لب دہرایا تھا----

ہاں میں میں نے ہی حائسم کو ٹریپ کر کے یہاں بلوایا ہے تمہیں بھی اور پھوپھو کو بھی--- اس نے گن ٹیبل پر رکھتے کہا تھا---

اس نے مجھ سے کہا کے پھوپھو کو کوئی اغواہ کر کے لے جا رہا ہے اس نے خود دیکھا ہے اس نے یہ بھی کہا کے میں جہاں بھی ہوں جس حالت میں بھی ہوں یہاں پہنچو تاکہ یہ اور میں انٹی کو بچا سکیں مگر جب میں یہاں پہنچا تو میرے سر پر کسی بھاری چیز سے وار کیا گیا اور میں ہوش کھو بیٹھا اور پھر اس نے مجھے اس کرسی سے باندھ دیا--- حائسم نے غصے سے کہتے ڈونا کی طرف دیکھا تھا---

آئی ایم سوری پر یہ ضروری تھا---ڈونا نے کندھے اچکاتے کہا تھا----

واٹ کیا ضروری تھا کیا چاہ رہے ہو تم ہاں--- اس سب کا مطلب آئی سوئیر آئی ول کیل ہو ڈونا کھولو ہم سب کو--- وہ حلق کے بل چلائی تھی----

سوری میں یہ نہیں کر سکتا--- بہت سوچ سمجھ کر میں نے یہ سب کیا ہے اب میں اس سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا---- اس نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا---

ڈونا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے رات کے اس پہر یہ کیا بچپنا ہے بیٹا سب پریشان ہو رہے ہوں گے گھر پر جانے دو ہمیں کیوں کر رہے ہو یہ سب۔۔۔ مسز راندھاوا نے شروع میں غصے اور پھر آخر میں نرمی سے بات کی تھی۔۔۔

نہیں جانے دے سکتا جب تک میری بات پر عمل نہیں ہو گا میرا کہا پورا نہیں ہو گا۔۔۔۔

اس نے ٹیبل پر رکھی گن دوبارہ سے اٹھا لی تھی اور نشانے پر سامنے دیوار کو لیا تھا۔۔۔۔

کون سی بات پوری کروانی ہے تمہیں کیا کرنا ہے۔۔۔۔ فاحا نے دانت کچکچاتے کہا تھا اب اس کا دل کر رہا تھا اٹھ کر ڈونا کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

نکاح کرو گی تم فاحا اور اگر تم نے نا کیا تو ہم چاروں میں سے کوئی ایک بھی تمہارے انکار کے بعد سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔ اس نے مضبوط اور ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

نکاح۔۔۔۔ک۔۔۔ک۔۔۔کس سے۔۔۔ فاحا نے لڑکھراتے لفظوں سے کہا تھا۔۔۔۔

حائسم سے۔۔۔۔ اس نے پسٹل کا رخ حائسم کی طرف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اور یہ سنتے ہی فاحا کی نظروں میں اشتعال بھرا تھا۔۔۔ مسز راندھاوا نے اور حائسم نے بے یقینی سے دیکھا تھا ڈونا کو۔۔۔۔

تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے ڈونا اپنے حق کی جنگ میں خود لڑ سکتا ہوں شاباش کھولو ہمیں حائسم نے نرم پڑتے کہا تھا۔۔۔۔

کہا نا نکاح کیے بغیر یہاں سے کوئی نہیں ہل سکتا اس نے ماتھے پر بل لاتے کہا تھا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو یہ فیصلہ کرنے والے ہم بڑے مر گئے ہیں کیا۔۔۔ مسز راندھاوا غصے سے دھاڑیں تھیں۔۔۔

ہاں نہیں ہوں میں کچھ بھی کچھ بھی نہیں ہوتا میں مگر جو آپ سب کو نہیں نظر آہ رہا وہ مجھے آہ رہا ہے بچپن سے لے کر اب تک میں اس کے ساتھ ہوں ہر دکھ سکھ تکلیف ہم نے اکٹھے سہی ہے اس کی نظروں سے مجھے پتہ چل جاتا ہے کے یہ کیا چاہتی ہے اس کی انکھیں بولتیں ہیں محسوس کرواتی ہیں۔۔۔ تو آپ سب کیوں نہیں سمجھ پاہ رہے ہیں وہ دکھ میں ہے تکلیف میں ہے پریٹنڈ کر رہی ہے۔۔۔۔

کچھ ہے اس کے دل میں جو اسے اندر اندر ہی مار رہا ہے میں بتا رہا ہوں پھوپھو وہ نہیں تھی ایسی۔۔۔۔میری بیسٹی ایسی نہیں تھی۔۔۔

شی لوز حائسم۔۔۔۔ اینڈ حائسم لوز ہر۔۔۔ پھر آپ سب کیوں نہیں سمجھ رہے وہ مومن اس کو بلیک میل کر رہا ہے پہلے وہ ذوئیشہ بھابھی کے پیچھے تھا ان کو ٹریپ کیا جب وہ نا ملی تھی تو فاحا کو ٹریپ کر لیا یہ بات مجھے خود حائسم سر نے بتائی ہے۔۔۔

مجھے نہیں پتہ وہ کہاں سے بیچ میں آہ گیا مگر میں اسے ان دونوں کے درمیان آنے نہیں دوں گا۔۔۔ اور یہ وعدہ میں نے کل ہی خود سے کر لیا تھا۔۔۔

اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ڈونا میں وعدہ کرتی ہوں میں ارسم کو یہ ساری بات بتا کر ہی حائسم اور فاحا کا نکاح کروا دوں گی اس کی اجازت کے بغیر اسے بتائے بغیر ہم یہ سب نہیں کر سکتے۔۔۔انہوں نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

یہ نکاح ابھی اور اسی وقت ہو گا مجھے کسی پر بھی اعتبار نہیں ہے۔۔۔۔ اس نے اٹل لہجے میں کہا تھا۔۔۔

مجھے یہ نکاح نہیں کرنا تمہیں جو کرنا ہے کر لو۔۔۔ فاحا نے بھی اٹل لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔۔۔ کہتے اس نے پسٹل کا رخ مسز راندھاوا کے سر کی طرف کیا تھا۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو ڈونا کیا بچپنا ہے یہ۔۔۔ نکاح عزت سے سب کے سامنے ہو گا مجھ پر یقین کرو۔۔۔

حائسم کو اس کے عزائم ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔

نکاح ابھی اسی وقت ہو گا۔۔۔ پھوپھو یہاں ہیں تم۔ہو فاحا ہے اور میں بھی ہوں۔۔۔ اگر نکاح ابھی نہیں ہوا تو کبھی نہیں ہو گا اور میں فاحا کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ اس نے فاحا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں ہوں میں تکلیف میں اور ڈونا پلیز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں ختم کر دو اس تماشے کو اگر یہ نکاح ہوا تو بہت کچھ برا ہو جائے گا۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

اگر یہ نکاح نا ہوا تو بہت کچھ برا ہو جائے گا تم ٹوٹ جاؤ گی حائسم ٹوٹ جائے گا مجھے نہیں پتہ اگر یہ نکاح نا کرنا تمہاری ضد ہے تو یہ نکاح کروانا میری بھی ضد ہے ایک بات اچھے سے سمجھ لو فاحا نکاح کیے بغیر تو ہم چاروں میں سے کوئی بھی یہاں سے نہیں جا سکتا۔۔۔ اس نے ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ڈونا تم مجھ پر اعتبار کر سکتے ہو دیکھو یہ ٹھیک وقت نہیں ہے آئی پرامس یو میں۔۔

سوری حائسم میں کسی دلیل میں کسی وعدے میں آنے کو تیار نہیں ہوں۔۔۔ اس نے حائسم کی بات سرے سے ہی کاٹ دی تھی۔۔۔۔

مجھے افسوس ہے اس دن پر جس دن میں نے تم سے دوستی کی تھی ڈونا۔۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔۔ فاحا نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

کرتی رہو نفرت مجھے اس سے بھی فرق نہیں پڑتا انسان ایک ہی جذبہ ہمیشہ رکھے یہ ضروری تو نہیں محبت دوستی لڑائی نفرت مکس فلیور ہوں تو مزا آتا ہے سب ذائقوں سے زندگی مزید دل کش لگتی ہے۔۔۔

اب تم بتاؤ ہاں یا نا۔۔۔۔ اس نے پھیکی ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

ناں-- نیور کبھی نہیں میرا نکاح مومن سے ہی ہو گا--- اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا---

ٹھیک ہے مرضی تمہاری تم چاہتی ہو کے ہم چاروں کی قبریں ایک ساتھ کھودی جائیں تو یہی سہی----

اس نے کندھے اچکاتے کہا تھا---

نوید یہاں آؤ---- اس نے اپنے دوست کو آواز دی تھی---

یار یہ کاغذ ہے ہماری ڈیتھ باڈیز کے پاس رکھ دینا اس کاغذ میں صاف لکھا ہے کے میں نے اپنے ہاتھوں سے ان تینوں کا قتل کیا ہے اور بعد میں خود کو بھی مار دیا ہمارے مرتے ہی تم یہاں سے چلے جانا اور پولیس کو اطلاع کر دینا--- اس نے نوید کے ہاتھ میں پیپر تھماتے کہا تھا---

اوکے--- نوید نے پیپر لیتے کہا تھا---

ٹھیک ہے تم جاؤ اور ویٹ کرنا کہتے اس نے نوید کو بھیجا تھا--- اور حائسم کے سر کا نشانہ لیا تھا---

ڈونا تم کیا کر رہے ہو وہ اکلوتا وارث ہے اپنے خاندان کا مجھ پر یقین تو کر کے دیکھو--- مسز راندھاوا کے پیروں سے زمین نکلی تھی---

فاحا بھی اکلوتی وارث ہے اپنی ٹوٹی محبت کی جس کا درد آپ سب کو نظر نہیں آہ رہا۔۔۔ اس نے فاحا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے بلواو نکاح خوان کو۔۔۔۔ انھوں نے فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ جانتیں تھیں کے ارسم کی اجازت کے بغیر کر رہیں ہیں اور وہ کبھی معاف نہیں کرے گا ان کو مگر اب انہیں ڈونا کے عزائم دیکھ کر یہ سب کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں انٹی آپ میں یہ نکاح سب کے سامنے عزت سے کرنا چاہتا ہوں یو چھپ چھپا کے چوروں کی طرح نہیں۔۔۔ حائسم نے پریشان زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

چھپ چھپا کے کہاں ہے حائسم میں اس کی ماں تمہارے سامنے ہی تو ہوں اور پھر میری رضا مندی۔۔۔۔

مگر میری رضا مندی شامل نہیں ہے اور آپ یہ فیصلہ اکیلی نہیں کر سکتیں میرے بھائی کے بغیر اس نے کٹیلے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے نا کرو چلاؤ گولی مجھ پر ڈونا یا پھر یہ گن مجھے دے دو میں خود مارلوں اپنے آپ کو۔۔۔ آدھی رات اس کو یہ احساس نہیں ہے کے میں اپنی بوڑھی پھوپھو کو کس اذیت میں جھونک رہی ہوں۔۔ پتہ نہیں کون سا جادو کیا ہے اس مومن نے کے اسے مرتی ماں جیسی

پھوپھی نظر نہیں آہ رہی چلاؤ گولی مجھ پر ڈونا تاکہ قصہ ختم ہو ایک کو سب کے سامنے عزت سے نکاح کرنا ہے دوسری کو مومن چاہیے میں کہاں ہوں---انھوں نے روتے ہوئے کہا تھا----

پھوپھو آپ یہ سب---- اس نے بے یقینی سے دیکھا تھا---

وہ نہیں ہٹ رہا اپنی بات سے کہتا پے نکاح کے بغیر جانے نہیں دے گا تم نہیں ہٹ رہی اپنی بات سے حائسم نہیں ہٹ رہا اپنی بات سے--- تو مجھے ختم کر دو اور سب اپنی مرضیاں کرو رات کے اس پہر مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہو--- ان کی آواز رندھی ہوئی تھی-----

اس نے پہلی بار اپنی پھوپھو کو اتنی تکلیف میں روتے دیکھا تھا---

میں اس نکاح کے لیے تیار ہوں--- حائسم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا----

فاحا نے حائسم کی طرف دیکھا تھا اور پھر نفرت سے ڈونا کی طرف----

ڈونا نکاح خوان--- نوید نکاح خوان کے ساتھ اندر آیا تھا-----

لڑکے اور لڑکی کا نام--- نکاح خوان نے بیٹھتے پوچھا تھا---

حائسم ولید خان لڑکے کا نام اور فاحا سلطان چوہدری لڑکی کا نام ---- ڈونا نے بتایا تھا----

نکاح خوان نے کچھ دیر میں نکاح فارم فل کر کے نکاح شروع کیا تھا کچھ آیتیں پڑھ کر----

فاحا ساری کاروائی خاموشی سے سن رہی تھی----

فاحا سلطان چوہدری کیا آپ کو حائسم ولید خان اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔ نکاح خوان نے فاحا کی طرف رخ موڑتے کہا تھا۔۔۔ اس نے پہلے پھوپھو کو دیکھا تھا پھر حائسم کو اور پھر آخر میں ڈونا کو۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔ دھڑکتے دل کے ساتھ کہا تھا۔۔۔ نکاح خوان نے پھر پوچھا تھا۔۔۔اور اسی طرح تینوں بار پوچھنے پر اس نے ہامی بھر دی تھی۔۔۔ اور نکاح نامے پر سائن کیے تھے۔۔۔۔ اور ذہن میں بس ایک ہی بات بار بار گردش کر رہی تھی کے اگر مومن کو پتہ چل گیا اس نکاح کا تو وہ کیا کرے گا کہیں وہ حائسم کو ہی نا جان سے مار دے اور یہ سوچ آتے ہی تڑپ کر اس نے حائسم کو دیکھا تھا جو نکاح خوان کے پوچھنے پر ایجاب و اقرار کر رہا تھا اور پھر نکاح نامے پر سائن کر رہا تھا۔۔۔۔

نہیں میں حائسم کو کچھ نہیں ہونے دوں گی کبھی بھی نہیں اس کی انکھ سے آنسو بہے تھے۔۔۔ حائسم کی سرخ آنکھوں اور تھکاوٹ زدہ چہرہ کو دیکھتے۔۔۔۔

نکاح خوان نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے اب دعا کے بعد وہ دونوں کو مبارکباد دیتا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

آئی ایم سوری پھوپھو حائسم فاحا مگر یہ ضروری تھا اگر میں یہ نہیں کرتا تو بہت کچھ غلط ہو جاتا۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔ اس نے کہتے تینوں کو باری باری کھولا تھا۔۔۔

مبارک ہو حائسم کہتے وہ حائسم کے گلے لگا تھا۔۔۔ حائسم بے تاثر تاثرات سے اس کے گلے لگا تھا اور مبارکباد وصول کی تھی۔۔۔

مبارک ہو پھوپھو۔۔۔ اس نے پھوپھو کے سامنے جاتے کہا تھا اور ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔

جو ہونا تھا ہو گیا مگر ڈونا تم نے ٹھیک نہیں کیا انھوں نے رخ پھیرا تھا چاہ کر بھی وہ سخت الفاظ نہیں استعمال کر سکیں تھیں۔۔۔

آئی ایم سوری فاحا میں۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی فاحا نے زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر جڑا تھا۔۔۔

آئندہ کبھی میرے سامنے مت آنا فاحا مر گئی تمہارے لیے اور تم مر گئے فاحا کے لیے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے وہ نفرت سے حائسم اور پھوپھو کو دیکھتی باہر کی طرف بڑھی تھی کے دو قدم بھی نا چل سکی تھی لہرا کے زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

فا۔۔۔ حائسم منٹ سے پہلے پہنچا تھا اس کے پاس۔۔۔۔

فاحا۔۔۔ ڈونا اور پھوپھو بھی بڑھے تھے اس کی طرف۔۔۔۔۔۔

فا ۔۔۔ فا۔۔۔۔ اٹھو آنکھیں کھولو حائسم اس کے چہرے کو تھپتھپاتے پریشانی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے سٹریس اور تھکاوٹ کی وجہ سے ہوا ہے گھر لے جائیں حائسم بھائی ٹھیک ہو جائے گی یہ ڈونا نے مشورہ دیا تھا--- اور حائسم اسے باہوں میں بھرے گاڑی تک آیا تھا اور مسز راندھاوا بھی گاڑی تک آئی تھیں--- پھر پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر انھوں نے فاحا کا سر اپنی گود میں رکھا تھا----

حائسم نے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی تھی اور پھر گاڑی جواد کے کلینک کے آگے کھڑی تھی---

جواد کو چیک اپ کے بعد وہ اسے دوبارہ گاڑی میں ڈالے سلطان ہاؤس پہنچا تھا--- جواد نے بتایا تھا کے وہ سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہے انجکشن کے بعد اس نے میڈیسن دیتے یہ کہا تھا کے اسے کچھ دیر تک ہوش آہ جائے گا----

حائسم اسے اس کے روم میں چھوڑ دو--- انھوں نے حائسم کو دیکھتے کہا تھا---

پھوپھو کیا میں بھی اس کے ساتھ کچھ دیر اس کے روم میں رہ سکتا ہوں جیسے ہی اس کو ہوش آئے گا میں چلا جاؤں گا--- اس نے پریشان زدہ لہجے میں کہا تھا---

ہاں رک جاؤ میں کون ہوتی ہوں منع کرنے والی-- اب تو تم شوہر ہو اس کے--- خدا کی اجازت ہے تمہیں تو مجھے کیوں گناہگار کرتے ہو--- مگر صبح ہونے سے پہلے چلے جانا ارسم اصحاب کے جاگنے سے پہلے اور جب صبح میں کسی بھی ٹائم بلاؤ تو آہ جانا اب ارسم اصحاب کو بتانا

ہے مجھے یہ سب ان سے بات کرنی ضروری ہے میں چھپا نہیں سکتی اس پاکیزہ رشتے کو اب----

تھکے تھکے لہجے میں کہتیں وہ رکی نہیں تھیں اپنے روم میں چلی گئیں تھیں--- اور وہ بھی فاحا کو باہوں میں بھرے اس کے کمرے کی طرف بڑھا تھا---- پھر اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر کمفرٹر اوڑھایا تھا--- دروازے کے پاس جا کر دروازہ لاک کیا تھا--- اور پھر اس کے چہرے سے بکھرے بالوں کو سمیٹا تھا---- پیشانی پر لب رکھے تھے--- اور پھر اس کی سوجی آنکھوں پر باری باری لب رکھے تھے--- اس کے لمس پر اس کی پلکیں لرزیں تھیں--- وہ مخمور ہوا تھا بہت-----

اس کی ناک کی ٹاپ پر بنے تل پر لب رکھتے اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑ کر کچھ سانسیں ان ہیل کیں تھیں اس کی اور پھر وضو کرنے چلے گیا تھا---وہ اپنی زندگی کی اتنی بڑی خوشی ملنے پر اپنے رب کو کیسے بھول سکتا تھا اس لیے--- اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے شکرانے کے نفل ادا کرنے لگا تھا جیسے بھی صحیح مگر وہ اب اس کی نصف بہیتر تھی اس کے وجود کا حصہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی---- اور وہ اس خوشی کو سب سے پہلے اپنے رب کے ساتھ شئیر کرنا چاہتا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔ ذیشم نے حمنہ کے ہاتھ میں انجکشن دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

سکون لے رہی یوں۔۔۔ اس نے انجکشن نیڈل بازو میں لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

تم ڈرگز انجکشن لیتی ہو ذیشم نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کے اس کی بہن یہ سب۔۔۔

میں تو پچھلے دو سال سے لے رہی ہوں تمہیں اب پتہ چلا ہے تو اس میں میرا کیا قصور اس نے کاندھے اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

دو سال سے۔۔۔ اس نے حیرت اور بے یقینی میں ڈھلی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

ہاں پہلا انجکشن تب لیا تھا جب اس کا نکاح ہوا تھا اور پھر اب تک لے رہی ہوں آج بھی لیا ہے اس سے سکون ملے گا۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ سکون کی نیند آئے گی۔۔ حمنہ نے آنکھیں موندتے کہا تھا۔۔۔

تم نے زہر کا ارینج کر لیا۔۔۔۔ اس کی بات کو اگنور کرتے اس نے پوچھا تھا زیادہ سے زیادہ وہ اسے سمجھا ہی سکتی تھی مگر وہ جانتی تھی کے اسے سمجھانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔۔ کیونکہ کرنا اس نے وہی ہے جو اس کا دل کرے گا اس لیے بے سود ہے یہ۔۔۔

ہاں ہو گیا ہے ارینج۔۔۔ اس نے بند آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔

کیا سچ میں چار بار زہر دینے سے وہ کام کر جائے گا۔۔۔ ذیشم نے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں چار بار اس زہر کی ہلکی ہلکی ڈوز ان دونوں کو دینے سے وہ مر جائیں گی اب مجھے ڈسٹرب مت کرو---

اس نے بے زاریت سے کہا تھا----

ذیسم خوش ہوئی تھی حمنہ کے پلین پر اس نے پلین ہی ایسا بنایا تھا کے ان دونوں پر کسی کو شک ہو ہی نہیں سکتا تھا--- پہلے جو ارسم کو تھوڑا بہت شک تھا وہ بھی اب ختم ہو گیا ہو گا-- کیونکہ اس نے خود کو ابدال کی بیوی کے طور پر سب سے انٹروڈیوز کروایا تھا---

اور رہی بات ذیسم کی تو اس پر کسی کو شک ہو ہی نہیں سکتا تھا----

کیونکہ کبھی اس نے علی العلان اپنی محبت کا ارسم سے اظہار نہیں کیا تھا اور یہی پلس پوائنٹ تھا ان سب کے پاس--- بس کسی طرح اس زہر کی ہلکی ڈوز ان دونوں کو دے کر وہ اس کام کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتیں تھیں اسی لیے بہت زیادہ سکون دہ ہو گئیں تھیں----

اس نے ایک نظر حمنہ کی طرف دیکھا تھا جو نشے میں دھت آنکھیں بندکیے سو رہی تھی---

تم نے میرا ساتھ دیا ہے حمنہ میں خوش ہوں مگر میں اس ڈرگز والی بات کو پاپا سے نہیں چھپا سکتی مجھے انہیں بتانا ہی ہو گا۔۔۔ تمہاری لائف خطرے میں ہو یہ میں کبھی برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ ہاں ایک وقت تھا کے ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے وبال جان بنیں تھیں۔۔۔ مگر تب بھی میں چاہ کر بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی نا پہنچا پائی تھی کیونکہ تم خون ہو میرا بہن ہو میری اور تم سے وابستگی ہمارے رشتے کی وجہ سے اور زیادہ ہے کہیں زیادہ۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھی تھی اور اپنے باپ کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

یس کم ان۔۔۔ اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

تم یہاں کیا کرنے آئی ہو۔۔۔ ذیسنم کو دیکھتے ہی ان کے اعصاب تنے تھے۔۔۔۔

پاپا آپ اب بھی ناراض ہیں مجھ سے اس نے پوچھا تھا ان کے پاس بیٹھتے۔۔۔۔

کیا نہیں ہونا چاہیے مجھے ناراض۔۔۔انہوں نے ابرو اچکا کر دیکھا تھا اس کی طرف۔۔۔

ہونا چاہیے آپ کا حق ہے مگر کیا اپنی پسندیدگی کا اظہار کرنا غلط ہے پاپا۔۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ نے بہت بہتر سوچا ہو گا۔۔ مگر پاپا ارسم کی فیملی ابدال کی فیملی سے سو گناہ سٹرونگ ہے سوچیں زرا اس ملک کے ٹاپ کے بزنس ٹائیکون کے ساتھ آپ کی بیٹی کی شادی یہ آپ کے لیے فخر کی بات نہیں ہے۔۔۔

اس نے کنویس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

ذیشم بات یہ نہیں ہے۔۔۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تو پھر کیا بات ہے پاپا پلیز ہماری خوشی کے لیے مان جائیں پلیز۔۔۔ اس نے ان کے گلے میں باہیں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

بس باپ کو منانے کے کافی ہنر آتے ہیں تم لوگوں کو اچھا یہ بتاؤ مجھے منانے آئی تھی یا کچھ اور بھی۔۔۔ انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے ذیشم کو ٹالنے کے لیے حامی بھری تھی۔۔۔

پاپا حمنہ کو لے کر کچھ بتانا تھا پہلے تو آپ مجھ پر غصہ نہیں ہوں گے کیونکہ مجھے بھی یہ آج ہی پتا چلا تھا۔۔۔ ایکچولی پاپا حمنہ ڈرگز انجکشن لیتی ہے آئی مین وہ پچھلے دو سال سے ڈرگز انجکشن لے رہی ہے۔۔۔ اس نے نظریں جھکائے شرمندگی سے کہا تھا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ زکی کے ہاتھ سے فائل نیچے گری تھی۔۔۔

جی پاپا میں خود بہت پریشان ہوں اس کی بات سن کر یہ حرکت دیکھ کر ہمیں جلد از جلد اس مسئلے کو حل کرنا ہو گا ورنہ اس کی زندگی یہ ڈرگز ختم کر دیں گیں۔۔۔

اس نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہاں کمی رہ گئی تھی مجھ سے کس کس طرح تم لوگ اپنے باپ کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔ کیا کرو میں۔۔۔ انہوں نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

پاپا میں شرمندہ ہو مجھے خود بھی---

تمہارے شرمندہ ہونے سے کیا ہو گا-- کیا وہ نشہ کرنا چھوڑ دے گی تم سمجھ سکتی ہو زمانہ تھو تھو کرے گا مجھ پر لوگ ہنسیں گے جب کسی فٹ پاتھ پر پڑی اس کی لاش ملے گی---
لعنت ہے مجھ پر جس کی دونوں بیٹیاں اس کے لیے آزمائش بنیں کھڑیں ہیں اور میں بے بسی کی اس درجہ انتہا پر ہوں کے ان کے گلے اپنے ہاتھوں سے بھی نہیں دبا سکتا مار نہیں سکتا ان کو---

انہوں نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا---

پاپا میں وعدہ کرتیں ہوں کے میں اسے سمجھا لوں گی آپ پریشان مت ہوں--- اس نے زکی کے غصے سے خوفزدہ ہوتے کہا تھا---

نہیں اب تم نہیں اب جو کرنا ہو گا میں خود کر لوں گا--- جاؤ یہاں سے لیو می----

غصے سے چنگھاڑتے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے کمرے سے باہر نکالا تھا زکی نے----

♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ پیسے نکاح خوان کو دے دینا اور یہ پسٹلز جس کی ہیں اسے واپس کر دینا----

اس نے فاحا حائسم اور پھوپھو کے جانے کے بعد نوید سے کہا تھا----

مگر ڈونا ایک بات کی سمجھ نہیں آئی جو کاغذ تم نے مجھے دیا تھا وہ تو خالی تھا--- نوید نے پوچھا تھا---

ہاں وہ خالی تھا بی کوز میں جانتا تھا کے فاحا اور حائسم کبھی بھی ہم میں سے کسی ایک کو بھی مرنے نہیں دیں گے خیر تم۔چلو پھر بات ہو گی رات بہت ہو گئی ہے--- اس نے نوید کا کندھا تھتھپاتے کہا تھا--- وہ چلے گیا تھا--

وہ بھی جانے کے لیے مڑا تھا جب ہی اس نے رخ بدلتے ہی اپنے سامنے ایحاب کو کھڑا پایا تھا۔۔۔

ای۔۔۔۔ایحاب۔۔۔ بھائی اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔

آپ یہی ہیں اس نے آگے ہو کر پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں مجھے ڈر تھا کے کہیں کچھ ہو نا جائے۔۔۔۔ ایحاب نے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں سب ٹھیک رہا اینڈ شکریہ ایحاب بھائی میری بات سمجھنے کا مجھ پر ٹرسٹ کرنے کا۔۔۔

تھینکیو سو مچ اس نے دل سے شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔۔

جب مایوں کے فنکشن کے لیے ایحاب نے ڈی جی سے نیم اناؤنس کروائے تھے تب ڈونا ایحاب کی طرف آیا تھا۔۔۔۔ اور اس کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

ارے ڈونا یو آر سو لیٹ تم اتنی دیر سے آئے اس نے ڈونا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ایحاب بھائی چلیں یہاں سے مجھے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔ ڈونا نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے ہال سے باہر لے آیا تھا۔۔

ہوا کیا ہے ڈونا سب ٹھیک ہے ناں کیوں پریشان ہو۔۔۔ ایحاب نے اس کے افسردہ اور پریشان چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

آئی ایم سوری ایحاب بھائی میں نے باتیں سن لیں تھیں آپ کی اور ارسم بھائی کی مت کریں ایحاب بھائی فاحا کے ساتھ ایسا پلیز وہ میری دوست ہے ایحاب بھائی پلیز کسی اسد سے اس کی شادی مت کروائیں وہ جیتے جی مر جائے گی۔۔۔وہ حائسم بھائی کو پسند کرتی ہے اور یہ قربانی صرف اور صرف ارسم بھائی کے لیے دے رہی ہے کیونکہ مومن ذوئیشہ بھابھی کو پسند کرتا تھا۔۔ مگر جب فاحا کو یہ بات پتہ چلی تو اس نے مومن کو اپنے لیے منایا شاید اور اب وہ بس اسی لیے ہر چیز سے پیچھے ہٹ رہی ہے تاکہ بس آرسم بھائی خوش رہیں اس نے پرہشان زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ وہ ان دونوں کی اتنی ہی بات سن سکا تھا کے وہ کسی اسد سے اس کا نکاح کروانا چاہ رہے ہیں یہ نہیں سن سکا تھا کے مومن ان دونوں کے پاس ہے۔۔۔۔

تم یہ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کے فاحا یہ سب ارسم کے لیے کر رہی ہے۔۔۔۔اس نے کھوجتی نظروں سے پوچھا تھا۔۔۔

مجھے حائسم سر نے خود بتایا ہے اور آپ یہ بات فاحا سے بھی کنفرم کر سکتے ہیں مگر ابھی جس کنڈیششن میں وہ ہے وہ ابھی کچھ نہیں بتا سکتی اور آپ کو مجھ پر ٹرسٹ کرنا ہو گا ایحاب بھائی

پلیز میں بچپن سے اس کے ساتھ ہوں میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہمممم لگتا تو مجھے بھی تھا۔۔۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے ارسم کسی صورت نہیں مانے گا اس نکاح کے لیے پتہ نہیں کیوں مگر وہ کہتا ہے حائسم کے علاوہ کوئی بھی ہو سکتا حائسم یا مومن نہیں اس نے پرسوچ انداز میں کہا تھا۔۔۔

مگر اگر ایحاب بھائی نکاح ہو چکا ہو تو تب تو نہیں جھٹلا سکتے ناں وہ اس بات کو اس نکاح کو ڈونا نے کہا تھا۔۔۔

ہاں مگر تم جانتے ہو ارسم کو اسے بھنک بھی لگ گئی تو بہت کچھ برا ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اس نے صاف لفظوں میں کہا تھا۔۔۔۔

آپ اگر میرے ساتھ ہیں تو آگے کا کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں اس نے ایحاب کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

میں ساتھ ہو تمہارے ڈونا مگر پلین کیا ہے۔۔۔ ایحاب نے پوچھا تھا کیونکہ اس وقت اسے صرف اپنی بہن کی خوشیاں عزیز تھیں اس بہن کی خوشیاں جو اپنے بھائیوں پر اپنی زندگی اپنی محبت لوٹا رہی تھی۔۔۔ اور وہ جانتا تھا محبت میں وصل کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے جس چکی میں کسی گیہوں کی طرح اس کی محبت پھس رہی تھی وہ پھس رہا تھا اس محبت کی تکلیف دہ چکی میں وہ کبھی

بھی اپنی بہن کو پھنسنے نہیں دینا چاہتا تھا اور یہی سوچ کر اس تکلیف کو محسوس کرتے اس نے ہامی بھر لی تھی-----

تھینکیو ایحاب بھائی مجھ پر اعتبار کرنے کے لیے وہ بے حد خوش ہوا تھا----

پلین کیا ہے ایحاب نے پوچھا تھا---

میں پھوپھو کو اغواہ کرو گا دھوکے سے حائسم بھائی کو وہاں بلواو گا اور پھر پھوپھو کی کڈنیپینگ کی ویڈیو فاحا کو دکھا کر اس کو بھی وہاں بلواوں گا اس طرح پھوپھو کو کنوینس کر کے اپنے اوپر ساری بات لا کر میں ان کا نکاح کروا دوں گا اس نے پلین بتایا تھا----

مگر ڈونا ہم کچھ اور بھی تو پلین کر سکتے ہیں آئی مین کڈنیپینگ کے علاوہ یہ رسکی ہے اور پھر سارا پلندہ تم پر گرے گا سب کی نظروں میں گر جاؤ گے تم یا پھر یہ سب تم نہیں میں----

نہیں ایحاب بھائی پلیز آپ کو میری قسم ہے مجھے آنے دیں سامنے مجھے فرق نہیں پڑتا ایحاب بھائی کوئی بھی مجھے غلط سمجھے--- کوئی کتنے دن غلط کہے گا آخر میں جب سب کے غصے ٹھنڈے ہو جائیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا--- اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا---

مگر ڈونا میں تم پر کوئی بھی بات کیسے----

ایحاب بھائی پلیز ساری زندگی میں اگر مجھے آج میری دوستی کا حق ادا کرنے کا موقع ملا ہے تو وہ مجھ سے مت چھینیں پلیز آپ کو میری قسم ہے آپ سامنے نہیں آئیں گے میں ہاتھ جوڑ کر التجا کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ اس نے التجا کی تھی بے بسی سے۔۔۔۔

اوکے ڈونا جیسے تمہیں ٹھیک لگے مگر احتیاط سے کرنا سب جہاں میری ضرورت ہوئی مجھے بتانا اس نے گہرا سانس لیتے اس کی بے بسی اور التجا مان لی تھی۔۔۔۔

آپ فکر مت کریں کسی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میں اپ ڈیٹس دیتا رہو گا آپ کو آپ پریشان مت ہونا چلتا ہوں۔۔۔ کہتے اس نے ہاتھ ملایا تھا ایحاب سے۔۔۔

بیسٹ آف لک اینڈ سلیوٹ یور فرینڈشپ اس نے خوشدلی سے کہا تھا۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا چلا گیا اب آگے جو بھی کرنا تھا اسے ہی کرنا تھا۔۔۔۔

مگر ایحاب ارسم سے بہانہ لگا کر فنکشن بیچ میں ہی چھوڑ کر مومن کی طرف نکلا تھا پہلے۔۔۔۔ اور وہاں جا کر اس نے کنفرم کیا تھا۔۔۔ مگر مومن نے اس بات کی تصدیق نہیں کی تھی۔۔۔۔ بلکہ وہ کچھ بولا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

مگر اسے یقین تھا کے مومن اسے کچھ نہیں بتائے گا اور ڈونا کے سچ پر تو اس کو فاحا کی حالت محسوس کر کے ہی یقین ہو گیا تھا۔۔۔۔

اب جب وہ ڈونا کے دیئے ہوئے پتے پر آیا تھا تو نکاح ہو چکا تھا اور سب جا چکے تھے۔۔۔۔

اس نے تمہیں غلط سمجھا میں نے دیکھا اس نے تمہیں سلیپ بھی کیا تھا۔۔۔ ایحاب نے اس کے ساتھ چلتے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو اس دوستی میں کتنی بار کر چکی ہے میں نے کبھی برا نہیں منایا ڈونا نے کہا تھا۔۔۔۔

اب کی بار اس نے ہیٹ یو بھی کہا تمہیں اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا جب اسے علم ہوا تو بہت پچھتائے گی وہ۔۔۔۔ ایحاب نے کہا تھا۔۔۔۔

میرا مقصد اس کی خوشی ہے ایحاب بھائی میں اسے پچھتاوں کے لیے نہیں چھوڑوں گا ہاں یہ وقتی جذبہ ہے مگر میرا ماننا ہے دوستی کبھی ختم نہیں ہوتی ہم بے شک دو الگ الگ ماؤں کے بچے ہیں دو الگ الگ خاندانوں سے ہے مگر ہم سول میٹس ہیں ایک دوسرے کی تکلیف پر مٹ جانے والے۔۔۔ وہ آئے گی مگر پچھتائے گی نہیں وہ بولے گی ڈونا میرا تم پر غصہ کرنا میرا حق تھا تم بھی تو ہیرو بنے ہوئے تھے اینڈ دین شی ہگ می اور پھر سے ہم ڈونا پلس فاحا ہو جائیں گے یعنی دوستی ہو جائیں گے بی کوز ہم کرائم پارٹنرز بھی تو ہیں۔۔۔ آخر میں اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں ڈونا سچ بتاؤ گے۔۔۔ ایحاب نے چلتے چلتے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔

پوچھیں ایحاب بھائی ڈونا کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور اگر بولتا ہے تو بس فاحا کے لیے۔۔۔۔ کیونکہ اس کے لیے سب کچھ قربان۔۔۔ اس نے پھیکی ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

میری بات کو رونگ وے پر مت لے کر جانا آئی ٹرسٹ یو مگر کچھ ہے جو مجھے کھٹک رہا ہے ڈونا تم بچپن سے ساتھ ہو ایک دوسرے کے کرائم پارٹنرز بھی ہو ہر چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے بڑی بات شئیر کرتے ہو تم دونوں اچھے لائف پارٹنر بن سکتے تھے پھر حائسم ہی کیوں کیا تمہیں کبھی اس سے محبت نہیں ہوئی---- کبھی کسی لمحے بھی----

اس نے کھوجتی نظروں سے پوچھا تھا---

ایحاب بھائی بہت لیٹ ہو گئے ہیں ہم مجھے لگتا ہے اب ہمیں چلنا چاہیے---- اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا اور گاڑی تک جانے کے لیے پلٹا تھا--- جب ہی ایحاب نے اس کی کلائی پکڑی تھی---

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے ڈونا--- ان آنکھوں کی اداسی مجھ سے مخفی نہیں ہے کچھ دکھ بانٹ لینے سے صبر آ جاتا ہے کیوں اتنے ٹوٹے ہوئے ہو----

ایحاب نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے کہا تھا--- اس وقت وہ اسے اپنا عکس ہی تو لگا تھا خود کا آئینہ ٹوٹا بکھرا بے ترتیب سا مگر اس نے اسے خود سے مضبوط پایا تھا--- وہ رو نہیں رہا تھا وہ اپنی فیلنگز کو چھپا رہا تھا شاید وہ اس لمحے تنہائی چاہتا تھا اور ایحاب اس کا درد بانٹنا چاہتا تھا--- کیونکہ وہ جانتا تھا کے یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب چار آنسو بہانے کے لیے کسی کے کندھے کی ضرورت ہوتی ہے---- وہ کندھا جو بڑی خوش قسمتی سے میسر آتا ہے----

ایحاب بھائی محبت پاہ لینے کا نام تو نہیں ہے محبوب کی رضا میں راضی ہونے کا نام ہے فاحا جنون تھی میرا میری محبت مگر کبھی گندگی کی نظر نہیں ہونے دی میں نے اپنی محبت اسے دیکھا بھی تو بڑی پاکی سی چاہا بھی تو پاکی سے وہ شاید محبت سے بڑھ کر ہے میرے لیے۔۔۔۔اور میں چاہتا ہوں کے یہ جذبہ ہمیشہ قائم رہے۔۔۔

یونیورسٹی کے اس لاسٹ سمیسٹر کے بعد میں نے سوچا تھا میں اسے پرپوز کروں گا مگر شاید قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔۔۔ مگر اب سوچتا ہوں جو ہوا اچھا ہوا اگر کوئی اور رشتہ ہمارے بیچ آہ جاتا تو شاید میں اس پاک دوستی سے بھی جاتا۔۔۔۔

میں نے اس کی آنکھوں میں حائسم بھائی کو لے کر وہ جذبے دیکھے ہیں جن کو دیکھنے کی کبھی میں نے چاہ کی تھی۔۔۔۔ مگر ہر رشتہ میسر آہ جائے یہ ممکن بھی تو نہیں۔۔۔۔

ہاں میں نے بہت محبت کی ہے اس سے کرتا تھا کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔۔۔ کیونکہ یہ میرے حصے کی خوشی ہے۔۔۔۔ اور یہ میرا اور میری محبت کا معاملہ ہے۔۔۔۔ مگر آج میں نے اپنی دوستی کو سرخرو کر دیا ہے۔۔۔۔ اپنی محبت کی کشتی ڈوبا دی میں نے ایحاب بھائی اپنے ہاتھوں سے اپنی فاحا کی خوشیاں اس کی جھولی میں ڈال کر اپنی دوستی کو امر کر دیا۔۔۔۔

آخر میں س کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔۔

بی بریو ڈونا ڈونٹ بی یار--- اںحاب کی خود کی آنکھوں میں نمی اتری تھی اس کی حالت دیکھ کر----

مجھے ایسے لگ رہا ہے اںحاب بھائی جیسے میں سانس نہیں لے پاؤ گا میرا سینہ اس قدر بھاری ہو رہا ہے--- یہ محبت ہوتی ہی کیوں ہے---- اور ہو جاتی ہے تو تل تل مارتی ہی کیوں ہے--- کیا میرے مقدر میں فاحا سلطان چوہدری کبھی بھی نہیں تھی----

وہ اپنے آنسوؤں پر قابو ہی نہیں پاہ سک رہا تھا---

ڈونا بہت کم لوگوں کو یہ سونپی جاتی ہے اسپیشلی ان کو جو ٹھہرائے جاتے ہیں صبر کے قابل اس لیے یہ وجد کے لمحوں میں وجدان ہوتی ہے--- ہو سکتا ہے تم اس کی نظر میں صابرین میں سے ہو اس لیے تو اس صبر کی منزل کو تمہارے کاندھوں پر ڈالا گیا ہے--- اور تم نے غلط کہا کے تمہارے نصیب میں فاحا سلطان چوہدری نہیں ہو سکتی ڈونا میری نظر سے دیکھو تو وہ تمہارے نصیب سے گئی ہی نہیں--- بلکہ تم امر ہو گئے ہو--- اور جو امر ہوتے ہیں ان کے لیے خاص عنایتیں ہوتی ہیں وہ خاص تحفے جو لازم و ملزوم ٹھہرائے جاتے ہیں---

Urdu Novels Ghar

پتہ ہے وہ ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والی ذات ہے اس لیے تو تمہارے نصیب میں فاحا سلطان چوہدری سے بھی بڑھ کر کوئی نگینہ لکھا ہو گا جو تمہارے لیے خاص تحفہ ہو گا--- میں خوش ہوں تم نے اپنا حق ادا کیا----

وہ اسے سمجھا رہا تھا بڑی نرمی سے بڑی محبت سے----

آپ ٹھیک کہتے ہیں ایحاب بھائی زندگی لینے کا نہیں دینے کا نام ہے اور میرے لیے اس کی خوشی ہر لحاظ سے مقدم ہے--- اس نے الگ ہوتے کہا تھا----

وعدہ کرو خود کو اس کے قرب میں ہلکان نہیں کرو گے جو دے دیا اس کے لیے سسکنا کیا دان کی ہوئی چیزوں پر صبر کرتے ہیں خود کو توڑتے نہیں بی سٹرونگ مین--- اس نے کاندھے تھپتھپاتے کہا تھا اسے----

تھینکیو فور بینگ ود می--- اس نے آنسو صاف کرتے مسکراتے کہا تھا---

الویز ڈئیر فور یو بڈی اب چلیں۔۔۔ اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا اور پھر دونوں گاڑی کی طرف چل دیئے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ خدا کے آگے سجدہ ریز ہوا تھا بہتے آنسوؤں سے اپنے دل کی خوشی پر رب سے دعا مانگی تھی۔۔۔ پھر جائے نماز لپیٹتے سائیڈ پر رکھی تھی اور قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

وہ ہنوز آنکھیں بند کیے پڑی تھی۔۔۔

آیت الکرسی پڑھ کر اس کے چہرے پر پھونک مار کر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے اس نے۔۔۔۔ کتنا تھک گئی تھی ناں وہ شروع میں جس شوخ چنچل لڑاکو فاحا سے وہ ملا تھا وہ تو کہیں کھو گئی۔۔۔۔

اس کے رخسار کو ہاتھ کی پشت سے سہلاتے اس نے سوچا تھا۔۔۔

کتنی کمپیٹینٹ تھی ناں وہ فاحا جو بات بے بات لڑتی تھی اس کی ساری چیزوں کا ستیا ناس کر دیتی اور پھر وہ پنک چھمک چھلو بن کر گھومتا تھا۔۔۔ وہ سب یاد کرتے وہ ہنسا تھا۔۔۔۔

پھر رسی اور ڈانڈا والا سین اسے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کے کیا کیا بے و قوفیاں کرتی پھرتی تھی وہ۔۔۔۔ اس نے اس کے ساتھ لیٹ کر خود پر بھی کمفرٹر اوڑھا تھا۔۔۔۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سینے کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

ایک پاک مضبوط رشتے میں بندھنے کا پہلا احساس وہ اس کی تھی پوری کی پوری اس کی اس پر اس کا حق تھا۔۔۔ وہ اسکی پناہوں میں تھی وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔ یہ احساس ہی اس کے لیے مسحور کن تھا ۔۔۔ اس کے جسم کی حرارت اس کا لمس اس کی قربت کتنی بار دل ڈوبا تھا اس کا۔۔۔ اس نے پھر سے اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے اور کتنی دیر رکھے رہنے دیئے تھے کیا کچھ نہیں تھا ان لمحوں میں ایک سکون تھا سرشاری تھی۔۔۔ زندگی تھی جاودانی تھی۔۔۔ اور محبت کی امربت تھی۔۔۔ جس نے اسے مکمل کیا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بغیر ہلے محسوس کر رہا تھا اسے--- اورپھر پوری جان سے اس کے نرم نازک وجودکو خود کے اوپر ڈالا تھا دونوں ہاتھ اس کی کمر کے نیچے ڈال کر----

وہ ہلی تھی خود کو مضبوط حصار میں محسوس کرتی پھر آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تھیں--- خود کی کمر کے گرد ایک بھاری بوجھ محسوس ہوا تھا---- پھر جیسے ہی اعصاب بحال ہوئے سمجھنے کی کوشش کی کے کہاں ہے سر تھوڑا سا اس کے سینے سے اوپر اٹھایا تو ماتھے پر ان گنت بل آئے تھے----

ت----ت---تم--- لفظوں میں بھی لڑکراہٹ آئی تھی اور جسم بھی کانپا تھا اسکی آغوش میں--- اسے یاد تھا کے وہ آخری بار ڈونا کو تھپڑ مارتی بے ہوش ہوئی تھی اور اب وہ پوری کی پوری اس کے اوپر پڑی ہے--- حیا کی سرخیاں چہرے پر آئیں تھی اور دل زوروں سے دھڑکا تھا مگر اس نے منٹوں میں اپنی حیا کو پیچھے دھکیلتے چہرے پر غصہ طاری کیا تھا----

ہاں میں--- اس کی اٹھنے کی مزاحمت کو کمزور بناتے کمر پر گرفت اور مضبوط کی تھی---

چھوڑو حائی اور جاؤ یہاں سے تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو۔۔۔ اس کی گرفت چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

میاں بیوی کمرے میں کیا کرتے ہیں یہ بھی میں بتاؤ تمہیں جیسے کچھ پتہ ہی نہیں ہے اس نے اس کے چہرے سے بال ہٹاتے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔۔

حائی پلیز میری کمر ٹوٹ جائے گی چھوڑیں۔۔۔اس نے التجا کی تھی۔۔۔

فکر مت کرو میری ہی ہے نا ٹوٹی ہوئی بھی منظور ہے اب کے اس نے معنی خیزی سے کمر سہلاتے اور ہلکی سی چٹکی بھرتے کہا تھا۔۔۔ اور وہ شرم سے پانی پانی ہوتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔۔۔اور رونے لگی تھی۔۔۔

ارے فا کیا ہوا اچھا ٹھیک ہے بابا چھوڑ رہا ہوں ہوا کیا زور سے لگی چٹکی وہ اس کی سسکی سے پریشان ہوا تھا۔۔۔ اور اسے بیڈ پر ڈالا تھا۔۔۔اس کے آنسو اس کی گالوں سے اپنے گال رب کرتے صاف کیے تھے۔۔۔۔

مجھے وہاں آل ریڈی لگی تھی اور آپ نے وہیں پر مجھے پین ہو رہا ہے اس نے روتے ہوئے کہا تھا--- درد کہاں برداشت ہوتا تھا اس سے----

دکھاؤ مجھے کہاں لگی تھی کیا ہوا تھا--- حائسم نے اس کی شرٹ پیچھے کرتے کہا تھا---

نہیں حائی وہ رہنے دیں آپ میں ٹھیک ہوں--- اس نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا مبادا اگر اس نے وہ نشان دیکھ لیا جو بیربل نے ہگ کرتے وقت اسے چٹکی بھر کر دیئے تھے تو وہ پوچھے گا بھی تو کیسے وہ جواب دے پائے گی اس کو----

ہاتھ ہٹاؤ فا--- دکھاؤ مجھے وہ با ضد ہوا تھا---

ن---ن--ن-- نہیں میں ٹھیک ہوں----- اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا--- مبادا وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر اس کا رخ موڑ کر اس کی کمر سے شرٹ ہٹا چکا تھا--- جہاں اسے دو بڑے بڑے نیل واضح نظر آئے تھے-----

اور اس کی آنکھیں حیرت سے کھلیں تھیں۔۔

یہ کس نے کیا فا۔۔ اس نے آنکھوں میں غصہ بھرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔کسی نے نہیں وہ میں وہ مجھ سے۔۔۔۔

جھوٹ نہیں فا بتاؤ کس نے کیا یہ۔۔۔ اس نے غراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

م۔۔۔م۔مومن نے وہ زبردستی میرے گلے لگا تھا اور پھر مجھے چٹکیاں۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ہمت کیسے ہوئی تمہاری اس کے گلے لگنے کی اس کو جھٹکے سے چھوڑتے اٹھ بیٹھا تھا وہ اور پھنکارا تھا اس پر۔۔۔۔

م---م--میں بتا رہی ہوں نا حائی وہ اس نے زبردستی--- چپ ایک دم چپ--- ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے اسے خاموش کروایا تھا اس نے---- ایک طوفان آہ سمایا تھا اس کے اندر یہ سوچ ہی کافی تڑپا دینے والی تھی کے وہ کسی اور کی باہوں میں----

حائی پلیز میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ مجھ سے زبردستی کر رہا تھا---- ہچکیوں سے روتے کہا تھا اس نے اسے ایک دم بیڈ سے اترتے دیکھ----

وہ بغیر کچھ کہے اپنا والٹ اور موبائل اٹھا کر پاکٹ میں رکھتے جوتے پہنے اب باہر کی طرف بڑھا تھا--- جانتا تھا یہاں رکا تو غصے میں کچھ غلط کر بیٹھے گا----

آپ مجھے پھر سے اگنور کر رہے ہیں حائی میری بات سنے بغیر نہیں جا سکتے آپ---- اس نے اس کے سامنے آتے کہا تھا----

ہٹو سامنے سے فا میں کچھ غلط کر بیٹھو گا ابھی میرا جانا ضروری ہے یہاں سے --- اس نے اسے سامنے سے ہٹاتے کہا تھا--

نہیں جانے دوں گی آپ کو نظر نہیں آہ رہا میں تکلیف میں ہوں--- وہ ضدی بنی کھڑی تھی سامنے----

تو کیا کروں وہ درد چنوں تمہارے جو تمہیں اس مومن نے دیئے ہیں میری بیوی کے جسم پر نشان کسی اور کے دیئے برداشت کروں بے غیرت نہیں ہو میں---- وہ غرایا تھا اس پر----

بدلے میں وہ کچھ بھی کہے بغیر اس کے سینے سے لگی اس کے گریبان کو ہاتھوں میں پکڑے رونے لگی تھی---

آئی ہیٹ یو سست کچھوے آئی رئیلی ہیٹ یو بی کوز آئی لو یو---- یو آر آہ ڈرٹی ٹرٹل---- اس نے مجھے ہرٹ کیا وہ بھی تب جب آپ میرے پاس نہیں تھے---- میں مضبوط ہوں بہت مضبوط مگر اس کے باوجود میں اپنے بھائی کی خوشی کے لیے کمزور پڑ گئی مجھے ہرٹ ہوا تھا بہت مجھے آج بھی ہرٹ ہوا جب آپ نے کیا--- آپ غصہ کرنے کی بجائے میرے درد چن بھی تو سکتے تھے-----

وہ ہچکیوں سے روتی اس سے اظہار محبت کے ساتھ ساتھ گلے شکوے کر رہی تھی۔۔۔ اور اس کے اندر سکون اتر رہا تھا۔۔۔۔

کیوں اگنور کرتے ہیں آپ مجھے میں آگ لگا دوں گی سب کو اور آپ کو بھی یور اگنورنس ہرٹنگ میں ڈیپلی۔۔۔ دفعتاً وہ اس سے دور ہوتی چلائی تھی۔۔۔۔

جب ہی اس نے اس کی بازو سے کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔ گردن کو پیچھے سے پکڑ کر چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا تھا۔۔۔

چن لوں پھر سارے درد اور کچھ نئے میٹھے درد سونپ دوں اپنی قربت کے۔۔۔۔ اس کی گیلی نم آنکھوں میں دیکھتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اور وہ اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملتے نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔نہیں۔۔۔ ج۔۔۔جائیں آپ یہاں سے۔۔۔ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے با مشکل کہہ پائی۔ تھی وہ۔۔۔

کیوں ابھی تو تم نے کہا کے تم میری اگنورنس سے ہرٹ آتی ہو۔۔۔۔ اس کی نم گالوں سے اپنے لبوں سے آنسو چنتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔اور وہ اس نرم گرم لمس پر بے حال ہوتی سانس روک گئی تھی۔۔۔

ح۔۔۔۔ح۔۔۔۔حائی پ۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔اس کی گرفت چھڑواتے کہا تھا۔۔۔۔

لپ پر کچھ لگایا نہیں تم نے۔۔۔۔ اس کے لب کے کونے پر ابھی بھی زخم تھا۔۔۔۔ اس نے اس کے لبوں کو فوکس میں رکھتے پوچھا تھا۔۔۔

چ۔۔۔چ۔۔چھوڑیں حائی۔۔۔ وہ اس کے احساسات اس کے جذبات سے ڈر رہی تھی۔۔۔ دل میں ایک طوفان تھا وہ کانوں میں ددھک دھک بج رہا تھا۔۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔ اس نے اس کے چہرے کے زرد رنگ لرزتے جسم اور کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھتے اس کی حالت پر رحم کرتے اپنی گرفت ڈھیلی کرتے کہا تھا۔۔۔

اور وہ ایک دم سے اس سے الگ ہوتے ایک سیکنڈ کی بھی دیری کیے اپنے بستر میں دبکی تھی اور کمفرٹر منہ تک اوڑھا تھا۔۔۔

ج۔۔۔جائیں آپ یہاں سے حائی کمفرٹر میں سے ہی آواز لگائی تھی۔۔۔۔

اوکے خیال رکھنا اپنا اس نے بھی کہا تھا۔۔۔۔

اور پھرا سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد اس کی غیر موجودگی محسوس کرتے شکر ادا کرتے اس نے منہ سے کمفرٹر ہٹایا تھا اور رخ بدلا تھا کے ڈر کے مارے اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی وہ بلکل اس کے پہلو میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

نکاح مبارک۔۔۔ اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے اس کے ہوائیاں اڑے چہرے کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ گئے نہیں اس کی روح فنا ہوئی تھی۔۔۔ اسے واپس دیکھ کر وہ بھی اتنے قریب۔۔۔۔

سوچا تم نے تو لب پر کچھ لگایا نہیں میں ہی مرہم لگا دوں اور نکاح کی مبارکباد بھی دے دوں۔۔۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے قریب کرتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑی تھی اس کی کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں کھینچا تھا جب کے اس کی کمر پر موجود ہاتھ ہولے ہولے اس کے زخموں کو سہلا رہا تھا۔۔۔۔

فا ٹیک بریتھ۔۔۔ اس کو سانس روکے دیکھ لبوں کے پاس لب لاتے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وہ گہرا سانس لے گئی تھی جسے اس نے بڑی فرصت سے خود میں ان ہیل کیا تھا۔۔۔۔

ی۔۔۔یہ۔۔۔ٹھیک نہیں ہے حائی۔۔۔ اس نے کپکپاتے ہونٹوں سے کہا تھا۔۔۔۔ جب کے جسم بھی کانپ رہا تھا۔۔۔ اس نے اس کی کانپتیں ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں کے حصار میں کے کر اس کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

کیا۔۔۔ ایک دوسرے میں سانس لینا۔۔۔ کہتے اب وہ اس کے کان کی لو پر بھیگا لمس چھوڑتے اس کی گردن میں منہ چھپا گیا تھا اور وہاں اپنے شدت بھرے بھیگے لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔ وہ حیا سے گلنار ہوتی خود میں سمٹنے لگی تھی۔۔۔ اور وہ اپنی بے باک جسارتوں سے اسے سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

دونوں کی بھاری سانسیں اور دھڑکتے دل ایک تال پر رقص کر رہے تھے۔۔۔

ح۔۔۔ح۔۔۔حائی۔۔۔پ۔۔۔پلیز۔۔۔۔ اس نے ہلکان ہوتے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھے تھے اسے منع کرنے کے لیے کے وہ اس کے ہاتھ پر لب رکھتے نرمی سے اس کا ہاتھ پیچھے کرتے

اس کے کپکپاتے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں اس کے ہاتھوں کی انگلیاں پھنسائے گرفت مضبوط کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

اپنی سانسوں میں ہر گزرتے پل کے ساتھ اس کی سانسوں کو سینچنے لگا تھا۔۔۔اور وہ ہلکان ہوتی اس کی شدت پر سانسوں کی ٹوٹتی ڈور کو قائم رکھنے کی تگ و دو میں لگی تھی۔۔۔ ایک الاؤ تھا اس کے جذبات میں جو وہ اس پر نچھاور کر رہا تھا۔۔۔۔

اپنے زخم پر اس کے دانتوں کی گرفت مضبوط ہوتے محسوس ہوئی تو درد کی شدت سے آنسو نکل آئے آنکھوں سے اور سسکیاں سانسوں میں ہی دبی تھی۔۔۔ جنہیں محسوس کرتا وہ نرمی سے اس کے بھیگے لبوں کو چھوڑتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔ اور وہ مشکل سے منہ کھولے لمبے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی روتے ہوئے۔۔۔۔۔

ابھی سے بس ہو گئی فا حائسم ولید خان ابھی تو شروعات ہے اس سر پھرے عاشق کے خمار کی۔۔۔ قربت کی۔۔۔۔

اس نے کان میں سرگوشی کی تھی اس کی کمر سہلاتے۔۔۔اور پھر دوبارہ سے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔

فاحا۔۔۔ فاحا دروازہ کھولو۔۔۔۔ ارسم کی آواز پر دونوں چونکے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

فاحا۔۔۔ فاحا۔۔۔۔ وہ مسلسل دروازہ بجاتے آوازیں دے رہا تھا۔۔۔۔
اور وہ حائسم کی گرفت سے سے بڑی مشکل سے پیچھے ہوئی گہرے سانس لینے لگی تھی ہونٹ لال سرخ ہوئے تھے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے بھیگے۔۔۔۔
وہ گہرے سانس لیتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی کے اس نے اس کی کوشش کو ناکام بناتے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا اور بیوٹی بون پر لب رکھے تھے۔۔۔ وہ کسی صورت اسے چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔۔۔

ح۔۔۔۔۔ح۔۔۔حائی پلیز بھائی آئے ہیں۔۔۔ اس نے پریشانی سے کہا تھا لبوں پر زبان پھیرتے مگر وہ سننے کو تیار ہی کب تھا۔۔ ایک لمحے کے لیے بھی گرفت ڈھیلی نہیں کی تھی۔۔۔

خبردار جو تم ایک انچ بھی ہلی یہاں سے کڑے تیوروں سے کہا تھا۔۔۔

فاحا۔۔۔ تم ٹھیک ہو ناں فاحا۔۔۔ اس نے پھر سے پکارا تھا۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔جی ارسم بھائی ۔۔۔م۔۔۔میں ٹھیک ہوں کیا ہوا۔۔۔ بگڑے تنفس کو بحال کرتے اس کی گرفت سے آزاد ہوتے کہا تھا۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔اتنی دیر بعد آواز دی ہے۔۔۔ ارسم نے اگلا سوال پوچھا تھا۔۔۔

بولو پیار اپنی شوہر سے۔۔۔ حائسم نے اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے کہا تھا۔۔۔

آہ پ۔۔۔پیار۔۔۔آئی مین س۔۔۔ سو رہی ہوں بھائی۔۔۔ اس نے اس کا گردن سے نیچے رینگتا ہاتھ غصے سے حیا سے لال ہوتے پیچھے کیا تھا۔۔۔

اچھا دروازہ تو کھولو میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے میں تمہیں دیکھ کر تسلی کر کے چلا جاؤ گا۔۔۔ ارسم نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

ج---ج-- جاؤ فا کھولو دروازہ اور اپنے بھائی کو اچھے سے سمجھا دو اسے ماموں بننے کی جلدی ہے یا نہیں مگر مجھے پاپا بننے کی بہت جلدی--- اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چھوا تھا اس نے کہتے-----

ب--- بھائی میں ٹھیک ہو سونے دے ناں--- اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا----

اہاں آئی لائیک اٹ ویری امپریسو---- اس نے اس کی گال کو دانتوں تلے دبایا تھا--- وہ ستم پر ستم کر رہا تھا---اور وہ ہلکان ہو رہی تھی اس کی بے باک جسارتوں پر----

ارسم تم یہاں خیریت--- باہر سے آتے ایحاب نے اس کے کمرے کے پاس کھڑے ارسم کے پاس رکتے پوچھا---

کچھ نہیں یار فاحا کو لے کر ایک عجیب خواب دیکھا تھا تو بس اسی کے لیے پریشان تھا اس لیے اسے دیکھنے آیا تھا----

کیا یار ارسم تم بھی حد کرتے ہو لڑکے کا روم تھوڑی ہے جدھر ایسے ہی منہ اٹھا کر دروازہ بجانے لگتے ہو وہ بڑی ہو گئی ہے صبح دیکھ لینا وہ ریسٹ کر رہی ہو گی--- اس نے نرمی سے کہا تھا---

ہاں تسلی تو ہو گئی ہے میری اس نے بتایا ہے وہ سو رہی ہے--- خیر میں بھی چلتا ہوں شب بخیر----

اس نے ایحاب کا کاندھا تھپتپاتے کہا تھا۔۔۔ اور اپنے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

حائی پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔ اس کی بڑھتی بے باک جسارتوں پر وہ اب سسکنے لگی تھی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ اس نے اس کی پانیوں بھری آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ سوچ سکتے ہیں اگر آپ کو یہاں کسی نے دیکھ لیا تو کیا ہو گا۔۔ کب سے اپنی مرضیاں چلا رہے ہیں مجھ سے ایک بار بھی پوچھا میں کیا چاہتی ہوں۔۔۔۔

اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

تو اب تمہارے قریب آنے کے لیے مجھے تم سے پوچھنا پڑے گا۔۔۔ وہ آئی برو اچکاتے سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ہاں پوچھنا پڑے گا۔۔۔ کیا سمجھ کیا رکھا ہے مجھے سب نے اس نے زبردستی نکاح کروا دیا اور آپ اپنا حق وصولنے آہ گئے۔۔۔ یہ اوقات ہے میری میں کہاں ہو میری مرضی کہاں ہے۔۔۔۔

ہاں میں مانتی ہوں میرے دل میں سوفٹ کارنر ہے آپ کے لیے مگر اسے آپ اپنی ہوس کے لیے نہیں استعمال کر سکتے اس نے غراتے ہوئے کہا تھا اور بیڈ سے نیچے اتری تھی۔۔۔

کیا کہا تم نے یہ جو ابھی تمہیں مان بخشا ہے محبت دی اپنے لمس کی حرارات دی وہ سب تمہیں ہوس لگا۔۔۔۔ اس نے اس کی بازو کو کھینچ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں لگا ہوس بی کوز میری مرضی شامل نہیں تھی اس میں---- اور نا ہی کبھی ہو گی یہ گندے عمل آپ میرے ساتھ نہیں کر سکتے---- اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا----

چپ ایک دم چپ اب آواز نا آئے تمہاری تمہیں پتہ بھی ہے کیا کہہ رہی ہو تم ہوش میں تو ہو---- وہ پھنکارا تھا---

ہوش میں ہوں سب ہوش ہے مجھے اور ہوش میں آنے کی آپ کو ضرورت ہے--- آپ کو پتا بھی ہے اس نکاح نے کتنی مشکلات کھڑی کر دیں ہیں--- نہیں میں ہم میں سے کسی کو مرتا نہیں دیکھ سکتی نہیں کسی صورت نہیں--- آپ کو اندازہ نہیں ہے کیا کچھ ہونے والا ہے مجھے سوچ کر ہی ڈر لگ رہا ہے روح کانپ رہی ہے میری---- آپ آپ ایسا کریں مومن کو پتہ لگنے سے پہلے ہی مجھے طلا-----

شٹ اپ فا شٹ اپ ان عف از ان ععف---- ادھر کھڑا کب سے تمہاری بکواس سن رہا ہو اس لیے کے شاید تم ڈری ہوئی ہو اندر سے یا پھر تمہاری دماغی حالت درست نہیں ایک پل میں تم کو مجھ سے محبت ہو جاتی ہے اور اگلے میں تم اپنی فیلنگز جھٹلا دیتی ہو---- اور پھر ڈر کو بیچ میں لے آتی ہو---

مگر اب تمہاری بیوقوفی حد سے بڑھ رہی ہے۔۔۔۔ اور اب اگر تم نے ہمارے رشتے کو الگ کرنے کے لیے کوئی بھی ایسی ویسی بات کی تو تمہارا خون پی جاؤ گا میں جان سے مار دوں گا۔۔۔۔

اس نے تنیں رگوں سے لب بھینچتے کہا تھا۔۔۔اور پھر اپنی بات مکمل ہونے کے ساتھ ہی اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب لاتے اس کے لبوں پر لب رکھے تھے۔۔۔۔ اور اس کے روتے سسکتے وجود کی پرواہ کیے بغیر اپنی شدت اپنا غصہ جنون اس نازک جان میں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اس کی دبی دبی سسکیاں اس کے منہ میں ہی رہ گئیں تھی اور وہ ستم گر بنا ہر سیکنڈ کے ساتھ اس کی روح فنا کر رہا تھا سانس لینے کا بھی اسے موقع دیئے بغیر۔۔۔۔۔

اچانک اس کے ہاتھوں کی مٹھیوں نے اس کی جھکڑی شرٹ چھوڑی تھی۔۔۔۔ اور پھر وہ اس کے لرزتے وجود میں آتی مزید کپکپاہٹ محسوس کرتا ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔ اس کے نچلے لب سے خون کی بوندوں کو لبوں سے چنتے جھٹکے سے اس کے گہرے تنفس سے بے حال وجود کو بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کل کا دن ہے تمہارے پاس خود کو مینٹلی تیار کر لوں--- کیونکہ میں اب تمہاری بے وقوفیوں کو مزید برداشت نہیں کروں گا--- اور یہ بات بھول جاؤ کے تمہیں مجھ سے یا میرے جنون سے کبھی آزادی ملی گی-----

ناں تو میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں اور نا ہی تم سے محبّت کرنا چھوڑ سکتا ہوں اور ہاں ایک اور بات پرسوں مجھے تمہارے لپ پر اور کمر پر یہ زخموں کے نشان نا ملیں چلتا ہوں--- شرٹ ٹھیک کرو اور سو جاؤ----

مزید کسی بیوقوفی کی پلیننگ کی تو یاد رکھنا سب کے سامنے وہ کروں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتی --- اور یہ بات تم جانتی ہو میں اپنے قول کا کتنا پکا ہوں----

اس کے لرزتے سسکتے وجود کو دیکھتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے وہ رکا نہیں تھا--- اپنا والٹ موبائل گاڑی کی کیز اٹھاتا وہاں سے نکلا تھا-----

آئی ہیٹ یو حائی میرا دل کر رہا ہے تمہارا سر پھاڑ دو کمینہ چھمک چھلو سست کچھوا بندر---- جانور کاٹ دیا میرا لپ اللہ پوچھے گا تمہیں بد روح کہیں کا--- اللہ کرے تمہارے بچے کیل جیسے سوکھے سڑے پیدا ہوں---

اپنے لب پر زبان پھیرتے سسکتے کہا تھا۔۔۔ درد برداشت کرتے ہوئے۔۔۔اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی اپنی سانسوں میں اس کی سانسوں کو محسوس کرتے تکیے میں سر دیئے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بھابھی بھابھی۔۔۔۔ بھابھی۔۔۔۔ پنکی نے کمرے میں بیٹھے ہی راگ الاپنا شروع کیا تھا۔۔۔

وہ کسی کام کے سلسلے میں جارہیں ہیں آپ مجھے بتا۔۔۔۔

چپ کر تجھ سے بات کی میں نے جتنا ہو سکتا ہے کم منہ کھولا کر میرے سامنے۔۔۔ اس نے ملتہا کی بات سرے سے ہی کاٹتے کڑے تیوروں سے کہا تھا۔۔۔۔

بھابھی بھابھی بھابھی۔۔۔ اس نے پھر سے آوازیں دینا شروع کر دیں تھیں اور اب ملتہا بھی چپ چاپ بیٹھی اس کے لیے سیب کاٹنے لگی تھی۔۔۔

کیا بات ہے بولو۔۔۔ سارہ نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔

بات تو کچھ نہیں وہ میں بس یہ کہنا چاہ رہی ہوں کے دو دن ہیں تمہارے پاس اگر تم نے میرے خلاف ثبوت اکھٹے کرنا بند نا کیے تو اس گھر سے طلاق کا داغ اپنے ماتھے پر سجا کر نکلو گی پھر یہ مت کہنا کے پنکی نے بتایا نہیں۔۔۔۔

اس نے سارہ کی طرف دیکھے بغیر تنبیہی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اچھا تو تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔۔ سارہ نے تحمل سے بات سنتے سینے پر ہاتھ باندھتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں دھمکی نہیں اسے ایڈوائس سمجھ لو اگر اپنا عیش و آرام بچانا چاہتی ہو تو اپنی اوقات سے باہر کے کام کرنے سے پرہیز کرو ورنہ میں دھمکی نہیں دیتی ڈائریکٹ عمل کرتی ہوں اور ایسا جال میں پھنساتی ہوں کے حلق سے سانسیں کھینچ کر ادھ موا کر دیتی ہوں۔۔۔

نفرت سے ایک ایک لفظ کچکا کر کہا تھا اس نے۔۔۔۔

تم نے ایڈوائس دی میں نے سن لی مگر کیا ہے ناں اب میں ناں تو کسی کی ایڈوائس مانتی ہوں اور ناں ہی کسی کو سر پر چڑھاتی یوں۔۔

ایک ایڈوائس تم نے دی اب ایک میں تمہیں دیتی ہوں۔۔ تم ناں ایک ایموشنل سی اچھی سی سپیچ تیار کر لو کیونکہ جب تمہارا سچ سامنے ائے گا ناں تو تمہیں ضرورت پڑے گی۔۔۔ رہی بات سانسیں کھینچنے یا مجھے مارنے کی تو فی الحال ابھی تم اپنی فکر کرو کیونکہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے ناں تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔۔۔۔ وہ دن دور نہیں جب تم اپنے کیے میں ہی الجھ کر پھنس کر نیچے گرو گی۔۔۔

اور دنیا تم پر تمہاری مکاری پر تمہاری چال پر تھو تھو کرے گی۔۔۔۔

اس نے چباتے ہوئے ہر لفظ کہا تھا اور وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

یو بلڈی باسٹرڈ بچ تیری اوقات کیا ہے میرے سامنے مجھے چیلنج کر رہی ہے تو تیرے اتنے پر نکل آئے مت بھول سارہ اعظم تیرے پر کترنے کا فن آتا ہے مجھے----

کتی مکار عورت مجھے میرے بھائی کے سامنے ذلیل کرے گی جس کی خود کی عزت نہیں ہے----

اس نے تنفر سے کہا تھا اس کے جاتے----

پنکی وہ تمہاری بھابھی ہیں اور بھابھی ماں کی جگہ ہوتی ہے اگر تمہاری خود کی ماں ہوتی تو کیا تم تب بھی ان سے ایسے ہی بات کرتی----

منتہا کو برا لگا تھا اس کے اتنے ہارش لفظ سن کر---- اس لیے بولے بنا نہیں رہ سکی اور یہیں اپنے حق میں غلطی کر بیٹھی وہ----

ہاہاہاہاہا اب تم جیسی۔ نالی کی گندی کیڑی پنکی کو سمجھائے گی--- جس نے بچپن سے لے کر اب تک دو کمروں کے گھر میں زندگی گزاری--- مت بھول اپنی اوقات منتہا اور رہی بات یہ کے وہ میری بھابھی ہے تو نا کل میں نے اسے اپنی بھابھی سمجھا تھا ناں سمجھو گی-----

اور ہاں ایک اور بات میری ماں اور اس جیسی سو بار یہ گندی پیداوار پیدا بھی ہو تو بھی میری ماں کے لیول تک نہیں پہنچ سکتی اس نے نخوت سے کہا تھا----

اچھا تو پھر عاشر بھی تو اسی پیداوار کا تھا پھر تمہیں کیسے----

خبردار جو تم نے عاشر کے کا نام لیا مار دوں گی جان سے تمہیں۔۔۔۔ سب سمجھ آہ رہا ہے مجھے اس لیے تم اس کے پیچھے دم ہلاتی پھر رہی ہو کے تمہیں اس کا بھائی مل جائے اور وہ تمہیں یہاں سے لے کر باہر چلا جائے۔۔۔ اور تمہیں سائبان مل جائے۔۔۔۔اس لیے تم دونوں کا اتنا گھٹ جوڑ ہے مگر یاد رکھنا ایسا میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔

اس نے منتہا کی بات کاٹتے کسی بھپری شیرنی کی طرح اس کی گردن دبوچتے کہا تھا۔۔۔۔ کے اس کا سانس حلق میں ہی رہ گیا تھا۔۔۔یہیں نہیں اس کا غصہ ادھر ہی ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔ اس نے اس کے منہ پر پے در پے تھپڑوں کی بارش کی تھی کے وہ درد سے انکھیں میچ گئی تھی۔۔۔ اپنا غصہ اتار کے اس کا منہ لال کر کے پیچھے ہٹی تھی وہ۔۔۔۔

چل نکل یہاں سے۔۔۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے کے پاس دھکیلا تھا۔۔۔۔

تمہارا مسئلہ پتہ ہے کیا ہے تم اتنے گناہ کر چکی ہو کے اللہ نے تمہارے دل پر سختی بنا دی ہے اور تمہارا دل نرمی کھو چکا ہے۔۔۔

اور پتہ ہے پنکی دل کب نرمی کھوتا ہے تب جب ہم اپنے ذہن کے فتور میں بہت آگے نکل چکے ہوتے ہیں تب جب ہم خود کو خدا مان کر خود کی پرستش کرنے لگتے ہیں تب جب صحیح غلط کا فرق کیے بغیر گناہوں کی دلدل میں دھنستے جاتے ہیں اور تب جب ہم اس کے لکھے کو جھٹلا کر اپنی قسمت خود لکھنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے پنکی معافی مانگ لو سب سے سب کے سامنے ایکسیپٹ کر لو اپنی غلطی رب سے معافی مانگ لو۔۔۔ اس کے جن بندوں کو اپنے نفس کی خواہش کی غلام بن کر رسوا کر چکی ہو ان کو منا لو کیونکہ رب اپنے حقوق تو معاف کر دیتا ہے اپنے بندوں کے حقوق معاف نہیں کرتا اس لیے۔۔۔ اپنے دل میں ہڈی مت بننے دو۔۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے۔۔۔ خود کو خود کی آخرت کو سنبھال لو میں تمہارا ساتھ دوں گی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ دیکھو جھک جاؤ کے جھکی شاخ پر ہی تو پھل لگتا ہے۔۔۔۔جہاں تک رہی بات میری کے میں عاشر بھائی کی وجہ سے سارہ آپی کے ساتھ ہوں تو میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کوئی بھی گھنا شجر دیکھ کر سائے کی لالچ میں جگہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ میں نے خود کو خود کا ہی شجر بنا رکھا ہے۔۔۔

کیونکہ زندگی کے سفر میں ہر کوئی دور سے نظر آنے والا شجر سایہ دار نہیں ہوتا لہذا توقعات ایک حد تک رکھتی ہوں میں بلکہ کبھی کبھی تو رکھتی ہی نہیں کیونکہ پھر امیدیں ٹوٹنے پر وجود ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا--- ہاہاہاہاہا--- جی مولویانی صاحبہ آپ کا درس مجھے بہت اچھا لگا میں بلکل کوشش نہیں کروں گی اس پر عمل کرنے کی--- کیوں تو نے میرے ہاتھوں مرنا ہے جان پیاری نہیں تجھے نکل ادھر سے----

اس نے شروع میں ہنستے اور پھر آخر میں غصیلے لہجے میں کہا تھا----

منتہا نے اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر باہر نکل گئ تھی---

آج اس کے کانوں میں اس قرآنی آیت کی باز گشت ہوئی تھی جسے بچپن میں وہ کبھی سمجھ نہیں پائی تھی اور آج اس کی سمجھ میں بھی آہ گیا تھا اور اس کی روح بھی کانپ گئ تھی کے جس ایت میں یہ واضح ذکر تھا کے ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے کانوں پر اور دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے----

یعنی پنکی کے اعمال کی وجہ سے اس کے کانوں اور دل پر بھی مہر لگ چکی ہے----

اس نے سوچتے ہی شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں کتنے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے اسکے رخساروں پر اور اسکا چہرہ بھگو گئے تھے----

یہ بات سچ ہے کے کبھی کبھی ہم انسان ہی اپنے خود کے دشمن ہوتے ہیں سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی بس آپنی تسکین کے لیے اپنے حق میں بہت کچھ برا کر جاتے ہیں اور اپنے رب کو بھی ناراض کر بیٹھتے ہیں----

جب ہم اپنے ساتھ ہی وفادار نہیں ہیں تو ہم کسی اور سے کیسے وفادار ہو سکتے ہیں پنکی نے بھی تو یہی سب کیا تھا۔۔۔ اپنے ساتھ بھی بے وفائی کر گئی تھی اور اپنے جڑے رشتوں کے ساتھ بھی اور اب اس سب کو بڑے دھرلے سے قبول کرنے سے بھی انکاری تھی۔۔۔۔

منتہا نے شدت سے دعا کی تھی رب سے اس کی ہدایت کی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پاپا مومن کا کچھ پتا ہے کہاں ہے وہ۔۔۔ بیربل رات کے اندھیرے میں چھپتا چھپاتا آیا تھا اور باپ کے سامنے بیٹھا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں پتہ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تم کہاں ہو۔۔۔ دو دن بعد مجھے اپنی شکل دکھا رہے ہو۔۔۔ گیا ہوگا وہ بھی کہیں اپنے مقصد کے حصول کے لیے۔۔۔ جیک نے کافی کا گھونٹ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیسے باپ ہیں آپ آپ کو ہم نہیں بتاتے تو آپ کو خود بھی تو پوچھنا چاہیے سارا وقت یہ میجک لے کر بیٹھے رہتے ہیں کیا ملا اس سے آپ کو بچے پیدا کیے تو وہ بھی نامرد اور سستی شہرت کے لیے وقت الگ برباد کرتے ہیں۔۔۔

اسکا دماغ گھوما ہوا تھا تبھی باپ سے الجھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

یہ سستی شہرت نے ہی آج تم لوگوں کو اس قابل بنایا ہے کے میرے سامنے کھڑے ہوکر مجھ سے زبان لڑا رہے ہو مگر وہ دن دور نہیں جب تمہارے باپ کا نام یہ دنیا جانے گئ مگر اس دن میں تم دونوں کو جاننے سے انکار کر دوں گا کیونکہ مجھ سے غلطی ہوئی جو تم لوگوں کے پیدا ہوتے ہی تمہارے گلے نہیں دبائے----

وہ غصے سے چلائے تھے اس پر اس کا یوں خود سے الجھنا انہیں زرا بھی نہیں بھایا تھا----

تو اب دبا دیں آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی اور نہیں کر سکتے یہ تو اتنا بتا دیں کے مومن کہاں ہے---- اس نے اب کی بار لہجہ نرم رکھا تھا---

بیزبل میرا دماغ خراب مت کرو جاؤ یہاں سے---- ملے تو ڈھونڈ لو نہیں ملے تو سکون سے بیٹھ جاؤ----

جیک نے بیزاریت سے کہا تھا----

پاپا آپ کو سچ میں فرق نہیں پڑتا کے وہ کہاں ہو گا کس حال میں ہو گا زندہ بھی ہو گا یا نہیں---

اس نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا اتنا مجھے علم ہے کے وہ مرا نہیں ہو گا کیونکہ جو سیریل کلر ہو کبھی بھی اتنی آسانی سے کسی کے بھی جال میں نہیں پھنستے ہاں اتنا میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کے وہ کہیں نا کہیں کچھ اور پلین کر رہا ہو گا۔۔۔ اس لیے جاؤ یہاں سے میرا دماغ مت کھاؤ اور اپنے بکھیرے خود سمیٹو۔۔۔۔

ایک بار پھر اپنی بات ختم کرتے اسے جانے کے لیے کہا تھا۔۔۔

وہ کچھ دیر بیٹھا انکی شکل دیکھتا رہا تھا اور پھر افسوس سے سر ہلاتا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

مومن کو ڈھونڈنے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دو فلائٹس بک کروانی ہیں ایک حمنہ ذکااللہ کی اور ایک ذیشم ذکااللہ کی۔۔۔ اس نے فون پر اطلاع دی تھی۔۔۔۔

ہاں ویزہ پراسس بھی دیکھ لینا وہاں مجھے ایک ایسا گھر چاہیے جہاں سب کچھ ہو ایچ اینڈ ایوری تھنگ۔۔۔۔

ہمممم ہاں ایسا ہی ہے بس میں نہیں چاہتا وہ گھر سے باہر نکلیں کچھ سرونٹس ہائر کروا دینا جو انہیں ہر چیز گھر پر ہی اویلیبل کر دیں۔۔۔۔

ہمم۔ ہاں یہ ٹھیک رہے گا ایک ڈاکٹر بھی چاہیے جو اسپیشلی حمنہ کے لیے ہائر کرواؤ مجھے اس کی ڈرگز چھڑوانی ہے ہمم ٹھیک ہے یہ سب جلد ہی یونا چاہیے۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے بائے۔۔۔۔ کہتے انہوں نے کال رکھی تھی۔۔۔۔

میں تم دونوں کو کھونے کا تصور نہیں کر سکتا اور مجھے فی الحال تم دونوں کے لیے یہی بہتر لگا ہے--- کسی بھی بہانے سے مجھے تم دونوں کو کینیڈا بھجوانا ہی ہے--- اور تب تک میں تم لوگوں کو وہاں ہی رکھو گا جب تک یہ پزل باکس کی مسٹری حل نہیں ہو جاتی جس دن یہ مسٹری حل ہو گئی اس دن تمہارا باپ تمہارے سامنے ہو گا---- انشاللہ---

زکی نے گہرا سانس لیتے کہا تھا----

اور پھر قدم قدم چلتا اپنی کبرڈز کی طرف گیا تھا--- اور وہاں سے ایک گرے کلر کی فائل نکالی تھی---اور پھر اس فائل کو کھولتے اسکے سامنے وہ منظر دوڑایا تھا---جس میں اس نے سلطان چوہدری اور ولید خان پر پہلی بار وار کیا تھا----

بس یہ فارمولا پورا ہو گیا یا کچھ رہتا ہے--- سلطان نے ولید کی طرف دیکھتے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا----

ہمم تمہیں کیا لگتا ہے ولید نے سلطان کی طرف دیکھتے کہا تھا----

مجھے لگتا ہے وہ دن جلد آنے والا ہے جب دنیا ہم دونوں کو اس ملک کے سب سے اہم حصے کے طور پر جانے گی--- تم دیکھنا ولید ہم اپنے ملک کا نام روشن کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر ہر جگہ ہمارے ملک کی دھوم ہو گی اس مٹی کا قرض اتار دیں گے ہم--- سلطان نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا----

تم دونوں کو نہیں یہ دنیا صرف ذکا اللہ کو جانے گی اور پہچانے گی اور اگر ایسا نا بھی ہوا تو میں یہ فارمولا بیچ کر کروڑوں ڈالر کما سکتا ہوں--- ذکی نے ان کی ساری باتیں چھپ کر سن لیں تھیں اور اب ان پر گن تانے کھڑا تھا---

ہاہاہاہاہا تمہیں لگتا ہے ذکی یہ اتنا آسان ہے تم ڈرا دھمکا کر ہم سے یہ فارمولا لے لو گے سلطان نے بغیر ڈرے ہنستے ہوئے کہا تھا---- اس سے پہلے کے ولید وہ فائل چھپاتا---ذکی نے اسے پیچھے سے جھپٹتے وہ فائل اس سے چھینی تھی اور ان دونوں کو دھکا دے کر نیچے گراتے وہ وہاں سے اس فائل کے ساتھ نکلا تھا----

مگر گھر جا کر اسے پتہ چلا تھا کے اس فارمیولہ کے دو اہم او بجیکٹس تو اس میں مینشن ہی نہیں تھے۔۔۔۔

اس کے بعد ان کو مارنے تک اس کو ان کے بارے میں علم نہیں ہو سکا تھا۔۔۔۔

ایک دن وہ پزل باکس کھلے گا اور ان دو او بجیکٹس کو میں ہر صورت جان لوں گا۔۔۔ اور بس اس لمحے کا مجھے شدت سے انتظار ہے ارسم سلطان چوہدری۔ اس پزل باکس کی مسٹری سولو ہوتے ہی تمہیں تمہارے باپ کے پاس نا پہنچایا تو میرا نام بھی زکا اللہ نہیں۔۔۔۔ تم نے میری بیٹوں کو میرے خلاف کھڑا کر دیا ہے دوہرے حساب نکلتے ہیں تمہاری طرف جن کو ایسے ہی نہیں چھوڑوں گا میں کبھی بھی نہیں۔۔۔

اس نے سوچتے وہ فائل دوبارہ واپس اسی جگہ پر رکھی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

آج مہندی کا فنکشن تھا سب ہی تیار ہو رہے تھے۔۔۔ ایشال اور فاحا کو بیوٹیشن تیار کر رہی تھیں۔۔۔ جبکہ اس سے کچھ دیر پہلے ہی ایک بیوٹیشن بڑی مہارت سے ان کے ہاتھوں پر مہندی سجا کرگئی تھی۔۔۔۔

ارسم اور ایحاب بھی تیار ہو کر نکلے تھے اپنے کمرے سے۔۔۔۔

ایحاب اسد کو کال کی تھی تم نے۔۔۔ ایحاب کے پاس کھڑے ہوتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں مجھے یاد نہیں رہا ایحاب نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

واٹ یاد نہیں رہا اس کو کال کر کے پوچھو کب کی فلائٹ ہے اس کی تاکہ ہمیں بھی پریشانی نا ہو بعد میں۔۔۔

اس نے بالوں میں انگلیاں چلاتے انہیں سیٹ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ پھوپھو ریڈی نہیں ہوئیں میں انہیں دیکھتا ہوں کہتا وہ ابحاب کے پاس سے مسز راندھاوا کے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔۔۔۔

یہ ڈونا پتہ نہیں کیا چاہتا ہے ماما کو بھی منع کر دیا بتانے سے اور مجھے بھی اب میں کیسے سنبھالوں گا اس سب کو اسے اگر لاسٹ منٹ پر بتایا فاحا کے نکاح کا تو وہ کسی بم کی طرح پھٹے گا۔۔۔۔

اس نے سوچا تھا۔۔۔۔

چلو بھئی دیر ہو رہی ہے۔۔۔ ہال میں وہ لوگ آہ گئے ہیں ارحام کی مدر کی کالز آہ رہیں ہیں۔۔۔

سویرا راندھاوا ایشال اور فاحا اور ارسم کے ساتھ چلتی ابحاب تک آتے کہہ رہیں تھیں۔۔۔

فاحا آج میں تمہارے اردگرد حائسم کو نا دیکھوں ارسم نے فاحا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

مگر کیوں۔۔ اس کے پیچھے سے آواز ائی تھی۔۔۔ سب نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ ارسم کے بلکل پیچھے کھڑے ڈونا نے سوال کیا تھا۔۔۔

اس لیے کے حائسم اور فاحا کپل نہیں ہیں اس نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مگر یہ فیصلہ کرنے والے آپ کون ہوتے ہیں۔۔۔ ڈونا نے سینے پر ہاتھ باندھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں اس کا بھائی ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا پورا اختیار ہے سائیڈ پر ہٹو وقت ضائع مت کرو جب کہہ دیا کے یہ کپل نہیں ہیں تو نہیں ہیں۔۔۔ دو ٹوک لہجے میں کہا تھا اس نے۔۔۔۔

مگر یہ کاغذات تو کچھ اور کہتے ہیں لیں یہ لیں پڑھ کر دیکھ لیں آپ بھی۔۔۔ اس نے حائسم اور فاحا کا نکاح نامہ اس کی طرف بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

جسے نا سمجھی سے اس نے دیکھتے پکڑ لیا تھا۔۔۔ فاحا ایحاب اور مسز راندھاوا کے رنگ فق ہوئے تھے۔۔

کس نے کروایا یہ سب وہ حلق کے بل اتنی زور سے چیخا تھا کے وہاں کھڑے سب کی روح فنا ہوئی تھی سوائے ڈونا کے وہ اب بھی تسلی سے کھڑا تھا۔۔۔

میں نے۔۔۔۔ڈونا کا یک لفظی جواب آیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تم تمہاری اتنی جرات۔۔۔۔ وہ نکاح کے پیپرز کو پھاڑتے ہوئے غرایا تھا اس پر۔۔۔۔
ہاں میری اتنی جرات ہے کیونکہ جب آپ کو نہیں دکھا وہ جو آپ کو دیکھنا چاہیے تھا محسوس کرنا چاہیے تھا تو میں نے کیا وہ سب۔۔۔وہ اب بھی اطمینان زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

یو باسٹرڈ تم ہوتے کون ہو ہمارے گھر کے فیصلے کرنے والے وہ ایک جھٹکے میں اس تک پہنچا تھا اور اس کا گریبان پکڑ کر ایک مکا جڑا تھا اس کے منہ پر کے وہ منہ کے بل گرا تھا جب کے ہونٹ کا کونا بری طرح سے پھٹا تھا اور اس میں سے خون نکلا تھا۔۔۔

ایشیال اور فاحا نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا دہل کر۔۔۔ مسز راندھاوا شاکڈ نہیں ہوئیں تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کے ایسا ہی کچھ ہو گا۔۔۔۔

جتنا مرضی مار لیں ارسم بھائی مگر اب آپ اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتے۔۔۔ یہ وہ واحد حقیقت ہے جس میں آپ یا کوئی اور بدل نہیں سکتا۔۔۔۔

کیونکہ خود غرض آپ ہیں میں نہیں۔۔۔ اس نے اپنے ہونٹ کا کونا آستین سے صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھے خود غرض کہنے والے ہماری آستین کے سانپ نکلے دشمنوں کے ساتھ مل کر دشمنی کھیلی تم نے میں زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہیں اس نکاح کو میں کیا یہاں کھڑا کوئی شخص نہیں مانے گا۔۔۔ اس کے منہ پر پے در پے مکے مارتے اس نے اس کے پیٹ پر لاتیں ماریں تھیں کے وہ کراہ کر ادھ موا ہوا تھا۔۔۔مگر ہمت نہیں چھوڑی تھی اس نے۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو ارسم مر جائے گا وہ چھوڑو اسے۔۔۔ ایحاب نے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی تھی مگر وہ سخت جان غصے اور اشتعال میں بھپرا کسی شیر کی طرح وار کر رہا تھا اس نہتے کمزور پر۔۔۔۔

ہٹ جاؤ ایحاب اس کو عزت راس نہیں آئی کتنا پیار دیا ہم سب نے اسے اور اس نے کیا کیا ہماری عزت کا سودا کیا اس کے سامنے۔۔۔۔

جس گھر سے بیٹی میں لے سکتا ہوں دے نہیں سکتا۔۔۔ جانتے ہو وہ صرف بدلہ ہے میرا صرف اور صرف بدلہ وہ موت مارنا چاہتا ہوں اس گھر کے لوگوں کو کے ان کے نام و نشان صف ہستی سے مٹ جائیں اور اس نے اسی گھر میں میری بہن کو دے دیا۔۔۔

وہ ہوش کھو بیٹھا تھا سامنے صرف ڈونا تھا اس کے طیش میں نکلے لفظ اور اسی طیش میں وہ اسے مار مار کر بے حال کر رہا تھا کے اس کا منہ خون سے لال ہو گیا تھا۔۔۔۔

میں اس کو آج زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اس کی لاش اس حائسم کے آگے ڈال کر آؤں گا جس کے ساتھ مل کر یہ کھیل کھیل رہا ہے۔۔۔ اس نے اس کے پور پور چوٹ زدہ وجود کو گریبان سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔۔ اور سامنے رکھے شیشے کا والز توڑ کر اس کا کانچ ہاتھ میں پکڑا تھا

۔۔۔

ارسم ڈونٹ ڈو وہ مر جائے گا۔۔ ایحاب کی آنکھیں ابلیں تھیں باہر یہ سب دیکھ کر کب سے وہ اسے اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

آج یہ ختم۔۔۔ اس نے کانچ کو ہوا میں لہرایا تھا۔۔۔ جب ہی بجلی کی تیزی سے فاحا اس کے سامنے آہ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اب اگر آپ نے اسے کچھ بھی کہا تو اسی کانچ سے میں خود کو مار دوں گی۔۔۔ فاحا نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہٹو سامنے سے فاحا اس نے اس کی بازو پکڑ کر پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی تھی۔۔۔

کہا نا اب اگر اس کو چوٹ پہنچانے کی کوشش کی آپ نے تو اگلے نقصان کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔۔۔ اس نے روتے ہوئے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔۔۔۔

اوہ یہ تو میں اب سمجھا اس نے تمہیں ٹریپ کیا نا یہ سب کرنے کے لیے۔۔۔ اچانک اس کی انکھوں میں نفرت ابھری تھی فاحا کو لے کر۔۔۔۔

نہیں کیا اس نے ٹریپ جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے میں نے خود یہ نکاح کیا ہے میں حائسم سے محبت کر۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ اگلا لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گیا تھا جب اس کو تھپڑ جڑا تھا ارسم نے اور آج پہلی بار اس نے خود اپنی بہن کو تکلیف دی تھی۔۔۔

شٹ اپ ایک اور لفظ بھی منہ سے نکلا نا تمہارے تو یہیں پر تمہاری قبر کھود دوں گا تم جانتی نہیں ہو مجھے جتنا میں پیار میں جان قربان کرنے والا شخص ہوں عزت کی بات پر زندہ دفن کر دینے والوں میں سے ہوں۔۔۔ اس کے لفظوں میں تنبیہہ تھی غصہ تھا اشتعال تھا۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ارسم۔۔۔۔ مسز راندھاوا دھاڑیں تھیں فاحا کے منہ سے نکلتا خون دیکھ کر۔۔۔۔

ہاں ہو گیا ہوں پاگل بکواس سنی آپ نے اس کی اور یہ آور ڈونا ان دونوں نے مل کر بے وقوف بنایا ہے ہمیں اور آپ اب بھی یہ کہہ رہیں ہیں کے میں پاگل ہو گیا ہوں یہ سب کچھ نظر نہیں آہ رہا آپ کو۔۔۔۔

اس نے پھر سے ڈونا کا گریبان پکڑا تھا جب ہی فاحا پھر سے اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔۔

ارسم یہ بات بیٹھ کر آرام سے بھی۔۔۔۔

بس ایجاب انعف آرام سے بات نہیں ہو گی اب کال کرو اس حائسم کو اور بولو طلاق دے اس کو ابھی اور اسی وقت۔۔۔ اس نے انگلی اٹھاتے غصے سے لال ہوتے چہرے سے کہا تھا۔۔۔

واہ کلیپنگ۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے تالیاں بجاؤ کیسے پل بھر میں نظریات بدل رہے ہیں ناں میرے بھائی کے۔۔۔

ایشال نے تالیاں بجاتے کہا تھا۔۔۔

کیا ہوا آپ سب مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں یاد ہے ماما کچھ دن پہلے میرے پیارے بھائی نے مجھ سے کہا تھا کے طلاق کا داغ اپنے خاندان پر نہیں لگنے دے گا وہ۔۔۔ اور یہ کے مجھے ہر حال میں یہ رشتہ نبھانا ہو گا اور یہ بھی کہا تھا کے ہمارے خاندانوں میں طلاقیں ہوئیں ہیں ناں ہوں گی تو پھر اب کیا ہوا اصول بدل گئے کیا یا پھر اپنے دماغی فتور کے آگے یا بادشاہت کے آگے جو چاہو گے جیسا چاہو گے کر لو گے۔۔۔تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کے لیٹ لیسٹ اتنے دنوں کی چپ تو توڑی اس نے اقرار محبت تو کیا جو اپنے اوپر ظلم کر رہی تھی اپنے حق میں تو بولی۔۔۔۔ اور اب اگر بول لیا اس نے تو وہ فرد جرم قرار پائی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا کتنے بھونڈے اصول ہیں تمہارے ارسم سلطان چوہدری مگر ایک بات یاد رکھنا اگر فاحا کو طلاق ہوئی تو نا تو میں تمہاری شادی ذوئیشہ سے ہونے دوں گی اور نا ہی میں ارحام کے ساتھ رخصت ہوں گی۔۔۔

بغیر ڈرے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تنبیہی کی تھی۔۔۔۔

تم اپنے رشتے کو اور اپنے معاملات کو اس سب میں مت گھسیٹو دور رہو اس سب سے وہ چلایا تھا اس پر۔۔۔۔

بات تو ہو گی اب معاملات بھی گھسیٹے جائیں گے کیونکہ اپنی بہن کے ساتھ زیادتی میں برداشت نہیں کرو گی اور تم----

بس کر دو ایشو---- اور تم ارسم جو ہو گیا سو ہو گیا نصیب کے لکھے کو ٹال نہیں سکتے ہم--- شاید خدا کو یہی منظور تھا--- انھوں نے ایشال کی بات کاٹتے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی----

یہ منظوری آپ قبول کر سکتیں ہیں میں نہیں اس کو طلاق ہو گی اور ہر حال میں ہو گی--- چلو میرے ساتھ اس نے فاحا کا ہاتھ تھاما تھا----

ہاں جاؤ اس بے حس شخص کے ساتھ فاحا جس کی خاطر تم قربانی دینے پر تلی تھی جاؤ اور--

ڈونا چپ---- فاحا نے اس کی بات کاٹتے اسے چپ رہنے کی سر زنش کی تھی----

نہیں کیوں چپ آخر اسے بھی تو پتہ چلے کے تم اپنی زندگی اس کی وجہ سے داؤ پر لگانے چلی تھی--- سنئے پیارے ارسم بھائی آپ کو آپ کی محبت دینے کے لیے آپ کو آپ کی محبت سے ملوانے کے لیے آپ کی بہن نے اپنی محبت چھوڑ کر مومن سے ڈیل کی تھی کے اگر وہ ذوئیشہ کو چھوڑ دے گا تو یہ اس سے شادی کر لے گی---کیونکہ مومن ذوئیشہ کو پسند کرتا تھا---- اور اس نے ایسا ہی کیا اپنے دل کے سو ٹکڑے کر کے آپ کو خوشی دینے چلی تھی---

مگر بدلے میں آپ نے کیا کیا پتہ نہیں کون سے بدلے کو دل میں لیے اپنی بہن کی قربانی کو پیروں تلے روند کر آپ اس کی محبت سے اسے دور کر رہے ہیں میں ہاتھ جوڑتا ہوں ارسم بھائی پلیز اس نکاح کو قبول کر لیں۔۔۔

اس نے ہاتھ جوڑتے اسے سچائی بتاتے کہا تھا۔۔۔۔

میں یہ خوشی اس کو نہیں دے سکتا رہی بات ذوئیشہ کی تو اس کو حاصل کرنے کے لیے مجھے کسی کی قربانی نہیں چاہیے۔۔۔ اب تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو یہاں سے نکلو ورنہ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔۔۔۔

میں اس نکاح کو مرکر بھی نہیں قبول کروں گا جس میں اس کا کوئی وارث ہی شامل نا ہو یہ نکاح نہیں بغاوت تھی جس پر تم نے اسے اکھسایا۔۔۔۔

اس نے تپے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تم۔چاہ کر بھی نہیں جھٹلا سکتے اس نکاح کو ارسم کیونکہ میں اس نکاح میں شامل تھی۔۔۔۔اور فاحا کے وارثوں میں سے ایک وارث میں بھی ہوں۔۔۔ انھوں نے کہا تھا اب جبکہ وہ جان گئیں تھیں اپنی مارشو کے دل کی بات تو وہ کہاں چپ رہ سکتیں تھیں اس لیے بیر لے لیا تھا اس سے۔۔۔۔

کیا کہا آپ نے پھوپھو اوہ تو پھر یہ تو سوچی سمجھی پلیننگ تھی ناں--- اور میں بے وقوف جس کی ناک کے نیچے یہ سب ہوتا رہا ہے اور جسے بھنک بھی نا لگی---- اس نے بے یقینی سے مسز راندھاوا کی طرف دیکھتے کہا تھا----

دیکھو ارسم یہ سب ہم نے فاحا کی خوشی کے لیے----

تم بتاؤ ایحاب اور سچ بولنا بلکل سچ کیا تم بھی اس سب میں شامل تھے اس نے زہر خندہ نظریں اس پر جماتے مسز راندھاوا کی بات کاٹتے کہا تھا---

ارسم پلیز یار تم کیوں اس سب کو انا کا مسئلہ----

ہاں یا ناں--- اس نے پھر سے اس کی بھی بات کاٹی تھی----

ارسم میں وہ----

ہاں یا ناں---- اب کی بار اس نے گرجدار آواز میں پھنکارتے ہوئے پوچھا تھا----

ہ----ہاں---- اس نے گہرا سانس لیتے کہا تھا---- جانتا تھا کے جھوٹ نہیں بول سکے گا اور سچ کے بعد اس کی نفرت سہن نہیں کر پائے گا----

صحیح میں تو ایسے ہی اس بیچارے کو مارنے پر تلا تھا جبکہ میرے گھر میں ہی میرے اپنے میری جڑیں کاٹنے کے پر تولے کھڑے ہیں--- آج مجھے شدت سے احساس ہو رہا ہے کے میں ارسم سلطان چوہدری کل بھی اکیلا تھا اور آج بھی اکیلا ہوں----

اس کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی--- جو ادھر کھڑے ہر شخص کو تڑپا گئی تھی----

ارسم بیٹا میری بات---

نہیں ہوں میں آپ کا بیٹا کچھ نہیں لگتا میں آپ سب کا---- میں تو ہوں ہی نہیں آپ سب میں سے--- نا میری کوئی عزت نا ولیو--- دور کسی سے کیا گلہ جس بہن کو لاڈو سے پالا اس نے ہی منہ پر جوتا دے مارا اپنے ہی بھائی کے سامنے میرے ہی دشمن کے لیے اور اپنے اس دوست کے لیے ڈٹ کر کھڑی ہو گئی لعنت بھیجتا ہوں میں ایسے رشتوں پر اور ایسے گھر پر جہاں سب نے مل کر مجھے ڈسا--- میری عزت کو روندھا----

اس نے ایک ایک لفظ طیش میں آہ کر چباتے ہوئے کہا تھا----

ارسم تم یہ نہیں کہہ سکتے دیکھو تم ہمیں مسئلہ بھی تو بتاؤ کیا مسئلہ ہے تمہیں حائسم سے ایک طرف تم کہتے ہو وہ تمہارا دشمن ہے چلو مان لیا کے کسی لحاظ سے وہ تمہارا دشمن ہوا کبھی اس نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش----

کوشش نہیں کی اس کا خاندان مجھے نقصان پہنچا چکا ہے--- اور وہ نقصان میری زندگی روند گیا ہے مجھے اکیلا کر کے میرا سارا بچپن نوچ گیا ہے----اس نے انگلی اٹھا کر کرخت لہجے میں کہا تھا---

اچھا ہو گیا ناں جو ہونا تھا تو کیا تم یہ سب بھول کر فاحا کی خوشی کے لیے اسے معاف----

میں اپنی زندگی کے خسارے پر اسے کبھی نہیں معاف کروں گا۔۔۔ اس کو نکاح مبارک اور ان دونوں بہن بھائیوں کو ارسم سلطان چوہدری کی دشمنی علی الاعلان مبارک اور آپ سب کو یہ سلطنت مبارک۔۔۔ آج کے بعد میرا آپ سب سے یا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں مر گیا میں آپ سب کے لیے۔۔۔۔

اپنے حصے کی لڑائی اب میں خود لڑوں گا۔۔۔ اور ڈونا تم کوشش کرنا اب میرے راستے کی رکاوٹ نا بنو ورنہ اس توڑ پوڑ کے بعد تم ایک جھٹکے کی مار ہو۔۔۔اور تم فاحا بچا سکتی ہو تو بچا لینا اپنی محبت کو۔۔۔ اس نے نفرت سے ڈونا اور فاحا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ارسم خدا کا واسطہ ہے مت جاؤ اپنی پھوپھو پر ایک بار اعتبار تو کر کے دیکھو۔۔۔ مجھے بتاؤ کیا دشمنی ہے میں وعدہ کرتیں ہوں کے حائسم خود معافی مانگے گا تم سے آہ کر۔۔۔

انہوں نے اس کے سامنے آتے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

معافی نہیں چاہیے ان دونوں بہن بھائیوں کی موت چاہیے تب سکون ملے گا مجھے۔۔۔ اس نے تلخ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔۔

ارسم پلیز چھوڑ دو یہ ضد وہ وہاں بیٹھی تمہاری راہ دیکھ رہی ہے تم محبت کرتے۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا کس نے کہہ دیا آپ کو کے ارسم سلطان چوہدری اس سائیکو نفسیاتی ڈرپوک لڑکی سے محبت کرتا ہے۔۔۔ وہ لڑکی صرف اور صرف مہرہ ہے اس خاندان کی بربادی کا۔۔۔۔

اور یہ شادی اس مہرے کی کڑی ہے ایک مگر اب مجھے لگتا ہے کے مجھے شادی کے بغیر ہی اسے حاصل کر لینا چاہیے آخر اس میں حرج ہی کیا ہے----

اس نے کندھے اچکاتے لا پرواہی سے کہا تھا---

ہوش میں تو ہو تم حائسم جانتے بھی ہو کے کیا کہہ رہے ہو سوچ سکتے ہو اگر آج تم مہندی پر نا پہنچے تو کیا کچھ ہو سکتا ہے فاحا کے اور ایشال کے رشتے پر کیا اثر پڑے گا---

انہوں نے مبہم سا سمجھانے کی کوشش کی تھی---

یہ آپ کا مسئلہ ہے فاحا کا رشتہ کیسے بچانا ہے رہی بات ایشال کی تو آئی پرامس اس کے رشتے پر انچ نہیں آئے گی---- اور فاحا کون ہے میں نہیں جانتا اسے----

اس نے تنفر سے کہا تھا----اور قدم آگے بڑھائے تھے----

ارسم رک جاؤ---- مفاہمت کا کوئی تو راستہ ہو گا ناں---

ایحاب نے آخری کوشش کی تھی---

ارسم سلطان چوہدری غداروں کے ساتھ مفاہمت نہیں کرتا اپنی بہن کے سوہاگ کو بچانے کی کوششش پوری کرنا تم--اس نے اس کا کاندھا تھتھپاتے کہا تھا----

اور پھوپھو آپ--- یہ سلوک ساری زندگی یاد رہے گا مجھے--- گلے سے لگا کر جو زخم مجھے دیئے ہیں آپ نے اور میری پیٹھ میں خنجر کھبوئے ہیں ناں اس کے زخم تا حیات ہرے رہیں گے ہر لمحہ مجھے میری حثیت اور اوقات یاد دلاتے رہیں گے----

چلتا ہوں یہ سمجھیئے گا آج سلطان چوہدری آپ کے اپنے بھائی کا دوسری بار جنازہ اٹھا ہے آپ کے گھر سے مگر اس بار وہ خود کی لاش اپنے کندھوں پر خود اٹھا کر نکلا ہے----

رندھی اواز میں کہتے وہ رکا نہیں تھا--- بھرائی انکھوں سے ایک نظر سب کو دیکھا تھا اور دل پر ہاتھ رکھے باہر نکلتا چلا گیا تھا----

ارسم ارسم---- ایحاب اس کے پیچھے لپکا تھا--- مگر وہ گاڑی میں بیٹھا جا چکا تھا----

پیچھے سب بت بنے کھڑے تھے--- سب کچھ تو لٹ گیا تھا---- وہ ایک ایسی ضد ان سب کے سامنے رکھ گیا تھا جس کے طوفان نے سب کی زندگیاں دہلا دینیں تھی---

پھوپھو پلیز آپ بھائی کو روک لیں میں حائی سے طلاق لے لو گی---- فاحا نے مسز راندھاوا کے قدموں میں بیٹھتے کہا تھا---

تم پاگل ہو مارشو بس اب مزید ایک لفظ نہیں گڑے گڑی کا کھیل نہیں ہے یہ جو کھیلا جائے--- وہ غصے میں ہے اس لیے یہ سب کہہ گیا ہے میں منا لوں گی اسے----

انہوں نے اس روتی دوتی فاحا کے آنسو صاف کرتے اسے سینے میں بھینچتے کہا تھا----

ماما آپ جانتیں ہیں وہ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے پلیز کچھ کریں میں نہیں رہ سکتا اس سے دور وہ میرا سب کچھ ہے--- اور اس کی ناراضگی مجھے تڑپا رہی ہے----

ایحاب نے پریشان زدہ لہجے میں کہا تھا--- آج تک ایسی سچویشن دیکھی ہی کب تھی اس نے آج تک ان سب پر جان لٹانے والا ارسم ان سب سے منہ موڑ گیا تھا--- اور یہی بات اسے نا منظور تھی---

ایحاب بات پتا بھی تو چلے کے کیا ہے کس بات کی دشمنی ہے جس کو اس نے زندگی موت بنایا ہوا ہے آج تک ایسا روپ نہیں دیکھا میں نے خود اس کا اسے لگتا ہے ہم اس کے ساتھ دغا کر گئے ہیں تم نے دیکھا نہیں میرا بچہ کیسے ٹوٹ گیا ہے بکھر گیا ہے----

ان کے آنسو موتیوں کی طرح گرنے لگے تھے----

ڈونا--- ڈونا--- فاحا نے چیخ کر اسے پکارا تھا جو اب کھڑا کھڑا نیچے گر گیا تھا----

ایحاب بھائی دیکھیں ڈونا کچھ نہیں بول رہا ڈونا اٹھو انکھیں کھولو---- اس نے ڈونا کا چہرہ تھتھپاتے کہا تھا----

ایحاب ایمبولینس کو کال کرو--- ڈونا کی مدہم ہوتی سانسوں کو دیکھتے مسز راندھاوا نے کہا تھا---

ایحاب بھائی ڈونا کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ آئی لو ہم میرا بیسٹی ہے میری جان ہے یہ ڈونا آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔۔ آئی ایم سوری میری وجہ سے یہ سب ہوا میں نے تمہیں غلط سمجھا سلیپ بھی کیا بٹ یہ میرا حق ہے میں تم پر غصہ ہو سکتی ہوں ناراض ہو سکتی ہوں تم سے تمہیں مار بھی سکتی ہوں۔۔۔ پلیز ڈونا آنکھیں کھولو۔۔۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھے رو رہی تھی۔۔۔

فاحا ریلیکس کچھ نہیں ہو گا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ سنبھالو خود کو۔۔۔ ایشال نے تسلی دی تھی۔۔۔

ایحاب بھائی ایمبولینس نہیں آئی ابھی تک آپ پلیز گاڑی نکالیں اسکی سانسیں اکھڑ رہیں ڈونا سانس لو پلیز ڈونا ہمت کرو۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ مسلتے کہا تھا۔۔۔۔ ڈونا کی سانسیں اب کھینچ کھینچ کر سینے سے نکل رہیں تھیں۔۔۔ اور چہرے کا رنگ پیلا پڑ رہا تھا۔۔۔

ایشو ڈرائیور کو بولو گاڑی نکالے میں ڈونا کو لا رہا ہوں۔۔۔ ایحاب نے کہتے ڈونا کو باہوں میں اٹھایا تھا۔۔۔اور باہر کی طرف لے کر نکلا تھا۔۔۔

ارحام کی ماما کی کالز آہ رہیں ہیں مسلسل بجتے فون کو دیکھتے انہوں نے فاحا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

پھوپھو آپ ایشو کو لے کر جائیں بینکوئیٹ میں اور ایحاب بھائی ہوسپٹل جا رہے ہیں اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔

مگر تمہارے بغیر اور ارسم بھی نہیں ہے میں کیا کہوں گی۔۔۔ انہوں نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

پھوپھو پلیز جائیں آپ ایشو کا رشتہ اتنی مشکل سے بنا ہے پلیز اسے خراب مت ہونے دیں اور میرے بارے میں کوئی پوچھے تو کہہ دینا کے بی پی لو ہو گیا تھا اور اسی وجہ سے ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہوں۔۔۔اور ارسم بھائی اور ایحاب بھائی بھی وہیں ہیں۔۔۔ یا پھر جو بھی مناسب لگے۔۔۔ تیزی سے کہتے وہ باہر نکلی تھی اور گاڑی میں بیٹھ کر ڈونا کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔۔

تم اندر جاؤ ایشو پھوپھو کو ضرورت ہے تمہاری۔۔۔ آپ چلیں ایحاب بھائی۔۔۔۔ایشال کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ اس نے کہا تھا۔۔۔۔اور پھر ایحاب نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاں کیا بات ہوئی ہے کچھ پتا چلا یا نہیں۔۔۔ بیربل نے فہیم کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

بڑی مشکل سے ایک نوکر کو بھاری رقم دے کر اپنی سائیڈ کیا ہے اندر کی بات اگلوانے کے لیے یقین جانیں اس گھر کے نوکر تو بکنے کو تیار ہی نہیں تھے----

فہیم نے سر ہلاتے کہا تھا تھکے ہوئے لہجے میں جیسے بڑا کوئی پہاڑ کھود کر آیا ہوں---

آج کے دور میں ہر چیز بکتی ہے بس دام ڈبل لگانے کی ضرورت ہے جیسے تم ڈبل پیسوں پر کچھ بھی کر سکتے ہو کسی کی جان لے بھی سکتے ہو اور کسی کو جان دے بھی سکتے ہو---- بیربل نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا---

پھر تو آپ کو مجھ سے ڈرنا چاہیے یہ نا ہو کے ارسم سے تین گناہ پیسے لے کر اسے سچ بتا کر میں آپ کی جان لے لوں--- اس نے سرگوشیانہ لہجے میں اس کے قریب ہو کر کہا تھا---- کے بیربل کے حلق میں ابھری گھٹلی معدوم ہو کر پھر ابھری تھی اور چہرے کا رنگ فق ہوا تھا---

ہاہاہاہاہاہا ڈر گئے مگر آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں وعدے کا پکا ہوں جس سے ایک بات کمٹمنٹ کر لیتا ہوں زبان کر لیتا ہوں پھر اپنی زبان سے مکرتا نہیں ہوں۔۔۔۔ اس لیے بے فکر رہیں اور اگلی بات سنیں غور سے۔۔۔۔

اس نے بیربل کے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں ڈرتا نہیں ہوں تم سے کیونکہ میں جانتا ہوں برے کبھی اچھوں کے لیے کام نہیں کرتے اور تم ایک نمبر کے کمینے ہو اب آگے بکو۔۔۔ اس نے اپنا خوف چھپاتے رعب دار لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہممم یہ بھی صحیح خیر یہ بعد کی بات ہے ابھی جو میں انٹرسٹنگ نیوز لے کر آیا ہوں وہ سنیں۔۔۔۔

ارسم اور اس کے گھر والوں کے درمیان ایک بہت بڑا جھگڑا ہوا ہے اور اس میں وہ جو سپائے ہے فاحا اس کا بیسٹی بری طرح سے زخمی ہوا ہے اسے ارسم نے بری طرح سے مارا ہے۔۔۔۔

اس نے ملازم کی کہی بات بتائی تھی اس کو----

اچھا مگر وہ تو سب ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے ایک لونگ فیملی تھی پھر یہ جھگڑا کیوں ہوا----

اس نے کچھ سوچتے حیرانگی سے پوچھا تھا----

یہی تو--- مگر آپ صحیح کہہ رہے تھے کل--- وہ لڑکی آپ کو واقع ڈبل کراس کر گئی ہے--- مگر یہ کنفرم نہیں ہے کے مومن ان کی قید میں ہے یا نہیں بلکہ یہ کنفرم ہے کے اس لڑکی نے حائسم سے نکاح کر لیا ہے جو اس کی پھوپھو اس کے دوست ڈونا اور اس کے کزن ایحاب نے کروایا ہے--- ارسم سے چھپ کر اب یہ سمجھ نہیں آ رہا کے ارسم کی کیا دشمنی ہے حائسم سے جو اس نے اتنا جھگڑا کیا اور یہاں تک کے وہ اسی جھگڑے کو لے کر گھر چھوڑ گیا اور واضح لفظوں میں یہ کہا ہے کے وہ تب تک گھر نہیں آئے گا جب تک فاحا حائسم سے طلاق نہیں لے گی----

اس نے ایک سانس میں ہی باقی کی رام کتھا سنائی تھی اسے۔۔۔

ہاہاہاہاہا تم نے مجھے بے وقوف سمجھا ہوا ہے کے کچھ بھی بتاؤ گے اور میں یقین کر لوں گا یعنی کچھ بھی ہاہاہاہا۔۔۔

اس کو سرے سے ہی یہ سب بکواس اور مزاق لگا تھا۔۔۔

یقین کرو بیربل یہی بات ہے۔۔۔جس سے مرضی کنفرم کر وا لو۔۔۔ فہیم کو اس کا ہنسنا برا لگا تھا تب ہی غصے سے کہا تھا۔۔۔

اچھا اگر یہ سچ ہے اور حائسم اس کا دشمن ہے تو پھر ارسم خود ذوئیشہ سے شادی کیوں کر رہا ہے اور یہ دشمنی کیوں ہے کب سے ہے یہ سب وجہ بھی نہیں بتا رہا ہے۔۔۔

اس نے پر سوچ انداز میں کہا تھا۔۔۔

ہاں یہ بات ہے مگر بلی کبھی تو تھیلے سے باہر آئے گی آج نہیں تو کل اس دشمنی کی وجہ بھی پتہ چل جائے گی۔۔۔ ابھی تم یہ سوچو کے اب کرنا کیا ہے۔۔۔۔ ہمارا پلین تو سارا بگڑ گیا۔۔۔۔ فہمیم نے بیربل کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

کیسے بگڑا پلین اگر تو وہ یہ شادی ذوئیشہ سے بدلہ لینے کے لیے کر رہا ہے تو وہ ضرور شادی کرے گا اس سے۔۔۔ اور اگر وہ اپنے بھائی کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہوئی ہے اور اسے گھر چھوڑنے پر مجبور کیا ہے اس کے نکاح نے تو رخصتی بھی ہو گی ہی۔۔۔۔

ہمارا پلین کہیں نہیں جائے گا۔۔۔ اب بس اس پلین میں ایک چیز اور ایڈ کرنی ہے اور وہ ہے فاحا کے ساتھ ساتھ ارسم کی بھی موت۔۔۔۔۔

اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔

اور مومن اس کو جب پتہ چلا کے فاحا کا نکاح حائسم سے ہو گیا ہے تو آپ نے سوچا ہے وہ کیا کرے گا۔۔۔۔

اس نے دوسری طرف اس کی توجہ دلائی تھی۔۔۔۔

وہ میرا مسئلہ نہیں ہے ویسے بھی فاحا نے تو کبھی بھی اس کی نہیں ہونا تھا۔۔۔ مرنا اسے ہر حال میں تھا کیسے بھی کر کے۔۔۔۔

مومن کو سمجھا لوں گا میں۔۔۔ اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔

پہلے اسے ڈھونڈ تو لو۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سمجھو مل گیا۔۔۔ اس نے بھی قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا مرگیا کیا ڈونا۔۔۔ اس نے فاحا کے پیچھے کھڑے ہوئے کہا تھا ۔۔۔۔

وہ جانی پہچانی مردانا آواز اور پھر زنانہ آواز پر پلٹی تھی۔۔۔۔۔

مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے اس کا جسم خوف سے کانپ گیا تھا اور چہرے کا رنگ زرد ہوا تھا۔۔۔

م۔۔۔م۔۔مومن۔۔۔ اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

ہاں مومن کیوں کیا ہوا چونک گئی تمہیں کیا لگا اپنی مرضیاں کرتی پھرو گی اور میں ایسے ہی بے بسی سے دیکھتا رہوں گا۔۔۔۔ سٹرینج۔۔۔۔
اس نے اس کے چہرے کے پاس جھکتے سرگوشی میں ایک ایک لفظ چباتے کہا تھا۔۔۔
د۔۔۔۔د۔۔۔دیکھو م۔۔۔مومن یہ سب میں ر۔۔۔روک نہیں پائی ک۔۔۔کیونکہ م۔۔۔میں بے بس تھی۔۔۔ اس نے بہتے آنسوؤں سے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں فاحا تم بے بس تھی میں تو بے بس نہیں تھا اب دیکھو میں کیا کیا کرتا ہوں--- ایک ایسا طوفان بن کر برسوں گا تم پر اور تمہارے خاندان پر کے تم۔یاد رکھو گی مجھے دھوکہ دینے کا مطلب کیا ہے----

اس نے تنفر سے کہا تھا----

پ---پلیز مومن ک----کسی کو کچھ مت کہنا میں ہاتھ جوڑتی یوں تمہارے آگے پلیز جو ہو گیا اسے بھول جاؤ پلیز بھول جائے مجھے اور ذوئیشہ کو---- سم--- سمجھو یہی قسمت تھی---

م---م--مجھے معاف کر دو----وہ دونوں ہاتھوں کو معافی کی صورت جوڑے ہچکیوں سے روتے ہوئے آنکھیں بند کیے کہہ رہی تھی----

فاحا کیا ہوا کس سے بات کر رہی ہو--- ایحاب ڈاکٹر سے مل کر آیا تھا جب فاحا کو ہچکیوں سے روتے دیکھا تھا آنکھیں بند کیے----تو پریشانی سے اس کی طرف بڑھا تھا اور پوچھا تھا----

م---م۔مومن یہاں تھا ابھی ابھی مجھ سے بات کر رہا تھا--- اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولتے اس جگہ اشارہ کیا جہاں مومن کھڑا تھا مگر وہاں اب کوئی نہیں تھا----

مگر فاحا یہاں تو کوئی نہیں ہے--- ایحاب نے یہاں وہاں دیکھتے کہا تھا---

ادھر ہی تھا وہ--- اس نے مجھ سے بات کی تھی ایحاب بھائی اس نے کہا وہ سب کو مار دے گا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے---- اس نے کانپتے جسم سے کہا تھا---

فاحا چندا بی بریو بھائی ہے ناں تمہارے بس میرا بچہ مت رو۔۔۔ اس نے فاحا کے آنسو صاف کرتے بچوں کی طرح اسے گلے لگاتے کہا تھا۔۔۔بہت افسوس ہوا تھا اسے ان لمحوں پر جنہوں نے اس کی لاڈو بھری بہن کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے جس کی مسکراہٹ کے لیے اس نے ہر ممکن کوششیں کیں تھیں۔۔۔۔

میرا بچہ بس ناں ساری دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے کوئی کچھ بھی کہے کوئی کتنا بھی غلط کر لے مگر میں جانتا ہوں کے ارسم تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں کرے گا یہ اس کا وقتی غصہ ہے پلیز اس کے لیے دل برا مت کرو میں جانتا ہوں وہ چاہ کر بھی تمہیں دکھ نہیں دے سکتا۔۔۔اور جتنا سب کچھ وہ تمہیں بول کر گیا ہے بھائی کی جان یہ تم بھی جانتی ہو اور میں بھی کے وہ ایسا نہیں ہے کوئی نا کوئی سرد جنگ چل رہی ہے اس کے اندر جس کی لپیٹ میں ہم سب آہ گئے ہیں اورا تنا میں بھی جانتا یوں کے یہ خود ساختہ جنگ یا تو کسی گزرے طوفان کی تباہ کاریاں یا پھر کسی آنے والے طوفان کا سندیسہ۔۔۔۔

مگر کچھ بھی ہو جائے یہ تمہارے بھائی کا وعدہ ہے تمہاری محبت تمہارے شوہر کو آنچ نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔

چلو اب چپ کرو۔۔۔۔ اس نے اس کا سر تھپکتے بڑے پیار سے اس کو ریلیکس کرتے سمجھاتے کہا تھا۔۔۔

بھائی یہ بس آرسم بھائی کی خود ساختہ بنائی گئی دشمنی ہے ورنہ جہاں تک میں حائی کو جانتی ہوں وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے بلاوجہ مگر اگر جان انجانے میں ان سے کچھ ہوا ہے تو اس کی معافی میں----

ششش بس چپ کوئی معافی نہیں مانگے گا بس---- اب ہمیں جڑ تک پہنچنا ہے یہ معلوم کرنا ہے کے کیوں یہ سب ہوا اور کیسے----اور اصل وجہ کیا ہے--- اور میرا گڈا تو سپائے ہے وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے کے کیسے اندر کی معلومات نکلوانی ہے تو کیا ساتھ دو گی میرا بریو بن کر---

اس نے اپنا ہاتھ آگے کرتے کہا تھا----

بلکل بھائی ہم مل کر اس متھ کو سولو کریں گے--- اس نے انسو صاف کرتے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تھا---

انشاللہ اور رہی بات مومن کی تو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے فاحا وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا دیکھو اس نے تمہیں بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی تمہیں تمہاری محبت سے دور کرنے کی کوشش کی تھی تو آج وہ کہاں کھڑا ہے دیکھو رب نے کیسے ڈونا کے زریعے پاسا پلٹا ہے--- بس خدا سے امید رکھو اسی سے مدد مانگو دیکھنا وہ انشاللہ ذوئیشہ کو بھی بچائے گا اس سے

ویسے مجھے تم سے یہ امید نہیں اتنی بہادر لڑکی ایک کمزور مرد سے ڈر گئی کیا فائدہ بلیک بیلٹ اور سپائے ہونے کا۔۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

جب ایحاب بھائی کوئی آپ کے اپنوں کو لے کر تکلیف پہنچانے کی بات کرے اور آپ کو اس کی آنکھوں میں جنون نظر آئے تو اچھے اچھے بھی بزدلی کا مظاہرہ کر جاتے کیوں کے جانیں ان کی گروی رکھی جانتیں ہیں جو آپ کے اپنے ہوتے ہیں میرے معاملے میں بھی یہی کچھ ہوا تھا۔۔۔ آپ سبکو کھو دینے اک خوف میری رگوں میں بری طرح سرایت کر گیا تھا۔۔۔۔

اور ایحاب بھائی میں یہ قطعی طور پر برداشت نہیں کر سکتی اور پھر وہ بلیک میلر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سیریل۔۔۔۔

پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں۔۔۔۔ ان کو بلڈ کی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔ پلیز بلڈ کا ارینج کروائیں ان کی کنڈیشن بہت سیریس ہے۔۔۔۔

نرس نے آہ کر فاحا کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔جی میں ارینج کرواتا ہوں بلکہ آپ میرا لے لیں کون سا بلڈ گروپ ہے ڈونا کا۔۔۔۔ ایحاب نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

او نیگیٹو۔۔۔ اور پلیز اٹس ارجینٹ اگلے پندرہ منٹ تک اریںج کروا دیں۔۔۔نرس نے کہا تھا۔۔۔اور چلی گئی تھی۔۔۔۔

اوہ نیگٹیو تو ہم دونوں میں سے کسی کا نہیں ہے ناں میرا اور ناں آپ کا ابحاب بھائی اور ڈونا کی فیملی بھی ملک سے باہر گئی ہوئی ہے آب کیا ہو گا۔۔۔۔

فاحا نے بھرائی انکھوں سے پوچھا تھا۔۔۔۔

فکر مت کرو کچھ نہیں ہو گا اسے خدا پر امید رکھو۔۔۔ میں کچھ کرتا تم ڈرنا بلکل نہیں انتظار کرو یہاں۔۔۔۔

وہ اس کو تسلی دیتا موبائل جیب سے نکال کر آگے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ گھر سے نکلا تھا تو سوائے طیش غصے اشتعال اور نفرت کے اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔۔۔ اور اسی غصے اور طیش میں آہ کر وہ اسے جان سے مارنے کی کوشش کر آیا تھا جس نے اس کی بہن کی خوشیوں کے لیے بغیر کسی حرص غرض اور لالچ کے اپنی جان پر داؤ پر لگایا۔۔۔۔

اسے اب گلٹ کو رہا تھا بری طرح سے مگر وہ کیا کرتا سامنے بہن تھی تو ماضی میں اس کا ننھا وجود ہاتھ جوڑے اس پر کرلا رہا تھا جہاں اس کے ماں اور باپ کے جنازے اس کی آنکھوں کے

سامنے اٹھے تھے جہاں اس کی چار سال کی بہن ہاتھ جوڑے اس سے منت کر تھی کے مجھے ماما بابا کے پاس جانا ہے---- جہاں اس کا بچپن ماں باپ کے لمس کی محرومی کے بغیر پروان چڑھا تھا----

فاحا کے ایک غلط فیصلے نے اس کے کتنے بخیے ادھیڑ دیئے تھے جسے بچپن سے پنہاں رکھے وہ اپنے ہی دکھوں کی منجدھار میں ڈولتا ڈوبتا ابھرتا ہے زندگی بڑی بے مول کٹھن راہ گزر بن گئی تھی اور دکھوں سے سرفروشی اس کے لیے طنز مزاح ہنسی تھی----

اس کے دل بری طرح ساکت ہوا تھا اس کی حالت پر اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر مسلا تھا---

اسے لگ رہا تھا وہ سانس نہیں لے پاہ رہا-----

ماما بابا پھوپھو--- اس نے گاڑی روکتے سٹیئرنگ پر سر رکھے کرب سے پکارا تھا---- آئی ایم سوری ماما بابا مگر میں شاید آپ سے بھی کہیں زیادہ فاحا سے محبت کرتا ہوں آپ کے جانے کے بعد میں نے اسے کسی سیپ میں رکھے موتی کی طرح سینچا ہے اور اس کی آنکھوں کے آنسو میرا دل بندکر رہے ہیں میں اپنی بہن کی خوشی کے لیے ولید خان کے بیٹے کو تو معاف کر سکتا ہوں اس کے خون کی حفاظت کر سکتا ہوں مگر میں کبھی بھی اس کی بیٹی کو معاف نہیں کر سکتا ہے---- یہ سوچ کر پی میرا دل بند ہو رہا ہے کے میں نے میں نے اپنی بہن کو مارا اس کی خوشیوں میں رکاوٹ بنا---- اس نے روتے ہوئے خود کلامی کی تھی----وہ اس وقت پورا کا

پورا پسینے سے شرابور تھا۔۔۔۔ وہ معافی اور بدلے کہ سولی پر ٹنگا اپنے بدلے اور اپنی بہن کی محبت کے درمیان جنگ کے فیصلے پر لٹکا ہوا تھا۔۔۔۔اس وقت کوئی اس کی حالت دیکھ لیتا تو کبھی یقین نا کر پاتا کے یہ وہی آرسم سلطان چوہدری ہے جس نے ایک بے گناہ شخص کو مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ نہیں یہ ارسم سلطان چوہدری تو کوئی اور ہے جس نے اپنے بچپن کو لوٹ کر جیا ہے جس نے بچپن میں ہی خود کو اتنا بڑا بنا لیا تھا کے ہر دکھ پر آمین کہنے لگا تھا۔۔۔۔

اسے پچھتاوا تھا ڈونا کو مارنے کا۔۔۔۔ اسے پچھتاوا تھا اپنی ماں باپ بن کر پالنے والی پھوپھو کو ذلیل کرنے کا اسے پچھتاوا تھا اپنی بہنوں پر ہاتھ اٹھانے کا اسے پچھتاوا تھا اپنے دوست اپنے بھائی کی تذلیل کا۔۔۔

مگر وہ کیا کرتا وہ جن کے لیے یہ سب بول آیا تھا وہ اس کی زندگی کا اہم حصہ تھے۔۔۔ جو اسے اس دنیا میں لائے تھے۔۔۔

میں کیا کرو ماما بابا کس طرف جاؤ میں پیچھے مڑ کر دیکھوں گا تو سب کی خوشی میں خوش رہنا پڑے گا آگے چل کر دیکھو گا تو سب کی خواہشات کو بھسم کر دوں گا۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

مگر میں ایسا نہیں کر سکتا جس بے موت آپ مرے ہیں اس کے قاتلوں کو کیفر کردار تک میں ہر صورت پہنچاؤ گا۔۔۔۔

مگر مومن اسے میں کسی صورت نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ ارسم سلطان چوہدری کی بہن اور ہونے والی بیوی کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے اس نے اس کو تو وہ موت مارو گا کے پانی تک نہیں ملے گا اسے۔۔۔۔ اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

لیکن اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کے مومن ذوئیشہ سے محنت نہیں کرتا کیونکہ محبت کو اتنی آسانی سے چھوڑا نہیں جاتا محبت میں اس کی جگہ کوئی دوسرا قابل قبول نہیں ہوتا پھر وہ کیسے ذوئیشہ کو چھوڑ کر فاحا کو اپنا سکتا یا اس سے ڈیل کر سکتا ہے کہیں وہ بھی تو میری طرح حائسم سے بدلہ تو نہیں لینا چاہتا کے اگر اس کی بہن نہیں ملی تو اس کی محبت کو ہی اپنی بیوی بنا لے اور اسے نیچے دکھا دے۔۔۔ کچھ تو مسٹری ہے اس میں۔۔۔ اور یہ مسٹری مومن کے پاس جا کر ہی سلجھے گی۔۔۔ اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور پھر گاڑی کا رخ اسی طرف موڑا تھا جہاں اس نے مومن کو قید کر رکھا تھا۔۔۔۔

خود کو کافی حد تک کمپوز کیے وہ وہ اب گاڑی تیزی سے بھگاتا اپنے فلیٹ پر پہنچا تھا۔۔۔۔

گاڑی فلیٹ کے باہر کھڑی کر کے اس نے وہاں موجود اس کی رکھوالی پر معمور لڑکوں کو کال کر کے اپنے آنے کی اطلاع دی تھی اور پھر لفٹ کی طرف قدم بڑھا دیئے تھے۔۔۔

لفٹ میں کھڑے کھڑے اس نے اپنے دماغ کی دکھتی رگ پر انگلی رکھ کر اسے سہلایا تھا۔۔۔ چہرے پر چٹانوں جیسی سختی لاتے اس نے لفٹ سے نکلتے ہی سگریٹ نکال کر اپنے لبوں میں دبایا تھا اور پھر دروازہ کھولا تھا۔۔۔

اور دروازہ خود بخود کھل گیا تھا اس کے ہائر کیے گئے کرڑکے ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔ ماتھے پر بل لیے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی لیے وہ چلتا چلتا اس کمرے تک پہنچا تھا جہاں مومن کو باندھ کر رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

اندر قدم رکھتے ہی اس نے مومن کا ڈھلکا سر اور اسے رسیوں میں جھکڑے پایا تھا۔۔۔ قدم چلتا چلتا چیئر گھسیٹ کر وہ اس کے بلکل سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

مومن نے ہوا میں کرسی کے ارتعاش پیدا ہوتے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔ اور پھر اپنے سامنے بیٹھے ارسم سلطان چوہدری کو دیکھا تھا۔۔۔۔

زہے نصیب اپنا اتنا اہم مہندی کا فنکشن چھوڑ کر ارسم سلطان چوہدری میرے سامنے موجود ہے کچھ تو بات ہے۔۔۔ اس نے چوٹ زدہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔۔

جبکہ ارسم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا گھونٹ گھونٹ سگریٹ کے مرغولے اڑاتا وہ دھوئیں میں گھرے تاثرات لیے اس کے چہرے کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا پڑھ رہا تھا۔۔۔ جیسے اس کے اندر جو کچھ بھی چل رہا ہو وہ تحریر پڑھ کے گا۔۔۔۔

ایک منٹ کو تو اس کے دیکھنے کے انداز پر مومن بھی گڑبڑا گیا تھا۔۔اس کا سگریٹ ختم ہوا تھا وہ سگریٹ اس نے نیچے پھینک کر جوتے تلے مسلا تھا۔۔۔

اگلا سگریٹ نکال کر لبوں کے نیچے دباتے اس نے پھر سے لائٹر نکال کر سگریٹ کا دھواں کھینچتے اسے ہوا میں چھوڑا تھا۔۔۔۔ مگر نظر ایک پل کے لیے بھی اس کے چہرے سے نہیں ہٹائی تھی۔۔۔۔

پیئو گے۔۔۔۔ یہ پہلی بات تھی جو اس نے اتنے ٹائم بعد کی تھی۔۔۔

بلکل۔۔۔ مومن نے یک لفظی جواب دیا تھا۔۔۔۔

پاس کھڑے لڑکے کو لائٹر اور سگریٹ کا اشارہ کیا تھا ارسم نے اس نے مومن کے لبوں میں سگریٹ دے کر اس کا سگریٹ سلگایا تھا۔۔۔

ہاتھ کھول۔دو اس کے اور تم جاؤ یہاں سے ارسم نے اگلا حکم کیا تھا۔۔۔۔وہ ہاتھ کھول کر سر جھکائے چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس عنایت کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔ مومن نے سگریٹ ہاتھ میں لیتے دھواں اڑاتے پوچھا تھا۔۔۔

کیا دشمنی ہے تمہاری حائسم سے۔۔۔ اس نے اپنا ہی سوال داغا تھا اس کی بات کا جواب دیئے بغیر۔۔۔۔

اگر میں کہوں کے کوئی دشمنی نہیں تو تم یقین کر لو گے۔۔۔ اس نے اگلا کش بھرتے کہا تھا۔۔۔ دونوں آمنے سامنے بیٹھے دھوئیں میں دھندلائے ایک دوسرے کے چہرے دیکھتے بات کر رہے تھے۔۔۔ اور دونوں شاطر اور پکے کھلاڑی تھے۔۔۔۔

ایک لمبی ریس کا گھوڑا تھا تو دوسرا اس لمبی ریس کے گھوڑے کی ٹانگ کھینچنا اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

ایک مومن تھا موڈسٹ وانٹڈ سیریل کلر ایک ارسم موسٹ وانٹڈ پلیئر ایسا کھیل کھیلتا تھا کے صدیوں لگ جاتے تھے اس کی بازی سمجھنے میں۔۔۔۔

چلو میں کر لیتا ہوں یقین اب۔۔۔ اس کی دوسری سگریٹ ختم ہوئی تھی اب اس نے مزید سگریٹ نہیں جلائی تھی۔۔۔۔

اب تم وہ کرو جو تمہارا دل چاہتا ہے۔۔۔ اس نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔۔۔۔

انٹرسٹنگ۔۔۔۔ تمہاری ان دونوں باتوں میں تضاد ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے تمہارا دیا گیا دوسرا جواب تمہارے پہلے جواب سے بلکل میل نہیں کھا رہا ہے۔۔۔ اس نے تھوڑا سا آگے جھک کر کہا تھا۔۔۔۔

وہ کیسے۔۔۔۔ مومن انسپائر ہوا تھا اس کی بات سے واقع اس نے دونوں سوال اپنے لگلے لائحہ عمل کو سوچتے ہوئے دیئے تھے۔۔۔

پہلے تم نے کہا کے اگر تم۔کہو نہیں تو میں یقین کر لوں گا۔ ۔ دوسری بار تم نے کہا جو تمہارا دل چاہے تم وہ کرو۔۔۔۔اب نا تم مجھے میرے مطلب کی بات بتاؤ گے اور نا تم مجھ پر یقین کرو گے۔۔۔ ان دونوں باتوں کو لے کر آخری بات میرے ذہن میں پتہ ہے کیا آتی ہے۔۔۔۔۔ سوالیہ نظریں اس پر گاڑتے پوچھا تھا اس نے۔۔۔۔

یہی کے میں تمہیں بتا دو کے ذوئیشہ ناں تو تمہاری محبت ہے نا میری۔۔۔۔ اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔ مومن کو دھچکا لگا تھا یہ بات سن کر۔۔۔۔

وہ صرف بدلہ ہے ایک بدلہ اس کے علاوہ کچھ نہیں۔۔۔ کرسی سے اٹھ کر اب وہ قدم چلتا اس کی پشت کی طرف آہ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

مطلب تم سچ میں اس سے محبت نہیں کرتے اور تم بھی میری طرح بدلہ لی۔۔۔۔۔۔۔ کہتے کہتے اس نے اپنی ہی زبان دانتوں تلے دبا دی تھی۔۔۔ ان ڈائرکٹلی وہ وہی بچھ بول گیا تھا۔۔۔۔۔ جس کا پتہ سامنے کھڑا ارسم لگانا چاہتا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ مطلب میرا تم پر یقین نا کرنا درست تھا اور میرے فل نے جو چاہا وہ کیا اور تم سے اپنے مطلب کی بات اگلوا لی۔۔۔ ارسم کا جاندار قہقہہ پورے کمرے کی فضا میں گونجا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ بدلہ ہے میرا۔۔۔ اس نے ممنناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ صاف لفظوں میں وہ اسے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کے وہ بیربل کی محبت ہے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کے وہ فاحا سے محبت محبت کرتا ہے ایک ٹائم میں دو باتیں اکٹھی بول جر وہ مزید کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا ارسم سلطان چوہدری کے سامنے۔۔۔۔کیونکہ دنیا کی نظر میں بیربل مر چکا تھا اور اگر وہ بیربل کا سچ بتا دیتا تو اپنے بھائی کو اور خود کو دونوں کو اپنے اپنے حصے کی خوشیوں سے مرحوم کر دیتا۔۔۔۔

کیا تم یہ بات جانتے تھے کے حائسم فاحا سے محبت کرتا ہے اس نے اگلا سوال کیا تھا۔۔۔

بہت پہلے سے۔۔۔ اس نے بھی بے تاثر جواب دیا تھا۔۔۔

تو کیا میں یہ سمجھو کے تم نے صرف حائسم کو نیچا دکھانے کے لیے اس کی محبت اور بہن کی عزتوں کا استعمال کرنے کا سوچا تھا۔۔۔ اس نے پھر سے اس کے سامنے آہ کر کرسی پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بلکل اور میں اس مقصد میں کامیاب بھی ہو جاتا اگر اس دن تم لوگ مجھ پریوں جھپٹتے ناں مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا کے میرے ساتھ ہو کیا گیا ہے میں مال کے چینجنگ روم میں گھسا اور پھر وہاں سے یہاں تک کیسے پہنچا میں جان ہی نہیں سکا۔۔۔ اس نے اس بار افسوس سے سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

ہمممم تم جانتے ہو مومن میں ارسم سلطان چوہدری ہو اور فاحا سلطان چوہدری میرا دل ہے جب کوئی میرے دل کو کھینچنے کی کوشش کرے گا تو اس کی یادداشت کیا اس کے جسم کے روئے روئے کا جھنجھوڑنے کا فن رکھتا ہوں میں وہ غرایا تھا اس پر----

دیکھو ارسم میری تم سے ڈائریکٹلی کوئی دشمنی نہیں ہے مگر میں اب بھی یہ کہوں گا کے حائسم ولید خان کو میں چین سے جینے نہیں دوں گا----

اس نے ماتھے پر بل لاتے کہا تھا----

میں بھی یہی چاہتا ہوں اگر میرا بدلہ پورا ہو گیا تو ذوئیشہ تمہاری مگر اس کے لیے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا--- ایک طاقت بن کر پھر ہی ہم اسے ہرا سکتے ہیں میں اس کی بہن کو نقصان پہنچاؤ گا اور تم اس کے کرئیر کو--- اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا---

ہمممم مگر میں تم پر یقین کروں--- اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا ----

سیم کوئسچن میرا بھی ہے میں تم پر یقین کیوں کر رہا ہوں--- کیونکہ میرے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے--- اور اگر تمہارے پاس میرے علاوہ کوئی دوسرا آپشن ہے تو تم پھر جو تمہارا دل چاہے کر سکتے ہو اس نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا اور پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے باہر کی طرف بڑھا تھا----

مم---مم-میں تیار ہوں تم پر یقین کرتا ہوں--- اس نے اپنی آواز سے اس کے قدم روکے تھے اس وقت اس کو یہاں سے رہائی پانا ہی مناسب لگا تھا--- اس کے بعد اسے کیا کرنا تھا یہ بھی اس نے سوچ لیا تھا--- اور ویسے بھی ایک رات کی بات تھی صبح ہوتے ہی وہ سوچ بیٹھا تھا کے بیربل کے ساتھ مل کر ان دونوں خاندانوں کے نام ونشان ہی مٹا دے گا----

ہمم گڈ مگر اس سے پہلے تمہیں ایک بات واضح سمجھا دوں میری بہن کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی مت دیکھنا--- اور حائسم کے ساتھ جو مرضی کرو آئی ڈونٹ کئیر کیوں کے میں اب اپنی بہن کے نکاح میں اسے مزید برداشت نہیں کر سکتا---- نفرت سے کہتے اس نے--- اس کی طرف دیکھا تھا--

کیا ان دونوں کا نکاح ہو چکا ہے--- مومن کے دل پر کاری ضرب لگی تھی----

ہاں مگر میں اس نکاح کو نہیں مانتا--- اس نے چبا چبا کر کہا تھا---

خیر تم-تیار یو--- اس پھر سے پوچھا تھا ----

ہاں میں تیار ہوں مگر مجھے کرنا کیا ہو گا--- اس نے پوچھا تھا--

تمہیں وہ سارے ثبوت حائسم کے نام کرنے یوں گے جو اس سیریل کلر کے خلاف ہیں ان شارٹ تمہیں حائسم جو ایک پولیس انسپکٹر سے لے کر دنیا کے سامنے ایک سیریل کلر کے طور پر انٹروڈیوز کروانا ہے----

یعنی تم دنیا کو بتاؤ گے کے جو سیریل کلر وہ ڈھونڈتا پھر رہا ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ حائسم ہی ہے۔۔۔ اس نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

انٹرسٹنگ ہو جائے گا یہ بھی اور اس کھیل کو کھیلنے میں مجھے بہت مزا آنے والا ہے اس نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے دھوکہ دینے یا میری فیملی کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اگلی بار خود کو منٹوں مٹی تلے دبا پاؤ گے اور یہ بات تو تمہیں معلوم ہو گئی ہو گی کے تمہیں اٹھوانا میرے لیے مشکل کام نہیں ہے۔۔۔ اس نے انگلی اٹھاتے اسے وارن کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں اس چیز کی نوبت نہیں آئے گی تم یقین کرو۔۔۔ اس نے یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔

جا سکتے ہو تم اگلی میٹنگ یہی ہو گی اسی جگہ کل تب تک اپنا پورا پلان سوچ کر رکھنا۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔

کہتے اس نے اس کی طرف سے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔۔۔

اور وہ دل ہی دل میں ارسم کی بے وقوفی پر ہنستا باہر نکلا تھا۔۔۔۔

جب ہی اسے راستے میں سے گزرتی گاڑی میں فاحا روتی نظر آئی تھی اور پھر وہ پاس سے گزرتی ٹیکسی رکوا کر اس کی گاڑی کا پیچھا کرتا اس کے پاس ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اگر وہ میرے گھر آیا تو آئی سوئیر میں جان سے مار دونگا اسے بھی اور تمہیں بھی۔۔۔ بشام نے ہتھے سے اکھڑتے کہا تھا۔۔۔۔

میں بلواو گی اسے ہر قیمت پر آپ کو جان سے مارنا ہے مار دیجیے گا جو کرنا ہے کیجیے گا مگر ایک بات یاد رکھیئے گا۔۔۔ یک طرفہ فیصلہ مت کیجیے گا سب کچھ جان کر سارے ثبوت دیکھ کر۔۔۔۔

سارہ نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کے مسز بشام کے میں اپنی بہن کے خالف کوئی ثبوت دیکھو گا تمہارا دانغ خراب کو چکا ہے۔۔۔۔ یو سک۔۔۔ وہ طیش پر پھڑپھڑایا تھا۔۔۔

آپ کا مسئلہ پتہ ہے کیا ہے آپ دماغی طور پر رشتوں کی محبت میں جھکڑے ہوئے انسان ہے خدا کی قسم اگر میرا بھائی گناہگار ہوتا تو میں خودپنکی کے حق میں بولتی لیکن آپ کی آنکھوں

پر بندھی یہ محبت کی پٹی بہت جلد کھولو گی میں کے پھر آپ کو سب کچھ صاف نظر آئے گا-----

آپ چاہیں یا نا چاہے ٹھیک پندرہ منٹ میں عاشر یہاں ہو گا----

اسنے حتمی فیصلہ دیا تھا----

میں کہہ رہا ہوں کے گھر چلا ورنہ ٹھیک پندرہ منٹ بعد جب وہ یہاں ہو گا تو اس سے لگلے چند سیکنڈز میں وہ میرے ہاتھوں مرے گا----

اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اسے کھڑا کرتے کہا تھا----

آپ سارہ بھابھی کے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتے اچانک اسے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی تھی--- اور وہ ہکا بکا منہ کھولے وہ آواز سن رہا تھا---- اور جیسے ہی پلٹ کر دیکھا انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مسٹر بشام کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں اس لڑکی کو دیکھ کر یہ تو وہی لڑکی تھی---
ان کی بہن کی دوست وہی جس نے سارے ثبوت دکھائے تھے ان کو کے ان ثبوتوں کی بنا پر
ان کی بہن بے قصور ہے اور سامنے کھڑی ان کی بیوی کا بھائی قصور وار----

تم تم یہاں کیا کر رہی ہو انھوں نے گرجدار آواز میں پوچھا تھا---

ساتھ دینے آئی ہوں سچ کا--- اس نے بغیر ڈرے مسٹر بشام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا---

اچھا یہ سچ تمہیں اتنے سال بعد آیا ہے یا پھر چند پیسوں کے لیے اپنا ضمیر بیچ رہی ہو نفرت سے نخوت سے کہتے انھوں نے رخ موڑا تھا اس کی طرف سے----

نہیں ضمیر تو بہت پہلے چند پیسوں کے لیے بیچ ڈالا تھا آج تو روح کے سکون کا سودا کرنے آئی ہوں کے شاید سکون مل جائے----اس نے پھیکی ہنسی ہنستے کہا تھا----

آپ غلط کر رہے ہیں بشام بھائی آپ نے کل بھی سچ نہیں سنا تھا نا سننے کی کوشش کی تھی آپ آج بھی سچ سے نظریں چرا رہے ہیں۔۔۔کیا آپ میں واقع سچ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں یا پھر آپ بزدل ہیں۔۔۔

عاشر نے سینے پر دونوں ہاتھوں کو باندھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یو شٹ اپ خون پی جاؤں گا میں تمہارا۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے ایسے کھڑے ہونے کی۔۔۔۔

مسٹر بشام نے اپنے سامنے کھڑے عاشر کو دیکھتے چلاتے ہوئے کہا تھا اور پھر اس کا گریبان پکڑ کر اس کے منہ پر گھونسا مارا تھا۔۔۔۔

جتنا مرضی مار لیں جو مرضی کر لیں آپ میرے بڑے ہیں میں اف تک نہیں کہوں گا مگر ایک بات یاد رکھیئے یہاں سے سچ سنے بغیر آپ نہیں جا سکتے۔۔۔۔

عاشر نے اپنے ہونٹ سے نکلتا خون صاف کرتے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اچھا اور تمہیں ایسا لگتا ہے کے میں تمہارے اشاروں پر چلوں گا۔۔۔ انھوں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔ چار سال پہلے والا عاشر تو انہیں کہیں نظر ہی نہیں آ رہا تھا جو عاشر ان کے سامنے کھڑا تھا وہ ایک وجیہہ مرد تھا جس کی پرسنیلیٹی اس کے الفاظوں

کی عکاسی کر رہی تھی۔۔۔ اور جو سوبر بنا نفاست سے بال سیٹ کیے سوٹ کوٹ میں ان کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

آپ کو سننا ہو گا۔۔ اور کتنا گناہ اپنے سر پر لیے پھرتے رہیں گے۔۔۔ اس نے بھی پلک جھپکے بغیر کہا تھا۔۔۔

ہٹو سامنے سے۔۔۔ وہ اس کی بات کو اگنور کرتے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکیلتے آگے بڑھے تھے۔۔۔۔

آپ ایسے نہیں جا سکتے بشام حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتے آپ اس بار۔۔۔ سارا نے راستہ روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

ہٹو سامنے سے ورنہ ابھی کے ابھی تین حرف بھیج دوں گا تم پر۔۔۔۔ انہوں نے گرجدار آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

اگر کسی انسان کی پارسائی سچائی سامنے لانے کے لیے مجھے موت سے بھی کھیلنا پڑا تو میں کھیل لوں گی یہ تو پھر زندگی کا سودا ہے۔۔۔۔ سارا نے سرد تاثرات سے کہا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔ انہوں نے ہاتھ اٹھایا تھا اسے مارنے کے لیے۔۔۔

نہیں بشام بھائی۔۔۔ عاشر نے ان کا ہاتھ راستے میں ہی روک لیا تھا۔۔۔

کوئی بھی حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے یہ ویڈیو سن لیں عاشر بھائی پنکی کی دوست نے کہا تھا۔۔۔اور پھر کسی بھی جواب کا انتظار کیے بغیر ویڈیو پلے کر دی تھی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں اسے ایسے ٹریپ کر لوں گی اس کو اس گھر تک لانا میرا کام ہے پھر اغواہ اور اس کے بعد اس کو بشام بھائی کے سامنے ذلیل کروانا اور پھر یہ بھی اچھا ہی رہے گا کے بشام بھائی غصے میں آہ کر میرا نکاح عاشر سے کروا دیں گے اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا ہو جائے گا۔۔۔۔

اس ویڈیو کے ختم ہوتے ہی اس نے دوسری ویڈیو اون کی تھی۔۔۔۔

یار تم لوگ بس بشام بھائی کے سامنے سب کچھ سنبھال لینا اگر وہ تم لوگوں کو بلوائیں تو آہ کر میری بے گناہی ثابت کر جانا۔۔۔

یہ ویڈیو بھی ختم ہوئی تھی اس نے اوڈیو وائس ناٹ اون کیا تھا۔۔۔

یار وہ تو بھاگ نکلا اب میں پاگل پن کا ڈرامہ کرو گی تاکہ بشام بھائی کو شک نا ہو اور پھر جب وہ واپس آئے تو میری شادی ہو جائے۔۔۔۔ وائس ناٹ ختم ہوا تھا۔۔۔۔

یہ سب کچھ میں نے اس لیے اپنے پاس رکھا تھا تاکہ اگر پنکی مجھے پیسے دینے سے انکار کرے تو میں اسے بلیک میل کروں مگر مجھے نہیں پتہ تھا کے اللہ مجھ سے یہ سب اس لیے ریکارڈ کروا رہا ہے کے کل کو یہ کسی کی بے گناہی کا ثبوت بن کر سامنے آئیں گے۔۔۔

بشام بھائی میں جس کے لیے یہ سب کھو دہی تھی آج اس کے لیے گواہی دینے میں کھڑی ہوں۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دیں میں نے پنکی کی بات مان کر اس کا ساتھ نا دے کر بہت کچھ کھویا ہے اب مزید نہیں کھو سکتی میں کچھ شاید یہ ان دونوں بہن بھائیوں کے صبر کا ہی نتیجہ ہے کے آج یہ دونوں پاکدامن بنے آپ کے سامنے کھڑے ہیں اور میں رسوائیوں کی دلدل میں دھنسی کھڑی ہوں۔۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا۔۔۔ وہ روتی ہوئی وہاں سے نکلی تھی جبکہ بشام بے یقین بنا کھڑا تھا کیا کچھ نہیں ٹوٹا تھا۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر اعتبار اور خلوص کی دھجیاں اڑیں تھیں اپنی ہی بہن کے ہاتھوں گھاتک وار ہوئے تھے۔۔۔۔

ان کے قدم ڈگمگائے تھے گرنے کو تھے جب سارا نے آگے بڑھ کر ہاتھ تھام کر سہارا دیا تھا۔۔۔

بشام۔۔ ان کا بازو پکڑ کر انہیں پکارتے ہوئے سارا نے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

بشام بھائی آپ۔۔۔ عاشر کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے یہ دیکھ کر کے اس کا بہنوئی کانپتے ہاتھ جوڑے اس کے سامنے نم آنکھوں سے پلکیں جھکائے کھڑا تھا۔۔

م۔۔۔۔م۔۔مجھے معاف کر دو ع۔۔۔۔عاشر۔۔۔ س۔۔۔۔سارا۔۔۔ میں تم لوگوں کی تکلیف کا ازالہ نہیں کر سکتا مگر۔۔۔۔

وہ عاشر کے قدموں میں گر گئے تھے روتے ہوئے۔۔۔۔

بشام بھائی نہیں آپ بڑے ہیں میرے آپ یہ سب مت کریں پلیز۔۔۔ عاشر نے انہیں اپنے قدموں سے اٹھایا تھا۔۔۔۔ان کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

نہیں عاشر میں گناہگار ہوں تمہارا تمہاری بہن کا پورے ہوسپٹل کے سامنے میں نے اسے ذلیل کیا اور پھر زبردستی شادی بھی کی اور اس کا صبر دیکھو اس نے بے قصور ہوتے ہوئے بھی ہر ظلم سہا۔۔۔۔

انہوں نے بھرائی آواز میں کہتے سارہ کے سامنے بھی ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔

ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ بشام۔۔۔ یہ سب تقدیر میں لکھا جا چکا تھا۔۔۔ مگر اس سب کے باوجود بھی میں نے آپ کو اپنے حق میں برا نہیں جانا۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں آپ کو دکھایا گیا آپ نے وہی دیکھا۔۔۔ سارا نے ان کے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

بس بشام بھائی اب مزید نہیں روئیں گے آپ ہاں یہ سچ ہے اس انسیڈنٹ نے ہمیں بہت دکھ دیئے ہیں مگر یہ بھی سچ ہے کے اس انسیڈنٹ کی وجہ سے ہی میری بہن کو ایک مضبوط سہارا

ملا جو میں کبھی چاہ کر بھی ڈھونڈ نہیں پاتا۔۔اس نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں عاشر تمہاری عزت نفس جو مجروح ہوئی ہے تمہاری ذات پر جو کیچڑ اچھالا ہے اس نے اسکی سزا اسے لازمی ملے گی میں کورٹ۔۔۔۔

نہیں بھائی گھر کی بیٹی ہے وہ میرے لیے ساراآپی اور پنکی میں کوئی فرق نہیں ہے اور اپنے گھرکی عزتیں کورٹ کچہریوں میں جائیں میں یہ برداشت نہیں کر سکتا میرا دل اسکی طرف سے صاف ہے آپ بھی اسے معاف کر دیں۔۔۔

اور ویسے بھی میں بس کچھ دن یہیں ہوں پھر میں واپس چلا جاؤ گا۔۔۔

اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

نہیں عاشر سزا تو اسے ملے گی اور ہر حال میں ملے گی جہاں تک رہی بات تمہاری تو تم کہیں نہیں جاؤ گے وہیں اسی گھر میں میرے ساتھ رہو گے۔۔۔۔

بشام نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

نہیں بشام بھائی میں چند دنوں سے زیادہ نہیں رک سکوں گا میری جاب اور کسی سے وعدہ کیا ہے کے واپس لوٹ کر آؤں گا۔۔۔۔

اس نے سرد سانس کھینچتے کہا تھا۔۔۔

وعدہ مگر کس سے اور جاب کی کیا ضرورت ہے میرا بزنس ہے سنبھالو اسے یہ سب تم لوگوں کا ہی۔۔۔۔

نہیں بشام بھائی وہ میرا نہیں آپ کا اور آپ کے بچوں کا ہے اور رہی بات میری تو ہمیشہ سے اپنے لیے خود ہی کچھ کیا ہے اب بھی خود ہی آگے بڑھوں گا۔۔۔۔

انشاللہ۔۔۔اس نے ٹھوس لہجے میں حتمی فیصلہ سنایا تھا۔۔۔۔

مگر۔۔ عاشر۔۔۔۔

اچھا تو یہ بتاؤ کب کر رہے ہو جنت سے شادی۔۔۔۔ سارا نے بشام کے ہاتھ پرہاتھ رکھتے اس کی بات کاٹتے پوچھا تھا عاشر سے۔۔۔

بہت جلد آپی اور آپ کی طرح دعا بھی بہت ایکسائیٹڈ ہے اس شادی کے لیے سارا دن جنت کا سر کھاتی رہتی ہے۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ جنت اور دعا کون ہیں مسٹر بشام نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

جنت عاشر کی کلاس میٹ ہے اور دعا اس کی چھوٹی بہن ہے دونوں سٹڈی کے لیے یہاں سے گئیں تھیں وہاں پھر پیرنٹس کی ڈیتھ کے بعد وہیں پر سیٹلڈ ہو گئیں اور اب ساتھ ساتھ سٹڈی بھی کرتیں ہیں اور جاب بھی کرتیں ہیں۔۔۔ میری بہت بار بات ہوئی ہے۔۔۔ عاشر جنت کو پسند کرتا ہے اور وہیں جا کر شادی بھی۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں یہاں نہیں رہنا مت رہو مگر شادی تم یہیں کرو گے ان کو کچھ دنوں کے لیے بلوا لو بس اور اب اس معاملے میں میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گا۔۔۔ انہوں نے حتمی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مگر بشام بھائی وہ کیسے۔۔۔۔

ٹھیک تو کہہ رہے ہیں بشام بس میں خود جنت سے بات کر لوں گی تم چپ رہو۔۔۔ اور چلیں بشام ہم گھر چلیں اب کافی دیر ہو گئی ہے منتہا اکیلی ہے یہ نا ہو اس بچاری کو پنکی نے کچھ کر نا دیا ہو۔۔۔۔

ایک دم سے منتہا کا خیال آتے ہی سارا نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں چلو عاشر۔۔۔ اور اب پنکی کا کیا کرنا ہے یہ بھی میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔۔

انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں۔۔۔ ہوٹل چلا جاؤں گا بھائی میرا جانا آپ لوگوں کے ساتھ ٹھیک نہیں رہے گا عاشر نے تذبذب کا شکار ہوتے کہا تھا۔۔۔

کیا ٹھیک ہے کیا غلط یہ تم مجھے مت سکھاؤ بچہ اور چلو اب۔۔۔ اب تو مجھے بھی منتہا کے لیے فکر مندی ہو رہی ہے بچاری بچی میرے عتاب کا بھی اس دن نشانہ بنی انہوں نے افسوس سے

سر جھکا تھا۔۔۔ اور پھر باہر نکلے تھے ۔۔۔۔ سارا اور عاشر بھی ان کے پیچھے پیچھے ہی باہر نکلے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ خود سے ہی جنگ لڑتا مومن کو آزاد کر کے خود ریلیکس ہوتا گاڑی میں بیٹھا تھا اور گاڑی ہوسپٹل کے راستے پر موڑ دی تھی۔۔۔۔

نجانے کیوں مگر اپنے غصے کے ٹھنڈے ہوتے ہی اسے اب ڈونا کی فکر ستانے لگی تھی۔۔۔۔ کے اس نے اسے بری طرح گھائل کر دیا ہے اور یہ بھی کے اگر اسے کچھ ہو گیا تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر پائے گا۔۔۔ جو بھی تھا اپنی جگہ پر رہ کر اپنی سوچ کے مطابق اس نے اس کی بہن کا اچھا ہی سوچا ہو گا اور یہ بھی کے اس نے شاید کبھی فاحا کی آنکھوں میں حائسم کے لیے محبت دیکھی ہو گی جو اسے نظر نہیں آئی ۔۔۔۔ اور ڈونا کو یہ تھوڑی پتہ تھا کے حائسم میرا دشمن ہے۔۔۔۔

بہت غلط کر چکے ہو تم ارسم۔۔ اس نے سٹئیرنگ پر ہاتھ مارتے غصے سے کہا تھا۔۔۔ پھر ہوسپٹل کے پارکنگ ایریا میں گاڑی کھڑی کرنے کے بعد وہ ایمرجنسی کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔جب ہی اس نے فاحا اور احاب کو کھڑے دیکھا تھا ایک نرس کے پاس جو اسے بلڈ کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

اب ایحاب بھائی بلڈ کا تو ارینج ہی نہیں ہو سکا کہیں سے اور یہ والی بلڈ کی فارم بھی تو اتنی رئیر ہے کیسے ڈھونڈیں گے اب----

فاحا نے لاچارگی سے کہا تھا---

میں ارسم سے بات کرتا ہوں اس کا بلڈ گروپ سیم ہے تو----

نہیں ایحاب بھائی جو زخم دیتے ہیں ان سے مرہم کی توقع نہیں رکھی جاتی---- میں ایک نظر ڈونا کو دیکھ لوں اس کے بعد ہم ڈاکٹر سے رابطہ کرتے ہیں شاید وہ خود ارینج کروا دیں کسی سے----

کہتے وہ ایمرجنسی روم کی طرف بڑھی تھی جہاں ڈونا پٹیوں میں جھکڑا لیٹا ہوا تھا---مگر اس کے ساتھ والے بیڈ پر ارسم کو لیٹا دیکھ کر اور اس کے ہاتھ میں لگی نیڈل سے بلڈ ڈونا کے جسم میں منتقل ہوتا دیکھ وہ حقا بقا رہ گئی تھی----وہی نہیں پیچھے سے آتے ایحاب کے قدم بھی وہیں جم گئے تھے ارسم کو دیکھ کر آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے تھے----

وہ میم میں آپ کو بتانا بھول گئی آپ کے جاتے ہی ڈوونر کا انتظام ہو گیا تھا---- انہوں نے بتایا کے یہ پیشنٹ کے بھائی ہیں اور بلڈ دیں گے---نرس نے حیران پریشان کھڑی فاحا کو دیکھتے کہا تھا----

آپ نے ان سے پھر یہ نہیں پوچھا کے کوئی اپنے بھائی کو موت کے دھانے پر چھوڑ کر اس کی زندگی واپس کیسے کھینچ سکتا ہے--- اس نے نفرت سے ارسم کی طرف دیکھتے کہا تھا---جب ہی ایحاب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے مزید کچھ بولنے سے منع کیا تھا---

سر آپ ایک دم سے اٹھیے گا مت اور فریش جوسز کا استعمال کیجیے گا--- شاید بلڈ کی ضرورت ختم ہو گئی تھی جب ہی نرس نے ارسم کے ہاتھ سے نیڈل نکال کر کاٹن رکھتے کہا تھا----

وہ نفرت بھری نظر اس پر ڈال کر باہر کی طرف بڑھی تھی----

ارسم نے اٹھنا چاہا تھا جب ہی زور دار چکر آتے لڑکھڑا کر بیڈ پر گرا تھا----

ارسم---- ایحاب ایک سیکنڈ میں اس تک پہنچا تھا-----

جب کے وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر اب دوبارہ سے خود کو سنبھالتا لڑکھڑاتا باہر کی طرف بڑھا تھا---

ارسم دیکھو تمہاری کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے ریسٹ کر لو کچھ دیر پلیز--- ایحاب نے اس کے پیچھے چلتے کہا تھا وہ بری طرح پریشان ہو رہا تھا اس کے ڈگمگاتے قدموں سے----مگر تب ہی ارسم مڑا تھا ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں روک دیا تھا چہرے پر سخت تاثرات لیے اور خود

لڑکھڑاتا باہر کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ ایحاب بھرائی انکھوں سے اس کے چہرے پر موجود چٹانوں جیسی سختی وحشت اور درد دیکھ کر دہلا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اور ارحام اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے---- آج وہ پرپل یلو اور گرین امتزاج کے بھاری گھیر دار فراک میں ملبوس تھی---- لائٹ نیچرل میک اپ کے ساتھ اس کی آنکھیں بار بار چھلک رہیں تھیں ایک ہی خیال بار بار اس کے دل کو جھنجھوڑ رہا تھا کے کہیں ڈونا کو کچھ ہو نا جائے--- اور کہیں ارسم اپنے ساتھ کچھ غلط نا کر لے----

نا چاہتے ہوئے بھی اسے اس ملے گلے سے عجیب سی وحشت ہو رہی تھی--- چلتا میوزک اسے طیش دلا رہا تھا---- اس کے دل کی دنیا اتھل پتھل ہوئی تھی دل گھبرا رہا تھا--- اور پھر بھی وہ اپنے خاندان کی عزت کی خاطر اتنے پھپھولے دل میں لیے بیٹھی تھی----

اور سامنے کھڑی اپنی ماں پر اسے رشک آ رہا تھا جس کی حالت اس سے مختلف نا تھی مگر پھر بھی وہ----

ایک چٹان بنیں سب کے سوالوں کے جواب دے رہیں تھیں کسی کو ارسم کی غیر موجودگی کی صفائیاں پیش کر رہی تھیں تو کسی کو فاحا کی غیر موجودگی کی----

چہرے پر مسکراہٹ لیے دل میں پریشانی کے طوفان لیے وہ اب سب سے ہنس ہنس کر مل رہیں تھیں----

چلو چلو جب تک فاحا اور ارسم نہیں آتے تب تک ارحام اور ایشو کا کپل ڈانس ہو جائے---

وہاں موجود ارحام کی کزن نے کہا تھا---اور زبردستی دونوں کو اٹھایا تھا---

اسٹیج پرلائٹس مدہم ہوئیں تھیں--- ایک سپاٹ لائٹ نے دونوں پر فوکس کیا تھا----

تو ہیر میری تو جسم میرا

میں رانجھا ہوں لباس تیرا

آہ یو قریب تو چھو لو میں تیری روح

بن تیرے میں ہوں بے نشان---

وہ اس کا ہاتھ تھامے گھول گھول گھما رہا تھا--- لاسٹ لیرکس پر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا---

کیا مسئلہ ہے منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں ہمارے اتنے قیمتی لمحات بھی تم نے آنسوؤں کی نظر کرنے ہیں--اسکے کان کے قریب لب لاتے کمر میں ہاتھ ڈالے سرگوشی نما لہجے میں کہا تھا ارحام نے--- جب سے آئی تھی تب سے بے آواز آنسوؤں سے روئے جا رہی تھی وہ---

یہ ٹھیک ہے شاید وہ اپنوں سے بچھڑنے پر رو رہی تھی شاید گھر چھوڑنے پر ہر لڑکی ایسے ہی روتی ہے مگر اب اسے چڑ ہونے لگی تھی اس کے آنسوؤں سے اس نے کب منع کرنا تھا اسے اس کے اپنوں سے ملنے سے قدورتیں ان دونوں کے رشتے میں موجود رنجشیں اپنی جگہ مگر وہ اتنا ظالم تو نہیں تھا۔۔

اس کے پوچھنے کی دیر تھی کے ایشال اب ہچکیوں سے رونے لگی تھی لرزنے لگی تھی۔۔۔۔

خدا کا خوف کرو ایشو سب کیا سوچیں گے کیوں سب کو بتانا ہے تم نے کے ہم میں کچھ رنجشیں ہیں رونا بند کرو۔۔۔ اس کے لرزتے جسم کو دیکھتے تیزی سے گانے کی دھن پر اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے پکڑتے اونچا کرتے تیزی سے گھماتے اس نے التجائیہ انداز میں کہا تھا۔۔۔ کے اگر اس کا رونا سب نے دیکھ لیا تو اس کی کتنی سبکی ہو گی اس کے اس بری طرح رونے سے۔۔۔

ح۔۔۔۔۔۔ح۔۔۔۔حام پ۔۔۔پلیز مجھے یہاں سے دور لے جاؤ پلیز م۔۔مجھے یہاں نہیں رکنا اس میوزک کو بند کروا دو تمہیں اللہ کا واسطہ۔۔۔ وہ ہچکیوں سے روتے اس کی کمر کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو باندھے اس کے سینے کے ساتھ لگی التجا کر رہی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر ارحام ایک دم پریشان ہوا تھا۔۔۔۔ بے بسی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔
پھر ہاتھ کے اشارے سے ڈی جے کو میوزک روکنے کا کہا تھا۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے اس کے
آنسو صاف کرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے نرمی سے اسے اسٹیج سے اتار کر نیچے لایا تھا۔۔۔
کیا ہوا ایشو تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ مسز طارق نے پاس آتے پوچھا تھا۔۔۔۔
ج۔۔ج۔۔جی آنٹی میں ٹھیک ہوں۔۔ بس مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے تو کچھ دیر برائڈل روم میں
بیٹھ جاؤں۔۔اس نے مدہم سا مسکراتے التجا کی تھی۔۔۔
ایشو ہم ڈاکٹر کے پاس۔۔۔ مسز راندھاوا نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔
نہیں ماما میں ٹھیک ہو بس کچھ دیر۔۔۔
انٹی ماما آپ پریشان مت ہوں میں لے کر جاتا ہوں اسے۔۔ ارحام نے تسلی دیتے کہا تھا اور
پھر اس کا ہاتھ تھامے برائیڈل روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔
روم میں لا کر اس نے نرمی سے اسے صوفے پر بٹھایا تھا۔۔۔
کیا بات ہے ایشو کوئی پریشانی ہے کیا کیوں اتنا پریشان ہو سب ٹھیک تو ہے اس نے اس کی
کمر سہلاتے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔
ک۔۔۔ک۔۔کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے حام سب بگڑ گیا تباہ ہو گیا سب کی زندگیاں داؤ پر لگ
گئیں ہیں۔۔۔ سب پریشان ہیں اور ہم یہاں اپنی خوشیاں منا رہے ہیں۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں کے گجرے نوچ کر پھینکتے دونوں ہاتھوں میں سر کو پکڑتے زور زور سے روتے کہا تھا۔۔۔

کیا مطلب ایشو کیا کہہ رہی ہو تم پلیز بتاؤ مجھے ارسم فاحا ایحاب سب ٹھیک تو ہیں ناں کہاں ہیں وہ کس کی زندگیاں داؤ پر ہیں پلیز کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔

ارحام نے اس کے ہاتھ اسکے سر سے پیچھے ہٹاتے اس کے دونوں بازوؤں کو مضبوطی سے پکڑتے اس کا رخ اپنی طرف کرتے پوچھا تھا۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈ۔۔ڈونا کو۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔ اگر وہ مر گیا تو۔۔۔۔ ن۔۔۔نہیں۔۔۔ اس نے خوف سے کہتے ارحام کے سینے میں منہ چھپایا تھا۔۔۔ اور لرزنے لگی تھی۔۔۔۔

ایشو ڈونا کو کیا ہوا ہے کس نے مارا ہے اس کو پلیز ریلکس ہو کر بتاؤ مجھے اسے خود میں بھینچتے نرمی سے اس کی کمر سہلاتے اس کا خوف ذائل کرتے پوچھا تھا اس نے۔۔۔ جانتا تو وہ بہت بری طرح ڈری ہوئی ہے اور اس وقت اسے سب سے زیادہ ضرورت ہے اس کی اس لیے پہلے اس نے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

تاکہ گھبراہٹ اور اس کا خوف کم ہو سکے۔۔۔۔

ار۔۔۔ارسم نے ڈونا کو بری طرح مارا۔۔۔ فاحا اور حائسم کا نکاح۔۔۔۔ ایشال نے روتے ہوئے پوری بات بتائی تھی ارحام کو۔۔۔۔

کیا اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے کسی نے بتایا تک نہیں اس نے ایشال کو خود سے الگ کرتے کہا تھا----

بات یہ نہیں ہے حام بات یہ تھی کے اگر ماما میری اور تمہاری مہندی پوسٹ پونڈ کرتیں تو حائسم کے گھر والوں کو بھی بتانا پڑتا تو ان کو ہم کیا وجہ بتاتے کے ارسم کی خود ساختہ دشمنی کی وجہ سے یہ سب---- اس کی آنکھوں میں بولتے ہوئے پھر سے نمی تیری تھی----

تو کیا آرسم ذوئیشہ سے محبت نہیں کرتا اور یہ شادی صرف بدلہ ہے اور کچھ نہیں اس کو اپنے دہرائے گئے لفظ عجیب لگے تھے کیونکہ ارسم سے اس بات کی توقع فی الحال اس کو نہیں تھی----

نہ----ن-- نہیں حام وہ یہ سب کچھ بس بدلے کی وجہ سے کہہ رہے ہیں جبکہ میں جانتی ہوں کے جب وہ یہ کہہ رہے تھے کے وہ ذوشی سے محبت نہیں کرتے ناں ان کی زبان ان کا ساتھ دے رہی تھی اور نا ہی ان کا دل--- پلیز حام---ت--- تم پلیز سب ٹھیک کر دو ت--- تم جو کہو گے میں کروں گی کبھی شک نہیں کروں گی کبھی ناراض نہیں ہو گی پلیز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہو پلیز س---سب----

ششششش بس کرو--- یہ سب مت کرو میں پوری کوشش کرتا ہوں پتہ چلا سکوں آخر ماجرا کیا ہے پورا--- اور پلیز نیکسٹ ٹائم ایسے میرے سامنے ہاتھ کبھی مت جوڑنا بہت قیمتی موتی ہو تم میرے لیے اور مجھے تمہارا یہ رونا گڑگڑانا بلکل پسند نہیں ہے----

اس نے اس کے جڑے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے باری باری اس کے دونوں ہاتھوں کو لبوں سے چھوتے کہا تھا----اور پھر اسے سینے سے لگایا تھا---

حام سچ میں سب ٹھیک ہو جائے گا ڈونا ٹھیک ہو جائے گا فاحا کی محبت اسے مل جائے گی ارسم گھر آہ جائے گا--- ایک امید لیے دل میں اس نے پوچھا تھا اس سے----

سب ٹھیک ہو جائے گا کرو بس اب رونا نہیں میں جا رہا ہوں--- انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا----

اس کے آنسوؤں کو انگوٹھے سے صاف کرتے اس کی پیشانی پر لب رکھتے کہا تھا اس نے----اور پھر باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے ----

تھینکیو حام--- اس کو باہر کی طرف بڑھتے دیکھ اس نے کہا تھا---

خیال رکھنا اپنا--- اس نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھتے کہا تھا اور پھر فلائنگ کس اس کی طرف اچھالتے آنکھ ونک کرتے باہر کی طرف بڑھا تھا---

اور وہ پیچھے دل سے مسکرائی تھی اس کی حرکت پر--- بہتے آنسوؤں سے----

♡♡♡♡♡♡♡♡

سر آپ سمجھ نہیں رہے میں نے خود دیکھا ہے مومن کو ہوسپٹل کی لابی میں مگر جب تک میں پہنچا وہ وہاں نہیں تھا---- فہیم نے یقین دلاتے ہوئے کہا تھا----

ہو سکتا ہے تمہارا وہم ہو---- اگر وہ کسی مصیبت میں نہیں ہے تو اس نے مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا----

بیربل نے اپنی کنپٹی سہلاتے کہا تھا---

یہی تو پتہ نہیں کیوں باس مجھے ایسے لگتا ہے کے کسی نا کسی طرح مومن والی کڑی ارسم لوگو سے مل رہی ہے یا پھر مجھے شک نہیں پکا یقین ہے مومن آپ کا بھائی ارسم لوگوں سے ملا ہوا ہے----

اس نے راز درانہ طریقے سے کہتے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے کہا تھا----

نہیں یار ایسا نہیں ہے وہ میرا بھائی ہے اور مجھ سے بہت محبت کرتا ہے وہ مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔۔

اس نے اندر پنپتے کسی اندیشے کو تھپک کر سلاتے کہا تھا اس سے۔۔۔

محبت بڑے بڑے کام کروا لیتی ہے اپنوں کا خون سفید کر دیتی ہے آپ بھی تو اپنی محبت کے لیے اپنے بھائی کے راستے میں آنے سے اسے کہیں کا کہیں پہنچا سکتے ہیں باقی آپ خود سمجھدار ہیں۔۔۔

میرا مقصد آپ کو آگاہ کرنا تھا۔۔۔ اس نے ایک طائرانہ نگاہ اس پر ڈالتے کچھ گہرے لہجے میں کہتے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

اس کی باتیں بیربل کے کانوں میں اس کے باہر جانے کے باوجود گونج رہیں تھیں۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر غصے سے اس نے ٹیبل پر پڑا کافی کا کپ نیچے پھینکا تھا۔۔۔

باہر کھڑے فہیم نے زور دار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔کپ ٹوٹنے کی آواز پر۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو ایحاب ڈونا کیسا ہے۔۔۔ مسز راندھاوا نے کال کر کے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

ماما وہ اب بہتر ہے ڈاکٹرز نے امید دلائی ہے کے وہ اب خطرے سے باہر ہے۔۔۔ ایحاب نے نرمی سے بتایا تھا تاکہ اس کی ماں زیادہ پریشان نا ہو۔۔۔۔

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ ایحاب فاحا کو بھیج دو پلیز ارسم کی بھی کچھ خبر نہیں اس کا تو میں نے بہانہ لگا دیا ہے کے وہ میٹنگ پر اسلام آباد گیا ہوا ہے ارجنٹ جانا پڑا تھا اسے۔۔۔۔ مگر ایحاب حائسم بہت پریشان ہو رہا ہے فاحا کو لے کر کہتا میں اسے ہوسپٹل دیکھنے چلا جاتا ہے پر ایحاب ہم اسے اندر کی بات بھی تو نہیں بتا سکتے ناں کے کیوں ارسم اس نکاح کے خلاف ہے۔۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ایحاب میں کس کس کو سنبھالوں۔۔۔

انہوں نے بھرائی آواز میں ہمت ہارتے کہا تھا۔۔۔۔

ریلیکس ماما پلیز ریلیکس ہو جائیں پریشان مت ہوں میں ایسا کرتا ہوں میں ڈونا کے پاس رک جاتا ہوں اور فاحا کو ڈرائیور کے ساتھ بھجوا دیتا ہوں--- اس نے اپنی ماں کو ریلیکس کرتے کہا تھا----

اںحاب آج تو ہو جائے گا مگر کل--- کل اس قیامت کو کیسے سنبھالوں گی میں کیسے یہ کہہ پاؤ گی آرسم ذوئیشہ سے نکاح کرنے---

وہ بات ادھوری چھوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں تھیں---

ماما پلیز اتنا مت پریشان ہوں آپ تو ہماری ہمت بندھاتی ہیں اور اب خود--- ماما ہمارے پاس پورا دن پڑا ہے کل کا اور آج کی رات آئی پرامس یو ماما جیسا آپ سوچ رہیں ہیں ویسا کچھ نہیں ہو گا اپنا خوف نکال کر پھینک دیں باہر---انشاللہ سب اچھا ہو گا اور اب آپ روئیں گی نہیں کچھ دیر تک فاحا آہ جاتی ہے آپ کے پاس--- اب ریلیکس کریں--- اللہ آسانیاں پیدا کریں گے---

کہتے اس نے فون رکھا تھا--- اور فاحا کی طرف بڑھا تھا---

کیا ہوا انٹی آپ رو کیوں رہیں پلیز بتائیں فاحا ٹھیک تو ہے--- حائسم دور سے انھیں روتا دیکھ ان تک پہنچا تھا اور پریشانی سے پوچھا تھا----

ہاں جی بیٹا وہ ٹھیک ہے بس پہنچنے والی ہے راستے میں ہے اور یہ آنسو توخوشی کے ہیں اس کی طبیعت کا سن کر خوشی ہی اتنی ہوئی کے وہ ٹھیک ہے---

انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

اچھا انٹی وہ ڈونا نظر نہیں آہ رہا اور کیا اس نے ارسم کو ہمارے آئی مین میرے اور فاحا کے نکاح کا بتا دیا---- حائسم نے تذبذب سے پوچھا تھا---

ڈ---ڈ---ڈونا ہاں وہ اس کی ماما کافی ٹائم بعد آئیں ہیں ناں کینیڈا سے تو وہ بتا رہا تھا کے انہوں نے اسے آنے نہیں دیا کہہ رہیں تھیں کے وہ ان کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرے---

ل---لی---لیکن وہ کہہ رہا تھا کے جیسے ہی اسے وقت ملا وہ ضرور آئے گا---

انہوں نے گڑبڑاتے لہجے میں کہا تھا----

چلیں یہ تو اچھی بات ہے مگر آپ نے میرے دوسرے سوال کا جواب نہیں دیا--- سب ٹھیک تو ہے ناں----اس نے مسکراتے ہوئے دوبارہ پوچھا تھا----

ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے وہ ارسم کو کوئی اعتراض نہیں ہے بھلا اسے کوئی اعتراض کیوں ہو گا اس نے تو ہمیشہ فاحا کی خوشی ہی چاہی ہے اور وہ تمہارے ساتھ خوش ہے تو یہی بہتر اور مناسب لگا اسے----

انہوں نے ماتھے پر چمکتی پسینے کی بوندوں کو صاف کرتے کہا تھا---

ہمممم ٹھیک ہے انٹی میں زرا انتظامات دیکھ لوں۔۔۔۔ اس نے گہری نظروں سے انکے چہرے کے تاثرات کو کھوجتے کہا تھا اور پھر وہاں سے چل دیا تھا۔۔۔

جبکہ مسز راندھاوا نے بڑی مشکل سے اپنی اٹکی ہوئی سانسیں بحال کیں تھیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ٹھیک ہے تم ایسا کرو کل رات کی ٹکٹس کنفرم کروا دو۔۔۔۔ زکی نے فون پر کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔

آپ کہیں جا رہے ہیں پاپا حمنہ جو ڈرائنگ روم کے پاس سے گزر رہی تھی ان کو بات کرتا دیکھ کر رہ نا سکی اور پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

میں نہیں تم دونوں جا رہی ہو انہوں نے سرد نظر حمنہ اور پیچھے سے آتی ذیشم پر ڈالتے کہا تھا۔۔۔

واٹ ہم دونوں مگر ہمارا تو کہیں جانے کا پلان نہیں ہے فی الحال حمنہ کے تو مانو سر پر لگی تھی۔۔۔۔

نہیں ہے تو بنا لو اور میں مصمم ارادہ کر چکا ہوں اب سے تم لوگ وہیں رہو گی میں بھی یہاں سے سارا بزنس وہیں شفٹ کروا لوں گا۔۔۔

ان کے لہجے کی سرد مہری بتا رہی تھی کے وہ اپنے حکم سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ڈیڈ آپ کو سب کچھ جانتے ہوئے بھی آپ بچوں والی باتیں کر رہے ہیں میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی--- حمنہ نے ہاتھ میں پکڑا کلچ سامنے دیوار پر جا مارا تھا غصے سے چلاتے ہوئے----

تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے ان ڈراموں سے مجھے کوئی فرق پڑے گا بلکل نہیں اس سب سے مجھے کچھ بھی خاص فرق پڑنے والا نہیں ہے اب چاہے رو لو چلا لو جو فیصلہ میں کر چکا ہوں اس سے پیچھے نہیں ہٹوں گا پیکنگ کرنی ہے کرو نہیں کرنی نا کرو ایک بات کان کھول کر سن لو کل شام تک کا وقت ہے تم دونوں بہنوں کے پاس--- اگر نہیں مانتی تو میں خود اپنے ہاتھوں سے جان سے مار دوں گا تم دونوں کو اور یقین مانو مجھے زرا افسوس نہیں ہو گا---- انگلی اٹھا کر اپنے فیصلے کی نوعیت ان پر آگاہ کی تھی انہوں نے---

مگر پاپا----

میرے فیصلے میں اگر مگر کی گنجائش نہیں ہے --- انہوں نے ذیمنہ کی بات کاٹی تھی----

میں تیار ہوں جانے کے لیے جہاں آپ کہیں گے وہاں--- مگر میری ایک شرط ہے---- باپ کو جاتے دیکھ حمنہ نے کسی گہری سوچ میں ڈوبتے کہا تھا---- ذیمنہ نے اس کی طرف ہونقوں کی طرح دیکھا تھا جبکہ ذکی کے قدم بھی رکے تھے اس کی بات سن کر----

ہمممم کون سی شرط---- ذکی نے پلٹے بغیر پوچھا تھا---

مجھے ایک ہفتہ چاہیے مزید بس اس کے بعد آپ جیسے کہیں گے جہاں کہیں گے میں چلی جاؤ گی---

حمنہ نے زمین کو گھورتے کہا تھا----

تم کیا سمجھتی ایک ہفتے میں تم کیا کر لو گی ہاں کیوں دیواروں سے سر ٹکڑا رہی ہو ہوش کے ناخن لو لڑکی یہ مت بھولو کے جو کچھ بھی تم کرتی آہ رہی ہو وہ مجھے سے چھپا ہوا ہے---

دندناتے ہوئے وہ اس کے سر پر پہنچے تھے اور گرجدار آواز میں گویا ہوئے تھے---

میں کیا کرتی ہوں یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے ڈیڈ میں نے کہا ناں کے میں آپ کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں بدلے میں آپ کو بھی مجھے وقت دینا چاہیے اگر نہیں دیں گے تو آپ سے بہتر مجھے کوئی نہیں جانتا شاید----

ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی اپنے بال جھٹکتی وہ چیلنجنگ چال چلتی وہاں سے نکلی تھی----

ذکی نے اپنی مٹھیاں بھینچیں تھیں غصے سے----

نظر رکھنا اس پر اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی حرکت کی بھی خبر رکھنی ہو گی تمہیں ورنہ نقصان کی ذمہ داری میری نہیں ہے----

وہ اپنا باقی غصہ ذیشم پر نکالتے نکلے تھے وہاں سے-----

اور وہ ہونقوں کی طرح کھڑی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی پھر غصے سے سامنے پڑے صوفے پر پاؤں مارا تھا کے اپنے ہی پاؤں پر چوٹ لگی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ ہوسپٹل سے لڑکھڑاتا نکلا تھا--- گاڑی میں بیٹھ کر کتنی دیر سٹئیرنگ پر سر رکھے رکھا تھا--- اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا اور پھر فاحا کے پوچھے گئے سوالوں کی بازگشت اس کے کانوں میں ہو رہی تھی--- اس قدر بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا تھا وہ کے ایک لمحے اسے لگتا تھا کے وہ یہ جو سب کر رہا ہے وہ غلط ہے اتنے سب کے دل توڑ کر وہ صرف اپنے دل کی تسکین کے لیے یہ سب نہیں کر سکتا--- اور دوسرے لمحہ اسے اپنا بچپن اپنی راتوں کا ڈر اپنے ماں باپ کے زندگی کی بقا کے لیے چلتے ہاتھ کھلی انکھیں اور پھر ان سب کا ساکت ہونا اس کی دنیا کا منجمند ہونا یاد آتا تو وہ ڈھے جاتا تھا----

دل اور دماغ میں ایک عجیب سرد جنگ چڑی ہوئی تھی جس کو اس نے حالات کے سپرد کر دیا تھا--- گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے گاڑی کا رخ بینکوئیٹ کی طرف موڑا تھا---

ناچاہتے ہوئے بھی اس کے قدم خود بخود اس حسین اپسرا کی طرف بڑھ گئے تھے جو صرف اور صرف اس کے لیے تیار بنی بیٹھی اس کی راہ دیکھ رہی تھی--- اس وقت اسے شدید سکون کی ضرورت تھی اور جو اسے اس کی جھلک سے ہی ملنا تھا--- بارہا وہ دل کو سمجھا چکا تھا کے وہ

صرف اور صرف اس کا بدلہ ہے مگر دل ہمیشہ یہ بات کہتا تھا کے وہ بدلہ نہیں وہ اس کی تھی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک وہ اس کا دیوانہ پن ہے جنون ہے اس کا سکون ہے---

وہ گاڑی پارکنگ میں کھڑی کر کے اندر کی طرف بڑھا تھا سر ابھی بھی اس کا بری طرح چکرا رہا تھا-- مگر اپنی ول پاور کو مظبوط بناتے اس کے قدم ایک لمحے بھی نہیں لڑکھڑائے تھے اور نا ہی اس نے لڑکھڑانے دیئے تھے----

ارسم--- اس کو سامنے سے آتا دیکھ کر مسز راندھاوا کے ہوش اڑے تھے اگر اس نے یہاں بھی کوئی بات کہہ دی کوئی تماشا کر دیا تو--- اتنی دیر سے وہ جھوٹ بول رہیں تھیں اور اب اگر ان کا جھوٹ پکڑا گیا تو----

ان کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا اور ٹانگیں بری طرح کانپیں تھیں---

یا اللہ خیر--- خشک ہونٹوں پر زبان پھیری تھی حلق بھی سوکھی لکڑی کی طرح منٹوں میں خشک ہوا تھا----

ارے ارسم آہ گیا ہے--- مسز دارب اٹھ کر اس کے قریب گئیں تھیں----ان کی ہمراہی میں ہی مسز راندھاوا بھی اس تک پہنچیں تھیں----

ارے بیٹا تم میٹنگ پر نہیں گئے سویرا بتا----

و۔۔۔۔وہ۔۔۔مجھے کچھ دیر پہلے ہی ارسم کی کال آئی تھی کہہ رہا تھا کے م۔۔۔م۔۔۔میٹنگ کینسل ہو گئی ہے تو میں نے کہا کے یہی پر آہ جاو۔۔۔ مسز راندھاوا نے ارسم کو بات کرنے کا موقع دیئے بغیر کہا تھا۔۔۔۔

چلو اچھا کیا اب ذوئیشہ کے ساتھ بیٹھ کر دونوں ایک دوسرے کی مہندی کے رنگ میں رنگوں۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کا کاندھا تھپکا تھا۔۔۔

ذوئیشہ کے نام پر ارسم نے بے اختیار سامنے اسٹیج پر دیکھا تھا۔۔۔ وہ بوٹل گرین گولڈن ورک کی گھیردار فراک میں گولڈن دوپٹہ سر پر لیے نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی اس پر غضب موتیے اور گلاب کے تازہ پھولوں کا سنگھار گلابی ہونٹ اور چہرہ کسی بھی میک اپ سے آزاد اور ناک میں چم چم چمکتی لونگ۔۔۔ بے اختیار اس کے دل نے بری طرح دھڑکتے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔کتنی خوبصورت تھی کتنی حسین کتنی معصوم کتنی دلکش اس کے چہرے کی معصومیت ہی جان لیوا تھی ہوش اڑوانے کے لیے لوگ میکدے کا رخ کرتے ہیں ہوش کھونے کے لیے کوئی اس طلسم یار کو دیکھ لے تو کئی بار اپنی بے خودی پر رشک کرے۔۔۔۔

اور حیرت انگیز طور پر اس نے یہ بھی محسوس کیا تھا کے اس کے بے چین دل کو ٹھہراؤ مل گیا تھا سکون مل گیا تھا۔۔۔

ہاں شاید اس کے دل کو وہ طنابیں میسر آہ گئیں تو جو روح رواں نے دان کی تھیں---- اسے خاموشی سے مسرت کے ہوش باش لمحوں میں---- جناب یہ دل کی باتیں ہیں بے خودی کے بے خود لمحوں میں وجد کی اونچائیوں میں--- حوصلوں کی ہاروں میں--- جیتوں میں--- اور وصل کی بے قراریوں میں میسر آتیں ہیں----

ہاں یہ الگ بات ہے عشق کبھی مکمل نہیں ہوتا یہ وہ لذت ہمنوائی ہے جو ملتے ہی اور اور اور اور پھر اور کی تشنگی لیے بڑھتی جاتی ہے بھلا محبوب سے نفرت کبھی ہو سکتی ہے اور جس سے نفرت ہو جائے وہ کبھی محبوب ہوتا ہے بھلا---- اور بدلہ وہ تو اسی دن مر گیا تھا جب پہلی نظر نے دل کو اپنے محور میں کسی طلسم کی طرح جھکڑ لیا تھا---- زبانی کلامی وار کبھی دل پر چلے ہیں نا چلیں گے--- اور اس کا جیتا جاگتا ثبوت اتنی محویت سے اپنی پاکیزہ دلربا محرما کو دیکھتا ارسم سلطان چوہدری تھا----

فاحا--- لو فاحا بھی آہ گئی---- مسز دراب نے سامنے سے آتی فاحا کو دیکھتے کہا تھا-----

ارسم کا بھی ان کی بات سے دھیان سامنے فاحا کی طرف گیا تھا---- جو پہلے کی نسبت سوجھی آنکھوں کے ساتھ اب کافی فریش لگ رہی تھیں----

مسز دراب فاحا کو ویلکم کرنے کے لیے ان تک پہنچیں تھیں----

آرسم پلیز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز کوئی سین کری ایٹ مت کرنا پلیز جو جیسے ہو رہا ہے ہونے دو جو بھی کرنا ہوا شادی کے بعد کر لینا اس وقت تمہاری دو دو بہنوں کی عزت ت------

اس سے پہلے کے وہ اپنی بات کو مکمل کرتیں یا مزید کچھ کہتیں ارسم لال انگارہ آنکھیں دکھاتا وہاں سے ہٹ گیا تھا---اور وہ بے بسی کی تصویر بنیں اس کی پشت دیکھتی رہ گئیں تھیں----

آپ اس امبریلا کے نیچے آہ جائیں سر آپ دونوں کی اینٹری ایسے ہو گی یہ اٹو میٹک وہیل آپ کو اسٹیج تک پہنچائے گا آپ نے بس اس پر ان کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہونا ہے--- اس سے پہلے کے وہ دوسری طرف جاتا مووی میکر نے اس کی پکس بناتے اس کو وہیل کے پاس جانے کا اشارہ کیا تھا جہاں اب ذوئیشہ بھی کھڑی ہو چکی تھی----

میم آپ نے اپنا ہاتھ ایسے سر کو دینا--- ایسے ان کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھنا ہے--- دوسرے لڑکے نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ کے اوپر رکھتے کہا تھا----اور یہ دیکھ کر بجلی کی تیزی کی طرح ارسم وہاں پہنچا تھا---

ہے ہاؤ ڈئیر یو ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی تمہاری---- وہ چلایا تھا اس پر یہ تو شکر ہے میوزک کی وجہ سے کسی نے اتنا سنا نہیں---

سر میں تو بس میم کو یہ----

شٹ اپ دور ہٹو ائیندہ اس کے قریب نا دیکھو میں تمہیں فاصلے پر رہ کر بات کرنا اور تم شرم نہیں آئی کسی غیر محرم کی طرف ہاتھ بڑھاتے اس کا بازو کھینچ کر قریب کرتے اس کو بری طرح ڈانٹا تھا اس نے کے جو اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے وہ ایک منٹ کی تاخیر کیے بنا پلکوں سے گالوں پر لڑھکے تھے----

یہاں کھڑے میری شکل کیا دیکھ رہے ہو نکلو یہاں سے---- اور تم---- ارسم نے اس مووی میکر کو اچھی خاصی سناتے جھڑکتے ہوئے سامنے سے ہٹایا تھا اور پھر ذوئیشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا بیک ڈور کے پاس قدرے خالی جگہ کی طرف لے کر گیا تھا---

یا اللہ ہمت دینا اس بچی کو--- مسز راندھاوا نے دور سے دیکھتے دل میں کہا تھا----

رونا بند کرو شرم نہیں آتی ہونے والا شوہر سامنے کھڑا ہے اور تم اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے رہی تھیں--- اسے دیوار کے ساتھ پن کرتے اس پر اچھا خاصا غصہ اتارا تھا اس نے----

م---م---مج--مجھے وہ ب---بس بتا----- اتنے لفظ بول کر ہی اس کی ہمت ختم ہوئی تھی اور بچوں کی طرح اس کی گردن میں منہ چھپائے اس کے سینے کے ساتھ لگے اس کی کمر

کے پیچھے دونوں ہاتھ لے جا کر اس کی پیچھے سے شرٹ مٹھیوں میں جھکڑ کر بری طرح رونے لگی تھی وہ----

اس کے آنسو اس کی شرٹ میں جزب ہو رہے تھے گیلے گال اس کی گردن کی سطح سے مس ہو رہے تھے---

اس کے جسم کی خوشبو اس کی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرتے اپنے اندر سکون اترتا محسوس کرتے وہ آنکھیں موند گیا تھا---- خود کا دل بھی تو سلگا ہوا تھا--- اور اس سے بہتر سکون کہاں میسر آنا تھا اس کی ہچکیاں عجیب دھنیں بکھیر رہیں تھیں اس کا لرزتا جسم اس کے پاس ہونے کی گواہی تھا-----اور وہ بھی بس ان لمحوں کو محسوس کر رہا تھا کتنی کمزور تھی ناں وہ کیسے اتنے عتاب سہے گی اس کو تو معلوم بھی نہیں تھا کے کل کے بعد اس کی زندگی جہنم بننے والی ہے----

وہ سکون نہیں بدلہ ہے--- ارسم نے سوچتے آنکھوں میں آئی نمی کے ساتھ آنکھیں زور سے میچیں تھیں--- کاش وہ اپنے دل کو جھوٹا دلاسہ ہی دے سکتا کے وہ بدلہ نہیں محبت ہے اس کی ان گنت محبت چاہت دلفریب رقص کرتی شدت----

اس کے رویے میں نرمی آتے ہی اس کی اگلی ڈانٹ کی آواز نا آتے ہی ذوئیشہ کو بری طرح احساس ہوا کے وہ اس کی ڈانٹ سے چھپ کر اس کے سینے میں ہی جا چھپی ہے جب ہی اس کے سینے سے جلدی سے الگ ہوتی اندھا دھند بھاگی تھی----

زیش---- اس کے دور جاتے ہی وہ بری طرح پکارا تھا اسے مگر وہ بھاگ گئی تھی---اپنے آنسو صاف کرتے----

پاگل وینڈی---- وہ ہنسا تھا کھلکھلا کر اور تب ہی اس پر یہ ظاہر ہوا تھا کے اس سے دور جانے والی ہی اس کی سب سے بڑی خوشی ہے اس کی مسکراہٹوں کی وجہ تھی---

تب ہی وہ اس کے پیچھے چل دیا تھا--- اور سب کے سامنے آتے ہی اس نے پھر سے اپنے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی اور سرد مہریاں سجالیں تھیں----

وہ پھر سے اسی وہیل کے پاس کھڑی تھی---مگر اس بار اس کے پاس مسز دراب بھی کھڑی تھیں---

آؤ ارسم تم دونوں کی اینٹری ہے آہ جاو--- مسز دراب نے خوشی سے نہال ہوتے کہا تھا---

وہ کچھ بھی کہے بغیر جا کر وہیل پر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اور اپنا ہاتھ زوئیشہ کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔جسے تھام کر وہ بھی اس کے قریب آہ کر کھڑی ہو گئ تھی۔۔۔

س۔۔۔ سر میم آپ کی رائٹ سائیڈ پر آئیں گی لیفٹ ہینڈ آپ پیچھے سے لے کر ان کی کمر پر رکھیں گے اور رائٹ ہینڈ پر ان کا لیفٹ ہینڈ آئے گا۔۔۔ مووی میکر نے ڈرتے ڈرتے انسٹرکشنز دیں تھیں۔۔۔ ارسم نے پہلو بدلا تھا اور اپنی پوزیشن چینج کی تھی۔۔۔

جب ہی ان کے اوپر ایک کلر فل امبریلا آہ گئ تھی۔۔۔ جو وقتاً فوقتاً ان پر سرخ پیلے سفید پھول برسا رہی تھیں۔۔۔

آفریں آفریں آفریں آفریں

حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں۔۔۔۔

نصرت کے گائے گئے الفاظ ڈی جے نے پلے کر دیئے تھے جو بکھرتی پتیوں کے ساتھ الگ رنگ بکھیر رہے تھے اور پھر کٹ کٹ کھینچتیں فوٹو گرافرز کے ہاتھوں تصویریں ایک سپاٹ لائٹ کی روشنی میں وہیل ہولے ہولے آگے بڑھتا انہیں اسٹیج تک لایا تھا جب کے ان کی دائیں بائیں سائیڈز پر انار الگ چل رہے تھے--- روشنیوں سے بھرپور دو چہرے ابھی سب کچھ بھلائے اپنے قیمتی لمحات کو انجوائے کر رہے تھے اب----

وہیل اسٹیج کے پاس جا کر رکا تھا وہ ذوئیشہ کا ہاتھ پکڑے اسٹیج پر اترا تھا اور پھر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے تھے سب کی ہوٹنگ قہقہوں اور اوئے ہوئے کی آوازوں میں---

مجھے نا اس ویل میں ہی کرنٹ چھڑوا دینا چاہیے تھا---- ذیسنم نے جلے لہجے میں کہا تھا----

واہ تم کیا ارسم کو بھی اوپر پہنچانا چاہتی ہو---- حمنہ نے قہقہہ لگاتے کہا تھا---

ارے اللہ نا کرے جب بھی بولنا الٹا ہی بولنا ذیسنم نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا تھا----

ہاہاہاہاہاہا--- چل یار مذاق کر رہی تھی--- حمنہ نے اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات دیکھتے اس کا مذاق اڑاتے کہا تھا---

میرا مذاق بعد میں اڑا لینا پہلے سامنے اپنا مذاق دیکھ لو--- ہاہاہاہاہاہا--- وہ بھی اسی کے انداز میں مسکرائی تھی--- اور اس کا دھیان سامنے کروایا تھا---- جہاں ارحام اور ایشال کھڑے ہنس رہے تھے کسی بات پر ارحام نکلنے لگا تھا آرسم کو ڈھونڈنے کے لیے مگر عین اسی وقت اسے سامنے سے آتا دیکھ کر وہ رک گیا تھا--- اور وہ دونوں اب سامنے دیکھ رہے تھے---

جہاں سامنے مون شیپ بڑے سے بلاک پر فاحا بیٹھی تھی اور اس کے بلکل پیچھے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے حائسم کھڑا تھا اور آہستہ آہستہ وہ بلاک پھولوں کی پتیوں میں اسٹیج کی طرف بڑھ رہا تھا----

کلیوں جیسا حسن جو پایا

ہر ادا میں نور ہے آیا

ساتھ مرے اور ست ہتر گھائل

پریم تو رب کو کیوں ایسا بنایا

تیرا جس سے پڑھ گیا پالا

اچھے کو غلط کر ڈالا

تیرا نہیں تیرا کوئی دوش دوش

مدہوش ہے تو مد مست مست

تو چیز بڑی ہے مست مست۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ڈی جے نے دھنیں بکھیریں تھیں۔۔۔ ہوٹنگ ہو رہی تھی وہ دونوں بھی چہرے پر مسکراہٹیں سجائے اپنے قیمتی لمحات کو کیمرے کی نگاہ میں کیپچر کروا رہے تھے۔۔۔۔

سارا ہال شہنائیوں سے گونج رہا تھا سب خوش تھے حسرت سے ان جوڑوں کو دیکھ رہے تھے جن کو رب نے ایک دوسرے کے نصیب میں لکھ کر لازم و ملزوم ٹھہرا دیا تھا۔۔۔جب کے وہیں موجود حمنہ اور ذیشم کے دل سلگ رہے تھے۔۔۔۔

باری باری ان کے دوست احباب آہ کر مہندی لگا رہے تھے کچھ لڑکیاں ڈھولک پرگانے گنگنا رہیں تھیں جبکہ باقی لوگ رسم کرنے میں مصروف تھے ۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو فا۔۔۔ رسم ختم ہونے کے بعد جب سب گھر کی طرف جانے لگے تھے تو اس نے مسز راندھاوا سے اجازت لی تھی کے وہ خود فاحا کو ڈراپ کر دے گا۔۔۔ اور انھوں نے اجازت دے بھی دی تھی کیونکہ رسم ختم ہونے کے بعد ہی اچانک سے ارسم کہیں غائب ہو گیا تھا۔۔۔اب وہ گاڑی چلاتے فاحا کے چہرے کو غور سے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

ہممممم ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اس نے سامنے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ ہوا ہے کیا فا۔۔۔ وہ اس کی خاموشی سے مزید پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔۔ اس نے اپنی گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے کیوں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔ اس نے گھما پھرا کر پھر وہی سوال پوچھا تھا۔۔۔۔

گاڑی تیز چلاؤ۔۔۔۔ اس نے اس کا سوال اگنور کرتے کہا تھا۔۔۔۔جب ہی جھٹکے سے گاڑی رکی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے گاڑی کیوں روکی ہے اس نے گاڑی رکتے دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

یہ گاڑی تب تک نہیں چلے گی جب تک تم مجھے یہ نہیں بتاؤ گی کہ ان سوجھی آنکھوں اس اترے چہرے کے پیچھے اصل وجہ کیا ہے میری فا کبھی بھی ایسی مرجھائی ہوئی نہیں تھی اور

اب جب ہم ایک ہو چکے ہیں تو اب اس سوگ کی وجہ جب ارسم نے بھی اس رشتے کو لے کر کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

اس نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کے بازوؤں پر دباؤ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔ ارسم کا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں میں رکے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔۔۔

وہ بدلہ ہے بس میرا۔۔۔ اپنے حائسم کو بچا سکتی ہو تو بچا لو مجھ سے۔۔۔ میں یہ ہونے نہیں دوں گا۔۔۔ اور اس جیسے بہت سے کہے گئے ارسم کے جملوں کی بازگشت اس کے کانوں میں ہوئی تھی۔۔۔ اور پھر ڈونا کی حالت۔۔۔ اس کے جسم کے پور پور سے نکلتا خون وہ کیا بتاتی اسے اور کیا چھپاتی اس کی پھوپھو نے اسے کہا تھا کے وہ حائسم کو کچھ نہیں بتائے گی ورنہ سب کچھ بگڑ جائے گا اور اس سے اب حائسم سے چھپانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔جب ہی وہ دونوں ہاتھوں میں اپنا منہ چھپائے رونے لگی تھی۔۔۔۔ ہچکیوں سے۔۔۔

فا کیا ہوا ہے پلیز کیوں پریشان کر رہی ہو طبیعت تو ٹھیک ہے کسی نے کچھ کہا کیا مومن اس نے کچھ کہا کیا وہ پھر سے سامنے آیا ہے پلیز بتاؤ مجھے کچھ مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔ اس

کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے اس کو کھینچ کر سینے سے لگاتے اس کے چہرے سے بال پیچھے کرتے کان کے پاس اڑستے پوچھا تھا اس نے-----

م---م--مجھے ڈر لگ رہا ہے ا---اگر مومن پھر سے آہ گیا تو---- مومن کا نام سنتے ہی اس نے بڑی آسانی سے اس کے نام کا سہارا لے کر بات چھپانے کی کوشش کی تھی---- تاکہ اصل بات تک حائسم نا پہنچ سکے---

بس اتنی سی بات پر میری جنگلی بندریا نے خود کو ہلکان کیا ہوا رو رو کر مجھ پر ٹرسٹ ہے ناں حائی کی جان کو ٹرسٹ می--- میں کبھی بھی تم۔تک اس مومن کو پہچنے نہیں دوں گا سب ٹھیک ہو جائے گا--- بس کچھ دن دو مجھے جیسے ہی وہ اپنے بل سے باہر ائے گا وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گا--- ریلیکس اب بلکل نہیں رونا----

اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کرتے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

ہمممم تھینکیو حائی فور بینگ ود می فور پروٹیکٹنگ می۔۔۔ اس نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو ایسے نہیں یہاں سے کرو ناں محسوس کروا کر محسوس کر کے۔۔۔۔ اس کے گلابی ہونٹوں کو نظروں کے حصار میں لیتے اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

حائی پلیز گھ۔۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنے لفظ مکمل کرتی وہ اسے کھینچ کر قریب کر چکا تھا بالوں میں انگلیاں پھنسائے اس کے ہونٹوں کے قریب آیا تھا کے گاڑی کا شیشہ زور سے کسی نے کھٹکھٹایا تھا۔۔۔۔

وہ اس سے پیچھے ہوا تھا اور جیسے ہی دونوں کی نظریں شیشے کے اس پار گئیں تھیں تو جانی پہچانی شخصیت کو دیکھ کر دونوں حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

گاڑی کے شیشے کے اس پار ارسم کو دیکھ کر فاحا کے رنگ فق ہوئے تھے جبکہ حائسم نے بنا کسی رسپونس کے دروازہ کھولا تھا اسے کسی چیز کا ڈر نہیں تھا نا ہی اس نے ڈر ظاہر کیا تھا---

وہ اس کی بیوی تھی اس کےنکاح میں تھی اور اس کی قربت اس کے لیے گناہ نہیں تھی---- یا حرام نہیں تھی----

اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تھا--- اور ساتھ اس نے یہ بھی دیکھا تھا کے فاحا کے چہرے کے ایک دم سے رنگ اڑے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی اس کے جسم پر بھی لرزا طاری ہوا ہے----

ریلکیس--- اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلکی آواز میں سرگوشی کرتے کہا تھا اس نے فاحا سے----- وہ جانتا تھا کے شاید یہ فطری ہے رخصتی سے پہلے شاید معیوب بھی اس لیے شاید اس کی کنڈیشن اس حد تک چلی گئی ہے----

جی ارسم بھائی---- اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے پوچھا تھا--

جبکہ وہ اس کو کچھ بھی کہے بغیر دوسری سائیڈ آیا تھا گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے فاحا کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا تھا----

رخصتی سے پہلے میں ایسی خرافات کا قائل نہیں ہوں عزت بنایا ہے تو اس طرح سڑکوں پر کھلے عام اپنی عزت کے اشتہار نا چپکاو۔۔۔ فاحا کی کلائی پر حتی الامکان دباؤ ڈالتے اپنے لہجے کو تلخ بناتے اس نے قہر آلود نظریں حائسم پر ڈالتے کہا تھا پھر اپنی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر فاحا کو اندر دھکیلا تھا۔۔۔ اور اپنی سائیڈ آہ کر دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھا تھا اور زن کرتے گاڑی اس کے پاس سے لے گیا تھا۔۔۔

سالا ایک تو جب بھی میں اپنی بیوی کے قریب آنے لگتا ہوں اس میرے سالے نے آہ کر رنگ میں بھنگ ضرور ڈالنا ہوتا ہے لاسٹ ٹائم بھی یہی ہوا تھا چلو کوئی نہیں بیٹا ارسم سلطان چوہدری بات تو تم پر بھی آنی ایسے گن گن کر بدلے لوں گا ناں کے اپنی بیوی کی شکل دیکھنے کے لیے ترسو گے۔۔۔۔

ہائے فا کیسے گزریں گے یہ چند گھنٹے اس نے جی بھر کو ارسم کو کھوستے آخر میں دل پر ہاتھ رکھتے حسرت سے کہا تھا۔۔۔ اور پھر گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

پورے راستے اس نے ارسم سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ سارے راستے وہ چپ چاپ بیٹھی بس بے آواز رو رہی تھی اسے تکلیف ہو رہی تھی اپنی بہن کے آنسوؤں سے مگر یہ تکلیف اس تکلیف کے آگے کچھ نہیں تھی جو اس کے دل میں بدلے کی آڑ میں جل رہی تھی۔۔۔۔

ایک پل کو دل میں خیال آیا کے بتا دے فاحا کو کے جس کے ساتھ محبت کر رہی ہے وہ اس کی یتیمی کا باعث ہے اس کے ماں باپ نے نوچ ڈالا تھا اس کے سر سے ماں باپ کے سایہ کو مگر اگر لمحے یہ خیال آتا کے نہیں پھر وہ دو کشتیوں کے دامن پر پل پل سلگتی رہے گی۔۔۔۔ ایک محبت کا گلا گھٹ جانے پر دوسرا اپنے محبوب کو اپنے ماں باپ کا قاتل ٹھہرائے جانے پر۔۔۔ تب ہی سوچتے ہوئے اس نے تردید کی تھی۔۔۔ اور یہ سوچا تھا کے اس کی محبت کا قتل شاید اسے دوبارہ امر کرے۔۔۔

شاید محبوب کی موت پر اسے سکون آہ جائے۔۔۔

گاڑی سلطان ہاؤس کے سامنے رکی تھی اس نے بے بی لاک کھول دیا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی کے وہ سب سے ناراض ہے وہ اندر نہیں آئے گا۔۔۔۔

اس لیے اس نے اسے اندر آنے کا کہا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔وہ باہر نکل کر سیدھی گیٹ کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔۔

اور وہ اس کے اندر جانے پر گاڑی پھر سے سٹارٹ کرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

اینٹرس پر کھڑی مسز راندھاوا نے یہ بات نوٹ کی تھی کے ارسم اسے چھوڑنے آیا تھا۔۔۔۔

ارسم اندر نہیں آیا مارشو۔۔۔ انہوں نے فاحا کو تیزی سے اندر جاتے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

میرے کہنے سے انہوں نے آہ جانا تھا کیا پھوپھو وہ ہمیشہ سے وہی کرتے ہیں جو ان کا دل کرتا ہے--- ایکسکیوزمی---

وہ ان سے ایکسکیوز کرتی اندر چلی گئی تھی----

اور وہ بھی بجھے دل کے ساتھ مریل قدم بڑھاتی اندر کی طرف بڑھیں تھیں ایسا تو کبھی بھی نہیں ہوا تھا--- اتنے سالوں بعد یہ کونسا امتحان سامنے آہ ٹھہرا تھا---

کمرے میں جا کر صوفے پر بیٹھ کر بے تحاشہ رو دیں تھیں وہ---

یا اللہ مجھے ہمت دینا میں نے آج تک ہمت نہیں ہاری پر نجانے کیوں میں آج تھکنے لگی ہوں بھیا بھابھی کے جانے کے بعد کبھی ایسا وقت آیا ہی نہیں کبھی اتنے کٹھن مراحل میں سے گزری ہی نہیں--- مگر میرے رب آج ایسی سچویشن آہ گئی وہ حالات کھڑے ہیں میرے سامنے کے میں بے بس ہوں--- پلیز اللہ پاک میری بچیوں کی میرے گھر کی حفاظت فرما----

جتنے بھی خدشات میرے بیٹے کے دل میں ہیں میرے مالک ان کو دور فرما دے میرے بچوں میں یہ دوریاں مت ڈال میرے مالک ان سب حالات کو درستگی کی طرف لے جا میرے مالک میرے حال پر رحم فرما میرے ارسم کے دل میں رحم ڈال دے میری تربیت کو میری اتنے سالوں کی محنت کو یوں بے مول ہونے مت دینا میرے مالک رحم فرما دے -----

وہ ہچکیوں سے رو رہیں تھیں۔۔ ایک طرف ارسم تھا ایک طرف ان کی مارشو کی خوشیاں ایک طرف اس کی خود ساختہ سرد جنگ تھی تو دوسری طرف ان کی مارشو کی بے پناہ محبت۔۔۔

وہ ایسے دوراہے پر کھڑیں تھیں۔۔۔جو ان کو ہولناک انجام کی تباہ کاریاں لیے ہولا رہا تھا۔۔۔۔۔

کبھی زندگی میں اتنے کٹھن مراحل اتنے مشکل حالات میں انہوں نے سفر نہیں کیا تھا جن میں وہ آج سفر کر رہی تھیں۔۔۔۔

اپنے آنسو صاف کر کے انہوں نے گھڑی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جب ہی تہجد کی اذان کی آواز ان کے کانوں میں گونجیں تھیں۔۔۔

وہ وضو کرنے چلی گئیں تھیں اس عزم اور یقین کے ساتھ کے جب اب تک ان کو مضبوطی سے ان کے خالق نے سہارا دیئے رکھا ہے تو وہ اب نا امید کیسے ہو سکتیں ہیں وہ مایوسی جیسا کفر نہیں کر سکتیں ہیں۔۔۔ وہ وضو کر کے اب اپنے مالک کے سامنے کھڑی ہوئی تھیں جائے نماز بچھا کر کیونکہ بے شک وہ رب ہی ہے جو گرتے ہوئے بڑی مضبوطی سے تھام لیتا ہے اور جس کی مرضی کے بغیر کسی پتے کا حرکت کرنا بھی ممکن نہیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دفع ہو جاؤ میری نظروں سے ورنہ میں نے یہ گرم گرم چائے تمہارے پاؤں پر گرا دینی ہے جلا دینا ہے تمہیں۔۔۔

وہ دھاڑی تھی اس پر----

پنکی پلیز یہ میڈیسن لے لو اس کے بعد-----

تمہیں لگتا ہے سچ میں ایک دفع کی بات سمجھ نہیں آتی تو ٹھیک ہے ایسے ہی سہی --- اس کی بات کاٹتے ہوئے اس نے گرم گرم چائے کا کپ اس کے پاؤں پر انڈیلا تھا کے وہ کراہ کر رہ گئی تھی اور پیچھے کھڑے شخص کی پناہوں میں گری تھی---- درد برداشت نا کرتے ہوئے---

ع----ع---عاشر---پنکی نے منتہا کو عاشر کی باہوں میں دیکھا تو حیران ہوئی تھی عاشر کو دیکھ کر وہیں آگے بڑھ کر جھٹکے سے اسے عاشر کی طرف سے کھینچ کر پرے کیا تھا کے اس بار وہ باہر سے آتی مسز بشام سے ٹکرائی تھی----

چٹاخ---- اس سے پہلے کے پنکی مڑ کر کچھ کہتی ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر لگا تھا---- بھائی--- اس نے بے یقینی سے بشام کی طرف دیکھتے اپنے تھپڑ زدہ گال پر ہاتھ رکھتے کہا تھا----

خبردار خبردار اگر مجھے بھائی کہا تھا اتنے سال تم نے مجھے دھوکے میں رکھا اپنے نفس کی تسکین کی آڑ میں مجھ سے میری ہی بیوی کو قصوروار ٹھہروا کر اس پر ظلم کے پہاڑ تڑواتی رہی اور میں چپ چاپ کسی کٹ پتلی کی طرح جس راستے پر تم مجھے موڑتی رہی وہاں مڑتا گیا----

لعنت ہے مجھے پر جو اپنے خون کی محبت میں اتنا اندھا ہو گیا کے سچائی کا محاسبہ ہی نا کر سکا۔۔۔انھوں نے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ پنکی کے ان کی بات سن کر رنگ فق ہوئے تھے۔۔۔۔

ب۔۔۔ بھائی۔۔۔ یہ ان دونوں بہن بھائیوں کی ملی بھگت ہے یہ مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں آپ کو۔۔۔ یہ یہ ہمیشہ سے ہی یہی۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ پھر سے انھوں نے پوری شدت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا اور وہ لہرا کر نیچے گری تھی۔۔

بشام بھائی پلیز نہیں۔۔۔ دوبارہ سے ان کا اٹھتا ہاتھ دیکھ کر عاشر نے روکا تھا انہیں۔۔

نہیں یار مت روکو مجھے ذلیل کر دیا اس نے مجھے سب کے سامنے کتنے سال یہ پاگل پن کا ڈرامہ کرتی رہی جلاد بنی کتنوں پر ظلم کرتی رہی کتنوں کو موت کے گھاٹ اتارتی رہی وہ تو ان کی قسمت اچھی تھی کے وہ بچ گئے ان کی زندگی تھی شاید اور اب بھی یہ ظلم کر رہی ہے کیسے اس بچی کے پاؤں جلا دیئے زندہ مثال کھڑی ہے تمہارے سامنے جس نے اس کا ہر دکھ ہر ظلم ہنس کر سہا کبھی شکوہ کبھی کوئی شکایت نہیں کی۔۔۔۔

اور میں میں نے کتنے ڈاکٹر بدل ڈالے کتنیں راتیں سو نہیں پایا اس پریشانی میں کے میری بہن کب ٹھیک ہو گی کیسے اس نے سب کچھ سہا ہو گا۔۔اور اب جب مجھے پتہ چلا کے یہ

سب محض ایک ڈرامہ تو پتہ ہے مجھ پر کیا بیت رہی ہے دل کر رہا ہے جان سے مار دوں خود کو----

چیختے چیختے ان کی آواز رندھ گئی تھی خود کو ہی غصے میں مارنے لگے تھے--

بشام پلیز مت ہلکان کریں خود کو پلیز میرے لیے ہی سنبھالیں خود کو--- سارہ نے روتے ہوئے التجا کی تھی----

ہو جائیں خوش آپ کا جھوٹ آپ کا مکر آپ کا فریب کامیاب ہو رہا مجھے جھوٹا ثابت کرنا یہی تو آپ چاہتیں تھیں--- وہ زمین سے اٹھ کر فروٹ باسکٹ میں پڑی چھری لے کر سارا کی طرف بڑھی تھی---

پاگل ہو گئی ہو تم چٹاخ---- مسٹر بشام نے پھر سے اس کے ہاتھ سے چھری پکڑ کر کھینچ کر تھپڑ مارا تھا اسے---

میرا دل کر رہا ہے ختم کر دوں تمہیں ابھی اور اسی وقت مگر خون ہو ناں بہن ہو میری یہ بھی نہیں کر سکتا مگر اب میں انکھوں دیکھا جھٹلا بھی نہیں سکتا وہ دوست جس کے ساتھ تم نے عاشر پر الزام لگانے کی سازش کی تھی ناں اس نے وہ ساری ویڈیوز دکھائیں ہیں مجھے----

اپنے ان گناہگار کانوں سے سن کر آیا ہوں اور ان گناہگار آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں پھر بھی نگل لوں ساری بات پھر بھی اعتبار کر لوں تم پر----

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔۔ وہ اس پر گرج رہے تھے ان کی حالت غصے سے ابتر ہو رہی تھی۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر آپ کو پتہ چل ہی گیا ہے تو دیر کس بات کی ہے عاشر آہ گیا ہے اور میں بھی یہی ہوں اور اب تک آپ یہ تو جان ہی گئے ہوں گے کے میں اپنی محبت کو پانے کے لیے کیا کیا کر سکتی ہوں تو سمپل نکاح کروائیں میرا اس سے آپ بھی خوش میں بھی خوش۔۔۔۔۔

اچانک اس نے وتیرا بدلا بڑی مضبوط چال چلتی وہ صوفے پر ایک ادا سے بیٹھی تھی اور آنکھوں میں اہک پر سوچ انداز لیے اس نے کہا تھا۔۔۔۔

ضرور ہو گا تمہارا نکاح اور پتہ ہے کس سے ہو گا وہ تمہارے لیے سرپرائز ہے مگر ایک بات یاد رکھنا کے تمہارا ہونے والا شوہر عاشر نہیں ہو گا۔۔۔۔ جس دن تمہارا نکاح ہو گا نکاح تو تب عاشر کا بھی ہو گا مگر تم سے نہیں۔۔۔۔

انہوں نے ٹھوس لہجے میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا پھر نکاح سے پہلے آپ میری لاش پر روئیں گے۔۔۔ وہ کمرے میں جانے کے لیے بڑھی تھی۔۔۔۔

مجھے نا تو اب تمہاری زندگی سے فرق پڑتا ہے نا تمہاری موت سے جو کرنا ہے کرو ویسے عزت سے مر جاؤ یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔۔۔دل پر ضبط کے پہرے بٹھاتے انہوں نے یہ جملے ادا کیے تھے۔۔۔۔

پچھتائیں گے آپ سب۔۔۔ وہ نخوت سے کہتی آگے بڑھی تھی۔۔۔۔

ہشام سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہیں پلیز آپ پاؤں دھو کر کچھ لگا لیں کوئی اٹنٹمنٹ۔۔۔۔۔ عاشر نے منتہا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔۔ وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔ مگر عاشر کی منتہا کے لیے کیئر وہ نا صرف سن سکی تھی بلکہ پلٹ کر دیکھی تھی اس نے۔۔۔۔

تب ہی کمرے میں اتے ہی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔۔۔ کہیں بھائی عاشر کی شادی اس بے سہارا غریب اور یتیم لڑکی سے کروانے کا تو نہیں سوچ رہے۔۔۔۔تب ہی بھائی نے عاشر کے نکاح کا کہہ کر منتہا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ صرف میرا ہے اور میرا ہی رہے گا۔۔۔۔

میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔ میں تمہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گی منتہا کے کوئی تمہیں قبول کر سکے۔۔۔ اور عاشر اسے تو ہر حال میں مجھے قبول کرنا ہی ہو گا۔۔۔ جلد یا بدیر۔۔۔۔

اس نے دل میں مصمم ارادہ کیا تھا اور نیا جال بنا تھا دماغ میں۔۔۔۔

منتہا بیٹا آئی ایم سوری اتنا عرصہ تم اس کے عتاب کا نشانہ بنتی رہی میں سارا اور عاشر کے ساتھ ساتھ تمہارا بھی قصور وار ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔ انہوں منتہا کے سامنے بیٹھے ہاتھ جوڑتے کہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں سر پلیز آپ ایسی باتیں مت کریں پلیز م۔۔۔مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے نا کوئی شکوہ میں تو بس اپنی ڈیوٹی دے رہی تھی اپنا فرض ادا کر رہی تھی پلیز مجھے شرمندہ مت کریں سر۔۔۔۔

اس نے ان کو شرمندہ دیکھ کر ان سے التجا کی تھی۔۔۔۔

نہیں منتہا کسی کی جان کو زخموں سے چور کر کے چند پیسے لٹانے والا میں کون ہوتا ہوں میں گناہ گار ہو تمہارا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا اور اگر میرے لیے تمہارے دل میں تھوڑی سی بھی عزت ہے تو پلیز مجھے سر مت کہو بھائی ہو میں تمہارا اور مجھے اچھا لگے گا تمہارا بھائی کہنا۔۔۔۔

انہوں نے التجا کرتے کہا تھا اور پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا---

جی بشام بھائی---- بہت شکریہ بھائی اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اور بشام بھائی میری ڈیوٹی بھی ختم ہو گئی ہے تو میں یہاں سے جانا چاہتی یوں---

اس نے تذبذب کا شکار ہوتے کہا تھا----

کہاں جانا چاہتی ہو کہیں بھی نہیں جاؤ گی تم اتنا بے غیرت نہیں ہو میں کے لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دوں گا تمہیں---- کہیں نہیں جا رہی تم شیری اور تم میری ذمہ دار ہو اب سے---- اور اگر اب تم نے اس گھر سے جانے کی بات کی تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا--- اور یہ میرا حکم ہے کے تم کہیں نہیں جاؤ گی--- اپنی آپی کے ساتھ مل کر رہو یہاں---

انہوں نے پیار سے تحکم بھرے لہجے میں کہا تھا-----

سارا ملازموں کو کہہ دو کے پنکی کمرے سے باہر نا آئے اور اس پر کڑی نظر رکھیں اس کے کمرے کا لینڈ لائن موبائل سب کچھ لے لیں---اور کمرے کی کھڑکی باہر سے بند کروا دیں---

کرتا ہوں میں حمدان کو کال اور نکاح کی بات کرتا ہوں اب وہی اس کے پر کاٹے گا--- یہ بات اب ہمارے بس سے باہر ہو چکی ہے---- ٹھوس لہجے میں کہتے وہ رکے نہیں تھے وہاں سے چلے گئے تھے باہر----

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیوں کر رہے ہو ایسا ارسم مجھے بتاؤ تو سہی بات کیا ہے کیا میری نظروں سے کچھ مخفی ہے کچھ ایسا جو میں نہیں جانتا----

ارسم کے پاس بیٹھتے ایحاب نے پوچھا تھا----

وہ فاحا کو گھر ڈراپ کر کے سیدھا ہوسپٹل آیا تھا----

وہ ٹھیک ہے--- سگریٹ سلگاتے اس نے ایحاب کی طرف دیکھے بغیر پوچھا تھا---

ہاں وہ خطرے سے باہر ہے--- تم یہ کیوں پی رہے ہو تمہیں تو یہ سخت نا پسند تھی---

ایحاب نے اس کے ہاتھ سے سگریٹ چھین کر پرے پھینکتے کہا تھا----

یہ سکون دیتی ہے اب--- اس نے نم انکھوں سے دوبارہ سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا تھا---

ارسم کیوں مار رہے ہو خود کو پلیز یار بتاؤ کیوں یہ سرد جنگ لڑ رہے ہو---- ایحاب نے التجائی انداز میں اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتے پانی کو دیکھتے کہا تھا--- اور اسے سینے سے لگایا تھا پھر سے اس کا سگریٹ نیچے پھینک کر---

سب غلط ہو گیا ہے ایحاب مجھے ڈونا کو نہیں مارنا چاہیے تھا مجھے فاحا کو آنسو نہیں دینے چاہیے وہ کتنا روئی ہے ڈونا کتنی تکلیف میں ہے سب میری وجہ سے ہے۔۔۔مگر میں کیا کرو میرے دل کو قرار نہیں میں دشمن سے ہاتھ نہیں ملا سکتا میں چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتا میں چاہتا ہوں میں ذیشان پر غصہ کروں اس وینڈی کو سزا دوں سخت سے سخت طریقے سے اس کے ساتھ پیش آؤ پر میں ایسا نہیں کر پاتا وہ میرے سامنے آتی ہے میں دنیا بھول جاتا ہوں وہ طلسم پھونکتی ہے مجھ پر میں سب کچھ بھول جاتا ہوں۔۔۔ میں یہ بھی بھول جاتا ہوں کے وہ میرا بدلہ ہے۔۔۔

یہ دل بہت ظالم ہے حد درجہ ظالم یہ ذہن کی ڈوریں ہلا دیتا ہے یہ ہر بدلے پر حاوی ہو جاتا ہے۔۔۔

ایحاب وہ اتنی معصوم اتنی پاکیزہ کیوں ہے۔۔۔۔ وہ ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔۔

ایحاب نے اس کی پیٹھ تھتھپائی تھی اور اسے مزید مظبوطی سے خود میں بھینچا تھا۔۔۔۔ اس نے لاسٹ ٹائم اسے صرف اپنے ماں باپ کی موت پر روتے دیکھا تھا اور اب وہ اپنی محبت اپنے بدلے اپنی بہن کی چاہت سب میں کسی پینڈولم کی طرح لٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔ وہ جو کرنا چاہتا تھا وہ کر نہیں پاہ رہا تھا۔۔۔ اور جو ہو رہا تھا اس کا ذہن اور دل اس پر مطمئن نہیں تھے۔۔۔ اور جو کچھ وہ کر چکا تھا اس پر وہ بری طرح پشیمان تھا۔۔۔۔

ریلیکس ارسم اللہ پر امید رکھو یار سب ٹھیک ہو جائے گا ایک بار اسے معاف کر کے تو دیکھو دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا ویسے بھی اللہ کو عفو درگزر پسند ہے ناں معافی تو اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے میرے بھائی پلیز ایک بار اسے معاف---

نہیں ابحاب یہ میرے بس میں نہیں ہے میں اپنے ماں باپ کے قاتلوں کو کسی صورت معاف نہیں کر سکتا----

یہ میرے اختیار میں نہیں ہے---

اس نے آنسو صاف کرتے اس سے الگ ہوتے کہا تھا--- اور ابحاب کے آوازیں دینے کے باوجود بھی وہ وہاں رکا نہیں تھا چلے گیا تھا----

ماں باپ کے قاتل کیسے؟؟؟؟ سلطان ماموں کو حائسم نے مارا ہے کیا اگر حائسم نے مارا ہے تو تب تو حائسم بہت چھوٹا تھا وہ کیسے--- جبکہ ہمیں بتایا گیا تھا کے ان کا مرڈر تو ان کے کسی کمپیٹیٹر نے کیا ہے جبکہ حائسم کے والد تو ڈاکٹر تھے اور ماموں تو سائنٹسٹ تھے---

کیا کہہ کر گیا ہے ارسم---- اس نے سوچتے ہوئے کہا تھا----

مجھے پتہ لگوانا ہو گا کے اصل ماجرا کیا ہے کیوں وہ ان لوگوں کو قاتل ٹھہرا رہا ہے اور اگر سچ میں وہ لوگ قاتل ہیں تو پھر ارسم رائٹ پر ہے ہم کیسے ان کے گھر اپنی بیٹی دے سکتے ہیں اور ان کی بیٹی لے سکتے ہیں دشمنوں سے کیسے ہاتھ ملا سکتے ہیں نہیں یہ غلط ہے---- ارسم یہ

کس کشمکش میں ڈال دیا تم نے مجھے اگر وہ قاتل ہیں تو جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھے۔۔۔اس نے ایک لمبا سانس چھوڑتے کہا تھا۔۔۔۔اور پھر اپنی کنپٹی سہلائی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تم ریڈی ہو فہیم۔۔۔۔ بیربل نے فہیم سے ہوچھا تھا۔۔۔

جی سر میں ریڈی ہوں مگر مومن اس کا کیا کرنا ہے رات سے ڈھونڈ رہا ہوں مجھے کہیں نہیں ملا وہ۔۔۔ اور اب جب ہم اپنے پلان پر عمل در آمد کروانے والے ہیں تو یہ ناں ہو کے وہ کہیں سے باہر نکل آئے اور ہمارا سارا پلان چوپٹ کر دے۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا میں تو اسے رات سے ہی مار چکا ہوں جب سے مجھے پتہ چلا ہے کے وہ دشمنوں کے ساتھ ملا ہوا ہے اور ایک غدار کی سزا کیا ہے میری نظر میں یہ تو تم بھی اچھے سے جانتے ہو ویسے بھی اب وہ میرے کسی کام کا نہیں ذوئیشہ مجھے مل جائے گی آج۔۔۔۔ تو مجھے وہ چاہیے بھی نہیں میں اسے اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی جہنم واصل کروں گا جو جو میرے راستے میں آیا میں سب کو جہنم واصل کروں گا۔۔۔۔

اس نے نخوت سے گن پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر سر وہ تو آپ کا بھائی۔۔

Urdu Novels Ghar

کیسا بھائی وہ بھائی جو ماں کے پیٹ سے ہی مجھ سے مختلف نکلا تھا جو ماں کے پیٹ سے ہی اپنی قسمت اپنا جینڈر درست لے کر نکلا تھا اور میں میں نے ساری زندگی ٹرانسجینڈر ہونے کی باتیں سنیں طعنے سنے اپنی آواز کو لے کر مگر پھر میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کا نصیب اس سے چھینا اس کی قسمت تباہ کروائی میں نے چھین لیا اس سے سب کچھ----

یہاں تک کے اس کی مردانگی بھی----- میں جو بھی کہتا ہوں وہ کر گزرتا ہوں میں خود کی قسمت خود بناتا ہوں---- میرے ہاتھ بندھے ہوئے نہیں ہیں یا میں کسی کا محتاج نہیں ہوں----

ادھر دیکھو میں اپنی قسمت خود بناتا ہوں میں بیربل ہوں مومن نہیں جو کسی کے سہارے اپنی محبت کو چھوڑ دے--- میں اپنی محبت اپنی زندگی اپنے بدلے خود سے لینا جانتا ہوں----

اس نے انا کے گھمنڈ میں کہا تھا----

غلط سر بلکل غلط اس بات پر آپ غلط ہیں پتہ ہے کیوں--- کیوں کے ہر انسان ایک ذات کا محتاج ہے اور وہ ذات اوپر بیٹھی ہے جس کے کن کے محتاج میں آپ اور سب ہیں--- اس کی مرضی کے بغیر تو پتہ بھی نہیں ہل سکتا اور آپ کہہ رہے ہیں کے میں اپنی قسمت خود لکھ سکتا ہوں وہ بیوقوف تھا جس نے آپ کے پیچھے لگ کر اپنی قسمت خراب کی اپنے رب کی نعمت کو ٹھکرا دیا----

میں بہت گناہگار ہوں میں نے بہت گناہ کیے ہیں مگر میں آج بھی اپنے رب کے قہر سے ڈرتا ہوں میں جانتا ہوں اس نے رسی دراز کی تو جب وہ اسی رسی کو کھینچ کر میری ڈوریں ہلائے گا تو میں منہ کے بل گرو گا میں رسوا ہو جاؤں گا میں پستیوں میں دھنس جاؤں گا۔۔۔مگر میرا مسئلہ یہ ہے کے میں نے خود کو خود ہی تباہ کیا ہے میں اس دلدل سے نکل نہیں سکتا چاہ کر بھی نہیں نکل سکتا مگر میں نے آج تک خود کو خدا سمجھنے کے کوشش نہیں کی کبھی نہیں کی۔۔۔۔

اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

میں باہر آپ کا ویٹ کر رہا ہوں سب کچھ ریڈی ہے۔۔۔۔ آہ جائیے گا۔۔۔۔

افسوس سے سر ہلاتے وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔

ہوں نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی کتنے ہی گناہ کر چکا ہو شراب نشہ چوری زنا قتل کر کے اب مجھے سبق دے رہا ہے۔۔۔۔

اور مولوی بن گیا۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔ میرا کام ہو جائے تجھے تو تیری گستاخی کا ایسا سبق سکھاؤ گا کے دیواروں سے سر پٹخے گا تو۔۔۔۔

اس نے نفرت سے کہتے پینٹ کی فرنٹ سائیڈ پر پسٹل اڑسی تھی۔۔۔ اور منہ پر ماسک چڑھائے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

فاحا ایشو پارلر چلی جاؤ نا ریڈی ہونے کے لیے وہیں سے تمہیں ڈرائیور پک کر کے بینکوئیٹ چھوڑ دے گا----

مسز راندھاوا نے کہا تھا----

ٹھیک ہے ماما اسی پارلر میں ہی کیا ذوئیشہ کی بھی بکنگ ہے---- ایشال نے پوچھا تھا---

ہاں بیٹا ذوئیشہ بھی وہیں ہے--- انہوں نے موبائل پر کال ملاتے کہا تھا---

کیسا ہے ڈونا--- کال ختم ہوتے فاحا نے پوچھا تھا----

بہتر ہے ہوش آہ گیا ہے اہحاب نے بات کروائی تھی میری اب تم لوگ جلدی کرو دیر نا کرو اور ٹائم سے چلی جاؤ---- میں زرا ارسم کا پتہ کروا لوں---

انہوں نے ان کو تاکید کرتے ارسم کی طرف سے پریشانی دکھاتے کہا تھا----

پھوپھو میں ریڈی ہو کر پہلے ڈونا سے ملنے جاؤ گی اور پھر بینکوئیٹ پہنچوں گی اس نے اطلاع دی تھی---

ٹھیک ہے میں زرا ارسم کو دیکھ لوں وہ کہتے چلی گئیں تھیں--وہاں سے----

وہ دونوں بھی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئیں تھیں اپنے سامان کے ساتھ اور گاڑی کچھ دیر بعد پارلر کی طرف گامزن ہوئی تھی----

پارلر پہنچتے ہی وہ ذوئیشہ سے ملیں تھیں جو پہلے سے ہی بیٹھی اپنا میک اوور کروا رہی تھی---

ایشال اور فاحا بھی اپنی اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں تھیں---

ابھی وہ ریڈی ہو رہی تھی کے چار لوگ اندھا دھند پارلر کی سیکیورٹی کو تہس نہس کرتے وہاں پہنچے تھے----

ایک نے ریڈی ہوئی ذوئیشہ کے ناک پر رومال رکھ کر اس کو بے ہوش کیا تھا---اور پھر کالی پٹی اس کی آنکھوں پر باندھی تھی----

ک---کون ہیں آپ لوگ چ---چھوڑیں میری بھابھی کو فاحا چلائی تھی مگر وہ اس کے سر پر گن مارتا اسے بے ہوش کر گیا تھا----

ایشال ہقابقا دیکھ رہی تھی کے وہ سبز آنکھوں والا شخص اسے گود میں اٹھائے باہر کی طرف لے گیا تھا اور ان چاروں کے نکلتے ہی پارلر میں ایک زور دار دھماکہ ہوا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡

وہ ابھی ذوئیشہ کو باہوں میں بھرے پارلر سے نکلا بھی نہیں تھا کے پارلر کے اندر گیٹ کے پاس اسے زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی--- مگر وہ کوئی گیس ٹائپ دھماکہ تھا جس میں

سے سوائے ایک زور دار دھماکے کی آواز اور گیس کے دھوئیں کے علاوہ کچھ نہیں نکلا تھا۔۔۔اور دھواں بھی اتنا گہرا اور کالا تھا جو انکھوں میں چھب رہا تھا۔۔۔ بیربل نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔وہ زہریلا دھواں اس کی آنکھوں میں مرچیں بھر رہا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ ذوئیشہ۔۔۔۔ ایشال اس دھویں میں ہی باہر آہ کر اسے چلا چلا کر پکار رہی تھی۔۔۔۔ پارلر میں ایک عجیب سی ہلچل مچ گئی تھی۔۔۔وہاں کی ورکرز کا شور اور ان کی بچاؤ بچاؤ کی دہائی ایک دم سے پارلر کا ماحول بدل گئی تھیں۔۔۔کچھ ورکرز نے تو دہشتگرد دہشتگرد کی رٹ لگائے پکارنا اور چلانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

بلڈی ہیل۔۔۔ بیربل نے ان کا شور سنتے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

فہیم فہیم کدھر مر گئے ہو مجھے نکلنے تو دیتے باہر پھر یہ دھماکہ کرتے۔۔۔۔ اس نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ دفعتاً فضا میں ایک ساتھ کتنے ہی قہقہے گونجے تھے۔۔۔۔ اس کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔

پاگل ہو تم دماغ سیٹ ہے تمہارا میری جان پر بنی ہوئی اس دھویں سے۔۔۔۔ میری آنکھیں نہیں کھل رہیں اور تم قہقہے لگا رہے ہو۔۔۔۔

اس نے گرجدار آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

بس اتنے سے ہی ڈر گئے مسٹر بیربل ابھی تو امتحان باقی ہیں۔۔۔ پر زور قہقہے لگاتی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔۔

ک۔۔۔۔ک۔۔۔۔کون۔۔۔۔ اس نے مانوس سی آواز پر پریشان ہو کر پوچھا تھا۔۔۔۔

تیرا باپ تجھے کیا لگا تو اتنی آسانی سے آہ کر میری آنکھوں کے سامنے میری ہی بہن کو لے جائے گا اور میں تماشا دیکھتا رہوں گا۔۔۔۔

کیا سمجھا تھا تو نے میں نے چوڑیاں پہن رکھیں ہیں۔۔۔ اس نے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور ایک جھٹکے میں اس تک پہنچا تھا۔۔۔۔

دفعتاً وہ ذوئیشہ کی ٹانگیں اس کے سینے پر بری طرح مارتے اسے دھکا دیتے دھوئیں میں ہی باہر بھاگا تھا۔۔۔ اور اپنی جیپ میں جا کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

سیکیورٹی فولو ہم۔۔۔ وہ تیزی سے اس کے پیچھے ہی لپکا تھا۔۔۔ مگر تب تک وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

حائسم بھی اپنی پولیس موبائل میں بیٹھا تھا اور موبائل اس کے پیچھے لگا دی تھی۔۔۔۔

وہ ٹریفک میں بڑی تیزی سے گاڑی ادھر سے ادھر چلا رہا تھا۔۔۔ اتنی گاڑیوں میں خطرناک طریقے سے جگہ بناتے وہ بار بار اپنی گن سے پیچھے فائر کر رہا تھا پولیس موبائل پر۔۔۔۔ سڑک پر جیسے کسی ایکشن تھرل مووی کا سین چل رہا تھا۔۔۔۔

اردگرد کے موٹر سائیکل سوار اپنی جان بچانے کے لیے کے کہیں گولی نا لگ جائے اپنی رفتار آہستہ کرتے ڈگمگا رہے تھے--- اور وہ بغیر کسی کی جان کی پرواہ کیے اپنی جیپ زن زن لے جا رہا تھا----

سر ہمیں فائر کرنا ہو گا ورنہ وہ لے جائے گا میڈم کو حائسم کے ساتھی پولیس انسپکٹر نے کہا تھا----

نہیں پبلک پلیس پر ہم فائر نہیں کریں گے کسی بے گناہ کی جان چلی گئی تو---- تم اسے فولو کرو کتنی دور بھاگے گا وہ اور کہاں جائے گا بھاگ کر----

حائسم نے حکم دیا تھا----

سر وہ ماسٹڑ کا بڑی پھرتی سے یوز کر رہا ہے وہ ہمیں اس ٹریفک میں پھنسا کر چکما دے کر نکلنا چاہتا ہے----

ساتھی انسپکٹر نے کہا تھا----

تم فوکس رکھو اپنا وہ ہاتھ سے نکلنا نہیں چاہیے وہ ہاتھ سے نکل گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا--- میں آج اس کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی رہوں گا ایسی سزا دوں گا کے اس کی سات پشتیں خانوں کی بیٹیوں کی عزت کی طرف ہاتھ ڈالنے سے پہلے سوچیں گیں---

شٹ--- سر---- اس نے گاڑی لیفٹ سائیڈ والی گلی میں ڈال لی ہے---- ساتھی انسپکٹر نے افسوس سے کہا تھا----

تم بھی اسی طرف لو---- پیچھا کرو---- گاڑی اندر کر لو گلی کے---- اور تم دونوں باہر نکلو بھاگتے ہوئے فولو کرو اس کی جیپ کو----

اس نے پیچھے بیٹھے حوالدارو کو گاڑی سے اترنے کا کہا تھا اور اپنے ساتھی انسپکٹر کو مزید ہدایات دیں تھیں---- پھر جیب سے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کیا تھا----

ہیلو ایحاب پارلر پر ایک مس ہیپ ہو گیا ہے میں باقی بات تمہیں بعد میں بتاؤں گا وہاں فاحا اور ایشال ہیں انہیں دیکھو جا کر کچھ پولیس ممبرز بھی وہیں پر ہیں وہاں پہنچ کر مجھے ان کی خیریت کی اطلاع کرو جلدی ہمارے پاس وقت نہیں ہے----

اس نے جلدی جلدی بولتے ایحاب سے کہا تھا پریشان زدہ لہجے میں----

کیا ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے پارلر پر ایشو فاحا ٹھیک تو ہیں اور ذوئیشہ بھی تو وہیں تھیں ناں---- اس نے سنتے ہی پریشان ہوتے پوچھا تھا----

دیکھو ایحاب ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے میں سب بتاؤں گا ٹرسٹ می فی الحال تم پہنچو وہاں اور ایشال اور فاحا کو کسی سیو جگہ پر لے جاؤ باقی باتیں بعد میں ہوں گیں ابھی جاؤ----

اس نے جلدی جلدی کہتے فون رکھا تھا۔۔۔۔

وہ رہا وہ پچھلی طرف مڑ رہا ہے جلدی کرو حائسم نے تقریباً سر باہر نکالتے کہا تھا۔۔۔۔

یس سر مجھے لگ رہا ہے اس کی جیپ خراب ہو گئی ہے شاید اس لیے اس سے موڑی نہیں جا رہی۔۔۔۔ ساتھی انسپکٹر نے تیزی سے موبائل گاڑی چلاتے کہا تھا۔۔۔۔

روکو روکو۔۔۔۔ حائسم کہتے ہی گن ہاتھ میں پکڑے نکلا تھا باہر اور تیزی سے اس کی جیپ کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔

سوری سر جب ہم پہنچے تو جیپ یہاں خالی کھڑی تھی اور وہ وہ اس میں نہیں تھے۔۔۔۔

ایک حوالدار نے کہا تھا۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ کہاں گیا وہ۔۔۔۔۔حائسم کے رنگ اڑے تھے۔۔۔۔

سر ہم نے بہت فولو کیا ہم ہر جگہ تلاش کر چکے ہیں مگر وہ کہیں نہیں ملا ہمیں۔۔۔۔

اس نے بے بسی سے اس کو دیکھا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ۔۔۔ نہیں اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تجھے کہا تھا ناں کے غداری کرنے والے لوگ مجھے پسند نہیں تجھے کیا لگا ارسم سلطان چوہدری نے تجھے چھوڑ دیا۔۔۔۔ تجھے کیا لگا میں تیرے دماغ تک نہیں پہنچا۔۔۔۔ آرسم سلطان چوہدری

نام ہے میرا میں نے تو آج تک اپنے دشمن کو نہیں چھوڑا جبکہ تو نے تو بہت بڑی غلطی کی کے تو میری بہن اور میری عزت تک پہنچا میری بہن کو ورغلایا تو نے اور پھر اس کے ذریعے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کی----

تجھے چھوڑا نہیں تھا میں نے تجھے جانے کا اس لیے کہا تھا کے تیرے ذریعے میں اس فساد کی جڑ تک پہنچ سکوں جس کے پیچھے لگ کر تو نے یہ سب کیا----

اس نے زور دار گھونسا مارا تھا اس کے منہ پر اور ٹانگ اٹھا کر اس کے منہ پر ماری تھی----

وہ اس وقت ایک انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ کے ٹاپ فلور پر تھے---- اسے رسیوں سے باندھا ہوا تھا ارسم نے اور خود سگریٹ پیتے اس پر لپے در لپے وار کر رہا تھا----

چل تو بتا بیربل کون ہے اگر یہ حائسم کا دشمن ہے تو یہ تیسرا بندہ بیربل کون ہے اس نے مومن کے سامنے سے پیچھے ہٹتے اس کی دوسری طرف بندھے فہیم کے منہ پر ٹانگ مارتے پوچھا تھا----

د---د---دیکھیں سر میرا کوئی قصور نہیں ہے میں کسی کے لیے کام نہیں کرتا پلیز چھوڑ دیں مجھے----

فہیم نے زخمی چہرے کے ساتھ زخمی رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا---

Urdu Novels Ghar

اوہ اچھا تجھے کچھ نہیں پتہ--- پھر تو اس سے یہ کیوں کہہ رہا تھا کے بیربل اس کی جان کا دشمن ہے اور ارسم فاحا اور حائسم کے ساتھ ساتھ وہ تجھے بھی مار دے گا----

ارسم نے طنزیہ ہنسی ہنستے کہا تھا----

رات جب اس نے مومن کو چھوڑا تھا تو اس سے پہلے ہی اس نے اپنے کچھ بندے اس کے پیچھے لگا دیئے تھے جنھوں نے کتوں کی طرح اس کی بو سونگھتے اس کی ہر حرکت پر نظر رکھی تھی--- وہ جانتا تھا کے وہ اس کے سامنے بیٹھ کر کبھی بھی اسے سچ نہیں بتائے گا وہ یہ بھی جانتا تھا کے مومن ایک منجھا ہوا کھلاڑی ہے اور منجھے ہوئے کھلاڑی ہمیشہ ٹیم ورک میں کام کرتے ہیں یعنی ایک اور ایک گیارہ----

اس لیے اس نے حائسم کی اور اپنی دشمنی کا کارڈ استعمال کر کے اسے ٹریپ کیا تاکہ اس گیارہویں تک پہنچ سکے----- ورنہ اسے اپنی دشمنی یا حائسم سے بدلہ لینے کے لیے کسی دوسرے شخص کی کیا ضرورت تھی--- وہ اپنے راز کسی کے سامنے آشکار کرنے والوں میں سے نہیں تھا---

وہ ارسم سلطان چوہدری تھا ایک ایسا منجھا ہوا شکاری ایک ایسا شیر جو سویا ہوا بھی غراتا تھا---- کیسے چپ بیٹھ سکتا تھا وہ--- اس کی دشمنی اس کا معاملہ وہ خود نبھاتا تھا---

فاحا کے منہ سے جب اس نے مومن کا اسی رات ڈونا کو مارتے دوبارہ نام سنا اور اس کے چہرے پر بے بسی دیکھی کے حائسم سے پیار کرنے کے باوجود وہ مومن کے سامنے اتنی بے بس ہو گئی تھی کے اس کے جال میں پھنستی چلی گئی تھی تو اس رات ہی اس نے یہ سوچ لیا تھا کے حائسم سے بدلہ لینے سے پہلے وہ اس مومن کا سچ سامنے لائے گا۔۔۔۔

پھر جب وہ ہوسپٹل پہنچا دوبارہ فاحا کو ڈرانے دھمکانے تب بھی اسے خبر ملی تھی اور پھر وہ جب ہوسپٹل سے اپنے گھر گیا۔۔۔۔

رات گھر گزارنے کے بعد صبح جب وہ بیربل سے ملنے کے لیے اس کے مخصوص آفس کی طرف روانہ ہوا تو ارسم کو اس کے بندوں نے اطلاع دی تھی۔۔۔وہ اس روڈ پر ہے اور اس طرف جا رہا ہے۔۔۔۔

اسی دوران ارسم بھی کسی کام سے اسی روڈ پر ہی تھا جب ہی اس نے مومن کی گاڑی کا پیچھا کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

جب وہ اس کی گاڑی کا پیچھا کرتے ایک گنجان آباد علاقے کی طرف بڑھا کچھ فاصلے پر جا کر مومن نے گاڑی روکی تھی اور پھر گاڑی سے اترا تھا۔۔۔جب ہی سامنے گیٹ سے فہیم نکلا تھا۔۔۔۔

مومن نے فہیم سے کہا کے وہ بیربل سے ملنا چاہتا ہے تو فہیم نے اسے کہا کے وہ کچھ بڑا پلان کر رہا ہے رات میں اور بہت جلد وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو جائے گا۔۔۔۔ اور ابھی بھی وہ اس مقصد کے لیے ہی جا رہے ہیں اور اگر اس وقت اس کو بیربل نے دیکھ لیا تو وہ ارسم اور فاحا اور حائسم کے ساتھ ساتھ اسے بھی مار دیں گے۔۔۔۔

ارسم دیکھ رہا تھا کے اس نے کافی بحث کی ہے اور پھر مومن غصے سے اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اسی دوران ارسم نے کال کر کے اپنے ماتحتوں کو مومن کو کڈنیپ کرنے کا کہا اور ساتھ پی دور سے کھڑے ہو کر ہی فہیم کی پچر لے اسے بھی کڈنیپ کرنے کا کہا۔۔۔۔

فہیم ایک مردہ عورت کی لاش کے ساتھ دوسری گاڑی میں تھا جبکہ بیربل ایک الگ جیپ میں دونوں کے درمیان یہ طے ہوا تھا کے فہیم پہلے نکلے گا اور بیربل دس منٹ بعد میں جب فہیم وہاں پارلر پہنچ کر مخصوص جگہ پر وہ لاش رکھوا دے گا تو بیربل کو اوکے کا سگنل دے گا۔۔۔

پھر بیربل اندر جا کر ذوئیشہ کو باہر نکالے گا۔۔۔ اور پھر وہ بوم پھینک دے گا پارلر میں۔۔۔۔

مگر ہوا اس کے برعکس جب فہیم مردہ عورت کی لاش کے ساتھ پارلر کے راستے پر گامزن تھا تو اسی دوران ارسم کے ساتھیوں نے اسے اغوا کروا لیا اور پھر اسے لے کر اس انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ پر آ گئے جہاں مومن پہلے سے ہی رسیوں میں بندھا ارسم سے مار کھا رہا تھا۔۔۔۔

لگتا ہے تو ایسے نہیں بکے گا بتا مجھے اس عورت کی لاش کیسے آئی تیری گاڑی میں اور کیا کرنے جا رہے تھے تم میرے فاحا اور حائسم کے ساتھ--- اس نے دوبارہ سے فہیم کے منہ پر پنچ مارتے کہا تھا----

فہیم اگر تو نے ایک لفظ بھی بکا تو یہ تو تم جانتے ہو کے میں یہاں سے کسی طرح نکل جاؤں گا اور اگر میں زندہ بچ گیا تو میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا سالے کتے کچھ مت بولنا اس کے آگے یہ صرف ہمیں ڈرا رہا ہے یہ ہمیں مار نہیں سکتا----

مومن نے فہیم کو لڑکھڑاتے لہجے میں تنبیہہ کی تھی جب کے منہ پر پڑنے والے گھونسوں کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا----

ہاہاہاہاہاہا---ہاہا سالے کتنی خوش فہمی ہے ناں تجھے ایک بار بک تو اس بیربل کی جگہ اس کا پتہ اس کا نشان پھر میں نے تجھے اگلی سانس بھی لینے دی تو کہنا----

اس نے پے در پے اپنے شوز کے سخت وار مومن کے پیٹ پر مارتے کہا تھا----

سر کوئی آہ رہا ہے نیچے کوئی آدمی بلیک ماسک پہنے ایک لڑکی کو اٹھا کر لا رہا ہے----اور وہ یہاں ٹاپ فلور پر ہی آہ رہا ہے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا---- ارسم کے ماتحتوں نے اسے اطلاع دی تھی----

اٹھاؤ انہیں اور اس کمرے میں بند کرو ان کے منہ بند کر کے۔۔۔۔ ان کی آواز نا نکلے یا کسی قسم کا شور نا ہو ورنہ میں تم۔سب کو اس بلڈنگ سے دھکا دے کر مار دوں گا۔۔۔ اس نے دھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس کے ماتحت بڑی پھرتی سے ان دونوں کو سامنے انڈر کنسٹرکٹڈ روم میں لے گئے تھے اچھی طرح ان کے منہ باندھ دیئے تھے تاکہ وہ شور نا کر سکیں۔۔۔ جبکہ ارسم خود پلر کے پیچھے چھپ گیا تھا۔۔۔۔

بیربل تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا ہانپتا ہوا ٹاپ فلور پر ذوئیشہ کو باہوں میں بھرے اوپر آیا تھا اور اسے زمین پر لٹایا تھا۔۔۔ وہ ریڈ بلڈ لہنگے میں سجی سنوری زیور پہنے نازک جان آنکھیں مونڈے دنیا مافیا سے بے خبر زمین پر بے سود لیٹی ہوئی تھی مانگ ٹیکا اور جھومر ڈھلک کر سائیڈ پر گرے تھے ناک میں پہنی گول نوز رنگ لپ اسٹک خراب کر چکی تھی۔۔۔ ارسم نے پلر کی آڑ میں اپنی محبت کو یوں تر بتر حالت میں دیکھا تو۔۔۔۔ غصے سے مٹھیاں بھینچیں تھیں جبکہ جبڑے تن گئے تھے۔۔۔۔

ذوئیشہ ذوئیشہ اٹھو مجھے جلد سے جلد گاڑی کا بندوبست کرنا ہو گا یہاں رکنا سیو نہیں ہے۔۔۔ بیربل نے ذوئیشہ کے چہرے کو تھتھپاتے کہا تھا۔۔۔۔

لڑکی اس لڑکی کا ذوئیشہ سے کیا لنک ہو سکتا ہے۔۔۔ دیکھنے میں تو یہ مرد لگ رہا ہے پھر لڑکیوں جیسی آواز مومن اگر ذوئیشہ سے محبت کرتا ہے تو یہ لڑکی نما مرد یہاں کیا کر رہا ہے کہیں یہ مومن کا پلان تو نہیں تھا کے وہ اس کے ہاتھوں ذوئیشہ کو اغواہ کروائے کہیں بیربل یہی تو نہیں۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔ اور پھر بجلی کی تیزی سے باہر نکلا تھا اور فون پر نمبر ڈائل کرتے بیربل کے سر پر بندوق تانی تھی۔۔۔۔

ہینڈز اپ ہلنے کی کوشش بھی مت کرنا ماسک اتارو اپنا ارسم نے کرخت لہجے میں اس کے سر پر گن کا دباؤ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

تب ہی بیربل نے نیچے بیٹھے ہی اس کی ٹانگ پر اپنے شوز سے چاقو نکال کر وار کیا تھا۔۔اور دوسرے لمحے اس کے پیٹ پر وار کر کے اسے نیچے پھینکا تھا۔۔۔۔

ارسم کی گن دور جا گری تھی اور وہ خود بھی منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے بیربل اس کی گن اٹھاتا فضا میں گولی کی آواز گونجی تھی اور وہ گولی سیدھی جا کر بیربل کی ٹانگ پر لگی تھی۔۔۔۔

پکڑو اسے۔۔۔۔۔ حائسم نے بلند آواز میں اپنے ساتھی انسپکٹرز کو حکم دیا تھا جبھی وہ بجلی کی تیزی کی طرح پہنچے تھے اس تک اور اسے ایک جھٹکے سے کھینچ کر کھڑا کر کے اس کی دونوں طرف کھڑے ہوتے اس پر گنز تانیں تھیں۔۔۔۔

وہ لوگ اسے اور ذوئیشہ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ کی طرف گئے اور ایسے ہی حائسم کی چھٹی حس نے اسے کہا تھا کے وہ ایک بار اس بلڈنگ کے کونے کونے کو چیک کر لے۔۔۔اور پھر جیسے ہی وہ اوپر پہنچے آرسم اور بیربل کو ایسے جھگڑتے دیکھ اس نے فوراً سے پہلے اس کی ٹانگ پر گولی ماری تھی اور اسی وقت حائسم کے انسپکٹرز نے اسے پکڑا تھا۔۔۔۔

ارسم نے آگے بڑھ کر اس کا ماسک کھینچ کر نیچے پھینکا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے چھوڑو یہ تم اچھا نہیں کر رہے حائسم بیربل نے پھڑپھڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تجھے چھوڑنا نہیں تجھے میں نے موت کے گھاٹ اتارنا ہے ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی اس کے قریب جانے کی طیش میں آتے اس نے پے در پے نجانے کتنے مکے اس کے منہ پرمارتے اس کا چہرہ لہولہان کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ذوئیشہ بیٹا تم ٹھیک تو ہو ناں ذوئیشہ ذوئیشہ۔۔۔۔ حائسم نے اس کے پاس بیٹھتے اس کا منہ تھتھپاتے کہا تھا۔۔۔۔

جاؤ پانی لاؤ پلیز۔۔۔۔ ارسم بھی اس تک آیا تھا۔۔۔ اور اپنے کسی کارندے کو کہا تھا۔۔۔۔ جو تھوڑی دیر میں نیچے اس کی گاڑی سے پانی کی بوتل لے کر ایا تھا اس نے کتنے چھینٹے مارے تھے ذوئیشہ کے منہ پر مگر اس نے آنکھ نہیں کھولی تھی۔۔۔

بے سدھ ہے ایسے اس کو جگانا کچھ دیر بعد اسے خود ہی ہوش آہ جائے گا اور پھر میں تم سب کے سامنے اپنی محبت۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اپنے الفاظ مکمل کرتا پھر سے ارسم غصے میں پھنکارتا اس کے سر پر پہنچا تھا اور اسے کے پیٹ پر لاتیں مارنی شروع کر دیں تھیں۔۔۔۔

ارسم پلیز یہ قانون کا دشمن ہے اسے۔۔۔

قانون کا دشمن میری زندگی میری محبت پر حق جتانے والا صرف اور صرف میرا دشمن ہے اس نے حائسم کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

فہیم کہاں ہے بیربل۔۔۔ حائسم نے ارسم کی بات سن کر پوچھا تھا۔۔۔۔

جانتا بھی ہوں گا تو تمہیں نہیں بتاؤں گا کیونکہ دشمنوں سے ہاتھ نہیں ملاتا میں بیربل نے کہا تھا۔۔۔۔

تم ذلیل انسان تم سے ہاتھ کون ملانا چاہے گا۔۔۔ مجھے مومن کا ایک بارپتہ بتا دو پھر میں تم دونوں کو ہی ایک بار میں ہی موت کے گھاٹ اتاروں گا۔۔۔ وہ غرایا تھا اس پر۔۔۔۔

مومن اور فہیم میرے پاس ہیں لاؤ ان کو باہر ارسم نے اپنے ماتحت کو کہا تھا اور وہ کچھ دیر بعد مومن کو لے آیا تھا----

فہیم تم یہاں کیسے پہنچے---- حائسم نے آگے بڑھ کر پوچھا تھا----

سر یہ ارسم سر نے مجھے پکڑوایا تھا---- میں نے اللہ کی قسم کچھ نہیں بتایا کسی کو---- فہیم نے روتے ہوئے کہا تھا-----

ارسم بھائی آپ ٹھیک تو ہیں ذوئیشہ بھابھی ان کو کیا ہوا یہ ہوش میں نہیں آئیں کیا---فاحا بھاگتے ہوئے آئی تھی ان تک اور ارسم کے گلے لگتے زور زور سے رونے لگی تھی---

آئی ایم سوری حائسم جیسے اس کو ہوش آیا اس نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی روئے جا رہی تھی مجھ سے اس کا رونا نہیں دیکھا گیا اس لیے میں نے تم سے لوکیشن جھوٹ بول کر منگوائی تھی---

ایحاب نے شرمندہ ہوتے کہا تھا----

ذوئیشہ تم ٹھیک ہو ارحام نے ذوئیشہ کو ہوش آتے دیکھ اس تک پہنچتے کہا تھا----

جو ہوش میں آتے ہی ہچکیوں سے رونے لگی تھی ارسم نے اس کی حالت دیکھ کر نفی میں گردن ہلائی تھی--- یعنی ہر وقت رونا دھونا----

بس میرا بچہ بھائی پاس ہے ناں حائسی پاس ہے ناں اپنی گڑیا کے---- حائسم نے ذوئیشہ کو گلے سے لگاتے ریلیکس کرتے کہا تھا----

ب----ب--بھائی یہ یہ اس نے مجھے مارا تھا اس نے یہ ہر بار مجھے مارتا تھا راتوں کو آتا تھا گھر م----میری نیک پر ب---بی لکھتا تھا مجھے ٹارچر کرتا تھا--- آئی ہیٹ ہم---- وہ ہچکیوں سے روتے سامنے کھڑے بیربل کو دیکھتے کہہ رہی تھی---- اور پھر اس نے روتے ہوئے پچھلے دو سالوں سے لے کر اب تک اس نے جو جو ذوئیشہ کے ساتھ کیا اور پھر کیسے فاحا کو بلیک میل کیا سب بتایا تھا----

بس بچہ اب نہیں رونا اب یہ ہمارے چنگل میں ہیں فہیم کو چھوڑ دو ارسم یہ دشمن نہیں دوست ہے فہیم کو پہلے دن سے ہی میں نے انڈر ورڈ سیریل کلر بنوا کر بیربل کے پیچھے لگوایا تھا وہ بیربل کے ساتھ ملا ہوا تھا اس لیے کے وہ میرا بندہ تھا--- مگر مجھے بیربل کے ساتھ مومن کی بھی تلاش تھی کیوں کے میری انویسٹیگیشن کی کافی حد تک جو کڑیاں ہیں وہ مومن سے جا کر مل رہیں تھیں----

پتہ ہے فاحا پہلی بار مجھے مومن پر سیریل کلر ہونے کا شک کب ہوا جس روز تم اپنی پھوپھو کو لے کر اس کے گھر گئیں تھیں میں نے چپکے سے تمہارے بیگ کے سٹون کے ساتھ کیمرہ

نصب کر دیا تھا جو ویڈیو کے ساتھ ساتھ وائس بھی فراہم کر رہا تھا۔۔۔ دوسرا شک تمہاری ایک دم سے انویسٹیگیشن کا رخ بدلنے پر ہوا۔۔۔۔

اور تب میرے یقین کو مہر لگی تھی۔۔۔

مگر میں سب کچھ ایک دم۔سے سامنے لا کر بگاڑنا نہیں چاہتا تھا میں ہر چیز وقت کے ساتھ چاہتا تھا۔۔۔ ایک طریقے سے مگر میں چاہ کر بھی مومن کے سراغ تک نہیں پہنچ پاہ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ میں جانتا ہی نہیں تھا کے مومن ارسم کی قید میں ہے۔۔۔اس نے مومن کے پاس رکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو کیا یہ سیریل کلر ہے وہ سیریل کلر جس نے ان تمام لڑکیوں کے قتل کیے ہیں احاب نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں ہوں میں سیریل کلر مگر مجھے سیریل کلر تم نے ہی بنایا حائسم تم نے۔۔۔ اس دن تم کلاس کے سامنے بیربل کی انسلٹ نا کرتے تو آج میں بھی فری کے ساتھ اچھی زندگی گزار رہا ہوتا۔۔۔ مگر تم نے سب برباد کر دیا تم نے انسلٹ کی بیربل کی سب کے سامنے اس نے گھر جا کر اپنی جان لینے کی کوشش کی اور پھر اس نے مجھ سے کہا کے میں اپنی مردانگی کھو دوں میں نے ایسا ہی کیا میں بھائی کی محبت میں اندھا ہو گیا اس بھائی کی محبت میں اندھا ہوا جو مجھے آج مارنا چاہتا ہے۔۔۔۔ میں نے بیربل کی خاطر اپنی مردانگی گنوا دی مگر ایک طرف سکون

تھا مجھے کے فری میرے بچے کی ماں بننے والی ہے مگر جب وہ میرے پاس آئی تو اس نے کہا کے اس نے وہ بچہ ضائع کروا دیا اس لیے کے وہ شادی سے پہلے وہ بچہ نہیں چاہتی تھی--- اس دن میں نے اپنے زندگی کی دو بڑی نعمتیں کھوئیں صرف اور صرف اس دن کی تمہاری انسلٹ کی وجہ سے اس کے بعد میں نے فری کو بھی مار دیا جس نے مجھے پیار میں دھوکہ دیا میں نے پھر اپنی تسکین کے لیے ہر اس لڑکی کو مارا جس کو میں نے پیار کے جال میں پھنسایا اور دھوکہ دیا--- میں سب کو مارتا گیا برے طریقے سے اور ایسا کرنے سے مجھے مزا آتا گیا اور پھر یہ میری عادت بن گئی----

ہاہاہاہاہا--- اور پھر اس دن میں نے فاحا کو دیکھا اس پر دل آہ گیا پھر کبھی میں مومن بن کر ان کو تنگ کرتا اور کبھی بیربل بن کر مگر لاسٹ منٹس پر اس ارسم کے بچے نے سارا کھیل بگاڑ دیا ورنہ آج ذوئیشہ بیربل کی ہوتی اور فاحا میری ہاہاہاہاہا----

اس نے قہقہہ لگاتے ساری روداد سناتے کہا تھا----

یہ وہم اور خیال ہی رہنے ہیں تمہارے اب تم لوگ یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے---- اب پھانسی کا پھندا تمہارا مقدر بنے گا--- اس نے مومن کا گریبان پکڑتے کہا تھا----

تم انسان نہیں حیوان ہو دل کر رہا ہے اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلہ دبا دوں--- ارحام نے اس کی گردن پر گھونسا مارا تھا----

تم نے غداری کی ناں میرے ساتھ تم دیکھو اب اپنا حال ایک دم سے بیربل چلایا تھا اور اس نے پینٹ کی پاکٹ سے پسٹل نکالتے سامنے وار کیا تھا فہیم پر مگر بر وقت وہ پیچھے ہٹا تھا جب ہی بیربل ایک جست میں ذوئیشہ تک پہنچا تھا اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔ اور پھر پسٹل اس کی کن پٹی پر رکھی تھی۔۔۔۔

بیربل چھوڑ دو اسے۔۔۔ ارسم چلایا تھا اس کے رنگ فق ہوئے تھے۔۔۔۔ میری طرف کوئی بھی بڑھا تو میں اس گن کا ٹریگر دبانے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔

اس نے پیچھے قدم لیتے کہا تھا۔۔۔

بیربل مجھے بھی چھڑواو۔۔۔ مومن نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری طرف سے جہنم میں جاؤ تم۔۔۔۔ مجھے اس وقت صرف اور صرف اپنی ذوئیشہ کو اور خود کو بچانا ہے اس نے نفرت سے مومن کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر فضا میں فائر کیا تھا اس لمحے کارنر کے ایج پر وہ ذوئیشہ کو لے آیا تھا کے ایک قدم بھی اگر پیچھے لیتا تو دونوں اتنی زیادہ اونچائی سے گر کر مر جاتے۔۔۔۔

اگر تم لوگوں نے کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو میں اسے لے کر یہاں سے کود جاؤں گا ساتھ جی نہیں سکتے ساتھ مر تو سکتے ہیں۔۔۔۔

اس نے گن پر ہاتھ کا دباو بڑھاتے کہا تھا ان سب کے چہرے کے رنگ اڑے تھے اسحاب ارحام ارسم حائسم فاحا۔۔۔ سب کے۔۔۔۔۔ سب کے سانس اٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کوئی مزید قدم بڑھاتا حائسم چیل کی طرح جھپٹا تھا اس پر مگر وہ ذوئیشہ کو لے کر پیچھے ہو گیا تھا اور حائسم کے قدم ہوا میں لہرائے تھے کارنر سے سلپ ہو کر اس کا پورا جسم ہوا میں لہراتا نیچے جا رہا تھا۔۔۔۔

حائی۔۔۔ فاحا نے چیختے ہوئے پکارا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں ارسم بھائی۔۔۔م حائی پلیز بچاؤ بھائی حائی کو۔۔۔۔۔حائی۔۔۔۔ وہ چیخیں مارنے لگی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

حائسم۔۔۔۔۔ ارسم فاحا کی حالت مرگ دیکھ کر تیر کی تیزی کی طرح پہنچا تھا۔۔۔اور دیوانا وار اسے پکارا تھا۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میں ٹھیک ہوں ارسم پلیز ذوئیشہ کو بچاؤ میں سنبھال لوں گا خود کو۔۔۔ ہوا کے دباو پر اتنی اونچی انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ کے ٹاپ کو ایک ہاتھ سے تھامے وہ چیخ چیخ کر اپنی آواز اونچی کرتا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

حائی پلیز مت چھوڑنا اسے میں میں آہ رہی ہوں م۔۔۔۔ می۔۔۔ میں بچا لوں گی تمہیں۔۔۔۔ ہاتھ پکڑو میرا نیچے کو جھکتے فاحا نے اس کے آگے اپنا ہاتھ کیا تھا۔۔۔۔

پاگل ہو فاحا گر جاؤ گی ہٹو پیچھے۔۔۔۔ ارسم کی جان پر بنی تھی اس کو نیچے جھکتا دیکھ۔۔۔

مر جانے دیں ڈونٹ وانٹ ٹو لیو ود آؤٹ حائی اس نے بہتے آنسوؤں سے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

کتے تجھے تو میں ایسا سبق سکھاتا ہوں تیری نسلیں یاد رکھیں گیں۔۔۔۔ اصحاب نے چیل کی طرح جھپٹتے بیربل کے ہاتھ سے گن کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

ااور ذوئیشہ کو کھینچ کر پیچھے کیا تھا۔۔۔۔ تب ہی پولیس انسپکٹرز آگے بڑھے تھے اور انہوں نے چاروں طرف سے اس پر ایک بار پھر گنز تانیں تھیں۔۔۔۔

دو نے اس کے سر کے پیچھے گنز رکھیں تھیں اور دو نے اس کے کاندھوں پر جب ایک نے پسٹل اس کے پیٹ پر رکھی تھی۔۔۔۔

زرا سی بھی یہ حرکت کرے تو بھون دو سالے کو گولیوں سے۔۔۔۔۔ ایحاب نے سبھی پولیس انسپکٹرز کو حکم دیا تھا۔۔۔

ارحام رسی ملی۔۔۔۔ ایحاب نے ارحام کی بے بس شکل دیکھتے کہا تھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ارسم میری بہن کا بہت خیال رکھنا ان دونوں کتوں کو زندہ مت چھوڑنا۔۔۔م۔۔۔میری بہن نے بہت تکلیفیں دیکھیں ہیں اس کو کبھی آنسو مت دینا۔۔۔۔ حائسم کی آنکھوں سے انسو بہہ رہے تھے رفتہ رفتہ چھت کا کونا اس کے ہاتھ سے پھسل رہا تھا۔۔۔ موت بے حد قریب تھی اور ہوا کے دباؤ میں اس کا پورا جسم بری طرح لہرا رہا تھا جس کو اب مینٹین کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

نہیں حائی پلیز پلیز ڈونٹ ڈو پلیز تھوڑی دیر اور پلیز پکڑے رکھو اس کو۔۔۔۔ ایحاب بھائی ارحام بھائی ارسم بھائی پلیز کچھ کریں میں ہاتھ جوڑتی یوں میں مر جاؤں گی پلیز میرے حائی کو بچا لیں پلیز۔۔۔۔

اس نے پاگلوں کی طرح روتے ہوئے گڑگڑاتے منت کی تھی۔۔۔۔

آئی پرامس یو فاحا کچھ نہیں ہو گا حائسم کو ارسم کا دل تڑپ گیا تھا اس کی کنڈیشن دیکھ کر۔۔۔۔

فاآئی لو یو سٹل لو یو اپنا بہت سارا خیال رکھنا اس کے چہرے پر فاحا کے جھکی ہوئی کے آنسو گرے تھے اس نے اس کے آنسوؤں کو اپنے لمس میں جذب کیا تھا اس کے آنسوؤں کو بے مول ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

تار۔۔۔ تار۔۔۔ یہ تار ملی ہے۔۔۔ حائسم ہولڈ کرو اسے دوسرے ہاتھ سے۔۔۔ ارسم نے یہاں وہاں ڈھونڈا تھا تیزی سے نیچے گیا تھا۔۔ اور وہیں اسے سیڑھیوں کے پاس وائرنگ والی بجلی کی تار ملی تھی۔۔۔جسے وہ تیزی سے لیے اوپر کی طرف آیا تھا۔۔۔۔

ایحاب اسے ڈبل کر کے نیچے پھینکو۔۔ اس نے وائر کو تیزی سے کھولتے کہا تھا۔۔۔

فاحا اور ذوئیشہ نیچے کی طرف جھکیں روتی جا رہیں تھیں۔۔۔ایک نے مسلسل حائی کی گردان لگائی ہوئی تھی۔۔۔ اور دوسری حائسی کے ساتھ ہی جیسے موت کے دہانے کھڑی تھی گھرے شوک میں فق رنگ کے ساتھ اپنے بھائی کو اتنی اونچائی سے لٹکتا بے یقینی سے دیکھ رہی تھی وہی بھائی جس نے اس کی جان بچانے کے لیے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

اس نے وائر ڈبل پکڑ کر نیچے کی طرف پھینکی تھی۔۔۔ارحام نے وائر کا سرا ایک بڑے سیمنٹ سے بھرے ڈرم کے گرد باندھا تھا۔۔۔۔۔

فہیم اور ارحام نے آگے جا کر مضبوطی سے پکڑا تھا وائر کو۔۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں اتنی پتلی تار سے تم لوگ میرے سالے کی جان نہیں بچا سکتے بیربل ان کا تماشا دیکھ کر زور زور سے ہنسا تھا۔۔۔۔

فی الحال انہوں نے اسے اگنور کیا تھا کسی بھی طرح کر کے انہیں سب سے پہلے حائسم کو بچانا تھا۔۔۔۔

بیربل اگر میں یہاں سے زندہ بچ گیا تو سب سے پہلے تمہارا قتل کروں گا۔۔۔ مومن نے نفرت سے بیربل کو دیکھتے کہا تھا۔۔کیونکہ اسے بھی ان سب کے تماشے سے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا اس کی بلا سے کل کر مرتا حائسم آج مرے سو ابھی۔۔۔ اس کی فاحا کی جان چھوٹ جانی تھی اس سے۔۔۔۔

حائی تار کو پکڑو فاحا نے زور دار آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

اس کی پکار پر وہ جیسے ہی تار کو پکڑنے لگتا تار ہوا سے ہلتی پرے ہو جاتی۔۔۔ وہ پھر پکڑنے کی کوشش کرتا پھر وہ پتلی سی تار ہوا سے ہوتی پرے کھسک جاتی ۔۔۔۔

یہ نہیں پکڑی جا رہی ارسم میرا ہاتھ پھسل رہا ہے۔۔۔ میں زیادہ دیر سٹے نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔ اس نے اپنی آواز حتی الامکان۔ اونچی کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ارحام پیچھے سے وائر کھولو اسے فور ٹائم ریپ کرو جلدی۔۔۔ اس نے ارحام کو اگلا حکم دیا تھا۔۔۔۔

اںحاب نے وائر کا جھولتا سرا آگے سے فور ٹائم ڈبل کیا تھا۔۔۔ پھر تیزی سے ارحام اور فہیم کے ساتھ مل کر باندھا تھا پیچھے اسے۔۔۔۔

ارسم نے دوبارہ وائر پھینکی تھی۔۔۔جسے تیسری کوشش کے بعد ارحام نے پکڑ لیا تھا۔۔۔

وائر پکڑتے ہی اب وہ پورا اس وائر کے رحم و کرم پر آہ گیا تھا۔۔۔۔

ارسم پیچھے آؤ ہم سنبھال نہیں پا رہے۔۔۔۔ ارحام نے تیزی سے کہا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ کم ہئیر فاحا حاسم کو بولو اپنا وزن کم سے کم وائر پر ڈالے اور رفتہ رفتہ آگے کو سر کے۔۔۔۔

اس نے پیچھے کی طرف رسی کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

جاؤ ذوئیشہ انہیں ضرورت ہے تمہاری جتنے لوگ رسی کو کھینچیں گے اتنی جلدی ہم حائی کو بچا پائیں گے۔۔۔۔

فاحا کے ساتھ بیٹھی روتی ذوئیشہ کو کہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھ سے ن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں ہو پائے گا۔۔۔ کانپتے جسم کے ساتھ کہا تھا اس نے ان چاروں کو آگے پیچھے تار کو کھینچتا دیکھ کر۔۔۔۔

پلیز ذوئیشہ جاؤ۔۔۔۔ ہمت سے کام لو اس نے التجا کرتے کہا تھا۔۔۔۔اور جب ہی وہ اس کی التجا سن کر کانپتے قدموں کے ساتھ اٹھی تھی۔۔۔۔

حائی وائر پر اپنا زور کم لگاؤ پیچھے سے ٹانگوں کی طرف سے اہستہ آہستہ اوپر کو آؤ اس نے حائسم کی طرف دیکھتے کہا تھا جو اب وائر پر جھول رہا تھا اور رفتہ رفتہ اپنے ہاتھ اور ٹانگیں اوپر کی طرف لے جاتے اوپر ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ مریل قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ سب سے آگے ارسم کھڑا تھا اس کے پیچھے ارحام پھر ایحاب اور پھر فہیم۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی ارسم کے قریب جا کر اس کے آگے کھڑی ہو کر وائر پکڑی تھی اس کی پشت ارسم کے سینے کے ساتھ لگی تھی۔۔۔۔کے ڈر کے مارے اسی وقت لہرا کر نیچے گری تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

ارسم نے افسوس میں اس کو نیچے گرتے دیکھ سر ہلایا تھا۔۔۔ مومن اور بیربل کا بلند بانگ قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔

بھائی تھوڑی اور کھینچیں وائر اوپر کی طرف فاحا نے پیچھے مڑتے کہا تھا۔۔۔انھوں نے لاسٹ ٹائم زور لگایا تھا۔۔۔اور تھوڑا اور اوپر آتے حائسم نے وائر چھوڑ کر دونوں ہاتھ چھت کے کونے پر رکھے تھے وہ چاروں وائر چھوڑ کر اس کی طرف بڑھے تھے اور اسے اوپر کو کھینچا تھا۔۔۔ اور پھر وہ ان سب کی کوشش کے زریعے موت کے منہ سے واپس آیا تھا۔۔۔۔

ت۔۔۔۔تم۔۔۔۔ٹھیک ہو حائی فاحا اس کے گلے لگے بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔۔ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑے۔۔

میں ٹھیک ہوں فا۔۔۔ پلیز مت رو اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے اس نے اس کی کمر سہلائی تھی۔۔

تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی احساس ہے کچھ تمہیں آئی ہیٹ یو تم مجھ سے زرا پیار نہیں کرتے۔۔۔ پیار کرتے ہوتے تو کبھی بھی ایسے خود کی جان کو مشکل میں مت ڈالتے وہ اس کے سینے پر مکے برساتی ہلکان ہوتی بھیگی آواز میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔

بہت پیار کرتا ہوں فا۔۔۔ اور اس کا ثبوت آج رات رخصتی کے بعد اپنے روم میں ڈیٹیل میں دوں گا۔۔۔ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے دوبارہ سے اسے سینے میں بھینچتے کان کے پاس سرگوشی کی تھی کے اس کی سانسیں پل بھر میں رکیں تھیں اس کی جان لیوا سرگوشی اور ذومعنی بات پر دل ایک انجانی لے پر دھڑکا تھا دھڑکنوں نے ایک دم شور مچایا تھا۔۔۔اور رخسار ایک دم دہکے تھے۔۔۔۔

ان دھڑکنوں کے شور کو سنبھال کر رکھو ابھی پاگل نہیں ہونا چاہتا میں ہوش میں رہنے دو کچھ کچھ بہک گیا تو بہت برے حالات کر دوں گا اپنے ساتھ ساتھ تمہارے بھی۔۔۔۔ اس کے کان کی لو کو لبوں سے نرمی سے چھوتے سرگوشیاں کرتے دور ہوا تھا اس سے۔۔۔۔

اور ذوئیشہ کے پاس پہنچا تھا جس کا سر ارسم گود میں رکھے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ میرا بچہ اٹھو بھائی کی جان۔۔۔ اس کو آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتا دیکھ حائسم نے اسے گلے لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

حائسی آپ ٹھیک ہیں ناں بابا چلے گئے ماما بھی چلی گئی۔۔۔۔ آپ بھی مجھے چھوڑ کر جانے والے تھے تو میرا کیا ہوتا میں کس کے سہارے جیتی حائسی پلیز پرامس می آپ جہاں بھی جائیں گے مجھے ساتھ لے کر جائیں گے۔۔۔ ذوئیشہ اپنے بھائی کے بغیر کچھ نہیں ہے آپ ہی میرے بابا بھی ہیں اور بھائی بھی وہ اس کے سینے سے لگی ہچکیوں سے روتے کہہ رہی تھی۔۔۔

بھائی کی جان بھائی ٹھیک ہیں اور یہ ہے نا آرسم یہ تمہارا مجھ سے بھی زیادہ خیال رکھے گا اب یہی تمہارا سب کچھ ہے۔۔۔ اس نے بڑی نرمی سے ارسم کے ہاتھ پر اس کا ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔جسے ارسم نے بڑی مضبوطی سے دبا کر اپنے غصے کا اظہار کیا تھا کے وہ کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آہ رہا تھا کے کونسا خاص پانی اس کی آنکھوں میں جمع ہے جو ہر وقت ہر وقت رونے کے باوجود ختم نہیں ہوتا۔۔۔ کیوں آخر وہ اتنی ڈر پھوک اتنی بزدل ہے کیوں وہ حالات کا مقابلہ نہیں کر پاتی کیوں وہ ایسی ہے۔۔۔ اس نے ایسی بیوی تو کبھی نہیں چاہی تھی ہمیشہ سے ہمیشہ سے اسکی خواہش تھی کے اس کی بیوی اس سے کوئی چار ہاتھ آگے کی چیز ہو ہر

کسی سے لڑنے والی جھگڑنے والی اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے والی کمزور سے کمزور حالت میں ڈٹ کر مقابلہ کر کے لگلے انسان کا منہ توڑ دینے والی اس کی بیوی بلکل اس جیسی ہو حالات کے تابع نا ہونے والی بلکہ حالات کو اپنے تابع کرنے والی اور یہاں اسے ملی بھی وہ اس سے محبت ہوئی جو ایک وائر کو کھینچنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو گئی کتنا کمزور چھوٹا دل تھا اس کا--- شاید اس کے پاس سے اگر کوئی چڑیا بھی اڑ جاتی تو وہ اسے بھی دیکھ کر سہم جاتی----

چٹاخ----چٹاخ----چٹاخ----چٹاخ----پے در پے نجانے کتنے ہی وار کیے تھے تھپڑوں کے فاحا نے بیربل کے منہ پر----

کیا سمجھا تھا اتنی آسانی سے میری محبت کو مار دو گے مجھ سے چھین لو گے میرے شوہر کو--- بے شک میرا رب بہت مہربان ہے اور تم جیسے سفاکوں کے چہرے ایک نا ایک دن وہ ضرور سامنے لاتا ہے----

اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا--- غصے سے ہانپنے لگی تھی وہ----

فا پلیز--- جاؤ اصحاب ان دونوں کو گھر لے کر جاؤ--- حائسم نے فاحا کے اور ذوئیشہ کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا---

میں گھر نہیں جاؤں گی جب تک یہ دونوں جیل کی سلاخوں کے پیچھے نہیں ہوں گے فاحا نے نفی میں سر ہلاتے مضبوط لہجے میں کہا تھا---

فاحا گھر جاؤ۔۔۔ تم دونوں۔۔۔ بارات کا وقت ہونے والا ہے پھوپھو پریشان ہو رہی ہوں گی ہم یہ سب بکھیرا نبٹا کر آتے ہیں بھائی کی جان ضد نہیں جاؤ شاباش۔۔۔

ارسم نے اس کے ماتھے پر بوسا دیتے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جواب میں وہ سر ہلا کر ذوئیشہ کی طرف بڑھی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

چلیں ذوئیشہ پریشان مت ہو میں ساتھ ہوں نا کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ذوئیشہ کو نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

جاؤ ایحاب ارحام گھر جاؤ ان کو لے کر میں اور حائسم سنبھال لیں گے۔۔۔ارسم نے ان دونوں کو کہا تھا۔۔۔۔

میں ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیتا ہوں ان کو یوں تم دونوں کو اکیلا چھوڑ کر جانا ٹھیک نہیں ہے ایحاب نے کہا تھا۔۔

نہیں ارحام کا ایشو انتظار کر رہی ہو گی اور ہم چاروں میں سے دو کو تو پھوپھو کے پاس ہونا چاہیے ادھر کی سچویشن سنبھالنے کے لیے دیکھنا ہم جلد ہی تم لوگوں کو ہال میں ملتے ہیں پریشان مت ہو۔۔۔ پلیز جاؤ۔۔۔۔

ارسم نے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔

سر ٹھیک کہہ رہے میں بھی تو ہوں یہاں۔۔۔ فہیم نے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے مگر اگر کوئی بھی پرابلم ہوئی تو ہمیں کال لازمی کرنا ارحام نے سختی سے تاکید کی تھی--

ذوئیشہ اگر تم یہاں سے اگے ایک قدم بھی بڑھی تو میں جان سے مار دوں گا تمہارے بھائی کو بیربل نے گرجتے ہوئے کہا تھا----

اچھا چل مار جا رہی ہے وہ چل آہ مار--- حائسم نے اس کے پیٹ پر لاتیں مارتے ذوئیشہ کو جانے کا اشارہ کرتے کہا تھا----

ایسے مجھے بندوق کے زور پر کھڑا کروا کر مار کر کیا ثابت کر رہے ہو تم کے تم طاقتور ہو مجھ سے چھ بندوں کا سہارا لے کر مجھے مارنے والا طاقتور نہیں نا مرد ہی ہو سکتا ہے--- بیربل نے حقارت سے کہا تھا---

تجھے کیا لگتا ہے میں تیری اس بکواسیت سے تجھے کسی کھلے کتے کی طرح بھونکنے کی لیے چھوڑ دوں گا تو اپنی باتوں سے اپنی بھائی کو ایموشنل بلیک میل کر سکتا ہے مجھے نہیں---- حائسم نے اس کے منہ پر اب کے گھونسے مارتے کہا تھا--- کے وہ ادھ موا ہوا تھا اور منہ سے خون نکلنے لگا تھا-----

کال کرو اپنے ڈیپارٹمنٹ کو حائسم وہ لوگ اسے لے کر جائیں یہاں سے یہ مر جائے گا ایسے تم قانون کو ہاتھوں میں مت لو----

ارسم نے اسے پیچھے کرتے کہا تھا---

کونسا قانون اس کے لیے میں خود ہی قانون ہوں میری غیر موجودگی میں--- میرے گھر میں میری بہن کو ڈراتا دھمکاتا رہا----اور مجھے بھنک تک نا ہوئی---

حائسم نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا----

مومن----اسی اثنا میں فہیم چیخا تھا----

سر مومن اچانک نیچے گر پڑا ہے اور سانس نہیں لے رہا--- فہیم نے گھبراتے ہوئے کہا تھا----

وہ اور آرسم اس تک پہنچے تھے کے تیزی سے کھڑے ہوتے مومن نے ان تینوں کے منہ پر لات مارتے پیچھے کو گراتے گن پکڑی تھی اور ایک جست میں فہیم پر گن تانی تھی اور اس کے بازو پر فائر کیا تھا----

اسے چھوڑ دو مومن اگر اسے کچھ ہوا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں--- حائسم نے کھڑے ہوتے کہا تھا-- بیربل کو میرے حوالے کر دو اس کے بعد میں خود سرینڈر کر دوں گا میں اپنے دشمن کو خود اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتارنا چاہتا ہوں یہ بھائی نہیں دشمن ہے میرا جس نے ہر وقت میرا استعمال کیا اپنے مقصد کے لیے جس نے مجھے ایک وحشی درندہ بنا دیا جس نے مجھے میری زندگی کو تباہ کر دیا----

مومن نے بھرائی آواز میں بیربل کو دیکھتے کہا تھا----

ہاہاہاہاہا میں نے میں نے تمہاری زندگی برباد کی میں نے تم سے کہا تھا کے تم اپنی زندگی برباد کرو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر لے جا کر گیا تھا تمہیں---- تم خود سوچو اگر میرے بات کرنے سے تم ایموشنل ہو کر کوئی سنگین قدم اٹھاتے تھے تو اس میں میرا کیا قصور میں نے تو نہیں کہا تمہیں ایسا کرنے کے لیے----

خیر جو بھی ہے تمہارے یہ انتہائی قدم میرے فائدے میں رہے میرے لیے راستے بناتے گئے اور تمہیں اپنی طرح دیکھ کر میرے دل پر عجیب ٹھنڈک پڑتی گئی----

ہاہاہاہاہا----

وہ پاگلوں کی طرح ہنستا چلا گیا تھا---

مجھے افسوس ہے کے تم نے میرے پیار کا نا جائز فائدہ اٹھایا مجھے افسوس ہے کے تم میرے بھائی ہو اور مجھے افسوس پے کے میں نے تمہارے ساتھ ہی ایک ہی کوک سے جنم لیا----

اس نے پتھریلے لہجے میں کہتے اس پر فائر کیا تھا--- جو اس کے پیٹ پر لگا تھا----

اور وہ ڈگمگایا تھا----

مومن پٹ دا گن ڈاؤن حائسم نے مضبوط لہجے میں غصے سے کہا تھا---

میری طرف جو بھی بڑھا یا آگے آیا میں سب کو مار دوں گا میں نے کہا ناں کے میں اسے مار کر خود کو سرینڈر کر دوں گا----

اس نے دوسری بار گن کا رخ بیربل کی طرف کیا تھا----

جب ہی پیٹ پر ہاتھ رکھے بھل بھل نکلتے خون پر اپنا ہاتھ رکھے اس نے پاس کھڑے انسپکٹر کے ہاتھ سے گن لیتے اس گن کا رخ مومن کی طرف کیا تھا----

اب سچویشن یہ تھی کے دونوں بھائی ایک دوسرے کا نشانہ لیے کھڑے تھے آمنے سامنے---دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے خون تھا صرف اور صرف خون ایک وحشت تھی---دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے--- اس وقت نا مومن کو فاحا یاد تھی اور نا ہی بیربل کو ذوئیشہ----

تمہیں سچ میں لگتا ہے تم مجھے مار دو گے تو یہ تمہاری بھول ہے----

اس نے مومن کے دل کا نشانہ لیتے فائر کیا تھا--- جو مومن کے دل کے آر پار ہوا تھا----

حائسم آگے بڑھا تھا سیکیورٹی بھی مگر ارسم نے اشارہ کر دیا تھا اور حائسم کا ہاتھ پکڑ لیا تھا---

ارسم چاہتا تھا جو جیسے ہو رہا ہے ویسے ہی ہونے دو---

وہ جانتا تھا کے اب آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔جب ہی مومن نے بھی گولی کی تکلیف محسوس کرتے دل پر ہاتھ رکھتے بیربل کی کنپٹی کا نشانہ لیتے اس کے دماغ پر فائرکیا تھا اور بھاگتا ہوا اس کا گریبان پکڑتا۔۔۔ اس کے ساتھ ہی اتنی اونچائی سے نیچے گرا تھا۔۔۔۔۔

حائسم ہونق رہ گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے ایک دوسرے کی ہی جان لے گئے تھے ایک ساتھ دنیا میں آنے والے ایک ساتھ دنیا سے رخصت بھی ہو گئے تھے کیا لکھا تھا دونوں کی قسمت میں۔۔۔۔

اس میں کسی ایک کا قصور کب تھا اپنے اعمال کے وہ خود ہی تو قصوروار تھے۔۔۔۔ ایک نے خدا کی رضا میں راضی ہونے کی بجائے ان رضاوں کو اپنے ہی خلاف کر لیا اپنے خونی رشتے میں نفرت کا بیج بو کر محبت کا پانی ڈال کر اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا اور پھر نا مقصد حاصل کر سکا نا محبت اور نا ہی آخرت کی سرخروئی ۔۔۔۔

دوسرے نے رب کی طرف سے عطا کردہ ساری نعمتوں کو خود ہی ہاتھ سے پھسلتی ریت کی مانند گنوا دیا اور رفتہ رفتہ اپنے اندر حیوانیت بھرتا ایسا حیوان بنا کے پھر اسے صحیح غلط میں کوئی فرق نا دکھا۔۔۔۔ کوئی فرق نا نظر آیا کے وہ کتنی مظلوم ماؤں کی کوک اجاڑ گیا کتنی بے دردی سے قتل کرتا گیا ان تمام بے قصور لڑکیوں کو جنھوں نے کسی جذبے کے تحت بہہ کر اس سے محبت کر لی تھی۔۔۔۔

شاید اس کا انجام اس سے بھی بد تر ہونا چاہیے تھا۔۔۔ مگر کیا اس سے بدتر اس کا کوئی اور انجام ہو سکتا تھا۔۔۔ جس نے اس بھائی کے ہاتھوں دھوکہ کھایا جس کی محبت کو وہ سانس سمجھتا تھا جس کی محبت کو خدا سمجھ کر پوجتا تھا جس کے ساتھ ہنستا تھا جس کے ساتھ روتا تھا۔۔۔۔

سچے جذبوں کی پامالی اندر تک روح کو تار تار کر دیتی ہے ایسا گھاتک وار کرتی ہے کے انسان ان لمحوں

کو کوستا ہے کے جن لمحوں میں اس نے اپنے کسی بے پرواہ رشتے کے ساتھ بے عیب سچی کڑی محبت کی ہوتی جس رشتے کو اس نے وہ سب سونپا ہوتا ہے جس میں سب سے اوپر اعتبار ہوتا ہے۔۔۔۔

مگر اسے اس ہی رشتے سے دھوکا ملا اس کے خود کے بھائی نے اسے ہر موقع پر صرف اور صرف استعمال کیا یہ سچ ہے وہ خود اپنے ہاتھوں حیوان بنا مگر اسے حیوان بنانے میں راہیں کس نے ہموار کیں وہ ان ان نازک لمحوں میں اس پر حاوی ہوتا رہا جن جن نازک لمحوں میں اس کے بگڑنے کے اس کی بربادی کے زیادہ چانسز تھے اور پھر وہ اپنے تربت دل کو اپنی حیوانیت میں کوئلہ کرتا گیا ایسا کالا بھربھرا جلا کوئلہ جس کے کوئلہ ہونے پر جس کے ختم ہونے پر کبھی افسوس نا ہوا ہو۔۔۔۔۔

جب اس کی دادی کو پتہ چلا تھا کے ایک ہی کوک سے دو الگ الگ جنس کے بچے پیدا ہوئے ہیں تو اس نے اس کا نام مومن رکھا تھا۔۔۔۔ کے مومن اپنے پاؤں پر کھڑا ہو ثابت قدم ہو تو شیطان کے وار سے خود کو بچا کر سرخرو ہو جاتا ہے۔۔۔ مومن بھکتا نہیں ہے مومن کے دل کی مضبوطی کفر پر کاری وار ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ چاہتیں تھیں کے وہ ایسا بنے پکا اور سچا مومن ایسا مومن جو اپنے بھائی کو دنیا کے ہر ستم سے بچا کر اس کا مٹی کا دل سونے کی طرح چمکا دے۔۔۔۔

جب جب وہ دکھی ہو رنج میں مبتلا ہو اس کے دل کو ٹھیس پہنچے وہ دنیا کے تند و تیز وار سہہ کر خود کو برائی اور بدلے کی آگ میں جھونکنے لگے تب تب مومن اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھی راہ پر لے آئے اس کے بھٹکتے قدموں کو سیدھی راہ دکھائے اپنے نام کی روشنی دے۔۔۔۔

کیونکہ مومن کے بجائے انہیں لگتا تھا بیربل کے لیے اسکی زندگی مشکلات پیدا کرنے والی تب ہی تو وہ ہمیشہ اس کو اس کے نام کا حوالہ دے کر سمجھاتیں تھیں کے اسے بیربل کو کسی مقام پر اکیلا نہیں چھوڑنا اس کا ساتھ دے کر اسے روشنی دکھانی ہے مگر وہ ان کے الفاظوں کی گہرائی کو ناپ ہی نا سکا۔۔۔۔

اسے لگا تھا کے بیربل کی ہاں میں ہاں ملانا اسے خوشی دینا ہے۔۔۔۔ اس نے کبھی احساس ہی نہیں کیا کے ہاں میں ہاں ملانے کے بعد اسکو خوشی دینے کے بعد وہ اور اس کا بھائی کس

مقام پر کھڑے ہوتے جا رہے ہیں دونوں اپنے لیے کون کون سی کھائی کودتے جا رہے ہیں---

کاش وہ دادی کے دیئے گئے نام میں اپنی پہچان کرا پاتا کاش وہ بیربل کی پہلی خواہش کو جان کر اس کو غلط قرار دے کر اس کو سمجھا کر اس کے دل کو بھی مومن بنا پاتا کے پھر کبھی بھی دونوں کے دل کوئلہ ناہوتے کے پھر وہ کبھی ایسی اذیت ناک موت نا سہہ پاتے اور پھر موت کی اس تکلیف کے بعد ان کے اعمالوں کا محاسبہ----

جب کے مالک نے تو قسم کھائی ہے قرآن میں واضح---

وَالضُّحَى

قسم ہے وقت چاشت کی،

وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى

قسم ہے رات کی جب پرسکون ہوجائے

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى

تیرے پروردگار نے نہ تجھے چھوڑا اور نہ تجھ سے بیزار ہوا

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَى

تحقیق بعد کا دور تیرے لیئے بہتر ہے پہلے والے دور سے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

عنقریب تیرا پروردگار تجھے عطا کریگا تو تو خوش ہوجائیگا۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى

کیا اس نے تجھے یتیم پایا تو ٹھکانہ نہ دیا؟

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى

اور تجھے پایا تھا متلاشی تو تجھے راہ نہ دکھائی

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى

اور تجھے پایا تھا محتاج تو تجھے غنی نہ کیا؟

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ

تو جو یتیم ہو اُسے دبانا مت!

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

اور سوالی کو جِھڑکنا مت!

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت بیان کرو!

تو پھر سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی ہم اس قدر اندھے گونگے بہرے کیوں بن جاتے ہیں کیوں ہم محاسبہ نہیں کر پاتے کیوں ہمیں اپنی بد اعمالیوں اور آخرت کا خوف نہیں ستاتا جبکہ وہ تو تجھے ٹھوکر لگنے پر بھی ملتا ہے تھامتا ہے آغوش میں لیتا تمہاری فریاد سنتا ہے داد رسی کرتا ہے تمہیں صبح کے گھرے اندھیروں میں رات کے آخری پہر میں سن کر تمہاری فریاد پر لبیک کہہ کر مسکراتا ہے اور پھر تمہارے بھولے بھٹکے بصرے قدموں کے مڑنے کی چاپ پر خوش ہو کر اپنے خزانوں سے نوار دیتا ہے---- جھولیاں بھرتا ہے اور بھرتا ہی چلا جاتا ہے کیونکہ وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا بے نیاز ہے----

بشرطیکہ تم لوٹو تو صحیح----

اور جو لوٹ جاتا ہے وہ پھر پاہ لیتا ہے اس کے کن کے بے تحاشہ ایسے خزانے جس کو کبھی تم نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوتا اور جو نہیں مڑتا پھر وہ رسوا ہو جاتا ہے ذلت سے بھری اذیت ناک موت مرتا ہے جیسی موت مومن اور بیربل کا مقدر بنیں اور کیا پتہ کے ان کا آگے کا سفر کتنا دشوار گزار ہو ان کے لیے-----

وقت کے ہاتھوں سفاکیت ایک اور دور ختم ہوا تھا--- اور کتنے مظلوموں کے لیے ایک روشن صبح ان کا مقدر بنیں تھیں ورنہ نا جاے اور کتنے چہرے کچلے جاتے مومن کے ہاتھوں اور کتنی ڈرپوک ذوئیشہ بیربل کے ہاتھوں بزدل بن جاتیں----

تم ٹھیک ہو۔۔۔ ارسم نے اس کا کاندھا تھتھپاتے کہا تھا۔۔۔جواب میں حائسم نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ڈیتھ باڈیز کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجواو اس نے اپنی ٹیم کو حکم دیا تھا۔۔اور وہ یس سر کہتیے نیچے کی طرف چلے گئے تھے۔۔۔۔

فہیم تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ حائسم نے فہیم کے بازو سے نکلتے خون کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

یس سر آئی ایم اوکے۔۔۔۔ فہیم نے سلوٹ مارتے کہا تھا۔۔۔۔

حائسم ولید خان۔۔۔ اس کے کانوں میں اپنے نام کی گرجدار آواز گونجی تھی۔۔۔جب ہی اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا کے اس کا سانس حلق میں اٹکا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

سر شکیل۔۔۔۔ اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔ اس سب آپریشن کو سٹارٹ کرنے سے پہلے وہ اپنے سر کو تو انفارم کرنا ہی بھول گیا تھا۔۔۔۔

حائسم کیا ہے یہ سب اتنا کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے انفارم کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا کسی بھی معاملے کی کوئی رپورٹ نہیں۔۔۔ ایسے کیسے تم نے یہ سب۔۔۔۔

وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھے تھے اور اس کے سامنے کھڑے ہوئے تھے----

سوری سر مگر یہ سب اتنی جلدی ہوا کے میں کہیں بھی انفارم نہیں کر سکا مجھے بروقت ایکشن لینا تھا-- بی کوز فہیم کے ذریعے میں بیربل تک تو پہنچ گیا تھا مگر مومن کے ساتھ آنکھ مچولی کا کھیل لاسٹ منٹس تک جاری رہا تھا-- اور ایسے میں کسی بھی قسم کا رسک نہیں لے سکتا تھا میں---- اس نے کھڑے ہوتے ان کو سلیوٹ مارتے کہا تھا----

پھر بھی یار اتنا تو بتا ہی سکتے تھے ناں کے ہمارے گھر کی بچیوں کی جان کو بھی خطرہ تھا ان سے لیٹ لیسٹ ان کے لیے سیکیورٹی رکھوا دیتے اور اب اب کہاں ہیں وہ---- ذوئیشہ اور فاحا ٹھیک تو ہیں----

شکیل صاحب نے پریشانی سے پوچھا تھا---

جی سر الحمداللہ سب ٹھیک ہیں انہیں با حفاظت گھر پہنچا دیا گیا ہے---- مگر مومن اور بیربل کو میں زندہ نہیں پکڑ سکا آئی ایم سوری----

اس نے افسوس سے کہا تھا----

الحمدللہ آپریشن سیکسیس فل رہا جہاں تک رہی بات ان دونوں کے انجام کی تو وہ شاید اس طرح لکھا تھا---- کچھ حقیقتیں تلخ اور اٹل ہوتیں ہیں----

انھوں نے گہرا سانس لیتے کہا تھا----

ارسم تم یہاں کیسے۔۔۔۔ اچانک ان کی نظر سامنے کھڑے ارسم کی طرف اٹھی تھیں اور وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

جب وہ پولیس اسٹیشن پہنچے تھے تو انہیں ان کے عملے سے پتہ چلا تھا کے حائسم سیریل کلر آپریشن کے لیے سیکیورٹی اور عملہ لے کر نکلا ہے۔۔۔۔ انہیں سن کر حیرانگی تو ہوئی تھی کے وہ کیسے اتنا ان پروفیشنل ہو سکتا ہے کے انفارم کیے بغیر جا سکتا ہے مگر اس کیس کی گتھی شروع سے ہی الجھی ہوئی تھی اور پھر ان کے ہی کسی آفیسر نے انہیں یہ بھی انفارم کیا تھا کے کسی حد تک اس کیس میں حائسم کی ہونے والی بیوی اور بہن کو بھی خطرہ ہے تو وہ بھی فوراً لوکیشن ٹریس کروا کر پہنچے تھے وہاں کیونکہ جس طرح وہ سیریل کلر مرڈر کرتا تھا اس سے کچھ بھی بعید کی جا سکتی تھی۔۔۔۔۔

چاچو ایکچولی فاحا کو۔۔۔۔۔۔

میں بتاتا ہوں سر۔۔۔۔ ارسم بتانے لگا تھا مگر حائسم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ساری بات من و عن انہیں سنا دی تھی شروع سے لے کر آخر تک۔۔۔۔

اوہ گاڈ شکر خدا کا کے بہت کچھ غلط ہونے سے بچ گیا اور سب محفوظ ہیں شکیل صاحب نے مطمئن ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

سر ڈیتھ باڈیز بھجوا دیں ہیں پوسٹ مارٹم کے لیے مگر نیچے بہت بڑی تعداد میں میڈیا موجود ہے----

ایک پولیس انسپکٹر نے اوپر آہ کر سلیوٹ مارتے کہا تھا----

سر میں میڈیا کے سامنے نہیں جانا چاہتا آپ پلیز ہینڈل کر لیں---- حائسم نے بجھی آواز میں کہا تھا----

تم ٹھیک ہو ارسم---- کیا تم میڈیا کے سامنے-----

نہیں چاچو میرا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں میں یہاں صرف اپنی عزتوں کی رکھوالی کے لیے آیا تھا---- آپ کا ڈیپارٹمنٹ کیا کہتا ہے کیا نہیں مجھے کنسرن نہیں مگر میں اپنی عزتوں کی طرف گندی نظر سے دیکھنے والوں کو کسی صورت معاف نہیں کرتا--- یہ آپ جانتے ہیں کے اپنے ہر معاملے اپنے ہر رشتے کے معاملے میں حفاظت کی ایک چٹان ہوں میں----

پھر ملتے ہیں خدا حافظ-----

کہتے وہ رکا نہیں تھا---- ایک نظر حائسم پرڈالے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا----

شکیل صاحب کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری تھی ایک دم سے اس میں انہیں سلطان چوہدری کی جھلک واضح دکھائی دی تھی وہ بھی تو ایسا ہی تھا---- اٹل بہادر اپنے ہر معاملے میں مثبت رہ کر لڑ جانے والا-----

مگر کون جانے کس ستم گر نے اس کی سانسیں ہی دبوچ لیں تھیں ان کے مسکراتے لب لمحے بھر میں سکڑے تھے اور سمٹے تھے----

سر میں-----

ہاں ٹھیک ہے حائسم تم جاؤ آج کا دن بہت سپیشل ہے تمہارے لیے کونگریچولیشنز فور آہ ونڈر فل سکسیس انھوں نے حائسم کی بات کاٹتے ہوئے اس کے جانے کا اشارہ سمجھتے ہوئے اس کی پیٹ تھتھپاتے کہا تھا اور وہ بھی ارسم کے پیچھے ہی سیڑھیاں اترتا نیچے کی طرف بڑھا تھا----

ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں کے اس کیس کے اہم انکشاف اب منظر عام پر آہ رہے ہیں ایک طرف سے ہمیں یہ خبریں موصول ہو رہی ہیں کے اس آپریشن میں مرنے والا سیریل کلر ایک نہیں دو ہیں مگر واضح خبر ہم آپ کو تب ہی دے سکتے ہیں جب ہم سے اس ٹیم کے کسی بھی آفیسر کی بات ہو گی----

ارسم سلطان چوہدری----- ناظرین آپ اپنی ٹی وی سکرینز پر دیکھ سکتے ہیں سلطان اور راندھاوا گروپ آف انڈسٹریز کے چشم و چراغ مسٹر ارسم سلطان چوہدری بھی جائے وقوع سے جا رہے ہیں---- تو کیا اس کیس میں کسی حد تک ارسم سلطان چوہدری بھی شامل ہیں ارسم سر کیا آپ بتا سکتے ہیں آپ کا اس کیس سے کیا تعلق ہے جبکہ ہم سب جانتے ہیں کے آج آپ کی شادی کا دن ہے اور ایسے میں آپ----

رپورٹر پھرتی سے ارسم کے اگے مائیک کرتی اپنے سوالات پوچھ رہی تھی۔۔۔ اور وہ پولیس کی سیکیورٹی میں کسی بھی رپورٹر کا کوئی بھی سوال دیئے بغیر بھیڑ کو چیرتا ہوا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

ناظرین اس کیس کے ایک اور آفیسر حائسم ولید خان بھی ہمارے کسی بھی سوال کا جواب دیئے بغیر یہاں سے سکیورٹی میں جا رہے ہیں۔۔۔۔

اندرونی ذرائع سے اس بات کی تصدیق بھی ہوئی ہے کے حائسم ولیدخان اور ارسم سلطان چوہدری ایک دوسرے کے ساتھ رشتے داری میں بندھ رہے ہیں دونوں ایک دوسرے کی بہن سے شادی کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف یہ بھی پتہ چلا ہے کے ارسم سلطان چوہدری کی بہن جسے ہم سب ایف ایس سی سپائے کے نام سے جانتے ہیں اور جو بہت مشہور کیسز حل کر چکی ہیں وہ بھی مسٹر حائسم کے ساتھ اس کیس کو حل کر رہی تھیں تو کیا بات محبت سے شادی تک پہنچی یا درمیان میں کچھ اور بھی ہے جو مجھے اور آپ کو جاننا ہے۔۔۔۔

آور یہ سب جاننے کے لیے جڑے رہیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔

گلہ پھاڑتی رپورٹر اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی۔۔

جسے ارسم نے اپنی گاڑی تک پہنچتے سنا تھا اور ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں تھیں۔۔۔۔

غصے سے گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ اندر بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ دوسری طرف کا دروازہ کھول کر حائسم بھی اس کی گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

جسے اس نے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔۔۔۔

میں پولیس موبائل پر آیا تھا۔۔۔ اور گاڑی تھانے میں ہے میری تو کیا تم مجھے گھر تک لفٹ دے سکتے ہو۔۔۔۔

اس نے شرٹ کے بازو فولڈ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

آرسم نے اس کے بازوؤں اور گردن کے پاس اور ہاتھوں سے نکلتے خون کو دیکھتے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

حائسم نے گاڑی میں پڑے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اپنا خون صاف کیا تھا۔۔۔ جبکہ ماتھے پر پڑنے والے بل اس کےچہرے کے اثرات گواہ تھے اس کے درد کے۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔ ارسم نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔

یس یہ کون سا کوئی میجر انجری ہے اتنے سے زخم تو ہم اٹھتے بیٹھتے ہضم کر لیتے ہیں ڈونٹ وری اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ارسم نے اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ دیکھی تھی پل بھر میں ٹھٹکا تھا۔۔۔ وہ اس کا دشمن تھا تو وہ اس کے سامنے بیٹھا مسکرا کیوں رہا تھا۔۔۔

وہ اس کا دشمن تھا تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ اپنی زندگی اپنی بہن اپنی جان اس کی ہتھیلی پر رکھ کر مطمئن کیوں تھا۔۔۔ کیوں اسے اس کو دیکھ کر غصہ نہیں آتا تھا کیوں وہ اس کے خلاف نا چاہتے ہوئے بھی کوئی سخت قدم نہیں اٹھا پاتا تھا۔۔۔۔

اور یہی نہیں ذوئیشہ کے معاملے میں بھی تو وہ ویسا ہی تھا۔۔۔ چلو ایک طرف مان لیتے ہیں کے ایسا ہوا ہے کے اسے ذوئیشہ سے محبت ہوئی ہے تو پھر وہ کیا حائسم سے بھی محبت کرتا ہے ناچاہتے ہوئے بھی اسے حائسم بھی ویسے ہی عزیز تھا جیسے ابحاب اور ارحام۔۔۔۔ اس نے اپنے دل سے گواہی مانگی تھی یہ سب سوچتے ہوئے کے اس کا دل اس کے معاملے میں نرم کیوں ہے کیوں وہ اس کا دشمن ہونے کے باوجود بھی اس کے سامنے بیٹھا مسکرا رہا ہے۔۔۔۔

کیا وہ اس کی بہن کی محبت ہے یا پھر وہ شاید سرے سے ہی اس کا دشمن نہیں ہے یا پھر ارسم سلطان چوہدری کی نظر میں اب دوست دشمن اور دشمن دوستوں کی جگہ لینے لگے ہیں۔۔۔۔

بہت کچھ اس کے دماغ میں چل رہا تھا۔۔۔ اور اسی جنگ میں اس نے ہوسپٹل کے سامنے گاڑی کھڑی کی تھی۔۔۔۔۔

یہاں کیوں رکے ہیں ہم۔۔۔۔ حائسم نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا اسے۔۔۔۔

چلو بینڈج کروا لو پھر تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔۔۔ ارسم نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مگر میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اس کی خاص ضرورت۔۔۔۔

ابھی اس کے منہ میں لفظ تھے کے ارسم اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

جسے دیکھتے مجبوراً حائسم کو بھی اندر کی طرف بڑھنا پڑا تھا۔۔۔۔

ارسم کے پیچھے پیچھے چلتا وہ ایک روم کے اندر گیا تھا۔۔۔ جہاں موجود ایک نرس نے اس کے زخم صاف کر کے اس کی بینڈج کی تھی۔۔۔۔

اور یہ ساری کاروائی ارسم سینے پر ہاتھ باندھے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بینڈج کروانے کے بعد وہ چپ چاپ ارسم کی ہمنوائی میں ایفلیلیٹر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ اور وہ دونوں اب لفٹ کے ذریعے فورتھ فلور کی طرف جا رہے تھے۔۔۔

حائسم اتنا تو جانتا تھا کے ارسم جیسا سیریس بندا بغیر کسی وجہ کے اسے اس طرح گھما کر اس کا وقت نہیں ضائع کروا سکتا جب کے یہ دن اور یہ لمحے دونوں کی آنے والی زندگیوں کے لیے بہت خاص ٹھہرنے والے ہیں ایسے میں ارسم کا اتنا سنجیدہ تاثر کچھ تو گڑبڑ تھی۔۔۔۔ اور اب اس سب کو جاننے کے لیے اس کا تجسس بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

لفٹ سے نکل کر وہ اب کوریڈور سے ہوتے ہوئے آئی سی یو کے روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے روم کے اندر گیا تھا۔۔۔ مگر سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈونا۔۔۔۔ پٹیوں میں جکڑے وجود کو دیکھ کر اس نے اس کا نام زیر لب دہرایا تھا۔۔۔۔

ڈونا کیا ہوا اسے۔۔۔ کس نے کیا یہ سب۔۔۔۔اس نے ڈونا کے سوجھے نیل زدہ پپوٹوں کو دیکھتے اس کے سوئیوں میں جھکڑے وجود کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ جس کی زندگی کی لکیریں مانیٹر سکرین پر ابھر رہیں تھیں۔۔۔۔

اس کے نقاہت زدہ چہرے پر اس کی تکلیف کی داستان رقم تھی۔۔۔۔

کیا ہوا اسے کس نے کیا یہ سب کہیں مومن یا بیربل نے تو نہیں۔۔۔۔

اس نے کسی انہونے خدشے کے تحت پوچھا تھا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کے ارسم سلطان چوہدری کی بہن کے ساتھ کنکٹیڈ ہوتے ہوئے اس کا بیسٹ فرینڈ ہوتے ہوئے اس کو کوئی باہر کا شخص نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔۔ تمہارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کنکٹیڈ ہوتے ہوئے بھی یہ اس طرح اس حالت میں بستر پر پڑا ہے رات سے اور تمہارے فلک کو بھی پتہ نہیں جبکہ مجھے مجھ سے جڑے اور میرے خاندان سے جڑے ہر شخص کی پل پل کی رپورٹ رہتی ہے۔۔۔۔۔

ارسم نے جیب میں سے سگریٹ نکال کر لائٹر سے سلگاتے دانتوں تلے دباتے کہا تھا۔۔۔۔

تو پھر یہ اس حالت میں کیسے پہنچا جب تمہیں اس کی پل پل کی رپورٹ تھی تو۔۔۔ کس نے کیا۔۔۔۔ اس کے ساتھ ایسا۔۔۔۔ اب کے حائسم کے ماتھے پر گھرے اور واضح بل نظر آئے تھے۔۔۔۔

میں نے۔۔۔۔ میں نے کیا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔ میں نے پہنچایا اس کو اس حال تک کب کیوں کیسے اس کے پیچھے کیا وجہ تھی تو میرا نہیں خیال پرسوں رات کا میلو ڈرامہ مجھے دوبارہ سے دوہرانے کی ضرورت ہے۔۔۔۔

ارسم نے اس کے پیچھے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھوں کو اس کے کاندھوں پر رکھتے اس کے کان کے قریب ہوتے بڑے نرم اور ٹھہرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

واٹ۔۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو حائسم اس نے جو کچھ بھی کیا تھا وہ فاحا اور میری خوشی کے لیے کیا تھا اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا تم کیسے اس کو اس بری طرح مار سکتے ہو کے اس کو موت کے دھانے پر پہنچا دیا تم نے۔۔۔ تمہیں پرابلم تھی ایشو تھا تو تم مجھ سے کہہ سکتے تھے پھر تم نے اسے کیوں۔۔۔۔۔

حائسم کا سنتے ہی غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا وہ چلایا تھا اس پر اور ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار پر مارا تھا۔۔۔۔

آواز نیچے۔۔۔ یہ بات اپنے زہن میں بٹھا لو کے تم اس وقت ارسم سلطان چوہدری کے سامنے کھڑے ہو۔۔۔۔

دوسری بات تم نے یہ کیسے سوچ لیا کے میں تم تک نہیں پہنچ سکتا تھا یا پھر جس حال میں ڈونا ہے اس حال میں تمہیں نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔

میں تو بس اس وقت کے انتظار میں ہوں کے جب تمام ثبوتوں کے ساتھ میری تم سے ملاقات ہو گی اور تب تم پوری دنیا کے سامنے اپنے باپ کے گھناؤنے سارے کرتوتوں کے ساتھ میرے اور سب کے سامنے کھڑے ہو گے تب تک میری معصوم بہن کی آنکھوں سے تمہارے پیار کی پٹی بھی اتر جائے گی۔۔۔۔

پھر ہو گا تمہارا مجھ سے سامنا اور تب کھل کر انجوائے کرنا میری دشمنی کو اور میری دشمنی کو اپنی دہلیز پر ویلکم کرنا۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا اور ختم ہوا سگریٹ اپنے شوز کے نیچے مسلا تھا۔۔۔ کے تب ہی ایک زور دار پنچ اس کے منہ پر پڑا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ ڈگمگاتا خود کو بڑی مشکل سے سنبھال پایا تھا۔۔۔۔

کیا کہا میرے مرے ہوئے باپ کے بارے میں کیا کہا کونسے کرتوت میں جان لے لوں گا تمہاری اگر میرے باپ کے بارے میں ایک بھی لفظ منہ سے نکالا تو۔۔۔۔

وہ اس کا گریبان جھنجوڑتے حلق کے بل چیخا تھا اس پر۔۔۔۔

ریلیکس مسٹر حائسم ولید خان ریلیکس۔۔۔۔ میں تمہارے باپ تو کیا تمہارے بارے میں بھی کچھ کہنا اپنی توہین سمجھتا ہوں۔۔۔۔اس نے اپنا کالر چھڑواتے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اپنے کالر کو جھاڑتے بڑے طنزیہ اور چھبن زدہ لہجے میں کہتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔

ارسم سلطا۔۔۔۔۔

نا۔۔۔۔۔نا۔۔۔۔نا۔۔۔۔ مسٹر حائسم ولید خان میری بات مکمل کہاں ہوئی ہے ابھی۔۔۔

اور میں کیا کہوں گا تمہارے باپ کے بارے میں یہ تو ماضی کہتا ہے کے تمہارا باپ ایک غدار تھا کرپٹ تھا اور قاتل تھا۔۔۔۔

اس نے تنفر بھرے لہجے میں کہا تھا کے حائسم کا ایک بار پھر ہاتھ اٹھا تھا اور اس کے منہ پر پنچ مارا تھا اس نے۔۔۔۔

کیا ہوا برا لگ رہا ہے تو سوچو مجھے کتنا برا لگا ہو گا کتنا غصہ آیا ہو گے کے جب مجھے پتہ چلا ہو گا کے میری بہن کا نکاح میرے ماں باپ کے قاتل کے بیٹے کے ساتھ ہو گیا ہے۔۔۔۔ سوچو کتنا غصہ آیا ہو گا۔۔۔۔

بلکہ تمہیں تو سوچنے کی بھی ضرورت نہیں وہ دیکھو سامنے ڈونا کی حالت۔۔۔۔

کچھ سمجھ آیا قاتل کے بیٹے۔۔۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔اور حائسم کو مزید زچ کر گیا تھا۔۔۔۔

میرا باپ قاتل نہیں ہے کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اگر یہ الزام غلط ثابت ہوا تو میں تمہاری جان لے لو گا ارسم۔۔۔۔

وہ چیخا تھا۔۔۔ خود کو کنٹرول کرتے ہوئے۔۔۔۔

ریلیکس یار ثبوت بھی ملیں گے اور جرم بھی ثابت ہو گا۔۔۔۔

فی الحال اچھے بچوں کی طرح جاؤ اور اپنی بہن کو سجا کر رکھنا کچھ دیر میں بارات لے کر پہنچوں گا میں۔۔۔۔۔ اپنے باپ کے قاتل کی بیٹی کو اپنی بیوی بنانے۔۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

وہ پھر سے ہنسا تھا۔۔۔۔۔

میری بہن کے بارے میں سوچا یا اس کا نام بھی لیا تو زبان گدی سے کھینچ لو گا تمہاری اپنے نام نہاد خود ساختہ بدلوں کے لیے کسی اور کا چناؤ کرو میری بہن کو تم ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔۔۔۔۔

اور ہاں اپنی چال کو خود پر ہی الٹ چکے ہو تم۔۔۔ اپنی بیوی کو لینے بہت جلد آؤں گا میں۔۔۔۔

کورٹ میں ملاقات ہو گی اب اچھا ہوا تمہارا یہ مکروہ چہرہ پہلے ہی سامنے آہ گیا۔۔۔اور اس رشتے کے پیچھے چھپی کسی خود ساختہ غلط فہمی کی وجہ بھی۔۔۔۔

وہ اسے پیچھے دھکا دیتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

تمہیں کیوں لگتا ہے حائسم ولید خان ارسم سلطان چوہدری تمہاری ہاں یا ناں سے بندھا ہوا ہے تم چاہو گے جو وہی ہو گا۔۔۔۔۔

میری بہن تمہاری بیوی ہے تم اسے جیسے چاہے رکھو جو مرضی کرو مگر اتنا میں جانتا ہوں کے تم اسے نقصان نہیں پہنچاؤ گے بی کوز جو ڈرامہ میں نے کچھ دیر پہلے لائیو دیکھا ہے ناں جہاں تم مرتے مرتے بچے ہو۔۔۔۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے اس شدید محبت میں نفرت نہیں آہ سکتی۔۔۔۔

جہاں تک رہی بات ذوئیشہ اور میرے نکاح کی یا پھر ہم دونوں کی شادی اور پلس محبت کی تو۔۔۔۔ تم ثابت ہی نہیں کر سکتے کے مجھے تمہاری اس ڈبو ڈرپوک اور بات بات پر بے ہوش ہونے والی بہن میں زرا بھی انٹرسٹ ہے۔۔۔۔

سوچو وہ تو ایک تھپڑ سے ہی مر۔۔۔۔۔

شٹ اپ ارسم ایک لفظ اور نہیں ورنہ۔۔۔۔۔

کیا ورنہ شادی روک دو گے نکاح روک دو گے سات پردوں میں اپنی اس نفسیاتی لوگوں کے ہجوم سے ڈرنے والی بہن کو چھپا کر رکھ لو گے۔۔۔۔ جو میری کیا کسی بھی دوسرے مرد کی سیکنڈ چوائس بھی نا بنے۔۔۔۔

تو جاؤ جو کرنا ہے کر گزرو مگر میرا بھی ایک چیلنج ہے تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے میرا اور ذوئیشہ کا نکاح اور پھر اسی بھرے مجمعے میں اپنی بہن کے چہرے پر پڑتا طلاق کا تھپڑ-----

اور میڈیا کی سرخیوں میں آتا تمہاری بہن کا کردار اور بس یہی نہیں ہو گی حائسم ولید خان یہ بس شروعات ہو گی-----

تم دیکھو گے خود کی عزت کی دھجیاں اڑتے---- رہی بات میری بہن کی تو میں تو دل سے چاہتا ہو کے تم سے محبت کو وہ اپنا نا کردہ گناہ سمجھے وہ کوسے اس لمحے کو کے جس لمحے اس کو اپنے ماں باپ کے قاتل کے بیٹے سے محبت ہوئی----

میں چاہتا ہو کے تم اپنا کردار اتنا گرا دو اس کی نظروں کے سامنے کے مجھے تم دونوں کو الگ کرنے کے لیے کچھ کرنا ہی نا پڑے----

ہاہاہاہاہاہا---- ایک بار پھر وہ تنفر سے کہتا فلق شگاف قہقہہ لگاتا اپنی پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے اس کو چیلنج کر گیا تھا----

اینی وے آئی ایم گیٹنگ لیٹ سی یو سون---- ڈئیر سالہ صاحب---- اس کا کاندھا تھپتھپاتے اپنی کلائی میں بندھی گھڑی دیکھتے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا---

اس پر اپنے لفظوں اپنی سوچ کے پہاڑ گراتے-----

اس کی آنکھوں میں انسو تیرے تھے۔۔۔ اس نے اپنے ہی بال مٹھیوں میں جھکڑے تھے کیا ہونے جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ کس مشکل میں پھنس گیا تھا۔۔۔۔

اسے تو لگا تھا مومن اور بیربل کے جانے کے بعد ان کی زندگی آسان ہو گئی تھی اب تو کوئی بھی تیسرا ان کی زندگیوں کو جہنم بنانے نہیں آئے گا۔۔۔۔

تو پھر یہ سب۔۔۔۔ وہ کیسے اپنی بہن کو بچائے گا کیسے اس سب سے نکلے گا۔۔۔

کیا وہ حالات کو بدل پائے گا اور سب سے بڑھ کر کیا وہ فاحا کو چھوڑ پائے گا۔۔۔ کیا فاحا کو اس سب کا پتہ ہے یا پھر کیا وہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ مل کر یہ سب کر رہی ہے ہزاروں سوالوں نے جنم لیا تھا اس کے دماغ میں۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا۔۔۔وہ اس دلدل میں دھنسا جا رہا ہے جو اتنی ساری ایموشنز لیے اس کو اپنے اندر سموتے جا رہی ہے۔۔۔۔

نہیں ارسم تم یہ سب نہیں کر سکتے میرے باپ کو قاتل نہیں کہہ سکتے میری بہن کو اپنے بدلے کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتے وہ بہت معصوم ہے نہیں تم نہیں کر سکتے یہ سب۔۔۔۔۔

دیوار پر پے در پے مکے مارتے اس نے اپنا ہاتھ لہو لوہان کر لیا تھا۔۔۔۔

اور پھر مڑ کر ڈونا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔جو ابھی تک دوائیوں کے زیر اثر لیٹا ہوا تھا۔۔۔ یا تو وہ نیند میں تھا یا پھر نیم بے ہوشی میں۔۔۔۔وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔ اور اس کے پٹی سے بندھے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

گیٹ ویل سون ڈونا آئی پرامس یو ارسم سلطان چوہدری تمہارے ایک ایک زخم کا حساب دے گا اسے دینا ہو گا حساب اسے بھی اور اس کی بہن کو بھی۔۔۔۔

اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنی نم آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پھر جیب سے موبائل نکالا تھا۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو عامر مجھے چار ٹکٹس چاہیے ایک گھنٹے کے اندر اندر کسی بھی کنٹری کی۔۔۔۔۔

جو ایزی اویلیبل ہوں۔۔۔۔ اور میں ناں سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔

اور ٹکٹس کنفرم ہونی چاہیے فاحا حائسم ولید خان زوئیشہ ولید خان۔۔۔ حائسم ولید خان اور مسز دراب کے نام سے۔۔۔۔ کنفرم اٹ ارجنٹلی۔۔۔۔آئی ایم ویٹنگ۔۔۔۔

کہتے اس نے فون بند کر کے جیب میں ڈالا تھا۔۔۔۔

ایک پل کو رک کر ڈونا کو دیکھا تھا اور پھر تیزی سے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

مگر باہر نکلتے اس نے سامنے برائیڈل ڈریس میں سجی سنوری دلہن بنی فاحا کو آتے دیکھا تھا۔۔۔جو ایحاب کی ہمنوائی میں سامنے سے آہ رہی تھی۔۔۔۔

فاحا کو دیکھتے ہی حائسم نے اپنی مٹھیاں بھینچتے اپنے چہرے کے تاثرات کو کنٹرول کرتے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی۔۔۔۔۔

حائی یہاں۔۔۔۔ کہیں بھائی نے تو نہیں حائی کو سب کچھ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔فاحا نے پریشانی سے اسے دیکھتے اپنے خدشات کو تھپکتے کہا تھا۔۔۔۔

ارے حائسم تم یہاں۔۔۔ ایحاب نے آگے بڑھتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ ارسم لے کر آیا تھا بینڈج کروانے پھر اس نے مجھے ڈونا کے بارے میں سب سچ بتا دیا۔۔۔ اس نے گہری نظروں سے ایحاب اور فاحا کو کھوجتے کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیسا س۔۔۔۔سچ۔۔۔۔ فاحا نے حائسم کے چہرے کے تاثرات دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہی کے کل رات ڈونا کا کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا اور وہ اس کی ایسی حالت کر گیا مگر آپ دونوں اتنا کیوں گھبرا رہے ہیں وہ ٹھیک ہے اب شاید دوائیوں کے زیر اثر سو رہا ہے۔۔۔اور فاحا رات تم نے مجھے بتایا ہی نہیں کے ڈونا اس حاکت میں ہے۔۔۔۔۔ اس نے روم کی طرف انگوٹھے سے اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

م---مجھے دیکھنا ہے اسے---- بس میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی---- فاحا نے حائسم کی جھگڑے والی بات سن کر شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے کہا تھا----

وہ ٹھیک ہے فا اور آئی تنک اسے ریسٹ کرنا چاہیے ہمیں دیر ہو رہی ہے دادو کی بھی کالز آ چکی ہیں ہمیں گھر چلنا چاہیے---- اس نے ابحاب کی طرف دیکھتے کہا تھا----

مگر----

فاحا وہ ٹھیک کہہ رہا ہے ماما ایشو اور ذوئیشہ مسز دراب ارحام سب بینکوئیٹ پہنچ چکے ہیں تم ایسا کرو حائسم کے ساتھ چلی جاؤ میں ڈونا کی ڈیٹلز ڈاکٹر سے لے کر کچھ دیر تک پہنچتا ہوں----

فاحا کی نات کاٹتے ہوئے ابحاب نے کہا تھا----

اوکے بٹ میں اسے ایک نظر دیکھ لوں پھر چلتے ہیں اس نے آئی سی یو روم کی طرف بڑھتے کہا تھا----

میں لفٹ کے پاس ویٹ کر رہا ہوں حائسم کہتے لفٹ کی طرف بڑھا تھا---- اس نے سوچ لیا تھا اب آگے اسے کیا کرنا ہے----

ابحاب بھائی کیا ارسم وہاں آئے گا نکاح کے لیے اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا تھا----

ضرور آئے گا۔۔۔ تم نے دیکھا نہیں اس نے تمہاری خوشی کے لیے کیسے بچایا ہے حائسم کو اب زیادہ کچھ مت سوچو بس انجوائے کرو جاؤ حائسم ویٹ کر رہا ہو گا۔۔ میں بھی کچھ دیر تک پہنچتا ہوں۔۔۔۔

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا اس نے۔۔۔ اور پھر ڈاکٹر کے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

آئی مس یو ڈونا جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ اور اپنی آنکھوں سے دیکھو سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔

دیکھو تم چاہتے تھے نا مجھے دلہن بنا دیکھنا دیکھو میں تمہارے سامنے دلہن بنی کھڑی ہوں مگر اس ٹائم تم سو رہے ہو۔۔۔ مس یو بیڈلی۔۔۔۔

روتے ہوئے اس نے اس کے نیڈل لگے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔کچھ لمحے کھڑے ہو کر اس کو دیکھا تھا اور پھر باہر نکلتی حائسم کی طرف بڑھ گئی جو اپنے بازو فولڈ کیے کسی سے فون پر بات کرتا اسے سامنے سے آتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

تم مجھے ایک بات کنفرم بتا دو تم ایشال کو مارنا چاہتی ہو ذوئیشہ کو یا ارسم کو۔۔۔۔

ابدال نے اس کے سامنے پوائزن رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم مجھے ایک بات بتاؤ تم ذیسم کو پانا چاہتے ہو یا نہیں۔۔۔۔

اس نے ابدال کی آنکھوں میں دیکھتے پوائزن کی بوتل ہاتھ میں پکڑتے اسے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں قید کرتے کہا تھا----

آف کورز پانا چاہتا ہوں تو تمہارے سامنے بیٹھا ہوں--- یہ کیسا عجیب سوال ہے---

وہ بد مزا ہوا تھا اس کے سوال سے----

تو اس کے لیے ارسم کا مرنا ضروری ہے---- اور ارحام کو پانے کے لیے ایشال کا مرنا ضروری ہے----

میرے ٹارگٹ پر صرف اور صرف یہ دو لوگ ہیں اور باقی ذوئیشہ وہ میرے لیے ہوئی نا ہوئی برابر ہے---وہ بس ذیہم کی تسلی ہے اس کے لیے علاوہ کچھ نہیں----

مرنا تو ہر حال میں ایشال راندھاوا اور ارسم سلطان چوہدری کو ہے----

ایشال راندھاوا کو میرے لیے اور ارسم سلطان چوہدری کو تمہارے لیے-----

اس نے پوائزن کی بوتل ٹیبل پر رکھتے قہقہ لگایا تھا----

اور ان دونوں کی باتوں کو سن کر باہر کھڑی شخصیت نے حمنہ کی ذہنیت اور اس کے ہونے پر اس کے وجود پر افسوس کیا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

اس کی آنکھ سے انسو گرے تھے حمنہ کی باتیں سن کے----دوسری بار دھوکہ اور وہ بھی خود کی بہن سے یعنی وہ اب بھی اسے صرف اور صرف تسلی۔ دلاسہ دے رہی تھی--- یعنی وہ اب بھی اسے اپنے مقصد کے لیے استعمال کر رہی تھی--- اور کیا بعید اس سے کی جا سکتی تھی کے جس کے ساتھ وہ بیٹھ کر یہ سب پلیننگز کر رہی ہے اس نے اس کے لیے بھی کچھ الگ نا سوچ رکھا ہو اس نے اس کے لیے بھی کوئی نا کوئی پلیننگز تو کی ہی ہو گی وہ ایسے ہی کسی کے ساتھ اپنا اتنا بڑا سکریٹ شئیر کر رہی ہے کھلکھلا رہی ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کے سامنے بیٹھا شخص بھی اس کا استعمال ہے----

اس نے اپنی کم عقلی پر افسوس اور اپنی سادگی پر لعنت بھیجتے اپنے آنسو صاف کیے تھے----

اس نے دل میں سوچ لیا تھا کے اب اسے کیا کب اور کیسے کرنا ہے---- وہ بظاہر تو حمنہ کی ہاں میں ہاں ملائے گی اس کی چال میں اس کا ساتھ دے گی مگر اب وہ جو کرے گی اس میں اس نے ناں تو ابدال کو شامل کرنا ہے اور نا ہی حمنہ کو اور سب سے بڑی بات اس نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی حمنہ کے کسی بھی عمل سے کوتاہی نہیں برتنی اس کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھنی ہے اسے----یہی سب سوچتے ہوئے دروازے کو کھڑکے سے کھولتے وہ ان کو چوکنا کرتے ہنستے ہوئے اندر گئی تھی---

ہیلو تم لوگ ریڈی ہو گئے فنکشن کے لیے۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے اندر جاتے اپنی ساڑھی سنبھالتے کہا تھا۔۔۔۔۔

واؤ یو لوکنگ سٹننگ ذیبم ۔۔۔ ابدال تو اسے دیکھ کر ہی دیوانا ہوا بول اٹھا تھا۔۔۔

تھینکیو یو آل سو یو لکنگ سٹننگ۔۔۔ حمنہ تم ریڈی ہو تو چلیں وی آر گیٹنگ لیٹ۔۔۔ اس نے حمنہ کی طرف دیکھتے عجلت میں کہا تھا۔۔۔

یس آئی ایم ریڈی اینڈ دس ون آل سو ریڈی کیا تم دونوں تیار ہو۔۔۔

اس نے پوائزن کی بوتل کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ذیبم اور ابدال کی طرف دیکھتے اپنی بتیسی نکالتے کہا تھا۔۔۔

کیا یہ تم لے آئے ابدال اوہ مائی گوڈ اوہ مائی گوڈ مطلب اب ہمارا پلین سکسیس فل ہونے جا رہا ہے۔۔۔ اس نے بھرپور ایکٹنگ کرتے حمنہ کے ہاتھ سے بوٹل لی تھی۔۔۔اور اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

آئی ول یہ میں کروں گی۔۔۔۔ تم لوگوں سے کوئی بھی غلطی ہو سکتی ہے۔۔۔حمنہ نے دوبارہ سے بوٹل پکڑتے اسے اپنے اپنے بیگ میں رکھتے کہا تھا۔۔۔

اوکے جیسے تمہیں ٹھیک لگے مجھے تو آرسم سے مطلب ہے۔۔۔اس نے اپنے غصے کو چہرے کے تاثرات میں چھپاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

جب کے اب اس کے دماغ نے تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا تھا کے کیسے اسے اب حمنہ سے پہلے اور اس پلان پر عمل در آمد ہونے سے پہلے اس کے بیگ میں سے وہ بوٹل نکال کر غائب کرنی ہے کسی بھی صورت اب وہ ان دونوں کے پلان کے ساتھ جڑے ہوئے نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔ اپنے لیے اب اسے کچھ الگ پلان کرنا تھا۔۔۔۔

ڈیٹس لائک آہ گڈ گرل ناؤ لیٹس گو۔۔۔ہنستے ہوئے کہتے حمنہ آگے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کل رات کی فلائیٹ کنفرم ہوئی ہے بشام بھائی جنت اور دعا کی۔۔۔ اس نے کباب کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

چلو گڈ ہے ہم سب لینے چلیں گے اسے اور حمدان بھی کل رات ہی آہ رہا ہے صفدر انکل سے بات ہو گئی تھی میری وہ ہمیں جوائن نہیں کر پائیں گے مگر انہوں نے حامی بھر دی ہے پنکی اور حمدان کے رشتے کی اس لیے دو دن بعد کی ڈیٹ فائنل کر دی ہے میں نے نکاح کی۔۔۔۔

مسٹر بشام نے نرم لہجے میں نوالہ منہ میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔اس وقت وہ سب ڈنر کر رہے تھے اور پنکی بھی وہیں موجود تھی۔۔۔۔

آپ کو کس نے کہا کے میں اس حمدان سے شادی کرو گی جو طلاق یافتہ ہے ڈئیر برادر خوش فہمیاں پالنی ہیں تو شوق سے پالیں۔۔۔۔۔ اور یہ جنت اور دعا کون ہے۔۔۔۔

اس نے شروع میں سخت لہجے اور بعد میں عاشر کی طرف مشقوق نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم سے پوچھا کس نے ہے کے تم کس سے شادی کرو گی اور کس سے نہیں یہ میرا فیصلہ ہے اب اسے رو کر قبول کرو یا ہنس کر۔۔۔ اور رہی بات جنت اور دعا کی تو جنت اور دعا عاشر کی فرینڈز ہیں اور۔۔۔۔۔۔

اور آپ ان کو منتہا اور عاشر کی شادی پر انوائٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔اس نے غصے سے کھانے کی پلیٹ پکڑ کر نیچے پھینکتے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔کے اس کی بات اور اس کے ایکشن پر سوائے منتہا کے اور کوئی نہیں دہلا تھا۔۔۔۔نا سارہ نا عاشر اور نا ہی بشام۔۔۔۔

تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو اپنے نکاح کے لیے آنلائن جو بھی پسند کرنا ہوا کر لینا اور اگر کسی ڈیزائنر کا کچھ چاہیے تو گھر پر بلوا لوں گا اب اٹھو اور دفعہ ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے۔۔۔

بشام حلق کے بل چلائے تھے اس پر۔۔۔۔

میری ایک بات یاد رکھیئے گا کا بشام بھائی میں وہ لڑکی ہوں جو ہر حد سے گزر جاتی ہوں۔۔۔ ہر حد مطلب ہر حد۔۔۔۔اور عاشر تو جنون ہے میرا تو سوچیں میں اپنے جنون کے لیے کس حد تک جا سکتی ہوں۔۔۔۔

میرے راستے میں آنے کی غلطی مت کیجیے گا۔۔ ورنہ اپنے ہر نقصان کی ذمہ داری آپ کی خود کی ہو گی۔۔۔۔

انگلی اٹھا کر سخت لہجے میں اس نے وارننگ دی تھی۔۔۔۔۔

دوسری بات تم۔۔۔ دو دن ہیں تمہارے پاس جتنا خوش ہونا ہے ہو جاؤ اس کے بعد ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

منتہا کی گردن دبوچتے سامنے پڑا اپنا جھوٹا پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے منہ پر پانی پھینکتے گلاس دیوار پر مارتی وہ رکی نہیں تھی۔۔۔۔

آر یو اوکے منتہا۔۔۔ عاشر ایک جست میں ہی اس تک پہنچا تھا۔۔۔اس کے آنسو اور لال سرخ آنکھیں اور چہرے پر سجی درد کی رمق دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔جب ہی ٹشو باکس میں سے ٹشو نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمائے تھے۔۔۔۔

بس دو دن منتہا مزید برداشت کر لو میں مجبور ہوں۔۔۔۔ ہشام صاحب نے سر جھکاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو اسے سچ بتا دینا چاہیے تھا تاکہ وہ اس کی تو جان چھوڑ دے۔۔۔۔ سارہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

تم کیا سمجھتی ہو میں اسے صفائیاں دوں اس کے کردار کی جو سیپ ہے اس کے غلیظ دماغ نے جو سوچنا ہے سمجھنا ہے سوچے آئی ڈونٹ کیئر منتہا میں دو دن کے لیے تمہاری کسی ہوٹل میں بکنگ کروا دیتا ہوں اف یو آر ناٹ کمفرٹیبل تو جب تک یہ حمدان کے ساتھ چلی نہیں جاتی تب تک تم وہیں رک جاؤ-----

بشام نے سجیشن دی تھی ---

ن---ن-- نہیں بشام بھائی میں کسی ہوٹل میں نہیں جاؤ گی ب----ب---بلکل نہیں وہ وہ مجھے معزم حسین وہ مارے گا میرے ماما بابا مجھ سے چھن جائیں گے ن---ن--- نہیں مجھے نہیں جانا اللہ کا واسطہ میں میں یہیں رہ لوں گی ہر ظلم برداشت کر لوں گی مجھے مت بھیجیں وہاں---پ----پلیز-----

ہاتھ جوڑتے اس نے منت سماجت کی تھی اور روتے ہوئے وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی----ہوٹل کا نام سن کر اس کا رنگ فق ہوا تھا--- اور پھر وہ سارے منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے جو اس پر گزرے تھے----کمرے میں آ کر بیڈ پر بیٹھ کر وہ بلک بلک کر رونے لگی تھی----

معزم حسین---؟؟؟ ہشام اور عاشر دونوں نے نا سمجھی سے سارہ کی طرف دیکھا تھا---جس کی آنکھوں میں آنسو ہلکورے لے رہے تھے---- منتہا کی بات سن کر--- اس نے بڑے نزدیک سے وہ درد محسوس کیا تھا----

جس کا سوچ کر بھی وہ خود لرزنے لگتی تھی----تو جس نے سہا تھا---اور پھر یہاں تک پہنچی تھی اس کی ہمت اور عظمت کو وہ چاہ کر بھی فراموش نہیں کر سکتی تھی----

آپی---- عاشر نے آگے بڑھ کر سارا کے آنسو صاف کیے تھے----اور پھر اس کو گلے سے لگایا تھا----

چلیں میں بتاتی ہوں---- ملازمہ کو چائے لانے کا کہہ کر وہ ان دونوں کو اپنے کمرے کی طرف لے کر بڑھی تھی----

آپی ایسا کیا ہوا ہے اس کے ساتھ کے وہ اتنا درد اتنا کرب محسوس کر رہی تھی--- کتنے ٹوٹے کانچ کے ٹکڑے تھے اس کے لہجے میں اس کی آنکھوں میں---

عاشر نے نم آواز میں پوچھا تھا سارا کے سامنے بیٹھتے ہوئے----مسٹر ہشام بھی اس کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئے تھے---

معزم حسین شوہر تھا اس کا جس نے اس سے اس کا سب کچھ چھین لیا سب کچھ اس کی دنیا اجھاڑ کر رکھ دی---- عاشر اس کے بابا نے بڑے پیار اور چاہت سے-------------

سارہ نے روتے ہوئے اس کو وہ ساری داستان سنائی تھی جو اس نے کل رات ہی ایک بڑی بہن کے ناطے اس کو اعتماد میں لے کر پوچھی تھی اور پھر اس کے بعد وہ خود بھی اتنی بے چین رہی تھی جتنا اس کو بتاتے ہوئے منتہا بے چین ہوئی تھی پور پور زخمی ہوئی تھی سب کچھ بتاتے ہوئے-----

مسٹر بشام کی آنکھوں میں تو آنسو تھے جبکہ عاشر تو سمجھ ہی نہیں پاہ رہا تھا کے کیسے وہ لڑکی اب تک زندہ ہے--- کیا اس زندگی کے لیے جس میں اسے اپنا سب کچھ دکھتا ہے اپنی ماں اپنا باپ کیا وہ اپنے بھائی کے لیے یہ سب--- اور معزم حسین اور اس کی ماں کیا کم تھیں کے اس کی زندگی میں قہر برپاپنکی نے کرنے میں کوئی کسر نا چھوڑی-----

یا اللہ کیوں اتنا ظلم آخر---- اس نے گہرا سانس لیتے اپنے بال اپنی مٹھیوں میں جھکڑے تھے----

پتہ ہے عاشر میں سمجھتی تھی میں اور تم ہی شاید دنیا کے عتاب کا سب سے زیادہ نشانہ بنے ہیں اور ہم نے ہی یہ سب سہا ہے مگر اس کو سن کر مجھے لگتا ہے کے ہماری آزمائش تو بہت آسان تھی ہم تو وہ سب اسپیشلی میں یہ سب سہہ ہی نا پاتی ایسے حالات میں اتنے بے بنیاد الزاموں نکاح کے چند گھنٹوں بعد ہی طلاق کے تاج کے ساتھ اور پھر ماں باپ کے جنازے----

میں مر جاتی عاشر----

مجھے سوچ کر بھی سانس نہیں آہ رہی-----

اس نے روتے ہوئے کہا تھا---- اس کے لفظ ڈگمگا رہے تھے لرز رہے تھے-----

سارہ آپی میں منتہا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں--- اس نے اچانک سے کہا تھا--- جسے سن کر ایک دم مسٹر بشام اور سارہ دونوں چونکے تھے----

مگر عاشر تم تو جنت سے--- مسٹر بشام نے نا سمجھی سے کہا تھا--

میں سمجھا لوں گا جنت کو یہ تو سچ ہے کے میں اس سے بہت محبت کرتا ہو نہیں رہ سکتا اس کے بغیر مگر یہ سب سن کر اب شاید میرا ضمیر مجھے جنت سے نکاح کرنے کی اجازت دے----

اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تھا----

تم جذباتی ہو رہے ہو عاشر تمہیں کیا لگتا ہے کے ہم اسے ایسے ہی اس کے حال پر چھوڑ دیں گے بے شک اس سے کوئی خون کا رشتہ نہیں ہے ہمارا مگر وہ ہمیں ہر لحاظ سے بہت عزیز ہے اس لیے ہم اس کے لیے بہت بہتر سوچیں گے--- تم ایک زندگی سنوارنے کے لیے دوسری کو برباد نہیں کر سکتے وہ بہت محبت کرتی ہے تم سے اسے اتنا بڑا صدمہ مت دو----

سارا نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا---

Urdu Novels Ghar

مجھے خوشی ہوتی اگر میں منتہا کی زندگی کو۔۔۔۔

نہیں عاشر سارا ٹھیک کہہ رہی ہے اس کے لیے میں نے سوچ رکھا ہے ان فیکٹ بہت جلد میں اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے والا ہوں بہت اونچے اعلی حسب نسب والے خاندان میں جائے گی وہ۔۔۔ ہشام صدیقی کی بہن ہے اب وہ۔۔۔ ہم تمہارے فیصلے کی دل سے قدر کرتے ہیں وئی آر پراوڈ آف یو۔۔۔۔ تم منتہا کی فکر مت کرو۔۔۔

بس اپنے اور جنت کے بارے میں سوچو۔۔۔۔

انہوں نے عاشر کی بات کاٹتے اس کا کاندھا تھپتھپاتے کہا تھا۔۔۔ انہیں خوشی ہوئی تھی کے وہ اپنی خوشی سے پہلے اس کی خوشی کے بارے میں سوچ رہا تھا جس پر شاید اب تک خوشیوں کے تمام تر دروازے ہی بند کر دیئے گئے تھے۔۔۔۔انہیں ٹوٹ کر پیار آیا تھا عاشر پر۔۔۔۔ سامنے بیٹھا لڑکا ایک نہایت قیمتی اور نایاب انسان تھا اور ایسے لوگ کم ہی ہوتے ہیں جو اپنی خوشی سے پہلے کسی دوسرے کی خوشی کے بارے میں سوچتے ہیں۔۔۔۔

چلو چائے پیئو اور جنت کے بارے میں سوچو اور یہ سوچو کے اس کو ہمیشہ خوش رکھو گے اپنی آنے والی لائف کا سوچو اور میرے ساتھ صبح چلنا ہم شیری کو بھی لے کر آئیں گے انشاللہ جنت دعا کے ساتھ وہ بھی اس ہنگامے میں بہت خوش ہو گا۔۔۔ بی کوز اس ننھی جان نے تو

اپنا بچپن ہی سلگتے دیکھا ہے اسے ہم اتنے سارے رشتوں کو دے کر اس میں زندگی جگا سکتے ہیں----

سارا نے چائے کے کپ کی طرف اشارہ کرتے نم لہجے میں کہا تھا----

بلکل آپی میں ضرور چلوں گا---- اور پوری کوشش کرے گے اس کی خوشی کی---- بشام بھائی آپ بھی چلیں گے ناں--- عاشر نے اکسائیٹڈ ہوتے کہا تھا---

ضرور چلیں گے وہ ہمارا بیٹا ہے کیوں سارا---- انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرتے سارا کی طرف مسکرا کر دیکھتے کہا تھا----

بلکل--- وہ بھی مسکرائیں تھیں----اور خود سے عہد کیا تھا ان دو ٹوٹے بکھرے انسانوں کی امید بننے کا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہم کہاں جا رہے حائی اس نے گاڑی میں بیٹھتے پوچھا تھا-----

گھر---- اس نے اس کی طرف بغیر دیکھے دو ٹوک جواب دیا تھا اور گاڑی کی سپیڈ آخری لیول تک بڑھائی تھی----

آہستہ چلاؤ حائی کیا ہو گیا ہے---- اس نے اس کی پریشان زدہ حالت دیکھتے کہا تھا----

تم چپ بیٹھو گی---- وہ حلق کے بل چلایا تھا اس پر زندگی میں پہلی بار کے وہ دبک کر پیچھے ہوئی تھی اس کے رویے سے-----اور آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں تھیں-----

اترو---- گاڑی گھر کے باہر کھڑی کرتے وہ اس کا ہاتھ پکڑتے اسے کھینچتا ہوا اندر لے کر گیا تھا----

وہ اس کے رویے کو سمجھ ہی نہیں پاہ رہی تھی اس کا رویہ اس کی جان نکال رہا تھا----

نسرین خالہ دادو اور ذوئیشہ کہاں ہیں اندر داخل ہوتے ہی اس نے چلاتے ہوئے پوچھنا شروع کیا تھا----

وہ تو حائسم بابا دس منٹ ہوئے ارسم بیٹے کے ساتھ ہال کی طرف نکل گئیں ہیں نکاح کی رسم کے لیے۔۔۔ اس نے اسے بتایا نہیں تھا اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچی تھی۔۔۔۔

شٹ ڈیم چلو۔۔۔۔ پھر سے اس کی بازو کھینچتا وہ اسے گاڑی تک لایا تھا اور دھکیل کر اسے گاڑی کے اندر پھینکا تھا۔۔۔۔۔

حائسم ولید خان یہ کونسا طریقہ ہے بتاؤ گے کونسا جنون سوار ہوا ہے تم پر۔۔۔ اپنے ساتھ اس کے اس قدر ظالم رویے کو برداشت کرتے نم آواز میں چلاتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

دعا کرو کے اس ظالم رویے کی یہیں آخری حد ہو ورنہ اس طوفان کی زد کو تم بھی نہیں جھیل پاؤ گی اب اپنا منہ بند رکھ کر بیٹھو۔۔۔ کن پٹی کو سہلاتے اس نے گاڑی ہوا میں اڑاتے اس کے نم چہرے کو دیکھتے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا یہ کب ہوا رئیلی۔۔۔ زکا اللہ تو سنتے ہی ایکسائیٹڈ ہوا تھا۔۔۔۔

جی سر میں ٹھیک کہہ رہا ہوں اصل میں میں اپنے دوست کی عیادت پر گیا تھا۔۔۔ وہاں جم غفیر تھا۔۔۔ لوگوں کا۔۔۔۔ جب میں نے آگے بڑھ کر وجہ جاننی چاہی تو علم ہوا کے بیربل اور مومن پولیس آپریشن میں مارے گئے ہیں اور یہی نہیں مومن تو سیریل کلر بھی ڈکلئیر ہو گیا۔۔۔ آئی جی شکیل صاحب نے خود پریس کانفرنس میں بتایا ہے اور دوسری طرف اس کامیابی کی سب سے بڑی وجہ جو سامنے آئی ہے وہ انسپکٹر حائسم ولیدخان ہے اور اس میں ارسم سلطان چوہدری اور اس سپاپئے ایف ایس سی یعنی ارسم کی بہن کا نام بھی آہ رہا ہے پورے پندرہ منٹ کی پریس کانفرنس تھی بڑی ڈیٹیل میں انہوں نے سارے پوائنٹس واضح کیے ہیں۔۔۔۔

اس کے سامنے کھڑا کارندہ اس کو آگاہ کر رہا تھا اور اس کے خوشی سے پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔

اوہ یار تم تم جان نہیں سکتے تم یہ یہ رکھو۔۔۔ تم نے مجھے بہت بہت بڑی خوشی کی خبر سنائی ہے مطلب میرا تو مسئلہ ہی حل ہو گیا اب میرے لیے اس اکیلے میک کو مارنا کوئی مشکل نہیں دوسری طرف میری بیٹیوں کی جان چوٹی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ بس ایک بار اس پزل باکس کی گتھی سلجھ جائے۔۔۔ پھر دیکھنا اس دنیا میں صرف اور صرف ذکااللہ کا نام ہو گا۔۔۔ ایک مقام ہوگا۔۔۔

وہ شہرت کے نشے میں اندھا دھند ہنستا ہی جا رہا تھا خوش ہو رہا تھا اور اپنی جیب سے پیسے نکال کر اپنے کارندے کو تھمائے تھے۔۔۔۔۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کے بن مانگے رب اس کے راستے کے سارے کے سارے پتھر اور کیل کانٹے اس کے راستے سے ہٹاتا جا رہا ہے۔۔۔۔یہ جانے بغیر کے اس کی ساری باتیں اس کے روم میں ایک قدم اندر اور باہر رکھے میک نے سن لی ہیں۔۔۔۔ وہ جو اس کے پاس روتا ہوا مدد طلب کرنے آیا تھا یہ کہنے آیا تھا کے کسی طرح وہ اس کی مدد طلب کروا کے مومن کی ڈیتھ باڈی پولیس سے دلا دے اسے کیونکہ جن لڑکیوں کو مومن نے قتل کیا تھا ان کے ماں باپ کی ڈیمانڈ تھی کے مومن کی ڈیتھ باڈی کو مسخ کر دیا جائے۔۔۔۔

جب کے وہ یہ چاہتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کو عزت اور تکریم کے ساتھ اپنے آبائی قبرستان میں دفنا دے۔۔۔ اس کے کاندھے ڈھلک چکے تھے نا اس کا جادو کام آیا تھا جسے اس نے اپنی عمر کا ایک حصہ دیا تھا اور نا ہی اسکی دوستی نے اسکا ساتھ دیا تھا۔۔۔ جس کی ہاں میں ہاں ملاتے وہ نجانے کتنے قتل کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کی کھنکتی ہنسی سن کر وہ وہیں سے الٹے قدموں واپس لوٹا تھا۔۔۔۔

دونوں بیٹوں کی موت نے اس کے اندر سکت ختم کر دی تھی وہ ڈھے چکا تھا۔۔۔ بلکل اکیلا پڑھ گیا تھا اس زندگی میں وہ دونوں ہی تو اس کے جینے کا سہارا تھے جب بڑا ہوا تو باپ مر گیا ماں نے سنبھالا پڑھایا لکھایا جوان کیا شادی کی اس کے بعد اس کی دوستی ذکااللہ سے ہو گئی اس کےکہنے پر وہ جادو سیکھنے لگا جس کے عوض اسے ایک بھاری رقم ملتی اور بدلے میں وہ زکا اللہ کے سارے اچھے برے کام کرتا۔۔

دو بچے پیدا کر کے بیوی بھی ساتھ چھوڑ گئی اور کچھ عرصے بعد ماں بھی۔۔۔ پیچھے بچے۔۔۔۔ اس کے بیٹے اور وہ۔۔۔ بے شک وہ ان کے ہر برے اور اچھے کام میں ان کا ساتھ دیتا تھا جانتا تھا کے وہ کیا کرتے ہیں مگر کبھی اس نے یہ نہیں سوچا تھا کے وہ اس طرح اس کو چھوڑ جائیں گے۔۔۔۔

زکی کے گھر سے نکلنے کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔۔ چاہ کر بھی وہ اپنے بیٹے کی آخری رسومات نہیں ادا کر سکتا تھا۔۔۔۔ اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا تھا۔۔۔

مگر جو بویا تھا اسی کو تو کاٹا تھا اس نے یہی تو ہونا تھا یہی طے تھا اور یہی ہوا تھا۔۔۔پھر دکھ کس بات کا۔۔۔ کیا اس وقت اس نے دکھ کیا تھا جب پہلی بار اس نے یہ جانا تھا کے کسی کی جوان جہان بیٹی کو اس کے بیٹے نے بری طرح کاٹ ڈالا ہے۔۔۔

اپنے مریل قدم اٹھاتا وہ گاڑی میں آہ کر بیٹھا تھا اور گاڑی پولیس اسٹیشن کی طرف موڑ لی تھی۔۔۔۔

تم یہاں کیا کرنے آئے ہو بولا ناں مومن کی لاش نہیں ملے گی بیربل کو لے جانا جب پوسٹ مارٹم ہو جائے گا۔۔۔ تمہیں اطلاع کر دی جائے گی۔۔۔۔

اس کے تھانے میں داخل ہوتے ہی ڈیوٹی آفیسر نے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے ایک بیان ریکارڈ کروانا ہے۔۔۔ اس نے ٹوٹے اور شکستہ لہجے میں کہا تھا اور آفیسر کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیسا بیان آفیسر نے اس کی حالت دیکھ کر کھوجتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

آپ لکھیں میں بتاتا ہوں۔۔۔ ایک مصمم اور اٹل۔ارادہ کرتے اس نے ذکی کی باتوں کو سوچتے اپنی آنکھوں میں امڈتے آنسو صاف کرتے کہا تھا اور بولنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

بیان لکھنے کے بعد آفیسر نے پہلے کاغذ کو اور پھر میک کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کی حالت عجیب سی ہورہی تھی وہ سمجھ نہیں پاہ رہا تھا سامنے بیٹھے شخص پر ہنسے یا روئے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ماما کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔۔ ارحام نے اسٹیج پر جاتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

بہت پیارے ماشاءاللہ مگر میری بہو تم سے بھی زیادہ پیاری لگ رہی ہے---- مسز ارحام نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

اوہ میں سمجھ گیا ابھی سے جو آپ یہ اس فتنی کے ساتھ مل کر اپنی پارٹی بنا رہیں ہیں ناں میں بتا رہی ہو اس ایمپائر نے بڑی جلدی گرنا ہے--- اس نے شیروانی کو ٹھیک کرتے ہنستے ہوئے کہا تھا---

باز آہ جاؤ تم اٹھو اور رسیو کرو اپنی زوجہ کو---- ہنستے ہوئے انہوں نے سامنے سے آتی ایشال کی طرف دیکھتے کہا تھا----

جو ایک سائیڈ سے ارسم کا ہاتھ پکڑے اور دوسری سائیڈ سے احباب کا ہاتھ پکڑے کنفیوز سی نظریں جھکائے قدم قدم چلتی اس کی طرف بڑھ رہی تھی----

اور وہ اپنی ایشو کا دیوانا اس کا چہرہ دیکھتے آس پاس کیا ہو رہا ہے بھول ہی تو چکا تھا----

ریڈ لہنگے پر گولڈن کام ہوا تھا۔۔۔ جو اپنی نفاست آپ تھا۔۔۔۔ خوبصورت برائیڈل میک اپ ہونٹوں کو چومتی بڑی سی گول نوز رنگ اور اس پر اس کے چلتے سرخ گلابوں کی اس پر بارش نازک سی اس کی ہیر چلتی ہوئی اس کی دل کی دنیا ڈگمگا رہی تھی۔۔۔۔

ایک وہ اتنا خوبرو ،، آف توبہ!

اُس پہ چھونے کی آرزو ہماری آرزو ،آف توبہ!!

ہاتھ کانپیں گے روح مچلے گی!

جب وہ آئے گا روبرو. آف توبہ!!

چاند تاروں سے رات سجتی ہوئی!

تیری آواز اور تُو. آف توبہ!!

Urdu Novels Ghar

لب نہیں اُس کی آنکھ بولتی ہے!

ایسا اندازِ گفتگو. آف توبہ!!

کوئی گلیوں میں نام لیتا ہے!

ہم ہوئے یعنی کُوبکو. آف

توبہ!!

میں تو چپ چاپ ہوں مگر جاناں!

دل سے اُٹھتی صدائے آف توبہ!!

Urdu Novels Ghar

ایک جھلک دیکھنے کے لئے تڑپتی ھے روح

مگر آس کا انداز لاپرواہی ،،آف توبہ ،

میں نے تو ھونٹ سی لئے مگر دل کا کیا کروں

جابجا پکارا ھے آس کو ،،، آف توبہ ،،،،

اور وہ جو پاگل رانجھا بنا بلیک شیروانی پہنے آنکھ جھپکنا اور سانس لینا ہی بھول گیا تھا۔۔۔ واقع کچھ خوابوں کی تعبیر ہر لمحے کے لیے امر ہوتی ہے دیوانا کر دیتی ہے۔۔۔ اور جب رب مہربان ہو تو ہر وسیلے سے اسے حلال بنا کر جھولی میں ڈال دیتا ہے۔۔۔۔

اس کی ہیر ایشال راندھاوا اس کی زندگی اس کے سامنے ایک خوبصورت دلکش تشہیر بنی کھڑی تھی۔۔۔۔

الحمدللہ اس نے دھڑکتے دل سے زیر لب ادا کیا تھا۔۔۔۔

ارحام ہاتھ پکڑو ایشو کا۔۔۔ مسز طارق نے ہوش میں لاتے کہا تھا اسے۔۔۔۔اور وہ دیوانا مسکرا کر اس کے آگے ہاتھ کرتا اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام گیا تھا۔۔۔

کراؤڈ سے شور کی آواز بلند ہوئی تھی ایشال نے اپنے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کا دباو اور درد محسوس کرتے غصے سے لمبی گھنی پلکیں اٹھا کر بڑی بڑی آنکھیں نکال کر دیکھا تھا اسے۔۔۔۔۔

اور وہ جواباً مزید دباؤ بڑھاتے دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔۔

ارسم ذوئیشہ کو بھی اسٹیج پر لے آؤ نکاح تو ہو گیا ہے یا حائسم کا ویٹ کرو گے۔۔۔۔ مسز ارحام نے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں انٹی میں نے سوچا فاحا اور حائسم کی اینٹری پہلے کروا دوں بس آنے والا ہی ہو گا۔۔۔

اسنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر اسٹیج سے اترتا گہرا مسکراتا مسز دراب کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

وہ ہوسپٹل سے نکلتے سیدھا گاڑی میں بیٹھا تھا اور گاڑی مسز دراب کے گھر کے راستے پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ گھر میں موجود ڈرائیور کو کال کر کے اپنے کپڑے لانے کا کہا تھا۔۔۔۔

جو اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہاں موجود تھا۔۔۔۔اس سے اپنے کپڑے لیتا وہ تیزی سے اندر بڑھا تھا سامنے مسز دراب اور ذوئیشہ کھڑی تھیں۔۔۔

ارسم تم حائسم کہاں ہے۔۔۔۔ذوئیشہ نے مجھے سب بتا دیا وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔۔ انہوں نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ تم ٹھیک ہو۔۔۔ اس نے بونیا کو گود میں اٹھائے دلہن بنی ذوئیشہ کی طرف دیکھتے کہا تھا جو بونیا کو گلے سے لگائے تھپک رہی تھی۔۔۔۔اور ارسم کو دیکھتے دو قدم پیچھے ہوتی اس سے ڈر رہی تھی جسے ارسم نے واضح نوٹ کیا تھا۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہے۔۔۔ ارسم مجھے فکر ہو رہی ہے حائسم کیوں نہیں آیا۔۔۔ وہ الجھی ہوئی پھر سے پوچھ رہی تھیں۔۔۔

حائسم ٹھیک ہے دادو ان فیکٹ اسی نے مجھے یہاں بھیجا ہے بس کچھ قانونی کاروائی رہ گئی تھی وہ وہ کر کے آہ رہا ہے پھوپھو کی بار بار کال آہ رہی تھی مولوی صاحب بھی کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔

تو حائسم نے کہا میں آپ کو ذوئیشہ کو لے کر سیدھا بینکوئیٹ پہنچو اور نکاح کروا لوں تب تک وہ بھی پہنچ جائے گا۔۔۔ مگر اگر آپ کو حائسم کا ویٹ کرنا ہے تو اٹس اوکے ہم اس کا ویٹ کر لیتے ہیں نہیں تو میں آپ کی اس سے کال پر بات۔۔

۔نہیں نہیں بیٹا ٹھیک ہے تم ایسا کرو چلو مہمان بھی ویٹ کر رہے ہوں گے کافی دیر ہو گئی ہے اگر حائسم نے کہا ہے اس کے بغیر نکاح کر دیں تو کوئی بات نہیں چلو ذوئیشہ۔۔انہوں نے ذوئیشہ کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا-----

جی دادو وہ کہہ رہا تھا ویسے بھی دادو تم دونوں کے ساتھ ہی ہوں گی آپ ایسا کریں آپ گاڑی میں بیٹھیں میں بس چینج کر کے پانچ منٹ میں آیا----

کہتے وہ سامنے کمرے کی طرف بڑھا تھا---اور مسز دارب ذوئیشہ اور یونیا کے ساتھ داخلی دروازے کی طرف بڑھیں تھیں-----

اور پھر کچھ دیر بعد ہی وہ گاڑی میں آہ کر بیٹھا تھا اور حائسم کے آنے سے پہلے ہی گاڑی تیزی سے وہاں سے بھگا کر بینکوئیٹ لے گیا تھا۔۔۔جاتے ہی اس نے جلدی سے سویرا راندھاوا سے بات کیے بغیر مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا کہا تھا۔۔۔ اور وہ تو اسی میں خوش ہو گئیں تھیں کے چلو اس نے ان کی عزت تو رکھ لی بہن کی خوشیاں تو بچا لیں۔۔۔

بسمہ اللہ کریں مولوی صاحب---- سویرا راندھاوا نے خوش ہوتے کہا تھا--- جبکہ ارحام نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے کاندھا تھپکا تھا----

یار ایحاب اور فاحا کا ویٹ کر لیتے ہیں--- ارحام نے کہا تھا----

نہیں کوئی بات نہیں فاحا کو ریڈی ہونے میں تھوڑی دیر لگے گی اور مولوی صاحب کو کہیں اور بھی جانا ہے تو آپ شروع کریں ارسم نے عجلت میں کہا تھا---

ذوئیشہ ولید خان آپ کو ارسم سلطان چوہدری اپنے نکاح میں قبول ہیں---- مولوی صاحب نے قرآنی آیات پڑھ کر نکاح شروع کیا تھا اور پوچھا تھا تین بار----

تینوں بار ڈرا سہما لرزتا اقرار آیا تھا----

جسے ارسم نے بے دلی سے سر جھٹکتے سنا تھا----

Urdu Novels Ghar

ارسم سلطان چوہدری آپ کو ذوئیشہ ولید خان اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔۔ اب کی بار ارسم سے پوچھا گیا تھا۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ تینوں بار اس نے اقرار کیا تھا۔۔۔ مگر ہر بار کے اقرار پر اس نے محسوس کیا تھا اپنا دل بری طرح دھڑکتا۔۔۔۔

کاغذ پر دونوں کے سائن ہوئے تھے اور دعا کے بعد اس نے سب سے مبارکباد وصول کی تھی اور جو سامنے بیٹھی تھی اس کی طرف ایک نگاہ غلط ڈالنی بھی گوارا نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

مسز دارب کے پاس پہنچتے وہ اپنی جیت پر اندر سے سرشار ہوا تھوڑی دیر پہلے کی گئی اپنی کارؤائی پر خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کے کس طرح اس نے حائسم کو کوئی بھی وقت دیئے بغیر اپنی پہلی فتح حاصل کی تھی۔۔۔۔

جب ہی اس کی نظر سامنے سے آتے فاحا اور حائسم پر پڑی تھی۔۔۔۔جس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر اس کی روح اندر تک سرشار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

حائسم ولید خان۔۔۔۔ زیر لب کہتا وہ اس تک تیز قدم چلتا پہنچا تھا۔۔۔۔اور مسکرایا تھا اپنے لگلے لائحہ عمل کو سوچتے۔۔۔۔۔

کہاں ہے میری بہن۔۔۔۔ وہ غرایا تھا اس پر جبکہ فاحا نے نا سمجھی سے حائسم کے رویے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ کس طرح بات کر رہے ہیں آپ حائی میرے بھائی سے۔۔۔۔ اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

تمہاری بہن کے بارے میں یا اپنی بیوی کے بارے میں بتاؤں کم اون یار گلے مل کر مبارکباد دو مجھے نکاح کی۔۔۔۔ اس کو کھینچ کر سینے سے لگاتے فلق شگاف قہقہ لگایا تھا ارسم نے۔۔۔۔

اور حائسم کے اوپر جیسے ساتوں پہاڑ گرے تھے سن کر-----

♡♡♡♡♡♡♡

تم دور رہو مجھ سے یو بلڈی راسکل ہمت کیسے ہوئی تمہاری میرے گھر تک اور میری فیملی تک پہنچنے کی----

حائسم نے اسے خود سے الگ کرتے اس کا گریبان پکڑ کر بری طرح جھنجھوڑا تھا اسے اور حلق کے بل چلایا تھا-----

کے اردگرد کھڑے کچھ لوگ متوجہ ہوئے تھے باقی میوزک کے شور میں کچھ خاص چوکنا نہیں ہو پائے تھے----فاحا کی آنکھیں مسلسل پانیوں سے بھر رہیں تھیں حائسم کے اس بی ہیو سے----اور وہ سمجھ ہی نہیں پاہ رہی تھی بات اصل میں ہے کیا----

یہ کیا ہو رہا ہے تم لوگ بھی نا بچوں والی حرکتیں گیئں نہیں تمہاری اب بھی مذاق مستی چھوڑو یہ سب تم ادھر آؤ حائسم------ فاحا ارسم کو لے کر آؤ انٹری کروائیں تم دونوں کی پھر جتنا مرضی مذاق مستی کر لینا فی الحال وقت نہیں ہے ہمارے پاس -----

مسز راندھاوا جو حائسم کی آنکھوں میں غصہ اور اشتعال دیکھ چکیں تھیں اور ارسم کے رویے پر بھی غور کر چکیں تھیں انہیں کچھ کچھ معاملے کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔ جب ہی حائسم کا ہاتھ پکڑے مسکراتے ہوئے اردگرد کھڑے لوگوں کی آنکھوں میں امڈتے سوالوں کو تھپکتے اس کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھیں تھیں۔۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے انٹی میں اس وقت اس پوزیشن میں۔۔۔۔

پلیز حائسم خدا کا واسطہ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز سائڈ پر چل کر بات کر لیتے ہیں جو بھی پوچھو گے سب بتاؤں گی پلیز تمہیں واسطہ ہے ابھی چلو۔۔۔ بھرائی آواز میں اس کی منتیں کرتیں وہ اسے ایک سائیڈ پر لے گئیں تھیں۔۔۔۔

کیا ہے یہ سب۔۔۔ کیوں ایسے بات کر رہا ہے وہ آپ سے۔۔۔ ڈبڈباتی نظروں سے پوچھا تھا اس نے ارسم کی طرف دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

مجھے کیا پتہ تمہیں تمہاری محبت نے کچھ نہیں بتایا سینے پر دونوں ہاتھ باندھے اس نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا جیسے اسے کسی بات کی فکر ہی نا ہو۔۔۔۔

ارسم بھائی جب میں ہوسپٹل گئی تو حائی ڈونا کے روم سے نکل رہا تھا۔۔۔ اور اس نے مجھے اتنا بتایا کے آپ اسے لے کر وہاں گئے تھے تو کہیں آپ نے تو نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ۔۔۔۔

اپنے وسوسوں کو اور اندیشوں کو اپنے اندر ہی تھپک کر سلاتے اس نے آگے کچھ بھی بولنے سے پہلے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر اپنے اگلے لفظوں کا گلہ گھونٹا تھا۔۔۔۔

میں نے سچ بتایا اسے وہ جو جلد یا بدیر سب کو پتا چلنا ہے کے وہ ایک قاتل کا بیٹا ہے۔۔۔ اور تم ایک قاتل کے بیٹے کی بیوی ہو۔۔۔۔ اور کتنی حیرانگی کی بات ہے نا فاحا تم اپنے ماں باپ کے قاتل کے بیٹے کو اپنی محبت سمجھ کر اس کی زندگی میں شامل ہو کر بے وقوفی کر چکی ہو۔۔۔۔

اور اس سے بھی بڑی اور مزے کی بات پتا ہے کیا ہے جب سے اسے یہ پتہ چلا ہے کے میں اس کے باپ کو قاتل کہہ رہا ہوں اور اس کی بہن سے شادی میرے بدلے کی پہلی شرٗوعات ہے تب سے اس کی آنکھوں میں میں نے تمہارے لیے نفرت محسوس کی ہے کیسے کیسے اس کی محبت کا بت دھڑام سے زمین بوس ہو گیا ہے وہ صرف اور صرف اپنی بہن سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ جب کے میں نے تو یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ میرے ماں باپ کے قاتل کا بیٹا ہے تمہیں اس کے ساتھ جینے کی رضامندی دے دی۔۔۔۔ آئی ایم سوری بٹ میں کتنا اس سچ کو چھپاتا آج نہیں تو کل اسے پتہ لگنا ہی تھا۔۔۔۔

اور ویسے بھی جو کھیل کھل کر آمنے سامنے کھیلے جاتے ہیں مزا تو ان کا ہی آتا ہے یہ چھپن چھپائی ارسم سلطان چوہدری نے نا کھیلی ہے اور نا ہی کھیلے گا کبھی۔۔۔۔

اس نے اپنا ایک ایک لفظ واضح کیا تھا اس پر اس کے لفظوں سے بدلے کی بو آہ رہی تھی نا کہ یہ محسوس ہو رہا تھا کے وہ اپنے کسی بھی عمل پر شرمسار یا شرمندہ ہے-----

کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کے ولید خان ہی قاتل ہے ماما بابا کا--- آپ جانتے ہیں کے اگر یہ الزام بے بنیاد ثابت ہوئے تو کیا ہو سکتا ہے کتنے دلوں کو توڑ کر جوڑیں گے کبھی یہ سوچا کے کیا یہ سب جو بکھیر رہے ہیں اسے کیسے سمیٹیں گے---- ایک بات آپ پر میں واضح کر دوں اگر یہ الزام غلط ثابت ہوا تو میں یہ سمجھو گی کے میرا کبھی کوئی بھائی تھا ہی نہیں---- اجازت دی آج میں نے آپ کو آپ کے خود ساختہ بے بنیاد الزام کے سراب کے پیچھے بھاگنے کی----

رہی بات ذوئیشہ بھابھی سے نکاح کی تو یہ آپ کا کمال نہیں ہے کے آپ زبردستی ان کے عقد میں آہ کر خود کو جیتا ہوا اور حائی کو ہارا ہوا گمان کر رہے ہیں--- آپ کی بہن اس شخص کو سب کچھ معلوم ہونے کے بعد بھی آپ کے سامنے زندہ کھڑی ہے تو یہی اس کی محبت کا میری نظر میں سب سے بڑا ثبوت ہے----

آپ کسی کے مرے ہوئے باپ کو قاتل قرار دے دیں اور وہ ایکشن بھی نا کرے اس قسم کی فضول سوچ کی مجھے امید نہیں تھی آپ سے----

آپ کا نکاح ذوئیشہ بھابھی سے آج مقرر تھا میرے رب کی طرف سے سو ہوا میرے سسر بے گناہ ہیں یہ میں دعوے سے کہتی ہوں۔۔۔ بغیر ان کی پرسنیلٹی جانے بغیر ان کے بارے میں کچھ بھی جانے۔۔۔۔

کیونکہ جس کا بیٹا صابر ہو سکتا ہے اس کا باپ بھی بہت اعلی ظرف کا ہو گا۔۔۔کوشش کرنا اب کے میرے سامنے مت آنا آپ ورنہ میں بھول جاؤ گی کے ارسم سلطان چوہدری کبھی میری سانسیں ہوا کرتا تھا۔۔۔۔

میری زندگی میرے شوہر کی امانت ہے خدا کے بعد۔۔۔ وہ جو مرضی کرے میرے ساتھ محبت یا نفرت۔۔۔۔

اپنے ڈگمگاتے لہجے کو حتی الامکان مضبوط بناتے وہ اپنے لفظوں کی اچھی خاصی مار مار گئی تھی اسے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی وہ اس کے چہرے کے تاثرات جانے بغیر مڑی تھی نفرت سے۔۔۔۔

وہ تمہیں نہیں رکھے گا اپنے ساتھ میں ابھی اور اسی وقت اس کی بہن کو طلاق دینے والا ہوں۔۔۔ اس نے اپنی ہی بہن کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھتے تلملاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میری محبت کی ڈور اتنی کچی نہیں جو کسی کے بھی فرسودہ عمل سے ٹوٹ جائے آپ کوشش کر کے دیکھ لیں۔۔۔۔ اس نے مڑے بغیر کہا تھا۔۔۔اور قدم آگے کی طرف بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔

نہیں جانتی تھی کیا ہونے والا ہے نہیں جانتی تھی حائسم کے دماغ میں کیا چل رہا ہے کیا ہو گا اب۔۔۔۔ اپنی محبت کا بھرم دکھا آئی تھی خود اپنی محبت کے ترازو کے پلڑے میں دھر آئی تھی۔۔۔مگر اب دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھتے ہر قدم کے ساتھ یقین کی ڈور بری طرح لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔۔

مگر اب اس جوئے میں اپنی محبت کو اسے ہر حال میں رسوا ہونے سے بچانا تھا۔۔۔۔حائسم کی پشت دیکھتے اپنے قدم اس نے وہیں موڑ لیے تھے۔۔۔۔

کیسے چپ رہوں آپ مجھے بتائیں کیسے چپ رہوں۔۔۔ کیا چاہتی ہیں آپ کے انکھوں دیکھا کانوں سنا نگل لوں بت بن جاؤ بے حس بن جاؤ اس بہن کے حق میں جس کو آج تک ہلکی سی کھروچ نہیں لگنے دی میں نے اس بہن کے حق میں جس کے بارے میں آپ کے بیٹے نے کہا کے وہ کسی کی سیکنڈ چوائس بھی نا ہو۔۔۔

کیا چاہتی ہیں آپ--- ٹھیک ہے میں محبت کرتا ہوں فاحا سے مگر میرے لیے وہ اتنی اہم بھی نہیں ہے کے اپنے باپ کے بارے میں آپ کے بیٹے کے منہ سے اتنے نادر خیالات سن کر بھی میں بھگوڑا بن جاؤں اور اپنی بہن کو کانٹوں پر دھکیل دوں----

وہ حلق کے بل چلایا تھا--- مسز راندھاوا پر---- اس کے دماغ کی ابھری رگیں اس کے چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا وہ اس وقت خونی بنا کھڑا ہے----اور اس کے لفظوں نے اس کے پیچھے کھڑی فاحا پر اس کی محبت کا جو پہاڑ توڑا تھا وہ اس کے سارے بھرم کو چکنا چور کر گیا تھا----

کیا ہو رہا ہے یہاں سویرا چلو بچوں کو اسٹیج پر بٹھاؤ رسمیں جو رہ گئیں ہیں وہ پوری کرو بار بار مینجر آہ کر کہہ رہا ہے کے ٹائم ختم ہو گیا ہے ہال کا----

مسز دراب جو مسز سویرا کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچیں تھیں----اپنی دھن میں آتے ہی کہا تھا---

ارے حائسم میری جان مجھے ایک کال کر کے تو بتا دیتے چلو اب آہ گئے ہو تو آؤ فاحا کے ساتھ اسٹیج پر سب پوچھ رہے ہیں بیٹا---- آؤ فاحا تم کیا ہوا رو کیوں رہی ہو----

انہوں نے پہلے حائسم پر نظر پڑتے اسے کہا تھا اور پھر فاحا کی طرف مڑتے اسے پوچھا تھا----

کہیں نہیں جا رہی یہ ذوئیشہ کو لے کر آئیں میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں آپ کا۔۔۔ اس نے ایک نفرت امیز نظر فاحا پر ڈالتے کہا تھا مسز دراب سے۔۔۔۔

پلیز حاسم مت کرو یہ سب اگر وہ بے وقوف بن گیا ہے تو کم ازکم تم تو عقلمندی کا مظاہرہ۔۔۔۔

امید۔۔۔ امید بھی مت رکھیئے گا آپ مجھ سے کسی بھی قسم کی۔۔۔ اپنے بیٹے کو بتا دیجیے گا کل تک اس کی بہن کے اور خود اس کے ڈائیورس پیپرز اس کے گھر پر ہوں گے۔۔۔ اور اس دھوکے بازی اور ایک مرے ہوئے انسان پر الزام لگانے کی صورت میں اس سے اب کورٹ میں ملاقات ہو گی ایسا گھسیٹوں گا اسے کے ساری زندگی ایڑیاں رگڑے گا۔۔۔

چباتے ہوئے ایک ایک لفظ کی ادائیگی کی تھی اس نے اس وقت وہ غصے میں کسی ناگ کی طرح پھنکار رہا تھا۔۔۔۔

چلیں دادو مسز دراب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔اور دیوار کے ساتھ لگی آنسو بہاتی کانپتے جسم کے ساتھ کھڑی فاحا پر آخری نظر ڈالی تھی جس کا رنگ اس کے لفظوں کی مار سے زرد ہو چکا تھا۔۔۔۔

کیا کہا تم نے ابھی پھر سے کہنا۔۔۔ مسز دراب ہونق بنیں اس کے سامنے کھڑیں تھیں۔۔۔۔ اور پوچھ رہی تھیں جیسے اپنی سماعتوں پر شبہ ہو۔۔۔۔

میں نے کہا دادو مجھے اور ذوئیشہ کو اس خاندان کے ساتھ جڑے رہنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور نا ہی ہمیں ان سے کوئی رشتہ رکھنا میں طلاق کے----

چٹاخ--- اس کے منہ پر زور دار تھپڑ پڑا تھا اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی---- کے بے یقینی سے اس نے گال پر ہاتھ رکھے مسز دراب کو دیکھا تھا---

مذاق ہے تمہاری نظر میں نکاح طلاق گڈے گڑی کا کھیل ہے سات عرش کانپ جاتے ہیں حائسم اس لفظ کی بازگشت سے تم کیوں نہیں کانپے-----

انہوں نے نم آواز میں کہا تھا----

آپ کیوں نہیں کانپیں یہ سن کر کے آپ کے مرے ہوئے بیٹے کو آپ کی پوتی کا شوہر قاتل ٹھہرا رہا ہے--- آپ کا دل کیوں نہیں کانپ رہا ہے یہ لفظ سن کر----

پھر بھی آپ نے ان کی حمایت میں مجھے ذلیل کرنا ہے تو شوق سے کریں---- مگر میں اس لڑکی کو کم از کم اپنے ماتھے کا تاج نہیں بنا سکتا یا اس کے بھائی کو اپنی فیملی کا حصہ---- کیونکہ میری نظر میں میرے باپ کا وقار بہت بلند ہے----

اس نے انگلی اٹھا کر اپنے لہجے کو حتی الامکان دھیما رکھتے کہا تھا----

حائسم پلیز مجھے بتاؤ اس میں مارشو کا کیا قصور ہے اور اس بیچاری بچی کا کیا قصور ہے جو ہم سب کے فیصلوں کی بھینٹ چڑھ رہی ہے---- پلیز آرسم کے اٹھائے گئے کسی بھی عمل کی سزا

ان بچیوں کو مت دو--- سچ کیا ہے وہ خود بخود سامنے آہ جائے گا یقین رکھو خود پر اپنے باپ پر---- پلیز کسی بھی تماشے سے گریز کرو----

اب کی بار مسز رندھاوا نے ہچکیوں سے روتے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے----

انٹی پلیزان عف از ان عف میں بہت عزت کرتا ہوں آپ کی مجھے کسی بھی سخت رد عمل کے لیے مجبور مت کریں-----

اس نے انہیں اپنے سامنے سے ہٹاتے تلخ لہجے میں کہا تھا----

دادو میں ویٹ کر رہا ہوں گاڑی میں ذوئیشہ کو لے کر پہنچیں دومنٹ میں---- ایک بار پھر سے حکم جاری کیا تھا اس نے اس کے لہجے کا ٹھوس پن بتا رہا تھا کے وہ اپنے فیصلے سے ایک انچ بھی ہٹنے والا نہیں ہے----

یہ سب تماشہ کرنا تھا تو ارسم کو نکاح کے لیے کیوں کہا تھا--- انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا---

آپ کو لگتا ہے کے میں نے ایسا کچھ کہا ہو گا یہ سب اس کے دماغ کی پلیننگ تھی مجھے ہوسپٹل میں چھوڑ کر آپ تک پہنچ کر میری بہن کے ساتھ نکاح کر کے میرے منہ پر تماچہ مارنے کی---- اور اب دادو میں آپ کے کسی حکم کی تکمیل نہیں کروں گا آپ وہی کر ہس گیں جو میں چاہوں گا----

چلیں اب---- اس بار اس نے خود سے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور پھر زبردستی آگے قدم بڑھایا تھا----

اسے تو لیتے جاؤ ساتھ کیا خیال ہے یہی طلاق دے دوں یا پھر باہر سب کے سامنے-----

جیسے تمہارا موڈ ہو اٹس ٹوٹلی آپس ٹو یو ڈئیر جیجا جی----

اپنے لفظوں میں طنز بھرتے ذوئیشہ کا ہاتھ تھامے وہ ان تک آیا تھا اور حائسم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا----

چھوڑو اسے ہاتھ مت لگانا میری بہن کو ورنہ منہ نوچ لوں گا تمہارا دو طلاق ابھی اور اسی وقت اسے---- میں تمہارے سائے سے بھی اسے دور رکھنا چاہتا ہوں آئی سمجھ فارغ کرو اسے ابھی کے ابھی--- ورنہ میں اسے خود اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا تمہارے نام سے جڑنے کی بجائے مجھے اس کا مرحوم کہلانا زیادہ پسند آئے گا----

اس نے ذوئیشہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کی طرف پوری طاقت سے دھکیلتے غراتے ہوئے کہا تھا-----

نائس ایکشن آئی لو اٹ---- مگر اب کیا ہے ناں میں نے حائسم ولید خان اپنا ارادہ بدل دیا ہے--- اب میں تمہاری بہن کو تمہارے بقول اپنے ساتھ زندہ رکھ کر جیتے جی رفتہ رفتہ قطرہ

قطرہ ماروں گا بلکل ویسے جیسے ہم دونوں بہن بھائیوں نے اپنے ماں باپ کے بغیر رفتہ رفتہ مرتے اپنا بچپن گزارا تھا۔۔۔۔

اب تم کورٹ میں بھی جاؤ گے ناں تو تم تب بھی ذوئیشہ ارسم سلطان چوہدری کو میرے نام سے الگ نہیں کر سکتے۔۔۔۔ چلیں مسز۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اطمینان زدہ لہجے میں کہتے اس نے ذوئیشہ کو اپنی طرف کھینچتے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔مجھے نہیں ج۔۔۔جانا بھائی پ۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز م۔۔۔مجھے گھر جانا ہے حائسی آئی ہیٹ ہم۔۔۔۔ حائسی پلیز۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے التجا کرتی اپنی کلائی ارسم کے ہاتھ سے چھڑوا رہی تھی۔۔۔۔

خوف سے اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔ جب ہی اپنی کلائی پر ارسم کے ہاتھ کی گرفت اتنی مضبوط محسوس ہوئی کے جیسے اس کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔۔۔۔ اس کا سارا خون نچڑ گیا تھا رنگ ایک دم پیلا پڑ گیا تھا۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔ وہ گرجدار آواز میں اس پر چلایا تھا اس کی ہیٹ ہم کی گردان سن کر۔۔۔۔

اس کو چھوڑ دو ارسم ورنہ میں جان سے مار دوں گا تمہیں۔۔۔۔ حائسم نے ایک سیکنڈ میں اپنی پینٹ کی پاکٹ میں سے پسٹل نکالی تھی اور اس کا رخ اس کی طرف کیا تھا۔۔۔۔

یا اللہ خیر نہیں حائسم پلیز۔۔۔۔ مسز راندھاوا نے منہ پر ہاتھ رکھے التجا کی تھی۔۔۔۔

جاؤ ارسم لے جاؤ اسے اور تم چلاؤ گولی مجھ پر۔۔۔ مسز دراب نے سامنے آتے کہا تھا۔۔۔۔

ان کی بات سن کر ارسم مڑا تھا ہاتھوں کی انگلیوں سے اسے وکٹری کا نشان دیا تھا اور ذوئیشہ کو لے کر باہر نکلا تھا۔۔۔ اور پھر اسٹیج پر بیٹھا تھا اس کے ساتھ جا کر۔۔۔۔

آپ بہت غلط کر رہی ہیں دادو آپ پچھتائیں گی میں یہ سب۔۔۔۔

یہ حکم ہے میرا حائسم ولید خان میں دیکھنا چاہتی ہوں کے اس کے بے بنیاد الزام میں کتنی سچائی ہے اور تمہارا اپنے باپ کے کردار پر ایمان کتنا سچا ہے جو تم کسی کے کچھ بھی کہنے سے اپنے باپ کے لیے اور اس کے کردار کے لیے تلملانے لگے ہو۔۔۔۔

کیتھی تم۔ ثابت قدم۔۔۔۔۔

ا خ۔۔۔۔ بسسسسسس۔۔۔۔ میں آج کے بعد کچھ نہیں لگتا آپ کا آپ جانیں آپ کے حکم اور فیصلے جانیں۔۔۔۔۔ ترسیں گی آپ اس وقت کے لیے جب آپ کے پاس کوئی بھی نہیں رہے گا۔۔۔۔

ابھی جو کرنا ہے کریں آپ مگر اپنی بہن کے حق کے لیے میں ہر حد تک جاؤں گا۔۔۔ ہر بار آپ کے حکم کی تکمیل سر جھکا کر کی ہے مگر اب سوال میری اکلوتی بہن کی زندگی کا ہے اپنے باپ کے کردار پر اٹھے سوالوں کا ہے چپ نہیں رہوں گا میں۔۔۔۔

اپنے آنسو صاف کرتے چیخ مارتے بے بس ہوتے پسٹل نیچے پھینکتے وہ رکا نہیں تھا۔۔۔ چلے گیا تھا کاندھے جھکائے سر جھکائے اپنی ہار کا بوجھ اپنے کاندھوں پر لادے۔۔۔۔۔

ح۔۔۔۔حائی۔۔۔۔ اس نے زیر لب دھیمے سے لڑکھراتے لفظوں سے آواز دی تھی۔۔۔۔ اپنی محبت کو اس کی ایک نظر کی طلب کو۔۔۔ مگر اس نے دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا اور وہ اپنی محبت کی کرچیوں پر نوحہ کناں تھی۔۔۔۔

آپ کا بے حد شکریہ مسز دراب آپ نے۔۔۔۔۔

ہم خاندانی لوگ ہیں سویرا بیٹیوں کی عصمتوں کو داغدار کرنا ان کے سروں پر اپنے مردوں کی چادریں اوڑھا کر کھینچنا نا ہم سے کبھی ہوا ہے اور نا کبھی ہو گا۔۔۔۔

میرے بیٹے کے کردار اس کی زندگی کی گواہی وقت دے گا۔۔۔۔ اسکا مجھے مکمل یقین ہے اور ماؤں کے یقین کبھی ڈگمگاتے نہیں ہیں۔۔۔۔

ابھی تو میں نے ذوئیشہ کو ارسم کے ساتھ بھیج دیا ہے اس لیے نہیں کے مجھے اپنی عزیز از جان پوتی کی پرواہ نہیں اس لیے کے میرے خاندان کا نام اور مقام بہت اونچا ہے۔۔۔۔ اور مجھے میرے بیٹے پر یقین دل پر لگی پہلی پکی مہر کی طرح ہے۔۔۔۔ اگر اسے میں اس کے ساتھ نا بھیجتی تو میرے بیٹے کے کردار پر سو سوال اٹھائے جاتے میرے یقین کو ڈگمگایا ہوا گردانا جاتا۔۔۔۔جو مجھے ہرگز قابل قبول نہیں۔۔۔

مگر یہ ساری سچائی کھلنے کے بعد میری پہلی ترجیح ذوئیشہ کا فیصلہ ہو گا----
اور میرے بیٹے کی بے گناہی ثابت ہونے کے بعد ارسم کبھی بھی میری نظروں میں سر خرو نہیں ہو پائے گا----
ہاں مگر یہ وعدہ ہے فاحا کو میرے پوتے کی ذات سے یا مجھ سے کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اس کا خیال میں ذوئیشہ سے بڑھ کر رکھوں گی----
اور اپنی پوتی کی تکلیف اس کا صبر میں نے اپنے رب پر چھوڑا---- اجازت چاہوں گی اب رخصت کرو اسے میرے ساتھ----
وہ حتمی اور دو ٹوک لہجے میں کہتی فاحا کی طرف اشارہ کرتے رکی نہیں تھیں بلکہ اپنے قدم آگے کی طرف بڑھا دیئے تھے-----
پھوپھو---- اس نے زیر لب کہا تھا اور پھر ان کے گلے لگتے ہچکیوں سے رونے لگی تھی----
بس مارشو میرا بچہ ابھی تو امتحان شروع ہوا ہے ثابت قدم رہنا ہر آزمائش میں پیچھے کی فکر مت کرنا پھوپھو سنبھال لیں گی--- اپنے شوہر کی خوشی اس کے گھر کو دیکھنا ارسم کو میں بہت جلد سمجھا لوں گی اس کی طرف سے دل میلا مت کرو بھائی ہے تمہارا بچپن سے ہی اس کے

سر پر جنون سوار تھا اپنے باپ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مگر وہ جنون اتنا سر چڑھ کر بولے گا مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

خود کو حائسم کے ہر عمل کے لیے تیار رکھنا بیٹا اتنی ذلالت کے باوجود بھی مسز دراب تمہیں ساتھ لے کر جا رہی ہیں اپنے پوتے کی ناراضگی کے باوجود تو انہیں سنبھالنا ان کے فیصلے پر انگلی نا اٹھنے دینا بہت مضبوط کر لو خود کو۔۔۔۔

اس کے ہچکیوں سے روتے وجود کو سینے میں بھینچتے اس کو تسلی دلاسہ دیتے سمجھاتے ہوئے اس کی کمر سہلائی تھی پھر خود سے الگ کرتے اس کے آنسو صاف کرتے اسے باہر کی طرف لے گئیں تھیں۔۔۔۔

باہر جا کر اسٹیج پر بیٹھے ذوئیشہ اور ارسم کو دیکھا تھا پھر ارحام اور ایشال کو فاحا کو بھی وہیں بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔اکیلی کو۔۔۔ اور وہ پتہ نہیں کہا چلا گیا تھا جس کی دلہن بنی وہ اسٹیج پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

مہمانوں کو یہی بتایا گیا تھا کے حائسم کسی کیس کے سلسلے میں آہ کر پھر سے چلے گیا ہے۔۔۔۔ کیونکہ بہت سے مہمانوں نے فاحا اور حائسم کو ایک ساتھ آتے دیکھا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر کے بعد چند رسموں کی ادائیگی کے بعد ارسم نے ایک اخری بار فاحا کی رضامندی جان کر اس کو مسز دارب کے ساتھ رخصت کر دیا تھا۔۔۔۔

ایشال بھی ایحاب اور ارسم کی دعاؤں تلے رخصت ہو گئی تھی۔۔۔ اور پھر ذوئیشہ بھی روتے کانپتے وجود کے ساتھ مسز دراب کی دعاؤں بھائی کے پیار کے بغیر ارسم کی گاڑی میں نا چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

تینوں اپنی زندگی کے آنے والے طوفانوں سے بے خبر اپنی اپنی زندگیوں کے نئے سفر پر گامزن ہو گیئں تھی۔۔۔ مگر اس وقت اگر کوئی سب سے زیادہ خوش تھا تو وہ ارحام تھا۔۔۔ کے جسے اپنے دل کی دنیا اپنی منزل مل گئی تھی ایک سرشاری تھی اس کی روح میں جو رفتہ رفتہ اس کی رگوں میں نگاڑے بجاتی خوشیاں بھر رہی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہم ارحام کے گھر پر کیوں جا رہے ہیں۔۔۔ ذیشم نے حمنہ سے پوچھا تھا۔۔۔۔

دماغ خراب مت کرو ذیشم تمہیں نہیں پتہ کیوں جا رہے ہیں آج پہلی ڈوز ایشال کو ہر حال میں دینی ہی دینی ہے۔۔۔ اس نے ماتھے پر بل سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تو اس حساب سے تو ہمیں ذوئیشہ کے پاس بھی جانا چاہیے پھر پہلے ہم کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔ اس نے سوالیہ نظروں سے تنک کر پوچھا تھا۔۔۔

بے وقوف لڑکی وہاں بھی جائیں گے یہاں سے سیدھا ادھر ہی جائیں گے اور دونوں طرف یہی بتائیں گے کے ہم انفرادی طور پر گریٹنگز دینے آئے ہیں اور تھوڑا سا ہنگامہ اور ہلہ گلہ کریں

گے اب اپنے سوالوں کی بارش بند کرو اور جو ہو رہا ہے جیسے ہو رہا ہے اس کو چپ چاپ انجوائے کرو----

اسے جھڑک کر بٹھاتے اس نے وارننگ دی تھی--- جواباً وہ دل سے مسکراتی--- اس کی کم عقلی پر اور اپنے کارنامے پر دل سے خوش ہو رہی تھی جانتی تھی جو اس نے کر دیا ہے اس کے بعد حمنہ ایڑی چوٹی کا زور بھی لگا دے تو اپنے پلان میں کامیاب نہیں ہو سکتی----

اب تو بس وہ وہی سب کچھ انجوائے کر رہی تھی جو اس کی بہن نے اسے انجوائے کرنے کے لیے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡

آفیسر نے بڑے انہماک سے دیکھا تھا سامنے بیٹھے شخص کو---- اور پھر سوال کیا تھا----

کیا یہ آپ کا فیصلہ اٹل ہے کیا آپ سچ میں نہیں چاہتے یہ----- اس نے دوسری بار اپنا سوال دہرایا تھا---

جی میں اپنے دونوں بیٹوں سے دستبرداری کا اعلان کرتا ہوں میں انحراف کرتا ہوں اس بات سے کے یہ میرے بیٹے تھے آپ ان کے ساتھ جو بھی کرنا چاہیں کر سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں اور مجھے دوبارہ تھانے میں آنے کی زحمت نا دی جائے میں اپنا گھر اپنی گاڑی اور

اپنے استعمال کی ہر چیز حکومتی اداروں کی تحویل میں دیتا ہوں میرا کسی بھی شے سے کسی قسم کا کوئی بھی تعلق یا واسطہ نہیں ہے----

اور نا ہی میں اپنے بیٹوں کی اخری رسومات میں شرکت کرنا چاہتا ہوں----

اس نے نم آواز میں ٹھہرے لہجے میں اپنے لکھوائے گئے الفاظ دوبارہ دہرائے تھے----

ٹھیک ہے آپ یہاں سائن کر دیں آفیسر نے میک کے سامنے کاغذ رکھتے کہا تھا----اور اس نے کانپتے ہاتھوں سے اس پر دستخط کر دیئے تھے---

ہماری ٹیم کے کچھ ممبرز آپ کے گھر جائیں گے آپ کو اگر اپنا کچھ سامان لینا ہو گا تو ہمارے آفیسرز کی نگرانی میں لینا ہو گا----

آفیسر نے کہتے ہوئے انٹر کام اٹھایا تھا----

ہمممممم--- وہ بس جواباً گردن ہلا سکا تھا--- اور پھر کچھ دیر بعد وہ ان افیسرز کے ہمراہ اپنے گھر کے لیے نکلا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

نسرین حائسم گھر آیا تھا---- مسز دراب نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا تھا----

جی چھوٹی دلہن کے ساتھ ہی آئے تھے اور پھر چلے گئے اس کے بعد نہیں آئے----

نسرین نے بتایا تھا----

اچھا فاحا کو کمرے میں چھوڑ آؤ اور اس کا سامان بھی حائسم کے روم میں رکھوا دو۔۔۔ اور کچھ کھانے کے لیے بھی دو۔۔۔۔

حائسم آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔۔۔ نسرین کو حکم دیتیں وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں تھیں۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

چلیں چھوٹی دلہن میں آپ کو کمرا دکھا دوں۔۔۔۔ کیا کھائیں گیں آپ۔۔۔۔ نسرین نے فاحا کے آگے چلتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں بس آپ سامان بھجوا دیں میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ حائسم کے کمرے کے سامنے اس نے رکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بی بی جی آپ کا سامان۔۔۔ اتنی دیر میں ڈرائیور بھی اس کا بیگ لیے اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔ جسے اس نے اشارے سے وہیں روک دیا تھا۔۔۔۔ اپنے ہینڈ کیری پر ہاتھ رکھے وہ حائسم ولید خان کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ ہاں یہ سچ ہے کے وہ اس کی دلہن تھی اس کے نام کا حصہ تھی اس کا حصہ تھی مگر اب بھی کیا وہ یہ سوچ سکتی ہے کے

وہ اس کا حصہ ہے۔۔۔ تب جب بغیر جرم کے فرد جرم عائد کر دی گئی تھی اسے اور اس کی محبت کو۔۔۔۔

اس پر اعتبار کیے بغیر وہ دھتکار کر چلے گیا تھا اسے اور اس کا قصور یہ تھا کے اس نے اس سے اپنے بھائی کے خیالات نہیں شئیر کیے تھے صرف اور صرف اس رشتے کو بچانے کے لیے جسے وہ کبھی کھونا نہیں چاہتی تھی اور لیٹ دی اینڈ وہی سب کچھ ہوا جن چیزوں کے نقصان کے اندیشے زیادہ ہوتے ہیں نازک مراحل پر پہنچ کر مارتی بھی وہیں ہیں۔۔۔۔

دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے اس نے گہرا سانس بھر کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔ اسے وہ رات یاد آئی تھی جب چند ماہ پہلے رات کے کسی ایسے ہی پہر وہ یونہی چپکے سے اس کی سلطنت میں داخل ہوئی تھی کمرہ دل اور پھر گھر تک کا سفر۔۔۔۔

گزرے لمحات یاد کر کے اس کی آنکھوں میں چھبن بھرنے لگی تھی۔۔۔ ایک اداس سی خاموشی نے پورے کمرے کی فضا کو اپنی آغوش میں لیا ہوا تھا۔۔۔۔

جہازی سائز بیڈ پر بکھرے پھولوں کی پتیوں کے وجود مرجھانے کو تھے جیسے اس کی محبت مرجھا گئی تھی۔۔۔ جا بجا چھوٹی چھوٹی کینڈل لائٹس اپنی استطاعت کے مطابق کمرے کے ملگجے اندھیرے کو روشنی دے رہی تھیں۔۔۔ سامنے دیوار پر نصب حائسم ولید خان کی مسکراتی تصویر کو اس نے کتنے پل ٹھہر کے دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ عالی شان عالی مرتبہ صبر رکھتا تھا۔۔۔۔ بلکل اپنی

تربیت کی طرح۔۔۔کوئی بھی ہنگامہ کیے بغیر لوگوں کے سامنے اپنی پگڑی اچھالے بغیر وہ اپنی دادی کی عزت اور مان رکھتا اپنے دل کے ٹکڑے سنبھالے جا چکا تھا۔۔۔۔

چلتے چلتے وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے آہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ ریڈ بلڈ اور ڈراک گرین امتزاج کے خوبصورت نفیس کامدار لہنگے میں سجی سنوری دلہن بنی نازک سی گڑیا کتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ مگر جس کے لیے اس نے خود کو پور پور سجایا تھا اس نے تو ایک نظر بھر کر دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی وہ۔۔۔۔

کیوں ارسم بھائی آخر کیوں۔۔۔۔ ہچکیوں سے روتے ایک ہی شکوہ لبوں پر مچلا تھا۔۔۔۔

ارسم بھائی اور حائسم آپ دونوں کے درمیان ہم کسی پینڈولم کی طرح بن کر رہ گئی ہیں جن کی زندگیاں آپ دونوں کی نفرت اور محبت کے سودے سے آگے بڑھیں گیں۔۔کسی کا کچھ نہیں جا رہا مگر ہمارے دل کٹ کر رہ گئے ہیں۔۔۔۔

بے آواز انسو بہاتے وہ بیڈ پر اوندھے منہ آہ کر گری تھی اور بکھری پتیوں کو مٹھیوں میں جھکڑ کر بری طرح مسلا تھا۔۔۔

نئی زندگی کی خوشیوں بھری رات پر اس طرح وہ اپنے سفر کے لیے ماتم کناں ہو گی کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس نے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

چلو ذوئیشہ---- گاڑی گھر کی اینٹرس کے پاس رکتے مسز راندھاوا نے کہا تھا----

یہ کہیں نہیں جائے گی میں اسے لے کر فارم------

شٹ اپ اینڈ ان عف بہت ہو گیا تمہارا بہت سن لیا بہت سہہ لیا اب وہ ہو گا جو مجھے ٹھیک لگے گا تم نے جو کرنا تھا کر لیا-----

اب تک اس لیے خاموش تھی کے بات اس گھر کی دو بیٹیوں کی عزت سے رخصت ہونے کی تھی جس کو تم نے پوری کوشش کی برباد کرنے کی---- اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے تم---- مگر تم شاید بھول رہے ہو کے حق استعمال کرنے میں اور بے بنیاد دھونس میں فرق ہوتا ہے---- اس بچی کو اپنی ذمہ داری پر رخصت کروا کر لائی ہوں میں اور اس کے حق میں رتی بھر بھی تکلیف برداشت نہیں کروں گی تمہیں جہاں جانا ہے جاؤ----

اس کا ہاتھ تھامے گاڑی سے اترتے وہ حلق کے بل چلائیں تھیں ارسم پر---- حد ختم ہوئی تھی ان کی اب باری لگام ڈالنے کی تھی اس پر اب تک وہ صرف فاحا اور ایشال کی وجہ سے ہی تو خاموش تھیں مگر اب انہیں ذوئیشہ کے حق میں بھی جنگ لڑنی تھی----

آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہی ہیں پھوپھو آپ جانتی ہے میں بلاوجہ کسی کا نقصان نہیں کرتا چوٹ مجھے پہنچی ہے تو میں بھئ ان سب کو چوٹ پہنچاؤ گا-----

وہ بھی ان کے پیچھے قدم قدم چلتا گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

کس چوٹ کی بات کر رہے ہو مجھے تو تمہاری ذہنیت پر شبہ ہو رہا ہے لاؤ دکھاؤ ثبوت جو اس کے باپ کو قاتل ثابت کر رہے ہیں۔۔۔۔ سدھر جاؤ اور اصل تحقیق کے بعد پنجے جھاڑ کر کھڑے ہو اصل قاتل کے خلاف ہوش کے ناخن لو ورنہ سب کچھ کھو دو گے۔۔۔۔

اپنے غصے پر قابو پاتے وہ غرائی تھیں اس پر۔۔۔

ریلیکس ماما اور ارسم پلیز سٹاپ اٹ یار ابھی ان سب باتوں کو چھوڑو ذوئیشہ کی حالت دیکھو مری ہوئی کو مزید کیوں مار رہے ہو۔۔۔ پلیز حالات کی نزاکت کو سمجھو۔۔۔۔ جاؤ اسے لے کر روم میں اس بارے میں ہم صبح بات کریں گے۔۔۔

ایحاب نے اپنے تئیں معاملہ نبٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں نہیں جاؤ گی ایحاب بھائی پ۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز۔۔۔۔ پھوپھو م۔۔۔۔مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔ وہ جو کب سے ڈری سہمی باتیں سن رہی تھیں ان کی۔۔۔ بونیا کو گود میں اٹھائے روتے ہوئے ایحاب کی بات سن کر تو جیسے لرز ہی اٹھی تھی۔۔۔ ایک ساتھ ایک روم میں وہ بھی ارسم سلطان چوہدری کے ساتھ سوچ کر ہی سانس خشک ہوئے تھے اس کے۔۔۔۔

تب ہی اس کے کانپتے ہاتھوں کو یونیا نے بھی محسوس کیا تھا اور اس کے گال کے ساتھ اپنا سر رب کیا تھا جیسے حوصلہ دے رہی ہو کے تم کیوں رو رہی ہو میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم میرے ساتھ رہو گی آج کے بعد جب تک اس کی عقل ٹھکانے نہیں آ جاتی۔۔۔۔

مسز راندھاوا نے بھی ہامی بھری تھی۔۔۔۔

واٹ میری بیوی ہے وہ دیکھتا ہوں کون منع کرتا اس کو میرے ساتھ روم میں جانے میں۔۔۔۔

وہ پھنکارا تھا ذوئیشہ کا ڈرامہ دیکھ کر اور مسز راندھاوا کی بات سن کر۔۔۔۔

جلدی خیال نہیں آ گیا تمہیں کے وہ بیوی ہے تمہاری۔۔۔۔ انہوں نے طنز کا تیر پھینکا تھا۔۔۔

جلد یا بدیر میری بیوی ہے اور میں اس کے ساتھ جیسا مرضی سلوک رکھوں آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ دو ٹوک لہجے میں کہتا ذوئیشہ کی کلائی پکڑ کر اسے تقریباً کھینچتا ہوا اپنے روم کی طرف بڑھا تھا وہ۔۔۔۔

اجاب پلیز روکو اسے اس بچی کی جان۔۔۔۔۔۔

ماما پلیز بس کر دیں آپ بھی۔۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا میں سمجھا دوں گا اسے اتنا تو آپ بھی جانتی ہیں کے وہ بلاوجہ کسی کمزور پر ظلم نہیں کرتا وہ بس اسے ڈرا رہا ہے ڈرا ڈرا کر ہی اسے کمزور کر

رہا ہے---- اور وہ بھی ویسا ہی ایکٹ کر رہی ہے جیسا وہ چاہتا ہے بجائے انکو الگ الگ رومز کی صلاح دینے کے ذوئیشہ کو سمجھائیں کے مضبوط بنے اینٹ کا جواب پتھر سے دے اسے احساس دلائیں کے وہ کوئی کمزور مسلی ہوئی چیونٹی نہیں ہے جس سے وہ اس طرح بی ہیو کرے----

اسے بتائیں کے جب تک وہ خود ڈٹ کرسامنے کھڑی نہیں ہو گی اپنے حق کے لیے تب تک وہ ایسے ہی دباتا رہے گا اسے----

پلیز کو آپریٹ کریں---- چیزوں کو اب ہمیں بڑے آرام سے لے کر چلنا ہو گا یہ سب ایسے ہی ٹھیک نہیں ہو گا بہت وقت لگے گا اس سب کے لیے----

پانی کا گلاس مسز راندھاوا کی طرف بڑھاتے ان کو تسلی دیتے صوفے پر بٹھاتے کہا تھا اس نے----

تمہیں لگتا ہے وہ اتنی جلدی سٹرونگ ہو پائے گی جس کے نام سے ڈرتی ہے اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہو پائے گی----

انھوں نے کمزور لہجے میں کہا تھا----

نہیں ہو پائے گی تو ہونا ہو گا اسے کب تک یہ سب چلے گا--- اور اس سب کے ساتھ وہ کب تک زندگی گزارے گی---- میں ارسم کو کچھ ٹائم کے لیے نیچے لان میں لے کر جا رہا ہوں

کچھ بات کرنی ہے اس سے آپ جائیں اور اسے سمجھائیں بلیو می ماما یہ اب ہم نے نہیں کیا تو ہم کبھی نہیں کر پائیں گے۔۔۔ جب تک وہ خود کو مضبوط نہیں کر پائے گی تب تک وہ اپنے باپ کے خلاف اٹھے گئے کسی سوال کا جواب نہیں دے پائے گی۔۔۔۔

ایحاب نے گہرا سانس کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم میں کوشش کرتی ہوں بیٹا۔۔۔۔ انہوں نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تھینکیو ماما ہوپ یہ ڈن یور بیسٹ انشاللہ۔۔۔۔ فاحا کی طرف سے بہت دھڑکا لگا ہوا ہے۔۔۔۔ اس نے بجھے پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تسلی رکھو ایحاب وہ جس سائے کی شفقت میں گئی ہے ناں اسے وہ آنچ بھی نہیں آنے دیں گی۔۔۔ میں مطمئن ہوں اس کی طرف سے رہی بات حائسم کی تو اس وقت حالات جیسے تھے وہ بھی ان حالات کا ستایا ہوا ہے اللہ بہتر کرے گا میری جان پریشان مت ہو فاحا انشاللہ ٹھیک ہو گی۔۔۔چہرے پر مسکراہٹ سجاتے انہوں نے تسلی دی تھی اسے۔۔۔۔

میں ارسم سے بات کر لوں آپ ذوئیشہ کودیکھیں زرا اور اسے کچھ کھلا پلا دیں پتہ نہیں صبح سے اس سارے ہنگامے میں کچھ کھایاپیا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔۔

انہیں تاکید کرتا وہ موبائل کان کے ساتھ لگائے باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ اور مسز راندھاوا بھی اٹھیں تھیں ذوئیشہ کی طرف جانے کے لیے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہیلو بیوٹیفل کپل۔۔۔ وہ دونوں ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی چلاتی ہوئی ارحام اور ایشال تک پہنچیں تھیں۔۔۔۔

اوئے تم دونوں یہاں۔۔۔ گھر کیوں نہیں گئیں کیوں میری ویڈنگ نائٹ کا کباڑا کرنے آہ گئی یو۔۔۔۔

ارحام نے سرپرائزڈ ہوتے ان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

دیکھیں انٹی کتنا بدتمیز ہے یہ ایک تو ہم اس کو وش کرنے آئے ہیں انفرادی طور پر اوپر سے اس کا بی ہیویر دیکھیں۔۔۔۔ ویل ایک بات تو کنفرم ہے ارحام تم سے پیسے لیے بغیر میں تمہیں روم میں جانے نہیں دوں گی جاؤ ذیمنہ ایشال کو روم میں چھوڑ کر آؤ اور تم ادھر اپنی جیب ڈھیلی کرو۔۔۔ اس نے بڑی مہارت سے کمال ایکٹنگ کرتے مسکراتے ہوئے سچویشن سنبھالتے کہا تھا۔۔۔۔

ارے کیوں میری بیوی ہے میں خود لے کر جاؤں گا اسے روم میں تم لوگ زیادہ دادی اماں نا بنو۔۔۔ ماما منع کریں ان دونوں کو۔۔۔اس نے ماں کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

نا بھئی یہ تم دوستوں کا آپسی مسئلہ ویسے کہہ تو حمنہ ٹھیک رہی ہے چھوڑنا مت حمنہ اسے اچھی خاصی رقم وصول کرو اور ذیشم چندا تم ایشو کو روم میں چھوڑ آؤ تھک گئی ہو گی جب تک تم لوگوں کے معاملات سیٹ نہیں ہوتے ریسٹ کر لے گی تب تک۔۔۔۔ اور ہم بھی چلے آہ جائیں

طارق صاحب۔۔۔۔

ایشال کے سر پر پیار دیتے انہوں نے ذیشم سے کہا تھا۔۔۔ اور وہ مسکراتی ہوئی اس کا ہاتھ تھامے ارحام کے کمرے کی طرف بڑھی تھی اسے لے کر۔۔۔۔

اوہ ہیلو کہاں میں یہاں ہوں۔۔۔ پہلے پیسے پھر دلہن کے روم میں اینٹری ملے گی۔۔۔۔ ارحام کو بھی اپنی جگہ سے اٹھتا دیکھ حمنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اسے روکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا تم جنگلی بلیاں میرے پیچھے ہی پڑ جاؤ گی بولو کتنے چاہیے۔۔۔۔

اس نے منہ پر بیزاریت سجاتے جلدی جلدی میں کہا تھا۔۔۔۔ جیسے اب اس کا یہاں رکنا بے معنی ہو اور جلد سے جلد وہ ایشو کے پاس جانا چاہتا ہو اس کے چہرے پر خوشی کا ہر رنگ واضح تھا۔۔۔۔

بہت خوش ہو ارحام۔۔۔۔ حمنہ اس کے چہرے پر اڈتی رونق دیکھتے دھیمے لہجے میں پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

ہاں بہت خوش ہوں اتنا کے شاید لفظوں میں نا بیان کر سکوں اتنا خوش یوں کے جیسے مجھے نئی زندگی ملی ہو۔۔۔ حمنہ آج ایشو کے ساتھ نے اس گھر میں اس کی موجودگی نے مجھے جاوداں کر دیا ہے۔۔۔۔

میری محبت میری دھڑکن میرے ساتھ ہے سکون ہے اطمینان ہے اور ہر نظارہ روشن ہے۔۔۔

اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔۔

اگر تمہاری محبت تمہیں نا ملتی تو کیسا محسوس کرتے اس وقت تم۔۔۔ اس نے بے بس ہوتے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ آنکھوں میں آنسو لہرائے تھے۔۔۔ یہ احساس ہی سوان روح تھا کے کاش وہ یہ سب اس کے لیے بول پاتا۔۔۔۔

نہیں ایسا کبھی نا ہوتا میری محبت عبادت تھی اور عبادتوں کے ثمر ہر حالت میں ملتے ہیں۔۔۔۔

شکر گزار لہجے میں کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔

خیر تم بولو کیا چاہیے تمہیں یہ کریڈٹ کارڈ رکھ لو۔۔۔۔ جو چاہیے دونوں خرید لینا۔۔۔ اس نے پاکٹ میں سے کارڈ نکالتے کہا تھا۔۔۔

نہیں یہ نہیں چاہیے تم ہم سب کو ایک ورلڈ بیسٹ ہائیکنگ پلیس پر لے کر جاؤ گے وہ بھی پرسوں کب کیسے سب کو منانا ہے کیسے لے کر جانا ہے یہ تمہارا مسئلہ ہے بولو منظور ہے یا نہیں۔۔۔۔

اس نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتے کہا تھا۔۔۔۔

منظور۔۔۔ اب میں جاؤں۔۔۔ ارحام نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔ اور اس سے اوکے کا سگنل ملتے ہی اس کے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

انٹی مجھے لگتا ہے کے سو نے چلی گئیں ہیں روم لاک مت کرنا میں تم لوگوں کے لیے کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں۔۔۔اس نے پیچھے سے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔ نہیں کچھ نہیں چاہیے ڈرائیور کو کال کر دوں گا رات بہت ہو گئی ہے اب تم لوگ بھی گھر جاؤ یا پھر یہی رکنا ہے تو رک جاؤ۔۔۔ اس نے مڑے بغیر کہا تھا۔۔۔۔

بیسٹ آف لک۔۔۔ اس کے روم سے نکلتی ذیسنم نے ہنستے ہوئے اسے تمبز آپ کا شارہ دیتے کہا تھا۔۔۔اور سائیڈ سے نکلی تھی۔۔۔

پاگل دونوں کی دونوں۔۔۔ ارحام نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا پریشان کیوں ہو۔۔۔۔ حمنہ تک پہنچتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

میرے بیگ میں وہ پوائزن نہیں ہے ذیسنم۔۔۔ اس نے دوبارہ سے بیگ کی تلاشی لیتے کہا تھا۔۔۔۔

واٹ کیا تم نے کہیں گرا تو نہیں دیا۔۔۔ دل ہی دل میں خوش ہوتے اس نے بھی مصنوعی پریشانی چہرے پر سجاتے پوچھا تھا۔۔

نہیں نہیں جب میں نے لاسٹ ٹائم بیگ کھولا تھا تو اس میں ہی تھا۔۔۔ کہیں کسی کو پتہ تو نہیں چل گیا کسی نے جان بوجھ کر تو نہیں گرا دیا۔۔۔۔

اس نے اکتاہت بھرے لہجے میں پریشان ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا ابھی چلو یہاں سے کیا ہوا کب کیسے گاڑی میں چل کر بات کرتے ہیں ابھی یہاں کھڑے ہو کر یہ بات کرنا مناسب نہیں ہے چلو۔۔۔۔

ذیشم اس کا ہاتھ تھامے اسے گاڑی میں لے آئی تھی۔۔۔۔

بیٹھو میرا بیگ اندر ہی ہے میں لے کر آئی۔۔۔۔ اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جس کا چہرہ بوتل کے گم ہونے کی وجہ سے غصے کی تمازت سے لال ہو رہا تھا۔۔۔۔

فائنلی میرا پلان سکسیس فل ہوا اب مجھے وہ بوتل اپنے بیگ سے نکال کر یہی کہیں پھینک دینی چاہیے تاکہ حمنہ کو شک نا ہو کے اس کے بیگ سے بوتل چرا کر میں نے اپنے بیگ میں رکھی تھی۔۔۔۔

اس نے تیزی سے قدم بڑھاتے سوچا تھا اور پھر صوفے پر پڑا اپنا بیگ اٹھایا تھا۔۔۔ جلدی سے یہاں وہاں دیکھتے بیگ کی زپ کھولی تھی اور بوتل ڈھونڈنی چاہی تھی مگر وہ پوائزن کی بوتل اس کے بیگ میں بھی نہیں تھی۔۔۔۔ اچھی طرح بوتل دیکھ کر ڈھونڈ کر وہ اب خود بھی پریشان ہو رہی تھی کے اگر بوتل اس کے بیگ میں بھی نہیں ہے تو گئی کہاں۔۔۔

اب اسے بھی اچھی خاصی پریشانی لگ گئی تھی۔۔۔۔ اسی سوچ میں وہ اپنا بیگ تھامے گاڑی تک پہنچی تھی۔۔۔ اور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

سب میری غلطی ہے مجھے اس بوتل کو اپنے ہاتھ میں ہی رکھنا چاہیے تھا سارا کا سارا پلین برباد ہو گیا اس ایشال کی قسمت کیوں اتنی اچھی ہے ہر دفعہ یہ بچ جاتی ہے ہر دفع۔۔۔۔

گاڑی کے شیشے پرہاتھ مارتے اپنا غصہ اتارتے چلا رہی تھی حمنہ۔۔۔

میں نے تم سے کہا تھا مجھے پکڑا دو اور غلطی بھی تو ہماری ہی ہے ہمیں پہلے ہی دو بوٹلز کا ارینج کرنا چاہیے تھا اگر ایک گم ہو جائے تو دوسری تو ہمارے پاس ہو۔۔۔۔

اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ جبکہ اس بات سے اندر سے وہ بھی ڈر رہی تھی کے بوتل کس کے ہاتھ لگی ہو گی۔۔۔

مجھے ابدال کی طرف اتار دو مجھے اس سے کچھ ڈسکس کرنا ہے۔۔۔۔ ذینم کی بات کو اگنور کرتے اس نے اپنی کن پٹی سہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس ٹائم نہیں صبح چلی جانا اب جو بھی حل نکالنا ہے صبح نکال لینا۔۔۔ ذیمنہ نے سجیشن دی تھی۔۔۔۔

پلیز ذیمنہ لیکچر نہیں چاہیے بولا ناں ڈراپ کر دو میری فکر مت کرو میں خود ہی آہ جاؤ گی۔۔۔ اب گاڑی تیز چلاؤ۔۔۔۔

چیخ کر کہا تھا اس نے جس پر جوابا وہ صرف نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ذیمنہ اسے بیٹھا کر جا چکی تھی۔۔۔۔ وہ نروس تھی۔۔۔۔ بے حد نروس۔۔۔۔ اتنے سب بگڑے ہوئے حالات میں بھی وہ بخیر و عافیت پہنچ چکی تھی اپنے سسرال میں اپنے کمرے میں تو یہ شاید اس کے رب کا کوئی خاص کرم تھا جو اس رشتے پر تھا۔۔۔۔

ورنہ تو خود اس نے بھی کوئی کسر نہیں اٹھائی تھی اس سب کو ختم کرنے کے لیے۔۔۔۔

بیڈ پر دونوں پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھی وہ اس وقت اپنے لیے کم اور ذوئیشہ اور فاحا کے لیے زیادہ سوچ رہی تھی کے پتہ نہیں کیا بنے گا۔۔۔۔ ان دونوں کا ان دونوں کی لائف کیسے سیٹلڈ ہو گی۔۔۔۔

رخصتی کے وقت اس کے بہت بار پوچھنے ہر سویرا راندھاوا نے بس اسے اتنا بتایا تھا کے حائسم کو سب پتہ چل گیا ہے کے ارسم اس کے باپ کو اپنے باپ کا قاتل سمجھتا ہے اس کے آگے وہ چاہ کر بھی نہیں سن پائی تھی----

کیا حائسم اور فاحا کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہو گا--- یا پھر ذوئیشہ اور ارسم اس نے گھبراہٹ سے سوچا تھا---

خود ابھی بھی وہ اپنی زندگی کے اس مقام پر کھڑی تھی جہاں اگر پیچھے دیکھتی ہے مڑ کر تو چاہ کر بھی اپنے حام کو اپنی زندگی اپنی سانسیں نہیں سونپ سکتی تھی--- اس کی زندگی میں آنا اس کے کمرے میں آنا اور پھر اس سے الگ رہنا اسے پتہ تھا وہ جانتی تھی کے وہ یہ سب نہیں کر پائے گی----

وہ اس کی محبت تھی مگر اس کو محبت کے ساتھ ساتھ جو رسوائیاں ملیں تھیں وہ ان رسوائیوں کا بوجھ اور بے اعتباری کا بوجھ کیسے برداشت کرے گی----

نہیں--- ابھی نہیں--- ابھی مجھے دونوں راستوں میں سے ایک راستہ چننا ہے---- سب سے پہلے مجھے اپنے اور حام کے رشتے میں سے اس رومان کی پھانس نکال کر پھینکنی ہے اور پھر--- اپنی خود سپردگی حام کو کرنی ہے اس سے پہلے میں یہ سب نہیں کروں گی---اس نے سوچتے ہوئے دل میں مصمم ارادہ کیا تھا----

اہمممم اہمممم۔۔۔۔۔۔ ہے کدھر گم ہو۔۔۔۔ وہ ابھی اپنے دماغ کی گہری سوچوں میں الجھی ہوئی تھی جب وہ دروازہ بند کرتا دبے قدموں اندر آیا تھا۔۔۔اور پھر اس کے سامنے آتے چٹکی بجاتے کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کہیں نہیں وہ ذیسم۔۔۔۔۔

سب چلے گئے ہیں اس وقت بس اپنی بات کرو ٹھیک تو ہو۔۔۔۔ اس نے اس کے سامنے آتے اس کا ہاتھ تھامتے اس کے ساتھ بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

اہ۔۔۔ہاں۔۔۔ وہ بس تھ۔۔۔۔تھکاوٹ ہے شاید۔۔۔ م۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں بس۔۔۔۔ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ واپس کھینچتے اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔وہ اس کا ہاتھ کھینچنا اس کا ان کمفرٹیبل ہونا محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

تم خوش ہو۔۔۔۔ اس سے نظریں ہٹائے بغیر پوچھا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں مدہم جلتی بلو اور وائٹ لائٹس میں گھلتی کینڈل لائٹس کی روشنی اس کے چہرے پر چمک چمک کر پڑ رہی تھی جو اس کے چہرے کے نقوش کو اور دل فریب کر رہی تھی اور اس پر ستم نازک گلاب جیسی پنکھڑیوں پر لال رنگ کی لالی۔۔۔۔

م۔۔۔میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اس کی گہری نظروں کی تپش سے کنفیوز ہوتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

مگر میں تو ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔ اپنے جیسا مجھے بھی کر دو۔۔۔ اور پھر دونوں ایک دوسرے کو ٹھیک کر دیں گے۔۔۔۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچتے کہا تھا اس نے کے وہ جس طرح بیٹھی تھی اس کے ایک جھٹکے سے ہی اس کی بازوؤں کی طرف جھولتی اس کے حلقے میں آہ سموئی تھی۔۔۔۔

ح۔۔۔۔حام وہ۔۔۔۔ اس کے چہرے کے بلکل قریب اس کا چہرہ تھا ایک انگلی کا فرق بھی نہیں تھا اوپر سے اس کی معنی خیز نظریں اور جذبے لٹاتی سانسوں کی تپش جو اس کے رخساروں اور لبوں پر کسی جھلستی ہوا کی مانند پڑ رہیں تھیں۔۔۔۔

ششششش۔۔۔۔ آج نہیں ایشو پلیز آج کوئی گریز کوئی بے اعتباری کوئی دلیل نہیں آج میں تم اور میرا عشق۔۔۔۔۔

اس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اور ماتھے پر چمکتے مانگ ٹیکے پر لب رکھے تھے۔۔۔۔ کے اس کے لمس سے اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں نم ہوئی تھیں۔۔۔

کمر پر رکھے اس کے ہاتھ کا لمس ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا گیا تھا۔۔۔ اور اس پر ان بھاری لمحوں کی قربت۔۔۔۔۔ کمرے کا فسوں خیز تابناک ماحول۔۔۔۔

پتہ ہے ایشو جب پہلی بار تم سے ملا تھا تو دل نے شدت سے پکارا تھا کے اس چہرے پر دنیا ختم اس نے اس کی آنکھوں پر باری باری لب رکھتے کہا تھا-----

اور اس کا پور پور اس کی آواز کا سماعت بنا روح میں تحلیل ہو رہا تھا----

ان سانسوں پر زندگی ختم--- اس نے اب کی بار اس کی ناک سے ناک جوڑ کر اس کی سانسیں ان ہیل کیں تھیں----

ح----ح--حام---- مجھ---مجھے کچھ---- ٹائم---- اس کی بڑھتی جسارتوں پر جان لیوا قربت پر کانپتے لفظوں سے بس اتنا ہی بول ہائی تھی کے اس نے ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر دوسرا ہاتھ اس کی گردن میں ڈال کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسائیں تھیں---اور اس کے لبوں پر جھک کر اسے فرار کا کوئی بھی موقع دیئے بغیر اپنی روح کو قطرہ قطرہ سیراب کرنے لگا تھا----

اور وہ جو اس کی سانسوں میں سانسیں لینے کی بے جان کوشش کر رہی تھی اس کے کاندھے پر دونوں ہاتھ رکھے اس کے شدت بھرے لمس سے بس ختم ہونے کو تھی--- جب ہی اس کے سینے پر مکے برسانے شروع کیے تھے----- خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی مگر----سامنے موجود شخص تو جیسے اس کے لمس میں اسکی خوشبو میں کھو گیا تھا----

اس کی دبی دبی ہچکیوں کے محسوس ہوتے جیسے وہ ہوش میں آیا تھا نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتے اس کی کمر پر دونوں ہاتھ باندھتے اسے اپنی گرفت میں لیتے بیڈ پر کروٹ کے بل گرتے اسے اپنے پہلو میں لٹایا تھا----

ح----ح----حام م----میری ب---ب---بات تو سنیں----

اس کو کان سے بندا نکالتے دیکھ اس نے اس کا ہاتھ روکا تھا----

ایشو اب اگر کچھ فضول بکواس کی تو آئی سوئیر آج کی رات آخری رات ہو گی---. جو بھی خناس بھرا ہوا ہے نا دماغ میں اسے فی الحال مجھ سے اور میری خوشیوں سے دور رکھو یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو کے آج کی رات تمہارے اور میرے درمیان آنے والی ہر خلش کو گرا سکتا ہوں میں----

سخت لہجے میں اس نے کہتے باری باری اس کے بندے اتارے تھے اور اس کی کان کی لو پر پر باری باری جھلستے دہکتے لب رکھے تھے کے وہ کروٹ لیتی اپنے آپ میں سمٹتی بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جھکڑتی انکھیں بند کر گئی تھی----

جانتی تھی چاہ کر بھی وہ اس محبت پر اور اس کے حق پر باندھ نہیں باندھ سکتی محبت تو وہ بھی اس سے کرتی تھی پھر یہ دوری تو اسے بھی منظور نہیں تھی اور پھر اس کی اس چند لمحوں کی

قربت نے اس کو بھگا دیا تھا ان کمزور لمحوں کی بارش میں جب ہی ماتھے پر چند ننھی بوندیں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگیں تھیں----

گردن کی پشت پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تو پورے جسم میں ایک سرد لہر دوڑی تھی-----اس نے بڑی نرمی سے اس کے گلے سے نیکلس اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا--- گلے سے دوپٹہ کھینچ کر دور پھینکتے اس کا رخ اپنے طرف کرتے اس کو سینے میں بھینچا تھا---پوری شدت کے ساتھ کے اس کی سانسیں حلق میں دب گئیں تھیں-----

آئی لو یو ایشال ارحام طارق ویلکم ان مائی لائف کرو---- مائن ہارٹ بیٹ----کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے اس نے شرارت سے اس کے کان پر ناک رب کی تھی اور اس کا لمس اس کی آدھی سے زیادہ جان نکال گیا تھا----

کچھ کہو گی نہیں----اس کو بیڈ پر لٹاتے اس کی گردن میں منہ چھپاتے جا بجا بھیگے لمس چھوڑتے اس نے کہا تھا----

ح----ح---حام--- اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی ایک بار پھر اس کے ہلتے لبوں کو فوکس میں لیتے اس کے لبوں پر جھکتے ہاتھ بڑھا کر لائٹ اوف کرتے وہ اس کے پورے وجود کو اپنی دسترس میں لے چکا تھا-- اور اس پر اپنی محبت کی بارش برسانے لگے تھا----

کاندھوں سے سرکتی شرٹ اور جا بجا محبت بھرے لمسوں سے بھیگتی وہ بھی اس کی محبت میں پاکیزہ ہوتی امر ہوتی سب کچھ بھولتی اس کی رنگت میں رنگنے لگی تھی ڈھلنے لگی تھی-----
محبت کو محبت مل گئی تھی تو کمزور غلط فہمیاں دوریاں چاہ کر بھی دو دلوں کی دوری کا باعث نہیں بن سکیں تھیں--- اور پھر امر محبت کی منزل نے دونوں کو بھگا کر امر کر دیا تھا----
♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دل کر رہا تھا دھاڑیں مار مار کر روئے---- سب کچھ جانتے ہوئے بھی وہ اپنی بہن کے لیے کچھ نہیں کر پاہ رہا تھا یہ اس کی بد قسمتی تھی---- اپنی دادی کے فیصلے سے انحراف وہ چاہ کر بھی نہیں کر سکتا تھا--- مگر ان حالات میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ تنہا محسوس کر رہا تھا----
جس سے محبت کی اس نے ڈوبچ دیا اسے یاد آیا کے کل جب مہندی کے فنکشن میں اس نے ہزار بار پوچھا فاحا سے کے ڈونا کیوں نہیں آیا تو اس نے ایک ہی جواب دیا کے اس کی ماما کافی ٹائم بعد آئی ہیں اور وہ بزی ہے جب جب اس نے پوچھا کے فا تم پریشان ہو کوئی بات ہوئی ہے کیا تب تب اس نے یہی جواب دیا کے وہ ٹھیک ہے کچھ بھی نہیں ہے کوئی پریشانی نہیں ہے----

فا تم کیسے کر سکتی ہو یہ سب اگر تم کل مجھے بتا دیتی تو میں آج اپنی بہن کو بچا لیتا اس معصوم کی زندگی اسکی خوشیاں وہ کیسے رہ پائے گی ارسم کے ساتھ ہوا کے جھونکے سے ڈر جانے والی اسکے قہر کا عتاب کا نشانہ کیسے بنے گی وہ تو اس کی آواز سن کر ہی مر جائے گی----

اس نے گاڑی کے اسٹئیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا----

پتہ نہیں کس حال میں ہو گی وہ---- آئی ایم سوری ماما بابا میں چاہ کر بھی اپنی بہن کو نہیں بچا سکا اور یہ سب کا سب دادو اور فاحا کی وجہ سے ہوا ہے---- دادو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا---

اور ارسم اگر میری بہن کو کھروچ تک بھی آئی نا تو میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا خون کروں گا---- اس نے نم آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتے کہا تھا---- اور گاڑی کا رخ گھر کی طرف موڑا تھا----

نا چاہتے ہوئے بھی اسے گھر جانا تھا--- معاملات کو سمجھنے کے لیے ان کی سنگینی کے لیے--- گھر سے دور رہ کر وہ شاید ذوئیشہ کو نہیں بچا سکتا تھا--- اس لیے اب جو بھی کرنا تھا وہ سب اسے ان سب کے درمیان رہ کر ہی کرنا تھا----

ارسم سلطان چوہدری میرے باپ پر قتل کے الزام میں تمہیں میں نے جیل کی ہوا نا کھلائی تو یاد رکھنا کے تم نے کس کے باپ کو للکارا ہے----

اور اس سے بھی بڑا سرپرائز تمہیں کل ملے گا اور اس سرپرائز کے لیے ریڈی رہنا۔۔۔

ایسا وار کروں گا کے جینا تو کیا مرنا بھی بھول جاؤ گے۔۔۔ نفرت سے کہا تھا اس نے۔۔۔وہ اپنا لائحہ عمل تیار کر چکا تھا۔۔۔ اب بس اسے صبح ہونے کا انتظار تھا۔۔۔

گاڑی گھر کی اینٹرس پر داخل ہوئی تھی گاڑی سے اتر کر اس نے ایک نظر اس خان ہاؤس کو دیکھا تھا۔۔۔

جو رات کی تاریکی میں بھی پوری اب و تاب سے کھڑا اپنی ہر اینٹ کی مضبوطی کا پتہ دے رہا تھا۔۔۔

گھر پر نظر دوڑاتے اس کی نظر کھڑکی میں کھڑی مسز دراب کی طرف گئیں تھیں جو شاید اس کی گاڑی کا ہارن سن کر اسے دیکھنے کے لیے کے وہ آہ گیا ہے کھڑکی تک آئیں تھیں۔۔۔ ان سے نظر ملتے ہی اس نے غصے سے رخ پھیر لیا تھا۔۔ اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ وہ بھی گہرا سانس لیتیں اس کی نفرت اور بے رخی محسوس کرتیں پیچھے ہٹ گئیں تھیں وہ گھر آہ گیا تھا ان کے لیے یہی بہت تھا۔۔۔

جانتیں تھیں کے وہ گھر ضرور آئے گا کیونکہ وہ جتنا مرضی غصے میں ہو ان کے خلاف ہو مگر ان کو کسی صورت کسی کے بھی رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔اسی بات کی تو ڈھارس تھی

انہیں۔۔۔ شکر کا کلمہ پڑھتیں وہ اب سکون سے سونے کے لیے بیڈ پر لیٹ گئیں تھیں۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو پورا خان ہاؤس تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ ناب گھما کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

اور دروازہ کھولتے ہی پھولوں کی خوشبوؤں نے اسے اپنے سحر میں جھکڑا تھا پھر کمرے میں جگمگاتی موم بتیوں کی روشنی ایک پل کے لیے اسے یاد آیا تھا کے کتنی خوشی سے اس نے اس روم کو ڈیکوریٹ کروانے کے احکامات جاری کیے تھے گلاب اور موتیے کی خوشبو اسے شروع سے ہی بہت پسند تھی۔۔۔ اور انہیں کی پتیوں سے اس نے کمرے کی سجاوٹ کا کہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے دھیان دھیرے سے قدم رکھتا سوچوں میں ڈوبا اندر آیا تھا۔۔۔ کے اچانک چوڑیوں کی مدھم کھنکھتی آواز نے اس کی سماعتوں کو اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔

آواز کی سمت میں نظریں دوڑائیں تو پلکیں جھپکنا بھول گئیں تھیں۔۔۔۔

سرخ اور سبز رنگ کے امتزاجی کمبینیشن کے لہنگے میں وہ آڑھی ترچھی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

کچھ لال اور سبز رنگ کی چوڑیاں بیڈ پر ٹوٹی بکھری پڑیں تھیں اور کچھ کلائیوں میں ابھی بھی موجود تھیں۔۔۔۔ وہ اس کے سحر میں کھویا اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

لہنگے کا بھاری بھرکم دوپٹہ آدھا بیڈ سے نیچے جھول رہا تھا اور آدھا اس کے پیٹ پر دھرا تھا۔۔۔ کانوں کے جھمکے زمین پر پڑے اپنی نا قدری پر نالاں تھے جبکہ ایک ہاتھ کی مٹھی میں نیکلس تھا۔۔۔

مٹا مٹا سا میک اپ ہونٹوں کے اردگرد لگی خراب لپ اسٹک سوجھی آنکھوں کے پپوٹے اور چہرے پر بنے آنسوؤں کے نشان اس بات کا ثبوت تھے کے وہ جانے کتنی دیر روتے خود کو بے حال کر کے سو گئی تھی۔۔۔۔

وہ چلتا چلتا اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔ سامان حشر بنی آڑھی ترچھی لیٹی وہ اس کی سانسیں لرزا رہی تھی اور دھڑکنیں دھڑکا رہی تھی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے ہی ایسی تھی نہیں وہ اسے ہمیشہ سے ہر حال میں ایسے ہی اچھی لگتی تھی۔۔۔۔

فا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئی چند آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے پکارا تھا اسے زیر لب اتنی مدھم آواز میں کے وہ خود بھی اپنی آواز نہیں سن پایا تھا۔۔۔۔

وہ قریب تھی اس کے پاس تھی اس کے بے حد پاس اس کے روم میں اس کی ملکیت تھی اس کی سانسوں پر بھی اس کا حق تھا۔۔۔ اس نے جھک کر اس کی ناک کے ٹاپ پر بنے چھوٹے سے تل پر لب رکھے تھے۔۔۔۔ اس کی جھلستی سانسوں کی تپش ناک پر محسوس ہوتے

اور پھر اس کے نرم گرم لمس پر وہ کسمسائی تھی--- دھیرے سے آنکھیں کھولیں تھیں--- وہ پیچھے ہوا تھا----

حائی--- اس نے زیر لب کہا تھا--- اس کو اپنے بے حد قریب محسوس کر کے----اس کی آنکھوں میں تڑپ کی بجائے اسے دھوکہ نظر آیا تھا اس کی آواز میں بھی اسے دھوکہ محسوس ہوا تھا--- جب ہی اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا تھا---

کیا کر رہی ہو یہاں میرے روم میں--- کس نے اجازت دی تمہیں میرے بستر تک آنے کی--- آنکھوں میں انگارے لیے اس کی گردن پر بھرپور زور ڈالتے چلایا تھا وہ اس پر---اور اسے لگا تھا جیسے ابھی کے ابھی اس کی گردن چٹخ جائے گی---

د---د---دادو--- ل----لے کر آئیں تھیں---انہوں نے ہی بھیجا ہے یہاں--- بڑی مشکل سے آنسو پیتے اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھتے بول پائی تھی وہ----

اٹھو اور نکلو یہاں سے دوبارہ میرے کمرے میں آنے کی ہمت بھی نا کرنا--- اسی طرح گردن پکڑے اس نے جھٹکے سے اسے اٹھایا تھا اور کھڑا کیا تھا---

حائی پلیز میں کہاں جاؤ گی کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا--- اس نے اپنی گردن چھڑواتے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

ہاہاہاہاہا گڈ کو سچن پاگل سمجھتی ہو نا تم مجھے اور تمہارا بھائی بھی ایک بات یاد رکھنا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے والوں میں سے نہیں ہو میں--- تمہارا اور تمہارے بھائی کا وہ حشر کروں گا کے کبھی بھول نہیں پاؤ گے کیونکہ دھوکہ دینے والوں کو معافی میری عدالت میں نہیں ملتی---- نکلو یہاں سے جس کے ساتھ آئی ہو وہیں رہو اس کے روم میں جا کر----

بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے دروازے کے پاس لاتے کہا تھا اس نے----

چھوڑیں مجھے نہیں جاؤ گی میں نکاح آپ سے ہوا ہے نا شوہر آپ ہیں ناں میرے تو کسی اور روم میں جا کر نہیں رہوں گی میں حائسم ولید خان جو کرنا ہے کر لیں مگر یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلنے والی میں--- اس کے ہاتھ پر دانت گاڑتے اپنا آپ چھڑواتے وہ جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی---- روتے ہوئے وہ اپنا آپ کمزور نہیں دکھانا چاہتی تھی اسے--- اسے نہیں جانا تھا اس کے روم سے کمزور بن کر اس کی مان کر اگر وہ چلی جاتی تو پھر کبھی ان تلخیوں کو ٹھیک نہیں کر پاتی----

یو اوچ چچچچ جنگلی تم نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا---- اس نے اپنے ہاتھ پر اسکے دانتوں کے نشان دیکھتے چلاتے ہوئے کہا تھا----

انسانوں کی زبان آپ کو بھی سمجھ نہیں آہ رہی تھی اس لیے جنگلی بننا پڑا نیکسٹ ٹائم مجھے میرے روم سے نکالنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا----

اپنے ہینڈ کیری سے جلدی جلدی میں سوٹ نکالتی انگلی اٹھا کر چلا کر وارن کرتے کہا تھا اس نے---

تم تمہیں تو میں---- اس سے پہلے وہ کچھ مزید کہتا اور اس تک پہنچتا وہ اس کے منہ پر دروازہ بند کرتی واش روم میں بند ہوئی تھی----

اوچچچ منہ پر دروازہ لگتے وہ درد سے کراہ کر پیچھے ہوتا اپنی ناک ملنے لگا تھا-----

تم فاحا حائسم ولید خان کیا سمجھتی ہو ان کمزور پابندیوں سے تم مجھے اپنے آپ سے بچا لو گی باہر نکلو ایک بار وہ حشر کروں گا کے یاد رکھو گی----

عجیب بگڑے ہوئے سائیکو بہن بھائی ہیں دونوں منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہ الماری سے اپنا نائٹ ڈریس لے کر ڈریسنگ روم میں گھسا تھا----

کچھ دیر بعد چینج کر کے وہ باہر نکلی تھی چہرے پر پانی کی بوندیں چمک رہیں تھیں--- بال کھلے ہوئے کمر پر تھے اور چہرا کسی بھی میک اپ سے پاک تھا----

وہ صوفے پر بیٹھا سگریٹ سلگائے اس کا دھواں اپنے اندر اتارتے اسے قہر برساتی نظروں سے دیکھ رہا تھا----

وہ چپ چاپ اپنے برائیڈل جوڑے کو ہینگر میں ہینگ کرتی اسے ایک نظر دیکھے بغیر اپنا کام کر رہی تھی---

جوڑا ہینگ کر کے دوپٹے کی تہہ لگا کر اس نے اسے بھی ہینگر میں رکھ کر ہینگ کیا تھا۔۔۔
بیڈ سے ٹوٹی چوڑیوں کے ٹکڑے اٹھا کر اپنی جیولری سمیٹ کر ڈریسنگ پر رکھی تھی۔۔۔ وہ بڑے انہماک سے اسکی کلائیوں میں کھنکھتی چوڑیوں کو اور اس کی اپنے روم میں موجود اپئیرنس کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔مگر وہ اس کی نظروں کی خود پر تپش محسوس کرتی اپنا کونفیڈنٹ بحال رکھتی آئینے کا سامنے کھڑی ہوتی بالوں کو برش کرنے لگی تھی۔۔۔

تو تم نہیں جاؤ گی یہاں سے۔۔۔ وہ نجانے کب اس کے پیچھے آہ کر کھڑا ہو گیا تھا اور کب اس کی سرگوشی اسے اپنے کان میں سنائی دی تھی کے ہاتھ میں پکڑا برش لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا۔۔۔

م۔۔۔میں۔۔۔یہاں دادو کے کہنے سے۔۔۔۔۔

دوسروں کی باتیں بہت مانتی ہو نا تم مومن نے کہا نکاح کر لو نکاح کرنے چل پڑی ارسم نے کہا چلو مل کر حائسم اور اس کی بہن کو برباد کرتے ہیں اور تم۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے حائی میں تو جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔کے یہ سب۔۔۔ اس نے اس کی بات کاٹی تھی اور تڑپ کر کہا تھا۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بیوقوف سمجھ رکھا ہے کیا کے جیسے چاہو گی ویسے استعمال کر لو گی۔۔۔اس کو بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کرتے پھنکارا تھا وہ۔۔۔

قسم لے لیں حائی میں بھائی کو سمجھا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا تو مطلب تم جانتی تھی یہ سب بس مجھے بتانے کی توفیق نہیں ہوئی اور ہوتی بھی کیسے برباد جو کرنا تھا مجھے اور میری محبت کو۔۔۔ مگر فاحا سلطان چوہدری دی گریٹ ایف ایس سی۔۔۔۔

اس سب میں ناں تم نے اپنا اور مجھ سے جڑے تمہارے اس جذبے جسے محبت کہتے ہیں کا بڑا نقصان کر لیا ہے۔۔۔۔

اس نے اس کی انکھوں میں دیکھتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے کمر پر انگلی سے ویوز بناتے کہا تھا کے وہ اس کی سخت اور اتنی قریبی قربت پر کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

چ۔۔۔۔حائی۔۔۔

ششششششششش۔۔۔۔ تم جانتی ہو فاحا سلطان چوہدری تم اس کمرے میں موجود ہو گی میرے پاس تو ہو گی میرے بہت پاس مگر میرا جنون نہیں ہو گی۔۔۔۔

اس نے اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑتے اس کے ناک کے پاس اپنی چند سانسیں چھوڑتے کہا تھا۔۔۔۔کے وہ لرز گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دھند جمع ہونے لگی تھی۔۔۔۔

نفرت سی محبت دیکھی ہے کبھی۔۔۔۔ اس کے کان کی لو پر پھونک مارتے اس کی پلکیں لرزا گیا تھا وہ۔۔۔۔

نہیں دیکھی ہو گی آج میں بتاتا ہوں تمہیں نفرت سی محبت کہتے کسے ہیں محبت سے نفرت کا سفر کیا ہوتا ہے اور اور ضروری ہونے سے ضرورت ہونے تک کا سفر کیسا ہوتا ہے----

تم ضروری تھی مگر اب تمہارا جسم بس وقتی ضرورت بنے گا میرے لیے ایک سگریٹ کا مسلا ہوا وہ ٹکڑا جو استعمال کے بعد نا ضروری ہوتا ہے اور نا ضرورت----

بیوقوف تھا میں پاؤں کے ذرے کو ماتھے کا موتی سمجھ بیٹھا---- اس نے اس کی گردن میں منہ چھپاتے اپنی ناک رب کرتے کہا تھا----

اور وہ بے جان مورت بنی اس کے لفظوں سے گھائل ہوتی دل کی دنیا کی بربادی کا تماشہ دیکھ رہی تھی----

پتہ ہے یہ لمس قیمتی تھا مگر اب میری ضرورت بہت پریشان ہوں کچھ قربت کے لمحات مل سکتے ہیں کیا میری پریشانی کو اپنے وجود پر جھیل سکتی ہو---- ڈئیر وائف ---- اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے اس نے اس پر اپنی نفرت کے پہاڑ توڑے تھے اور پھر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا----

اسے مزا آرہا تھا دل میں پھوار پڑ رہی تھی ٹھنڈک پڑ رہی تھی اس کی تذلیل کر کے شاید----

چھوڑو حائسم ولید خان اپنی پریشانی کے حل اور اپنی ضرورت کے لیے کسی کوٹھے پر چلے جاؤ میری محبت اتنی بے مول نہیں کے تمھاری نفرت کی بھینٹ چڑھ جائے گرا دیا تم نے آج خود کو میری نظروں میں تم میں اور ارسم بھائی میں کوئی فرق نہیں ہے تم دونوں جنونی حیوان ہو----

اس سے دور ہوتی لرزتے لبوں سے چلائی تھی وہ-----

اور وہ اس کے لفظوں پر آگ بگولہ ہوتا اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی طرف کھینچتا اس کے لرزتے لبوں پر جھکا تھا--- ایک جنون تھا ایک شدت تھی جو وہ ہر گزرتے لمحے اس میں انڈیل رہا تھا----

وہ بڑی مشکل سے اپنے قدموں پر کھڑی تھی کے سانسیں مدھم ہونے لگیں تھیں قدم ڈگمگائے تھے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی کے وہ ایسے ہی اسے اٹھائے آزادی دیئے بغیر بیڈ پر گرا تھا-----

اور پہلے سے زیادہ شدت پسندی دکھائی تھی---- اس کی روح فنا ہوئی تھی نازک جان لبوں پر آئی تھی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میں ہزار شکوے تھے---- اس کو خود سے دور کرتے ہاتھ بھی بے جان ہو کر گر پڑے تھے----

مدہم سسکیوں کی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔ نازک پنکھڑیوں پر آخری وار کرتا پیچھے ہوا تھا اور خود سے دور دھکیلتے سائیڈ لیمپ کو نیچے گراتا کمرے سے باہر نکلتا سٹڈی روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

سوچا تھا اس نے کے آج اسے اپنی شدت دکھا کر دو کوڑی کا کر دے گا اس کے عمل کا رد عمل اسے سونپ دے گا مگر وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پایا تھا چاہ کر بھی نہیں روند پایا تھا اسے اس کے لمس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں تحویل ہوتے اس کو خود میں ایک سرشاری سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

ریلیکسنگ چئیر پر بیٹھ کر گہرا سانس لیتے اپنی سانسوں میں اس کی خوشبو کو محسوس کیا تھا اس نے پھر اس کے جسم کی کپکپاہٹ اپنی شدت پسندی پر ہاتھ کا پنچ بنا کر کرسی پر مارا تھا۔۔۔ جبکہ آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔۔

وہ گھٹری بنی بستر پر پڑی منہ میں اپنے خون کا ذائقہ گھلتے اپنی سانسوں پر اس کی ظالم گرفت یاد کرتے اپنے آپ کو اپنی باہوں میں لیتے ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔

ہیٹ یو حائسم ولید خان۔۔۔۔ لڑکھڑاتے لہجے میں بجھے دل سے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ کتنا ظالم تھا وہ اور اس کی شدت ان لمحات کی تو کبھی چاہ بھی نہیں کی تھی اس نے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اپنا ڈرامہ بند کرو باہر پھینکو اس بلی کو اب اگر میں نے تمہارے منہ سے سنا نا کے تم نے میرے ساتھ نہیں رہنا تو حشر بگاڑ دوں گا تمہارا سمجھی۔۔۔کمرے میں لا کر بیڈ پر پھینکتے اس پر چلایا تھا وہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے مزید کچھ کہتا فون رنگ ہوا تھا۔۔۔

ہاں ایحاب بولو۔۔۔ اچھا آتا ہوں ضروری ہے اوکے آہ رہا ہوں ابھی آہ رہا ہوں۔۔۔۔

کہتے اس نے روتی ذوئیشہ پر نظر ڈالتے فون جیب میں رکھا تھا۔۔۔

تم سے تو میں آہ کر بات کرتا ہوں۔۔۔ غصے سے کہتے کمرے کو باہر سے لاک کرتے وہ نکلا تھا اور لان کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

بولو ایحاب۔۔۔ وہاں ایحاب کو کھڑے دیکھ کر اس تک پہنچتے عجلت میں پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ مجھے ذیشم کے بیگ سے ملا تھا۔۔۔۔ اس نے پوائزن کی بوتل ارسم کے سامنے رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہے یہ۔۔۔ یہ تو ارسینک ہے پوائزن۔۔۔۔ اس نے بوتل پکڑتے اس کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہممممم وہی ہے کسی گہری سوچ میں ڈوبتے اس نے تائید کی تھی۔۔۔۔

تم ذیشم کے بیگ کی تلاشی لے رہے تھے۔۔۔۔ اس نے کچھ بات سمجھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں وہ جب میرے قریب سے گزری تو عجلت میں اس نے اس کو بیگ میں رکھا تھا مگر یہ نیچے گر گئی اور اسے لگا کے اس نے بیگ میں رکھ لی ہے مجھے لگا مجھے اسے آواز دے کر واپس

دینی چاہیے مگر جب میں نے اس کو پڑھا تو میں رک گیا اس نے اس بوٹل کو ساتھ کیوں رکھا ہے کیا وہ خود کو مارنا چاہتی ہے یا کسی اور کو۔۔۔ میرا تب سے سوچ سوچ کر دماغ بند ہو رہا ہے۔۔۔ اگے ٹینشنز کم ہیں کے یہ نئی مصیبت۔۔۔۔

ابحاب نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا وہ کیوں مارے گی خود کو سوچو زرا کوئی جواز ہے اس کے پاس خود کو مارنے کا اگر خود کو مارنے کے لیے رکھی ہوتی تو گھر پر رکھتی ساتھ ساتھ لے کر نا پھرتی۔۔۔۔

دوسری بات اس سب کے پیچھے کا ماسٹر مائنڈ شاید کوئی اور ہے۔۔۔ اگلی کوئی اور مزید پلیننگ۔۔۔۔

ارسم نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں کون سی پلیننگ وہ کیوں۔۔۔۔

دیکھو ابحاب مجھے لگتا ہے یہ سب ایشال کو راستے سے ہٹانے کے لیے حمنہ نے کیا ہے یہ بات شاید تم نہیں جانتے مگر وہ ارحام کو پسند کرتی ہے اور ابدال سے نکاح بھی جسٹ ڈرامہ ہے یہ بات مجھے اس دن ہی سمجھ آہ گئی تھی جب اس نے اپنے نکاح کی اناونسمنٹ کی تھی اور اس سب میں اس نے ابدال اور ذیسنم کو بھی ساتھ ملا لیا ہے۔۔۔۔

اس نے پوری بات بتاتے کہا تھا اسے۔۔۔۔

واٹ یعنی جو ہمارے دوست ہیں وہی ہمارے دشمن ہیں تو جب تم یہ بات جانتے تھے تو تم نے انہیں ہم سب سے دور کیوں نہیں رکھا کیوں تم نے-----

ویٹ ایحاب دشمن کو کھل کر کھیلنے دینا چاہیے کے اسے لگے کے اس کے سامنے والا اس کی ہر بات سے انجان ہے--- اس خوش فہمی میں ہی اسکی گردن پر ایسا پنجا مارو کے وہ ایک ہی وار میں ڈھیر ہو جائے----

ناں تو میں اس معاملے سے غافل ہوں اور نا ہی میں اپنی بہن اور دوست کو نقصان پہنچنے دے سکتا ہوں بس کچھ دن پھر ایسا وار کروں گا کے شرمندگی سے مر بھی نہیں سکیں گی یہ لوگ----

پریشان مت ہو وہ دونوں ٹھیک ہیں میری کچھ ٹائم پہلے ہی ارحام سے بات ہوئی تھی----

ریسٹ کرو تم بھی اور اس معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو اس نے اس کا کاندھا تھتھپاتے تسلی دی تھی اس کو----

ہمم----- ارسم ایک بات کہنی ہے---- اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا----

بولو--- اس نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا----

پلیز ارسم ذوئیشہ کو میں نے بہن کہا ہی نہیں مانتا بھی ہوں دیکھ تجھے جو کرنا ہے کر جتنے ثبوت اکھٹے کرنے ہیں کر مگر یار پلیز کبھی ذوئیشہ کو تکلیف مت دینا وہ بہت معصوم ہے یار تیری آواز سے ہی ڈر جاتی ہے تیرے تلخ رویے سے تو اس ک-----

اسحاب مجھے میرے معاملات میں کیا کرنا ہے کیا نہیں یہ میں بہتر جانتا ہوں ایک قاتل کی بیٹی کو پھولوں کے ہار پہنا کر نہیں رکھ سکتا میں----- اس کے باپ کا کیا تو وہ ہر حال میں بھگتے گی اس لیے تم اس معاملے سے دور رہو----چلتا ہوں صبح ملتے ہیں----

دو ٹوک سخت لہجے میں کہتا وہ رکا نہیں تھا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

پھوپھو پلیز پ----پلیز مجھے لے جائیں یہاں سے مجھے نہیں رہنا یہاں پر---- مسز راندھاوا کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ وہ ان کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی-----

اوکے اوکے ریلیکس رونا بند کرو پہلے یہاں بیٹھو میرے پاس آہ کر---- انھوں نے س کے آنسو صاف کرتے ریلیکس کرتے اسے کہا تھا----

دیکھو ذوشی---- میں نہیں لے کر جا سکتی تمہیں یہاں سے اور پھر کب تک اب وہ تمہارا شوہر ہے بیٹا تمہیں ہنسنا بولنا جینا اس کے ساتھ ہی ہے مگر اس سب کے ساتھ تمہیں سٹرونگ بھی بننا ہے----

میری جان تم مجھے بتاؤ تمہارے پاپا کیا ایک قاتل ہو سکتے ہیں----

انہوں نے پیار سے سمجھاتے ہوئے پوچھا تھا----

نہیں میرے پاپا قاتل نہیں ہیں وہ تو خود قتل-----

تو بس پھر میری جان یہ جنگ تمہیں اپنے سب سے پہلے ہیرو اور کنگ کے لیے لڑنی ہے جن کی وجہ سے تم اس دنیا میں آئی اور وہ ہیں تمہارے پاپا بیٹا تم چاہو تو اپنے پاپا پر لگے ہر الزام کو غلط ثابت کر سکتی ہو صرف تم تمہارے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا یہ----

انہوں نے مضبوط لہجے میں کہا تھا----

م-----میں---میں کیسے---- میں کیسے یہ سب کر سکتی یوں اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا----

سٹرونگ بن کر دیکھو ذوئیشہ ڈرنا ڈر کر چھپ جانا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے ارسم غلط کر رہا ہے یہ ہم سب جانتے ہیں اور اس کی غلطی کو پوائنٹ آؤٹ ہم سب میں سے تم ہی کر سکتی ہو اپنے پیار سے----

دیکھو ذوئیشہ اس کو پیار سے سمجھاؤ کے وہ غلطی پر ہے---- اس کو نرمی سے مولڈ کرو اس کو اس کی غلطی کا احساس پیار سے دلاؤ نا کے ڈر کر دور بھاگ کر----

انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے سمجھایا تھا---

م---مگر پھوپھو وہ ہرٹ کرتے ہیں مجھے غصہ ہوتے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے ان سے مجھ سے نہیں ہو پائے گا یہ سب----

اس نے مدد طلب نظروں سے دیکھتے کہا تھا----

پتہ ہے ذوئیشہ تم سب سے زیادہ سٹرونگ ہو اور جو لوگ سٹرونگ ہوتے ہیں اللہ انہیں ہی آزمائش میں ڈالتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کے سٹرونگ لوگ اپنی ازامائشوں سے فائٹ کر کے اپنا راستہ بنا لیں گے---

اور تم بھی سٹرونگ ہو----

دیکھو وہ ہرٹ کرتا ہے تو تم بھی اسے ہرٹ کرو بجائے ڈرنے کے وہ پیار کرے تم بھی کرو----

جیسا ایکشن ہو ویسا ہی ری ایکشن دو بریولی----

دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا---

اب میں چلتی ہوں خیال رکھنا اپنا اینڈ بی بریو چینج کرو اور لیٹ جاؤ---- ڈرنے کی ضرورت نہیں---

اس کے سر کو تپھکتے اپنے تیئں اسے سمجھاتے وہ کمرے سے جا چکی تھیں----

ٹھیک ہے بونیا اب جیسے پھوپھو کہیں گی ویسا ہی ہو گا اب ہمیں سم سے بلکل نہیں ڈرنا وہ غصہ کرہں گے تو میں بھی غصہ کرو گی وہ پیار کرہں گے تو میں بھی پیار کروں گی وہ ہرٹ کریں گے تو میں بھی ہرٹ کروں گی۔۔۔ تم نے سنا پھوپھو نے کہا وہ جیسا ایکشن کرے گے ہمیں بھی ویسا ہی ری ایکشن کرنا ہے۔۔۔۔

اس نے بونیا کو ہگ کرتے خود کو تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

تم بیڈ پر لیٹو جا کر میں جیولری اتار کر چینج کر لوں۔۔۔۔ اس نے بونیا کے گال پر کس کرتے کہا تھا اور وہ ایک ہی جست میں بیڈ پر چڑھ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی اس نے جیولری اتار کر رکھی تھی کے دھڑام سے دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہے میرے بستر پر اتارو نیچے اسے ورنہ میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔۔ ارسم نے اندر داخل ہوتے ہی بونیا کو بیڈ پر لیٹے دیکھتے زور دار آواز میں کہا تھا اور پھر ٹیبل پر پڑے والز پر ہاتھ رکھا تھا کے ذوئیشہ بول اٹھی تھی۔۔۔۔اور ساتھ ہی وار بھی کر گئی تھی۔۔۔۔

خبردار سم اگر آپ نے یہ والز بونیا کو مارا تو اس سے پہلے میں آپ کو مار دوں گی۔۔۔ ڈریسنگ پر پڑی پرفیوم کی بوتل منٹ سے پہلے اٹھا کر اس نے وار کیا تھا جس کا نشانہ پوری تیزی سے ٹھک کرتا ارسم کے ماتھے پر لگا تھا۔۔۔۔

اور وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے درد برداشت کرتا وہیں پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

پ---پ---پھوپھو نے کہا تھا ہر ایکشن کا ویسا ہی ری ایکشن کرنا ہے مگر انھوں نے والز پکڑا تا مارا نہیں تھا----

اس نے ارسم کو درد سے بلبلاتے ماتھا پکڑے دیکھ ڈرتے سوچا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡

واٹ دا ہیل---دماغ سیٹ ہے تمہارا یو بلڈی گرل----- اپنا ماتھا مسلتے وہ درد سے بلبلاتا چلایا تھا اس پر----

سسس-----سو----سوری سم وہ----وہ مجھے لگا آپ یہ والز بونیا کو مارنے لگے ہیں

مم----میں نے ایکشن کا ری ایکشن کیا م---مگر آپ نے تو ایکشن کیا ہی نہیں پھر میں نے ری ایکشن کیوں کیا---- آئی مین مجھے اپنا ری ایکشن واپس لینا ہے آپ مجھے میرا ری ایکشن واپس دے دیں---انگلیوں کو مروڑتے اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں سامنے غصے سے سیخ پا ہوتے ارسم کی طرف دیکھتے کہا تھا----

واٹ کیا بکواس کر رہی ہو--- ہوش میں تو ہو---- اس کی سمجھ میں سرے سے ہی نہیں آیا تھا کے وہ کیا کہہ رہی ہے----

آپ اپ---- آپ سم پلیز غصہ نا ہوں میں بونیا کا سر مسل دیتی ہوں--- آئی مین م---میرا مطلب میں اور آپ بونیا کا سر مسل----ن--- نہیں مطلب میں آپ کا سر مسل دیتی ہوں--- گھبراہٹ میں کچھ سمجھ نہیں آہ رہا تھا اسے کیا کہہ رہی ہے----

اور ارسم کا دل چاہ رہا تھا اس کی بن مطلب کی فضول گفتگو سن کر اس کا سر پھاڑ دے----

ٹ----ٹ---ٹھیک ہو جائے گ---گا آپ----آپ پلیز رونا مت ورنہ میں چپ ----کیسے کرواؤ گی--- اپ کو---مجھے تو چپ کروانا بھی----

شٹ اپ زیلش ایک لفظ اور نہیں ہٹو سامنے سے-----

اس کو اپنا سر مسلتے دیکھ اور اس کی رونے والی بات سن کر وہ اس کا ہاتھ جھٹکتا اٹھا تھا اور ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہوا تھا جا کر اور یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں کے ماتھے کے سینٹر والی جگہ اچھی خاصی سوجھ چکی تھی اور نیل کا نشان بن گیا تھا-----

یو یہ کیا کیا تم نے---- اس کو جھٹکے سے کھینچ کر اپنے سامنے کھڑے کرتے اپنی چوٹ کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا اس نے کے وہ لڑکھڑاتی ہوئی گرتے گرتے بچی تھی----

م---م--میں نے نہیں کیا خود ہی ہوا میں بوٹل اڑی اور لگ گئی---- ڈرتے ڈرتے آنکھیں بند کرتے کانپتے ہوئے کہا تھا اس نے----

اچھا میرے کمرے میں جنات کا بسیرا ہے ناں یا کوئی سپر پاورز جو خود بخود ہوا میں چیزیں اڑنے لگیں گیں--- اس کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تھا----

آپ کسی جنات سے کم ہیں کیا آپ کے ہوتے ہوئے جنات کی اتنی جرات کے وہ---- کہتے کہتے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے وہ اپنے اگلے لفظوں کا گلہ گھونٹ گئی تھی---

م----م---میں نے کچھ نہیں کہا غلطی سے خود ہی لفظ منہ سے نکل گئے----م---میں آئندہ ن--- نہیں بولو گی ایسے---م---مجھے جانا ہے--- اس نے بازو چھڑواتے جلدی جلدی میں کہا تھا----

چپ ایک دم چپ---- تمہیں میں جن نظر آتا ہوں آنکھیں کھولو اپنی---- اس کو کانپتا ڈرتا دیکھ اچانک سے نرم پڑا تھا وہ لب اس کے کبوتر کی طرح زور سے آنکھیں میچ لینے پر بے ساختہ مسکرائے تھے----

ریڈ لانگ شرٹ اور شرارے میں دوپٹے کے بغیر کھڑی چھوٹی سی نازک سی لڑکی جس کے چہرے پر خوف کے تاثرات اور نیچرل لائٹ میک اپ میں چمکتی چھوٹی سی ناک پر نوز پن اس کی ہارٹ بیٹ دیوانگی کی حد تک مس کر گئی تھی----

ن---نہیں آپ ج---جن نہیں ہے ب---بونیا کی قسم میرے منہ سے نکل گیا---- اس نے بیڈ پر مزے سے بیٹھی آنکھیں پٹپٹاتی بونیا کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا----

اچھا---تو پھر کیا ہوں میں---- اس کی انگلی اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھتے بے وجہ ہی اس کے کان کے پاس اپنی انگلی گھماتے اس کے قریب ہوتے کہا تھا----

س----س--س-س-سم---- ہیں آپ---- اس کے کلون کی خوشبو اس کی گدگداتی انگلی کے کان پر لمس محسوس کرتے اس نے اپنے قدم پیچھے کی طرف کھینچتے کہا تھا-----

کون سی سم--- اپنے نام کی دھجیاں اڑنے پر غصہ سے ماتھے پر بل آئے تھے مگر اس کی حالت سے محضوض ہوتے اس کے پیچھے کی طرف کھینچتے قدموں کو دیکھتے اس کی اوڑھ قدم بڑھاتے کہا تھا----

ن----ن---نہیں وہ والی س----سم نہیں آ----آئی م----مین ارسم سل---سلطان چوہدری---- پیچھے ڈریسنگ مرر محسوس ہوتے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کرتے کہا تھا----

ہے---- ڈونٹ یو ڈئیر---- کھڑی رہو یہاں---- اس کی کوشش کو نا کام بناتے اس کی شہہ رگ پر انگوٹھا رب کرتے کہا تھا----

م۔۔۔۔م۔۔۔میں میڈیسن ل۔۔۔لا۔۔۔کر لگا دیتی ہوں۔۔۔ ا۔۔۔۔ائی ایم سو۔۔۔۔سوری۔۔۔۔

جان چھڑوانے کی کوشش کی تھی اس کی نظروں کی تپش سے۔۔۔۔۔

ل۔۔۔ لگاؤ۔۔۔۔ اس کے چہرے پر اپنی قربت کی نزدیکی کے رنگ بھا رہے تھے اسے جسے

سب کچھ بھلائے وہ بڑے دل سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

ف۔۔۔۔ف۔۔۔۔فرسٹ ایڈ باکس لا۔۔۔لانا ہے۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ اس نے اپنی شہہ رگ سے اس

کا ہاتھ ہٹایا تھا اپنے کانپتے ہاتھوں سے اس وقت اس کی حالت کافی حد تک غیر ہو چکی

تھی۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا اس کو ٹھیک کرنے کے لیے اب ان کے علاوہ کوئی اور میڈیسن ورک کرے

گی۔۔۔۔

اس کی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کو باندھتے اس کے چہرے کے قریب چہرہ کرتے اپنی انگلی

اس کے ہونٹوں پر رکھتے اپنے ماتھے کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔۔ج۔۔۔جی۔۔۔۔ اس کی بات سن کر اس کی جان ہوا ہوئی تھی اور وہ دیوانوں کی طرح

کسی ٹرانس کی کیفیت میں کھویا اس کے لرزتے لال لبوں کو ہلتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ پھر بڑی

نرمی سے اپنا ماتھا اس کے لبوں کے قریب کیا تھا۔۔۔ جبکہ کمر میں موجود دوسرے ہاتھ سے وہ

اس کے بال کھولنے لگا تھا۔۔۔۔

لگاؤ مرہم کم اون۔۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے کمر پر گرفت بڑھاتے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اس وقت وہ پوری اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔ راہ فرار کا راستہ نہیں تھا۔۔۔۔ اس دیو کی قید میں تھی جو اس وقت کسی گھنے بادل کی طرح اس پر چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کو آنکھیں بند کیے کھڑے دیکھتے ذوئیشہ نے بڑے انہماک سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔ بلیک شرٹ بلیک پینٹ میں بازوؤں کی آستینیں فولڈ کیے سامنے کے دو بٹن کھولے بالوں کو جیل سے نفاست سے سیٹ کیے۔۔۔ گندمی رنگت تیکھے نین نقش اور بڑی آنکھیں جن پر بھنویں گہری اور لمبیں تھیں جبکہ پلکیں بھی گھنیں تھیں اور مڑی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

کیا کچھ نہیں تھا اس سامنے کھڑے شخص میں قابل ستائش قابل حسن۔۔۔۔ دنیا میں موجود ہر لڑکی کا حسین خواب۔۔۔۔اس کی سانسوں کی تپش چہرے پر محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔۔اس کا دل جیسے پسلیوں میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔ ماتھے پر موجود نشان اور اسکن پھولی ہوئی دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ نجانے کتنی تکلیف میں ہو گا وہ۔۔۔۔سوچتے ہی تھوڑا سا آگے ہو کر تھر تھراتے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

ارسم کے لب بے ساختہ مسکرا گئے تھے۔۔۔۔ جب ہی اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اس کے لبوں کو وہاں سے ہٹانے کی کوشش نا کام بنائی تھی۔۔۔ پھر کتنی دیر اس کے لمس کو محسوس کرتا وہاں کھڑا رہا تھا اسی پوزیشن میں اسے لیے۔۔۔ وہ ایڑیوں کے بل کھڑی اس کی

گرفت میں ہلنے سے بھی قاصر تھی اور وہ ان نرم لبوں کی نرماہٹوں کو آنکھیں بند کیے بس اپنی پیشانی پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔ بدلے میں وہ بھی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔ سکون تھا اس لمحے میں کتنا دونوں نہیں جانتے تھے بس محسوس کر رہے تھے۔۔۔ اس لمحے کو۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد کچھ بھی کہے بغیر اس نے اس کے سر کے پیچھے سے ہاتھ ہٹایا تھا گرفت نرم ہوتے حیا سے سرخ ہوتے اسے پیچھے کرتی وہ تیزی سے پلٹی تھی کے ٹیبل کے ساتھ پاؤں لگتے دھڑام سے آدھی ٹیبل پر اور آدھی زمین پر گری تھی۔۔

اوچچ دادو۔۔۔ کمر کی ہڈی پر ٹیبل کا کونا لگتے درد سے بلبلاتے رونے لگی تھی وہ۔۔۔۔

زیش۔۔۔ پاگل ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی۔۔۔۔ وہ بے چین ہوا تھا گھٹنوں کے بل جھکتا بیٹھا تھا اس کے پاس۔۔۔۔

آپ ک۔۔۔کی وجہ سے ہوا دادو حائسی۔۔۔۔ بونیا۔۔۔۔ روتے ہوئے کمر کو پکڑے آوازیں دینے لگی تھی وہ سب کو۔۔۔۔ دکھاؤ یار کہاں لگی ہے رونا تو بند کرو پلیز۔۔۔۔ اس کے آنسو صاف کرتے اس کی کمر کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔۔نہیں ب۔۔۔بہت درد ہو رہا ہے نہیں۔۔۔۔ دادو کو بلا دیں۔۔۔ م۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔ اس کا ہاتھ پیچھے کرتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دماغ خراب مت کرو زیش یہی گھر ہے اب تمہارا اور میں شوہر ہوں تمہارا آج کے بعد کہا نا میرے ہوتے ہوئے کے فلاں کو بلا دیں فلاں کو بلا دیں خود تمہاری دو سو چھ کی دو سو چھ ہڈیاں توڑوں گا۔۔۔۔ دکھاؤ اب مجھے۔۔

اپنا جھٹکا ہوا ہاتھ دیکھتے غصے سے اسے باہوں میں اٹھاتے بیڈ پر بٹھاتے کہا تھا۔۔۔ اور کروٹ کے بل لٹایا تھا اسے۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں س۔۔۔ سم ب۔۔۔بہت درد ہو رہا ہے پلیز۔۔۔ اس کو شرٹ ہٹاتے دیکھ آخری التجا کی تھی۔۔۔

اچھا ناچ نہیں کروں گا چپ بس رونا بند کرو دیکھنے تو دو کہاں لگی ہے۔۔۔۔ اس کو تسلی دیتے پیار سے پچکارتے کہا تھا۔۔۔۔

یہاں۔۔۔۔ ہاتھ لگاتے پوچھا۔۔

اخخخخخخ۔۔۔۔ اس نے ہاتھ لگتے جان لیوا چیخ ماری تھی۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو زیش سب باہر کیا سوچیں گے گھبرا کر ہاتھ پیچھے کرتے غصے سے کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔

آ۔۔۔اپ آپ کو کہا بھی تھا کے زیادہ درد ہے پھر ہاتھ کیوں لگایا آپ نے۔۔۔۔ اس نے ہچکیوں سے روتے کہا تھا۔۔شٹ اپ۔۔۔۔ اب آواز نا نکلے تمہاری۔۔۔ اب ائنٹمنٹ لگاؤں گا

میں آگر آواز نکلی تو ساری رات بونیا کو باہر ٹھنڈ میں رہنا پڑے گا--- اب تم سوچ لو---- اور یہ تم جانتی ہو کے میں جو کہتا ہوں وہ کر کے دکھاتا ہوں--- چیلنجنگ نظروں سے اسے دیکھتے فرسٹ ایڈ باکس اس کے پاس رکھتے کہا تھا----

م---م---میں--- نہیں چیخوں گی--- بونیا کی طرف دیکھتے کہا تھا اس نے جانتی تھی کے اس نے جو کہا وہی کرے گا وہ ارسم سلطان چوہدری تھا----

گڈ گرل---- اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا--- بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بٹھایا تھا اسے---پھر اس کے قریب ہوتے اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی گردن میں ڈال کر خود کے قریب کرتے سینے سے لگایا تھا اس کے چہرے کو اپنے کاندھے پر رکھا تھا----

ائز کلوز کرو اور فیل کرو کے تمہیں کہیں پین نہیں بلیو می پین نہیں ہو گا--- اس کے کان کے پاس سر گوشی کرتے اس کی کمر کے پیچھے ہاتھ کرتے وہ ائنٹمنٹ لگانے لگا تھا---- اس کے لمس پر درد کی شدت برداشت کرتے اس کی گردن پر اپنے بازوؤں سے گرفت بڑھاتے وہ سسکی تھی--- مگر منہ سے آواز نہیں نکالی تھی بے آواز آنسوؤں سے سسکتی درد برداشت کر رہی تھی اس کی نرم گرم آغوش میں---

بڑی نرمی سے ائنٹمنٹ لگا کر اس نے اس کو خود سے تھوڑا پرے کیا تھا--- مگر اس کا بھیگا آنسوؤں سے تر چہرا دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا---

زیادہ درد ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلیں آنسو صاف کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ بولی نہیں تھی لرزتے لبوں سے نفی میں سر ہلایا تھا جھکی پلکوں کے ساتھ اور وہ کھو گیا تھا اس معصوم ادا پر دل بری طرح دھڑکا تھا۔۔۔جب ہی اس کے کھلے لمبے بالوں میں ہاتھ ڈالے دیوانوں کی طرح نرم گلابی نازک پنکھڑیوں پر جھکا تھا پورے حق پوری شدت کے ساتھ اور اپنی سانسوں میں اس کی سانسیں چننے لگا تھا اسے کوئی بھی موقع دیئے بغیر۔۔۔۔

اور وہ اس اچانک افتاد پر بری طرح لرزی تھی آنکھیں شدت سے بند کیں تھیں۔۔۔۔ سانسوں میں اس کی سانسوں کی قید اور لمس۔۔۔۔ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑے اپنی فنا ہوتی روح کو بڑی مشکل سے سنبھال پاہ رہی تھی وہ اور وہ تو جیسے کھو گیا تھا۔۔۔ اس کی خوشبو اور لمس میں کتنے لمحے خود کو سیراب کرتے اس کے بے جان ہوتے وجود میں اپنے لمس کو پھونک کر چھوڑا تھا کے وہ لرزتی ہوئی اس کے سینے کے ساتھ ماتھا ٹکائے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔۔۔ اپنی ابتر ہوتی حالت کو بحال کرتے۔۔۔۔

ایک لمحے کو تو ارسم کو بھی سمجھ نہیں آیا تھا کے ہوا کیا ہے۔۔۔ یہ سب کچھ بے اختیاری میں ہوا تھا شاید ایک غیر فطری عمل۔۔۔ اور وہ بھی اہنے باپ کے قاتل کی بیٹی کے ساتھ۔۔۔۔ سوچتے ہی اس کے ماتھے پر بے ساختہ جانے کتنے بل آئے تھے۔۔۔

چینج کر کے سو جاؤ--- اس کی بازو کو بے دردی سے پکڑتے دور کرتے سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ اور لائٹر اٹھاتے وہ کمرے میں بنے اپنے سکریٹ روم میں چلے گیا تھا--اور پیچھے وہ اس کے اس دردناک لمس کو کانپتے ہاتھوں سے بھیگے لبوں کو صاف کرتی---- وہیں تکیے پر ڈھے گئی تھی---- جسم کا رواں رواں لرز رہا تھا اس کا----

♡♡♡♡♡♡♡

آئی تنک اس ٹائم جانا ٹھیک نہیں ہے حمنہ تم صبح بھی تو بات کر سکتی ہو ابدال سے----

ذیشم نے ابدال کے گھر کے سامنے گاڑی کھڑی کرتے کہا تھا---

کیوں اس ٹائم کیا ہے کون سی قیامت آئی ہوئی ہے اس ٹائم--- اس نے پھنکارتے ہوئے پوچھا تھا---

بات قیامت کی نہیں ہے حمنہ تم اچھی طرح جانتی ہو وہ اس وقت اکیلا ہے گھر پر یا پھر اکا دکا نوکر ایسے میں تمہارا جانا ٹھیک-----

اوہ شٹ اپ ذیشم یہاں میری جان پر بنی ہوئی ہے کے ارحام اور ایشال ایک ساتھ ایک روم میں ہیں اور تمہارے خدشات ہی ختم نہیں ہو رہے میں اپنی حفاظت کرنا اچھے سے جانتی ہوں سو پلیز--- غراتے ہوئے کہا تھا اس نے اور پھر گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکلی تھی اور گھر

کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔ذیشم بھی نفی میں سر ہلاتی گاڑی سٹارٹ کرتی گھر کی طرف نکل گئی تھی۔۔۔۔

ابدال ابدال۔۔۔ ڈرائنگ روم میں جاتے ہی اس نے

آوازیں لگانا شروع کر دیں تھیں۔۔۔۔

بی بی جی صاحب اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔ کچن میں سے نکلتے ملازم نے بتایا تھا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ ملازم سے سنتے ہی وہ ابدال کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

یس کم ان۔۔۔ دروازہ ناک ہونے کی آواز سنتے ہی ابدال نے کہا تھا۔۔۔۔

ابدال سب کچھ ویسٹ ہو گیا سارے پلینز مجھے لگتا ہے اس ایشال کی قسمت حد سے زیادہ اچھی ہے یا میری قسمت حد سے زیادہ بری کمرے میں جاتے ہی اس نے ابدال کی پشت دیکھتے گرجتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔کیا مطلب تم۔۔۔۔م۔۔۔۔ نے زہر نہیں دیا اپنے دشمنوں کو۔۔۔ بہکے بہکے جھومتے لہجے میں کہا تھا ابدال نے مڑتے ہوئے۔۔۔۔

آر یو ڈرنک ابدال۔۔۔ اسے لڑکھڑاتا دیکھ ٹیبل پر موجود اس گندے محلول کی بوتلیں دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں آج وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کے میں رہ نہیں سکا غم چھپانے کے لیے پینا پڑتا ہے اور یقین کرو جب سے اس کو پی رہا ہوں سارے غم بھول گئے ہیں---

اس نے لڑکھراتے قدموں سے صوفے پر گرتے کہا تھا-----

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو کسی کی دوری کب برداشت ہوتی ہے وہ بھی تو اتنا ہی حسین لگ رہا تھا مگر وہ کسی اور کے پہلو میں تھا کسی اور کے ساتھ مجھ سے بہت دور--- حمنہ نے اداس لہجے میں کہا تھا----

غم نا کرو تم بھی انجوائے کرو اسے--- دیکھنا سب درد مٹ جائیں گے سب سیٹ ہو جائے گا--- بھول جاؤ گی سب--- ابدال نے گلاس بھرتے حمنہ کے سامنے رکھتے کہا تھا----

جسے کچھ سوچتے ہوئے اس نے لبوں سے لگایا تھا اور غٹا غٹ خود میں انڈیل لیا تھا----

اور پھر پے در پے وہ جانے کتنے گلاس پی گئی تھی---- ابدال کے ساتھ-----

م----میں اسے ہر حال میں حاصل کر---ل----لوں گی وہ---صر----صرف میرا ہے حمنہ ذکا اللہ کا----

صوفے سے اٹھتے گرتے پڑتے اس نے کہا تھا----

ذیشم تم صوفے سے کیوں اٹھی میرے پاس آؤ یہاں----

ذیشم---- ابدال نے نشے میں دھت ہوتے حمنہ کی شکل مھں ذیشم کو دیکھتے کہا تھا-----

م---میں---حمنہ ہوں--- ارحام کی حمنہ---- اس نے نشے میں بیڈ پر گرتے کہا تھا---

نہیں ت----تم----زیمنم----ہ--ہو----ابدال کی ذیمنم---- ابدال بھی گرتا پڑتا اس تک پہنچا تھا اور اس کے پاس ہی بیڈپر گرا تھا---

ک----ک---کیا---تم---ارحام ہو-----میرے ارحام--- اس نے ابدال کی ناک پر فنگر رکھتے کہا تھا----

ت-----ت---تم---ذیمنم ہو----میر----ی---ذیمنم اس نے اس کی فنگر کو پکڑ کر لبوں سے لگایا تھا---- اور پھر اس کے بے حد قریب ہونے لگا تھا----

نشے میں دھت دونوں ایک دوسرے میں سمٹتے ہوش و ہواس سے بیگانہ ہر حد پھلانگنے لگے تھے----اور شیطان کی جیت ہوئی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ تو کوئی بات نا ہوئی منتہا میں نے بہت دل سے تمہارے لیے خریدا تھا یہ اب اگر تم نہیں پہنو گی تو مجھے برا لگے گا----

جنت نے منہ بناتے کہا تھا---- دعا اور جنت کل رات ہی اسلام آباد آہ گیئں تھیں---جن کو عاشر سمیت سب رسیو کرنے گئے تھے اور تو اور شیری بھی ساتھ تھا سارہ اور بشام صبح ہی اس کی کچھ دن کی چھٹی لے کر اسے گھر لے آئے تھے----

آج بھی صبح کے ناشتے کے بعد وہ سب شاپنگ کے لیے نکلے تھے سوائے پنکی کے اور کچھ دیر پہلے ہی واپس آئے تھے-----

جنت میں اتنے برائٹ کلرز نہیں پہنتی--- اس نے مسکراتے ہوئے منع کیا تھا---

کیوں کیوں نہیں پہنتیں کونسا ستر سال کی بوڑھی ہو گئی ہو دیکھو منتہا میں نے اور تم نے یہی کلر پہننا ہے آفٹر آل دلہن کی بہنیں ہیں ہم---- اس بار دعا بولی تھی-----

واہ بھئی واہ پارٹی بدل لی کس چکر میں دلہن کی بہن وہ میری بہن ہے یعنی دلہا کی طرف سے ہے----

عاشر نے ہری جھنڈی دکھائی تھی----

اچھا رہنے دیں عاشر بھائی آپ رکھیں اپنی بہن میں ہوں نا اپنی بہنوں کا بھائی--- شیری نے دعا اور جنت کے درمیان بیٹھتے کہا تھا----

دیکھو شیری پارٹی بدلنا مہنگا پڑ سکتا ہے عاشر نے وارن کرتے مصنوعی غصے سے کہا تھا----

پھر تو آپ کو ڈرنا چاہیے شیری دی گریٹ سولجر سے---- وکٹری کا نشان دکھاتے پورا مقابلہ کیا تھا اس نے----

میں تو ڈر گیا سولجر جی---- عاشر زور دار قہقہہ لگا کر ہنسا تھا---- اور شیری کی معصوم باتیں سن کر سب ہنسنے لگے تھے----

اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر منتہا کی پلکیں بھی نم ہوئیں تھیں جسے سارہ نے محسوس کیا تھا----

اچھا چلو بچوں یہ سامان رکھو اپنا اور جا کر لیٹو اپنے اپنے رومز میں ریسٹ کرو--- سارہ نے کہا تو سب اپنے اپنے رومز میں جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے----

منتہا تم میرے ساتھ آنا زرا روم میں سارا کہتی چلی گئی تھی----

جی آپی---- روم کا دروازہ ناک کرتے اندر جاتے منتہا نے کہا تھا----

بیٹھو یہاں--- سارہ نے اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا تھا----

آج بشام بھائی نہیں آئیں گے کیا--- اس نے ان کے سامنے بیٹھتے پوچھا تھا---

نہیں بشام کراچی گئے ہیں صبح لوٹیں گے منتہا مجھے کچھ بات کرنی تھی تم سے---- انہوں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا----

جی آپی بولیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

منتہا تمہیں یاد ہے کل حمدان کے ساتھ صفی احمد آیا تھا اس کا دوست---- سارہ نے بات کا آغاز کرتے پوچھا تھا---

جی آپی یاد ہے---- مگر آپ یہ مجھ سے کیوں پوچھ رہیں ہیں--- اس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا----

بیٹا بشام چاہتے ہیں کے صفی کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیا جائے--- منتہا دیکھو غلط مت سمجھنا صفی بہت اچھا لڑکا ہے دیکھا بھالا ہے اور پھر حمدان کا کزن لیے اور بشام کا بھی دور کا کزن ہے اس کے کردار میں بھی کوئی جھول نہیں ہے شریف سیدھا سادھا لڑکا ہے سب سے بڑھ کر کڑوروں کی جائیداد کا اکلوتا وارث----

پنکی کے لیے پہلے بشام نے اس کا ہی انتخاب کیا تھا مگر پھر اسکی حرکتوں کی وجہ سے بشام کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑا کیونکہ وہ جانتے ہیں کے حمدان کے علاوہ کوئی بھی اسے کنٹرول نہیں کر سکے گا----

منتہا میں جانتی ہوں کے تم ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں ہو یہ سب چاہتی بھی نہیں ہو گی--- مگر بیٹا شیری کے لیے خود اپنی زندگی کے لیے تمہیں یہ فیصلہ لینا پڑے گا----

تم ہمیں بہت عزیز ہو یقین جانو شاید تم میرے لیے عاشر سے بڑھ کر ہو---- اس لیے میں نے تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے لیے یہ فیصلہ لیا ہے----

دیکھو بیٹا تم-یہاں جب تک چاہو رہو چاہے پوری عمر رہو مگر جب ہم نا رہے تو--- زندگی کا کچھ بھروسہ تھوڑی ہے اس لیے ہم تمہیں مضبوط ہاتھوں میں سونپنا چاہتے ہیں----

انھوں نے تمہید باندھتے اپنی بات اس کے سامنے رکھی تھی----اور پھر اس کا فیصلہ جاننے کے لیے رکیں تھیں جس کی آنکھوں میں نمی ہلکورے لے رہی تھی----

کچھ بولو گی نہیں منتہا۔۔۔ کافی دیر کمرے میں خاموشی اور اس کے جواب کی منتظر رہتیں جب اس کی طرف سے کوئی جواب نا ملا تو وہ پوچھ بیٹھیں تھیں۔۔۔۔

کیا بولوں آپی مجھے تو کبھی کبھی لگتا ہے میں زندگی کو نہیں زندگی مجھے جی رہی ہے۔۔۔ کتنی بے بس ہوں نا میں ہر معاملے میں۔۔۔۔ اس نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

ایسے نہیں کہتے منتہا کچھ دستکیں خوش قسمت ہوتیں ہیں انہیں کھلے دل سے قبول کرنا چاہیے۔۔۔۔

انہوں نے اس کے قریب ہوتے اس کے آنسو چنتے کہا تھا۔۔۔۔

آپی میں چاہ کر بھی نہیں کر سکتی ویلکم یہ میرے بس میں نہیں ہے میں آپ کی حکم عدولی بھی نہیں کر سکتی یہ بھی میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔۔

اس نے سسکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چندا جو ہوا بھول جاؤ سینے سے لگا کر ساری زندگی رکھو گی تو تکلیف میں رہو گی زندگی بہت خوبصورت ہے اس کو خوبصورت بنا لو۔۔۔ انہوں نے سمجھایا تھا۔۔۔۔

کاش میرے بس میں ہوتا یہ سب آپی۔۔۔۔ آپ جانتی ہیں میرا دل شاید اب کسی بھی نئے رشتے کے لیے کسی کا بھی تابع نہیں ہو سکتا۔۔۔۔اور نا میں کرنا چاہوں گی۔۔۔۔ یہ دل اور اس

سے جڑے تمام احساس کسی بہت دور اور جدا شخص کے ساتھ جڑے ہیں اس نے گہرا سانس لیتے آنسوؤں پر ضبط کرتے کہا تھا----

میں سمجھی نہیں---- کیا تم کسی سے محبت---- انھوں نے نا سمجھی سے پوچھا تھا---

نہیں جانتی میں آپی یہ کون سا جذبہ ہے مگر اس کا احساس کبھی مجھ سے جدا ہوا ہی نہیں ہم کسی کو یاد کرنا شاید بھول سکتے ہیں مگر کسی کو اپنی سانسوں کے ساتھ جینا سینچنا نہیں بھول سکتے میری سانسوں کی روانگی سے جڑی پاکیزہ عبادت کی طرح ہے وہ----

اس نے درد بھری مسکراہٹ نم لبوں پر سجاتے کہا تھا---کون ہے وہ---- وہ اس کے چہرے پر درد واضح دیکھ سکتیں تھیں----

نہیں جانتی کون ہے کہاں سے ہے کدھر ہے--- مگر منتہا روحیل کا سب سے خوبصورت لمحہ ہے وہ--

آپ کو پتہ ہے آپی آنکھوں نے آخری بار اسے ٹوٹا بکھرا دیکھا تھا---- جیسے اس کی دنیا لٹ گئی ہو--- پہلی بار اس سے ملاقات میری بیسٹ فرینڈ ذوئیشہ کے گھر---------

اس نے شروع سے لے کر آخر تک سب کچھ بہتے آنسوؤں سے بتایا تھا ان کو----

اوہ مائی گوڈ منتہا تم کتنی گہری ہو اتنے دکھ اتنے درد کیسے سہتی ہو میری جان تھکتی نہیں ہو وہ حیران ہوئیں تھیں اس کے صبر پر----

نہیں جانتی مگر پلیز آپی اس چہرے کے علاوہ کسی اور کو دل کی مسند پر قائم کرنا میرے بس میں نہیں میں اس کی چند یادوں کے سہارے اس بے بس زندگی کو گزارنا چاہتی ہوں پلیز مجھ سے-----

منتہا میں اس کو ڈھونڈ لوں گی تمہارے لیے دیکھنا وہ تمہیں ضرور ملے گا---- انھوں نے اس کی بات کاٹتے ہمت دلائی تھی----

نہیں آپی میں اس سے محبت کرتی ہوں مگر میں یہ نہیں چاہتی کے میں کبھی بھی اس کے سامنے اس لٹی پھٹی اور بد کرداری کے الزاموں کی حالت میں جاؤں اور پھر ایک طلاق یافتہ لڑکی سے کیونکر وہ شادی کرے گا اور پھر یہ کہاں لکھا ہے کے وہ میرے انتظار میں بیٹھا ہو یا پھر یہ کے وہ بھی مجھ سے محبت یہ سب میرے اندازے بھی تو ہو سکتے ہیں---

اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا----

محبت اندازے نہیں الہام دیتی ہے اور ہو سکتا ہے کے تمہارے الہام تمہیں اس تک پہنچا دیں----

انھوں نے سمجھایا تھا اپنے تئیں----

آپی پلیز مجھے ایسے ہی زندگی گزارنے دیں اس خوش فہمی میں ہی اس نے التجا کی تھی----

دیکھو منتہا جانتے بوجھتے ہوئے میں تمہیں اپنی زندگی برباد نہیں کرنے دے سکتی تم چاہو تو میں تمہیں تمہاری محبت سے ملا سکتی ہوں نہیں تو پھر دوسرا آپشن صفی احمد ہے تم سوچ لو سمجھ لو پھر مجھے جواب دے دینا۔۔۔۔

انہوں نے واضح الفاظ میں کہا تھا۔۔۔جس پر اس نے کچھ لمحے سارہ کو خاموشی سے دیکھا تھا۔۔۔۔

صفی احمد کو ہاں کر دیں آپی کیونکہ اپنی محبت کا بھرم میں ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو بھرے نم لہجے میں کہتی وہ باہر چلی گئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

رکو منتہا۔۔۔ اس کے باہر کو بڑھتے قدم دیکھ کر انہوں نے پکارا تھا۔۔۔۔۔

وہ بولے بنا رکی تھی مگر مڑ کے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

کیا میں نام جان سکتی ہوں اس کا۔۔۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا کریں گی نام جان کر یہ سمجھ لیں کے وہ منتہا روحیل کی محبت ہے۔۔۔۔ اس نے پھیکی ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔

مجھے خوشی ہو گی اگر تم مجھے اس کا نام بتاؤ گی تو اور۔۔۔۔

ایحاب۔۔۔ اس نے ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کہا تھا اور منہ پر ہاتھ رکھے اپنے آنسوؤں کا گلہ گھونٹتے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ساری رات اس کی سگریٹ پھونکتے خود کو سلگاتے ہوئے گزری تھی۔۔۔ فجر کی اذان کی آواز پر اس نے وضو کیا تھا اور نماز پڑھی تھی۔۔۔۔

رب کے حضور صرف اور صرف اپنی بہن کی خوشیوں کی گڑگڑا کر دعا مانگی تھی۔۔۔ جانتا تھا کے اگر اس نے اپنی بہن کی علیحدگی کروائی تو اللہ بھی اس سے سخت ناراض ہو گا۔۔۔ مگر آرسم سلطان چوہدری کو اب وہ ایسے ہی چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کے آگے اسے کیا کرنا ہے کیا ایسا کرنا ہے کے اس کی بہن کی خوشیاں بھی بحال رہیں اور وہ خود بھی اپنی زندگی آسان کر سکے اپنے اور اپنے نئے جڑے رشتے کے لیے۔۔۔۔

وہ سادہ اور آسان فہم انسان تھا یہی وجہ تھی کے چیلنجز سے گھبراتا نہیں تھا جو تھا جیسے تھا بگڑا ہوا یا خواہ سنورا ہوا اسے قبول کرنا آتا تھا۔۔۔

اور یہی وجہ تھی کے فاحا کو سنا کر اسے تکلیف سونپ کر خود بھی وہ ایک پل کے لیے بھی سکون میں نہیں رہا تھا ساری رات اس کے لمس کی آشنائی آنکھوں میں چھپی درد کی رمق ہولے

ہولے اسے ڈستی رہی تھی۔۔۔۔جانتا تھا کے اس کے دل میں اپنا آپ بد گمان کر آیا ہے۔۔۔مگر اس بات سے مطمئن تھا کے اسے اس کی غلطی کا احساس کروانا بھی ضروری تھا۔۔۔

جو کچھ چھپا کر اس نے ان دونوں کے رشتے کو یہاں تک پہنچایا ہے وہ سب کچھ بتا کر اسے اعتماد میں لے کر وہ اور حائشم ارسم کی غلط فہمی مل کر بھی دور کر سکتے تھے۔۔۔۔

وہ وقتی طور پر جذباتی ضرور تھا مگر اپنا مائنڈ سیٹ ہمیشہ پازیٹیو رکھتا تھا۔۔۔۔ شاید یہی وجہ تھی کے وہ گھر آ گیا تھا واپس اور اب پوری رات اس گتھی کے ہر پہلو کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔۔۔۔

ہیلو ہاں بولو۔۔۔۔ چھ بجے کے قریب موبائل پر ہوتی رنگ نے اسے سوچوں کے تسلسل سے باہر نکالا تھا۔۔۔۔

سر آج بیربل اور مومن کی ڈیتھ باڈیز مل جائیں گی نو بجے کے قریب ان کے باپ کا بھی بیان ہے کچھ اور ایک دو اور اہم پوائنٹس آئی جی صاحب نے ڈسکس کرنے ہیں تو آٹھ بجے آپ کی میٹنگ ہے۔۔۔۔۔

فون پر موجود آفیسر نے بتایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں آہ جاؤں گا۔۔۔ گہرا سانس کھینچتے اس نے فون رکھا تھا اور پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔کمرے میں آتے ہی پہلی نظر اس دشمن جان پر پڑی تھی۔۔۔

وہ اسی طرح رات کی حالت میں بیڈ پر آڑھی ترچھی اپنے گرد اپنے ہی بازوؤں کا حلقہ بنائے لیٹی ہوئی تھی جسم لرز رہا تھا۔۔۔۔وہ جلدی سے آگے بڑھا تھا اتنی سردی میں رات والے سادہ سے لباس میں ہی وہ ٹھٹھر رہی تھی۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اسے سیدھا کیا تو جسم آگ کی طرح تپ رہی تھا۔۔۔ اس کا لمس پاتے ہی اس نے ہلکی سی پلکوں میں جنبش دی تھی۔۔۔اور پھر پلکیں گرا لیں تھیں ایک ہی پوزیشن میں مسلسل لیٹے رہنے کی وجہ سے اس کا جسم ہلنے سے بھی قاصر تھا۔۔۔۔

ماتھے پر ہاتھ لگاتے ہی وہ ٹھٹھکا تھا۔۔۔ ماتھا کسی بھٹی کی طرح جھلس رہا تھا جبکہ آنکھوں کے کونوں پر نمی تھی۔۔۔ رنگت پیلی زرد ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ برسوں کی بیمار ہو۔۔۔۔

فا تم ٹھیک ہو آنکھیں کھولو۔۔۔ اس کے چہرے کو تھتھپاتے پوچھا تھا اس نے۔۔۔مگر وہ ہنوز پلکیں گرائے لیٹی رہی تھی۔۔۔۔

اسے سیدھا کر کے لٹاتے اس پر کمفرٹر اوڑھایا تھا اس نے پھر الماری کی طرف بڑھا تھا وہاں سے اپنے سوکس اور سویٹر نکالے تھے۔۔۔ اس کے پاؤں کی طرف بیٹھ کر سب سے پہلے پاؤں

کو اپنے ہاتھوں میں لے کر ایڑیوں سے لے کر پاؤں کی سطح کو رب کرتے اپنے ہاتھوں کی گرمائش دی تھی اور پھر سوکس پہنائے تھے۔۔۔۔۔

تھوڑا سا اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے کر اٹھا کر اپنا سویٹر پہنایا تھا آگے کے بٹن بند کر کے سویٹر کے اس کے پیچھے بکھرے سارے بالوں کو ایک کاندھے پر ڈال کر لٹایا تھا۔۔۔اور پھر کمرے کا ہیٹر اون کیا تھا۔۔۔۔

انٹر کام اٹھا کر کچن کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

نسرین خالہ نیم گرم دودھ لے کر آئیں ابھی۔۔۔ حکم دیتے ہی رسیور رکھا تھا اور ڈرار میں سے بخار کی ٹیبلٹ نکالی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد ملازمہ دودھ لے آئی تھی ڈور ناک ہوتے ہی دروازہ کھول کر اس نے دودھ کا گلاس پکڑا تھا۔۔

پھر اس کے قریب بیٹھ کر اسے اٹھا کر بٹھایا تھا۔۔

فا اٹھو شاباش دودھ پیئو تھوڑا بازو سے جھنجھوڑ کر کہا تھا۔۔۔ اس نے بند ہوتی آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔

اس سے اٹھ کر بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ مگر کھلتی بند آنکھوں میں اس نے سامنے بیٹھے شخص کو اپنے لیے فکر مند پایا تھا جو زبردستی اس کے ہونٹوں کے ساتھ دودھ کا گلاس لگائے اسے پکار رہا تھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے اس نے اپنے سر کو تھامے کانپتے ہاتھوں سے گلاس پکڑتے کچھ گھونٹ اپنے اندر انڈیلے تھے۔۔۔ پھر حائسم نے اسے ٹیبلٹ دے کر لٹایا تھا۔۔۔ اس کا بچا ہوا باقی کا دودھ پی کر وہ اس کے قریب ہی لیٹ گیا تھا۔۔۔جب ہی اس کے نچلے ہونٹ کے کٹ پر نظر پڑھتے اپنی رات والی جنونیت یاد آتے اس نے اس کے ماتھے پر بے ساختہ لب رکھے تھے۔۔۔

پاگل لڑکی خود کو اذیت کیوں دی۔۔۔ اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔ گھڑی سات بجا رہی تھی۔۔۔ اسے ٹائٹ ہگ میں لیتے اس نے بھی آنکھیں موند لیں تھیں کچھ پل اسے اپنی آغوش میں لیے لیٹا رہا تھا وہ اور اس کے گہری نیند میں جاتے ہی اس سے دور ہوتے اس کے چہرے پر سکون محسوس کرتے ریڈی ہونے چلا گیا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

مارننگ بیوٹیفل کدو۔۔۔ وہ کروٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی جب اس نے چار پانچ فریش روز فلاورز اس کے چہرے کے سامنے رکھتے اس کی بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا تھا۔۔۔

اس کی آواز سے اس کے لمس سے آنکھیں کھولیں تھیں اس نے بڑی مشکل سے۔۔۔۔ ابھی تین گھنٹے پہلے ہی تو وہ سوئی تھی اسے ایسے لگا تھا جیسے ابھی آنکھ بند کی ہو اور ابھی اسے کسی نے پھر سے جگا دیا ہو۔۔۔۔

حام۔۔۔۔ناٹ اگین بہت نیند آہ رہی ہے۔۔۔ فلاورز کو ہاتھ میں لے کر سینے سے لگاتے اس نے کروٹ بدلتے کہا تھا۔۔۔۔

حام کی جان اٹھ جاؤ ماما پوچھ رہی تھیں بریک فاسٹ کے لیے ویٹ ہو رہا ہے بریک فاسٹ کر لو پھر جتنی دیر چاہے سو جانا۔۔۔ اس کی ناک پر لب رکھتے اس کو ہگ میں لیتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

یو آر سو بیڈ حام۔۔۔۔ منہ بناتے اس نے اس کی ہگ سے نکلتے کہا تھا۔۔

ایک ہی رات میں کافی نیک خیالات نہیں ہو گئے میرے بارے میں میری زندگی کے۔۔۔۔ اس کو اٹھا کر بٹھاتے اس کو نائٹی کا گاؤن دیتے کہا تھا اس نے۔۔

مجھے بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔۔ گاؤن پہنتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

بات مت کرنا منہ لگ جانا بس۔۔۔۔۔ اس کے قریب بیٹھتے اس کے چہرے پر جھکتے کہا تھا اور پھر اس کی سانسوں میں سانسیں لینے لگا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کی غیر ہوتی حالت کے پیش نظر نرمی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔اور پھر سینے سے لگائے اس کی کمر سہلائی تھی۔۔۔۔

تھینک یو فور میکنگ مائی لائف بیوٹیفل اینڈ ال السو مارننگ بلیسڈ۔۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ناک سے ناک رب کرتے کہا تھا۔۔۔

چلو ریڈی ہو جاؤ ایشال ارحام طارق ورنہ ماما پھر سے آہ جائیں گیں بے چین ہیں وہ اپنی بہو کو دیکھنے کے لیے۔۔۔۔ موبائل پکڑتے بیڈ پر گرتے کہا تھا اس نے وہ بھی کبرڈ سے اپنی ڈریس لے کر واش روم گھسی تھی۔۔۔۔

تھینکیو ارحام طارق فور میکنگ می پریشئیس۔۔۔ اس نے دل سے سوچا تھا ٹوٹ کرپیار آیا تھا اس کو ان سب پر جنھوں نے اس کو حماقت کرنے سے بچایا تھا اسپیشلی ارسم پر۔۔۔۔

اس نے طے کر لیا تھا اب کسی بھی رونگ نمبر کسی بھی ویڈیو کسی بھی تصویر پر کبھی یقین نہیں کرے گی بلکہ پتہ لگائے گی اس سب کے پیچھے کون ہے اب اسے خود اپنے رشتے کی حفاظت کرنی تھی اور وہ اپنے رشتے کو بچانے کے لیے ہر حد تک جائے گی۔۔۔۔۔

اور اس سب کے پیچھے جو بھی ہے اسے منظر عام پر لائے گی اتنے محبت کرنے والے شوہر کو اب کبھی بھی وہ کٹھرے میں لا کر نہیں کھڑا کرے گی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ فریش سی بالوں کو ٹاول سے آزاد کرتے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

پرفیوم کی بوتل اٹھا کر اپنے اوپر اس نے پرفیوم چھڑکا تھا۔۔۔۔

جانم تمہیں خوشبوؤں کی کیا ضرورت تم تو خود خوشبو ہو۔۔۔ ارحام نے اس کو پیچھے سے ہگ میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

واؤ اٹس بیوٹیفل حام۔۔۔۔ گلے میں اس کو نازک سا ڈائمنڈ پینڈٹ پہناتے اس نے اپنے پینڈٹ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ تمہارا ویڈنگ گفٹ رات کو دینے تھا بٹ تمہیں دیکھنے کے بعد کچھ ہوش ہی نہیں رہا۔۔۔۔

اس نے اس کے کان کے پیچھے نم بال اڑستے کان کی لو پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔ اس نے نظریں جھکائے کہا تھا۔۔۔۔۔

جب ہی دروازے پر دستک ہوئی تھی وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے دور ہوا تھا۔۔۔۔

یس۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔۔

ارحام بیٹا بڑی بیگم صاحبہ کہہ رہی ہیں دلہن کو لے کر ناشتے کے لیے آ جائیں۔۔۔ ملازمہ نے کہا تھا۔۔

اوکے ماما سے بولو بس پانچ منٹ میں آ رہے ہیں۔۔۔ اس نے جواب دیا تھا۔۔۔۔

اور ایشال کو جلدی ریڈی ہونے کا اشارہ دے کر خود بھی اپنی ڈریس لے کر ڈریسنگ روم میں گھسا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہیں ہانپتے ہانپتے بونیا کو پہلو میں لیے سو گئی تھی وہ پتہ ہی نہیں چلا تھا-- صبح جب آنکھ کھلی تو ارسم کو تیار ہوتے پایا تھا----

آنکھیں ملتی وہ اٹھ بیٹھی تھیں---وہ بڑی مہارت سے بالوں میں ہیئر سپرے کر کے برش کے ساتھ بالوں کو پیچھے کرتے اب خودپر پرفیوم لگا رہا تھا--- سکائے بلو شرٹ میں انتہا کا پرکشش مرد---- اسے نہیں یاد پڑتا تھا کے یہ رنگ کسی اور پر شاید ہی کبھی اتنا خوبصورت لگا ہو----اس کے لبوں پر مسکراہٹ اس کی ستائش پر آئی تھی--- جانے انجانے میں ہی شاید وہ اس کے دل کی سلطنت میں جگہ بنانے لگا تھا----

کمر کا درد کیسا ہے اب--- کورٹ پہنتے پوچھا تھا اس نے----

ب---بہتر--- وہ رات کی اس کی نزدیکی یاد کرتی گڑبڑاتی بولی تھی----

ہممممم---- ریڈی ہو جاؤ ناشتے کے لیے---- بلو ٹوتھ کان میں لگاتے حکم دیا تھا اور جانے کے لیے مڑا تھا----

س---- سم---- اس نے جلدی سے بیڈ سے اترتے اس کا ہاتھ پکڑا تھا---- وہ اس کے ہاتھ کے لمس سے رکا تھا اور اس کی طرف پلٹا تھا----

آپ کا زخم ٹھیک ہے--- اس نے دوسرے ہاتھ کی لرزتی انگلیاں اس کے ماتھے پر رکھتے پوچھا تھا جو ابھی تک ویسے کا ویسا ہی سوجھا ہوا تھا----اس کی انگلیوں کے لمس سے اس کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی تھی---مگر وہ برداشت کر گیا تھا----

ایڑیوں کے بل کھڑے ہوتے نجانے دل میں کیا آیا تھا کے وہ اس کے ماتھے کے سوجھے ہوئے حصے پر لب رکھ کر دو سو کی سپیڈ سے واش روم میں گھسی اور بند ہوئی تھی---اور اپنے دھک دھک دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے اپنی تیز چلتی سانسوں پر قابو پانے کی ادنی سی کوشش کی تھی----

ارسم تو اس کے اس عمل سے منہ کھولے وہیں کھڑا ہو گیا تھا پھر چند سیکنڈ بعد سر جھٹکا تھا----

تھوڑی سی کسی کو اٹینشین دے دو تو سر پر چڑھ کر ناچنا شروع کر دیتا ہے سب میری غلطی ہے میں نے ہی رات کو زیادہ سر پر چڑھا لیا تھا اسے----

کوئی بات نہیں ذوئیشہ ولید خان مجھے دشمنوں کو خوش فہمیوں میں رکھ کر گرانا اچھے سے آتا ہے----

دا گیم بگین پر زور قہقہہ لگاتے وہ کورٹ کو ٹھیک کرتے موبائل پر انگلیاں چلاتا باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

ذوئیشہ نہیں آئی۔۔۔۔ اس کو اکیلے کو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے دیکھ مسز راندھاوا نے پوچھا تھا۔۔۔۔

اب وہ کوئی میرے لیے گولڈ میڈل یا تمغہ جرات تو ہے نہیں جسے میں ہر وقت گلے میں لٹکا کر ساتھ ساتھ لے کر گھومتا پھروں۔۔۔ آنا ہو گا آہ جائے گی سر پر چڑھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اس نے سلائس لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس گھر کی بیٹی ہے اب وہ اور اس کے معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گی میں ارسم دوسری بات تمغہ جرات یا گولڈ میڈل ہونے کی اس سے بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے کے وہ اس وقت تمہارے کمرے میں ہے۔۔۔۔ اس لیے سوچ سمجھ کر بولا کرو۔۔۔۔

انہوں نے بھی بغیر کوئی حساب کتاب رکھے اسے اچھی سنا دیں تھیں۔۔۔۔

پھوپھو اپ کی بہو اور اس گھر کی بیٹی بہت جلد آپ کے سامنے کھڑی کروں گا لیٹ لیسٹ وہ یہ نہیں ہو گی۔۔۔ اس کا بس کچھ دیر کا بسیرا ہے میرا اور میری زندگی میں بدلہ ختم رشتہ ختم ویسے بھی میں چاہتا ہوں کے اپنی زندگی کو ذیشم کے ساتھ نئے سرے سے شروع کروں آفٹر آل بیسٹ فرینڈ ہے ہماری سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں ہم اس کا سٹائل کونفیڈنٹ سب کچھ میرے لیول کا ہے اس ڈبو سی لڑکی کا اور میرا کوئی میل جول نہیں۔۔۔۔

اس نے آملیٹ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس کی بات سن کر جہاں مسز راندھاوا کے ماتھے پر ان گنت بل آئے تھے وہیں ڈائنگ ٹیبل تک آتی ذوئیشہ کا دل چکنا چور ہو گیا تھا اس کی بات سن کر۔۔۔ آنکھیں ڈبڈبا گئیں تھیں اور قدم لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔

تم جانتے بھی ہو اس سب کا انجام کسی کا نہیں تو اپنی بہن کا ہی خیال کر لو۔۔۔۔ انہوں نے تو ماتھا پکڑ لیا تھا اپنا اس کی بات سن کر۔۔۔

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے پھوپھو اس کی آنکھوں سے اس محبت کی پٹی اترے گی جو اصل میں صرف وقتی اٹریکشن ہے۔۔۔ کندھے اچکاتے نرم لہجے میں ناشتے سے انصاف کرتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

ارے ذوئیشہ یہاں کیوں کھڑی ہوں آؤ۔۔۔۔ پیچھے سے آتے اںحاب نے ذوئیشہ کا دھواں دھواں چہرہ دیکھتے اور ارسم کی باتیں سنتے کہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔۔جی اس نے جلدی سے دوسری طرف منہ کر کے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور چئیر پر جا کر بیٹھی تھی۔۔۔

ٹھیک ہو ذوشی کیا لو گی۔۔۔۔ مسز راندھاوا نے اس کے ماتھے کو چومتے اس کی پلیٹ میں املیٹ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔جواب میں وہ بس مسکرا دی تھی۔۔۔۔

ڈونا کیسا ہے اب۔۔۔۔ اںحاب کو چیئر پر بیٹھتے دیکھ پوچھا تھا ارسم نے۔۔۔۔

بہتر ہے مگر ابھی کچھ دن لگیں کے ڈسچارج ہونے میں آج اس کا ایک بار پھر سے سٹی سکین ہے میں بس ادھر کے لیے ہی نکل رہا ہوں ناشتے کے بعد----

ایحاب نے چائے کپ میں ڈالتے کہا تھا----

ہمممم مجھے ایک ضروری کام ہے میں ادھر سے ہو کر چکر لگاؤں گا---- ارسم نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا تھا----

ماما ولیمے کی کیا ٹائمنگ ہے---- ایحاب نے مسز راندھاوا سے پوچھا تھا----

یہ ولیمے والا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے فی الحال اسے پوسٹ پونڈ کر دیں--- ویسے بھی زیادہ دیر یہ شادی چلنے والی نہیں ہے----

ارسم نے کہا تھا----

نہیں ایحاب میری اور مسز دراب کی متفقہ رائے ہے کے فی الحال نہیں---اس لیے کچھ پرسنل ریزنز کی وجہ سے ہم منع کر چکے ہیں البتہ مسز طارق سے بھی بات ہو چکی ہے ان کا بھی یہی کہنا ہے کے سب کی خوشی کے ساتھ ہی وہ بھی اس خوشی کو سیلیبریٹ کریں گی----

انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا----

چلیں ٹھیک ہے جیسے آپ سب کو مناسب لگے--- ویسے ارسم یہ تمہارے ماتھے پر کیا ہوا ہے--- کہیں ذوئیشہ سے کٹ تو نہیں لگی--- اصحاب نے چپ چاپ بیٹھی ذوشی کو دیکھتے ماحول کا تاثر لائٹ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا----

جب ہی مسز راندھاوا کی بھی نظر پڑی تھی ارسم کے ماتھے پر---

دکھاؤ یہ تو کتنا سوجھا ہوا ہے کچھ لگایا کیا اس پر ارسم کیا ہوا ہے ذوئیشہ بتاؤ وہ ایک دم سے پریشان ہوتیں دونوں کی طرف دیکھتے پوچھنے لگیں تھیں---

م---م--میں نے مارا ہے آئی م---مین میں نے پرفیوم کی بوتل ماری ہے ایکشن کا ری ایکشن پھوپھو---- وہ ان کے چہرے پر پریشانی دیکھتے بول اُٹھی تھی---

ای---ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس خود سے اچانک سے میں مڑا تو ٹیب لگا واش روم کا---

ذوئیشہ کے منہ سے سنتے ہی ماتھے پر ان گنت بل سجاتے اس کو آنکھوں میں بولنے سے منع رہنے کا اشارہ کیا تھا اس نے----

آپ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں یہ تو پرفیوم کی بوتل لگی آپ خود تو کہہ رہے تھے کونسا روم میں جنات ہیں جو خود سے لگی گی بوتل---- اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا----

ہاہاہاہاہا اور ذوئیشہ تو جھوٹ بولتی ہی نہیں آئی ایم رائٹ ا ہمممم ا ہمممم۔۔۔۔ پراوڈ آف یو بھائی کی جان ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ احاب دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔ مسز راندھاوا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

اپنی بتیسی اپنے منہ میں ہی رکھ لو ورنہ ساری زندگی ہنسنے کے لیے ترسو گے اٹس جسٹ آہ انسیڈنٹ۔۔۔۔

دانت پیستے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اور تم ناشتہ ہو گیا تو روم میں جاؤ خبردار جو مجھے تم اب کمرے سے باہر دکھی غراتے ہوئے ذوئیشہ سے کہا تھا اس نے گاڑی کی کیز اور موبائل اٹھاتا باہر کی طرف چلے گیا تھا۔۔۔

ذوئشہ یہ تم نے کیا تھا۔۔۔ مدہم ہنسی ہنستے انھوں نے ایک بار پھر حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

آئی ایم سوری پھوپھو میں نے ہی کیا تھا میں جھوٹ نہیں بولتی بٹ یہ سب مجھ سے بہت اچانک ہوا آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ہرٹ ہم بٹ آپ نے کہا تھا کے ہر ایکشن کا ری ایکشن کرنا ہوتا ہے اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا میرا بچہ اس کا مطلب شوہر پر قاتلانہ حملہ تھوڑی تھا۔۔۔ ویسے جتنا اس نے سب کی ناک میں دم کر رکھا تھا ناں اتنا تو بنتا تھا۔۔۔ خیر نیکسٹ ٹائم۔ایسا کچھ نہیں کرنا بیٹا شوہر پر

ہاتھ نہیں اٹھاتے نا اسے مارتے ہیں زبان سے اپنی حصے کی لڑائی لڑو خود کو ڈیفنڈ کرو ٹھیک ہے--- انھوں نے نرمی سے سمجھایا تھا اسے----

ماما اگلی بار میں فرائنگ پین دوں گا ذوشی یو روکڈ یو ڈن آہ گڈ جاب--- ایحاب نے مزے سے کہا تھا----

سدھر جاؤ تم ایحاب یہ سارے کرتب میں تمہاری بیوی کو سکھاؤں گی--- سمجھ لو---- مسز راندھاوا نے گھرکا تھا اسے---ان کی بات سن کر ایحاب کے ہونٹوں سے ہنسی ایک دم غائب ہوئی تھی--- اور اداسی چاہ گئی تھی----

ملتہا کبھی تم میرا اتنا حسین مقدر بنو گی اس نے دل میں شدت سے کہا تھا--- ایک دم سے اس کا دل ناشتے سے اچاٹ ہو گیا تھا---پلیٹ پرے کھسکھاتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا---

ایحاب کیا ہوا ناشتہ تو کر لو---- انھوں نے اس کے بجھے چہرے کو دیکھتے کہا تھا----

ماما بس آئی ایم ڈن خیال رکھیئے گا میری بہن کا اور اپنا--- ماں کے پیچھے کھڑے ہوتے اس نے ان کے سر پر بوسا دیا تھا پھر ذوئیشہ کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا----

ذوئیشہ سمجھ گئی تھی کے وہ کیوں اس طرح بیوی کے نام پر بجھ سا گیا لیے جانتی تھی کے وہ کتنی محبت کرتا تھا اس سے-----

کاش منتہا تم مجھے بتا کر جاتی کاش مجھے تمہارے بارے میں کچھ علم ہوتا کے تم کہاں ہو پھر تمہیں میں خود تمہارے اس حسین اور روشن مقدر سے ملاتی جسے میرے رب نے بہت سنبھال کر تمہارے لیے رکھا ہے---اور انشاللہ تم ضرور ملو گی اس سے---- بس میں آج ہی حائسم بھائی سے بات کروں گی اور ہم مل کر ڈھونڈیں گے تمہیں پھر تم ہمارے ساتھ ہو گی میرے ساتھ اس گھر میں----

اس نے شدت سے دعا کی تھی اور کہا تھا----

کیا ہوا ذوئیشہ کہاں کھو گئی ناشتہ کرو--- مسز راندھاوا نے ٹوکتے ہوئے کہا تھا----

جی پھوپھو--- اس نے سر ہلاتے کہا تھا---

بونیا کو فوڈ کھلا دی ہے میری ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے میں وہاں سے ہو آؤ تب تک تم ریڈی ہو جانا پھر ایشو کی طرف چلیں گے اور بعد میں مارشو کو ملنے اوکے خیال رکھنا اپنا--- اس کو تاکید کرتیں وہ بھی اپنے روم کی طرف چلی گئیں تھیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

یا اللہ یہ لڑکی پتہ نہیں کہاں ہے نا فون اٹھا رہی ہے اور نا کچھ---- صبح دس بجے سے وہ حمنہ کا فون ٹرائے کر رہی تھی اور وہ کال رسیو نہیں کر رہی تھی--- اس کے باپ نے کوئی بیس

بار پوچھ لیا تھا اس سے حمنہ کے بارے میں اور وہ یہی کہہ رہی تھی بار بار کے وہ سو رہی ہے----

باپ کے جاتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی تھی اور گاڑی کا رخ ابدال کے گھر کی طرف کیا تھا----

ابدال کہاں ہے اس نے گھر میں جاتے ہی ملازم سے پوچھا تھا---

جی صاحب تو اٹھے نہیں ہیں ابھی خیریت--- ملازم نے کہا تھا---

رات حمنہ بی بی آئیں تھیں یہاں--- اس نے ملازم سے ہوچھا تھا وہ اس گھر کا پرانا ملازم تھا اور ان دونوں کو بھی اچھے سے جانتا تھا----

جی وہ صاحب کے کمرے میں گئیں تھیں--- پھر میں نے باہر جاتا نہیں دیکھا ملازم نے سر جھکائے کہا تھا----وہ اس کی بات سن کر تیزی سے ابدال کے کمرے کی طرف بڑھی تھی-----ناب گھمائی تو دروازہ کھل گیا تھا لاکڈ نہیں تھا--- مگر سامنے بیڈ پر جو منظر اس نے دیکھا تھا--- شرم سے نظریں جھک گئیں تھیں اس کی----

آنکھوں میں بے یقینی بھرے وہ دروازہ بند کرتی باہر آئی تھی--- نا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین آہ رہا تھا ناں اس منظر پر جو وہ سامنے دیکھ چکی تھی----

باہر آہ کر وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئ تھی---اور ملازم کو آواز دی تھی----

کب تک اٹھیں گے تمہارے صاحب اپنے لہجے میں مضبوطی لاتے پوچھا تھا۔۔۔

اس وقت تک اٹھ جاتے ہیں پھر آج پتہ نہیں کیوں نہیں جاگے ملازم نے کہا تھا۔۔۔۔

جاؤ اور دروازہ کھٹکھاو اپنے صاحب کا اور تب تک کھٹکھاتے رہو جب تک وہ آواز نا دے دیں اندر سے اور دروازہ کھولنے کی جرات نا کرنا۔۔۔۔

حکمیہ لہجے میں کہا تھا اس نے۔۔۔۔

مگر ذیمنم بی بی صاحب غصہ ہوتے ہیں دروازہ ناک کرنے پر رحم کریں مجھ پر میری نوکری کا سوال ہے اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔

یہاں کسی کی زندگی لٹ چکی ہے اس کی سالوں کی جمع پونجی لٹ چکی ہے اور تمہیں اپنی نوکری کی پڑی ہے جاؤ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔جی۔۔۔۔ کہتے وہ ابدال کے روم کے باہر جا کر کھڑا ہوا تھا اور زور زور سے دروازہ بجانے لگا تھا۔۔۔۔

کتنی دیر دروازہ بجاتے بجاتے صاحب جی صاحب جی کی گردان لگاتے اس کا حلق خشک ہو گیا تھا۔۔۔۔

دڑ دڑاتے دروازے کی آواز پر اس نے مشکل سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔ سر بری طرح چکرا رہا تھا اس کا۔۔۔۔

کون ہے یو باسڑڈ جاؤ یہاں سے دماغ پھاڑ دیا۔۔۔۔ حمنہ نے لیٹے لیٹے چکراتے سر کے ساتھ آواز لگائی تھی۔۔۔۔

باہر کھڑے ملازم کا ہاتھ رک گیا تھا۔۔۔۔

جب ہی ابدال بھی کسمسایا تھا زرا سی آنکھیں نیم وا کیں تھیں کے سب کچھ چکراتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

شفقت لیموں پانی لاؤ بند آنکھوں سے ملازم کو آواز دی تھی۔۔۔

اس کی آواز پر حمنہ نے نا سمجھی سے کروٹ بدلی تھی اور پھر ابدال کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔۔جب اپنی حالت دیکھی تو شرم سے سر جھک گیا تھا۔۔۔ جلدی سے اپنے گرد چادر لپیٹی تھی۔۔۔۔لمحے کے ہزرواں حصے میں بہت کچھ غلط ہونے کی گھنٹیاں بجتیں محسوس ہوئیں تھیں اسے۔۔۔۔

تم۔۔۔تم۔۔یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ ابدال نے اس کی حالت دیکھتے نا سمجھی سے کہا تھا اور چکراتا سر تھامتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

پہلے تم بتاؤ مجھے کے تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔اور وہ بھی اس حالت میں میرے ساتھ۔۔۔

تم بتاؤ تم نے کچھ برا تو نہیں کیا میرے ساتھ۔۔ وہ حلق کے بل چلائی تھی اس پر اس کو ود آؤٹ شرٹ غیر حالت میں دیکھ کر۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی پہلے اپنی حالت دیکھو ڈریس پہنو اپنی اور پھر میرے سے ڈسکس کرنا خود سے نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا مجھے تم نے کس حد تک جاؤ گی تم ہاں۔۔۔ وہ اس کے اوپر سے تقریباً چادر کھینچتا غصے سے پھنکارا تھا پھر اس پر ایک طزیہ نظر ڈال کر شرٹ پہن کر کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ مگر باہر نکلتے ہی سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اس کے سامنے زمین آسمان ہل گئے تھے۔۔۔۔

ذی۔۔۔ذیشم تم۔۔۔۔ اسے ایسے لگ رہا تھا چاہ کر بھی وہ بول نہیں پائے گا زبان کو جیسے قفل لگ گیا تھا اور ٹانگوں میں جیسے جان نہیں رہی تھی۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔ اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر ذیشم کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔ پے در پے تین تھپڑ جڑے تھے اس کے منہ پر اپنی پوری قوت سے۔۔۔

یہ تم اچھا نہیں کر رہی۔۔۔ اس نے اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا تھا اسے۔۔۔۔۔

ہاں یہ میں بلکل اچھا نہیں کر رہی مجھے تو تمہیں سیدھا فائر کر دینا چاہیے تھا۔۔۔ ہمت ہے تم میرے سامنے کھڑے ہو کر اپنے کرتوت کو پس پشت ڈال کر مجھے ہی یہ کہہ رہے ہو کے میں اچھا نہیں کر رہی ہوں داد دیتی ہوں میں تمہارے کلیبر کی ابدال ۔۔۔ اپنا بازو چھڑوا کر انگلی اٹھاتی وہ اس پر پھنکار رہی تھی۔۔۔۔

ذیسنم تم۔۔۔۔۔ اسی اثنا میں حمنہ بھی باہر نکلی تھی اور اسکا بھی رنگ فق ہوا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔۔

واہ کلیپنگ یار واٹ آہ ونڈرفل ایکٹنگ۔۔۔ تم لوگوں کو تو ورلڈ بیسٹ ایکٹر ایوارڈ ملنا چاہیے۔۔۔ امپریسیو ویری امپریسیو۔۔۔ ذیسنم نے حمنہ کا چہرا دیکھتے زور زور سے کلیپنگ کرتے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چلو اب یہ ایکٹنگ چھوڑو اور بتاؤ کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔۔ کوئی خوشخبری ہے یا نہیں آئی مین تم لوگوں کی کوئی ناجائز اولاد۔۔۔ وہ چلتے چلتے حمنہ کے پاس کی تھی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے طنزیا لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

واٹ ربش ذیسنم سٹے ان یور لمٹس۔۔۔۔ اس کے تلووں پر لگی تھی اس کی بات تب ہی ہاتھ اٹھایا تھا اسے تھپڑ مارنے کے لیے جسے ذیسنم نے راستے میں ہی پکڑ لیا تھا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ اتنی زور سے اس نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا کے لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی حمنہ۔۔۔۔

جسے اس نے اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

یو سٹے ان یور لمٹس حمنہ ذکا اللہ زرا سی بھی پشیمانی ہے تمہیں آج اگر تم اپنی لمٹس میں رہتی تو حرام کرتوت کر کے ان پر پردہ نا ڈال رہی ہوتی لو سمیٹو اپنے کرتوت اپنی جھولی میں کتنا گراؤ گی خودکو زرا بھی شرم آئی تم دونوں کو۔۔۔ پاپا کی عزت۔۔۔۔۔

تم جیسا سوچ رہی ہو ذیشم ویسا کچھ نہیں ہے ہم ایک روم میں تو تھے مگر ہم الگ الگ سوئے تھے رئیلی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ابدال نے صفائی دینی چاہی تھی۔۔۔۔

بس کر دو کتنے جھوٹ بولو گے میری ایک بات کان کھول کر سن لو جب تم ایک دوسرے میں گم بغیر کسی حجاب کے سو رہے تھے تو دروازہ کھولتے ہی پہلی نظر پڑتے تم دونوں پر میری نظریں شرم سے جھک گیئں تھیں۔۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں ہو گئی غلطی سو واٹ تمہاری عزت تو نہیں گیئں نا تم کس خوشی میں ہلکان ہو رہی ہو میری عزت میری مرضی میں جس کے ساتھ مرضی ٹائم گزاروں تمہیں کیوں لگ رہی ہے۔۔۔۔

یا پھر میں یہ سمجھو کے تم ایک کشتی کی مسافر نہیں ہو کبھی ابدال کبھی ارسم کیا چاہتی ہو----

چچمنہ نے غصے میں کہا تھا----

چچچچچچ افسوس صد افسوس مجھے ہو رہا ہے تمہاری سوچ پر حمنہ---- مجھے اس لیے لگ رہی ہے کے بغیر رشتے کے طوائفیں بستر گرم کرتیں ہیں تم ذکا اللہ کی بیٹی ہو خود کو گالی مت بناؤ----

تم بہن ہو میری مجھے اس لیے تکلیف ہو رہی ہے---- مجھے ابدال میں کسی قسم کا کوئی انٹرسٹ نہیں تھا نا پہلے اور نا ہی اس سب کے بعد زندگی میں کبھی ہو گا--- پہلے میں اس کو ایک اچھا دوست سمجھتی تھی مگر اب میرے لیے یہ دوست کے درجے سے بھی گر چکا ہے لعنت بھیجتی ہوں ایسی دوستی پر جو عزت پر وار کرے----

رہی بات تمہاری دوسری بات کی تو خود سے پوچھو تم کس کشتی کی مسافر ہو حسد جلن اور پیار پانے کی چاہت میں تم نے تو خود کو ہی میلا کر دیا----

ارحام کے سامنے اپنی عزت کی دھجیوں کے ٹکڑے اپنے ہاتھوں میں لے کر جاؤ گی بلکل ٹھیک کیا رب نے اس کے ساتھ تم ہو ہی اسی قابل تف ہے تم دونوں پر----

اس نے افسوس زدہ لہجے میں کہا تھا---

دیکھو ذیہنم یہ سب کچھ بس ایک غلطی ہے اور کچھ نہیں آئی سوئیر کچھ بھی پلینڈ نہیں تھا بائے گوڈ یہ سب بس نشے میں ہوا میری محبت پر شک مت کرو ذیہنم آئی سوئیر آئی لو یو یو نو دیٹ میں یہ سب تمہیں پانے----

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ--- ائندہ کے بعد میرا نام بھی مت لینا اور ایک بات اچھے سے سمجھ جاؤ کے تمہارا نصیب اب صرف اور صرف حمنہ ہے رات تک مولوی کو لے کر آہ جانا نکاح کے لیے اور اگر نا آئے تو میں پاپا کو سب کچھ سچ سچ بتا دوں گی پھر اپنی غلطی کے یا اس گناہ کے ہاتھوں اچھے سے ذلیل ہونا----

دو ٹوک لہجے میں کہا تھا اس نے ابدال کو----

میں تمہارے سوا کسی سے شادی نہیں کروں گا--- اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑتے غصے سے ٹیبل کو پاؤں مارتے کہا تھا اس نے----

میرے سائے سے بھی دور رہنا تم---- چلو حمنہ---- حمنہ کا بازو پکڑے اس پر گرجتی وہ باہر کی طرف بڑھی تھی----

میں ابدال سے شادی نہیں کروں گی ذیہنم تم جانتی ہو میں ارحام سے محبت کرتی ہوں یہ سب صرف اور صرف نشے کی حالت میں ہوا غلطی سے----

اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا حمنہ نے----

بس بہت ہو گیا حمنہ آج ڈیسائڈ کر لیتے ہیں ہم ایک بات وہ یہ کے اب ہماری زندگی میں نا کوئی ارسم ہے اور نا ہی ارحام تمہارے اچھے کے لیے تمہارے بھلے کے لیے میں ارسم سے دستبردار ہوتی ہوں اور تم بھی ارحام سے لا تعلقی نبھاؤ----

وہ خوش ہیں اپنی لائف میں انہیں خوش رہنے دو پلیز فور گوڈ سیک اس کو مقدر کا لکھا سمجھ کر مان لو میں نے بھی مان لیا ہے---- ہم جن کے ساتھ برا کرنے جا رہے تھے قدرت نے ہمارے ساتھ ہی برا کر دیا پلیز سمجھو اس بات کو کے کسی کے لیے ہم گھڑا کھود کر خود اس میں گر گئے ہیں----

پلیز ابدال کے ساتھ زندگی گزارو اور توبہ کرو رب سے----

روتے ہوئے اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی گاڑی گھر کے سامنے کھڑی کرتے----

یہ نیکی اور بھلائی کا بخار تمہیں مبارک ہو ڈئیر سسٹر ابدال کے ساتھ شادی تمہاری ہو گی میری نہیں اور یہ میں کروا کر رہوں گی ٹھیک ہے تمہیں ارسم کو چھوڑنا ہے چھوڑ دو اٹس آل اپز ٹو یو----

مگر مجھے ارحام کو چھوڑنے کے مفید مشورے دینا بند کرو---- میں مر کر بھی اس سے دستبرداری نہیں اختیار کر سکتی ہوں---

اور ہاں ایک آخری بات کان کھول کر سن لو یہ جو تم پاپا کی دھمکی دے رہی ہو نا مجھے تو شوق سے دو آئی ڈونٹ کیئر----

میرے لیے وہ اس دن ہی مر گئے تھے جس دن انھوں نے مجھے یہ کہا تھا کے وہ میرے اور ارحام کے رشتے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے سو مسٹر ذکا اللہ کا میرے لیے ہونا نا ہونا برابر ہے----

جو ہونا تھا ہو گیا میں اب اس پر سوگ نہیں منا سکتی مجھے آگے بڑھنا ہے----

اس لیے تم سے جو بن پاتا ہے جو ہو سکتا ہے کرو بلیو می آئی ڈونٹ کیئر----

اس نے اپنی آنسو صاف کرتے ہنستے ہوئے آنسوؤں کو ہوا میں اڑاتے کہا تھا--- اور پھر اندر کی طرف بڑھ گئی تھی----

پاپا پاپا---- پاپا---- ڈرائنگ روم میں جا کر زور شور سے چلانے لگی تھی وہ-----

کیا ہو گیا ہے کیوں شور ڈال رکھا ہے تم نے پورے گھر میں ذکا اللہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکلے تھے----

ذیشم بھی گاڑی سے نکلتی اس کے پیچھے آئی تھی----

پوچھیں اس سے پوچھیں اس سے کے کیا کرتی پھر رہی ہے یہ---- اس نے ذیشم کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا اپنے باپ کو----

Urdu Novels Ghar

کیا کیا ہے اس نے اور کہاں تھی تم یہ کوئی وقت ہے اٹھنے کا۔۔۔ انہوں نے حمنہ کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے سلیپنگ پلز دیں گئیں تھیں پاپا صرف اور صرف دیر تک سلانے کے لیے تاکہ یہ آپ کی چہیتی بیٹی اپنی عیاشی کا سامان سجا سکے۔۔۔۔

اس نے ذیمنہ کی طرف انگلی کرتے کہا تھا۔۔۔ جس پر ذیمنہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

پاپا رات اس کو اور ابدال کو میں نے۔۔۔ چھی مجھے بتاتے ہوئے بھی شرم آہ رہی ہے پاپا ایک بار نہیں کئی بار اور رات جب میں نے اسے کہا کے میں پاپا کو بتا دوں گی تو اس نے اور ابدال نے زبردستی مجھے باندھ کر سلیپنگ پلز کھلائیں اور پھر یہ روم میں چلے گئے دونوں۔۔۔۔

پاپا میں نے ہزار بار بتانے کی کوشش کی مگر یہ ہر بار مجھے اپنی محبت کا واسطہ دے کر مجھے آپ کی نظروں میں گرا کر خود اچھی بن جاتی ہے۔۔۔۔ اس نے ایک ایک لفظ پرزور دیتے اپنی ہی بہن پر خود کا الزام ڈالتے اسے کٹھرے میں لا کر کھڑا کر دیا تھا۔۔۔۔

پاپا یہ جھوٹ بول رہی ہے میں تو اسے خود ابد۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ بولتی یا کہتی زکی نے زناٹے دار تھپڑ مارا تھا اسے۔۔۔۔

اس لیے تم مجھے صبح سے بار بار یہ کہہ رہی تھی کے وہ سو رہی ہے سو رہی ہے--- جب میں نے تم۔سے ابدال سے شادی کا کہا تو تم نے کہا کے مجھے ارسم چاہیے ابدال نہیں پھر یہ سب کیا ہے ڈیمنم شرم نام کی چیز ہے تم میں--- وہ حلق کے بل چلائے تھے اس پر کے وہ خوف کے مارے پیچھے ہوئی تھی-----

یہی پاپا میں نے بھی یہی کہا کے تم ابدال سے شادی کر لو پاپا بھی ایگری ہیں تو اس نے کہا کے وہ جسٹ ٹائم پاس ہے میرے لیے چند پلوں کا سکون اس کو بس استعمال کر رہی ہوں میں جب تک ارسم----

چپ کر جاؤ حمنہ بس چپ اس سے زیادہ مجھ میں سننے کی ہمت نہیں ہے--- اور نا ہی میں سن سکوں گا

کاش یہ سب سننے اور دیکھنے سے پہلے میں مر جاتا اللہ نے دو بیٹیاں دیں ہیں اور دونوں ہی بد لحاظ اور ایک کا تو کردار ہی----

سر تھامے وہ آنسوؤں سے رونے لگے تھے----

پاپا اللہ کی قسم میرا کردار صاف ہے یہ جھوٹ بول رہی ہے آپ آپ پلیز ابدال کو بلوا کر پوچھ لیں میرے کردار کی گواہی وہ دے گا آپ آپ دیکھیئے گا وہ آپ کو سب سچ بتائے گا اصل میں یہ تھی اس کے ساتھ پاپا اور جب میں نے اس کو یہ کہا کے میں پاپا کو سچ بتا دوں گی تو

اس نے مجھ پر الٹا الزام لگا دیا پاپا یہ رات سے اس کے ساتھ تھی مجھے قسم ہے آپ کی پاپا----

بس کر دو بس کر دو ذیمنہ کتنے جھوٹ بولو گی صبح سے تم کہہ رہی تھی کے وہ روم میں سو رہی ہے اب تم کہہ رہی ہو کے یہ ابدال کے گھر تھی کیا چاہتی ہو تم مجھے بس اتنا بتا دو----

انہوں نے اس کو دھتکارتے ہوئے چلاتے ہوئے کہا تھا----

میں بے قصور ہوں پاپا میرا یقین کریں اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا----

بلاؤ اسے حمنہ کال کرو اسے ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا---- اسے کہو پانچ منٹ میں یہاں پہنچے----

انہوں نے حمنہ کو دو ٹوک لہجے میں کہا تھا اور حمنہ نے فون ملایا تھا ابدال کو----

ہیلو ابدال پاپا کہہ رہے ہیں گھر آؤ پانچ منٹ میں ٹھیک ہے---- کہتے اس نے کال رکھی تھی----

آہ رہا ہے پاپا میں زرا فریش----

کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا بیٹھی رہو یہاں--- وہ چپ چاپ آہ کر صوفے پر بیٹھ گئی تھے---- اور انگلیوں نے جلدی سے ایک میسج ٹائپ کر کے ابدال کے نمبر پر سینڈ کیا تھا----

اگر ذیمنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا بنانا چاہتے ہو تو جیسا جیسا میں کہوں گی تم نے ویسے ویسے کرتے جانا ہے بس میری ہاں میں ہاں ملاتے جانا----

میسج سینڈ ہوتے ہی اس نے ڈیلیٹ کر کے موبائل ٹیبل پر رکھا تھا---اور پر سکون ہو گئی تھی----

ذیمنہ بیٹھی بس بے آواز آنسو بہا رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا تھا کے کیا کرے مگر اب اسے ابدال کی طرف سے ڈھارس تھی اگر وہ کہتا تھا کے وہ اس سے سچی محبت کرتا ہے تو وہ اس کی بے گناہی ضرور ثابت کرے گا---

اب صرف اور صرف اس کی آخری امید ابدال تھا----

اس نے سوچ لیا تھا کے ایک بار اس کی بے گناہی ثابت ہو جائے گی تو بغیر کسی بھی تاخیر کے وہ اپنے باپ کو کہہ کر ابدال کا نکاح پڑھوا دے گی اور پھر ابدال سے کہہ دے گی کے وہ اسے یہاں سے کہیں بہت دور لے جائے----- اسی سوچوں کی کشمش میں تھی کے اسے اندر آتا ابدال نظر آیا تھا-----

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی زکی اور حمنہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے----

ابدال پلیز بتاؤ پاپا کو رات تم اور حمنہ ایک ساتھ تھے میرا اور تمہارا کوئی نا جائز تعلق نہیں ہے پلیز ابدال بتاؤ پاپا کو کے حمنہ مجھ پر الزام لگا رہی ہے یہ خود بدکردار ہے اور مجھ پر بد کرداری کا الزام لگا رہی ہے----

اس نے ابدال تک پہنچتے کہا تھا----

پیچھے ہٹو ذیسنم ذکی نے ذیسنم کو پیچھے کرتے کہا تھا----

تم بتاؤ ابدال تمہیں زرا شرم نہیں آئی اپنے باپ کے جگری دوست کی بیٹی کی عزت اچھالتے ہوئے جب میں تمہاری اور ذیسنم کی شادی کرنے والا تھا تو پھر ان نا جائز تعلقات کا مطلب صبر کر لیتے تھوڑا-----

انہوں نے اس کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا----ابدال نے نا سمجھی سے حمنہ کی طرف دیکھا تھا اور پھر سامنے کھڑی ہچکیوں سے روتی ذیسنم کی طرف----

ہاں ابدال بتاؤ پاپا کو کے صرف کل رات ہی نہیں تم دونوں اس سے پہلے بھی بہت بار قریب آئے ہو ایک دوسرے کے---- بتاؤ ابدال----

میں تو کہتی ہوں پاپا آپ ابھی کے ابھی ان دونوں کا نکاح کر دیں---- تاکہ ہماری عزت محفوظ ہو جائے----

اس نے ابدال کو پھر سے اپنی ہاں میں ہاں ملانے کا اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

میں اس سے نکاح نہیں کروں گی ایک زنا کار اور بدکار شخص سے میں یہ نکاح نہیں کروں گی پاپا۔۔۔۔

اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو ذیشم قریب آنا اور یہ سب تمہاری ڈیمانڈ ہی تو تھی اب تم مجھے انکل کے سامنے اس طرح رسوا نہیں کر سکتی پلیز کچھ تو خیال کرو یو پرامس می کی تم مجھ سے ہی شادی۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ جھوٹ جھوٹ جھوٹ کتنا جھوٹ بولو گے تم دونوں۔۔۔ پاپا یہ سب جھوٹ ہے پلیز مجھ پر اعتبار کریں اس نے کسی شیرنی کی طرح ابدال پر جھپٹتے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہوش میں آؤ ذیشم بس کرو بند کرو یہ ڈرامہ مجھے لگتا تھا حمنہ غلط ہے اور تم صحیح مگر تم میرے سامنے اچھا بننے کا ڈرامہ کر کے اس اچھائی کی آڑ میں یہ گل کھلا رہی تھی مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

اب ایک اور لفظ مزید نہیں ابدال قاضی صاحب کا بندوبست کرو یہ نکاح آج اور ابھی ہو گا۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کے کیسے نہیں ہوتا یہ نکاح۔۔۔۔

اور اس کے بعد لے جانا اس کو میری نظروں کے سامنے سے میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا----

یہ لڑکی مر چکی ہے میرے لیے---- تیار کرو اسے حمنہ اور ابدال آدھے گھنٹے کے اندر اندر مجھے قاضی صاحب یہاں چاہیے----

وہ اپنا حکم نامہ جاری کر کے جا چکے تھے---- ذیشم نے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھا تھا اپنے باپ کو---

ابدال بھی بغیر کچھ کہے چلا گیا تھا---

نکاح مبارک ڈیئر سسٹر----- حمنہ نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی اور پھر اس کا وحشت زدہ فلق شگاف قہقہ گونجا تھا پورے ڈرائنگ روم میں----

اور وہ تو جیسے پتھر کی ہو گئی تھی---- آنکھوں میں آنسو ٹھہر گئے تھے--- وقت جیسے تھم گیا تھا--- وہ سوچ رہی تھی وہ سانس لے رہی ہے مگر وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی----

قدم بری طرح ڈگمگائے تھے اس کے اور وہیں قریب پڑے صوفے پر ڈھ گئی تھی وہ-----

جمیل بابا ناشتہ تیار کریں میرا میں فریش ہو کر آ رہی ہوں اور ہاں کچھ مٹھائی کے ڈبے بھی منگوا لیں اور کچھ تازہ گلاب کے پھول بھی----

آخری بار اس کے کانوں میں حمنہ کی آواز ٹکرائی تھی وہ سن رہی تھی سب سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی مگر اس کا اندر مر گیا تھا۔۔۔ اس کی سگی بہن اس کے ساتھ اس حد تک جا سکتی ہے اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ اور وہ جس نے اس سے محبت کا دعوہ کیا تھا وہ بھی اس کے کردار کو بیچ چوراہے پر لٹکا گیا تھا بے حد تذلیل اس نا کردہ جرم کی سزا اسے سنا دی گئی تھی۔۔۔ جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔۔۔ ایک ذانی کے ساتھ نکاح۔۔۔ کتنے آنسو بہہ کر اس کی ہتھیلیوں اور گردن میں جذب ہوئے تھے کتنا درد تھا۔۔۔۔جو چاہ کر بھی شاید کبھی ختم ہونے والا نہیں تھا پتھر کی مورت بنی اسے نہیں پتہ کب ابدال قاضی صاحب کو لایا کب اس کی زبان نے ایجاب و اقرار کیا اور کب اس ایجاب و اقرار کے بعد اس کے باپ نے اسے اپنے سے جڑے ہر رشتے سے بے دخل کیا۔۔۔۔

ہاں مگر جاتے وقت ان کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت کی تحریر پڑھ کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔ اس کے سر پر پیار دیئے بغیر وہ اپنے کمرے میں چلے گئے تھے اور ابدال آس کا ہاتھ تھامے گاڑی تک لایا تھا۔۔۔۔

وشنگ یو آہ ہیپیسٹ لائف ڈیئر سسٹر کوشش کرنا کے اب میرے کسی کام میں ٹانگ مت اڑانا ورنہ انجام تو تم دیکھ ہی چکی ہے نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل۔۔۔

اس کے گلے لگتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اینڈ ابدال رات جو کچھ بھی ہوا اسے ایک اچھی یاد سمجھ کر چاہو تو یاد رکھنا یا بھول جانا آفٹر آل تمہیں میری قربت کے لمحات میسر ہوئے میں شرمندہ نہیں ہو ں بی کوز جوانی میں چھوٹی موٹی غلطیاں ہوتیں رہتیں ہیں خیر میرا وعدہ پورا ہوا اب تم جو مرضی کرو میں تمہیں نہیں جانتی اور تم مجھے نہیں جانتے۔۔۔۔ اور اس کو لگام ڈال کر رکھنا یہ مجھ تک پہنچی تو تمہارے حق میں بہت برا ہو گا۔۔۔۔بائے۔۔۔۔ ڈئیر سسٹر۔۔۔۔۔

کہتے وہ رکی نہیں تھی اندر چلی گئی تھی۔۔۔۔

ابدال نے ذیشم کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور ابدال بھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

پھر بھی کچھ تو بتایا ہو گا اس نے پتہ ہی پوچھ لیتی کوئی بزنس مین یا کچھ بھی۔۔۔۔

انہوں نے سر پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بشام نام بھی بڑی مشکل سے بتایا ہے وہ بھی پانچ حرف کا اس سے آگے وہ بات ہی نہیں کرنا چاہتی تو میں کیا بتاؤں بس اتنا پتہ ہے کے اس کی اس سے پہلی ملاقات اسکی دوست کے بھائی کی برتھ ڈے پارٹی پر ہوئی تھی تو اس کی دوست کا بھائی اس کا پتہ لگوائیں وہ کیا کام

کرتا ہے جس شعبے سے وہ منسلک ہو گا اسی شعبے سے کنکٹڈ لوگ آئیں گے ناں اس کی پارٹی پر----

سارہ نے اپنے تیئں مشورہ دیتے کہا تھا----

تم پاگل ہو یہ ضروری تو نہیں کے ایک ہی شعبے سے منسلک ہوں اس کے دوست عجیب بات کر رہی ہو--- اچھا چلو مان لیا وہ مل گیا ایک پل کے لیے سوچو وہ مل گیا ہے تو کیا وہ اس سے شادی کر لے گا--- یہ جان کر بھی کے وہ طلاق یافتہ ہے--- تم اس معاشرے کی حقیقت سے کیا واقف نہیں ہو یہ دنیا کیسی ہے لوگ کیسے ہیں ایک جنگ لیے پھرتے ہیں یہاں کے لوگ اپنے اندر منفی اثرات کی کسی کی غلطی دیکھ کر ایسے بے قابو ہو جاتے ہیں جیسے فرشتہ صفت ہوں خود----

جس راستے کو وہ چھوڑ چکی ہے اپنے دل پر جبر کر کے تم مجھے پھر سے اسی راستے کی تلاش کے لیے بھیج رہی ہو----

انہوں نے سمجھاتے ہوئے کہا تھا----

بشام اگر وہ مل گیا تو وہ خوش ہو جائے گی اس نے زندگی میں بہت دکھ دیکھے ہیں اگر اسے ہم اسکی محبت تک پہنچا دیں گے تو اس کے لیے یہ دنیا جنت بن جائے گی--- پلیز----

سارہ نے التجائیہ انداز میں کہا تھا----

ہاہاہاہاہاہا---پتہ ہے عورتوں اور مردوں کے فیصلوں میں کیا فرق ہوتا ہے سارہ عورتیں دل سے سوچتی ہیں اور ہم مرد دل کے ساتھ ساتھ دماغ سے بھی سوچتے ہیں تم ان فیکٹس پر آنکھیں بند کر کے کیوں بیٹھی ہو جن فیکٹس کی وجہ سے اس کی زندگی جہنم بن جائے گی--- کبھی سوچا ہے محبت کے مل جانے کی بعد اس کی طرف سے ملی رسوائی اس کی طرف سے ملا انکار اس کی ہمت توڑ کر ایک بار پھر اسے کتنا پیچھے پھینک دے گا---- اس لیے پلیز جو جیسے ہو رہا ہے اس پر سمجھوتا کرو بلکل ویسے جیسے اس بچی نے کیا ہے ٹرسٹ می صفی احمد بہت اچھا ہے اور وہ بہت خوش رہے گی----

تم تیاری رکھو اپنی پوری انشاللہ عاشر کے ولیمے والے دن میں منتہا کے فرض کو بھی ادا کر دوں گا----

بشام نے اس کے سامنے سارے پوائنٹ واضح کرتے اپنی بات رکھتے کہا تھا----

بشام اگر-----

اگر مگر کچھ نہیں فیصلہ ہو گیا ٹرسٹ می سب ٹھیک ہو جائے گا---- اب جاؤ بچوں کو دیکھو اور چائے بھجواو میرے لیے----

کہتے انہوں نے ٹیبل پر پڑی فائل پکڑی تھی اور ورق گردانی کرنے لگے تھے--- وہ کچھ پل یونہی بیٹھی انہیں دیکھتی رہیں تھیں اور پھر باہر کی طرف چلی گئیں تھیں----

♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ بیان ان دونوں کے باپ نے قلمبند کروایا ہے---- تو اب ان کو لاوارث لاشیں-----

نہیں سر پلیز آپ مجھے ان کی آخری رسومات کی اجازت دے دیں--- اس نے آئی جی صاحب کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا----

ہمممم میں نے سنا کے تم کسی وقت میں ان کے کلاس فیلو بھی تھے مجھے خوشی ہوئی حائسم تمہارے فیصلے پر شیر ایسے ہی ہوتے ہیں خدا تمہاری نیکی قبول کرے---- اور ہاں اس کیس سے جڑے باقی کے معاملات میں ہمیں ایک اور اہم کلو ملا ہے----

فریال کیس کے سلسلے میں اس کو بھی مومن نے قتل کیا ہے----

آئی جی صاحب نے بتایا تھا----

جی سر جانتا ہوں فری سے ہی اس حیوانیت کی ابتدا ہوئی تھی یہ سب کچھ مومن اپنے منہ سے قبول کر کے گیا ہے---

اس نے سر جھکائے کہا تھا----

عدالت کی طرف سے ان بچیوں کے ماں باپ کی پر زور اپیل پر یہ نوٹس جاری ہوا ہے کے مومن کی لاش کو دو بار تختہ دار پر لٹکایا جائے گا اور پھر اس کے چہرے کو مسخ کر دیا جائے

گا اور رات کے اندھیرے میں اس کی تدفین ہو گی جبکہ بیربل کو تم چاہو تو ابھی لے جا سکتے ہو تدفین کے لیے----

انہوں نے فائل پر سائن کرتے ہوئے کہا تھا----

نہیں سر میں چاہتا ہوں دونوں بھائیوں کا نماز جنازہ اکٹھا پڑھایا جائے اور دونوں کو ایک ساتھ ایک وقت میں ہی سپرد خاک کیا جائے اللہ پاک ان کی آگے منزلیں آسان کریں آمین----

اس نے گہرا سانس لیتے کہا تھا----

سر میں ایک کیس ری اوپن کروانا چاہتا ہوں---- حائسم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا----

کونسا کیس--- انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا تھا----

ولید خان اور ان کی مسز رفعت خان کے قتل کا کیس----

اس نے بڑے دل سے کہا تھا----

آر یو شور وہ کیس تو اسی وقت حل ہو گیا تھا پھر اب---- وہ بہت زیادہ حیران ہوئے تھے----

سر میں اس تفتیش سے مطمئن نہیں ہوں میں اب خود اس کیس کو اپنے طور پر حل کروں گا بلکہ مجھے ایک شخص پر شک بھی ہے تو بہت جلد وہ سلاخوں کے پیچھے بھی ہو گا-----

اس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا----

کس پر شک ہے تمہیں--- انھوں نے پوچھا تھا---

ارسم سلطان چوہدری--- دو ٹوک جواب آیا تھا----

تم پاگل ہو حائسم وہ تو اس وقت مشکل سے چھ سال کا بچہ ہو گا--- انہیں دھچکا لگا تھا----

تو کیا بچے قتل نہیں کر سکتے----کس کتاب میں لکھا ہے ایسا--- اس نے نفرت سے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو کے یہ کسی کتاب میں نہیں لکھا کے بچہ خون نہیں کر سکتا مگر میں یہ بات وثوق سے کہتا ہوں کے وہ ارسم نہیں ہو سکتا--- انھوں نے پختہ لہجے میں کہا تھا----

جانتا ہوں کے آپ یہ کیوں کہہ رہے ہیں آپ کے بہت اچھے لنکس ہے ناں اس کی فیملی کے ساتھ فیملی ریلیشنز ہیں ناں آپ کے اس لیے آپ اسے پروٹیکٹ کر رہے ہیں---- مگر مجھے بھی تو دیکھیں میری بہن کا شوہر ہے وہ مگر میں پھر بھی حق سچ کا ساتھ دوں گا--- اس نے ان کی طرف دیکھتے کہا تھا---

بات فیملی ٹرمز ریلیشنز یا لنکس کی نہیں ہے حائسم تم جانتے ہو میرا پیشہ میری فرسٹ پرپوریٹی ہے۔۔۔ دوسری بات اگر تم حق اور سچ پر ہی کام کرنا چاہتے ہو تو کسی بھی قسم کا انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے اس بند فائل کو ایک بار پڑھ لینا۔۔۔ حائسم یہ بات ذوئیشہ بھی اچھے سے جانتی ہے کے تمہارے پیرینٹس کو کسی بچے نے نہیں بلکہ ایک جوکر اور ایک آدمی نے مل کر مارا ہے میں اس وقت بھی اس معاملے کی تہہ تک گیا تھا ہر لحاظ سے انویسٹیگیشن کی تھی مگر چاہ کر بھی ہمارے ہاتھ کچھ نہیں لگا تھا۔۔۔ جو سکیچیز ذوئیشہ نے بنوائے تھے وہ کافی نہیں تھے۔۔۔۔

وہ شاید ڈر اور خوف کے مارے بہت کچھ بھول گئی تھی۔۔۔۔

حیرت کی بات ہے کے اس رات ایک ہی وقت میں دو الگ الگ جگہوں پر دو الگ الگ لاشیں ملیں تھیں۔۔۔۔ اور دونوں ہی کیس سولو نہیں ہو پائے فائلز دبا دیں گئیں تھیں۔۔۔

رہی بات حق اور سچ کی تو جب تم تمہاری بہن اور مجھ سمیت یہ بات سب جانتے ہیں کے قاتل کوئی بچہ نہیں تھا پھر ارسم پر الزام لگانے کا مقصد۔۔۔۔

انھوں نے اپنی بات کہی تھی اور بڑے غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے تھے۔۔۔۔

میں اسے سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتا ہوں اس نے الزام لگایا ہے میرے باپ پر کے میرے باپ نے اسکے ماں باپ کا قتل کیا ہے وہ ہوتا کون ہے میرے باپ کو قاتل کہنے والا اور پھر اس نے ذوشی سے شادی بھی اسی لیے کی کے بدلہ لے سکے۔۔۔

مجھے اس کی سوچ بتاتے ہوئے بھی شرم آہ رہی ہے کس قدر وہ ہر حد سے گر چکا ہے۔۔۔ مگر میں اسے اس کے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا میں اپنے باپ کا کیس ری اوپن کرواؤں گا اور ایسا پھنسواوں گا اسے کے اس کی نسلیں یاد رکھیں گی کے کسی خان سے ٹکرایا تھا وہ رہی میری بہن کی بات تو اس کو تو اسے چھوڑنا ہو گا ہر حال میں۔۔۔

اس نے نفرت سے چباتے ہوئے ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔۔۔۔

غلط کر رہے ہو تم دونوں ایک دوسرے کے حق میں تم بھی اور وہ بھی یہ بات جتنی جلدی ہو سکے سمجھ لو تو اچھا ہے ورنہ اتنا میس اکٹھا ہو جائے گا کے چاہ کر بھی تم لوگ سمیٹ نہیں پاؤ گے۔۔۔۔ خیر تم رکو تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔۔

کہتے انہوں نے رسیور اٹھایا تھا۔۔۔۔

ہاں مجھے پانچ منٹ تک سلطان چوہدری کیس فائل اور ولید خان کیس فائل چاہیے۔۔۔ ہاں ہاں جانتا ہوں بیس سال پرانی فائلز ہیں مگر پانچ منٹ میں میرے ٹیبل پر ہوں۔۔۔ اوکے۔۔۔۔

کہتے انہوں نے رسیور رکھا تھا۔۔۔۔

سر صرف اور صرف اپنے پیرنٹس سے ریلیٹڈ کیس ری اوپن کروانا ہے مجھے۔۔۔ آپ اس کے باپ کی فائل کیوں منگوا رہے ہیں۔۔۔۔

اس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

حائسم بہت بڑی ذمہ داری ڈالنے لگا ہوں میں تم پر اور مجھے یقین ہے کے تم اس ذمہ داری کو اچھے سے نبھاؤ گے اس وقت تم بس یہ سوچنا کے تم ایک آفیسر ہو۔۔۔ نا کسی کے بھائی نا کسی کے بیٹے نا کسی کے دوست نا دشمن یہ وردی جو تم نے پہنی ہے اس یونیفارم کا حق ہے تم پر اور تم اس کا حق کسی بھی رشتے سے بالا تر ہو کر کرو گے۔۔۔ انسپکٹر حائسم ولید خان

۔۔۔۔

انھوں نے آخر میں پروفیشنل اور اپنے مخصوص انداز میں اس کا نام پکارا تھا۔۔۔۔

یس سر۔۔۔ اس نے ان کے کہے کی لاج رکھتے بیٹھے بیٹھے کندھوں کو سیدھا کرتے نظریں جھکاتے کہا تھا۔۔۔

پراوڈ آف یو تم جیسے قابل اور محنتی آفیسرز ہمارا اقبال ہیں بیٹا۔۔۔۔

یس کم ان۔۔۔ اسی اثناء میں انھوں نے باہر کھڑے حوالدار کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔

سر یہ فائلز۔۔۔ حوالدار نے سلوٹ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

گڈ۔۔۔ دو چائے بھجوا دو اور ابھی مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے انہوں نے فائلز پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یس سر۔۔۔۔ حوالدار سلوٹ مار کر چلے گیا تھا۔۔۔۔

یہ حائسم یہ کھولو تم۔۔۔۔ انہوں نے سلطان چوہدری کی فائل اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یس سر اس نے گرین کلر کی فائل کے اوپر سے ڈوری نما دھاگہ ہٹاتے کہا تھا پھر اوپر سے کور ہٹا کر فائل کھولی تھی۔۔۔۔

سلطان چوہدری وکٹم آف مرڈر کیس ود ہز وائف۔۔۔۔ بڑے حروف میں یہ لفظ لکھے ہوئے تھے ماں باپ کا سایہ چھن جانا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے اس پل اس نے ان لفظوں کو انگلی سے چھو کر خود کو آرسم کی جگہ رکھ کر سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ پھر اس کے سامنے اپنا اور ذوئیشہ کا بچپن لہرایا اس کی بہن کا ڈرا ڈرا سہما سہما بچپن اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں تھیں بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے اس نے اگلا صفحہ کھولا تھا۔۔۔۔ آئی جی شکیل اس کے چہرے کے ایک ایک تاثر کو بڑی گہرائی سے نوٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

مسٹر سلطان چوہدری۔۔۔۔ مسز مائرہ سلطان چوہدری۔۔۔۔

ڈیٹ آف مرڈر بیس جولائی دو ہزار دو۔۔۔۔

وقت رات دس بج کر پینتالیس منٹ----

ریزن آف ڈیتھ بلٹ فائر----

اس نے دھندلائی آنکھوں سے وہ تحریر پڑھی تھی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا اس نے اپنی انکھیں صاف کر کے پھر سے وہ تحریر پڑھی تھی----

نہیں یہ کیسے ممکن ہے---- اس نے بے یقینی سے کہا تھا---- اس نے پھر سے پڑھا تھا ایک بار دو بار کئی بار----

س----س----سر یہ---- یہ کیسے پوسبل ہے آئی مین سیم ڈیٹ سیم ٹائم کوئی ایسی غلطی کیسے کر سکتا آئی ایم شور یہ غلطی سے لکھا گیا ہے ناں سر----

اس نے فائل سے وہ پیپر نکال کر ان کے سامنے رکھتے کہا تھا----

تم سمجھتے ہو پولیس ڈیپارٹمنٹ ایسی غلطی کر سکتا ہے وہ بھی تب جب میں آن ڈیوٹی ہوں اور میں نے یہ سب خود لکھا ہو میں اس سب کا چشم دید گواہ ہوں حائسم یہ سب میرے ہاتھوں سے نکلا ہے میں نے ہی اس کیس کو سولو کیا ہے---

انہوں نے پیپر دیکھ کر رکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر حائسم کے پیرینٹس کی ڈیتھ ڈیٹ اور ٹائمنگ والا پیپر اور ارسم کے پیرنٹس کی ڈیتھ ڈیٹ اور ٹائمنگ والا پیپر دونوں اس کے سامنے رکھے تھے

سر چائے ۔۔۔ اتنی دیر میں چائے بھی آ گئی تھی انہوں نے چائے کا کپ اٹھایا تھا۔۔۔

حائسم ابھی تک بے یقینی کے پوراہے پر کھڑا تھا۔۔۔

سر کیسے پوسبل ہے یہ کے دو الگ الگ جگھوں پر چار لوگوں کے قتل ایک وقت میں ایک ساتھ مطلب۔۔۔ اس کی زبان آگے کچھ بھی کہنے سے عاری ہوئی تھی۔۔۔

پوسبل ہے حائسم اگر قاتل ایک ہو تو۔۔۔ انہوں نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں سمجھا نہیں سر۔۔۔ وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

حائسم میں نے اس کیس پر تین ماہ کام کیا ہے اور تب بھی میری نظر صرف ایک نقطے پر آ کر رکتی تھی کے ان چاروں مرڈرز کے پیچھے کوئی ایک شخص ہے مرڈرز تو وہ دو کرنا چاہتا تھا یعنی ارسم سلطان چویدری اور ولید خان کا مگر چونکہ ان کی بیویاں ساتھ تھیں تو ان کو بھی نشانہ بنایا گیا۔۔۔

بہت کھوج کے بعد بھی میں یہ پتہ نہیں لگا سکا کے تمہارے والد کا اور سلطان کا کیا رشتہ تھا کیونکہ کبھی بھی ان دونوں کو ایک ساتھ نہیں دیکھا گیا تھا۔۔۔۔ دشمن بھی ہوتے تو کہیں نا کہیں کوئی نا کوئی کڑی ضرور ملتی مگر وہ بھی نہیں ملی میں چاہ کر بھی اس گتھی کو سلجھا نہیں پایا تھا۔۔پھر پتہ نہیں اچانک کیا ہوا ایک دم سے دو جلی ہوئیں لاشیں راتوں رات آئیں ان کے ڈی این اے اور فنگر پرنٹس میچ ہوئے تمہارے باپ اور سلطان کے آس پاس ملنے والے

نشانوں سے اور یہی نہیں ان کو جن بلٹس سے مارا گیا وہ گنز بھی ان لاشوں کے پاس سے ملیں اس وقت کے آئی جی صاحب نے بتایا مجھے میں نے تحقیقات کیں اور سب ویسا ہی نکلا جیسا آئی جی صاحب نے بتایا لیٹ دی اینڈ قاتل جلے ہوئے ملے کیس کلوز میری پوسٹنگ کراچی ہو گئی اور پھر فائلز ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند---

مگر میں تب بھی یہ بات اچھے سے جانتا تھا کے اس سب کے پیچھے کسی بہت بڑے ہاتھ کی پشت پناہی ہے اور میں اب بھی یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں---

مگر افسوس کے میں چاہ کر بھی انویسٹگیشن مکمل نہیں کر پایا اپنے تئیں بھی انویسٹیگیشن کرتا تھا تو گھوم پھر کر وہیں کھڑا ہو جاتا تھا جہاں سے آگے کا کوئی کلو نہیں ملتا تھا---

انہوں نے سرد آہ بھرتے کہا تھا--- ایک اداسی سی جھلک رہی تھی ان کی آنکھوں میں----

آپ جب آئی جی بنے تب بھی آپ نے کیس ری اوپن نہیں کروایا آئی میں سلطان صاحب سے اتنے اچھے مراسم ہونے کے باوجو----

کروانے کی کوشش کی تھی اگلے دن ہی سویرا بھابھی کے پاس گیا تھا--- تب ارسم فرسٹ ائیر میں تھا میں نے کہا کے بھابھی یہ بات ہے انہیں پرانی ساری بات بتائی اور یہ بھی بتایا کے میں کیس اوپن کروانا چاہتا ہوں تو انہوں نے سختی سے منع کر دیا صرف اور صرف ارسم کی وجہ سے کیونکہ تب بھی ان کو یہ شبہ تھا کے اگر ارسم کے سامنے کیس ری اوپن یا قاتل کو سزا

دینے کی بات ہوئی تو وہ خود پہنچ جائے گا اس سب میں خود ہاتھ ڈال لے گا اور جوش میں کچھ غلط نا کر بیٹھے اس لیے انہوں نے منع کر دیا کیونکہ تب بھی ارسم اپنے باپ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ہر حد تک جا سکتا تھا اور اب بھی وہ یہی سب کر رہا ہے بغیر تحقیق کے غلط مفروضے کی بنا پر کھڑا ہے بس----

انہوں نے پوری بات بتاتے کہا تھا اس سے----

مگر سر بات تو یہ ہے کے اگر بابا اور سلطان انکل دوست نہیں تھے دشمن نہیں تھے تو پھر کہیں نا کہیں سے اسے اتنی بات تو پتہ لگی ہے کے ولید خان بھی کہیں نا کہیں ایگزسٹ کرتا ہے ورنہ اتنے سالوں سے وہ مجھ تک کیوں نہیں پہنچا یا پھر یہ سب کیوں نہیں کیا----

اس نے گہری سوچ میں ڈوبتے کہا تھا---

اب یہ سب کچھ تمہیں پتہ لگانا ہے حائسم کچھ بھی کر کے اس گتھی کو سلجھانا ہو گا جہاں تک میری مدد کی ضرورت ہوئی میں حاضر ہوں دن رات جب چاہے---

اور ہاں کسی کو کانوں کان پتہ نہیں لگنا چاہیے کے تم اس کیس پر کام کر رہے ہو--- بیٹا ذوئشہ کی خوشیوں کے لیے اور ارسم کو کسی بھی غلط فہمی کے نیچے دبتے کچھ بھی غلط کرنے سے روکنے کے لیے یہ سب ضروری ہے--- آئی ہوپ تم سمجھ گئے ہو---

انہوں نے اس کا کاندھا تھتھپاتے کہا تھا----

آئی پرامس یو سر اگر اس سب میں کوئی تیسرا ملوث ہے تو اس کو کڑی سے کڑی سزا ملے گی یہ میرا وعدہ ہے آپ سے وہ جو کوئی بھی ہے بیس سالوں سے جس بل میں چھپا بیٹھا ہے اسے اس بل سے حائسم ولید خان نکالے گا--- اور اس گتھی کو سلجھا کر رہے گا----

اس نے عزم سے کہا تھا----

سمجھ نہیں آتی حائسم ایک سائنس دان دوسرا ڈاکٹر دونوں کا دشمن ایک مگر دونوں دوست نہیں دشمن نہیں پھر یہ سب کیسے--- کیا کبھی بچپن میں تمہارے سامنے کبھی تمہارے پاپا نے سلطان کا نام لیا ہو---

انھوں نے نا سمجھی سے پوچھا تھا---

نہیں سر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کبھی بھی نہیں---

مگر ذوئیشہ کے سامنے لیا ہو تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا---- خیر جو بھی ہے اب انشاللہ پتہ چل جائے گا--

کہتے اس نے دونوں فائلز بند کیں تھیں----

انشاللہ بیسٹ آف لک اللہ پاک کامیاب کرے تمہیں--- انھوں نے دعا دی تھی اور وہ فائلز تھامے سلوٹ مارتا باہر کی طرف بڑھ گیا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

سکائے بلو جارجٹ کی لانگ شرٹ اورچوڑی دار پاجامے پر نیٹ کا سکائے بلو دوپٹہ ایک کاندھے پر ڈالا تھا اس نے جبکہ دوسرے کاندھے پر مہرون شال تھی۔۔۔۔لمبے بالوں کو برش کر کے پیچھے ڈال دیا تھا گلے میں باریک سا نیکلس اور کانوں میں ٹاپس۔۔۔۔

پرفیوم پکڑ کر کلائیوں اور گردن پر چھڑکا تھا۔۔۔ ہاتھ میں لپ اسٹک پکڑے وہ اب بھی ان لفظوں کو سوچ رہی تھی جو ارسم نے پھوپھو اور احباب کے سامنے کہے تھے۔۔۔۔

کیا سم سچ میں شادی کر لیں گے اس اپنی دوست سے کیا وہ سچ میں ان کے قابل ہے اور میں نہیں۔۔۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا۔۔۔۔

اگر وہ اس سے پیار کرتے ہیں تو کل رات جو انھوں نے میرے ساتھ کیا وہ کس وہ کیا تھا۔۔۔ سوچتے اس کی سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

اگر میں اس ذیشم کی طرح بن جاؤں تو۔۔۔ اس نے کل رات ڈارک لپ اسٹک لگائی تھی ناں تو میں بھی ویسی ہی لپ اسٹک لگا لیتی ہوں سم آپ مجھے چھوڑ نہیں سکتے میں آپ کوخود کو چھوڑنے نہیں دوں گی آپ مجھے اچھے لگنے لگے ہیں پتہ نہیں کیوں مگر میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی سسکتے ہوئے اس نے ہونٹوں پر لال لپ اسٹک رگڑتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔ وہ اچانک سے کسی دیو کی طرح یا پھر کسی جن کی طرح نازل ہوا تھا اپنی سوچوں میں ڈوبے ہوئے اسے اس کی آہٹ تک محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس کے اس طرح

زور سے پکارنے پر اس کا ہاتھ کانپا تھا اور لپ اسٹک ٹھک سے نیچے گری تھی ہاتھ ہی نہیں وہ پوری کانپ گئی تھی۔۔۔۔

بس ہو گیا ڈرامہ شروع چوبیس گھنٹے کا رونا دھونا ہر وقت کا ایک ہی کام ہے تھکتی نہیں ہو۔۔۔اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا دیکھ کر بیزار ہوا تھا وہ۔۔۔۔۔

اتنی ڈارک لپ اسٹک کس نے کہا لگانے کو اس کے ماتھے پر بل آئے تھے اس کے رنگے ہوئے ہونٹ دیکھ کر اسے یاد آئی تھی وہ پہلی ملاقات جب اس کے ہونٹ کسی بھی لپ اسٹک کے بغیر ہی اتنے خوبصورت گلابی اور پیارے لگ رہے تھے۔۔۔ اسے یاد تھا کے فنکشن کے تینوں دن بھی اس کو بیوٹیشن نے بہت لائٹ سی نیچرل لپ اسٹک لگائی تھی۔۔۔۔

و۔۔۔۔وہ۔۔۔مجھے پھوپھو نے کہا تھا کے ریڈی ہو جاؤں پھر دادو سے ملنے جائیں گے۔۔۔ اس نے نظریں جھکائے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پھوپگو نے ریڈی ہونے کا کہا ہو گا یہ فضولیات لگانے کا نہیں اور کس سے پوچھ کر جا رہی ہو اپنی دادو سے ملنے کیا میں نے تم سے کہا جانے کو اس کا بازو کھینچتے گرجدار آواز میں کہا تھا اس نے۔۔۔۔

تو پھر ذیشم سے شادی کرنے کے لیے آپ کو بھی مجھ سے پوچھ کر فیصلہ لینا چاہیے تھا جب آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا تو میں کیوں پوچھو۔۔۔۔

اس نے اپنے بازو سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتے کہا تھا جو اب اس کی زور دار پکڑ میں دکھنے لگا تھا۔۔۔۔

بہت زبان نہیں چلنے لگی تمہاری تم ہوتی کون ہو جس سے میں پوچھوں میرا جو دل کرے گا وہی کروں گا دوبارہ اپنی لمٹس مت بھولنا کہیں نہیں جا رہی تم اور یہ صاف کرو اسے اور کپڑے نکالو میرے۔۔۔

اس کا بازو چھوڑتے اس کو وارن کرتے وہ پیچھے ہٹا تھا اور اپنا موبائل چارجنگ پر لگانے لگا تھا۔۔۔

میں نہیں ہٹاؤں گی۔۔۔ جانے کیا دل میں آیا تھا کے وہ بول اٹھی تھی۔۔۔ تب ہی وہ جھٹکے سے اس کی طرف مڑا تھا اس کے نازک وجود کو کھینچ کر دیوار کے ساتھ پن کیا تھا اور پھر ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر اس کے دونوں بازوؤں کو دیوار کے ساتھ لگاتے اس کا دوپٹہ اور چادر کھینچ کر نیچے پھینکتے پوری شدت کے ساتھ اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اس کی سانسوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا۔۔۔ اور وہ سنبھل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ ہاتھوں کی نازک پتلی کلائیوں پر اس کے ہاتھ کی جان لیوا پکڑ وہ اپنے ایک ہاتھ میں ہی اس کی دونوں کلائیوں کو دبوچے ہوا تھا۔۔۔ اس بری طرح کے وہ اپنی کلائیاں ہلا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

دوسرا ہر گزرتے پل کے ساتھ لبوں پر اس کے ہر لمس کی شدت اس کی آنکھوں میں بہت سے آنسو ائے تھے جو گالوں پر بہنے لگے تھے۔۔۔۔وہ اپنی سانسیں اپنی شدتیں اس نازک جان پر وار رہا تھا اور وہ ہلکان ہو رہی تھی وہ ایسے گم تھا جیسے وقت لمحات سب کچھ تھم گیا ہو۔۔۔۔ ایک دم سے اس کا وجود بری طرح کانپنے لگا تھا۔۔۔۔ جس کو محسوس کرتے اس نے بڑی نرمی سے اس کو اپنے شدت بھرے جنون سے آزادی دی تھی وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے گہرے سانس لینے لگی تھی جب ہی وہ اس کی نازک بے داغ گردن پر جھکا تھا اور اس کی خوشبو میں گہرا سانس لیتے اس نے اپنی مونچھیں اور داڑھی رب کی تھی۔۔۔وہ چھبن سے بے حال ہوتی کسمسائی تھی تڑپی تھی۔۔۔

ذوئیشہ ارسم سلطان چوہدری میرے ساتھ ضد مت لگایا کرو جو کہتا ہوں چپ چاپ مان لیا کرو ورنہ مجھے برداشت کرنا تمہارے اوپر بہت بھاری پڑ سکتا ہے یہ نازک جان ارسم سلطان چوہدری کو سمیٹتے سمیٹتے اسکی شدتیں برداشت کرتے ہلکان ہو جائے گی۔۔۔۔ حالت دیکھو اپنی۔۔۔۔ باقی کی جو بچی ہے جب میں چینج کر کے آؤ تو ٹشو سے صاف ہونی چاہیے نہیں تو ایک اور راؤنڈ لینے میں مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ اس کے نچلے ہونٹ کو انگوٹھے سے رب کرتے اس کے کان کی لو کو چومتے وہ اس کے کانپتے وجود کو چھوڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

اور وہ بامشکل اپنا دوپٹہ اور چادر اٹھاتی گھسیٹتی خود کو شیشے کے سامنے لائی تھی ابھی تک اس کا سانس نارمل نہیں ہوا تھا گردن کان کی لو اور لبوں پر اس کے لمس ابھی تک محسوس ہو رہے تھے اسے۔۔۔۔

کتنا ظالم تھا وہ ٹشو لیتے سوچتے اس کی سسکی نکلی تھی۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے اپنے بھیگے لبوں کو اپنی ہتھیلی سے صاف کرتے اس نے ٹشو سے مٹی مٹی لپ اسٹک صاف کی تھی۔۔۔۔

سب سمجھتی ہوں میں اس کے روپ میں شاید کسی اور کو دیکھنا نہیں چاہتے ناں اس لیے۔۔۔ روتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

تب ہی اس نے دیکھا تھا کے وہ بلیک شلوار قمیض پہنے باہر نکلا تھا اور اب اپنی آستینیں فولڈ کر رہا تھا۔۔۔ موبائل پر ہوتی رنگ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔ ارسم نے موبائل اٹھا کر اوکے کیا تھا۔۔۔

وہ ابھی بھی مرر کے سامنے بے فضول کھڑی تھی۔۔۔ وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا اور اس کے بلکل پیچھے آہ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اتنا کے وہ مڑتی تو اس کے سینے سے ٹکرا جاتی۔۔۔۔

ہیلو ذیشن بولو۔۔۔ ارسم نے ایک ہاتھ سے بالوں میں انگلیاں چلاتے بالوں کو پیچھے کی طرف ٹھیک کرتے کہا تھا۔۔۔

کدھر باہر ہو۔۔۔ تھوڑا سا نیچے جھکتے اس کی گردن سے بال ہٹاتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اچھا تو آہ جاؤ اندر بلکہ ایسا کرو روم میں آہ جاؤ۔۔۔ اب کی بار اس کے کاندھے پر ناک رب کرتے کہا تھا اس نے کے ذوئیشہ نے شدت سے آنکھیں میچیں تھی ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئیں تھیں ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی تھی اسکے لمس سے اس کی سانسوں کی تپش سے۔۔۔۔وہ اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔اور محضوض ہو رہا تھا اس کے خوف اس کی اب تر حالت اس کی سانسوں کی روانی سے۔۔۔۔

ٹھیک ہے آہ جاؤ۔۔۔ کہتے اس نے کال ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔۔

کیوں نا آج تمہیں تمہاری سوتن سے ملوایا جائے اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھوں کو باندھتے پیٹ پر ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتے کہا تھا کے اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

تب ہی دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔۔

یس کم ان۔۔۔ اس کو چھوڑ کر صوفے پر بیٹھتے اس نے کہا تھا۔۔۔ جب ہی ذیمنم اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

ذوئیشہ کو دیکھ کر اس کو رشک ہوا تھا اس کی قسمت پر۔۔۔

ابدال کے ساتھ وہ آہ تو گئی تھی مگر راستے میں اس نے ابدال سے کہا تھا کے اسے کچھ بات کرنی ہے تو وہ اسے ارسم کے گھر چھوڑ دے۔۔۔ ابدال نے بغیر کوئی بھی سوال کیے اسے ارسم کے گھر کے باہر اتار دیا تھا۔۔۔۔

ارسم کے گھر کے سامنے اتر کر ہی اس نے اسے کال کی تھی اور اس نے اسے اندر اپنے روم میں ہی بلوا لیا تھا۔۔۔شاید وہ اس وقت ذوئیشہ کو پریشان کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جاؤ ذوئیشہ ذیسم کے لیے ملازمہ سے کہو کچھ لے کر آئے۔۔۔ اس نے ذیسم کے آتے ہی ذوئیشہ سے کہا تھا۔۔۔

وہ ذیسم پر ایک بھی نگاہ غلط ڈالتی اپنے صاف کیے آنسوؤں کا گلہ گھونٹتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

ارسم۔۔۔ زیسم اس کے پاس بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔ ارسم نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ ارسم۔۔۔۔ حمنہ اور ابدال کا نکاح نہیں ہوا تھا وہ اس نے جھوٹ بولا تھا تم سے اصل میں وہ ارحام کی وجہ سے تم تو جانتے ہی ہو کے وہ ارحام کو پسند کرتی تھی اس وجہ سے اس دن اس نے جھوٹ بلوایا اور ارسم رات کو وہ اور ابدال۔۔۔۔۔

اس نے ساری بات رات سے لے کر اب تک کی ارسم کو بتائی تھی۔۔۔۔

واٹ یہ کیا کیا انکل نے اصولاً تو انہیں حمنہ کی شادی ابدال سے کرنی چاہیے تھی ویری بیڈ۔۔۔

ارسم سن کر شاکڈ ہوا تھا۔۔۔۔

تم نہیں جانتے ارسم حمنہ نے کیا کیا نہیں کیا میں تمہیں شروع سے سار۔۔۔۔۔۔

اوکے ذیہنم تم رو مت میں ہوں ناں میں کروں گا تم سے شادی تمہیں شاید پتہ نہیں مگر یہ شادی میرے لیے سوائے بدلے کے کچھ نہیں ورنہ محبت تو میں تم سے ہی کرتا ہوں----

ذوئیشہ کو اندر آتے دیکھ بات پلٹتے اس نے ذیہنم کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا--- ذوئیشہ کو تڑپانے کے لیے اسے کو دکھ دینے کے لیے--- اور اس نے یہ سوچ لیا تھا کے وہ بعد میں ذیہنم کو کلئیر کر دے گا ساری سچویشن کے وہ یہ سب بس ذوئیشہ کو تکلیف دینے کے لیے کہہ رہا ہے بلکل ویسے ہی جیسے صبح اس نے اسے آتے دیکھ لیا تھا اور پھر مسز رندھاوا کے سامنے ذیہنم اور اپنی شادی کی بات کی تھی----

اس کی بات سن کر تو ذیہنم کو جیسے دونوں جہانوں کی خوشیاں مل گئیں تھیں ارسم سلطان چوہدری اس سے کہہ رہا تھا کے وہ اس کا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے اللہ نے اسکو ازمائش میں ڈال کر اتنی بڑی خوشی دینی تھی اس کا تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا سارے آنسو اس کی آنکھوں سے ایک دم سوکھ گئے تھے----

چلیں ذوئیشہ--- مسز رندھاوا نے دروازہ کھلا دیکھ کر اندر آتے کہا تھا---

اسلام و علیکم انٹی--- ذیہنم نے ان کے آتے کھڑے ہوتے انہیں سلام کرتے کہا تھا----

وعلیکم اسلام خیریت ذیہنم تم اس وقت یہاں--- انہوں نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا----

ج---جی----وہ----

میں نے بلایا تھا ایکچولی ہم ڈنر پر جا رہے ہیں ساتھ چلو ذیشم ارسم نے ہاتھ پکڑتے کہا تھا اس کا----

فی الحال تو بیٹا ہم ایشال کی طرف جا رہے ہیں آئی ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ ذیشم اگر ڈنر کا پھر کبھی پلین بنا لو تم لوگ تو----

انہوں نے گھورتے ہوئے ارسم کو دیکھا تھا اور پھر ذیشم سے کہا تھا---

ک---کوئی بات نہیں انٹی میں چلتی ہوں ہم پھر کبھی چلے جائیں گے اٹس اوکے--- اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور چلی گئی تھی--- مگر باہر پہنچ کر اسے یہ حیرت ہوئی تھی کے ابدال ابھی تک گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا مگر اسے اب کسی کی پرواہ نہیں تھی جو اسے مل گیا تھا وہ اس کے ہر دکھ کا مداوا تھا----

پھوپھو یہ کیا کیا آپ نے--- اس نے غصے سے کہا تھا مسز رندھاوا کی طرف دیکھتے----

ایشال کی بہت بار کال آہ چکی ہے اسپیشلی وہ تم سے ملنا چاہتی ہے تو میں گاڑی میں ویٹ کر رہی ہوں ذوئیشہ کے ساتھ پہنچو گاڑی میں----

دو ٹوک لہجے میں کہتیں وہ رکی نہیں تھیں---

♡♡♡♡♡♡♡♡

سارے راستے ان دونوں میں کوئی بھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر گھر لے آیا تھا۔۔۔ اور پھر اپنے روم میں۔۔۔۔

وہ چپ چاپ صوفے پر آہ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ وہ چاہتا تھا اس سے بات کرے اسے اپنی پوزیشن کلئیر کروائے مگر اس سے کچھ بھی نہیں بن پاہ رہا تھا کے کیا کہے کیسے کہے یہ بات سچ ہے گناہ تو اس سے ہوا تھا چاہے جانے انجانے میں ہی صحیح۔۔۔۔

دیکھو ذیمنم میں مانتا ہوں کے میری غلطی ہے مجھ سے جانے انجانے میں گناہ ہوا ہے بٹ میں قسم کھاتا ہوں کے میں نے تمہارے سوا کبھی بھی کسی کی چاہت نہیں کی تم میری پہلی اور آخری محبت تھی ہو اور رہو گی۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کب حمنہ میرے ساتھ ڈرنک ہوئی اور کب میں بھکا مگر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کے مجھے اس میں بھی تمہاری پرچھائی نظر آئی ہو گی اس لیے میں بہک گیا اور پھر۔۔۔۔ رہی بات انکل کے سامنے وہ سب کہنے کی تو آئی سوئیر تمہیں کھونے کے ڈر سے میں کہہ گیا مجھے لگا اگر میں نے سچ بتا دیا تو میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دوں گا۔۔۔ پلیز ایک بار آخری بار مجھ پر اعتبار کر کے دیکھو جیسے تم کہو گی ویسے ہی ہو گا بس ایک بار مجھ پر۔۔۔۔

غلطی اور گناہ میں بہت فرق ہوتا ہے مسٹر ابدال حسن مگر جو تم دونوں نے کیا وہ پری پلینڈ تھا۔۔۔ جس کے لیے تم ساری زندگی بھی میرے سامنے ایڑیاں رگڑتے رہو گے تو میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔

بہتر یہی ہے کے تم مجھے خود اس رشتے سے آزاد کر دو ورنہ میں خود تم سے خلع لینے کے لیے کورٹ میں کیس دائر کر دوں گی اور تم جانتے ہو کے میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔۔ اس گھر کے کسی بھی کمرے میں رہ سکتی ہوں میں سوائے تمہارے روم میں کیونکہ جب جب تم میرے اردگرد ہوتے ہو میرے آس پاس تو مجھے عجیب گھٹن سی محسوس ہوتی ہے سانس بند ہوتا ہے میرا۔۔۔۔

اس نے اس کی بات کاٹتے اسکو نفرت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

جس کے لیے تم یہ سب کر رہی ہو وہ تمہیں کبھی نہیں اپنائے گا وہ اپنی زندگی میں خوش ہے۔۔۔ تم ارسم کی وجہ سے یہ سب نہیں کر سکتی میرے ساتھ۔۔۔

اس نے التجائیہ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

ارسم نا بھی میرے ساتھ زندگی گزارے مجھے ملال نہیں مگر تم اگر اس دنیا کے آخری مرد بھی ہو گے تب بھی مجھے نا تو تمہارا ساتھ قبول ہو گا اور نا تم بہتر ہے جلد سے جلد تم کسی فیصلے پر پہنچ جاؤ۔۔۔۔

کہتے وہ رکی نہیں تھی اسکے کمرے سے باہر نکل گئی تھی--- اسے شش و پنج میں ڈال کر----

اور وہ اس کے لفظوں کے مفہوم میں الجھ سا گیا تھا----

واہ ابدال یہ کیا کر بیٹھے ہو تم اسے حاصل نا کر پاتے تو شاید سکون میں ہوتے حاصل کر کے نا حاصل کر سکنا سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے---

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

نسرین دلہن کو بلاؤ اور حائسم کو بھی-----کیا انھوں نے ناشتہ کر لیا ہے-----

مسز دراب نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے کہا تھا-----اج وہ خود بھی کافی لیٹ اٹھیں تھیں---دوپہر کے دو بج رہے تھے---- جب وہ ناشتے کے لیے کمرے سے باہر آئیں تھیں----

وہ جی بیگم صاحبہ حائسم بیٹا تو صبح صبح ہی وردی پہنے چلے گئے تھے ناشتے کے بغیر ہاں کہہ کر گئے تھے کے آپ اٹھیں تو آپ کو بتا دیا جائے کے چھوٹی دلہن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو انہیں دیکھ لیں آپ----- نسرین نے ٹیبل پر جوس کا جگ رکھتے کہا تھا----

یا اللہ خیر کیا ہوا فاحا کو جب اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو تم مجھے جگا ہی دیتی۔۔۔۔ وہ اس کی بات سنتے پریشانی سے اٹھیں تھیں اور اس کے روم کی طرف بڑھیں تھیں۔۔۔۔

فاحا۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھولتے انھوں نے پکارا تھا۔۔۔۔ وہ بلینکٹ میں دبکی سو رہی تھی۔۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر انھوں نے اس کا ماتھا چیک کیا تھا بخار کی حدت کم تھی مگر جسم ابھی گرم تھا نارمل نہیں تھا۔۔۔۔

کوئی حال نہیں ہے حائسم کا بن ماں باپ کی بچی اور پھر یتیم پتہ نہیں غصے میں کیا کیا کہہ بیٹھا ہے کے وہ اس حال تک پہنچ گئی۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑائی تھیں۔۔۔ پھر اس کے پاس بیٹھ کر اس کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔۔

شفیق لمس محسوس ہوتے اس نے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔

فاحا میرے بچے کیسی طبیعت ہے کچھ کھایا تھا۔۔۔۔ میڈلی تھی کیا۔۔۔ انھوں نے پیار سے پوچھا تھا۔۔۔

دادو میں نے کچھ نہیں کیا مجھے نہیں پتہ ارسم بھائی کو یہ غلط فہمی کیوں ہے کے انکل ہی ماما بابا کے قاتل ہے میں نے انھیں بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر انھوں نے سب کچھ خراب کر دیا آئی سوئیر مجھے پہلے اس بات کا نہیں پتہ تھا مجھے تو خود مہندی کی رات ہی یہ سب پتہ چلا پلیز دادو م۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا میں بے قصور ہوں۔۔۔۔

وہ ان کے گلے لگے ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

دادو کی جان بس چپ اسی طرح رو رو کر طبیعت خراب کر لی ہے تم نے اپنی میرا سپائے بچہ تو بہادر ہے بی سٹرونگ۔۔۔ غصہ فطری عمل ہے مجھے بھی آیا تھا کل یہ سب جان کر مگر اب نہیں ہے وہ وقتی جذبہ تھا جو آیا اور لوٹ گیا میں جانتی ہوں کے تمہارا کوئی قصور نہیں ہے میں یہ بھی جانتی ہوں کے وقت اور حالات ابھی تمہارے حق میں نہیں ہے مگر بیٹا اس کا مطلب رونا یا طبیعت خراب کرنا تو نہیں ہے سٹرونگلی فیس کرو اس سب کو۔۔۔۔

میرا ماننا ہے زندگی کے آپس اینڈ ڈاونز ہمیں بہت کچھ سکھانے اور سمجھانے آتے ہیں تو سیکھو اور سمجھو۔۔۔ رہی بات حائسم کی تو میں نے اسے پالا اور جوان کیا ہے میں اس کے ایک ایک عمل سے بخوبی واقف ہوں جن سے وہ محبت کرتا ہے ان سے نا تو ناراضگی میں اور نا ہی غصے میں دوری اختیار کرتا ہے اور نا ہی اکیلا چھوڑتا ہے۔۔۔اب کل کی بات دیکھ لو میں نے اتنا بڑا فیصلہ لیا اس کے انکار کے باوجود مگر پھر بھی وہ گھر آیا کیونکہ وہ جانتا ہے غصے میں رشتے ختم کرنا کتنی بڑی حماقت ہے۔۔۔۔

اور پھر فاحا تم تو اس کی زندگی ہو وقت سمیٹ لے گا سب کچھ بس تب تک مضبوط رہو اور ہر حال میں اس کی بن کر رہو۔۔۔۔

انہوں نے اس کے آنسو صاف کرتے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھرتے اس کی پیشانی چومتے کہا تھا۔۔۔۔

دادو مجھ سے ان کی بے رخی برداشت نہیں ہوتی ان کی آنکھوں میں نفرت۔۔۔ حائسم ولید خان وہ پہلا شخص ہے میری زندگی میں جس نے مجھے خود سے نفرت کرتے کرتے محبت کرنے پر مجبور کر دیا میں ہمیشہ ان کی محبت کو سمیٹنا چاہوں گی اپنے دامن میں۔۔۔ اس نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

ایسا ہی ہو گا فاحا بس کچھ دیر صبر کر لو اچھا بتاؤ حائسم نے تم پر ہاتھ تو نہیں اٹھایا۔۔۔ انہوں نے کسی خدشے کے تحت پوچھا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں دادو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے بس وہ روڈلی اور غصے میں بولے تھے تو میں بہت ڈر گئی تھی ہمارے رشتے کو لے کر۔۔۔ اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میرے ہوتے ہوئے اس رشتے کو آنچ بھی نہیں آ سکتی ڈونٹ وری۔۔۔۔ چلو تم فریش ہو جاؤ میں نسرین سے کہہ کر کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں پھر ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔۔

انہوں نے اس کا ہاتھ دباتے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔نہیں دادو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔ اس نے فوراً کہا تھا۔۔۔۔

ضرورت ہے بھئی حائسم نسرین سے کہہ کر گیا ہے کے دادو اٹھیں تو انہیں بولنا کے فاحا کو دیکھ لیں اب بھئی میں اپنے پوتے کو ناراض نہیں کر سکتی اپنی نئی دوست آنے کے چکر میں جلدی سے فریش ہو جاؤ میں ایسا کرتی ہوں ڈاکٹر کو گھر ہی بلوا لیتی ہوں۔۔۔ انہوں نے اس کی گال تھپکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور پھر کمرے سے چلی گئیں تھیں۔۔۔۔

حائی۔۔۔ اس کے لبوں نے اس کا نام دہرایا تھا۔۔ ایک پل کو رات والی اس کی شدت اس کا جنون اس کی دیوانگی یاد کر کے وہ کانپی تھی۔۔۔ کتنا جنون تھا اس کے لمس میں بے ساختہ اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں کی طرف گیا تھا۔۔ نچلے ہونٹ پر انگلی رکھتے اس کو تکلیف محسوس ہوئی تھی اس کٹ پر جس سے رات خون نکل کر اس کے منہ میں گھلا تھا۔۔ اس کی آنکھیں پھر سے نم ہوئیں تھیں۔۔۔

حائسم کہہ کر گیا ہے کے فاحا کو دیکھ لینا۔۔۔دادو کے کہے گئے الفاظ گونجے تھے اس کے کانوں میں۔۔ اسے یاد تھا کے صبح اس نے اسے اپنی آغوش میں لیا تھا اسے کیسے میڈیسن دی تھی اور پھر اسے سکون دیا تھا۔۔۔۔

ظالم ہیں حائی آپ بہت ظالم پہلے درد پر مرہم۔۔۔۔ اس نے کہتے اس کا سوئیٹر اتارا تھا اور پھر سوکس اور واش روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ صبح سے ان فائلز میں ایسا اٹکا تھا کے رات ہونے کا احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔۔۔

موبائل اس کا بند تھا اور خود وہ اس کیس کے اگلے پچھلے سارے پوائنٹس نوٹ کر کے فائل بنا چکا تھا۔۔۔۔

سر آج آپ نے گھر نہیں جانا دوپہر کو بھی کچھ نہیں کھایا بس صبح سے کافی کے کپ خود میں انڈیل رہے ہیں سب خیریت تو ہے پریشان ہیں کیا کسی بات کو لے کر۔۔۔ حوالدار نے کوئی دسواں کپ کافی کا ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے بس کچھ کیسز ملے ہیں نیو ان میں ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔ خیر تم بتاؤ کیا وقت ہوا ہے اس نے اپنی آنکھیں مسلتے کہا تھا۔۔۔اور کن پٹی بھی سہلائی تھی جس میں درد ہو رہی تھی ایک تو پوری رات کا جاگا ہوا اور پھر سارا دن کام اس کی آنکھیں تھکاوٹ کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ اور چہرہ بھی بجھا بجھا لگ رہا تھا۔۔۔۔

سات بج گئے ہیں رات کے میرا خیال ہے اب آپ کو گھر جانا چاہیے اور ریسٹ کریں جا کر مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی حوالدار نے کہا تھا۔۔۔۔

ہممممم چاچا سے کہہ کر گاڑی نکلوا دیں میں بس پانچ منٹ تک آہ رہا ہوں۔۔۔ اس نے سگریٹ نکالاتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر لائٹر سے سگریٹ سلگایا تھا۔۔۔۔

ایک پل کے لیے اس کے سامنے وہ منظر لہرایا تھا جب اس ہی سیٹ پر بیٹھے اس نے سگریٹ سلگائی تھی اور اس میں سے پٹاخے پھوٹے تھے اور وہ سامنے بیٹھی چور نظروں سے دیکھ رہی تھی اور پھر اس نے بھی سگریٹ سلگائی تھی اور یہ دیکھ کر اس کی جان نکل گئی تھی کے اس کے ہونٹوں کو تکلیف ہوئی ہے----پھر کل رات کیسے اسے میں اتنی تکلیف دے گیا---
وہ سب یاد آتے اس نے خود سے سوال کیا تھا اور پھر گہرا سانس لیتے تلخی سے مسکرایا تھا---
اپنی کیپ پہنے گاڑی کی کیز اور فائلز ہاتھ میں پکڑے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا اور گاڑی میں جا کر بیٹھا تھا----

پورا دن گزر گیا حائی ایک بار بھی آپ کو میرا خیال نہیں آیا کے میں کیسی ہوں گی میری طبیعت کیسی ہو گی اتنی بے رخی اس پورے دن میں ایک لمحے کے لیے بھی فاحا سلطان چوہدری کے احساس نے آپ کے دل پر دستک نہیں دی مجھے دل سے ٹیرس پر کھڑی وہ سوچ رہی تھی کے اسی لمحے حائسم کی گاڑی اندر آتے نظر آئی تھی اسے----
وہ بڑی شان سے یونیفارم میں گاڑی سے باہر نکلا تھا ہاتھ میں کیپ موبائل اور فائلز پکڑے گاڑی کا دروازہ بند کرتے اس کی نظر اچانک اپنے کمرے کی بالکنی پر پڑی تھی دونوں کی نظرہں ملیں تھیں وہ رخ موڑتی کمرے میں جا چکی تھی اس کے لبوں پر مدہم سی مسکراہٹ رقص کی تھی----

سو بے بی ناراض ہے اور کیوں نا ہو ہرٹ بھی تو اتنا کیا ہے مسکراتے ہوئے اس نے دل میں سوچا تھا---اور پھر اندر چلے گیا تھا---

اسلام و علیکم دادو--- اندر آتے ڈرائنگ روم میں نیوز دیکھتی مسز دراب کے پاس رکتے کہا تھا اس نے----

وعلیکم اسلام سارا دن غائب رات بھی غائب ایک فون کال بھی نہیں کیا مجھ پر اعتبار نہیں ہے یا میرے فیصلے پر---- انہوں نے ٹی وی بند کرتے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا تھا----

سوری دادو بس کل بہت زیادہ غصے میں تھا تب ہی دل نہیں کیا گھر آنے کو اور صبح سے بس ایک نیا کیس ملا ہے تو اس میں بزی تھا اور رہی بات آپ پر اعتبار کی تو میری جان قربان آپ پر میں چاہتا تو کل زبردستی ذوئیشہ کو لے آہ سکتا تھا اپنے ساتھ مگر ایسا نہیں کیا میں نے کیونکہ کل بھی مجھے آپ کا فیصلہ مقدم تھا ااور آج بھی رہی بات ذوئیشہ کی تو آپ جانتی ہیں کے میں اس کے معاملے میں کتنا پوزیسو ہوں امید کرتا ہوں یہ دکھ تکلیفیں آزمائشیں اور مصائب اسے کندن بنا دیں گے----

اس نے سرد آہ بھرتے گہری سوچ میں ڈوبتے کہا تھا---

شاباش حائسم اسی لیے تو میں کہتی ہوں کے تم میں مجھے ولید کی روح نظر آتی ہے تمہارے نظریات خیالات سب کچھ اپنے باپ کے جیسا ہے اور یہی بات تمہیں الگ بناتی ہے اور پھر بیٹا بہترین انسان بھی تو وہی ہے جو جوش سے نہیں ہوش سے کام لیتے ہوئے معاملات کو سنبھالے----

انہوں نے اس کا کاندھا تھتھپاتے ہوئے کہا تھا----

بیٹا پانی--- اور کھانا لگوا دوں---نسرین خالہ نے پانی دیا تھا لا کر اسے----

ہمممم بھوک تو بہت لگی ہے پتہ ہے دادو کل سے کچھ نہیں کھایاپیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں--- اس نے پانی پیتے کہا تھا----

اچھا کھانا لگوا دو نسرین اور فاحا کو بھی بلوا لو--- یا پھر حائسم تم فریش ہونے جا رہے ہو تو اسے دیکھ لینا صبح سے ایک سیب کھایا وہ بھی بڑی مشکل سے ڈاکٹر چیک اپ کر کے گئی ہے اینڈ شی سیڈ سٹریس اور مینٹل ڈسٹربنس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑی ہے--- بیٹا میں تم لوگوں کے ذاتی معاملات میں بولنا تو نہیں چاہتی مگر پلیز جانے انجانے میں اسے ہرٹ نا کر بیٹنا بن ماں باپ کے یتیم بچی ہے اس وقت جب کے اس کا بھائی ہی اس کی خوشیوں کا دشمن بنا بیٹھا ہے جس کی اس کو سب سے زیادہ ضرورت تھی اب تم بھی ایسا برتاؤ رکھو گے تو وہ بری طرح ٹوٹ جائے گی خیال رکھنا اس کا----

انہوں نے سمجھایا تھا اسے۔۔۔۔

جی دادو۔۔۔ جواباً وہ یہ ہی کہہ پایا تھا۔۔

مسز طارق کی کال آئی تھی اب چونکہ ولیمہ کینسل ہو گیا ہے تو انہوں نے فیملی گیٹ ٹو گیدر پلین کیا ہے ایک چھوٹی سی دعوت رکھی ہے انہوں نے دو بار کال کر چکی ہیں تم کھانا کھا لو پھر فاحا سے کہنا ریڈی ہو جائے چلتے ہیں۔۔۔

انہوں نے اس کے اٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ اور فاحا چلے جائیں مجھے نہیں جانا وہاں ارسم بھی ہو گا سو مجھے دور رکھیں اس نے بغیر مڑے کہا تھا۔۔۔۔

حاسم وہاں ذوئیشہ بھی ہو گی اور اپنی بہن کی ایک جھلک دیکھنے تم جا سکتے ہو اور میں انہیں کہہ چکی ہوں کے میں لے کر آؤ گی تم دونوں کو اب نو مور ایکسکیوز تیار ہو کر آجاؤ کھانا کھا کو پھر چلتے ہیں انہوں نے اپنے لفظوں پر زور دیتے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کھانا رہنے دیں وہیں چل کر کھا لوں گا آپ ریڈی ہو جائیں ہم کچھ دیر تک آتے ہیں کہتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

وہ صوفے پر دونوں پاؤں اوپر کیے گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی۔۔۔۔جب وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اسلام۔ وعلیکم۔۔۔۔ اس نے کیپ ٹیبل پر رکھتے کہا تھا وعلیکم اسلام کہتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی باہر جانے کے لیے۔۔۔

طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔ اس نے اس کا پاس سے گزرتی کا ہاتھ پکڑتے اپنے سامنے کھڑا کرتے کہا تھا۔۔۔۔

زندہ ہوں آپ کے سامنے ہوں۔۔۔ اس نے کلائی چھڑواتے کہا تھا۔۔۔۔

کھایا کیوں نہیں کچھ دادو بتا رہیں تھیں کے بس ایک سیب کھایا ہے۔۔۔ اس نے دوسری کلائی پکڑتے پوچھا تھا۔۔۔ وہ سامنے تھی اس کی ایک جھلک دیکھتے ہی اس کی ساری تھکن دور ہو گئی تھی۔۔۔

بھوک نہیں تھی۔۔۔ اب اگر کوئی اور سوال نہیں ہے تو میں جاؤں۔۔۔ اپنی کلائی چھڑواتے کہا تھا۔۔۔۔

ریڈی ہو جاؤ ارحام کی طرف جا رہے ہیں ہم۔۔۔ اس نے الماری کی طرف بڑھتے کہا تھا اور اپنے لیے ڈریس نکالی تھی۔۔۔

مجھے نہیں جانا میں ارحام بھائی سے ایکسکیوز کر چکی ہوں آپ کو جانا ہے تو جا سکتے ہیں۔۔۔ اونچی آواز میں کہتے وہ جانے کے لیے مڑی تھی تب ہی اس نے اس کی بازو کھینچ کر اس کو الماری کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا تمیز بھولتی جا رہی ہو تم--- اس کے بازو پر دباؤ بڑھاتے اس نے کہا تھا---

یہ وہی طریقہ ہے بات کرنے کا جس طریقے سے اپ نے رات وہ سب کیا تھا اور جس طرح مجھ پر اپنا جنون اتار کر مجھے روتا بلکتا چھوڑ کر چلے گئے تھے----

اس نے اسے اس کا رویہ یاد کرواتے کہا تھا----

تو جو تمہارے بھائی نے اور تم نے میرے ساتھ کیا وہ سب ٹھیک تھا اس سب کے باوجود میرے کمرے میں میری۔ دسترس میں کھڑی ہو یہ کافی نہیں ہے کیا جبکہ تم جانتی ہو کے تم نے مجھے نا بتا کر غلطی کی ہے--- اس نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا----

اور یہ یہ جو رات آپ نے کیا یہ سزا تھی کیا اس غلطی کی ایسی سزا ہوتی ہے ساری رات مجھے تکلیف دے کر خود جا کر سو گئے دیکھیں یہ دیکھیں اپنا ظلم----

اس نے نچلے ہونٹ پر لگے کٹ پر انگلی رکھتے کہا تھا----

اس نے گہری نظروں سے اس کے لبوں کو دیکھا تو--- اور پھر اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا

حائن---ہ----نہی----نہیں رات بھی بہت درد-----

باقی کے لفظ اس کے منہ میں رہ گئے تھے وہ بڑی نرمی سے اس کے لبوں اور سانسوں کو قید کر چکا تھا۔۔۔ اور اس کے سارے گلے شکوے سمیٹ گیا تھا۔۔۔۔

اس کے لمس میں نرمی تھی۔۔۔ جسے وہ خود میں جذب ہوتے محسوس کر رہی تھی جب ہی کاندھوں پر ہاتھ رکھے بڑی مشکل سے کھڑی ہوتی اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑ چکی تھی۔۔۔ بڑی مشکل سے اپنے قدموں پر کھڑی ہوئی تھی وہ۔۔۔۔

اس میں اپنی خوشبو اپنا لمس اتار کر نرمی سے پیچھے ہوا تھا وہ اور بڑے انہماک سے اس کا چہرہ دیکھا تھا جو حیا کی تمازت سے سرخ ہوا تھا۔۔۔ وہ نظریں جھکائے سینے پر ہاتھ رکھے اپنے سانس ہموار کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اسکی جھکی پلکوں پر باری باری لب رکھے تھے اور پھر اس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔۔۔

باقی کے گلے شکوے رات کو دور کروں گا ابھی کے لیے جاؤ ریڈی ہو جاؤ ورنہ میرا بھی ارادہ بدل گیا تو تمہارے لیے مشکل پیدا ہوسکتی ہے ڈئیر روندھو ایف ایس سی پلس بیمار مرغی اس کی شہہ رگ پر بھیگا لمس چھوڑتے ہنستے ہوئے وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا اور شاور لینے چلے گیا تھا۔۔۔۔

وہ ہتھیلی سے اپنے لب صاف کرتی کچھ دیر پہلے ہوئی اس کی جسارت کو یاد کرتی شرم سے لال ہوئی تھی سارے گلے شکوے جیسے ہونٹوں پر دم توڑ گئے تھے کتنی نرمی کتنا سکون تھا اس لمس میں اس نے ازالہ کر دیا تھا اپنے دیئے درد کا----

اس نے کانپتے ہاتھوں سے ڈریس نکالا تھا---پھر ایک دم سے اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا تھا----

بیمار مرغی یہی کہا تھا ناں مجھے کوئی نہیں بچو اب نہیں کہہ پاؤ گے کچھ سوچتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

اور پھر شو ریک کی طرف بڑھ گئی تھی اپنے منصوبے پر عمل کرنے کے لیے----

ڈریسنگ روم سے چینج کرنے کے بعد وہ اب ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی بالوں کو نیچے سے ہلکا ہلکا کرل کر رہی تھی----

لائٹ سا میک آپ کر کے اس نے سلور اسٹیل کی تھوڑی تھوڑی چوڑیاں ہاتھوں میں پہنیں تھیں--- بڑے بڑے جھمکے کانوں میں آویزہ کر کے اس نے ایک نظر خود کو دیکھا تھا---

جب ہی حائسم بھی چینج کر کے اس کے پیچھے کھڑا یوا تھا---

بے بی پنک کلر کے گھیر دار فراک میں بغیر دوپٹے کے کھڑی لائٹ سے میک آپ میں اس کو نظر لگ جانے کی حد تک نازک سی معصوم سی گڑیا لگی تھی---

افففف ٹو ہاٹ-----

اس کے کان کے پاس جھک کر پھونک مارتے کہا تھا اس نے اس کی کمر کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی مگر اگلے ہی لمحے سنبھلتی اس کو پیچھے کرتی کچھ بھی کہے بغیر پورے کونفیڈنٹ سے چلتے ہوئے اس نے دوپٹہ پکڑ کر اپنے کاندھوں پر پھیلایا تھا اور شو ریک سے ہیلز پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ کر پہننے لگی تھی----

ن---نہیں یہ والا نہیں دوسرا پلیز حائسم یہ نہیں--- حائسم کو دوسرا جوتا پکڑتے دیکھ اس نے دل سے دعا کی تھی کے وہ اس کے کیے گئے کارنامے والا جوتا ہی پکڑے----

ہمممم-----نہیں یہ نہیں اس پینٹ کے ساتھ یہ والے شوز اچھے لگے گیں--- کہتے اس نے مطلوبہ حدف والا جوتا پکڑ کر صوفے کے پاس رکھا تھا اور پھر سوکس پہننے لگا تھا----

بھاگ فاحا بھاگ---- فاحا نے جلدی سے اپنا جوتا پہنتے کہا تھا اور باہر کی طرف بھاگی تھی----

فا--- شال تو لیتی جاؤ یہ لڑکی بھی نا--- نا سویٹر نا شال پھر ٹھنڈ سے بخار چڑھا لے گی--- اس نے اس کو یونہی باہر کی طرف جاتے دیکھتے کہا تھا--- پھر سوکس پہنے ہی اٹھا تھا الماری سے اس کے لیے گرم شال اور سویٹر نکالا تھا----

پھر اپنے جوتے کے پاس پہنچ کر جیسے ہی دونوں پاؤں جوتوں میں ڈالے تو دونوں پاؤں سوکس سمیت چپ چپے اور گیلے ہوتے محسوس ہوئے تھے----

یہ کیا۔۔۔ اس نے نا سمجھی سے پاؤں باہر نکالے تھے مگر اگلے ہی لمحے ٹائلز والے فرش پر پاؤں رکھتے گرا تھا مگر برقت بیڈ کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے صوفے کو کے پوری طرح زمین پر گرنے سے محفوظ رہا تھا۔۔۔

آئل وہ بھی میرے شوز میں اس نے سوکس اتارتے کہا تھا۔۔۔ جب ہی دروازے کے پاس سے کسی کی فلق شگاف ہنسی کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

فا۔۔۔ کی بچی۔۔۔ اس نے غصے سے پکارا تھا اس کی ہنسی سن کر۔۔۔۔

چچچچ فا کی بچی نہیں حائسم ولید خان بیمار مرغی یہی کہا تھا ناں کچھ دیر پہلے اپنی وے تھینکس فور دس۔۔۔ کھلکھلاتے ہوئے کہتی اپنی شال اور سوئیٹر پکڑتی وہ دو سو کی سپیڈ سے بھاگی تھی وہاں سے۔۔۔۔

تم رکو زرا تمہیں تو میں چھوڑو گا نہیں۔۔۔۔ غصے سے کہتے اس نے ایک قدم آگے بڑھایا تھا کے پھر سے پھسلتے پھسلتے بچا تھا۔۔۔۔

پہلے خود کو تو سنبھال لو مسٹر سست کچھوے وہ پھر سے دروازے کے پاس آہ کر بولی تھی اور پھر اس کی سنے بغیر ہنستی ہوئی سیڑھیاں اترنے لگی تھی۔۔۔

ارے ارے آرام سے بیٹا گر جاؤ گی ماشاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو حائسم نہیں آیا۔۔۔۔ انہوں نے اسے تیزی سے سیڑھیاں اترتے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

شوز پہن رہے ہیں بس آہ رہے ہیں دادو۔۔۔ اس نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے کہا تھا۔۔۔

تم تم بچو آج ایف ایس سی سزا تو تمہیں ملے گی ہی ملے گی۔۔۔ اور میں میں کیوں اتنا ہائپر ہو رہا ہوں کیا مجھے نہیں پتہ اس افلاطون کا خود ہی تو خریدا ہے اس تحفے کو بھگتو اب حائسم ولید خان۔۔۔

یعنی ساری زندگی حائسم ولید خان تمہاری زندگی میں یہی کچھ چلتا رہا گا۔۔۔ مطلب حد ہو گئی میری غلطی ہے ایسے کیسے وہ چپ تھی یعنی یہ سب طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموشی تھی میں پہنے دیکھ کر کیوں نہیں جوتے پہنے۔۔۔۔

خخخخخ یہ آئل تو چپک ہی گیا ہے پاؤں سے۔۔۔ پاؤں کو مل مل کر رگڑتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

میسنی ایف ایس سی تمہیں تو میں کسی صورت چھوڑنے والا نہیں کیا سوچ رہی ہو بچ جاؤ گی مجھ سے۔۔۔۔اپنے پاؤں کو تولیے سے صاف کرتے دوبارہ سے اس نے سوکس اور جو جوتے پہلے پکڑے تھے وہ پہنتے کہا تھا اس نے۔۔۔

پہلے ہی یہ پہن لیتا پتہ نہیں تھا ناں مجھے کے میرے کمرے میں ایک عدد شیطانی دماغ والی ایف ایس سی ہے۔۔ اور غلطی سے وہ میری بیوی ہے بڑبڑاتے ہوئے بالوں میں برش کرتے وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

ماشاءاللہ یو لکنگ سو پریٹی ایشو--- اس نے اس کے ہاتھوں میں گجرے پہناتے کہا تھا---
میں پہن لوں گی حام--- اس کی گہری نظروں سے بچنے کے لیے اس نے کہا تھا----
اور ایسا کیوں لگتا ہے تمہیں کے میں تمہاری بات مان لوں گا--- پتہ ہے ایشو کتنا سکون ہے تمہارے ساتھ گزرے ہر وقت ہر پل میں تم مان لو ناں کے تم میرا سکون ہو--- مجھ پر اپنے اعتبار کو کبھی ڈگمگانے نہیں دینا میں اپنی محبت کی گہری چھاپ چھوڑنا چاہتا ہوں تم پر----
اس نے گجرے پہنا کر اس کے کان کے پیچھے بال اڑستے محبت سے کہا تھا----
وہ لیمن کلر کی بھاری کام والی گھیر دار فراک پہنے ہوئی تھی جس پر گولڈن کام ہوا تھا---
بالوں کو لائٹ سے کرلز ڈال کر کھلا چھوڑا ہوا تھا---- لائٹ میک اپ پر ڈارک ریڈ لپ اسٹک کانوں میں بھاری جھمکے ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیاں اور گجرے اس کا دل کش سراپا نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہا تھا---
حام میرے اعتبار کا ڈگمگانا بلا وجہ نہیں تھا میں سب کچھ شئیر کروں گی آپ سے وہ ہر پل جب جب مجھے آپ سے دوری پر مجبور کیا گیا تھا--- کیا آپ سنیں گے وہ سب--- اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا تھا---

ضرور سنو گا ہر پل ہر وقت میں میری تمام تر سماعتیں تمہیں سننے کو تیار ہیں بس ایک گزارش ہے کچھ بھی ہو مجھ سے بات کرو مجھ سے کلئیر کرو خود بدگمان ہونے کی بجائے---- اس نے بڑے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا----

ارحام بیٹا مہمان آہ چکے ہیں بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں--- ملازمہ نے دروازہ ناک کرتے ہوئے کہا تھا----

اوکے آہ رہے ہیں--- اس نے اونچی آواز میں کہا تھا----

بے بی کس می پھر ہمیں جانا ہے اس نے اس کے چہرے کے قریب چہرہ کرتے کہا تھا ----

نو حام پلیز ہم آل ریڈی لیٹ ہیں چلو--- اس نے پیچھے ہٹتے کہا تھا---

ایسے تو نہیں جانے دوں گا--- چلو شاباش--- اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس نے اسے قریب کرتے کہا تھا----

حام پلیز نا سب ویٹ کر رہے ہیں--- اس نے خود کو چھڑواتے ہوئے التجا کی تھی----

نو آئی ایم ویٹنگ کم اون--- اس نے آنکھیں بند کرتے اپنے لپس پر ہاتھ رکھتے کہا تھا----

وہ جانتی تھی کے وہ اب پیچھے نہیں ہٹے گا اور بغیر اپنی بات مانے جانے نہیں دے گا-----

اوکے فائن پہلے میری کمر چھوڑو اس نے ہار مانتے کہا تھا----

نہیں تم بھاگ جاؤ گی--- اس نے آنکھیں بند کیے ہی کہا تھا---

ٹرسٹ می آئی ول ڈو چھوڑو گے پھر--- اس نے یقین دلاتے کہا تھا----

اوکے--- آئی ول ٹرسٹ یو--- اس نے کمر چھوڑی تھی----

وہ حیا سے سرخ ہوتی اس کے چہرے پر بکھرے اپنی محبت کے رنگوں کو دیکھتی اس کے ہونٹوں کے پاس جھکی تھی نرمی سے ہونٹ کی سائیڈ پر لب رکھے تھے اور بھاگی تھی---

یہ چیٹنگ ہے چیٹر--- وہ بھی پیچھے بھاگا تھا----

بات کس کی ہوئی تھی جگہ کی نہیں بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلتے کہا تھا اس نے----

تم اپنی دفعہ رونا مت ایشو--- اسے نیچے جاتا دیکھ کہا تھا اور پھر اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں اترنے لگا تھا--

اسلام و علیکم اصحاب ارسم ماما---اس نے نیچے اترتے سب سے باری باری ملتے کہا تھا----

کیسی ہو ذوئیشہ--- اب کی بار وہ اس سے گلے مل رہی تھی----

میں ٹھیک ہوں تم بہت پیاری لگ رہی ہو ایشو--- اس نے دل سے تعریف کرتے کہا تھا---

ہاں بٹ تم سے تھوڑی کم تم تو ہم سب کے لیے کانچ کی گڑیا ہو---- اس نے ذوئیشہ کا ہاتھ تھامتے کہا تھا---

اوہ ہیلو زیادہ سر پرچڑھانے کی ضرورت نہیں ایسے بھی کوئی سرخاب کے پر نہیں لگے ہوئے اس کو۔۔۔۔

پاس کھڑے ارسم نے سنتے کہا تھا اس کو اور ذوئیشہ کی آنکھوں میں نمی آئی تھی وہ سب کے لیے پیاری ہو سکتی تھی خوبصورت ہو سکتی تھی کیا وہ کبھی اس ایٹیٹیوڈ کنگ اور مروت کے مارے شخص کو کبھی پیاری لگ سکتی تھی اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

بہت بری بات ہے ارسم اچھا مجھے تم سے کچھ کہنا ہے بلکہ تم سے اور ابحاب دونوں سے ہی۔۔۔ اس نے دور کھڑے ابحاب کو بھی اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ہیلو پرنسز سب خیریت۔۔۔ ابحاب جو مسز طارق اور اپنی ماما اور ارحام کے ساتھ کھڑا تھا اس کا اشارہ ملتے ہی آس کی طرف بڑھا تھا اور ہوچھا تھا۔۔۔۔

ایکچولی مجھے تھینکس بولنا ہے آپ دونوں سے ارسم ابحاب اگر آپ دونوں نے میرے لیے یہ فیصلہ نا لیا ہوتا تو میں آج اپنی زندگی کی سب سے بڑی بیوقوفی پر آنسو بہا رہی ہوتی بہت شکریہ ہم۔دونوں کو ملوانے کا میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں پلیز میری بدتمیزیوں پر مجھے معاف کر دینا پلیز۔۔۔۔

اس نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔۔

ساؤنڈ گڈ--- ہمیشہ ویسا نہیں ہوتا ایشو جیسا ہم دیکھ رہے ہوتے ہیں یا ہمارے سامنے آرہا ہوتا ہے--- جب چیزیں آپ کے مخالف ہوں اور سب کہہ رہے ہوں کے تم غلط کر رہے ہو یا کر رہی ہو تم سب کی بات مان لینی چاہیے میں جانتا تھا تم اس سے الگ ہو کر خوش نہیں رہ پاؤ گی ناں وہ تم سے الگ ہو کر خوش رہ پائے گا ہپی ٹو سی یو ہپی ارسم نے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا اور اسے بازو کے حلقے میں لیے تھا----

کیا یہ سب تقریر آپ صرف دوسروں کے لیے استعمال کرتے ہیں مسٹر ارسم سلطان چوہدری یا خود پر بھی اس کو لاگو کرنے کی کبھی کوشش کی ہے سوچیئے گا ضرور اپنی کرنٹ سچویشن کو کے جس بدلے کو لے کر آپ واویلا مچا رہے ہیں اس بدلے کی بنیاد ہی نہیں ہے کوئی---- اور سب آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں تنک اباوٹ اٹ--- ایکسکیوزمی ---

بڑی ہمت سے اپنی بات کہتی وہ رکی نہیں تھی بلکہ آگے بڑھ گئی تھی----

اس کی تو میں کچھ زیادہ ہی پر نکل آئے ہیں اس کے---- اس نے مٹھیوں کو بھینچا تھا غصے میں---

کنٹرول ارسم یہ سب بعد میں یہاں نہیں---- سب خوش ہیں--- اںحاب نے اس کا ہاتھ روکا تھا----

ارسم تم ایک بار ہی ہم سب کی بات مان کر تو دیکھو وہ غلط تو نہیں کہہ رہی کچھ۔۔۔ ایشال نے اس کے بازو کے حلقے میں کھڑے کھڑے ہی کہا تھا۔۔۔

ایشو پلیز میرا موڈ سپوئل مت کرو مین تنگ از دیٹ ہماری بہن خوش ہے اور ہمیں اسکی خوشی میں خوش رہنا ہے۔۔۔ اس نے اس کے بالوں پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

جیتی رہو بچہ ہمیشہ پھولو پھلو خوش رہو ایحاب نے بھی اسکے بالوں پر لب رکھتے اسے پیار دیتے کہا تھا جواباً وہ تینوں اس کی اتنی دعا پر کھلکھلا اٹھے تھے۔۔۔۔

فاحا آہ گئی یاہو۔۔۔ ایشو نے فاحا کو اندر آتے دیکھتے کہا تھا اور پھر جلدی سے اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

مسز دراب حائسم اور فاحا سب سے ملے تھے۔۔۔ ارسم نے اگے بڑھ جر نا کسی سے سلام کیا تھا اور نا ہی کسی سے ملا تھا۔۔۔

حائسی بھائی ذوشی ایکسائٹمنٹ میں آگے جا کر ملنے لگی تھی جب ارسم نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے نفی میں سر ہلاتے ملنے سے انکار کیا تھا۔۔۔ وہ وہیں رک گئی تھی۔۔۔ حائسم کے دل کو کچھ ہوا تھا یہ سب دیکھ کر مگر وہ بے بس تھا۔۔۔ اس نے ٹھان لیا تھا کے اسے یہ سب غلط فہمیاں شکوے شکایتیں کیسے ختم کرنے ہے ایک جوش سے کام لے رہا تھا تو ایٹ لیسٹ اسے ہوش سے کام لینا تھا۔۔۔۔

جاؤ فا مل لو اپنے بھائی سے اس نے ساتھ کھڑی فاحا کو کہا تھا جو ارسم کی حرکت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ قدم قدم چلتی اس تک آئی تھی۔۔۔ ارسم حائسم کی طرف دیکھ کر ہنسا تھا جیسے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی ہو اسے نیچا دکھا کر۔۔۔۔

کیسی ہو فاحا کچھ کہا تو نہیں حائسم نے خوش تو ہو۔۔ اپنی محبت حاصل کر کے۔۔۔۔

اس نے اس کے قریب آتے اس کے سر پر پیار دیتے پوچھا تھا۔۔۔

بہت خوش ہوں میں ارسم بھائی بہت بہت زیادہ خوش آپ کی لگائی ہوئی آگ بھی میری خوشیوں کو جھلسا نہیں سکی جس شخص کے باپ پر آپ نے تہمت لگائی ہے ناں اس نے بہت بڑے دل سے مجھے اور میری محبت کو اپنے دامن میں سمیٹا ہے کیونکہ وہ محبت نہیں عشق کرتا ہے مجھ سے اور جہاں عشق ہوتا ہے ناں وہاں دنیاوی سازشیں رشتے کی نزاکت یہ سب بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔۔۔ بس محبوب ہوتا ہے عشق ہوتا ہے اور دامن ہوتا ہے۔۔۔۔

میری دعا ہے آپ کو بھی عشق ہو اور پھر یہ بھٹی آپ کے اندر پنپنے والے ہر خناس کو جلا دے۔۔۔۔

اس نے سینے پر ہاتھ باندھتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

جواباً وہ بس حیرانگی سے اپنے سامنے موجود اپنی چھوٹی سی بہن کی باتوں اور ان کی گہرائیوں کو سمجھتے حیران ہوا تھا۔۔۔

جاؤ ذوشی مل لو اپنی فیملی سے۔۔۔ بہت اچانک اس نے پاس کھڑی ذوئیشہ سے کہا تھا اور پھر ارحام کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ سب سے پہلے دادو سے پھر حائسم سے اور پھر فاحا سے ملی تھی۔۔۔ دل میں ہزار درد ہزار گلے شکوے ہونے کے باوجود بھی وہ سب کو یہ یقین دلا رہی تھی کے ارسم بس سب کے سامنے ایسے بی ہیو کرتا ہے جبکہ رات اس نے اسے بہت اچھے سے ٹریٹ کیا اور یہ بھی کے وہ بہت خوش ہے۔۔۔ مگر سب جانتے تھے اسپیشلی حائسم کے وہ بس ان کو دکھ نہیں دینا چاہتی ہے اس لیے ایسے بی ہیو کر رہی ہے۔۔۔۔

ہیلو حمنہ ابدال اور ذیشم نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔ ارحام نے ان تینوں کو بھی انوائٹ کیا تھا۔۔۔۔

ذیشم نے ابدال سے کہا تھا سختی سے کے وہ حمنہ سے کہے کے ابھی اس نکاح کا کسی کو بھی نا بتائے اور ابدال نے اسکی بات مان لی تھی۔۔۔ اس نے ارسم کو بھی میسج کر دیا تھا کے وہ خود جب چاہے گی سب کو بتائے گی اپنے نکاح کا اس لیے ابھی ارسم کسی کو یہ بات نا بتائے اور ارسم نے اسے اوکے کا میسج کر دیا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ کا موڈ کافی حد تک خراب ہو گیا تھا ذیشم کو دیکھ کر۔۔۔۔۔

واؤ یہ بہت خوبصورت ہے فاحا نے ایشو کے گلے میں موجود پینڈنٹ دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

منہ دکھائی گفٹ ہے اس لیے خوبصورت تو ہو گا ایشال نے ہنستے ہوئے کہا تھا--- اور وہیں کھڑی حمنہ کی روح تک جلی تھی اس کے لفظ سن کر----

ت--- تمہیں کوئی گفٹ نہیں ملا کیا ذوئیشہ--- ذیمنہ نے کسی خدشے کے تحت پوچھا تھا----

اسے کیا ملا ہو گا اڑتی اڑتی خبر تو ہم نے بھی سن ہی لی ہے کے شاید اس کی اور ارسم کی شادی کوئی بدلہ ہے اور یہ اس کے پیرنٹس کے قاتل کی بیٹی ہے--- حمنہ نے آگ لگاتے کہا تھا--- فاحا کو جلاتے کیوں کے اسکی اور فاحا کی کبھی بنی ہی نہیں تھی----

اس حساب سے تو فاحا تمہیں بھی----ذیمنہ بولتے بولتے رک گئی تھی----

ذوئیشہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے---

تم-----

چلو گرلز لان میں بورن فائر کا ارینج ہے اور وہیں تم لوگوں کے لیے سرپرائز ہے آہ جاؤ---- فاحا کچھ بولنے لگی تھی تب ہی ارحام نے آتے کہا تھا اور پھر انہیں لیے لان میں آہ گیا تھا----

جہاں حاسم ارسم اصحاب ابدال پہلے سے موجود تھے باقی سب بڑے بڑے اندر تھے اپنی باتوں میں مگن---

وہ سب باہر آہ کر بیٹھ گئیں تھیں--- اپنی اپنی مطلوبہ جگہ پر----

چلو یار بتا بھی دو کیا سرپرائز ہے گھنٹے سے بس گھماتے ہی جارہے ہو اصحاب نے کہا تھا----

بتاتا ہوں بتاتا ہوں تو سرپرائز کچھ یوں ہے کے ہم سب کل رات کی فلائٹ سے ملائیشیا جا رہے ہیں ہائکنگ کے لیے----اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

واٹ یار اتنے کام ہیں ہم سے پوچھ کر تو پلان بناتے مجھے نہیں جانا ارسم نے کہا تھا----

یہ کیا بات ہوئی دیکھو ارسم جب تم پلان بناتے ہو تو سب کو فورس کر کے زبردستی لے کر جاتے ہو اب جب میں نے پلان بنایا تو بہت کام ہیں اب میں کسی کی ایک بھی نہیں سنوں گا ہم سب جا رہے ہیں تو جا رہے ہیں اینڈ اٹس ڈن----

اب کوئی ایکسکیوز نہیں--- اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا--

اوکے ڈن سب یک زبان بولے تھے-----

گڈ یہ ہوئی ناں بات اسی خوشی میں ایحاب ہمیں سونگ سنائے گا--- اس نے اپنے پیچھے رکھا گیٹار ایحاب کی طرف بڑھاتے کہا تھا--

میں مگر مجھے--- اس نے گیٹار پکڑتے کہا تھا----

اوئے ڈرامے مت کر ہم سب کو پتا ہے کے تیری آواز ہم سب سے پیاری ہے چل اب ہو جا شروع--- ارسم نے کہاتھا ----

پلیز ایحاب ایحاب ایحاب ایحاب---- سب نے مل کر آواز لگاتے اس کا نعرہ لگانا شروع کر دیا تھا----

اوکے--- اوکے---- اس نے ہنستے ہوئے دھن سیٹ کی تھی---

اور پھر گیٹار بجایا تھا سب محو سماعت ہوئے تھے----

زندگی میں تو سبھی پیار کیا کرتے ہیں---

میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاہوں گا----

زندگی میں تو سبھی پیار کیا کرتے ہیں----

تو ملا ہے تو یہ احساس ہوا ہے مجھ کو---

یہ میری عمر محبت کے لیے تھوڑی ہے----

اک زرا سا غم دوراں کا بھی حق ہے جس پر---

میں نے وہ سانس بھی تیرے لیے رکھ چھوڑی ہے----

تجھ پر ہو جاؤ فدا اتنا تجھے میں چاہوں گا----

زندگی میں تو سب ہی پیار کیا کرتے ہیں----

میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاہوں گا----

آنکھیں بند کیے اپنے ایک ایک لمحے میں منتہا کی تصور کو آنکھوں میں بسائے اس نے اس کے احساس کو خود میں جگاتے سب کی پر زور فرمائش پر گایا تھا-----اس کے چپ ہوتے ہی تالیوں کی ایک بھرپور آواز پر اس نے اپنی نم آنکھیں کھولیں تھیں----سب تھے اس کی فیملی

اس کے دوست سب تو تھے وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا۔۔۔کیا وہ اس کے کسی لمحے میں اس کے قریب ہو گی کبھی اس کی فیملی کا حصہ بن کر۔۔۔ کتنی خواہشیں جاگیں تھیں اس کے دل میں۔۔۔۔

اب ارسم کی باری۔۔۔ ایجاب نے ارسم کو گیٹار دیتے کہا تھا۔۔۔

میں مگر میں کیوں مجھے نہیں گانا ہوں ناں مجھے نہیں آتے گانے شانے۔۔۔اس نے سب کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جب محبوب سامنے ہو ناں تو سب آہ جاتا ہے بھابھی کو دیکھو اور ہو جاؤ شروع ابدال نے کہا تھا۔۔۔۔

ارسم نے سامنے بیٹھی ذوئیشہ کو دیکھا تھا اور پھر اس کے ساتھ بیٹھی ذیسم کو اور پھر دوبارہ سے ذوئیشہ کی طرف دیکھتے ایک طنزیہ ہنسی ہنسا تھا۔۔۔۔

اور دھن بجائی تھی۔۔۔۔

چاند چھپا بادل میں شرما کے میری جاناں

سینے سے لگ جا تو بلکھا کے میری جاناں

گم صم سا ہے گھپ چھپ سا ہے خاموش ہے

مدہوش ہے اے یہ سماں کچھ اور ہے کچھ اور ہے۔۔۔۔۔

اس نے وقفے وقفے سے ذیسم کو دیکھتے گایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کے ذوئیشہ اسے نوٹ کر رہی ہے----اور وہ ضرور تڑپے گی سلگے گی اور وہ یہی تو چاہتا تھا----

ذیسم نے ہی نہیں باقی سب نے بھی اس کی حرکت نوٹ کی تھی مگر سب اس کو اتفاق سمجھ کر اگنور کر رہے تھے جبکہ ذوئیشہ کا دل سلگ رہا تھا----

اب ارحام کی باری---- ارسم نے ارحام کی طرف گیٹار بڑھاتے کہا تھا----

حام ہم مل کر سنگ کریں گے---- ایشال نے اٹھ کر اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا---

شور مائی لائف--- ارحام نے اسے بازو کے حلقے میں لیتے کہا تھا---اور دھن بجاتے گیٹار سیٹ کیا تھا----

میرے خیالوں پے چھائی ہے اک صورت متوالی سی---

معصوم سی بھولی بھالی سی نازک سی شرمیلہ سی---

رہتی ہے وہ دور کہیں آتا پتا معلوم نہیں---

کوکو کورینا کوکو کورینا--- ہرررررر!!!!!!!!

آخر میں سب نے ان دونوں کا ساتھ دے کر نعرا لگایا تھا سوائے حمنہ کے کیونکہ وہ تو ان کی خوشی دیکھ کر مشکل سے سلگتے ہوئے سانس لے پاہ رہی تھی---

اب حائسم بھائی کی باری---- ایشو نے حائسم کی طرف گیٹار بڑھاتے کہا تھا----

آئی تنک اب ہمیں چلنا چاہیے ایشو۔۔۔ ایسے بھی میں زرا پولیس ٹائپ بندا ہوں یہ سب مجھ سے نہیں ہو گا اور رہی بات اپنی مسز کے لیے گانے کی تو وہ میں اسے روم میں سنا دو گا۔۔۔ اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سیدھا کہو کے گانا ہی نہیں آتا ارسم نے چوٹ کی تھی۔۔۔۔جب ہی وہ دوبارہ سے بیٹھا تھا اور گیٹار پکڑا تھا۔۔۔۔ دھن پلے کرتے اس نے فاحا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

رفتہ رفتہ وہ میری ہستی کا ساماں ہو گئے

پہلے دل پھر دل کی جان پھر دل کے مہمان ہو گئے۔۔۔۔

رفتہ رفتہ وہ میری ہستی کا ساماں ہو گئے۔۔۔

آپ تو نزدیک سے نزدیک تر آتے گئے

پہلے آپ پھر تم پھر تو کا عنواں ہو گئے۔۔۔

رفتہ رفتہ وہ میری ہستی کا ساماں ہو گئے۔۔۔۔

اس نے فاحا سے ایک پل بھی نظر ہٹائے بغیر گایا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں ایک عجیب سا جادو تھا جس میں سب کھو گئے تھے۔۔۔۔

اس کے چپ ہوتے ہی سب سے پہلے فاحا نے تالیاں بجائیں تھیں اور پھر سب نے ہوٹنگ کرتے ہوئے حائسم کی آوز کی تعریف کی تھی۔۔۔

سر وہ مسز دراب کہہ رہی ہیں حائسم سر سے کہا جائے کے کافی رات ہو گئی تو اب چلنا چاہیے ملازم نے ارحام سے آہ کر کہا تھا۔۔۔

اوکے بولو ہم سب آہ رہے ہیں۔۔۔۔ ارحام نے ملازم سے کہا تھا۔۔۔سب اٹھ گئے تھے اندر جانے کے لیے۔۔۔

ذیہنم تم رکو مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے ارسم نے زیہنم کو روکتے کہا تھا اور وہ سر ہلاتی رک گئی تھی باقی سب چلے گئے تھے ایون دیٹ ذوئیشہ بھی اپنا دھیان پیچھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

تھینکیو ارسم میری بات ماننے کے لیے ذیہنم نے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم مجھے لگتا ہے تمہیں سب کو اب جو سچ ہے وہ بتا دینا چاہیے اور اپنی بہن کا سچ بھی تم تو اس کے کرتوت سے۔۔۔۔۔

ارسم میرے نکاح کا بتانا ضروری تو نہیں ویسے بھی تم مجھ سے شادی کا کہہ رہے تھے۔۔۔اس نے اس کی بات کاٹتے کہا تھا۔۔۔وہ ابھی حمنہ کا سچ کسی بھی صورت سب کے سامنے آنے دینا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کے اگر حمنہ کے کرتوتوں کا سب کو پتہ چلا تو اس کے لیے مشکلات پیدا ہو سکتیں اس لیے فی الوقت اسے ارسم کو حاصل کرنے کے لیے خاموش رہنا تھا۔۔۔۔

تم پاگل ہو تم ایک شادی شدہ مرد کی بات میں کیسے آہ سکتی ہو دماغ ہے تمہارے پاس لسن مجھے ڈاوٹ تھا اسی لیے میں نے تمہاری غلط فہمی دور کرنے کے لیے تمہیں روکا کچھ گھنٹے پہلے میں نے تم سے جو بھی کہا وہ بس ذوئیشہ کو دکھ دینے کے لیے تھا تاکہ وہ اس تکلیف کا اندازہ کر سکے جو اپنوں کے چھن جانے سے ہوتی ہے جو زندگی برباد ہونے سے ہوتی ہے رہی بات ذوئیشہ کے بعد کسی سے شادی کرنے کی تو میں اس رشتے کے انجام کے بعد کسی سے بھی شادی کرنے کا خود کو اہل نہیں سمجھتا اس لیے میری طرف سے کوئی خوش گمانی مت پالنا۔۔۔

اور کوشش کرو کے ابدال کے ساتھ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ وہ اچھا لڑکا ہے تم خوش رہو گی اس کے ساتھ۔۔۔ اس نے اپنی طرف سے اس کے دل میں موجود ساری غلط فہمی دور کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا تم ذوئیشہ کو کبھی بھی نہیں چھوڑو گے اس نے دل میں آئی بات پوچھ لی تھی نم آواز میں۔۔۔۔

ذوئیشہ کو اپنی زندگی میں رکھنے کے لیے میرے پاس کوئی خاص وجہ بھی نہیں ہے وہ صرف بدلہ لیے بدلہ پورا ہوتے ہی میرے اور اسکے راستے الگ الگ ہیں۔۔۔

خیر یہ میرا اور اس کا مسئلہ ہے میں چاہتا ہوں کے تم اپنی لائف میں آگے بڑھو۔۔۔

کہتے وہ رکا نہیں تھا چلے گیا تھا۔۔۔۔

ارسم میں اپنی زندگی کو اور خود کو اور اپنی محبت کو آخری موقع دینا چاہوں گی -- ایک آخری بار میں کسی بھی طریقے سے تمہیں حاصل کرنے کے لیے جان لگا دوں گی-- اور وہ چاہے پھر راستے سے ذوئیشہ کو ہٹا کر ہی کیوں نا ہو--- کیونکہ تمہارے سامنے ہوتے ہوئے ایک ذاتی شخص کے ساتھ زندگی گزارنے کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی-----

اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تھا اور اندر کی طرف بڑھ گئی تھی---جہاں اب سب ایک دوسرے سے مل کر وداع لے رہی تھے-----

وہ بھی سب کے درمیان جا کر کھڑی ہو گئی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

صفی بھائی آئے ہیں دلہن رانی---- دعا نے منتہا کے کاندھے کے ساتھ اپنا کاندھا ٹچ کرتے کہا تھا----

دعا ناں تنگ کرو اسے جاؤ اسے لان کی طرف لے جاؤ صفی بھائی نے کچھ بات کرنی ہے اس سے---- جنت نے گھورتے ہوئے کہا تھا دعا کو---

یار تم سب شادیاں کر رہے ہو میری بھی کروا دو ناں کوئی ہینڈسم سا لڑکا دیکھ کر----

اس نے منتہا اور جنت کی طرف دیکھتے کہا تھا---

اور وہ ہنڈسم سا لڑکا شاید کوریا میں پایا جاتا ہے--- منتہا نے کہا تھا--- کیونکہ وہ اس کے موبائل اسکی ٹی شرٹ اس کے بیگ موبائل کے کور لیپ ٹاپ کے کور ہر جگہ پر ایک ہی تصویر دیکھ دیکھ پاگل ہو گئی تھی----

ہائے منتہا تم کتنی اچھی یو یار کوئی میرے لیے وی کو لا دو قسم سے ساری زندگی دان کر دوں گی اس پر-----

اس نے حسرت بھری سانس لیتے کہا تھا---

پتہ نہیں اس لڑکی کا بی ٹی ایس کا بخار کب اترے گا--- چلو تم ٹکے کر جاؤ صفی بھائی ملنا چاہتے ہیں اس سے سارہ آپی ابھی پھر اشارہ کر کے گئی ہیں---

اس نے دعا کی طرف دیکھتے کہا تھا----

اوکے بابا جا رہے ہیں دعا نے منتہا سے آنے کا اشارہ کرتے کہا تھا اور پھر وہ دونوں لان کی طرف چلی گئیں تھیں----

ہیلو صفی بھائی کیسے ہیں آپ---- دعا نے منتہا کے ساتھ صفی کے پاس رکتے کہا تھا----

میں ٹھیک آپ کیسی ہو---- اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

میں یا منتہا آپی اس نے ہنستے ہوئے چھیڑا تھا----

ویل آپ دونوں---- اس نے سر کھجاتے کہا تھا----

ویل ہم دونوں ٹھیک ہیں خیر میں چلتی ہوں آپ دونوں دل کھول کر باتیں کر لیں ۔۔۔۔ وش یو بیسٹ آف لک۔۔۔ اینڈ ون مور تنگ منتہا بہت نروس ہے تو انہیں زیادہ پزل نہیں کرے گے آپ اس نے انگلی اٹھاتے وارن کرتے کہا تھا اور چلی گئی تھی۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔۔ اس نے اسے بھی ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

الحمدللہ۔۔۔ اس نے ساتھ چلتے کہا تھا۔۔۔۔

منتہا آپ بہت اچھی ہیں نو ڈاوٹ خوبصورت بھی ہیں مگر میں کچھ باتیں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں اس کے بعد آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہے۔۔۔۔

میں کسی کو دھوکا دینے کا قائل نہیں ہوں اور نا ہی یہ مجھے سکھایا گیا ہے۔۔۔۔ اصل میں میں بشام بھائی کی بہت عزت کرتا ہوں میں آج جس بھی مقام پر ہوں ان کی وجہ سے ہی ہوں مگر اس کے ساتھ ساتھ میں کسی سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔

یوں سمجھ لیں کے وہ لڑکی میری زندگی ہے۔۔۔۔ بس اس کی فیملی کی طرف سے کچھ رکاوٹیں ہیں مگر میں بہت جلد منا لوں گا سب کو ایسے حالات میں میں بشام بھائی کو بھی انکار نہیں کر سکا۔۔۔

میں نے فلک سے بات کی ہے اسے میرے آپ سے شادی کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے وہ میری دوسری بیوی بننے کو بھی تیار ہے کیونکہ میں نے اسے بتایا ہے کے جس ہستی نے

مجھے آپ سے شادی کرنے کا کہا ہے میں اسے انکار نہیں کر سکتا۔۔۔تو وہ سمجھ گئی ہے۔۔۔

دیکھیں منتہا بات سیدھی سی ہے آپ کو گھر ملے گا میرا نام ملے گا سب کچھ ملے گا مگر شاید میرا پیار نہیں کیونکہ وہ صرف اور صرف فلک کے لیے ہے آئی ہوپ آپ سمجھ رہی ہیں میں کیا کہنا چاہتا ہوں اس کے باوجود بھی آپ کو کوئی اعتراض ہے تو آپ۔۔۔۔

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی منتہا نے سامنے کھڑے اپنے مقدر کے نصیب کو بڑی حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔آنکھوں میں درد تھا غضب کا مگر لب مسکرائے تھے۔۔۔۔کس سے شکوہ تھا خدا سے قسمت سے یا اپنی زندگی سے مگر سب دم توڑ گیا تھا لبوں پر۔۔۔

آپ بے فکر رہیں مجھے بھی آپ سے مزید کچھ نہیں چاہیے سوائے ایک چھت کے میرے لبوں پر کبھی شکوہ نہیں آئے گا۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

کہتے اس نے سرد آہ بھری تھی۔۔۔۔

آپ کے ساتھ اتنا سب کچھ ہوا اس کے بعد بھی آپ اس رشتے کی نوعیت کو جان کر بھی کیسے ہاں۔۔۔۔

اس نے اس کے صبر کو داد دیتے کہا تھا۔۔۔۔

جب تک میری آزمائشیں بڑھتی جائیں گی--- میرا صبر بھی وسیع ہوتا جائے گا سچی پوچھیں تو زندگی سے کچھ بھی نہیں چاہیے جو دامن میں ہے اس پر ہی آمین ہے--- اس نے اپنی آواز میں گھلی نمی پر قابو پاتے کہا تھا----

مگر--- صفی کے لفظ لب پر ہی دم توڑ گئے تھے----

مجھے جاننے کے لیے یہ سن لیں اور میری طرف سے پر سکون ہو جائیں----

پایا گیا ہے اور نہ

کھویا گیا مجھے !!!

میرا ہی ہاتھ تھام کے

رویا گیا مجھے !!!

میں سخت جان ، جھیل گئی

طنزیہ ہنسی !!!

سو میرے آنسوؤں میں

ڈبویا گیا مجھے !!!

کہنے کو چشمِ نم سے

بہائی گئی ہوں میں !!!

لیکن پلک پلک میں

پرویا گیا مجھے !!،

آخر کو میں سفید

لبادے پہ داغ تھی !!!

پَل پَل کے اضطراب میں

دھویا گیا مجھے !!!

چھوٹوں بھی اب تو کونسے

منہ سے ، کہوں !!!

جب ریگزارِ مرگ میں

بویا گیا مجھے !!!

وہ نوکدار کانچ کے

ٹکڑوں سا خواب پھر !!!

آنکھوں کے موندتے ہی

چبھویا گیا مجھے !!!

ناصر میں زیبِ تن ہوں

Urdu Novels Ghar

کسی کے ، کہ آج بھی !!!

دامن کے ساتھ ساتھ

بھگویا گیا مجھے !!!

رندھی آواز میں غزل سناتی وہ رکی نہیں تھی بلکہ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی--- اسے اپنی قسمت کا ہر فیصلہ قبول تھا---

کل مہندی تھی ان سب کی اگلے دن بارات اور پھر ولیمہ اور اس کا نکاح--- زندگی پھر سے آزمائشیں لیے دو قدم کی دوری پر کھڑی تھی اس سے----

♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیا ہم سب یہاں ہیں اور فاحا اور حائسم ابھی تک نہیں ائے---- ایجاب نے کہا تھا----

نہیں وہ نہیں چل رہے انھوں نے ایکسکیوز کر لیا ایکچولی کل رات ہی حائسم کو ایمرجنسی کسی اہم میٹنگ کے لیے اسلام آباد جانا پڑا تو فاحا نے ایکسکیوز کر لیا ہے---- ارحام نے کہا تھا----

اوکے پھر چلو بورڈنگ ٹائم سٹارٹ ہو گیا ہے--- ارسم نے کہا تھا----

وہاں سب تھے سوائے فاحا اور حائسم کے اور ابدال کے ---- ذیشمٖ نے کہا تھا کے اگر ابدال جائے گا تو وہ نہیں جائے گی اسلیے وہ خود ہی طبیعت خرابی کا بہانہ لگاکر رک گیا تھا---

بورڈنگ سے فری ہوتے ہی وہ سب پلین میں جا کر بیٹھے تھے۔۔۔۔ اور کچھ دیر بعد ہی پلین ملائیشیا کی پرواز بھرنے کو تیار تھا۔۔۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔۔۔

ایشو مجھے ڈر لگ رہا ہے سیٹ بیلٹ باندھتے اس نے کہا تھا۔۔۔۔

بے بی کو ڈر کیوں لگ رہا ہے اس نے اس کے کان کے پاس ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

جب اڑان بھرتا ہے جہاز تو مجھے سکیری لگتا ہے اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ارسم کا ہاتھ پکڑ لینا نہیں ڈر لگے گا۔۔۔ اس نے مشورہ دیتے کہا تھا اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ارسم بھی ذوئیشہ کے پاس آ کر بیٹھا تھا اور سیٹ بیلٹ باندھی تھی۔۔۔۔

جب ہی جہاز نے اڑان بھری تھی اور ذوئیشہ نے مضبوطی سے ارسم کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

پلیز س۔۔۔ سم پلیز غصہ نہیں ہونا آپ نے۔۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اس کو غصے سے خود کی طرف دیکھتے اس نے اس کی بازو کے نیچے سے ہاتھ گزارتے اس کے بازو کو زور سے پکڑتے کہا تھا۔۔۔ اور اس کے بازو میں اپنا منہ چھپایا تھا۔۔۔۔

اس کو بچوں کی طرح ڈرتے دیکھ اسے نجانے کیوں اس لمحے اس پر بہت پیار آیا تھا تب ہی اس کے گرد بازو لپیٹتے اسکی کمر سہلاتے اسکو ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کچھ گھنٹوں بعد وہ ملائیشیا کے ہوٹل میں تھے--- کچھ دیر ریسٹ کرنے کے بعد فریش ہو کر نیچے آئے تھے اور اب سب کھانا کھا رہے تھے----

گائز وئی ہیو ٹو ڈیز ابھی یہاں کے دس بج رہے ہیں دن کے تو اگر کوئی زیادہ تھکا ہوا نہیں ہے تو ہم آج ہی ہائکنگ پر چلیں اِبحاب نے کہا تھا----

کیا ہمارے ساتھ ذوئیشہ بھی جائے گی--- حمنہ نے پوچھا تھا----

کیوں اسے جانا منع ہے---- ارحام نے کہا تھا---

نہیں آئی مین وہ تو جہاز میں ہی اتنا ڈر رہی تھی ہائکنگ کی الف بے بھی اسے نہیں پتا ہو گی اصل میں چار دیواری میں رہی ہے ناں اسے کیا پتہ اس سب کا حمنہ نے گڑبڑاتے کہا تھا----

تو ہم سب کس لیے ہیں ہم دیکھ لیں گے ڈونٹ وری میرا ہو گیا میں اپنا بیگ لے کر آ رہا ہوں اور باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں تم سب بھی آ جاؤ اِبحاب نے اٹھتے ہوئے کہا تھا--

اوکے گائز آئی تنک چلنا چاہیے باقی سب نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تھا--- ذوئیشہ بھی ارسم کے پیچھے ہی روم میں آئی تھی---

سم م۔۔۔مجھے نہیں جانا میں روم میں رہ لوں گی آپ چلے جائیں اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔اس نے اپنا بیگ کیمرا اور باقی چیزیں اٹھاتے کہا تھا۔۔۔

چلو ذوشی ارسم۔۔۔ ایشال نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔

وہ نہیں چل رہی شی سیڈ میں یہی رہ لوں گی تم۔لوگ آہ جاؤ اس نے ایشال سے کہا تھا۔۔۔

اور پھر باہر چلے گیا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ کو دکھ ہوا تھا کے کاش ایک بار پی سہی وہ کہہ ہی دیتا کے میں ہوں مگر نہیں اسے اتنی فرصت کہاں ویسے بھی وہ نہیں ہو گی تو شاید اسے سکون ہو۔۔۔ اس نے آنکھوں میں آتے آنسوؤں کا گلہ گھونٹتے سوچا تھا۔۔۔۔

ایسے کیسے تم چلو ایشال نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

مگر مجھے ایشو میری بات تو۔۔۔۔ وہ کہتی رہ گئی مگر وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے کھینچتی ہوئی لے آئی تھی گاڑی میں بٹھایا تھا۔۔۔کچھ دیر میں وہ ملائیشیا کی سب سے بڑی چوٹی کے پاس تھے وہ سب کے سب بہت ایکسائیٹڈ تھے ایک پل کے لیے سب کچھ بھول بھال کر۔۔۔۔۔ اپنے پیشن اور جنون میں کھو گئے تھے۔۔۔۔

سو ایکسائٹڈ--- ایشال نے چوٹی پر کھڑے ہو کر بازو کھولتے کہا تھا---

ہاں ہم سب ایکسائیٹڈ ہیں سوائے اس کے جس کے چہرے سے خوف ہی ختم نہیں ہو رہا حمنہ نے مذاق اڑایا تھا ذوئیشہ کا----

ارسم اصحاب اور ارحام کو اپنے گرد کلپس لگا کر رسیاں باندھتے دیکھ ذیمنہ نے بھی نفرت سے ذوئیشہ کو دیکھا تھا رات سے وہ یہی سوچ رہی تھی کے کیا کیا جائے کے وہ اس گناہ میں شامل بھی نا ہو اور ذوئیشہ بھی راستے سے ہٹ جائے اور تب ہی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا---

اس کو سمجھ آہ گیا تھا کے جب جب ارسم نے اس کو اپنے ساتھ ملایا تھا تب تب ذوئیشہ کے چہرے پر تکلیف کے آثار آئے تھے----

یعنی اگر وہ اسے مجبور کر دے طنز کے تیر چلا کر اس چوٹی سے پھلانگنے کے تو وہ اسے راستے سے ہٹا سکتی ہے---

ہاں یہ ٹھیک ہے کے اس میں اس کی جان کو بھی خطرہ تھا مگر اس بار وہ اپنے ساتھ ساتھ ارسم کو بھی آزمانا چاہتی تھی کے اگر وہ لڑکی صرف اس کا بدلہ ہے تو وہ اسے نہیں اپنی دوستی کو بچائے گا اور ویسے بھی اس کے مرنے سے ارسم کا بھی بدلہ پورا ہو جائے گا--- اور پھر یہ سب سوچتے اس نے اپنے پلان پر عمل کرنے کا سوچا تھا----

حمنہ سے وہ بہت مختصر ضرورت کے تحت بات کر رہی تھی مگر وہ جانتی تھی کے اگر وہ ذوئیشہ کو کچھ کہے گی تو حمنہ بھی پیچھے نہیں رہے گی کیونکہ کسی کو برا بھلا کہنے کا۔۔۔ ٹارگیٹ کرنے کا کوئی موقع وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔۔۔تب ہی کچھ سوچتے ہوئے ایشال کو اگنور کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔۔۔۔

ہائے کیسی بھیگی بلی بنی بیٹھی ہو تم ذوئیشہ ارسم کا بدلہ بیچ میں آہ گیا ورنہ تو اس نے مجھے ہی چننا تھا۔۔۔ ذیسم نے سرد آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔۔

حمنہ اس کی بات پر مسکرائی تھی مگر اس کے لفظوں سے ذوئیشہ کے چہرے پر تکلیف حمنہ نے بھی نوٹ کی تھی تب ہی اسے مزا بھی آیا تھا۔۔۔۔

دیکھو ذیسم آرسم بھائی کا ٹیسٹ اتنا گندا نہیں ہے تو انکو خود سے مت ملاؤ کوئی بدلہ نہیں ہے یہ پلیز چپ کر جاؤ فضول مت بولو ایشال نے روکنا چاہا تھا اسے فضول گوئی سے۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے ذوئیشہ اس جگہ کا نام کیا ہے۔۔۔۔ یہ

ماونٹیک ٹورک سیبا ہے۔۔۔۔پتہ بھی ہے کہاں ہو تم۔۔۔۔۔

ملائشیہ۔۔۔۔ ملائشیہ میں ہو تم۔۔۔۔ اور جس پہاڑ کی چوٹی پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہ سطح زمین سے تین ہزار آٹھ سوفٹ بلند ہے۔۔۔۔۔یہاں ہائکنگ کرنے والے ڈر اور موت کی انتہائی قریبی کیفیت سے گزرتے ہیں۔۔۔۔

مگر تمہیں کیسے پتہ ہو گا۔۔۔ چاروں دیواروں میں قید رہنے گھٹ گھٹ کر سانس لینے والی لڑکی ہو تم۔۔۔۔

تم اصل میں وہ چیونٹی ہو جسے سامنے دیکھ کر میں خوار ہو سکتی ہوں اپنا خون جلا سکتی ہوں۔۔۔ مگر تمہیں مار نہیں سکتی۔۔۔۔

ذیشم نے لہجے کو حتی الامکان زہر خندہ بنا کر ہاتھوں کو نچا نچا کر سامنے بیٹھی معصوم سی نازک سی لڑکی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

لیو ہر ذیشم اس کو کچھ بھی کہنا فضول ہے اور تم کیوں اپنا خون جلا رہی ہو۔۔۔ یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ وہ صرف اسکا بدلہ ہے۔۔۔۔ بدلہ بدلہ یہ بات تم بھی نہیں جھٹکا سکتی ایشال راندھاوا۔۔۔۔ حمنہ نے کہا تھا۔۔۔۔

اور ذوئیشہ کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے--- وہ ظالم تھا---- وہ اس کا ظلم سہتی تھی---- مگر کسی اور کی طرف سے ملے اسکی بے وفائی کے طنز کے تیر اس کی روح گھائل کرتے تھے----وہ چاروں اس ٹائم ماؤنٹین ٹورک سیبا کی چوٹی پر بیٹھی تھی----

ذیسم--- ذوئیشہ---- حمنہ-----ایشال----

جبکہ ارسم--- ایحاب اور ارحام اس چوٹی سے دوسری چوٹی کو چوتی لمبی رسی پر چلتے موت سے بے فکر اپنے شوق کو پورا کر رہے تھے-----

اوہ شٹ مین--- ویڈیو بنانی تھی اور کیمرہ اوپر ہی بھول آیا--- تم لوگ کونٹینیو کرو میں لے کر آتا ہوں----

ارسم نے ایحاب اور ارحام کی طرف دیکھتے کہا تھا--- اور پھر دوبارہ سے اوپر چڑھائی چڑھنے لگا تھا----

"یہ گولڈن چانس ہے ارسم سے جیتنے کا سو بڈی ہو از نیکسٹ ونر--"-

ایحاب نے آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا ارحام کو اور خود میں مزید جوش لاتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھنے لگا تھا--- آج انہیں ہر حال میں اس ہائکنگ کو کمپلیٹ کرنا تھا نیچے آہ کر----- انکے پاس صرف دو دن تھے----

جہاں ایک خوبصورت جزیرہ تھا اور سمندر کا گہرا سبز پانی-----

ذیشم میرا کیمرہ پکڑاؤ۔۔۔۔ ارسم نے اوپر آنے کی بجائے نیچے سے ہی اونچی آواز لگائی تھی۔۔۔۔

اور ذیشم نے فوراً اٹھ کر کیمرہ لے کر ارسم کو کیمرہ پکڑایا تھا۔۔۔۔

بیسٹ آف لک۔۔۔ اس نے اس کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ٹیک کیئر آف یور سیلف ڈک۔۔۔۔ اس نے آنکھ ونک کی تھی اور نیچے کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔ ہائکنگ کرتے ہوئے وہ ہمیشہ اچھے موڈ میں آہ جاتا تھا۔۔۔۔سب کچھ بھول کر۔۔۔۔

اب تو اپنی اوقات سمجھ جاؤ ذوئیشہ تم اس کے لیے کچھ نہیں ہو۔۔۔ مطلب تم کہیں نہیں ہو۔۔۔

ذیشم نے بیٹھتے کنکھارتے لہجے میں مکرو ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔۔

بس کر دو ذیشم تمہیں کوئی حق نہیں بنتا ایسے کہنے کا وہ بیوی ہے اس کی۔۔۔۔

ایشال کو غصہ آیا تھا اس کی باتوں پر۔۔۔ تبھی ذوئیشہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر شعلہ بار نظروں سے ذیشم کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

بیوی ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ یہ خوب کہی تم نے۔۔۔ چلو یہی سہی۔۔۔۔ ٹرن اوور بوٹل۔۔۔ جانتی ہو نا اس کھیل کو ڈئیر ذوئیشہ ولید خان۔۔۔ اور۔۔۔

نو مس اذکا ذکا اللہ ہر نیم از ذوئیشہ ارسم سلطان چوہدری۔۔۔۔ ایشال نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کاٹ دار لہجے میں کہا تھا۔۔۔

واٹ ایور۔۔۔ سو جسٹ ٹرن دا بوٹل جس پر یہ ٹرن ہو گی۔۔۔ وہ یہاں سے کود کو ثبوت دے گی اپنی محبت کا بلکہ میں کہتی ہوں بوتل کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔۔

ہم دونوں کودتے ہیں اپنی محبت کو آزماتے ہیں۔۔۔ ارسم نے جس کو بچا لیا وہ اس کی۔۔۔۔

ذیسم نے کہتے ذوئیشہ کے آگے اپنا دائیاں ہاتھ کرتے کہا تھا۔۔۔ اور ایشال کا دماغ کھولا تھا اس کی بات سن کر اس ٹائم وہ اسے سائیکو لگی تھی۔۔۔۔

تم پاگل ہو تین ہزار آٹھ سو فٹ بلندی۔۔۔۔۔ نیچے گہرا سمندر دماغ سیٹ ہے پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ ایشال کو سن کر ہی خوف آیا تھا۔۔۔

اور وہ جس نے نا بولنے کی قسم کھا رکھی تھی اس کا اپنے سامنے رکھا ہاتھ دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔۔

کرنے دو نا ایشال تم کیوں ہر بات میں گھستی ہو اٹس گونا بی گریٹ ایڈوینچر۔۔۔ آہ لو ایڈوینچر۔۔۔

حمنہ نے ہاتھ کی انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنا کر دکھاتے جوش سے کہا تھا۔۔۔ میں بہت ایکسائیٹڈ ہو رہی ہو۔۔۔ حمنہ کو ویسے ہی پرائے پنگے میں کودنے کا شوق تھا۔۔۔۔

میں تو کہتی ہوں ایشو تم بھی ان کے ساتھ کود جاؤ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔

آر یو سیکئیرڈ بے بی---- پھر ذیشم کی طرف دیکھتے حمنہ نے اس سے پوچھا تھا---

نو وائے آئی ایم سکئیرڈ آئی ڈو ایوری تنگ فور مائی لو تین ہزار آٹھ سو فٹ کی بلندی میری محبت کے آگے کچھ بھی نہیں----

اس نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا اور ذوئیشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھنچتے ہوئے اٹھایا تھا---

باز آہ جاؤ ذیشم وہ تمہاری باتیں سن کر ہی مر گئی ہے---- وہ یہ سب---- یہ ماحول---- یہ سب نہیں ڈیزرو کرتی اسے عادت نہیں ہے----- تیز چلتی ہوا میں اس کے لرزتے جسم کو اس نے اپنے سینے کے ساتھ لگاتے کہا تھا---

ہاں تو میں تھوڑی نا لائی ہوں اسے یہاں--- اب اس کا شوہر ہی اسے پل پل مارنا چاہتا ہے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں----

ذیشم نے کاندھے اچکاتے کہا تھا---

"ذوئیشہ محبت نہیں کرتی ہو کیا ارسم۔سلطان چوہدری سے اپنے شوہر سے----

ہاہاہاہاہاہا----"

کہتے ہی اس نے اس کا ہاتھ کھینچا تھا اور کھینچتی ہوئی اسے چوٹی کے ایج پر لائی تھی----

آنکھیں کھولو---- اس نے اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے چلاتے ہوئے کہا تھا---

اس نے آنکھیں کھولیں تھی اور اس کا اسی لمحے بری طرح سر چکرایا تھا۔۔۔۔ ہائیٹ فوبیا تھا اسے۔۔۔ اور گہرے پانی سے وہ کوسوں دور بھاگتی تھی۔۔۔

اتنی بلندی پر کھڑے ہو کر نیچے دیکھتے وہ سانس لینا بھول گئی تھی۔۔۔

ذیسم چھوڑ دو اسے میں اپنی ذمہ داری پر اسے ساتھ لائی ہوں۔۔۔۔ ایشال نے بھاگتے ہوئے ان تک آتے کہا تھا۔۔۔

سولیٹس گو فور آہ ونڈر فل رائیڈ ڈیئر ذوئیشہ۔۔۔۔اس نے اس کا ہاتھ پکڑے مسکراتے کہا تھا۔۔۔ اور پیچھے مڑ کر ایشال کو تلخی سے مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

ن۔۔۔۔ن۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ ذوئیشہ نے نیچے دیکھتے شدت سے انکھیں بند کرتے پیلے پڑتے رنگ سے کہا تھا۔۔۔

مگر وہ کہاں سننے والی تھی۔۔۔ اسکا ہاتھ لیے کودی تھی۔۔۔۔ اور کودتے ہی اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔۔

ارسممممم۔۔۔۔۔۔۔۔ ذوئیشہ شدت سے چلائی تھی۔۔۔۔

ایحاب ارحام نے ذوئیشہ کی آواز سنی تھی مگر جس سائیڈ سے وہ کودی تھی وہ دونوں وہاں سے کافی دور تھے۔۔۔

ذیسم۔۔۔۔ ذوئیشہ۔۔۔۔ ارسم نے دونوں کو نیچے کی طرف گرتے دیکھا تھا۔۔۔۔

ارسمممممم سیو می۔۔۔ ذیسم اس تک آتے چلا رہی تھی۔۔۔۔ ذیسم اسکی بائیں سائیڈ تھی تو ذوئیشہ دائیں سائیڈ۔۔۔۔

اس نے نفرت سے ذوئیشہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔ اور اس سے پہلے کے ذیسم اس کی پہنچ سے دور ہوتی اپنی رسی کے ساتھ وہ ہوامیں لہرایا تھا۔۔۔۔ اور ذیسم کو بازو سے تھام کر قریب کیا تھا۔۔۔۔

ہوا کے زور پر اس نازک جان نے اپنی آخری امید ٹوٹتی دیکھی تھی۔۔۔۔ اس دشمن جان کی باہوں میں اس کا وجود دیکھا تھا۔۔۔ اس گہرے سبز سمندر میں اس کے آنسو ہواؤں کوچیڑتے ہوئے گزرتے گرے تھے۔۔۔۔

اور اس سبز پانی نے وہ درد اپنے سینے پر سہا تھا۔۔۔۔ اس کا دل سکڑ کر بے جان ہوا تھا۔۔۔ اور ایک بے جان وجود کو پانی میں تحلیل ہوتے چوٹی کے درمیان میں کھڑے ابحاب ارحام۔۔۔۔ ذیسم کو باہوں میں بھرے ارسم سلطان چوہدری نے۔۔۔اور ایشال اور حمنہ نے چوٹی کے ایج پر کھڑے دیکھا تھا۔۔۔۔

پانی میں وہ گری تھی۔۔۔۔ اردگرد کا پانی اچھلا تھا۔۔۔ جیسے پتھر کو پانی میں مارنے سے ارتعاش پیدا یوتا ہے۔۔۔ بس اتنا سا ارتعاش ہی توپیدا ہوا تھا۔۔۔۔

"بس ختم ہوا تجھے پانے کا جنوں۔۔۔

انا للہ و انا الیہ راجیعون۔۔۔۔۔"

♡♡♡♡♡♡♡♡

دماغ سیٹ ہے تمہارا۔۔۔ اس نے نفرت سے کہا تھا ذیشم کو پکڑتے اور اپنی کمر پر بندھی بیلٹ اس کی کمر پر باندھی تھی۔۔۔۔جب کے دھیان اس کا نیچے ہی تھا۔۔۔

تم نے ثابت کر دیا ہے میری محبت کو ہماری دوستی کو میں نے اس سے کہا تھا وہ مجھے بچائے گا تمہیں نہیں۔۔۔۔۔۔ اس لیے میں اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اسے لے کر کودی۔۔۔ اس نے اس کے کاندھوں کو پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

شٹ اپ تم سے تو میں بعد میں ملتا ہوں پہلے اس بیوقوف لڑکی کو دیکھ لوں ایک بات یاد رکھنا تمہیں اس لیے بچایا ہے کے تم ارحام اور ہم سب کی ذمہ داری پر یہاں آئی ہو تمہارے باپ کو جواب دینے کے لیے بچایا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ ورنہ میری طرف سے تم جہنم میں جاؤ ڈونٹ کئیر۔۔۔۔۔ محبت نہیں بھی کرتا اس سے تو میری بیوی ہے وہ اور نکاح کے دو بول کے پیچھے میں قاتل نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔ اس چٹان کو رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھنا۔۔۔

غصے اور نفرت سے کہتے اس نے اپنے گرد لگی ساری رسیاں اس کی کمر پر باندھیں تھیں ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر۔۔۔

ایحاب اس کو اوپر پہنچاؤ۔۔۔۔ ایحاب کو زور دار آواز میں کہتے اسنے نیچے دیکھا تھا۔۔۔ وہ ساری پانی کے اندر تھی بس ایک ہاتھ باہر تھا اور اب وہ بھی پانی میں تحلیل ہو رہا تھا وہ شور نہیں کر رہی تھی اپنا بچاؤ نہیں کر رہی تھی اپنی زندگی بچانے کے لیے لڑ نہیں رہی تھی یہی تکلیف دہ تھا۔۔۔

اس نے اس کے ہاتھ چٹان پر رکھتے خود کو بھی ہواؤں کے سپرد کر دیا تھا۔۔۔ دل کسی انجانے خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ سچ ہے کے وہ اس کو تکلیف ہنچاتا تھا اس کو سب کے سامنے ڈی گریڈ کرتا تھا اسے دکھ دیتا تھا مگر یہ بھی سچ ہے کے وہ اسے اپنے آس پاس اپنے قریب دیکھنا چاہتا تھا یہ بھی سچ ہے کے اسے اس سے محبت اس پہلے لمحے میں ہی ہو گئی تھی جب وہ

پہلی بار اس کو یونیورسٹی میں اس پزل باکس کے ساتھ ملا تھا مگر ہر لمحہ اس کے احساس کو اس کے دماغ میں موجود غلط فہمی کے بدلے نے دبایا تھا۔۔۔۔

زندگی میں شاید کبھی کسی وقت ہی اس کی اتنی حالت خراب ہوئی ہو جتنی اسے پانیوں میں ڈوبتے ہوئے دیکھ کر ہوئی تھی مگر اس وقت اسے ان دونوں کو بچانا تھا وہ جانتا تھا ذیسم ہائکنگ کر لیتی ہے وہ ان چٹانوں کو پکڑ کر مضبوطی سے پاؤں رکھ کر خود کو بچا لے گی۔۔۔۔

مگر ذوئیشہ اسے تو ان سب کا پتہ ہی نہیں تھا رسیوں پر گرفت کیسے رکھتے ہیں خود کو کیسے رسیوں کے سپرد کیے کھڑا رکھتے ہیں کیسے خود کا کتنا وزن رسیوں پر ڈالنا ہے اور کیسے خود کے پاؤں کو جمانا ہے۔۔۔ اس لیے پہلے ذیسم کو اپنے کلپ ہینڈلز وائر دے کر وہ سیکنڈ کی دیری کیے بنا پانی میں کودا تھا۔۔۔۔

یہ بات وہ جانتا تھا کے ناں تو ذیسم کو سوئمنگ آتی ہے اور نا ہی ذوئیشہ کو مگر ذیسم کو ہائکنگ تو آتی تھی اس لیے ان دونوں کے نیچے آتے ہی اس نے ذیسم کو کچھ کیا تھا اور ذوئیشہ کو بچانے خود پانی میں کودا تھا۔۔۔۔

پانی کی لہروں میں گرتے اسے ایسے لگا تھا جیسے وقت رخصت قریب ہے ایک سرد پانی کی لہر نے اس کے جسم میں گھستے اس کے وجود کو یخ بستہ کر دیا تھا۔۔۔ پانی اس کے کانوں اس کی ناک میں گھس گیا تھا۔۔۔ سانس اکھڑنا شرع ہوا تھا اس کا اور اسے لگ رہا تھا جیسے اس کا وجود پتھر کا ہو گیا ہے ہاتھ پاؤں بازو جسم کے کسی حصے نے بھی حرکت کرنے سے جیسے انکار کر دیا تھا۔۔ہاں منجمند پلکوں کی باڑ ہلی تھی اور آنکھوں سے نکلتے گرم سیال مادے نے گالوں پر

بہتے اس سبز گہرے پانی کو اپنی زندگی اور اس پر گزری ایک ایک الم ناک داستان سنائی تھی---

اس آنسو کے پانی میں ہر درد تھا وہ درد جب اس نے بچپن میں اپنے ماں باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے کھویا تھا---- وہ درد جب اس نے ہر رات جاگ کر گزاری تھی یر رات ڈر کر اٹھ جاتی تھی جب جب اسے محسوس ہوتا تھا کے کوئی آہ کر اسے بھی بلکل اسی طرح قتل کر دے گا مار دے گا جیسے اس کے ماں باپ کو مارا ہے---- جوانی کی دہلیزپر پہنچتے اس کے درد میں اور اضافہ ہوا جب ہفتے کے چار دن ایک مرد نما عورت آہ کر اس کو اپنے وار سے گھائل کر کے اس پر اپنی دھونس جما کر جگہ جگہ سے چھو کر یہ ثابت کرتی کے وہ صرف اور صرف اس کی ملکیت ہے اور اگر اس نے اپنے بھائی اور دادی کو بتایا تو وہ اسے مار دے گی یعنی وہ اپنے بھائی اور دادی سے بھی محروم ہو جائے گی----

اور یہی پر اس کے امتحان ختم نہیں ہوئے سب سے زیادہ امتحان تو تب شروع ہوا جب اس سے شادی کرنے کا دعوہ کرنے والے سے اسے محبت ہوئی اور وہ اس کی ساری محبتوں کو زندگی کی بے حسی کے حوالے کر کے اپنے خود ساختہ بدلے میں جھونک گیا---اس کے سامنے کسی اور عورت کو وہ مقام دینے کی ٹھانی جس پر اس کا حق تھا----

عورت تو سب کچھ برداشت کر لیتی ہے مگر اپنے پسند دیدہ شخص پر کسی کی ملکیت کسی کا حق برداشت کہاں کرتی ہے چاہے وہ کتنی ہی مضبوط اور طاقتور ہو چاہے وہ چیونٹی سے ڈر جانے والے ہی کیوں نا ہو احساسات اور جذبات پر کبھی کسی کا زور کبھی چلا ہے نا چلے گا----

یہی وجہ تھی کے اپنی محبت کو اس کی محبت کا ہاتھ تھامتے دیکھ اس کو بچاتے دیکھ اس کے لبوں نے اپنے لیے خود انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا تھا----

کبھی دیکھا کسی مرتے ہوئے کو اپنے لیے یہ کہتے ہاں نہیں سنا ہو گا نا دیکھا ہو گا----

اس نے پڑھا اپنے دکھوں پر پڑھا اور اپنی محبت پر پڑھا----سب ختم ہو گیا تھا--- سب ختم----

اب وہ آسمانوں کے پار جا کر اس سے بے پناہ محبت کرے گی کیونکہ وہاں کسی کہ سازش نہیں ہو گی ڈر نہیں ہو گا----- وہاں تو وہ خود کو بھی بھلا دے گی ایسا عشق کرے گی کے وہ ارسم سلطان چوہدری کے نام سے جانی جائے گی---- وہ رانجھا بن جائے گی اپنے اندر کی ہیر کو مار کر----

اور آنسو وہ تو وقت وصال کی جاگیر ہے درد کی تحریر ہیں---- ایک ٹوٹی بکھری شاخ کی تعبیر ہیں----

الوداع زندگی--- بھاری پلکیں بند ہوئیں تھیں---وہ جا چکی تھی اپنے ماں باپ کے پاس اپنے رب کے پاس----

کیا وہ واقع جا چکی تھی کیا یہ دنیا اس کے درد سب سے منہ موڑ کر رخصت ہوئی تھی وہ؟؟؟؟؟

اس کے گرنے سے پانی میں ارتعاش ہوا تھا--- ایک گہرا ارتعاش پانی اتنا ٹھنڈا اور برفیلا تھا کے ٹھنڈ اس کی ہڈیوں کو جھنجوڑ گئی تھی اس کے اعصاب شل ہوئے تھے ٹھنڈے اور برفیلے پانی نے اس کی رگوں میں منجمند خون کو جما دیا تھا----

پانی میں آکسیجن نا ہونے کے برابر تھی---- مگر پھر بھی وہ اپنی ساری ول پاورز جمع کیے آگے پیچھے ہاتھ مارتا پانی کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا--- پانی کا بہاؤ کم تھا یا شاید اس کی خوش قسمتی تھی کیونکہ یہ ملائیشیا کا واحد اوشن تھا جہاں پانی کا بہاؤ کبھی کم نہیں ہوتا تھا----

تھوڑی دیر کی تگ و دو کے بعد اسے وہ نظر آ گئی تھی بجلی کی تیزی کی طرح وہ اس تک پہنچا تھا اس کا نازک وجود کسی گلاب کے پھول کی طرح گہرائیوں کے سپرد ہو رہا تھا--- پانی میں وہ ایسے نیچے گہرائیوں میں ہاتھ پھیلائے جا رہی تھی جیسے جینے کی تمنا نا ہو جیسے کسی سے بہت ناراض ہو اور خود کو موت کی گہرائیوں میں جاتے ان لمحات کا شکریہ ادا کر رہی ہو جنہوں نے اسے اس دنیا سے قطع تعلق کرنے کی سند دی ہو----

ذیشں۔۔۔۔۔۔۔ پانی نے اس کی چنگھاڑتی ہوئی آواز سنی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا دل نکال کر پھینک دے اور وہاں اس کے وجود کو سما دے تاکہ دنیا کا کوئی بھی قاتل پانی اسے اس سے الگ نا کر سکے۔۔۔۔

اس نے پانی کی لہروں کو چیرتے ہوئے اس تک رسائی حاصل کی تھی۔۔۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے بے جان وجود کو سینے میں بھینچا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میں ہوں نا م۔۔۔مجھے پکڑو زیشں۔۔۔۔مجھے مضبوطی سے پکڑو ہ۔۔۔۔ہم نکل جائیں گے یہاں سے ہ۔۔۔۔ہم بچا لیں گے خود کو۔۔۔ اس کے بے جان بازوؤں کو اپنی کمر پر باندھے بند ہوتے سانس سے کہاں تھا اس نے۔۔۔۔ اس کا خود کا سانس اب اکھڑنے لگا تھا۔۔۔ مگر ایک ہی جنون تھا کے بس اسے بچانا ہے اسے مرنے نہیں دینا۔۔۔۔

مجھے محبت نہیں ہے تجھ سے۔۔۔۔
میں اپنے عشق کو تجھ پر۔۔۔۔
وار کر سپرد خاک ہوں گا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس کی بے جان بازوؤں کو اپنی کمر سے ڈھلکتے دیکھ اس کے یخ بستہ وجود کو بے جان دیکھتے اس کی کن پٹی سلگی تھی دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑکا تھا جیسے نکل کر باہر آہ کر گواہی دے گا کے مر گئی وہ۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں تم۔۔۔زیش نہیں کرو ایسا یو ڈونٹ ہیو ٹو ڈو دس ود می۔۔۔ پلیز یار میں آہ گیا یوں ناں۔۔۔اس کو بچانا میری مجبوری تھی۔۔۔۔

نہیں ہے مجھے اس سے محبت میرا دل تم ہو میری تربت تم ہو پلیز تربت دل اے مٹی کے دل میرے لیے چند سانسیں لو۔۔۔۔ورنہ میں مر جاؤں گا۔۔۔ پلیز زیش مت کرو رحم کھاؤ اس عشق پر جسے خود سے چھپا کر دفن کر رکھا تھا دل کے پنہاں خانوں میں۔۔۔۔

سمند کے پانی نے اس کے چیختے کی اس کے روتے کی اس کی درد بھری آواز کو اپنے دامن میں سمیٹا تھا اس کے آنسوؤں کو خراج بخشا تھا۔۔۔ درماندہ ہی صحیح زمین کی تہوں میں عشق کی قبولیت پر پاس سے گزرتی چند چھوٹی چھوٹی مچھلیوں نے ان دونوں کے یخ بستہ بے جان پاؤں کو چھو کر محبت کے اظہار کی گواہی دی تھی۔۔۔۔

سمندر کی مچھلیوں کو اپنے بچوں کو سنانے کے لیے اک نئی کہانی مل گئی تھی۔۔۔اس کو بچوں کی طرح گود میں اٹھاتے اس نے کنارے کی طرف رخ کیا تھا۔۔۔۔

اس کا خود کا وجود بے جان ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے وجود کی جان جس کے وجود سے جڑی تھی اسے اس کو بچانا تھا ہر حال میں۔۔۔۔

بند ہوتی انکھوں سے پانی کے اندر وہ اس کو خود پر لادے بڑی مشکل سے کنارے تک آیا تھا۔۔۔ آخری بار اس نے اسے اس جزیرے کی ریت پر ڈالتے اس کے ہاتھ کو تھامتے اس کی ناک کے ساتھ ناک جوڑی تھی۔۔۔۔

ذیشِ پلیز آنکھیں کھولوں میری ذات کی تکمیل ہو تم میرے ساتھ سانس لو مجھے اپنے سانس سے چھو کر امر کرو میں تمہاری محبت کے ایک ایک لمس کا شیدائی ہوں اس ڈوبتی سانس میں اقرار کرتا ہوں اس دل کی تکمیل تمہاری دھڑکن کے دھڑکنے سے ہے۔۔۔۔

خون کی پھوار ارسم کے ناک سے نکلی تھی اور وہ ذوئیشہ کے نیلے ہونٹوں پر گری تھی۔۔۔۔اس کے پہلو میں آخری سانس لیتا گر گیا تھا وہ۔۔۔۔۔ دل بند ہوا تھا اور جسم بے جان۔۔۔۔ بدلہ، محبت، دو لفظوں کی تحریر کہانی ختم"۔۔۔۔

فراق دائمی دل ٹکڑے ٹکڑے۔۔۔۔ ٹھنڈے پانی کی ایک آخری لہر دونوں پر بے دردی سے گرتی ان کے یخ بستہ وجودوں کو بھگا گئی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے ان کی پلکوں کو سلامی دی تھی۔۔۔ ریت ان کے ہاتھوں میں قید ہوئی تھی۔۔۔۔

کسی فراق میں رکھے ہوئے وصال کے دن

ہیں مدتوں سے کہیں لاپتہ کمال کے دن

جسے عروج پہ جا کر مشقتوں سے ملے

وہ شخص مجھ سے کہیں کھو گیا زوال کے دن

یہی دعا ہے رہے سبز ہی تیرا یہ چمن

خدا کبھی نہ دکھائے تجھے ملال کے دن

یہ عمر بھر کی ریاضت بھی کام آ نہ سکی

جواب دے نہ سکا میں کسی سوال کے دن

تصورات کی راتوں میں سوگ برپا رہا

کہیں پہ قتل ہوئے سب مرے خیال کے دن

یہ جانتا ہوں کہ ممکن نہیں وہ لوٹ سکے

گزارتا ہوں مگر احتمال کے دن---

وہ بدلہ تھی مگر وہ محبت بھی تھی وہ محبت جس کی نا کوئی ابتدا تھی نا انتہا یہی وجہ تھی کے اسے خود سے جوڑ کر رکھا تھا اس نے بدلہ لینا ہوتا تو پہلی فرصت میں ختم کر دیتا اس کے لیے مشکل تھوڑی تھا۔۔۔۔

مگر اس پہلی نظر کی محبت نے ہاتھ باندھ رکھے تھے اس کے وہ سب کے سامنے اس کو بدلہ کہہ کر پکارتا تھا سب کے سامنے بے حس بنتا تھا تاکہ خود کے اندر چلنے والی جنگ کو یہ ڈھارس سونپ سکے کے وہ اچھا بیٹا ہے وہ محبت کے لیے نہیں اپنے باپ کی روح کے سکون کے لیے مرتا ہے۔۔۔۔وہ جس جنگ میں سلگ رہا ہے اس جنگ میں سے چاہ کر بھی نکل نہیں پاہ رہا یہ سچ ہے اس رات اس کے احساس کو اپنے اندر سمیٹ کر وہ کمرے سے باہر نکلا تھا مگر یہ بھی سچ ہے کے اپنی شادی کی رات اپنی بیوی کو اپنی محبت کو کمرے میں چھوڑ کر اپنے باپ کی تصویر کو سینے سے لگائے وہ سٹور روم کے ملگجے اندھیرے میں الماری کے ساتھ بیٹھ گھٹنوں میں سر دیئے صبح تک روتا رہا تھا۔۔۔۔ ہاں اسی سٹور روم میں جہاں جب جب بے بسی کی انتہا کو پہنچتا تھا تو سب سے چھپ کر روتا تھا ۔۔۔۔

ہاں یہ بھی سچ ہے جب وہ صبح کمرے میں آیا تو اسے سوتا دیکھ کر جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے نرمی سے اس کے لبوں کو چھو کر کتنی دیر دیکھتے رہنے کے بعد تیار ہونے لگا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ بھی سچ ہے جب ایشو نے کہا کے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی ہے تو اس نے کیسے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اس کی خوبصورتی کو ہز کیا تھا۔۔۔۔

یہ بھی سچ ہے کے اس کے چہرے پر اپنی محبت کے کھو جانے کے اندیشے دیکھنے کے لیے اپنی محبت میں پور پور ڈوبی ذوئیشہ کے چہرے پر خود کے کھو جانے کے آثار دیکھنے کے لیے اس نے صبح پھوپھو سے اور بعد میں زیمنم سے شادی کی بات کہی۔۔۔

اور یہ بھی سچ ہے کے صبح جب بغیر اس کے کہے اس نے اس کے زخم پر لب رکھے تھے تو وہ سارا دن اس کے لمس کے احساس میں ہی کھویا رہا تھا۔۔۔ مگر یہ بھی سچ ہے کے وہ اس کی محبت کے احساس کو اپنے اندر مارنا چاہتا تھا مگر وہ اس حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتا تھا کے وہ ولید خان کی بیٹی ہے اس پزل باکس کی مالک ہے جس کا ایک حصہ اس کے پاس ہے اور یہ سوال ہی اس کی محبت کو کچل دینے کے لیے کافی تھا کے اس کے باپ نے دو پزل باکس شاید اسی لیے بنوائے اپنے بیٹے کو اس لیے دیا اس کا ایک حصہ کے اس کو اپنی زندگی ختم ہونے کا خدشہ پہلے سے تھا اور اسی لیے اس کے قاتل تک پہنچنے کے لیے وہ اپنے پیچھے اس پزل باکس کو چھوڑ آیا۔۔۔۔

باپ کے قاتل کا سامنا اور محبت کا سامنا۔۔۔ اس رات گھٹنوں میں سر دیئے اس نے یہ جانا تھا کے نا وہ اپنی محبت سے دور جا سکتا ہے اور نا اپنے باپ کے قاتل کو چھوڑ سکتا ہے ہاں

مگر وہ اس محبت کے جذبے کو اپنے اندر دفن کر سکتا ہے وہ اس سے اتنی بے اعتنائی برتے گا کے اسے اس سے نفرت ہونے لگے گی اور جب اسے اس سے نفرت ہونے لگے گی تو اس کی نفرت اس کی محبت کو آہستہ آہستہ ختم کر دے گی-----

سب کے سامنے وہ ضدی جنونی نا فرمان خود ساختہ اپنی اناؤ میں جلنے والا ارسم سلطان چوہدری تھا--- کوئی اس کے اندر جھانکتا تو دیکھتا کے اس کے دل میں کتنی خواہش ہے کے کاش اس کی محبت اس کے باپ کے قاتل کی بیٹی نا ہوتی تو وہ کیسے اس کے انچل کو محبت سے جگنوؤں سے بھرتا کے دنیا رشک کرتی کے کہیں اس زمین پر دو دیوانے تھے----

پاگل عاشق تھے، عشق کے دیوانے تھے، جن کے نام ارسم اور ذوئیشہ تھے---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ ارسم میرے ہوتے ہوئے میری محبت کے احساس کے ہوتے ہوئے تم کیسے اس کو بچانے جا سکتے ہو---

اتنی تذلیل اتنا درد میں تو ڈھارس لگائے بیٹھی تھی کے تم مجھے میری محبت کو قبول کر لو گے--- مگر تم تو اس کے پیچھے چل دیئے جسے تم بدلے اور نفرت کا نام دیتے ہو----

اور میں بے وقوف رہی کے تمہیں حاصل کر لوں گی پاہ لوں گی مگر تم تو کبھی میرے تھے ہی نہیں اور نا ہو گے نا آج نا کل تو پھر اس بے مقصد محبت کا مقصد جس کا ہونا نا ہونا برابر ہے----

تم نے امر کر دیا اس محبت کو ارسم جس کے لیے تم کہتے پھرتے ہو کے وہ تمہاری محبت نہیں نا نا نا کرتے محبت ہو گئی تمہیں ارسم سلطان چوہدری اور اتنی دھواں دار جان لیوا محبت کے تم اس کی محبت میں اپنی جان ہتھیلی پر لیے اس کے پیچھے کود پڑے اسے بچانے کے لیے----

تم نے ثابت کر دیا آج کے تم میری محبت نہیں میرا سراب ہو--- وہ سراب جس کے پیچھے بھاگ بھاگ کر مجھے اپنے پاؤں شل کرنے ہیں پاؤں پر چھالے پڑوانے ہیں مگر مجھے تم حاصل نہیں ہو گے پھر بھی میری زیست کے بے جان لمحے کی طرح رہو گے جس میں جان نہیں آہ سکتی----

رسی تھامے اسے سبز پانیوں کی گہرائیوں میں اترتے دیکھ اس نے بہتے آنسوؤں سے کہا تھا----

ذیشم پاؤں کو مضبوطی سے جمائے رکھو میں بس پہنچ رہا ہوں تم تک پلیز نیچے مت دیکھو بار بار--

اسحاب نے اسے نیچے دیکھتے کہا تھا وہ بس چند قدم کی دوری پر تھا اس سے----

ذیشم لک وہ ٹھیک ہوں گے ارسم بچا لے گا اسے تمہیں اپنا آپ رسی پر کنٹرول کر کے رکھنا ڈونٹ مو حرکت مت کرو ارحام نے چلا کر کہا تھا۔۔۔

کیا کہوں گی اوپر جا کر۔۔۔۔ حمنہ اور ایشال کے سامنے کے اس نے اپنی بیوی کا انتخاب کیا حمنہ ہنسے گی مجھ پر اور ایشال اس کا کہا تو سچ ہوا وہ تو واقع ذوئیشہ سے محبت کرتا ہے بے پناہ محبت۔۔۔

حمنہ یہ سب جا کر ابدال کو بتائے گی وہ بھی تو ہنسے گا مجھ پر اور پھر مجھے اس ذانی شخص کے ساتھ ساری زندگی نہیں۔۔۔ نہیں رہنا مجھے اس کے ساتھ۔۔۔

اس نے وائر کے مین جوائنٹ والے کلپ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔ اہحاب دو قدم کی دوری پر تھا۔۔۔

آخری نظر چوٹی کے ایج پر کھڑی حمنہ پر ڈالی تھی اس نے۔۔۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی حمنہ۔۔۔ کہتے اس نے کلپ کو کلک کیا تھا اور رسیاں کھلتی چلی گئیں تھیں۔۔۔۔

ذوئیشہ مبارک ہو تمہیں ارسم سلطان چوہدری میری دعا ہے تم دونوں خوش رہو۔۔۔ آخری بار اس نے آسمان کو دیکھتے کہا تھا اور خود کو ہواؤں کے سپرد کر دیا تھا۔۔۔۔

ذیشم نو۔۔۔ اہحاب چلایا تھا ۔۔۔

مگر وہ پانی میں جا چکی تھی۔۔۔۔

واٹ دا ہیل ہو کیا گیا ہے ان سب کو ارحام پھنکارا تھا۔۔

ایشال کال دا ایمرجنسی سروس۔۔۔ ارحام نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مگر اس کی آواز اس تک نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔

حمنہ اور ایشال نے چوٹی پر کھڑے اس کو پانی میں لہروں کے حوالے ہوتے دیکھا تھا۔۔۔۔

ایشال منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

ذیشم۔۔۔۔ حمنہ نے چیخ مارتے کہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں بھیگیں تھیں کچھ بھی تھا بہن تھی اس کی اس نے کبھی اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھنے کی خواہش نہیں کی تھی کے وہ موت کو ہی گلے سے لگا لے۔۔۔۔

ارحام نے اب کی بار اشارے سے کہا تھا اسے اشارے سے سمجھایا تھا کے ایمرجنسی سروس کال کرے۔۔۔۔

اس نے پہاڑ کی چوٹی کے ایج پر جاتے وہ مخصوص لال کپڑا لہرایا تھا جو اس پہاڑ پر جانے والے ہر ہائکنگ کرنے والے کو دیا جاتا تھا کے ایمرجنسی کے دوران وہ اس کپڑے کو لہرائیں اور انفارم کریں۔۔۔۔۔

کپڑا لہراتے ہی ہیلی کاپٹر حرکت میں آئے تھے۔۔۔ اگے چند سیکنڈز میں دو ہیلی کاپٹر پہاڑ کی چوٹی پر آئے تھے ایشال اور حمنہ اس میں بیٹھیں تھیں۔۔۔اور پھر وہ ہیلی کاپٹرز ارحام اور ابحاب کے پاس آئے تھے وہ دونوں بھی اس میں جا کر بیٹھے تھے اور رسیاں کھولیں تھیں۔۔۔۔ لک وہی ہیو تھری فرینڈز دے آر ان ۔۔۔۔۔ ارحام نے ان کو پوری بات بتائی تھی۔۔۔۔ان ہیلی کاپٹرز میں موجود افراد نے اپنے ہیلی ایمرجنسی ریسکیو والوں سے رابطہ کیا تھا۔۔۔اور انہیں آنے کا کہا تھا۔۔۔ چند سیکنڈز میں انہوں نے دیکھا تھا۔۔۔ چار لڑکے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگیں لگاتے پانی میں گرے تھے۔۔۔۔

پلیز ارسم بھائی اور ذوئیشہ کو بچا لیں پلیز ایشال روتے ہوئے ارحام کو کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہوں گے ایشو دعا کرو بس اس نے اس کو خود کے ساتھ لگاتے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

حمنہ ابھی تک بس سکتے میں تھی۔۔۔۔

یا اللہ پلیز کسی کو کچھ نا ہو ابحاب نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔

ہے لک ۔۔۔۔ ہیلی کاپٹر میں موجود شخص نے نیچے کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

ارسم ذوئیشہ یہی ہیں پلیز نیچے کی طرف چلیں۔۔۔ ایشال نے کہا تھا۔۔۔۔

ہیلی کاپٹر نے نیچے کی اڑان بھری تھی--- ان کے قریب جا کر ہیلی کاپٹر رکا تھا وہ سب بجلی کی تیزی سے باہر نکلے تھے----

ارسم ذوشی--- ایشال بھاگتے ہوئے ان تک پہنچی تھی--- ان کے ٹھنڈے بے جان وجود دیکھ کر وہ پیچھے ہوئی تھی اور ایک زور دار چیخ ماری تھی----

ایحاب نے جھک کر ارسم کے دل کے ساتھ کان لگایا تھا اور اس کا رنگ منٹوں میں فق ہوا تھا----

ارحام نے ذوئیشہ کی نبض چیک کی تھی اور کانپتے ہاتھوں سے چھوڑ دی تھی----

سب گہرے شوک میں تھے تب ہی ایک دوسرا ہیلی کاپٹر آیا تھا اس میں سے ریسکیو ممبرز باہر نکلے تھے انھوں نے ان نے ارسماور ذوئیشہ کو اٹھا کر ہیلی میں ڈالا تھا----

وہ ان سب کو بھی ہیلی میں بٹھا کر شہر کی طرف لے جا رہے تھے-----

ریسکیو ممبرز کو ذیشم بھی مل گئی تھی جس کی سانسیں بہت مدہم چل رہیں تھیں--- وہ ان تینوں کو لے کر شہر کے بہت بڑے ہوسپٹل میں ریسکیو کروا چکے تھے----

حالانکہ ووہ سب جانتے تھے کے ان کی سانسیں نہیں چل رہیں ہیں پھر بھی ایک امید کی خاطر وہ وہاں ہوسپٹل کی ایمرجنسی کے باہر کھڑے بس رب سے دعا کر رہے تھے---- انھوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے زندگی کبھی ایسا وقت بھی دکھائے گی ان کو-----

کچھ دیر بعد ڈاکٹر آئی تھی باہر----

ک--ک----کیسے ہیں وہ----آئی ایم سوری وی ڈڈ ناٹ سروائیو آہ بوائے اور گرل----

ڈاکٹر نے دکھ سے کہا تھا---- اور جیسے ان سب پر کسی نے صور پھونک دیا ہو--- جیسے چلتے پھرتے کھڑے زمین کا اچانک بے ترتیبی سے ہل جانا----

گہرا زلزلہ وہ زلزلہ ہی تو تھا کون جانتا تھا کے جن ہنستے بستے چہروں کے ساتھ وہ آئے تھے ان ہستے بستے چہروں کو خاموش لے کر لوٹیں گے---

قیامت تھی قیامت----

♡♡♡♡♡♡♡♡

میٹنگ کے بعد وہ ہوٹل کے کمرے میں آہ کر کچھ دیر سونے کے لیے لیٹا تھا--- پرسوں پوری رات نہیں سو سکا تھا--- پھر ارحام کے گھر سے واپسی پر اچانک اسلام آباد ہیڈ آفس سے ایمرجنسی میٹنگ کی کال وہ فاحا اور دادو کو گھر چھوڑر کر نکلا تھا--- تین بجے رات کے اس کی فلائیٹ تھی اور میٹنگ صبح سات بجے کی تھی----

دو راتوں کا جاگا تھکا ہارا ابھی وہ لیٹا ہی تھا کے اتنا عجیب اور بھیانک خواب دیکھتے اٹھ بیٹھا تھا----

دل پر ہاتھ رکھے اس نے کتنی بار دل مسلا تھا۔۔۔ دیکھتا کیا ہے کے ذوئیشہ گہرے سبز پانی میں ڈوب رہی ہے اور چلا چلا کر حائسی حائسی پکار رہی ہے۔۔۔۔

اور جیسے ہی وہ اس کو پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ ڈوب جاتی ہے۔۔۔ وہ پسینہ پونچھتے اٹھ بیٹھتا ہے۔۔۔۔

حائسی کی جان قربان۔۔۔۔ میرا بچہ ٹھیک ہو اللہ رحم۔۔۔۔

اس نے پانی کا گھونٹ بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

اور ارحام کو کال ملائی تھی مگر کال اٹینڈ نہیں ہوئی تھی پھر ایشو ایحاب ذوئیشہ ارسم کس کس کو اس نے کال نہیں کی تھی مگر کوئی فون رسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔ اس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔۔۔۔

اپنا بیگ لیتے شوز پہنتے پہلی فلائٹ کنفرم کرواتے چیک آؤٹ کے لیے وہ نیچے چلے گیا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

آہ گرل۔۔۔ ایک لڑکی ایک لڑکی زندہ ہے تم نے سنا وہ کہہ رہی ہے ایک لڑکی زندہ ہے وہ ذیشم ہو گی یقیناً زیشم ہو گی۔۔۔۔ حمنہ نے اپنے آنسو پونچھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ زندہ ہے میری بہن زندہ ہے وہ نہیں مر سکتی ایسے کیسے مر جائے گی وہ۔۔۔۔ اس نے ایمرجنسی روم کی طرف بڑھتے کہا تھا۔۔۔۔

تم نے اس ریسکیو آفیسر کے گھر والوں کی اطلاع کی دیٹ ہی از ڈائی ڈیورنگ آپریشن۔۔۔۔ ابحاب کے پاس سے گزرتے آفیسر نے کہا تھا۔۔۔اس نے بے یقینی سے آفیسر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

ارحام اور وہ پوری جان سے بھاگے تھے ایمرجنسی روم کی طرف ۔۔۔

ڈاکٹر ک۔۔۔کتنے پیشنٹ لائے گئے تھے یہاں اس نے پوچھا تھا آگے ہو کر بے یقینی سے کسی آس کے تحت۔۔۔۔

چار جن میں سے دو کو ہم نہیں بچا سکے دو لڑکیاں تھیں اور دو لڑکے۔۔۔۔ ایک جو ریسکیو ٹیم کا ممبر تھا سمندر میں جاتے ہی اس کا آکسیجن سیلنڈر بند ہو گیا تھا۔۔۔ اور ایک چٹان پر ہاتھ رکھتے پھسلن کی وجہ سے دوسری چٹان کے ساتھ آس کا سر لگا اور وہ بری طرح انجرڈ ہوا۔۔۔۔اور اس کی موت ہو گئی کسی کو بچانے گیا تھا خود موت کے منہ میں چلا گیا۔۔۔۔ دوسری وہ لڑکی جس کو بعد میں ریسکیو کیا گیا اس کا سر بھی گرتے ہی کسی نوکیلی چٹان سے لگا تھا اور دماغ پھٹ گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ بہت مدہم سانسیں لے رہی تھی۔۔۔ مگر یہاں لاتے ہوئے راستے میں ہی وہ دم توڑ گئیں تھیں۔۔۔۔

باقی جو دو وکٹمز ہیں یہاں ان کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا بی کوز ان کو بھی وینٹی لیٹر پر ڈال کر مصنوعی سانس دینے کی کوشش کی جا رہی ہے----

آئی تنگ بوائے پھر بھی سروائیو کر جائے گا مگر جو چھوٹی لٹل گرل ہیں ان کی حالت تشویشناک ہے----

ڈاکٹر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تھا--- ارسم اور ایحاب کا اٹکا سانس بحال ہوا تھا مگر خطرہ ابھی ٹلا نہیں تھا---ذیشم کے لیے ان کا دل دکھا تھا وہ سمجھ گئے تھے کے آخر میں ذیشم نے ہی جمپ کیا تھا مگر اس کی اس طرح سے ڈیتھ یہ تو کبھی بھی نہیں سوچا تھا انہوں نے----

ڈاکٹر صاحب پلیز کچھ بھی کریں کیسے بھی کر کے پلیز بچا لیں میرے بھائی کو اور بہن کو----

ایحاب نے نم آنکھوں سے التجا کی تھی----

ینگ مین وئی آر ٹرائنگ آور لٹل بیسٹ---- ڈاکٹر نے کاندھا تھپکتے کہا تھا----

سر آپ اس ڈیتھ سرٹیفکیٹ پر سائن کر دیں--- نرس نے پاس آہ کر کہا تھا--- دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا----

پیچھے حمنہ کھڑی دیوار کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی تھی---- ارحام کے ہاتھ کانپے تھے وہ کاغذ دیکھ کر-----

ہنستے کھیلتے ایک ساتھ آئے تھے اور یہ سب۔۔۔۔

خوش ہو تم اب۔۔۔ بہت خوش ہو گی ناں تم اس اس کی وجہ سے ہوا یہ سب اس نے ذیمنم کو شے دی پتہ نہیں یہ کیا چاہتی ہے اب۔۔۔۔

ایشو نے حمنہ کی طرف نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب کیا کہنا چاہ رہی ہو تم۔۔۔۔ ایحاب نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

زیمنم نے کہا ذوشی سے ارسم کو چھوڑ دو اس کا پیچھا چھوڑ دو وہ میرا ہے وہ صرف اس کا بدلہ ہے اور اس کی ہاں میں ہاں ملائی اس نے۔۔۔۔

پھر اس نے کہا چلو ذوئیشہ اپنی محبت کا ثبوت دو مجھے۔۔۔۔ آؤ ہم کود کر ڈیسائیڈ کرتے ہیں کے آرسم کے لیے کون جان دینے کو تیار ہے۔۔۔۔اور ارسم کس کو بچاتا ہے۔۔۔۔

ایحاب تم۔۔۔ تم۔۔۔ اس وقت وہاں ہوتے تو تم دیکھتے ذوئیشہ کی کنڈیشن رو رو کر ہلکان ہوئی تھی مگر پھر بھی اس نے اسے منع نہیں کیا وہ اس کا ہاتھ تھامے کود پڑی نیچے یہ تب بھی وہاں کھڑی اسے چئیر اپ کر رہی تھی ان دونوں کی سازش تھی ذوئیشہ کو مارنے کی مگر ہوا کیا الٹا خود وہ۔۔۔۔

یہ اسے سمجھا سکتی تھی مگر نہیں۔۔۔۔ کیا کسی کو کسی کی زندگی سے نکالنے کا آخری حل موت ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کیسے اس نے پانی کی لہروں کو برداشت کیا ہو گا۔۔۔۔ اس کی حالت دیکھی تھی وہ نازک جان کب تک سروائیو کرے گی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑتے چلاتے ہوئے کہی تھی ایک ایک بات۔۔۔۔ پھر پھر بس یہیں نہیں ہوئی تم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ناں جیسے ہی وہ ذوئیشہ کو بچانے کے لیے پانی میں کودا ذیسم بھی کودی اور پھر جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔۔۔۔۔

کیسے کیسے ہنستے بستے چہرے ہم کھو رہے ہیں۔۔۔۔ اصحاب اس سے پوچھو اپنی بہن کو مار کر میری بھابھی اور بھائی کو وینٹی لیٹر تک پہنچا کر کیا یہ خوش ہے پوچھو اس سے۔۔۔۔۔

وہ چیخی تھی چلائی تھی اس پر جھپٹی تھی روئی تھی۔۔۔۔۔۔ اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کے زیسم چلی گئی ہے اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کے اس کا بھائی اور ذوشی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔۔۔۔

سب کچھ بہت زیادہ ان پرڈکٹیبل تھا۔۔۔۔

میں نے نہیں مارا اسے تم تم آئی راستے میں تمہاری وہ بھابھی آئی راستے میں تو کیا کرتے ہم۔۔۔۔ ہم کر ہی کیا سکتے تھے۔۔۔۔ کچھ بھی پلان نہیں تھا۔۔۔

مجھے لگا کے وہ یہ سب ایسے ہی کر رہی ہے مگر جب وہ چوٹی کے اینج پر گئیں تو تم نے دھکا دیا ان دونوں

کو تم نے مارا ہے ان تینوں کو تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔۔ اس نے اپنا دماغ تیزی سے چلاتے کہا تھا۔۔۔

یہ یہ جھوٹ بول رہی ہے ایحاب بھائی ارحام میں کیوں ماروں گی ان دونوں کی میری کیا دشمنی یہ سب پہلے سے پلینڈ تھا۔۔۔۔وہ اسے مارنے کو دوڑی تھی اس کا دل کٹ کر رہ گیا تھا اتنے بڑے ظلم پر پہاڑ پر اور وہ اپنی بہن کھو کر بھی اس پر الزام لگا رہی تھی۔۔۔۔کیسا شیطانی دماغ تھا اس کا زرا برابر بھی دکھ یا ملال نہیں تھا اس کو۔۔۔۔

جھوٹ یا سچ کاپتہ اب عدالت میں لگے گا تمہیں پھانسی کے پھندے تک نا پہنچایا اپنی بہن کے قتل کے الزام میں تو میرا نام بھی حمنہ نہیں اس نے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔۔

جھوٹ مت بولو حمنہ کیوں الزام لگا رہی ہو اس پر تمہیں زرا بھی شرم نہیں آہ رہی کیا چاہتی ہو تم۔۔۔ کس لیے کر رہی ہو یہ سب۔۔۔۔

ارحام نے ایشال کو باہوں میں بھرتے حمنہ پر چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جاننا چاہو گے کیوں کر رہی ہوں یہ سب وہ اپنی جیکٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس تک چلتی ہوئی آئی تھی۔۔۔۔

تمہارے لیے ارحام طارق صرف اور صرف تمہارے لیے اور پتہ ہے کیا میری بہن مرتے مرتے بھی میرا بھلا کر گئی ہے اب اس کو تم سے دور کرنے میں سیکنڈ نہیں لگاؤ گی۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے چباتے ہوئے ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔۔۔۔

اور تم تیار ہو جاؤ ملائیشیا کے حوالات کی ہوا کھانے کے لیے۔۔۔ اس نے ایشال کا بہتا آنسو اپنی انگلی کی پور پر لیتے پھونک مار کر ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میں اپنی بہن کو لے کر جا رہی ہوں اگلی ملاقات کورٹ میں ہو گی۔۔۔۔ اصحاب کے پاس رکتے ہوئے کہا تھا اس نے اور پھر چیلنجنگ انداز میں تینوں کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

اوہ زیمنم تم نے مرتے مرتے بھی میرے لیے کتنی آسانی کر دی ہے اب میری زندگی کا سب سے بڑا کانٹا ایشال تمہارے مرڈر کے کیس میں پھنسے گی اور بری طرح پھنسے گی اور اللہ کرے کے ذوئیشہ اور ارسم بھی مر جائیں کے پھر تین تین قتل کے الزاموں سے کیسے نکل پائے گی وہ اور اس کو تختہ دار تک میں پہنچاؤ گی بذات خود۔۔۔۔

اس نے شیخ چلی کی طرح اگلے پلان بنائے تھے۔۔۔ اگے بڑھ کر ریسپشن پر آہ کر اس نے ذیمنم کے ڈیتھ پیپرز سائن کیے تھے۔۔۔۔پھر روم میں گئی تھی اس کی ڈیتھ باڈی رسیو کرنے۔۔۔۔

چادر کا کونا ہٹا کر اس نے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔ چہرہ پیلا اور ہونٹ نیلے تھے جبکہ سر پٹیوں سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کی انکھیں آدھی کھلی اور بند تھیں۔۔۔

اوہ ذیمنہ یہ تم نے کیا کیا جیسی بھی تھی تم میری بہن تھی مجھے تمہارے دور جانے کا بہت دکھ ہے مگر یہ راستہ بھی تو تم نے خود چنا ہے--- اللہ تمہیں جنت میں جگہ دیں آمین---- اس کا چہرہ دیکھتے نم۔انکھوں سے کہا تھا اس نے اور پھر باہر چلی گئی تھی----

باہر جا کر اس نے ذکی کو کال ملائی تھی----

حمنہ کہاں ہو تم یہ کوئی طریقہ ہے بغیر بتائے ملائیشیا چلی گئی ہو باپ کو کچھ سمجھتی بھی ہو تم دونوں بہنیں یا نہیں یا پھر باپ کو ایسے ہی رکھا ہوا ہے----

اس کی آواز سنتے ہی وہ مارے غصے کے پھٹ پڑا تھا----

پاپا وہ ----- کہتے وہ ہچکیوں سے رو پڑی تھی----

کیا ہوا حمنہ کچھ بتاؤ تم ٹھیک تو ہو کیوں رو رہی ہو---- ذکی نے پریشانی سے پوچھا تھا---

پاپا وہ ذیسم اس کو مار دیا ایشال نے۔۔۔۔ کہتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔ ذکی کے ہاتھ سے موبائل نیچے گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔کیا کہا تم نے۔۔۔ اس کے سامنے زمین آسمان جیسے ہل گئے تھے۔۔۔۔ ایسے جیسے جس کے بارے میں حمنہ نے کہا ہے وہ سامنے کھڑی مسکرا رہی ہو۔۔۔۔

پاپا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ہم ہائیکنگ پر تھے ایشو نے دھکا دیا ذوئیشہ اور ذیسم کو اور ذیسم مر گئ پاپا میں ہوسپٹل ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا۔۔۔ م۔۔۔۔م۔۔۔میں پاپا چھوڑوں گی نہیں ایشو کو میں اس کو اپنی بہن کا خون معاف نہیں کروں گی پاپا آپ مقدمہ کروائیں اس کے خلاف۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ذکی کی کچھ سمجھ میں نہیں آہ رہا تھا اس کا دل جیسے اس کی بیٹی کھینچ کر ساتھ ہی لے گئ تھی یہ ٹھیک ہے وہ اس سے ناراض تھا خائف تھا مگر اس کے مرنے کی خبر کسی پہاڑ سے کم۔تو نہیں تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو بہے تھے۔۔۔

تم بے فکر رہو بیٹا اپنی بیٹی کا خون میں بھی معاف نہیں کروں گا---- تم بس اسے میرے پاس لے کر آہ جاؤ میرا دل بے تاب ہے اسے دیکھنے کو--- مجھ سے نہیں رہا جا رہا--- ان کی آواز رندھ گئی تھی---

جی پاپا میں نے ائیر بیس سے بات کی ہے میں جیسے ہی واپسی کے انتظامات مکمل ہوتے ہیں میں اسے لے کر آتی ہوں بس آپ رونا مت اللہ پاک اس کو اعلی مقام عطا کریں--- اور ہمیں صبر دیں----

پلیز پاپا آپ ابھی جائیں اور مقدمہ درج کروائیں ایشو کے خلاف وہاں اور میں یہاں مقدمہ درج کرواتی ہوں تاکہ وہ کسی بھی عدالت سے نا بچ سکے اور اسے عبرتناک سزا ملے---- آپ جائیں گے نا پاپا اس نے تسلی کے لیے پوچھا تھا---

میں ابھی جا رہا ہوں بیٹا تم جیسے جیسے کہو گی میں ویسے ویسے کروں گا بس وہ بچنی نہیں چاہیے اور بس میری بیٹی کو لے آؤ مجھے اس کا آخری دیدار کروا دو---انہوں نے بھیگے لہجے میں کہتے فون رکھا تھا---

تمہیں تو ارحام طارق ہر قیمت پر اپنا بنا کر رہوں گی میں تمہیں کیا لگا تھا مجھ سے دوری بنا کر میرے سامنے اپنی بیوی پر جان لٹا کر تم میری جان جلا رہے ہو اب مزا آئے گا اس کھیل کا اور مزا دوبالا تب ہو گا جب ارسم اور ذوئیشہ بھی مر جائیں گے----

اس نے موبائل پر گرفت مضبوط کرتے کہا تھا---اور پھر واپسی کے انتظامات کے لیے اپنے موبائل پر نمبر ڈائل کرنے لگی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡

م---میں نے کچھ نہیں کیا حام میں منع کر رہی تھی ان دونوں بہنوں کو منع کر رہی تھی کے مت کرو مگر یہ نہیں باز آئیں وہ ایسے کیسے مجھ پر الزام لگا سکتی ہے حام---- میں بے قصور ہوں مجھے نہیں جانا حام جیل پلیز حام--- وہ گھٹنوں میں منہ دیئے دیوار کے ساتھ بیٹھی رونے لگی تھی----

ہمیں پتہ ہے ایشو یہ تم نے نہیں کیا تو جب نہیں کیا تو کیوں سوچ رہی ہو کے ہم تم پر کوئی الزام برداشت کریں گے پلیز سنبھالو خود کو پلیز۔۔۔

اس نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس نے بولا وہ یہ سب حام کے لیے کر رہی ہے اس نے ایسا کیوں بولا حام جواب دیں مجھے۔۔۔۔ اس نے سر اٹھاتے ارحام کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔ مگر ایحاب کو اب وہ پوائزن والی بوتل کی منتھ بھی سمجھ آہ گئی تھی وہ سمجھ گیا تھا سب کچھ۔۔۔۔

میں نہیں جانتا ایشو مگر میں یہ جانتا ہوں کے میری بیوی پر لگے ایک ایک الزام کا بدلہ اس دوست کے روپ میں پھن پھیلائے بیٹھی ناگن سے میں لے کر رہوں گا بس ایک بار آرسم اور ذونئیشہ ٹھیک ہو جائیں اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

حام آپ کو مجھ پر یقین ہے ناں۔۔۔ اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا تھا۔۔۔۔

خود سے بھی زیادہ--- اس نے یقین دہانی کروائی تھی----

آئیے انسپکٹر صاحب یہ ہے وہ لڑکی یہ سرا سر مرڈر کیس ہے خود کشی نہیں اور یہ سب میری آنکھوں کے سامنے ہوا ہے لہذا میں اس کے خلاف مقدمہ کرواتی ہوں--- وہ چند پولیس آفیسرز کے ساتھ آئی تھی ان تک----

سوچ سمجھ کر بولو حمنہ----- ایحاب دھاڑا تھا----

تمہارے دھاڑنے سے گرجنے سے سچ جھوٹ میں نہیں بدل جائے گا ایحاب راندھاوا تمہاری بہن ایک مرڈرر ہے اس سے بڑی کون سی دلیل چاہیے میں آنکھوں دیکھا جھٹلا دوں اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتے اس سے ڈبل آواز میں چلاتے کہا تھا----

حمنہ تم پیچھے نہیں ہٹو گی اس جھوٹ سے ارحام نے نرم لہجے میں اس کی طرف دیکھتے کہا تھا----

تم ڈیل کرنا چاہتے ہو مجھ سے تو کر لو۔۔ مجھ سے شادی کر لو میں اپنی بہن کا خون معاف کر دوں گی وہ کھل کر سامنے آئی تھی۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ ارحام کا زناٹے دار تھپڑ حمنہ کی گال پر پڑا تھا۔۔۔۔

ایشال اپنی جگہ پوری کی پوری ہلی تھی۔۔۔۔

جاؤ ایشو اور یہ بات یاد رکھنا اگلے ایک گھنٹے میں تم دوبارہ یہی میرے پاس ہو گی۔۔۔ اس نے ایشال کا ہاتھ ہتھکڑی کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

ح۔۔۔۔ح۔۔۔حام۔۔۔پ۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے ارحام کو دیکھا تھا۔۔۔۔

بی بریو ایشو۔۔۔ وئی ول فائٹ۔۔۔ اس نے اس کی گال تھتھپائی تھی۔۔۔۔

ارحام طارق اس تھپڑ کی گونج تم کبھی بھول نہیں پاؤ گے--- یاد رکھنا ایک دن میرے پیروں میں گر کر مجھ سے بھیک مانگو گے اس ایشال کی زندگی کی--- تب بھی تو تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے--- اس نے آنکھیں نکالتے کہا تھا----

اللہ ایسا وقت نا لائے کے تم جیسی آستین کی سانپ کے سامنے مجھے گڑگڑانا پڑے--- میرا مالک مجھے کبھی بھی اپنے در کے سوا کسی کا محتاج نا کرے کورٹ میں ملاقات ہو گی--- ایک بات یاد رکھنا ارحام طارق یاروں کا یار اور دشمنوں کا دشمن ہے تم نے میری بیوی پر الزام لگا کر بہت بڑی غلطی کی ہے اور اپنی عزیز از جان چیزوں کے معاملے میں ارحام طارق کتنا پوزیسو ہے یہ تم اندازہ نہیں کر سکتی نکلو اب یہاں سے اور اپنی منحوس شکل مجھے دوبارہ مت دکھانا----

نفرت سے کہا تھا اس نے ---

حام مجھے ن--- نہیں--- ایشو نے التجا کی تھی---- آنسو بھری آنکھوں سے---

بس ایک گھنٹہ ایشو آئی پرامس یو میں لے آؤ گا تمہیں ٹرسٹ می شاباش رونا نہیں بی بریو کدو۔۔۔اس کی آنکھیں پونچتے پیشانی پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ پولیس کے ساتھ جا چکی تھی۔۔۔ اسحاب نے ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار پر مارا تھا۔۔۔۔

سب کچھ تو بکھر گیا تھا۔۔۔ ایک تھا نے جارہی تھی باقی دو اپنی چند بچی سانسوں کو گن رہے تھے اور اچھا ہی ہوا فاحا اور حاسم نہیں آئے نہیں تو ان کے ساتھ بھی کچھ غلط ہو جاتا۔۔۔۔

وہ ارحام کے گلے لگے رونے لگا تھا۔۔۔۔

اسحاب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔

کیسے کیسے ٹھیک ہو گا جھوٹی تسلی کیوں دے رہے ہو ارحام سب بکھر گیا ہے سب کچھ۔۔۔۔ میرا بھائی موت کے منہ میں ہے میری گڑیا جیسی بہن پتہ نہیں سانسیں بھر بھی رہی ہے یا نہیں میری دوسری بہن ایک اجنبی ملک کی جیل میں۔۔۔ کیسے ٹھیک ہو گا سب جو دوست

تھے وہ دشمن نکلے۔۔۔ کس کو سناؤ حال کیسے سب ٹھیک کروں ماما کو کال کروں کے آپ کی جوان اولاد اس حال میں ہے وہ ہارٹ کی پیشنٹ ہیں وہ سنتے ہی مر جائیں گی۔۔۔ وہ مر جائیں گی ارحام ہم ایک بار پھر سے یتیم ہو جائیں گے ہمارا ہنستا بستا گھر اجاڑ دیا ان بہنوں نے۔۔۔۔

اللہ پاک پلیز رحم کھائیں مجھ پر میرے کاندھوں میں اتنی ہمت نہیں ہے کے یہ بوجھ برداشت کر سکیں ارحام یار میں تو جیتے جی مر گیا یار۔۔۔۔

وہ اس کے گلے لگے رو رہا تھا۔۔

سب میری غلطی ہے مجھے حمنہ کی بات نہیں ماننی چاہیے تھی مجھے نہیں پتہ تھا کے یہ پلان اس نے آج کے دن کے لیے بنایا اس نے مجھ سے میری شادی کی خوشی میں ایک ہائکنگ ٹور مانگا اور میں نے ہاں کر دی اور یہاں لے آیا سب کو اور پھر یہ سب۔۔۔۔

اس نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

ارحام اب بتانا ہو گا سب کو ہم یہ سب کچھ نہیں چھپا سکتے۔۔۔ اس نے اس سے الگ ہوتے کہا تھا۔۔۔

م۔۔۔میں پاپا کو بتا دیتا ہوں۔۔۔۔اس نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر موبائل نکالا تھا۔۔۔ اور طارق صاحب کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو پاپا۔۔۔ کال رسیو ہوتے اس نے کہا تھا۔۔۔

ہیلو ارحام کیسے ہو کیسا جا رہا ہے ٹور۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

پاپا وہ یہاں۔۔۔ اس نے نم آواز میں ساری بات بتائی تھی اپنے باپ کو۔۔۔

واٹ ارحام یہ سب ۔۔۔ اوہ مائی گاڈ۔۔۔ ان کے سن کر ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔۔۔

پاپا مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا میں سویرا انٹی کو کال۔۔۔۔

نہیں ارحام بھول کر بھی یہ بیوقوفی مت کرنا اور ایحاب کو بھی منع کرو۔۔۔ دیکھو ابھی ذوئیشہ اور ارسم کی کنڈیشن کا ویٹ کرو جب وہ کچھ بہتر ہو جائیں انہیں ہم تب بتائیں گے۔۔۔ اور دوسری بات ایشو کی طرف سے بے فکر رہو۔۔۔ میں ابھی آئی جی صاحب سے کال پر بات کرتا ہوں بلکہ میں خود آتا ہوں وہاں آج کی ہی کوئی فلائیٹ لے کر۔۔۔۔

انہوں نے ماتھے کو مسلتے خود کی پریشانی پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

پاپا پلیز آپ آہ جائیں پلیز پاپا۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ارحام بریو یار زندگی مشکلات کا ہی نام ہے رب کے سپرد کر دو سب دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا اور مجھ سے رابطے میں رہنا پینک مت ہونا گھبرانا بھی نہیں۔۔۔ اللہ پر کامل یقین رکھو میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔ انہوں نے ارحام کو تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔

اور اس نے فون بند کر کے ابحاب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جو پتہ نہیں کیسے کھڑا تھا۔۔۔ اس سب کے باوجود۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

فا۔۔۔فا۔۔۔۔ گھر آتے ہی اس نے اسے آوازیں دینی شروع کر دیں تھی۔۔۔۔

جی حائی آپ آہ گئے کیسی رہی میٹنگ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذوئیشہ سے ارسم سے ایشو ارحام ابحاب کسی سے بات ہوئی ہے تمہاری ذوشی ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔ اس نے اس کی بات کاٹتے بیگ سائیڈ پر رکھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں حائی بات نہیں ہوئی میری پھوپھو کو کال کی تھی وہ کہہ رہی تھیں کے وہ خیریت سے پہنچ گئے ہیں اس نے اس کو پانی ڈال کر دیتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر وہ لوگ میری کال کیوں رسیو نہیں کر رہے میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے پلیز میری بات کرواؤ کسی سے۔۔۔۔ مجھے ذوشی کا پوچھنا ہے اس نے پریشان لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ارے بیٹا فکر کیوں کر رہے ہو وہ کہہ تو رہی ہے کے سویرا کی بات ہوئی ہے اور سب ساتھ ہیں پھر پریشان مت ہو اور ویسے بھی آج کل تم اس کے بارے میں زیادہ سوچتے ہو شاید اس لیے تمہیں خواب میں بھی کچھ برا دکھا فکر مت کرو۔۔۔۔

مسز دراب نے ڈرائنگ روم میں آتے صوفے پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔

دادو نہیں یہ عجیب سی بے چینی سی ہے گھبراہٹ ہے میں اس کی آواز سن نہیں لوں گا جب تک مجھے سکون نہیں ملے گا۔۔۔ اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ جب ہی فاحا کے فون پر کال آئی تھی۔۔۔۔

ہیلو فاحا بیٹے سویرا باجی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے میں نے ڈاکٹر کو کال کی ہے آپ بھی جلدی سے آہ جائیں سلطان ہاؤس کے پی ٹی سی ایل کے نمبر سے کال آئی تھی۔۔۔

کیا اچھا میں آہ رہی یوں بس نکل رہی ہوں--- اس نے سنتے ہی کال کٹ کی تھی---

دادو وہ پھوپھو کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے گھر کوئی بھی نہیں ہے ہمیں جانا ہو گا اس نے ہڑبڑی میں اٹھتے ہوئے کہا تھا----

اچھا ریلیکس اللہ سب ٹھیک کرے گا پریشان مت ہو تم لوگ بس جلدی پہنچو تمہیں فاحا کہا بھی تھا کے اسے بولو یہاں آہ جائے کچھ دن جب تک بچے گئے ہوئے ہیں--- مسز دراب نے فاحا سے کہا تھا---

میں نے کہا تھا دادو مگر آگے سے وہی جواب کے نوکروں کی اتنی فوج کے ہوتے ہوئے اکیلی کیسے ہوئی میں--- اس نے گاڑی تک جاتے کہا تھا----

اچھا خیال سے جانا اور جاتے ہی مجھے اس کی خیریت کی اطلاع دینا---

انہوں نے اس کو کہا تھا وہ ٹھیک ہے کہتی گاڑی میں بیٹھی تھی اور حائسم نے گاڑی سٹارٹ کی تھی---- کچھ دیر بعد وہ سلطان ہاوس میں موجود تھے----

ارے انٹی آپ--- کیسی طبیعت ہے پھوپھو کی--- فاحا نے مسز طارق کو وہاں دیکھتے کہا تھا----

اب بہتر ہیں ڈاکٹر ابھی چیک کر کے گئی ہے میں تو اچانک آئی اور آگے ڈاکٹر آئی ہوئیں تھیں--- انہوں نے بتایا تھا---- اور حائسم کے کاندھے پر پیار دیا تھا----

پھوپھو کیا ہوا ہے میں نے کہا بھی تھا آپ سے کے میری طرف آہ جائیں مگر آپ سنتیں کب ہیں اس نے آگے بڑھ کر پھوپھو کے پاس بیٹھتے کہا تھا---

بس اچانک دل گھبرانے لگا کر عجیب سی پریشانی سی ہونے لگی جیسے کوئی دل کھینچ رہا ہے جیسے کچھ برا ہوا ہے پتہ نہیں کیوں دل عجیب سا ہو رہا ہے--- انہوں نے بجھے بجھے لہجے میں کہا تھا---

خیال نہیں رکھتی نا انٹی آپ اپنا اس لیے--- حائسم نے کہا تھا----

ایسی بات نہیں بیٹا بس اچانک ہی ایسے ہوا ورنہ آج سے پہلے تو ایسا کبھ-----

بس پھوپھو اب آپ کچھ نہیں سوچیں گی اور جب تک وہ سب آہ نہیں جاتے تب تک میں یہی ہوں آپ کے پاس--- اس نے ان کے گلے لگتے کہا تھا---

مگر بیٹا حائسم---

کوئی بات نہیں انٹی مجھے اس سے ملنا ہو گا تو میں آہ جایا کروں گا آپ کی ہیلتھ زیادہ امپورٹنٹ ہے اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا----

بہت شکریہ بیٹا وہ دل سے مشکور ہوئیں تھیں اس کی---

فا میں چلتا ہوں پھر اگر ذوئیشہ سے بات ہو تو اسے کہنا ایک بار مجھ سے بات---

حائسم میری کچھ دیر پہلے ہی بات ہوئی ہے اصل میں وہ ہائکنگ پر ہیں تو سگنلز کا مسئلہ ہے پریشان مت ہو بیٹا--- مسز طارق نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اسے تسلی دیتے کہا تھا----

انہیں طارق صاحب نے ساری بات بتا دی تھی بلکہ تاکید کر کے بھیجا تھا کے وہاں ساری سچویشن کنٹرول کریں اور کسی کو خبر تک نا ہونے دیں کے سب لوگ اتنے مشکل وقت سے گزر رہے ہیں---- انھوں نے سمجھایا تھا کے اب حالات کو انھوں نے ہی ہینڈل کرنا ہے---

اور یہاں آہ کر سویرا کی حالت دیکھ کر انہیں ایک بات کا اندازہ تو ہو گیا تھا--- کے بچے چاہے کتنے ہی دور کیوں نا ہوں ان کو کھروچ بھی آئے تو ماں کے دل کو فوراپتہ چل جاتا ہے--- حائسم جا چکا تھا--- طارق صاحب نے بھی اپنی بیوی کو کال کر کے اپنے ملائشیا جانے کی اطلاع دے دی تھی-----

وہ رات فاحا اور سویرا کے پاس ہی رک گئیں تھیں---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ایشال کی ضمانت ہو گئی تھی--- رات کے دو بج رہے تھے ان دونوں کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا--- اور وہ تینوں بس خدا کے بھروسے بیٹھے تھے---- بھوکے پیاسے---اور اب اس سب میں ایک اور شخص کا بھی اضافہ ہو گیا تھا اور وہ طارق صاحب تھے ان کے لاکھ کہنے کے باوجود تینوں کے حلق سے پانی کا گھونٹ نہیں اترا تھا کجا کے کھانے کا نوالہ----

ان دونوں کی خیریت کی خبر سننے کے لیے ان کے کان پور پور سماعت بنے ہوئے تھے----

حمنہ ذیشم کی ڈیتھ باڈی لے کر لاہور جا چکی تھی--- پیچھے ایشال کی ضمانت کب کیسے ہوئی وہ اس سب سے ابھی بے خبر تھی----

آپ کے پیشنٹ ارسم سلطان چوہدری کو ہوش آہ گیا ہے مگر۔۔۔ آپ کی پیشنٹ ابھی تک کریٹکل سچویشن میں ہے اگلے دو گھنٹے میں ہوش نا آیا تو خود کو کسی بھی گہرے شاک کے لیے تیار رکھیں۔۔۔ نرس نے ان کی طرف آتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ک۔۔۔کیا ہم مل سکتے ہیں ایشال نے نرس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی مل سکتے ہیں مگر کوشش کریں کے انہیں کسی زیلش نامی لڑکی سے ملوا دیں جب سے ہوش میں آئے ہیں ایک ہی نام پکار رہے ہیں تو اگر آپ زیلش ہیں تو پہلے آپ مل لیں اس سے۔۔۔۔۔

نرس نے ایشال کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

زیلش۔۔۔ یہ کون ہے پہلے تو کبھی یہ نام نہیں سنا اسحاب نے زیر لب کہا تھا۔۔۔۔

خیر آپ لوگ باری باری مل لیں اکھٹے ایک ساتھ مت جائیے گا۔۔۔ نرس کہتے چلی گئی تھی۔۔۔۔

ایشو تم جاؤ مل لو پھر اسحاب۔۔۔ ارحام نے ایشال کو آئی سی یو کے سامنے لاتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھ میں ہمت نہیں میں کیسے۔۔۔ اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھوں گی۔۔۔ اس نے آنسوؤں کا گلہ گھونٹتے کہا تھا۔۔۔

بیٹا کرنا تو پڑے گا ہی ہمت آتے آتے آتی ہے شکر کرو خدا کا اس نے تمہاری دعائیں سن لی ہیں تمہارا بھائی موت کے منہ سے واپس آیا ہے۔۔۔۔ طارق صاحب نے اس کا سر تھپکتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر پاپا۔۔۔

ہمت کرو پاپا کی جان سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ اس کی بات کاٹتے بازو کے حلقے میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔ وہ کانپتی ٹانگوں سے آگے بڑھی تھی۔۔۔۔ آئی سی یو کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

سامنے بیڈ پر وہ بے سدھ لیٹا ہوا تھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کو سوئیوں نے جھکڑا ہوا تھا۔۔۔ منہ پر آکسیجن ماسک لگا تھا۔۔۔ ہونٹ ابھی بھی نیلے تھے۔۔۔۔

ماتھے پر پٹی تھی۔۔۔ آنکھوں کے نیچے کی جگہ بھی نیلی تھی پلکوں پر سفید خشکی جمعی تھی لمبی مڑی پلکیں بھی بیمار لگ رہی تھیں۔۔۔

ماتھے پر بکھرے گھنگھریالے بال۔۔۔ سینے پر لگے ای سی جی کے کیپ۔۔۔۔ اور مانیٹر سکرین پر چلتی زندگی کی لکیر۔۔۔۔

اس کا دل کانپ گیا تھا اس کی حالت دیکھ کر وہ شہزادہ بھائی جسے ہمیشہ ہنستے ہوئے دیکھا خود کی حفاظت کرتے دیکھا وہ آج زندگی کی دوڑ دوڑ رہا تھا موت کو شکست دینے کے لیے۔۔۔

اسے یاد پڑتا تھا بچپن میں جب کبھی اسے بخار ہوتا یا بیمار ہوتا تو اپنے بابا کی تصویر سینے سے لگائے سب سے چھپ کر سٹور روم میں بند ہو جاتا اور پھر جب گھنٹوں نا ملتا تو اس کی ماں اسے بے سدھ پڑے کو سٹور روم سے لا کر کمرے میں لٹاتی وہ بھائی جس نے کبھی اپنی تکلیف کسی پر بھی عیاں نہیں ہونے دی جس کے لیے جوانی کی دہلیز پار کرتے بخار بھی معمولی ہوتا گیا ایک سو تین بخار میں بھی کبھی اس نے خود کو بستر کا نا کیا اور اب۔۔۔۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں دبائے رونے لگی تھی۔۔۔ جھک کر بھائی کے ماتھے سے بال سمیٹے اور پریشانی پر لب رکھے وہ بھائی ہی نہیں اس کا باپ بھی تھا۔۔۔ اس کی دنیا تھا اور اس کی زندگی پر اس کا سب سے بڑا قرض تھا۔۔۔

اب اس نے اس کے دائیں ہاتھ کو ہاتھ میں پکڑا تھا اور اس کے ناخنوں کو بھرائی آنکھوں سے اپنے ہاتھ سے رب کرتے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ کسی کے لمس کے احساس سے اس نے آنکھیں وا کیں تھیں۔۔۔ پلکیں اوپر اٹھیں تھیں۔۔۔ چہرے پر تکلیف کے آثار عیاں تھے جیسے وہ کب سے بہت بڑی تکلیف میں ہو۔۔۔

ایش۔۔۔۔ایش۔۔۔۔ایشو۔۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ محسوس کرتے اس کا چہرہ دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ایشو قربان بھائی ک۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا میرے بھائی کو سب ٹھیک ہو جائے گا اس نے اس کے ہاتھ کو دباتے کہا تھا۔۔۔۔

ز۔۔۔۔ زی۔۔۔۔زیش۔۔۔ ک۔۔۔کہاں۔۔۔ ہے۔۔۔۔ اس نے آکسیجن ماسک میں لمبے لمبے سانس لیتے کہا تھا۔۔۔

زیش کون ذوئیشہ بھابھی۔۔۔۔ اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ذ۔۔۔۔ذوئی۔۔۔ذوئیشہ۔۔۔ ہی زیش۔۔۔ہے م۔۔۔میری زیش ۔۔۔۔ اس نے لبوں پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا۔۔۔۔درد بھری مسکراہٹ دیکھ کر ایشال کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

منہ پر ہاتھ رکھے وہ تیزی سے باہر آئی تھی اور ارحام کے گلے لگتے ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

حام۔۔۔۔۔ بھائی ذوئیشہ کا پوچھ رہے ہیں وہ اسے ہی زیش پکار رہے ہیں ان کا درد مجھ سے نہیں دیکھا جا رہا میں کیسے بتاؤ کے ان کی زیش موت سے جنگ لڑ رہی ہے کیسے دکھاؤ اس نے اس کی شرٹ کو پیچھے سے مٹھیوں میں جھکڑتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ارسم ٹھیک ہو گیا ہے تو وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی دعا کرو ایشو ہمیں ہمت کرنی ہیں مجھے تمہیں ایحاب کو ورنہ ہم واپس نہیں جا سکیں گے پلیز ریلیکس اس نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے اس کو ڈھارس دیتے کہا تھا----

ایحاب دو قدم چلتا--- آئی سی یو کی طرف آیا تھا اس کے شیشے کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی حالت دیکھی تھی---- اور پچھلے قدموں پر چلتے ہوسپٹل کی کوریڈور عبور کرتا لان میں آہ گیا تھا----

اور بینچ پر بیٹھا انکھوں پر ہاتھ رکھے رونے لگا تھا--- پورا بچپن ساتھ گزرا دکھ سکھ خوشی غم ہر چیز اکھٹے شئیر کی یہاں تک کے کمرا بھی--- ہمیشہ جس شخص کو ہنستے کھیلتے ایٹیٹوڈ دکھاتے ونگ آتے دیکھا جس کی زندگی اس کا گھر اس کے لوگ سب سے زیادہ اہم تھے----

جو اس کی چھوٹی سی تکلیف پر اس کی خوشی کے لیے اپنی جان لگا دیتا تھا--- جو سایہ تھا سائبان تھا یار تھا باپ بھائی مسیحا رہنما سب تھا اس کے لیے----

آج وہ اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر پاہ سک رہا تھا ----

کاش وہ اس کی بیماری شئیر کر سکتا اس کے بس میں ہوتا تو سارے درد اس کے چن لیتا اور اس کی جھولی میں خوشیاں ڈال لیتا----

یا اللہ پلیز ذوئیشہ کو ٹھیک کر دیں میرا بھائی اس کے بغیر کچھ نہیں ہے اسے کچھ ہوا تو میں کیسے سنبھالو گا اسے کیسے بتاؤں گا اسے----

میری ساری خوشیاں لے لیں میرے سانسیں لے لیں مگر میرے بھائی کی خوشیوں کو کبھی انچ نا آنے دینا آپ نے مجھ سے میرے پاپا کو لے لیا میں نے صبر کیا آپ نے منتہا کو لے لیا میں نے صبر کیا مگر اب میں صبر نہیں کر پاؤ گی آپ کو آپ کے حبیب کا واسطہ میرے بھائی اور اس کی خوشی کو لٹا دیں----

ہاتھ جوڑے آسمان کی طرف دیکھتے نم آنکھوں سے کہا تھا اس نے----

ایحاب کو باہر جاتا دیکھ ارحام نے ایشال کو خود سے الگ کیا تھا--- اور پھر ارسم کے روم کی طرف بڑھا تھا----

وہ آنکھیں کھولے چھت کو گھور رہا تھا--- جبکہ آنکھوں کے کناروں سے آنسو بہہ رہے تھے----

دل کر رہا ہے دو لگاؤں تجھے کمینے--- ارحام نے اپنے آنسوؤں کو روکتے نم آواز میں کہا تھا----

اس نے اس کی طرف دیکھا تھا----

وہ ---ٹ---ٹھ---ٹھیک ہے---- بولتے ہوئے بھی اسے سانس لینے میں پرابلم ہو رہی تھی----

وہ ٹھیک ہے ارسم تم پلیز ریسٹ کرو خود کا خیال----

ابھی ارحام کے منہ میں لفظ ہی تھے کے اس نے دیکھا تھا اسے آکسیجن ماسک اتارتے----

م---مجھے ملنا ہے اس سے--- اس نے درد برداشت کرتے اٹھتے ہوئے کہا تھا----

ارسم کیا کر رہے ہو یہ پلیز لیٹ جاؤ وہ وہ ٹھیک ہیں ہوٹل گئی ہے فریش----

جھ---- جھوٹ مت ب---بولو--- وہ ٹھیک نہیں تھی---م---میں نے خود اس کی ساکت دھڑکن دیکھی تھی----اس کا بے جان جسم اس کی بند آنکھیں ج---- جھوٹے ہو تم---- میری زیش ک---کہاں ہے----

پاگلوں کی طرح سے سینے سے ای سی جی کی نالیاں کھینچتے ہاتھوں سے ڈرپس کھینچتے سینے پر ہاتھ رکھے مشکل سے سانس لیتے بولتے کہا تھا---

یہ کیا کر رہے ہیں آپ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیاچاہتے ہیں آپ اور آپ کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہیں منع نہیں کر رہے ان کو--- نرس جو ڈرپ تبدیل کرنے آہ رہی تھی اس کے ہاتھوں سے نیڈل کی جگہ سے خون نکلتے دیکھ چلائی تھی---اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کاٹن رکھا تھا---

ش۔۔۔۔ش۔۔۔شٹ اپ۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔ اپنی پوری جان لگا کر نرس سے ہاتھ کھینچ کر اسے پرے دھکیلتے کہا تھا اس نے اور پھر تیزی سے بیڈ سے نیچے اترا تھا۔۔۔۔

بھائی پلیز کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔ شور سن کر ایشال اور طارق صاحب بھی اندر آئے تھے۔۔۔۔

ایشو۔۔۔ ز۔۔۔۔زیش۔۔۔وہ کنارے پر میں نے اسے بچایا وہ اس کو سانس نہیں آ رہا تھا مجھے سانس دینا ہے اسے۔۔۔ وہ بیمار ہے۔۔۔ سینہ ملتے اسکی بازوؤں میں گرتے کہا تھا۔۔۔ دو قدم اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

نرس ہکا بکا کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔

بھائی وہ ٹھیک ہے پلیز آپ لیٹ جائیں میں خود لے کر۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں م۔۔۔مجھے ابھی دیکھنا ہے اسے زیش۔۔۔ک۔۔۔کچھ۔۔نہیں ہو سکتا اسے۔۔۔

م۔۔۔میرا دل۔۔۔ں۔۔۔بند ہو رہا ہے پ۔۔۔پلیز ایشو۔۔۔ اںحاب۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔

اس نے ایشو کی طرف دیکھتے کہا تھا اور پھر آخر میں دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے اںحاب کو دیکھتے لڑکھڑاتے ہوئے اس کے سامنے جاتے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔۔

ارسم بھائی میں وعدہ کر رہی ہوں نا کے۔۔۔۔

ایشو رہنے دو۔۔۔ آؤ ارسم۔۔۔ ایحاب نے ہاتھ سے اسے کچھ بھی کہنے سے روکا تھا۔۔ اور پھر ارسم کو لے کر بازو کو پکار کر اسے سہارا دیا تھا۔۔۔ دوسری طرف سے ارحام نے آہ کر پکڑا تھا۔۔۔۔

ذوشی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ارسم۔۔۔ ڈاکٹرز نے اگلے دو گھنٹے کرٹیکل بتائے ہیں طبیعت تمہاری بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ تم بھی موت سے لڑ کر واپس لوٹے ہو ہمارے لیے یہ آزمائش کسی بھی دکھ سے بڑی ہے ہم ہر سیکنڈ میں مرے اور جیے ہیں۔۔۔۔

مگر اگر تم ذوشی کو دیکھ کر اور وہ تمہیں پاہ کر ٹھیک ہو سکتے ہیں تو پلیز خدا کا واسطہ مجھے میرا ارسم پہلے جیسا اور میری بہن پہلے جیسی چاہیے۔۔

ورنہ ایحاب راندھاوا تم دونوں سے پہلے مرجائے گا۔۔۔۔

اس نے ذوئیشہ کے آئی سی یو روم میں لے جاتے ہوئے کہا تھا اسے۔۔۔۔ اور دروازہ کھول کر اسے اندر کھڑا کیا تھا۔۔۔پھر اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے اس کی جھلستی پیشانی پر لب رکھتے الٹے قدموں ارحام کا ہاتھ پکڑے وہاں سے چلے گیا تھا۔۔۔۔ اور دروازہ بند کیے آئی سی یو کے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر وہ تینوں دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔۔

اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔ سامنے نازک مریل وجود سوئیوں اور ڈاکٹری مشینوں کے رحم و کرم پر پڑا تھا۔۔۔ لمبے بال کچھ تکیے پر اور کچھ ایک کاندھے پر پڑے تھے۔۔۔۔

نیلی اور پیلی رنگت۔۔۔ سفیدی اور گلابی پن جیسے کسی نے کھینچ کر نکال دیا ہو جسم سے۔۔۔۔۔

ایسا فق چہرہ جیسے کسی نے خون کھینچ دیا ہو۔۔۔ وہ وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔ کیا یہ وہی وجود تھا جو پہلی بار دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا وہ یونیورسٹی کا پہلا ٹکراؤ لہرایا تھا لیمن ڈریس میں بال کمر پر جھول رہے تھے ڈرا ڈرا سہما چہرہ کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور کاندھوں پر بلیک شال۔۔۔وہ بیربل کے نظر آہ جانے پر اس کا اس کے ہاتھ کو پکڑنا۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔۔ پھر مایوں کے ڈریس میں وہ اسے مسکراتی ہوئی نظر آئی تھی پھر مہندی کے ڈریس میں اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

پھر بارات کی رات اس کا بوتل مارنا۔۔۔ اس کے ہونٹوں کا لمس۔۔۔۔ سارے منظر ایک ایک کر کے اس کی انکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔۔۔۔

وہ اس کے پاؤں والی سائیڈ آہ کر رک گیا تھا اس کا وجود بے جان تھا بے سدھ سامنے مانیٹر سکرین پر اس کی زندگی کی لکیر کبھی ڈوب اور کبھی ابھر رہی تھی۔۔۔۔ وہ نیچے زمین پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اس کے پاؤں کو اپنے کانپتے ہاتھوں سے چھوا تھا۔۔۔۔

یہ جفائے غم کا چارہ ، وہ نجات دل کا عالم

ترا حُسن دستِ عیسیٰ، تری یاد رُوئے مریم

دل و جاں فدائے راہے کبھی آ کے دیکھ ہمدم
سرِ کوئے دل فِگاراں شبِ آرزو کا عالم

تری دِید سے سِوا ہے ترے شوق میں بہاراں
وہ چمن جہاں گِری ہے تری گیسوؤں کی شبنم

یہ عجب قیامتیں ہیں تری رہگزر میں گزراں
نہ ہُوا کہ مَر مِٹیں ہم ، نہ ہُوا کہ جی اُٹھیں ہم

لو سُنی گئی ہماری، یُوں پِھرے ہیں دن کہ پھر سے
وہی گوشہِ قفس ہے، وہی فصلِ گُل کا ماتم

اس کے گلابی پاؤں بے جان تھے۔۔۔ چھوٹے چھوٹے پتلے پتلے نازک پاؤں جس کی انگلیاں چھوٹی چھوٹی پتلی پتلی تھیں۔۔۔۔ اور ناخن ایسے جیسے کسی نے نیل پھینکا ہو ان پر۔۔۔۔ اس نے جھک کر اپنے پاؤں کے ناخنوں کو دیکھا تھا وہ بھی تو ویسے ہی تھے۔۔۔ اس کے لبوں پر درد بھری مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

پ۔۔۔پ۔۔پتہ ہے زیش پہلی۔۔۔۔ب۔۔۔۔بار میں نے۔۔۔ت۔۔۔۔تمہارا پرپل آنچل دیکھا تھا۔۔۔ اور اس انچ۔۔۔۔ آنچل کے پیچھے میں ت۔۔۔تمہارے بیک یارڈ تک خوار ہوا تھا۔۔۔ مگر مجھے صرف اس رات۔۔۔ت۔۔۔تمہارا آنچل دیکھنا نصیب ہوا۔۔۔۔ت۔۔۔تھا۔۔۔ تمہارا چہرا نہیں۔۔۔ تمہارے انچل۔۔۔ک۔۔۔کی خوشبو مجھ تک ہواؤں ن۔۔۔نے پہنچائی تھی۔۔۔ مجھے۔۔۔ت۔۔۔تو۔۔۔۔م۔۔۔ سے محبت اسی ر۔۔۔رات ہو گئی تھی۔۔۔۔ پھر یونیورسٹی۔۔۔۔ یہ۔۔۔س۔۔۔سب ت۔۔۔تو بعد کی۔۔۔ب۔۔۔باتیں۔۔۔ہیں۔۔ کاش اس دن وہ پزل باکس تمہارے ہاتھ میں نا ہوتا۔۔۔۔

تو یہ دیوانا آج یوں ان قدموں پر پڑا نا۔۔۔ہ۔۔۔ہوتا۔۔۔۔ زیش۔۔۔ایک۔۔۔ک۔۔۔طرف س۔۔۔سے۔۔۔اچھا ہی ہے کے یہ۔۔۔سب ہوا یہ نا ہوا ہوتا۔۔۔۔ت۔۔۔تو پتہ۔۔۔کیسے۔۔۔چلتا ارسم کی دیوانگی ہو۔۔۔ت۔۔۔تم بدلہ ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔

پ۔۔۔پل۔۔۔پلیز۔۔۔زیش۔۔۔ ایک۔۔بار میری طرف دیکھو م۔۔۔مجھے اپنے لمس سے۔۔۔ٹ۔۔۔ٹھیک کرو۔۔۔م۔۔۔میں مر۔۔۔۔ر۔۔۔رہا ہوں۔۔۔۔م۔۔۔مجھے س۔۔۔سانس ن۔۔۔نہیں آہ ر۔۔۔رباب۔۔۔بہت درد یو رہا ہے۔۔۔م۔۔۔میں مر۔۔۔ج۔۔۔جاوں گا مجھے تمہاری خوشبو۔۔ تمہارا لمس چاہیے ب۔۔۔بلکل ویسا لمس جو اس رات چوٹ۔۔۔لگ۔۔۔لگنے ہر د۔۔۔دیا تھا۔۔۔جو اس صبح میرے بغیر ک۔۔۔کیسے سونپا تھا۔۔۔ ی۔۔۔یہ۔ک۔۔۔کیسا عشق یے کے۔۔۔۔ت۔۔۔تم بے جان پڑی ہو۔۔۔اور۔۔میں سانسیں لے ر۔۔۔رہا ہوں۔۔۔میں س۔۔۔سانس لے ر۔۔۔رہا ہوں۔۔۔ب۔۔بات کر۔۔۔رہا ہوں ت۔۔۔تو تمہیں بھی ب۔۔۔بولنا ہو گا زیش۔۔۔ورنہ اپ۔۔۔اپنے س۔۔۔سا۔۔۔ساتھ میرے نشان۔۔۔بھی مٹاؤ مجھے بھی بے۔۔۔جان ک۔۔۔کرو۔۔۔۔

اس کے پاؤں کو ہاتھوں میں پکڑے وہ روئے جا رہا تھا اکھڑتے ہوئے سانس لیتے التجا کر رہا تھا رو رہا تھا۔۔۔ اور باہر کھڑے ارحام ایشال اور ایحاب اس کی حالت دیکھ کر خون کے آنسو رو رہے تھے۔۔۔یہ ارسم تو کوئی اور تھا جو سب سے اپنا درد چھپاتا تھا جو کسی کے سامنے آنسو نہیں بہاتا تھا وہ آج اپنی محبت کے لیے تل تل مر رہا تھا کیا یہ وہی ارسم تھا۔۔۔۔

جو چٹان کی طرح مضبوط تھا مگر آج وہ کسی سوکھے مڑمڑے پتے کی طرح ریزہ ریزہ تھا۔۔۔ جس کا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔

م۔۔ مجھ۔۔۔مجھے مع۔۔۔معاف۔۔کر دو زیش۔۔۔ تمہارے ایک ایک۔۔۔ ان۔۔۔انسو ک۔۔۔کا ذمہ دار ہوں۔۔۔میں ۔۔۔ میں چاہتا ہ۔۔۔ہوں ت۔۔۔ تم جیو۔۔۔ت۔۔۔ تم زندہ ر۔۔۔رہو م۔۔۔میری سانسیں۔۔۔ل۔۔۔لے لو پلیز۔۔۔ویسے بھی میں ت۔۔۔تو اب کسی ک۔۔۔کی نفرت کے قاب۔۔۔قابل۔۔۔ بھی ن۔۔۔ نہیں ہوں۔۔ ف۔۔۔فاحا مجھ سے نفرت کرتی ہے سب۔۔۔سب نفرت ک۔۔۔کرتے ہیں۔۔۔پر میں بابا سے م۔۔۔ماما سے۔۔۔ب۔۔۔بہت م۔۔۔محبت۔۔۔کرتا ہوں۔۔۔م۔۔۔مگ۔۔۔مگر میں تم سے بھی بہت محبت کرتا ہ۔۔۔ہوں۔۔۔ پہ پلیز م۔۔۔مجھے تمہیں مضبوط د۔۔۔دیکھنا ہے لوٹ۔۔۔ آؤ۔۔۔ میرے مرنے۔۔ کے بعد۔۔۔ت۔۔۔تمہیں م۔۔۔مضبوط بننا ہے۔۔۔۔اس اس ذیمنم س۔۔۔سے بدلہ لینا ہے اس نے تمہیں دھکا دیا تھا ناں۔۔۔۔ م۔۔۔میں تمہیں اپ۔۔۔اپنی سار۔۔۔ساری سانسیں۔۔۔دے ک۔۔۔کر جاؤں گا۔۔۔ت۔۔۔ تم۔۔۔سٹرونگ بن ج۔۔۔جاو ناں۔۔۔

م۔۔۔می۔۔۔میرے۔۔۔لیے۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں معافی مانگتا ہوں ت۔۔۔تم۔۔۔سے۔۔۔م۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔ زیش پ۔۔۔پلیز۔۔۔ اس کے پاؤں کے انگوٹھوں پر لب رکھتے کہا تھا اس نے۔۔۔ اس کے لبوں کا لمس ملتے ہی اس کے پاؤں کے انگوٹھوں نے حرکت کی تھی۔۔۔ ٹھنڈے پاؤں اس کے ہاتھوں

کی آغوش میں اتے ہی گرم ہوئے تھے۔۔۔۔اس کے آنسوؤں نے اسکے پاؤں کو بھیگا دیا تھا۔۔۔۔

مجھے محسوس ھوتا ھے
وہ بلکل میرے جیسا ھے
کہ جیسے عکس پانی میں
یا سایہ روبرو میرے
وھی لہجہ، وھی باتیں
وھی آنکھوں سے ہنس دینا
کبھی جو روٹھنا تو
بے رخی کی حد ھی کر جانا
کبھی آنکھوں کے رستے سے
کہیں دل میں اتر جانا
کبھی بے چین رکھنا خود کو
مجھ کو بھی سزا دینا
کبھی اک پل میں ہنس دینا

Urdu Novels Ghar

میری دنیا سجا دینا

کبھی تو برف سا لہجہ

نگاہ بھی سرد کر لینا

کبھی تتلی کے سارے رنگ

میرے دامن میں بھر دینا

مجھے اکثر یہ لگتا ھے

وہ بلکل میرے جیسا ھے

کہ جیسے-----عکس پانی میں

یا سایہ روبرو----میرے!... !!

مانیٹر سکرین پر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اس کے لمس سے--- ہاتھوں کی انگلیاں ہلیں تھیں اور پلکیں لرزیں تھیں----

م---م--میں---جانتا---ہ---ہوں---م---میں ---معاف---معافی---کے--قابل نہیں پر آئی ایم س---سوری زیش--- اس نے روتے ہوئے اس کے پاؤں کو چومتے کہا تھا اور پھر پیچھے کی طرف بری طرح سے گرا تھا---

ابحاب ایشال اور ارحام جلدی سے اندر آئے تھے۔۔۔ ادھر ذوئیشہ کے سانس آنے لگے تھے گلے سے عجیب سی آوازیں آہ رہی تھیں۔۔۔

اسی دوران ڈاکٹر اندر آئی تھی۔۔۔ ہارٹ بیٹ نہیں چل رہی ہارٹ پمپ کرو۔۔۔ اس نے نرس کو حکم دیا تھا جب تک ڈاکٹر ذوئیشہ کے ہارٹ پر ہاتھ رکھے اسے دبا رہی تھی۔۔۔۔

ادھر میل نرس اسٹریچر پر ڈال کر ارسم کو آئی سی یو کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔ ابحاب ارحام ایشال اور طارق صاحب سب کو انھوں نے باہر ویٹ کرنے کا کہا تھا۔۔۔

ارسم کے پیچھے کی طرف گرنے سے سر کی پچھلی سائیڈ پر بری طرح چوٹ آئی تھی۔۔۔یہی نہیں وہ ایک دم بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔

ایشال روتے ہوئے بھاگتی کبھی ارسم کے آئی سی یو کے شیشے کے پار دیکھتی اور کبھی ذوئیشہ کے آئی سی یو کے شیشے کے اس پار دیکھتی۔۔۔۔

لبوں پر درود پاک کا ورد جاری تھا۔۔۔ اور ایک ہی التجا تھی لبوں پر ان دونوں کی صحت کی۔۔۔۔

پھر مسلسل ڈیڑھ گھنٹے کی کوشش کے بعد ڈاکٹر باہر آئی تھی اور اس نے نوید سنائی تھی ان دونوں کے خطرے سے باہر ہونے کی۔۔۔ اور ڈاکٹرز نے ان سے درخواست کی تھی کے اگلے چند گھنٹوں تک ان سے کوئی نہیں ملنے جائے گا انھیں نیند کے انجکشنز دیئے گئے ہیں تاکہ وہ ریسٹ کریں وہ جتنا ریسٹ کریں گے ان کے لیے اتنا ہی بہتر ہے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مہندی کا فنکشن ختم ہونے کے بعد وہ اور شیری روم میں آئے تھے---- شیری بیڈ پر آہ کر لیٹا تھا اور وہ بھی چینج کر کے آہ کر لیٹی تھی---

صفی بھائی بہت اچھے ہیں مگر--- شیری نے بات ادھوری چھوڑی تھی---

مگر--- منتہا نے اس کے اوپر کمفرٹر ڈالتے پوچھا تھا---

مگر آپ کو یاد ہے آپی جب میں آپ اور بابا اس رات چیز کیک لینے گئے تھے اور اس لڑکے سے میں ٹکرایا تھا اور اس نے مجھے سوری بھی بولا تھا----

آئی وانٹ ویسا شہزادے جیسا لڑکا آپ کی لائف میں آتا وہ کتنا پیارا تھا ناں ہر لحاظ سے پرفیکٹ بلکل مہنگا برینڈ-----

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

کچھ چیزیں قسمت میں نہیں ہوتیں شیری ویسے بھی صفی بھی تو اچھے ہیں اور مہنگا برینڈ تم اسے بھی کہہ سکتے ہو---- ہر لحاظ سے وہ بھی تو پرفیکٹ ہے اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا جب کے ایحاب کا ذکر سن کر اس کی روح چھلنی ہوئی تھی----

جی آپی مگر ویسی پرسنیلٹی ہر کسی کی نہیں ہوتی خیر میں یہ کہہ رہا----ابھی اس کی بات بیچ میں ہی تھی کے دروازہ کھول کر پنکی اندر داخل ہوئی تھی----

میں باہر لان میں انتظار کر رہی ہوں تمہارا جلدی پہنچو۔۔۔ منتہا سے کہتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

آپی ان کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے کہیں سے بھی یہ بشام بھائی کی بہن نہیں لگتیں کوئی مینرز ہی نہیں ہیں۔۔۔ شیری کے ماتھے پر بل آئے تھے منہ پھلاتے ہوئے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

ایسا نہیں کہتے شیری وہ لاڈوں میں پلی ہے اور ویسے بھی وہ بڑی ہیں تم سے دوبارہ نا میں سنوں ایسی بات تمہارے منہ سے۔۔۔۔ اس نے ٹوکتے ہوئے کہا تھا۔۔ وہ منہ موڑ کر دائیں کروٹ ہو کر لیٹ گیا تھا۔۔

وہ اٹھی تھی لائٹ اوف کر کے لیمپ لائٹ جلا کر دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر نکلی تھی اور لان کی طرف چل دی تھی۔۔۔۔

آ ئیے مہارانی صاحبہ مجھے یہ بتائیں کے کس کی دلہن بننے جا رہیں ہیں آپ صفی کی یا عاشر کی۔۔۔۔

اس نے منتہا کو اپنی طرف آتے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

صفی کی۔۔۔۔ اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ اس نے کھینچ کر تھپڑ مارا تھا اس کے منہ پر کے وہ گال پر ہاتھ رکھے پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔۔

میری شکل پر پاگل لکھا ہوا ہے یا تمہیں میں پاگل لگتی ہوں یہ سب ڈرامہ مجھے ٹریپ کرنے کے لیے ہے ناں کے جنت سے عاشر شادی کر رہا ہے اور تم صفی سے تو ایک بات اچھے سے جان لو مس منتہا روحیل میں یہ جانتی ہوں کے تمہاری شادی عاشر سے اور جنت کی شادی صفی سے ہو رہی ہے میرے گھر میں میرے ساتھ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے ناں اس کی بساط میں تم سب پر ایسی الٹوں گی کے یہ یاد رکھو گے۔۔۔۔

تمہیں میں کسی بھی صورت عاشر کا ہونے نہیں دوں گی یہ وعدہ ہے میرا۔۔۔۔ بس کل تک انتظار کر لو۔۔۔۔

اس کو انگلی اٹھا کر چیلنجنگ انداز میں وارن کیا تھا اس نے۔۔۔۔

میں نہیں جانتی پنکی تمہارا اصل مسئلہ کیا ہے تم کیوں ایک احساس کے سہارے خود کو تباہ کر رہی ہو۔۔۔ محبت تو بہت پاک اور ٹھہراؤ دینے والا سکون دینے والا جذبہ ہے۔۔۔۔ جس کو ہو جاتی ہے اس میں سب سے پہلے اپنے جزبے کا صبر بھرتی ہے۔۔۔ محبت تو کبھی چھینتی نہیں ہے کسی سے کچھ بھی بلکہ دان کرتی ہے۔۔۔۔ فراخدل بناتی ہے پھر تم میری سمجھ سے بالا تر ہو اگر تم اس سے محبت کرتی ہو تو پھر اس کی خوشی کیوں نہیں چاہتی۔۔۔۔

یہ محبت ہے یا کسی کو پاہ لینے کی جنگ جو تم نے نا جیتی تو محروم رہ جاؤں گی اتنے مہینوں تمہارے ساتھ رہ کر تمہارے ظلم برداشت کر کے بھی میں تمہارا مسئلہ نہیں سمجھ پائی مگر میں خدا سے دعا کرتی ہوں کے تمہیں اور تمہارے دل کو سکون دیں ٹھہراؤ اور صبر دیں بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور مجھے لگتا ہے کے تمہارے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود بھی سکون نہیں ہے۔۔۔۔اللہ تمہارے لیے آسانیاں پیدا کریں۔۔۔۔ آمین۔۔۔

بغیر ڈرے اس کی آنکھیں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا اس نے اور پھر چلی گئیں تھیں۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا امپریسو سپیچ۔۔۔۔ کہتے اس نے تالی بجا کر فلق شگاف قہقہہ مارا تھا۔۔۔اور پھر اپنے موبائل پر میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔

کل رات آٹھ بجے ریڈی رہنا گھر کا پچھلا دروازہ کھلا ہو گا اور وہ اوپر والے پورشن کے تیسرے کمرے میں بند ہو گی۔۔۔۔

کہتے ہی اس نے میسج سینڈ کیا تھا اور ادھر ادھر دیکھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی یہ موبائل اس نے بہت سنبھال کر کسی نوکر سے منگوایا تھا۔۔۔۔ اورچوری رکھا ہوا تھا اپنے پاس۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

سو گئی سویرا۔۔۔۔ انھوں نے فاحا کو آتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جی سو گئیں بس حائی کی طرح وہ بھی انسسٹ کر رہیں تھیں کے سب سے بات کروا دو مگر انٹی حیرت کی بات یہ ہے کے کب سے میں بھی ٹرائے کر رہی ہوں سب کے نمبرز بند جا رہے ہیں--- رات کے دس بج گئے ہیں میں پچھلے تین گھنٹے سے ٹرائے کر رہی ہوں---- اس نے ڈرائنگ روم کے صوفے پر بیٹھتے کہا تھا--- جب ہی ملازمہ نے چائے آہ کر رکھی تھی---

بیٹا فاحا مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں انھوں نے ڈرتے ہوئے کہا تھا----

کیا بات ہے انٹی خیریت--- اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوا کہا تھا----

فاحا ایک بہت بڑا حادثہ ہو گیا ہے بیٹا میری تو ہمت بھی ڈگمگا رہی ہے تمہیں بتاتے ہوئے مگر کیا کروں مجھ سے تمہاری پریشانی دیکھی نہیں جا رہی شاید یہ سن کر تم سویرا کو زیادہ اچھے سے سنبھال سکو----

انھوں نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا----

کیا بات ہے انٹی اب مجھے بھی پریشانی ہو رہی ہے--- اس نے پریشان زدہ لہجے میں کہا تھا----

بیٹا اصل میں ان لوگوں کے ساتھ ایک بہت بڑا حادثہ ہو گیا ہے--- انھوں نے اس کے قریب بیٹھتے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا----

کیسا حادثہ انٹی سب ٹھیک ہے ناں وہ لوگ ٹھیک تو ہیں اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔ پہاڑ کی چوٹی پر کوئی بات ہوئی تھی حمنہ ذیہنم۔اور ذوئیشہ کے درمیان ذیہنم نے ذوئیشہ کو کوئی چیلنج دیا آئی تنک ذیہنم محبت کرتی تھی ارسم سے تو اس نے اپنی محبت کو پروف کرنے کے لیے کہا کے وہ پانی میں کودے گی اور اگر ذوئیشہ بھی اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے تو وہ ثابت کرے۔۔۔۔

ایشال کے منع کرنے کے باوجود ان دونوں بہنوں نے ذوئیشہ پر پریشر ڈالا اور پھر ذیہنم۔اسے لیے پانی میں کود پڑی سمندر کے۔۔۔۔

ارسم نے ذیہنم کو پکڑ کر اس کے گرد اپنی رسی باندھ دی کیونکہ وہ اون ٹریک تھا۔۔۔ اور پھر ذوئیشہ کو بچانے سمندر میں کودا اسے بچا کر نکال لایا سمندر تک مگر وہ دونوں اب کریٹکل سچویشن میں ملائشیا کے ہاسپٹل میں وینٹی لیٹر پر ہیں کچھ نہیں کہا جا سکتا اور ذیہنم کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔۔

انہوں نے گویا اسکی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا۔۔۔ یہ سب سن کر وہ بری طرح خوفزدہ ہوئی تھی اور روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ذوشی۔۔۔ پیچھے کھڑے حائسم نے زیر لب کہا تھا اور بھاگتا ہوا باہر کی طرف دوڑا تھا۔۔۔۔وہ جب اندر آیا تو اس نے کسی حادثے کا ذکر سنا اور پھر وہی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اور آگے کی بات سن کر اسے لگا جیسے وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ذوئیشہ اس کے لب ہلے تھے۔۔۔۔ نیچے کھڑی بونیا نے اس کے ٹانگ پر پنجے مارنا شروع کیے تھے ماؤں کر کے۔۔۔۔

ح۔۔۔۔حا۔۔۔۔حائی۔۔۔۔ فاحا نے جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور جیسے پتھر کی بن گئی تھی۔۔۔ سانس روکے اس نے اسے دیکھا تھا ٹانگیں ہی نہیں پورا جسم کانپا تھا۔۔۔یہ سوچ کر کے اب کیا ہو گا۔۔۔۔

حائسم دیکھو بیٹا اس میں ارسم کی کوئی غلطی نہیں ہے یہ سب ذیہنم کی وجہ سے۔۔۔۔ مسز طارق آگے بھی بول رہی تھیں پر اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں چپ رہنے کا کہا تھا۔۔۔۔نیچے جھک کر ماؤں کرتی بونیا کو گود میں اٹھایا جو یہ سب سن کر بے تاب تھی۔۔۔۔

ح---حائی پلیز حوصلہ رکھیں--- اس کو مجھے دے دیں اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا مجھے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی----

اس نے بات کو پلٹنے کی حتی الامکان کوشش کرتے کہا تھا--- اور اس کے ہاتھ سے بونیا کو پکڑنے لگی تھی---

کیسے کھائے گی جب اس کا دل پریشان ہے ارے ہم انسانوں سے اچھے تو جانور ہیں جن سے انسیت ہو جائے ان کے لیے بے قرار ہو جاتے ہیں اس کا اور میرا حساب ایک جیسا ہے کیونکہ ہم دونوں کی اس میں جان بستی ہے جو بستر مرگ پر پڑی ہے---

نا چاہتے ہوئے بھی اسکی آواز نم ہو گئی تھی---

حائسم بیٹا یہ سب ذیشم کی----

بس انٹی بس فاحا تم بتاؤ ہر بار ہر بار میری بہن ہی کیوں کبھی ارسم کے بدلے کا نشانہ کبھی ذیشم کی جیلسی کا نشانہ کس کس کے نشانے پر آہ کر مرتی رہے گی وہ کبھی سوچا بھی ہے کے جس کو کانٹا چھب جائے تو میں زمین آسمان ایک کر دوں کس دل سے میں نے ارسم کے ساتھ اسے رخصت کیا تھا کے چلو کوئی بات نہیں اس کی غلط فہمی جلد دور ہو جائے گی مگر تم سب نے مل کر اسے مار دیا----

اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا اس کے آنسوؤں میں تڑپ تھی--- جیسے اس کی روح کو کسی نے کچلا ہو----

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں حائسم مگر مجھے بتائیں میرا کیا قصور ہے میں تو ہمیشہ سے آپ کے ساتھ ہوں----

مجھے تو سب ابھی انٹی نے بتایا---

اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے قریب ہوتے کہا تھا----

سب قصور میرے ہیں فا-- کاش کے یہ سب نا ہوتا--- مگر اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو میں جی نہیں پاؤں گا--- مر جاؤں گا---- اس لیے کے میری بہن میری ذمہ داری تھی--- میری روح بستی تھی اس میں میری جان تھی وہ---- اس کے بغیر حائسم ولید خان کا وجود بے معنی ہے بے مقصد روح---اس کی طرف دیکھتے کٹے دل بجھی روح کے ساتھ کہتے وہ بونیا کا سر تھپکتا الٹے قدموں اپنی گاڑی تک آیا تھا اور گاڑی میں بیٹھا تھا----

اور گاڑی بھگا کر لے گیا تھا---

فاحا میں کبھی بھی ایسا نہیں چاہتی مجھے نہیں پتہ تھا کے حائسم یہ سب پلیز بیٹا مجھے معاف کر دو پلیز--- انہوں نے ہاتھ جوڑے تھے اس کے آگے----

نہیں انٹی ایسے مت کہیں میں جانتی ہوں کے ان پر کیا بیت رہی ہے ان کی کنڈیشن میری سمجھ سے بالا تر نہیں ہے اگر میں بھی ان کی جگہ ہوتی تو یہی کرتی۔۔۔ میرا بھائی اور بھابھی وینٹی لیٹر پر ہیں اور میں کچھ نہیں کر پاہ رہی کیسی بدنصیب ہوں میں حائی کا یہ ری ایکشن فطری تھا۔۔۔۔

اس نے انسو پونچھتے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔

آئی تنک بیٹا تمہیں گھر جانا چاہیے جاؤ دیکھو سنبھالو اسے یہ نا ہو کچھ غلط ہو جائے اس کو تمھاری ضرورت ہے اور یہاں کی فکر مت کرنا میں ہوں یہاں۔۔۔

انہوں نے اسکو گلے سے لگاتے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔۔ج۔۔جی انٹی۔۔۔ کہتے وہ بھی باہر کی طرف بڑھ گئی تھی اور ڈرائیور سے گاڑی نکالنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ذیسنم میری بچی مجھے۔۔۔۔۔ ذکی اس کے چہرے کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔۔

ابدال کی آنکھ سے ایک آنسو نہیں نکلا تھا ایسے جیسے وہ کسی گہرے صدمے اور شوکڈ میں تھا۔۔۔ مگر اس نے ایک پل کے لیے بھی اس کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹائیں

تھیں۔۔۔ جیسے وہ پلک جھپکے گا نظریں ہٹائے گا تو یہ دنیا منٹوں میں اسے اس کے سامنے سے اوجھل کر دے گی۔۔۔۔

وہی چہرہ تھا جس کو ہر صبح اٹھ کر دیکھنے کی اس نے تمنا کی۔۔۔۔ جس سے صرف پیار مانگا تھا جس کے ساتھ کی تمنا نے اسے اچھے برے کی تمیز بھلا دی تھی۔۔۔۔ جس کے ساتھ کے لیے ہر حد تک گیا وہ پھر بھی وہ خالی ہاتھ رہا کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟!

اس کے پاس جواب نہیں تھا۔۔۔۔؟؟؟؟!

میرے پاس ہے جواب۔۔۔ اس کے سامنے ایک دم سے سفید فراک پہنے جھلملاتے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی وہ۔۔۔۔

ابدال میں دوں تمہارے سارے سوالوں کے جواب۔۔۔ تو پہلے سوال کا جواب یہ۔ ہے کے تم کسی کو زبردستی اپنے مقدر میں نہیں سجا سکتے۔۔۔ یہ پہلا تھپڑ ہے جو مجھ سمیت تمہیں بھی پڑا۔۔۔۔

تم نے کیا۔۔۔ مجھے رسوا کر کے مجھے ہی پانے چلے تھے کیا ہوا بدلے میں تم سمجھے مجھے پاہ لیا ہاہاہاہاہا۔۔۔۔

وہ اب کی بارپیٹ پر ہاتھ رکھے زور زور سے ہنس دی تھی۔۔۔۔

نہیں ابدال تم نے مجھے کبھی پایا ہی نہیں اس دن بھی نہیں جب جھوٹ مکر فریب اور اپنے گناہ کے پیچھے حمنہ سے ہاتھ ملا کر تم نے اس پاک رشتے کو جوڑا میرے ساتھ۔۔ میرے لیے تم اس وقت میری زندگی میں آئے نہیں تھے بلکہ میرے لیے مر گئے تھے۔۔۔۔

اور جس محبت کا راگ تم سوتے اٹھتے بیٹھتے جپتے تھے زرا اپنے دل سے پوچھو وہ محبت بھی تھی یا نہیں۔۔۔۔؟؟؟؟

نہیں وہ محبت نہیں تھی کیونکہ محبت کرنے والے کو ملتی ہی۔۔۔اور تم نے اور میں نے تو محبت کی ہی نہیں تھی۔۔۔۔ تو پھر وہ ہمارے ٹوٹے دل کیسے جوڑتا جب ہمارے دل ٹوٹے ہی نہیں تھے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

تو پھر سزا تو بنتی تھی میرے لیے میرے کیے کی اور تمہارے لیے تمہارے کیے کی۔۔۔۔ دیکھو مجھے سزا ملی اپنے گناہ کی کسی کی سانسیں کھینچنے کی۔۔۔ معصوم روح کو روندنے کی۔۔۔اور تمہیں سزا ملی تمہارے کیے کی اس دن اگر تم سچ بول لیتے تو آج شاید میں تم سے دور نا ہوتی۔۔۔۔

تو ہم نے جو بویا وہی کاٹا اس اندھیر نگری میں ہم بھول گئے تھے مکافات کی چکی بڑی سخت ہے۔۔۔۔۔ اس نے دیکھا تھا وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

کسی نے اس کا چہرہ ڈھانپا تھا۔۔۔۔ کلمہ شہادت اس کے کانوں سے آواز ٹکرائی تھی۔۔۔۔ وہ جا رہی تھی۔۔۔۔

کسی نے آہ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس کے ساتھ کھڑی مسکرائی تھی۔۔۔۔

خدا تمہیں سکون دے۔۔۔ اس نے اس کے منہ سے آخری لفظ سنے تھے۔۔۔اور پھر اس نے دیکھا تھا وہ گھر سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

ذیشم۔۔۔ اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔ اور تڑپ کر باہر کی طرف بھاگا تھا اب اس کے انسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔۔۔

حمنہ نے اس کی حالت دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔ کتنا سخت دل تھا اس کا ایک بار بھی نہیں سوچا کے ایک جیتی جاگتی بہن کل تک جو اسکے ساتھ ہنستی بولتی تھی منوں مٹی تلے کیسے جا سوئے گی۔۔۔ ایک بار بھی دل نہیں تڑپا۔۔۔۔

پاپا آئیں تو کہنا ایک ضروری کام سے جا رہی ہوں کچھ دیر تک لوٹوں گی۔۔۔ڈرائیور سے گاڑی کی کیز لیتے اس نے کہا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

ایشال تمہارے اردگرد ایسا جال پھینکو گی میں کے تم کیا تمہارے بھائی بھی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر منتیں کریں گے میرے سامنے کے پلیز ہماری بہن کو بچا لو اور تمہارے پاس پھر ارحام طارق

کوئی دوسرا حل یا آپشن نہیں ہو گا۔۔۔ اس نے حائسم کے گھر کے باہر گاڑی کھڑی کرتے کہا تھا۔۔۔اور اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

مجھے حائسم سے ملنا ہے کیا میں مل سکتی ہوں۔۔۔ اس نے ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ملازمہ کے پوچھنے پر اسے کہا تھا۔۔۔۔

حائسم بیٹا تو باہر۔۔۔۔ لیں آہ گئے وہ۔۔۔۔ اس نے کہتے سامنے دیکھا تھا جہاں سے وہ بونیا کو لیے آیا تھا۔۔۔۔

ہیلو حائسم۔۔۔۔اس نے حائسم کے آتے ہی کہا تھا۔۔۔۔

ہمممممم۔۔۔۔ اس نے جواباً اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔

حائسم مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے دیکھو ایشال نے میری بہن کو جان سے مار دیا ہے اور یہ بات شاید تمہیں پتہ نا ہو مگر ایشال کی وجہ سے تمہاری بہن بھی آج وینٹی لیٹر پر ہے اور زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے یہ ساری کی ساری چال اس ارسم اور ایشال دونوں بہن بھائیوں کی چلائی ہوئی ہے اور مجھے نہیں پتہ کے اس میں ارحام اور اصحاب کا کتنا ہاتھ ہے دیکھو پلیز میرا ساتھ دو ہمیں مل کر چلنا ہو گا تب ہی ہم ان سب کو کیفر کردار تک پہنچا سکیں گے۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے بھرپور اداکاری کرتے کہا تھا۔۔۔۔

حمنہ جھوٹ مت بولو کرنا کیا چاہ رہی ہو تم کیا چاہتی ہو۔۔ کس بات کا بدلہ لے رہی ہو اپنی بہن کو کھو کر بھی تمہیں سکون نہیں ملا جو یہ سب کچھ کرتی پھر رہی ہو۔۔۔۔

فاحا نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔

میں یہ سب کچھ کر نہیں رہی بلکہ جو ہوا ہے اس کا انصاف مانگنے آئیں ہوں تم بہن ہو ناں ان قاتلوں کی تمہیں کیوں کوئی فرق پڑے گا زندگی تو ہماری تباہ ہوئی ہے ہم جیتے جی مر رہے ہیں۔۔۔ اس نے فاحا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔۔۔۔

خدا کے خوف سے ڈرو حمنہ۔۔۔۔ تم کس کے لیے کر رہی ہو سب ارحام بھائی کے لیے وہ تو تمہارے جیسی دھوکے باز فتنہ پرست اور دوست کے روپ میں ڈسنے والی ناگن سے کبھی بھی محبت نہیں کریں گے کبھی بھی تمہارا ساتھ نہیں۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتی حمنہ نے اس کو مارنے کے لیے تھپڑ اٹھایا تھا جسے حائسم نے راستے ہی میں روک دیا تھا۔۔۔۔

میرے گھر میں میری ہی چھت کے نیچے کھڑی ہو کر میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی جرات مت کرنا شکل گم کرو اپنی اب۔۔۔۔۔ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے میں پتہ لگوا لوں گا اور اگر اس میں تمہارا رتی برابر بھی ہاتھ ہوا تو ہاتھ پاؤں تڑوا کر اس گہرے کنویں میں پھنکواوں گا جہاں ہر سانس کے ساتھ مرو گی۔۔۔ رہی بات میری بہن کی تو اس کو انصاف دلانے کے لیے مجھے تم

جیسی لڑکی کی قطعاً ضرورت نہیں شکل گم کرو اپنی اب--- اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکی کلائی کو مڑوڑتے اس نے کہا تھا---

نسرین خالہ باہر پھنکوائیں اسے اور آج کے بعد یہ لڑکی مجھے میرے گھر کے آس پاس نظر نا آئے---

اس نے کہتے ہی فاحا کا ہاتھ پکڑا تھا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا----

حائسم ولید خان بہت پچھتاؤ گے تم--- حمنہ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا اور پھر آگ بگولہ ہوتی ہوئی باہر چلی گئی تھی----

تمہیں انٹی کے پاس ہونا چاہیے تھا--- حائسم نے بیگ نکالتے ہوئے کہا تھا اور اس میں اپنے دو جوڑے رکھے تھے---

مجھے آپ کے پاس ہونا چاہیے آپ کو میری ضرورت ہے--- اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا---

میں بہت سخت جان ہو فاحا مگر میری جان اپنی بہن کے معاملے میں ہمیشہ پگھلتی ہے دعا کرو کے تمہارے بھائی کا اس میں کوئی ہاتھ نا ہو ورنہ----

حائسم اگر آرسم بھائی کا اس میں کوئی ہاتھ ہوتا تو وہ یوں بستر مرگ پر نا ہوتے پلیز حالات کو سمجھیں مجھے ذوئیشہ خود سے بھی بڑھ کر عزیز ہے اس لیے نہیں کے وہ میری بھابھی یا آپ کی

بہن ہے اس لیے کے وہ ایک بہت اچھی انسان ہے پاک روح ہے اور اس کا احترام عزت مجھ پر لازم ہے----

اس نے تڑپ کر کہا تھا----

مجھ سے بہتر شاید حالات کو کسی نے نا سمجھا ہو جب ہی تو اپنی پھول سی بہن کو کانٹوں پر ڈال دیا--- چلتا ہوں دادو کو سویرا انٹی کو ابھی کچھ مت بتانا بونیا کو ساتھ لے کر جا رہا ہوں یہاں رہی تو اس کی فکر میں ہی مر جائے گی---

اس لیے کے جب دو لوگ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہوتے ہیں تو روحیں کسی ایک کے تکلیف میں ہونے سے بے چین ہو جاتیں ہیں----

اس نے پاسپورٹ ہاتھ میں پکڑتے ہینڈ کیری کا ہینڈل پکڑتے کہا تھا----

مجھے بھی لے جائیں ساتھ حائی پلیز اس نے اسکے پیچھے چلتے التجا کی تھی---

دعا کرنا رب سے خیر کی--- اس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر وہ بونیا کو لیے گاڑی میں بیٹھا تھا اور ائیرپورٹ کے راستے پر گاڑی ڈالی تھی----

دل جیسے ہر چیز سے بجھ سا گیا تھا--- اچاٹ ہو گیا تھا--- اس نے بہت کوشش کی تھی کے وہ فاحا پر غصہ نا ہو ہائپر نا ہو کچھ بھی ہو اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا اور

ایک بار پھر سے وہ اسے بغیر قصور کے کوئی سزا نہیں دینا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کے یہ دکھ اس پر کتنا بڑا ہے مگر اس نے اپنی ہمت کی رسی کو بڑی مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔۔

بونیا کو گاڑی کی سیٹ پر گم صم سر نیچے گرائے لیٹے دیکھ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھی تو اس کا ضبط جواب دے گیا تھے۔۔۔ ہم انسانوں سے اچھے تو جانور ہیں جن کے اندر احساس تو ہوتا ہے اور ہم انسان خود کو جانور کہلانے کے لائق بھی نہیں ہیں۔۔۔اس کی آنکھیں بھر ائیں تھیں اور پھر ضبط کے باوجود وہ رونے لگا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

آج بارات کا دن تھا سب لوگ تیار ہو کر بیٹھے تھے۔۔۔۔پنکی اور جنت دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔ جبکہ۔۔۔ منتہا نے بھی بہت پیارا ریڈ کلر کا فراک پہنا تھا اور پارلر سے تیار یوئی تھی۔۔۔۔ عاشر کے ولیمے پر اس کا نکاح طے پایا تھا۔۔۔۔سب ہال کی طرف جا رہے تھے جب سارہ نے منتہا سے کہا تھا کے وہ اپنا موبائل اندر بھول آئی ہے تو وہ لا دے زرا۔۔۔۔

جی آپی میں لاتی ہوں۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔

ایسا کرنا منتہا موبائل لے کر تم دعا اور شیری کے ساتھ آہ جانا بشام غصہ ہو رہے ہیں میں نے مہمانوں کو رسیو کرنا ہے تو میں نکلتی یوں۔۔۔ سارہ کہتے جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھی تھی اور وہ سر ہلاتی ان کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔ان کا موبائل ڈھونڈنے۔۔۔۔

آپی کہاں ہیں کیا وہ چلی گئیں سارا آپی کے ساتھ۔۔۔ شیری اور دعا نے ملازمہ سے ہوچھا تھا۔۔۔۔

جی ابھی ابھی نکلیں ہیں اور آپ کا بھی کہہ کر گئیں ہیں کے آپ بھی جلدی آہ جائیں وہاں۔۔۔۔ ملازمہ نے کہا تھا۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے دعا کہتی شیری کو لے کر گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

پنکی باجی کام ہو گیا ہے۔۔۔ ملازمہ نے پنکی کو کال کر کے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے سارہ کا موبائل توڑ دو اور روم لاک کر کے تم نکلو وہاں سے۔۔۔اور غائب ہو جاؤ۔۔۔۔

اس نے کہتے کال کٹ کی تھی۔۔۔۔

وہ کمرے میں موبائل ڈھونڈ رہی تھی جب باہر۔ سے کسی نے دروازہ لاک کیا تھا اس نے دروازہ بجا بجا کر کھولنے کی کوشش کی تھی آوازیں دیں تھی مگر سب کچھ بے سدھ تھا۔۔۔۔

روم میں کوئی موبائل نہیں تھا جس سے وہ کسی کو کال کر سکے۔۔۔۔کسی خوف کے تحت اس کا سانس سوکھنے لگا تھا کے اچانک اس نے دیکھا تھا کے دروازہ کھلا ہے۔۔۔۔

اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا تھا اور سانس خشک۔۔۔

معزم حسین۔۔۔ اس نے زیر لب کہا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیسی طبیعت ہے اب بھائی کی۔۔۔ طارق صاحب ڈاکٹر کو مل کر ائے تھے تو اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ خطرے سے باہر ہے مگر ارسم کا سانس نارمل نہیں ہو رہا۔۔ ڈاکٹرز بتا رہے ہیں وہ شاید جینا نہیں چاہتا۔۔۔ وہ فائٹ نہیں کر رہا زندہ رہنے کے لیے اس کو سانس آتا ہے مگر وہ خود روک لیتا ہے اور پھر سانس اکھڑنے لگتا ہے۔۔۔۔

انھوں نے کمزور لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

پاپا میں نہیں جانتی یہ سب کیا ہو رہا ہے سب کچھ جیسے خواب لگ رہا ہے۔۔۔ کاش ذیسنم زندہ ہوتی تو میں پوچھتی اس سے کے کیوں یہ سب۔۔۔۔؟؟؟؟

کیوں میری بھائی اور میری بھابھی کو اس نے اس نہج پر پہنچا دیا کے وہ پل پل مر رہے ہیں۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اللہ پاک صابرین کے ساتھ ہے اللہ صبر دے گا بیٹا دیکھنا ایک دن حمنہ کا اور ذیسنم کا سچ سب کے سامنے آئے گا وہ دن دور نہیں کیونکہ سچ سو سال بعد بھی سچ ہوتا ہے اور جھوٹ سو سال بعد بھی جھوٹ۔۔۔۔

انہوں نے اس کا سر تھپکتے کہا تھا۔۔۔۔

پیچھے کھڑے حائسم نے ان کی ساری باتیں سنیں تھیں۔۔۔ اس پر تو وہ راستے میں ہی غورو فکر کر آیا تھا کے اگر اس سب میں ارسم کا کوئی قصور ہوتا تو وہ اس طرح اس کو بچانے کے لیے پانی میں نا کودتا اور پھر اس طرح موت سے جنگ نا لڑ رہا ہوتا رہی بات حمنہ کی تو اسکے جھوٹے آنسوؤں اور اس کے چہرے کے اوپر لکھی مکر اور فریب کی تحریر اس نے پڑھ لی تھی۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ اس نے ان کے سامنے جاتے کہا تھا۔۔۔۔

حائسم بھائی میں نے کچھ نہیں کیا اللہ کی قسم میں نے نہیں پھینکا ذوشی کو وہ میری بہن ہے میں کیوں پھینکو گی اسے آپ میرا یقین کریں۔۔۔ میں گناہگار نہیں ہوں۔۔۔۔

اس نے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بس ایشو چپ میں نے ایسا کچھ کہا بیٹا۔۔۔ بہنیں ہاتھ نہیں جوڑتیں بھائیوں کے آگے جس نے جو کیا وہ اس کی سزا بھگتے گا خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔ اس نے ایشال کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

شکریہ بیٹا ہمیں سمجھنے کا۔۔۔ طارق صاحب نے بھی یاتھ جوڑتے کہا تھا۔۔۔

نہیں انکل آپ میرے بڑے ہیں پلیز یہ مت کریں مجھے بس میری بہن سے ایک بار ملا دیں۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں التجا کی تھی۔۔۔اور انھوں نے سامنے آئی سی یو کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

وہ بونیا کو پکڑے آئی سی یو کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

سامنے وہ نیند کی آغوش میں سوئی تھی۔۔۔۔ بونیا اس کا چہرہ دیکھتے اچھلتی یوئی نیچے اتری تھی اور بیڈ پر جا کر اس کے گال کے ساتھ اپنا منہ رب کرنے لگی تھی۔۔۔ اور پھر اس کی گال کو چوما تھا۔۔۔

اپنی بہن کی پہلی جھلک دیکھتے کتنے آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے تھے اسے وہ خواب یاد آیا تھا جب وہ ڈوب رہی تھی کتنی اذیت سہی ہو گی کتنی تکلیف اور اس کے پاس وہ نہیں تھا دادو نہیں تھیں۔۔۔۔ اس نے شدت سے انکھیں بند کیں تھیں۔۔۔

کچھ دیر اسکا چہرہ دیکھتے رہنے کے بعد وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔اس کا چہرہ گہری اداسی میں ڈوبا ہوا تھا اس سے پہلے اس نے کبھی اسکے چہرے پر یہ اداسی نہیں دیکھی تھی پیلا رنگ آنکھوں کے نیچے حلقے صدیوں کی بیمار لگی تھی وہ اسے۔۔۔اس نے اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے اور اس کے ہاتھ کو تھام کر اس کے ہاتھ کی پشت پر بھی لب رکھے تھے وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔ اس نے مانیٹر سکرین کو دیکھا تھا اس کی زندگی چل رہی تھی۔۔۔ اس کے لیے یہ کافی تھا اور یہ

سب وہ ازمائش تھی جسے اس نازک جان نے اکیلے ہی جھیلنا تھا۔۔۔ اسکی بہن خطرے سے باہر تھی اسے اور کیا چاہیے تھا وہ جتنا رب کا شکر کرتا کافی نہیں تھا۔۔۔اس نے بونیا کو اس کے پاس سے پکڑا تھا۔۔۔۔

وہ ماؤں ماؤں کرنے لگی تھی دور جانے سے۔۔۔۔

وہ اسے باہر لے آیا تھا۔۔۔

بونو ذوشی ٹھیک ہے شی نیڈز سم ریسٹ۔۔۔۔ پلیز پرے فور ہر۔۔۔ اس نے آئی سی یو کے روم سے باہر آتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر بونیا کو باہر کھڑی ایشال کی گود میں دیا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری حائسم میں ذوئیشہ کی حفاظت نہیں کر پایا میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ ارحام نے جھکی نظروں سے کہا تھا۔۔۔

ڈونٹ سے اٹ ارحام جو دکھ نصیب میں ہوتے ہیں وہ ملتے ہی ہیں۔۔۔ تم یہ مت کہو میرے لیے یہ بہت ہے کے میری بہن کے لیے تم سب یہاں کھڑے ہو اس کی فکر میں ہلکان ہو رہے ہو۔۔۔ اگر تم سب یہاں نا ہوتے تو وہ شاید سانس نا لے رہی ہوتی تھینکیو۔۔۔اس نے ارحام کے گلے لگتے کہا تھا اور پھر اصحاب کے گلے لگا تھا۔۔۔

ارسم کہاں ہے۔۔۔ اس نے اصحاب سے پوچھا تھا۔۔۔۔

لیفٹ سائیڈ والے آئی سی یو میں--- جاؤ مل لو---ایحاب نے کہا تھا اور وہ اس طرف چلے گیا تھا---

دروازہ کھولتے اس نے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے اور اس کا چہرہ دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گیا تھا--- اس کے چہرے کی پژمردگی اس کی آنکھوں کی اداسی اس کا حال بھی ذوئیشہ سے مختلف تو نا تھا-----

یار تم تو کہتے تھے وہ بدلہ ہے تمہارا پھر یہ حالت--- آج مجھے اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہیں ہے دادو نے ٹھیک کیا تھا---- تم سے بڑھ کر اسے کوئی چاہ نہیں سکتا--- شکریہ اس بدلے کی آڑ میں چھپی محبت کا جس نے میری بہن کو زندگی دی--- اس نے اس کے ماتھے سے بال ہٹاتے نم آواز میں کہا تھا----

کیا یہ وہی لڑکا تھا جس نے اعتراف کیا تھا کے اسے اس کی بہن سے محبت نہیں اور جو اس کی بہن کی زندگی بچاتے بچاتے خود موت کے منہ میں چلا گیا اس کو ٹوٹ کر پیار آیا تھا اس پر----

ایک بار ٹھیک ہو جاؤ ارسم پھر دونوں بھائی مل کر ہمارے ماں باپ کے قاتلوں کو سامنے لائیں گے---

کہتے وہ نم پلکوں سے باہر نکلا تھا----

ایحاب اسے لے کر کنٹین کی طرف چل دیا تھا جانتا تھا کے کچھ کھائے پیئے بغیر گھنٹوں سفر کر کے آیا ہے--- اور پھر فاحا نے بھی اسے تاکید کی تھی کے اس کچھ کھلا پلا دے جب اس نے فاحا کو خوشخبری سنائی تھی کے وہ دونوں اب خطرے سے باہر ہیں اور حائسم بھی پہنچ گیا ہے-----

ارسم تم تم باہر کیوں آہ گئے ہو--- اسے کمرے سے باہر اتا دیکھ ایشال اور ارحام اس کی طرف بڑھے تھے---زیلش اس سے ملنا ہے--- اسے نہیں دیکھا وہ ڈوب رہی ہے پانی میں---- اس نے روتے ہوئے کہا تھا--

ارحام اور ایشال نے اسکی حالت دیکھ کر نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا----

اور پھر اسے ذوئیشہ کے روم کے سامنے چھوڑ ائے تھے----

وہ بے سدھ پڑی چھت کو گھور رہی تھی کچھ دیر پہلے اسے جیسے احساس ہوا تھا کے اس کا بھائی اور اس کی بونیا اس کے پاس ہیں مگر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہاں کوئی نہیں تھا---

کیوں بچایا اللہ تعالی آپ نے مجھے مجھے نہیں زندہ رہنا مجھے ماما بابا کے پاس جانا ہے جہاں ارسم نا ہو جہاں ذیشم نا ہو جہاں مجھ سے نفرت کرنے والا کوئی نا ہو--- اس نے روتے ہوئے کہا تھا----

میں نے بہت محبت کی ہے ارسم سلطان چوہدری تم سے میں چاہ کر بھی نفرت نہیں کر سکتی تم سے مگر اب میں تم سے کبھی نہیں ڈروں گی مجھے تم سے خوف نہیں کھانا اتنے بڑے خوف سے جنگ لڑ کر میں تم جیسے طوفان سے نہیں ڈروں گی اب مگر میں اب کبھی بھی تمہاری زندگی میں نہیں رہنا چاہوں گی۔۔۔۔

اس ہچکیوں سے رونا شروع کیا تھا۔۔۔ وہ اندر آیا تھا لڑکھڑاتا ہوا اسے روتا دیکھ کر پریشان ہوتا جلدی سے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

زیش کیا ہوا کہیں درد ہو رہا ہے تم ٹھیک ہو اس نے اضطرابی حالت میں پوچھا تھا۔۔۔۔جب ہی اس کی شکل دیکھتے اس نے نفرت سے منہ موڑا تھا۔۔۔

زیش۔۔۔۔اس نے حقا بقا ہو کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔انکھوں میں عجیب سی وحشت اور چھبن بھری تھی۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔ میں تمہیں نہیں جانتی میرے لیے تم مر گئے ہو۔۔۔۔ ائیندہ مجھے اپنی شکل دکھانے کی کوشش بھی مت کرنا ارسم سلطان چوہدری۔۔۔۔

اس نے نفرت سے کہتے اس کو دیکھے بغیر آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔۔

اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا مگر پھر بھی ہوش میں آتے ہی اس نے ضد ٹھان لی تھی کے وہ اس کو دیکھنا چاہتا ہے اسے محسوس کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔اور اب اس کی بے رخی۔۔۔۔

آنکھیں کھولو ز۔۔۔۔ز۔۔۔۔زیش۔۔۔۔ آنکھوں سے انسو بہتے اس کی بے رخی کے ہر درد کو سمیٹتے رواں تھے وہ زیر لب بڑبڑایا تھا اس کی بے حسی اس کی بے راہ روی پر۔۔۔۔

یہ اندھیرا مجھے بہت پیارا ہے ارسم سلطان چوہدری کیوں کے یہ میرا ہے مجھے نا تمہیں دیکھنا ہے اور نا اس زندگی کے رنگوں کو جس میں تم میرے اردگرد ہو۔۔۔۔۔

اس کے لفظ چٹان کے جیسے سخت تھے جو اس کے دل کو گھائل کر رہے تھے۔۔۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے آئی ہیٹ یو۔۔۔۔ وہ اپنا سر پکڑے اٹھ کر بیٹھی تھی اور چلانے لگی تھی۔۔۔۔ اتنا زور زور سے جیسے کسی اچھوت نے اسے چھو لیا ہو۔۔۔

زیش۔۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے سے بال سمیٹے تھے محبت سے۔۔۔۔۔ مگر اسی اثنا میں اس نے اس کا ہاتھ بے دردی سے جھٹکا تھا۔۔۔

تم نہیں جاؤ گے۔۔۔ میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔کہتے ہی اس نے

پھر اپنے ہاتھوں پر لگی نیڈلز اتار کر پرے پھینکیں تھیں اور پاگلوں کی طرح اس کو دھکا دیتی دور بھاگی تھی۔۔۔۔ لڑکھڑاتی ہوئی وہ کمرے کے دروازے کے پاس کسی کے بازوؤں میں آ کر گری تھی۔۔۔۔

حائسی۔۔۔۔ سامنے والے کا چہرا دیکھتے وہ چیخ چیخ کر رونے لگی تھی ۔۔۔۔

حائسی میں م۔۔۔میں ہاتھ جوڑتی ہوں اس شخص سے بچا لیں مجھے مجھے دور لے جائیں کہیں بہت دور پلیز۔۔۔ ہاتھوں سے نیڈلز کی جگہ سے خون نکلتے اس نے ہاتھ جوڑتے التجا کی تھی اور وہیں بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

حائسم نے ارسم کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

گونجتے وسوسے ہیں کمرے میں
قہقہوں میں گھلے ہوئے ہیں ہم

اب کوئی دفن ہی نہیں کرتا
کتنے اچھے مرے ہوئے ہیں ہم

حائسم پلیز اسے کہو یوں مت کرے میں مر جاؤں گا میں مر رہا ہوں یار اتنی بے اعتنائی بے رخی۔۔۔ مجھے نہیں برداشت پلیز اسے کہو کے۔۔۔

اداسیوں کا سبب جو لکھنا۔۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تو یہ بھی لکھنا،

کہ ---------- چاند تارے نہیں رہے وہ !

شہاب آنکھیں ---------- بدل گئی ہیں !!

وہ زندہ لمحے ----------

جو تیری راہوں میں تیرے آنے کے منتظر تھے،

وہ تھک کے ------ سایوں میں ڈھل گئے ہیں !

وہ تیری یادیں، خیال تیرے ----------

وہ رنج تیرے، ملال تیرے -------------

وہ تیری آنکھیں، سوال تیرے ------------

وہ تم سے میرے ---------- تمام رِشتے،

بچھڑ گئے ہیں، اُجڑ گئے ہیں ------!!!

اُداسیوں کا سبب جو لکھنا -------

تو یہ بھی لکھنا،

لرزتے ہونٹوں پہ لڑکھڑاتی -----------

دعا کے سُورج ---------- پگھل گئے ہیں !!

تمام سپنے ہی جل گئے ہیں -------!!!

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے اس نے اپنے چکراتے سر کو تھاما تھا اس سے پہلے کے وہ بے ہوش ہو کر گرتا ایحاب نے پکڑا تھا اسے---

♡♡♡♡♡♡

ارسم--- ایحاب نے تڑپ کر پکارا تھا---مگر وہ تو جیسے اس کی باہوں میں بے جان ہو گیا تھا اتنا شیر جوان کیسے ڈھے گیا تھا--- جو کسی کے رحم و کرم پر نہیں آتا تھا وہ کیسے دوسروں کے رحم و کرم پر پڑا بے حال ہو گیا تھا----

کل سے یہی ہو رہا ہے تھوڑی دیر کے لیے ہوش آتا ہے ذوشی سے ملنے کی ضد کرتا ہے اور پھر یہ سب--- ڈاکٹرز کا کہنا ہے کے اگر ایسے ہی سب کچھ چلتا رہا تو ہمیں ڈر ہے کے کہیں یہ کوما میں نا چلا جائے----

اس کو اسٹریچر پر ڈالتے اس نے حائسم سے کہا تھا نم آنکھوں سے----

یار حوصلہ کرو سب ٹھیک یو جائے گا-- پریشان مت ہو----

حائسم نے ایحاب کی کمر تھتھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور پھر ذوئیشہ کو دیکھنے لگا تھا جسے ڈاکٹرز دوبارہ ڈرپس گا رہیں تھی اور وہ آنکھیں بند کیے پڑی تھیں۔۔۔۔

حمنہ نے کیس اقدام قتل کا کروایا ہے کیا۔۔۔ اس نے ارحام سے پوچھا تھا کچھ سوچتے ہوئے۔۔۔

ہاں ارسم اور ایشو دونوں پر مگر چونکہ اب ارسم بیمار ہے تو وہ لوگ ایشو کو لے گئے تھے بڑی مشکل سے بیل کروائی ہے مگر اب دھڑکا سا لگا ہے۔۔۔ ارحام نے بتایا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں کر پائے گی وہ۔۔۔فکر مت کرو میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں۔۔۔ اس نے ارحام کو تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر ڈاکٹر کے روم کی طرف چل دیا تھا۔۔۔

کیسی کنڈیشن ہے اب ان دونوں کی۔۔۔ اس نے ڈاکٹر کے سامنے بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

دے ور بوتھ ان آہ ویری کریٹیکل کنڈیشن بٹ دے آر آؤٹ آف ڈینجر اس نے کہا تھا۔۔۔

کس لحاظ سے۔۔۔ حائسم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ارسم کو سانس کا بہت زیادہ ایشو ہے اس کے دل کی دھڑکن جیسے بہت زیادہ دھڑکتی ہے پھر ایک دم سے بند ہو کر دوبارہ دھڑکنے لگتی ہے اگر میں یہ کہوں کے اس حادثے نے اس کے

دل کو بہت زیادہ کمزور کر دیا ہے تو غلط نہیں ہو گا۔۔اس نے ارسم کی فائل کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ کی دوسری پیشنٹ مس ذوئیشہ ارسم سلطان چوہدری تو ان میں تو پہلے ہی جان نہیں تھی ایک۔ نازک لڑکی کا اتنے بڑے اوشن میں گر کر زندہ ہونا اٹس آہ میریکل بس رب کی عنایت ہے آپ پر۔۔۔۔

ان کے سر کے پچھلے حصے کی نرو ڈیمج ہوئی ہے اس لیے شروع میں انہیں وومٹ ہو گی چکر آئیں گے سٹریس لیں گی تو بے ہوش بھی ہو گی بہت ساری چیزیں ساتھ ساتھ چلیں گی۔۔۔ مگر یہ صرف شروع کے بیس پچیس دن کی بات ہے کیوں کے بیک نرو میں بلڈ کا ایک کلاؤڈ بن کر جم گیا ہے جسے بہر حال وقت اور دوائیاں ہی پگھلائیں گی۔۔۔ مگر احتیاط برتنی ہو گی۔۔۔ اسپیشلی ارسم کے معاملے میں کیوں کے جس رفتار سے وہ اپنی مسز سے ملنے کی ضد میں بار بار دھڑکن بند ہونے پر بے ہوش ہوتے ہیں یہ کسی خطرے سے کم نہیں ہے تو کئیر فل رہنا ہو گا آپ کو۔۔۔اس نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ارسم شاید اس اذیت سے نکل نہیں پاہ رہا جو اس نے پانی میں ڈوبتی ذوئیشہ کو بچاتے ہوئے دیکھی تھی۔۔۔۔

حائسم نے گہرا سانس لیتے کہا تھا۔۔۔۔

بلکل اور یہ اذیت ان کے دماغ کے ساتھ ساتھ دل پر بھی گہرا اثر چھوڑ رہی ہے اینڈ اٹس

کوائیٹ ڈینجرس----

ڈاکٹر نے کہا تھا----

اب کرنا کیا ہے ہمیں--- حائسم نے پوچھا تھا----

کسی بھی قسم کا مینٹل سٹریس مت دیں انہیں کوشش کریں کے جب جب ہوش میں آئیں وہ

تو اس وقت ان کی مسز نیند میں ہوں دور سے جتنے مرضی گلے شکوے کریں مگر جیسے ایک

دوسرے کے سامنے کھڑے ہو کر بھی ایک دوسرے سے دوری برتیں گے تو وہ ہارم فل

ہے---- ڈاکٹر نے سجیشن دیتے کہا تھا----

ہمممم کیا میں انہیں پاکستان واپس لے جا سکتا ہوں--- اس نے پوچھا تھا----

نو نو نو----- مسٹر حائسم ولید خان--- میں اس کی قطعاً اجازت نہیں دوں گا کچھ بھی ہو سکتا

ہے----

ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا تھا----

ڈاکٹر پلیز میں یہاں سے پرائیویٹ جیٹ کے ذریعے لے کر جاؤں گا پوری ڈاکٹرز کی ٹیم ساتھ ہو گی

وہ یہاں رہے تو پیچھے ان کی دادی اور پھوپھو اور بہن ٹینشن سے مر جائیں گیں--- پلیز آپ

سمجھیں اس نے التجا کی تھی----

ٹھیک ہے مسٹر حائسم مگر ہمارے ہوسپٹل کی پوری ٹیم۔ساتھ جائے گی اگر آپ افورڈ کر سکتے ہیں تو کیونکہ ہم دو جانوں کے ساتھ کوئی رسک نہیں لے سکتے۔۔۔ ڈاکٹر نے ہامی بھری تھی۔۔۔۔

تھینکیو سو مچ ڈاکٹر آپ ان کے جانے کے انتظامات کریں۔۔۔ اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے اٹھتے کہا تھا۔۔۔۔اور باہر آہ گیا تھا۔۔

کیا کہا ڈاکٹر نے طارق صاحب نے پوچھا تھا۔۔۔

انکل میں نے ڈاکٹر سے بات کر لی ہے۔۔۔وہ کہہ رہا ہے ہم انہیں پاکستان لے جا سکتے ہیں میری تفصیلاً بات ہوئی ہے تو آپ فکر مت کرہں انشاللہ رات تک ہم پاکستان ہوں گے۔۔۔ اس نے گھڑی دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

تھینکیو حائسم بھائی اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی ساتھ دینے کے لیے پروٹیکٹ کرنے کے لیے۔۔۔ ایشال نے دل سے شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔۔

ہم فیملی ہیں ایشو اور سچے اور جھوٹے کی پہچان تو ہے مجھے کاش ہمارے پاس کوئی ثبوت ہوتا حمنہ کے خلاف اس نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اللہ بہتر سبب بنانے والا ہے میرے مالک نے اب تک تنہا نہیں چھوڑا تو آگے بھی نہیں چھوڑے گا مگر مجھے ڈر ہے کے اس نے یقینا کوئی نا کوئی وہاں جا کر بھی حرکت کی ہو گی زیادہ نہیں تو کسی نا کسی تھانے میں ایف آئی آر تو کٹوائی ہو گی۔۔۔ طارق صاحب نے کہا تھا۔۔۔

اس سے ہمیں فرق نہیں پڑنا چاہیے وہ جو مرضی کرے بس ایک بار ارسم اور ذوئیشہ ٹھیک ہو جائیں پھر دیکھتے ہیں۔۔۔

اس حمنہ کا کرنا کیا ہے۔۔۔۔ جو وکٹم تھی اس پر تو اس نے خود ہی مقدمہ درج کر دیا ہے ہاں مگر ذوئیشہ کے ٹھیک ہوتے ہی ہم اس کا بیان قلم بند کروا سکتے ہیں اس نے کہا تھا۔۔۔۔۔

ماما کی کال۔۔۔ ایحاب نے موبائل جیب سے نکالتے سامنے کرتے سب کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔

لائٹ موڈ میں بات کرو جیسے کرتے تھے ذوئیشہ اور ارسم کا پوچھیں تو کہنا کے زبردستی کھانے پر بھجوایا ہے اور اگر ایشال یا ارحام سے بات کرنا چاہیں تو کروا دینا اور واپسی کا پوچھیں تو کہنا رات تک پہنچ جائیں گے باقی بات میں فاحا کو کال پر سمجھا دوں گا حائسم نے ایحاب کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اس نے سر ہلاتے کال رسیو کی تھی۔۔۔۔

ہیلو جی ماما۔۔۔۔۔ اس نے کال رسیو کرتے کہا تھا۔۔۔

ماما کی جان کہا ہو تم سب دو دن سے کال رسیو نہیں کر رہے کوئی اتا پتہ نہیں دو دن کا کہہ کر گئے تھے آج پانچواں دن ہے بات کرواؤ میری ارسم سے----

سویرا نے پریشان ہوتے کہا تھا--

ماما ایشو ارحام ذوشی اور ارسم دونوں کپلز کو کھانے پر بھجوایا ہے اور فکر مت کریں رات تک واپسی ہو رہی ہے---- اس نے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تھا----

آہ جاؤ تم لوگ پھر پوچھوں گی تم سب سے میں خیر آگر آج آہ رہے ہو تو بیٹا تم میرا ایک کام کر دو میری تو طبیعت ٹھیک نہیں----

انھوں نے ریکوسٹ کرتے کہا تھا----

ارے ماما آپ ریکوسٹ کیوں کر رہی ہے آپ حکم کرہں اس نے کہا تھا----

بیٹا میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے ایک میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور ٹینڈر بہت بڑا ہے--- میں تمہیں لوکیشن اور ڈیٹیلز سینڈ کر دوں گی تم اپنی الگ فلائٹ بک کروا لینا---انھوں نے کہا تھا----

اوکے ماما ڈونٹ وری ہو جائے گا---بس آپ خیال رکھیں اپنا--- اس نے تاکید کرتے کہا تھا اور فون بند کر کے گہرا سانس لیا تھا-----

میٹنگ کا کہہ رہی ہیں میں انکار بھی نہیں کر سکا مگر اب---- یہی تو مسئلہ ہے جھوٹ بولنے کا---- وہ کہتے کہتے رک گیا تھا----

کوئی بات نہیں تم الگ فلائیٹ بک کروا لو ویسے بھی میں انکل ایشو ارحام ساتھ تو ہیں اور پھر کام بھی تو نہیں چھوڑا جا سکتا جب تک ارسم ٹھیک نہیں ہوتا تمہیں دیکھنا ہو گا یہ سب حائسم نے اس کا کاندھا تھپکتے ہوئے کہا تھا----

مگر میں ان دونوں کو ایسے----

ایحاب ہم ہیں ناں اگر تم میٹنگ پر نہیں جاؤ گے تو انٹی کو شک ہو گا اور شکر ہے رب کا وہ اب بہتر ہیں تو فکر مت کرو--- ارحام نے بھی تسلی دی تھی اسے----

ٹھیک ہے میں ٹکٹ ریزرو کرواتا ہوں اور حائسم تم کچھ دیر ہوٹل جا کر ریسٹ کر لو تھک گئے ہو گے--- ایحاب نے کہا تھا---

نہیں یار بلکل نہیں تھکا ٹھیک ہوں میں--- میں بھی واپسی کے انتظامات دیکھ لوں اور ہوسپٹل کا ارینج بھی کر لوں جاتے ہی ان کو ہوسپٹل ایڈمٹ کروانا پڑے گا مجھے شکیل انکل سے بات کرنی ہے ذیشم کی خود کشی کے سلسلے میں بھی تاکہ یہاں سے ہمیں ایشو کو لے جاتے ہوئے کوئی مسائل نا ہوں--- باقی اللہ مالک ہے--- آزمائش ڈالی ہے تو کاٹے گا بھی وہ--اس نے جیب سے موبائل نکالتے کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

تمہیں لگا تھا کے تمہارے ماضی کے بارے میں میں پتہ نہیں کروا سکتی اتنے دنوں سے خاموش تھی میں تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا منتہا بی بی کے میں نے خطرے کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں ہیں میں تو تمہارے پچھلوں کو قبر سے بھی چھین لاتی پھر معزم حسین کیا چیز ہے اس نے تلخ لہجے میں کہتے برائیڈل روم کے شیشے میں اپنا عکس دیکھا تھا----

جس دن شیری آیا تھا اور شادی کی رسومات شروع ہوئیں تھیں--- اس رات اس نے بشام اور سارہ کے درمیان ہونے والی ساری باتیں سن لیں تھیں اور ان باتوں میں انہوں نے سب زیادہ معزم حسین کا نام لیا تھا----اس کے ستم کے بارے میں تو اسے پہلے بھی پتہ تھا--- تب اس نے ڈیسائیڈ کیا تھا اس وقت میں اگر وہ معزم حسین کو دوبارہ سے جائیداد کا یا پیسوں کا لالچ دے تو وہ اسے اپنے حق میں استعمال کر سکتی ہے----

تب ہی اس نے اپنی خاص ملازمہ کو اعتماد میں لے کر کچھ رقم اس کے حوالے کی تھی اور پھر اس کو اس کی سوچ سے زیادہ پیسے دے کر اس سے موبائل منگوایا تھا--- موبائل منگوا کر اپنی آئی ڈی لاگ ان کرنے کے بعد اس نے شیری کی آئی ڈی سرچ کی تھی جو اسے جلد ہی مل گئی تھی اس کی تصویر کے ساتھ----

جو کے چند مہینے پہلے کی بنی ہوئی تھی مگر شاید کافی ماہ سے استعمال میں نہیں تھی ویسے بھی جسٹ ایک ڈی پی اور کور فوٹو اپلوڈ ہونے کے بعد کچھ بھی اپ ڈیٹ نہیں ہوا تھا۔۔۔ اس کی فرینڈ لسٹ میں اس نے معزم حسین کا نام سرچ کیا تھا۔۔۔اور جلد ہی اسے اس میں بھی کامیابی مل گئی تھی۔۔۔

اس کے بعد اس نے معزم کی وال پر اس کا نمبر ڈھونڈا تھا اباوٹ میں جا کر اسے نمبر مل گیا تھا۔۔۔ نمبر اس نے اپنے موبائل میں سیو کر کے آئی ڈی لوگ آؤٹ کی تھی اپنی اور پھر اپنے اگلے لائحہ عمل پر عمل کیا تھا وہ جانتی تھی کے معزم حسین نے پیسے اور گھر کے لالچ میں ہی اس سے شادی کر کے اسے چھوڑا تھا اور وہ اس کے لالچ کو اپنے استعمال میں لائے گی تب ہی نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔کچھ بیلز جانے کے بعد کال رسیو ہو گئی تھی۔۔۔اس نے اپنا تعارف اپنے اصل نام سے کروایا تھا۔۔۔اور پھر ملنتہا کے بارے میں بتایا تھا کے وہ کہاں ہے کیسے یہاں تک پہنچی اور اب وہ شادی کر رہی ہے اور یہ بھی کے معزم حسین اس کا کچھ بھی کرے مگر اسے اس کے راستے ہٹا دے۔۔۔۔

معزم نے اس کے بدلے میں ایک بھاری رقم کی ڈیمانڈ کی تھی جسے پنکی نے وصول کر کیا تھا۔۔۔ اور اس کا آدھا حصہ اسے یقین دہانی کے طور پر بھجوا دیا یہ وہی آدھا حصہ تھا جو اس نے زیور خریدنے کے لیے بشام سے وصول کیا تھا۔۔۔ اور وہی پیسے اس نے معزم کو بھجوا دیئے

ڈیٹ اور ڈے اور ٹائم فکس ہوتے ہی اس نے اسے تاکید کی تھی کے کسی بھی چیز میں اس کا نام نا آئے۔۔۔۔

اور اس نے ہامی بھر لی تھی۔۔۔ پھر فون بند ہو گیا تھا۔۔۔یہی وجہ ہے کے آج وہ بہت خوش تھی اس بات پر نہیں کے منتہا سے جان چھوٹ رہی تھی اس بات پر کے عاشر اس کا نہیں ہوا تو منتہا کا بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

ابھی وہ ائینے کے سامنے کھڑی تھی کے سارہ آئی تھی۔۔۔۔

پنکی تم نے منتہا کو دیکھا ہے کہیں نظر نہیں آہ رہی اس نے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں ابھی میرے پاس سے گئی ہے بھابھی میں نے اس سے معافی مانگی ہے آپ بھی مجھے معاف کر دیں۔۔پنکی نے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں پنکی بس شادی کے بعد اپنے گھر اور شوہر کو ہر رشتے سے زیادہ اہمیت دینا اور خوش رہنا چلو اب بیٹھو مولوی صاحب آہ رہے ہیں نکاح کے لیے بھابھی نے کہا تھا۔۔۔۔۔

جی بھابھی کہتے وہ مسکراتی بیٹھ گئی تھی تب ہی مولوی صاحب اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاں فاحا سب ٹھیک ہے۔۔۔ اس نے کال رسیو ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی حائی سب ٹھیک ہے دادو بھی ٹھیک ہیں اور پھوپھو بھی میری بات ہوئی تھی انٹی سے وہ پھوپھو کے پاس ہی ہیں اس نے بتایا تھا---

اچھا ٹھیک ہے----میرا پوچھا تو نہیں دادو نے----

اس نے پوچھا تھا---

جی پوچھا تھا میں نے بولا دوبارہ میٹنگ کے لیے جانا پڑ گیا--- آپ ٹھیک ہیں ناں--- اس نے بتاتے ہوئے کہا تھا----

ہاں میں ٹھیک ہوں پاکستان پہنچ کر بات ہو گی چوکیدار کو خاص اطلاع کر دینا کے حمنہ کو گھر میں گھسنے نا دے اور انٹی کو بھی خاص کر تاکید کرو کے جب تک ہم وہاں پہنچ نہیں جاتے حمنہ کو گھر میں گھسنے مت دیں باقی باتیں آہ کر ہوں گی اس نے تاکید کرتے کہا تھا----

جی ٹھیک ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا اب پھر سے کہہ دیتی ہوں----کہتے اس نے فون رکھا تھا----

میں پھر نکل رہا ہوں ارحام حائسم میری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے میٹنگ سے واپسی پر پھر ہوتی ہے بات اصحاب بیگ لیے کھڑا تھا ان کو الوداع کرنے----

ٹھیک ہے بیسٹ آف لک فکر مت کرنا ریلیکس ہو کر جاؤ---- حائسم نے کہا تھا----وہ سر ہلاتا چلا گیا تھا---

آرسم اور ذوئیشہ دوائیوں کے زیر اثر تھے جب انہیں پلین کی طرف لے کر جایا جا رہا تھا۔۔۔۔ ایک پورا میڈیکل سٹاف ساتھ جا رہا تھا۔۔۔سب کچھ چیک کرنے کے بعد ساری مشینوں کی تسلی ہونے کے بعد اب طارق صاحب ارحام اور ایشال اور حائسم بھی پلین میں بیٹھے تھے۔۔۔۔ اور خود کو اور سب کو رب کے سپرد کیا تھا حائسم نے۔۔۔۔ پلین نے چند منٹوں میں اڑان بھری تھی۔۔۔۔ ایک سنگین حادثے سے دو چار ہو کر وہ اپنی سر زمین پر واپس آ رہے تھے۔۔۔۔ اور اس پلین میں موجود دو لوگوں کو تو پتہ بھی نہیں تھا کے ان کی واپسی ایسے ممکن ہو گی سچ رب کے راز رب ہی بہتر جانتا ہے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

معزم حسین۔۔۔ جیسے لفظ منہ سے نکل ہی نہیں رہے تھے۔۔۔زبان گھنگ ہو گئی تھی۔۔۔۔وہ کیسے آہ گیا یہاں یعنی اس کا ماضی اس کے سامنے آہ گیا۔۔۔۔

کیوں آہ گیا وہ جب اس کا اس سے اب کوئی رشتہ ہی نہیں کیا لینے آیا وہ۔۔۔۔

اس نے فق رنگ کے ساتھ کانپتی ٹانگوں سے خود کو اس کے سامنے ہونے کی یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔۔

ہاں معزم حسین۔۔۔۔ شکر ہے میں یاد ہوں تمہیں ورنہ میں تو سمجھا تھا کے تم مجھے بھول گئی ہو۔۔مگر ایک منٹ ایک منٹ تم کیسے مجھے بھول سکتی ہو بھلا کوئی اپنے ماں باپ کی موت کا حادثہ بھول سکتا ہے۔۔۔۔

اس نے مکروہ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔۔

س۔۔۔۔س۔۔ سارا آپی بشام بھائی۔۔۔۔ ع۔۔۔۔ع۔۔۔عاشر بھائی۔۔۔۔ اس نے اونچی آواز میں پکارا تھا۔۔۔۔

ک۔۔۔کوئی نہیں ہے منتہا بی بی ادھر۔۔۔ میدان صاف ہے یہاں بس تم اور میں ہیں میں اور تم۔۔۔ تم اور میں۔۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ اس نے اس کی طرف اور پھر اپنی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔ اسے مزا آرہا تھا اس کا ڈر دیکھ کر۔۔۔۔

تم نے وہ گانا سنا ہے۔۔۔ ارے نہیں تم نے کیسے سنا ہو گا۔۔۔ نہیں شاید سنا ہو۔۔۔ چلو میں سنا دیتا ہوں۔۔۔۔

ہم تم اک ڈبے میں۔۔۔ نہیں سوری کمرے میں بند ہوں۔۔

اور چابی کھو جائے۔۔۔

وہ اس کے اردگرد گھومتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ اور گھومتے گھومتے اس نے اس کے شانے سے کھینچ کر دوپٹہ اتار کر نیچے پھینکا تھا۔۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔کیا کر رہے ہو یہ تم معزم حسین پلیز جانے دو مجھے۔۔۔ اس نے روتے ہوئے التجا کی تھی۔۔۔

بہت پیاری ہو گئی ہو تم غیروں میں رہ کر بڑے لوگوں میں رہ کر کیا ٹھاٹ باٹ ہیں بھئی۔۔۔پتہ ہے تمہیں طلاق دینے کے بعد کتنے دن میں اس سوچ میں ڈوبا رہا کے کیا تھا تمہارا استعمال کر کے ہی تمہیں چھوڑ دیتا بڑی بھول ہوئی تھی تب۔۔۔ مگر اب یہ بھول نہیں کروں گا میں اب تو تمہیں دیکھ کر مزید رال ٹپک رہی ہے۔۔۔ اس نے اس کے کھلے بالوں کو اس کے کاندھے سے پیچھے پھینکتے کہا تھا۔۔۔

ہوش میں رہو معزم حسین ورنہ پچھتاؤ گے تم اگر بشام بھائی اور سارہ آپی کو پتہ چل گیا۔۔۔ اس نے اسکے غلیظ ہاتھ پیچھے کرتے دروازے کی طرف جاتے کہا تھا۔۔۔۔

یار یہ کیا چاچا چاچی کو راستے سے ہٹایا تو تم نے نئے امی ابو بنا لیے میرے۔۔۔۔ ایک تو مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی خیر چھوڑو سب۔۔۔۔ چلو کسی ہوٹل میں چلتے ہیں میں تمہیں دوبارہ اپنا لوں گا۔۔۔ تمہارا حلالہ کروا کر مگر اس سے پہلے تمہیں مجھے اپنا آپ سونپنا ہو گا۔۔۔۔ اس نے شیریں لہجے میں کہا تھا اور پھر اس کو بازو سے کھینچ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

تھوں۔۔۔ تھوکتی بھی نہیں ہوں میں تم پر معزم حسین تمہاری عزت میں صرف اور صرف اپنے باپ کی وجہ سے کرتی تھی چھوڑو مجھے اس نے اس کے منہ پر تھوکتے ہوئے اس کو دور دھکیلتے کہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ جب ائیر پورٹ سے نکلا تو بارش زور شور سے ہو رہی تھی۔۔۔۔ ائیر پورٹ سے نکلتے نکلتے اور ٹیکسی کرتے کرتے اس کے سارے کپڑے بھیگ گئے تھے۔۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور کو قریبی ہوٹل کا بتاتے وہ ٹیکسی میں بیٹھا تھا تاکہ چینج کر کے میٹنگ میں جا سکے ویسے بھی ابھی پورا گھنٹہ پڑا تھا میٹنگ میں۔۔۔۔

گاڑی اشارے پر رکی تھی جب ساتھ والی گاڑی میں سے کسی نے اس کی سائیڈ کا شیشہ بجایا تھا۔۔۔ اس نے شیشہ نیچے کرتے گاڑی میں بیٹھے شخص کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

اوئے ڈونگے تو۔۔۔۔ اس نے گاڑی میں موجود شخص کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

باز آہ جا اصحاب ڈونگا کہنا مجھے تو نے چھوڑا نہیں۔۔۔ ٹیکسی میں کدھر جا رہا ہے خیریت۔۔۔اس نے اصحاب سے کہا تھا۔۔۔۔

بس ہوٹل ایک میٹنگ کے سلسلے میں آیا ہوں اس نے کہا تھا۔۔۔

چل ادھر آہ گاڑی میں اس نے کہا تھا۔۔۔ پھر اصحاب ٹیکسی ڈرائیور کو پیسے دیتا۔۔۔ اشارہ کھلنے سے پہلے اس کی گاڑی میں بیٹھا تھا اپنا بیگ لے کر۔۔۔۔

ہوٹل کیوں جا رہا ہے ایسا کر تو ڈرائیور کے ساتھ گھر چلے جا وہاں سے ریڈی ہو کر میٹنگ چلا جائیں پھر رات میں بات ہوتی ہے۔۔۔۔

اس نے کہا تھا۔۔۔۔

مگر یہاں تو تیرا گھر ہی نہیں تو پشاور سے یہاں کب شفٹ ہوا اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں گھر ہے تو نہیں پر جس گھر میں رہ رہا ہوں سمجھ وہ اپنا ہی ہے اور کیوں رہ رہا ہوں یہ سب بعد میں بتاؤ گا ابھی نیکسٹ سٹاپ پر میں اتر رہا یوں۔۔۔۔ اور ڈرائیور تجھے گھر لے جائے گا۔۔۔۔

اس نے کہا تھا مگر یار ایسے کسی کے گھر جانا ٹھیک ہے۔۔۔ اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میری جان وہ میرا ہی گھر ہے اب جا۔۔۔ نیکسٹ سٹاپ پر اترتے اس نے کہا تھا اصحاب جانتا تھا وہ اس کی مانے گا نہیں تو مجبوراً اسے ڈرائیور کے ساتھ جانا پڑا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ رات کے تقریباً آٹھ بجے چمکتی بجلی اور تیز طوفانی بارش میں ایک گھر کی اینٹرس پر گاڑی سے نکلتا اپنے سامان کے ساتھ کھڑا ہوا تھا کے جب ہی زور دار آسمانی بجلی چمکی تھی

♡♡♡♡♡♡♡♡

بے غیرت عورت تیری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر تھوکنے کی کیا سمجھ رکھا ہے مجھے تو نے----

معزم نے اسے بازو سے کھینچ کر قریب کیا تھا کے اس کی آستین پھٹ گئی تھی--- اور پھر پے در پے جنونی ہو کر اس کے منہ پر زور دار تھپڑ مارے تھے---- کے وہ اوندھے منہ بیڈ پر گری تھی----

تیری اوقات مجھے اس رات ہی تجھے دکھانی چاہیے تھی اور پھر تیرے منہ پر طلاق مارنی چاہیے تھی بہت بڑی غلطی ہوئی تھی مجھ سے مگر اب اس غلطی کا خمیازہ بھگتنے کا نہیں بھرنے کا وقت ہے----

اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کے اس وقت میں تجھے بچانے کے لیے کوئی نہیں آئے گا----

اس کے اوپر گرتے اس کے نازک وجود کو باہوں میں بھرتے ہے در پے اسے گالیاں دیتے کہا تھا اس نے----

جب ہی ہمت کر کے منتہا نے اس کو خود سے پرے ہٹایا تھا---- اور دروازے کی طرف بھاگی تھی لاک کھول کر باہر بھاگنے لگی تھی کے اس نے پھر سے اسے اندر کی طرف کھینچا تھا----

منتہا ایک بات یاد رکھ لے یہاں سے تو بھاگ نہیں سکتی--- اس کا سر دیوار کے ساتھ مارتے کہا تھا اس نے----

معزم حسین خدا کے خوف سے ڈرو اسکی لاٹھی بڑی بے آواز ہے مجھے مزید گندا مت کرو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں بخش دو مجھے چھوڑ دو مجھے سب کچھ تو چھین لیا ہے مجھ سے تم نے میرے ماں باپ میرا گھر میری ہنستی بستی زندگی اب کیا چاہتے ہو اس نے اپنی ناک سے نکلتے خون کو صاف کرتے التجا کی تھی اسکی پہنچ سے دور ہوئی تھی----

اب میں صرف اور صرف تجھے چاہتا ہوں تجھے کیا لگا تھا مجھ سے چھٹکارا پاہ کر تو ایسے کچی کنواری کلی بن کر کسی اور کی زندگی میں شامل یو جائے گی اور میں تماشہ دیکھوں گا---تیری زندگی میں اتنے عرصے سے نہیں آیا تو کیا سوچا تو نے کے معزم حسین نے تیری طرف سے آنکھیں بند کر لیں ہیں سالی----

اس پر وہ چیل کی طرح جھپٹا تھا---اور اس کی گردن دبوچتے اس کی قمیض کے گلے پر ہاتھ رکھ کر اسکی فراک کو کھینچ ڈالا تھا وہاں سے کے اس کی گردن سے نچلا حصہ عیاں ہوا تھا--- دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھے وہ اس کے منہ پر بیڈ پر پڑا تکیہ پھینکتے دروازہ کھول کر باہر کی طرف بھاگی تھی----

ہشام بھائی سارہ آپی--- اوازیں لگاتے وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی جس ایک ملازمہ نے گھر پر رہنا تھا وہ بھی گھر پر موجود نہیں تھی گھر پر کوئی بھی موجود نہیں تھا----

اس نے پیچھے مڑکر دیکھا تھا وہ اس کے پیچھے آہ رہا تھا اسے گالیاں دیتا ہوا۔۔۔ اپنی ناک اور ہونٹ سے نکلتے خون اپنی دگر گو حالت سے بے بس باہر کے دروازے کی طرف بھاگ رہی تھی وہ۔۔۔۔

اینٹرس کا دروازہ کھولتے سرد ہوا اس کے جسم میں گھسی تھی۔۔۔ زور دار بجلی چمکی تھی اور اس بجلی کی روشنی میں سامنے کھڑے شخص کا چہرا دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔ اور بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی تھی۔۔۔

پ۔۔۔۔پ۔۔۔پ۔۔۔پلیز اسحاب۔۔۔م۔۔مجھے بچا لو پلیز۔۔۔۔ اس نے اس کے گلے لگتے شدت سے کہا تھا۔۔۔

اور وہ تو جیسے پتھر کا ہو گیا تھا اس کا لمس پاہ کر اس کے وجود کو اپنے سینے سے لگا دیکھ کر کانپتا سمٹتا وجود۔۔۔۔اس کے سینے کی دھڑکنیں اس کے سینے میں جیسے بجنے لگئ تھیں۔۔۔۔ ہاتھ میں پکڑا ہینڈ کیری جیسے چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔

جیسے کوئی طلسم تھا آس پاس۔۔۔۔ بارش کی بوندیں محسوس نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔ جیسے اردگرد کچھ ایگزسٹ ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

محسوس ہو رہا تھا تو اس کا کانپتا وجود اور اس کی ہچکیاں۔۔۔۔اس کی دھڑکنیں۔۔۔۔ اور کسی چیز کو وہ محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا اور کوئی آواز وہ سننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

عشق سے میں ڈر چکا تھا، ڈر چکا تو تم ملے
دل تو کب کا مر چکا تھا ، مر چکا تو تم ملے

جب میں تنہا گھٹ رہا تھا تب کہاں تھی زندگی
دل بھی غم سے بھر چکا تھا، بھر چکا تو تم ملے

بے قراری، پھر محبت، پھر سے دھوکہ، اب نہیں
فیصلہ میں کر چکا تھا ، کر چکا تو تم ملے

میں تو سمجھا سب سے بڑھ کر مطلبی تھا میں یہاں
خود پہ تہمت دھر چکا تھا، دھر چکا تو تم ملے

تیرے آنے سے بھی پہلے کوئی آ کر خواب میں
رنگ مجھ میں بھر چکا تھا، بھرچکا تو تم ملے

ورنہ ہم سب ڈوب کر، رکھتے محبت کا بھرم

اپنا بیڑا تَر چکا تھا، تَر چکا تو تم ملے

سالی بے غیرت شوہر کے ہوتے ہوئے غیر مرد کے گلے لگتی ہے--- معزم حسین بھاگتا آیا تھا اور اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر کھینچنا چاہا تھا---

جب ایحاب نے ایک ہاتھ منتہا کی کمر کے پیچھے باندھا تھا کس کے جیسے اس کو خود میں گھسانے کی کوشش کر رہا ہو اور دوسرے ہاتھ سے معزم حسین کا ہاتھ پکڑ کر اتنی زور سے جھنجھوڑا تھا کے وہ چیخ اٹھا تھا اور پھر----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ابے سالے ہٹ پیچھے توڑ دیا میرا بازو اور تو نکل اسکی آغوش میں سے--- اس نے اپنے ہاتھ کا درد برداشت کرتے اسے پھر سے کھینچا تھا----

ایحاب پلیز----م---مجھے نہیں جانا اس کے پاس پلیز مجھے بچا لیں--- بجلی اک بار پھر زور سے چمکی تھی---اور اس نے اس کے کورٹ کو پیچھے سے مٹھیوں میں جھکڑتے روتے ہوئے

مضبوطی سے پکڑا تھا اسے جیسے وہ ابھی پھر سے اس سے چھوٹ جائے گا یا پھر وہ معزم حسین کے پاس چلی جائے گی وہ اسے زبردستی ساتھ لے جائے گا-----

طوفانی بارش بجلی کی گرگراہٹ اور ٹھنڈی ہوا میں اس کے جسم کی حدت--- اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے وہ یوں اسے مل جائے گی اس کی ریاضت پوری ہو جائے گی اور یہ ابر یہ اتنا رحمان اور مہربان ہو گا اس پر----

،،چاندنی رات میں خاموش ملاقات آفتاب

،،اہل دل !!اس کو آپس کی بات کہتے ہیں

اب کی بار معزم کے آگے بڑھتے ہی اس نے کھینچ کر ٹانگ ماری تھی اس کے پیٹ پر کے وہ کراہ کر دور گرا تھا---

ششششش چپ--- بلکل چپ میں ہوں نا کچھ نہیں ہو گا--- اس کے گیلے چہرے پر چپکی لٹوں کو پیچھے کرتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑتے کہا تھا اس کے چہرہ پر تھپڑوں کے واضح نشان تھے اس کی گردن پر بھی انگلیوں کے نشان تھے اس کی ناک اور ہونٹ کے پاس

خون جم چکا تھا۔۔۔ اس نے اس کی آنکھوں میں موجود خوف کو واضح دیکھا تھا۔۔ بلکل ویسا ہی خوف تھا یہ جو اس نے پہلے بھی اس کے نکاح والے دن دیکھا تھا اس کے چہرے پر۔۔۔۔

اس کے لباس کی اب تر حالت دیکھتے اس نے اپنا کورٹ اتار کر اسے پہنایا تھا۔۔۔۔۔

اندر جاؤ منتہا تم۔۔۔ اس نے کوٹ اس کے بازو پر ٹھیک کرتے کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔۔نہیں پ۔۔۔پل۔۔۔پلیز اسحاب وہ مجھے مارے گا اس نے مجھے مارا بہت مارا وہ میری عزت۔۔۔ اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

منتہا کہا نا کچھ نہیں ہو گا جاؤ اندر۔۔۔اب کی بار اس نے زرا سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اندر کدھر میرے ساتھ چل۔۔۔۔ معزم نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اس کے قریب ہوتے ہوئے کے وہ بجلی کی تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ اور اس کے پیٹ پر پھر سے ٹانگ مار کر اسے گاڑی کے بونٹ پر پھینکا تھا۔۔۔ کے وہ ہوا میں اڑتا ہوا گاڑی کے بونٹ پر گرا تھا۔۔۔ اور اس کا سر بری طرح سے اس پر لگا تھا ۔۔۔۔

کہا تھا ناں ہاتھ مت لگانا اسے کہا تھا ناں۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی تمہاری اسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔ اس پر ہاتھ اٹھانے کی اسے مارنے کی۔۔۔۔ پے در پے اس کے منہ پر گھونسے مارتے کہا تھا اس نے اور پھر اسے کاندھے پر ڈال کر زمین پر پٹخا تھا۔۔۔۔۔

وہ دروازے کے بیچوں بیچ کھڑی اس کا جنون دیکھ رہی تھی اس کو مارنے کی وجہ سے خود اس کے ہاتھ کی پشت سے خون نکل رہا تھا مگر پرواہ کس کو تھی۔۔۔۔وہ دوڑتی ہوئی اندر گئی تھی اور ڈرائنگ روم کے صوفے کے پیچھے جا کر چھپ کر بیٹھ گئی تھی کانپتے ہوئے اس نے اپنے سر کو گھٹنوں میں دیتے ہچکیوں سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

سالے وہ تیری لگتی کیا ہے میری تو کزن ہے بیوی ہے تیری کیا ہے۔۔۔ اس نے بھی اسے بالوں سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ اس کا سر مارا تھا کے اس کے سر سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔ بیوی تھی اب نہیں ہے۔۔۔ اور رہی بات کزن کی تو تجھ جیسے کزن پیدا ہوتے ہی مر جانے چاہیے اس نے پیچھے لا کر ٹانگ اس کے منہ پر ماری تھی کے فرش کی ٹائلوں پر اس کا منہ لگا تھا جا کر مگر وہ اتنا ڈھیٹ تھا کے جوڑ جوڑ سے خون نکلنے کے باوجود بھی ہمت نہیں ہار رہا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

بسمہ اللہ کریں مولوی صاحب۔۔۔ ہشام نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ہشام بھائی آپی کہیں نظر نہیں آ رہیں ہیں شیری نے اندر آتے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

مگر ابھی تو پنکی نے کہا کے اس نے منتہا کو ابھی باہر بھیجا ہے وہ اس سے مل کر گئی ہے۔۔۔ سارہ نے کہا تھا۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہیں یہ ہمیں ملازمہ نے کہا تھا کے منتہا آپ کے ساتھ ہال آئی ہے--- دعا نے بھی اندر آتے کہا تھا----

نہیں میں اور بشام ہی آئے ہیں وہ تو ہمارے ساتھ نہیں آئی کیا وہ تم لوگوں کے ساتھ بھی نہیں آئی یا اللہ خیر---- سارہ پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی---

کیا ہوا سب خیریت تو ہے حمدان اور صفی نے اندر آتے پوچھا تھا---

نہیں خیریت نہیں ہے پچھلے ایک گھنٹے سے ہم یہاں ہیں اور منتہا وہ گھر پر وہ ہال آئی ہی نہیں پتہ نہیں وہ گھر پر بھی ہے یا نہیں--- بتاؤ پنکی کہاں ہے وہ--بشام نے کسی انہونی کے خدشے کے تحت پوچھا تھا---

م---م--مجھے نہیں پتہ---- اس نے گڑبڑاتے ہوئے صاف انکار کیا تھا---

جھوٹ مت بولیں کل رات آپ آپی کو بلانے آئیں تھی لان میں آنے کے لیے---- میں نے دیکھا تھا اوپر سے آپ نے انہیں تھپڑ بھی مارا تھا پلیز مجھے بتائیں میری آپی کہاں ہیں پلیز مجھے بتا دیں---- اس نے روتے ہوئے کہا تھا---

چلو میرے ساتھ---- بشام نے پنکی کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا----

مگر بشام--- سارہ بھی پیچھے آئی تھی-----

صفی اناونسمنٹ کر دو کسی ایمرجنسی کی وجہ سے ختم کر رہے ہیں فنکشن ویٹرز کو بولو مہمانوں کو کھانا کھلواکر بھیجیں اور عاشر سے کہو کے یہیں رکے جب تک مہمان چلے نہیں جاتے---

پنکی کو کھینچ کر گاڑی میں ڈالتے کہا تھا جب ہی سارہ اور شیری اور دعا بھی گاڑی میں بیٹھے تھے---- عاشر اور جنت کا نکاح ہو چکا تھا--- اب بس پنکی کی باری تھی----اور پھر منتہا کا ایسے غائب ہو جانا----

ہشام بھائی چھوڑیں مجھے مجھے کچھ-----

چٹاخ---چپ بلکل چپ--- اس کے کچھ بولنے سے پہلے اس کے منہ پر اس نے زور دار تھپڑ مارا تھا کے وہ ہل کر رہ گئی تھی----

ایک بات یاد رکھنا پنکی اگر اس سب میں تمہارا ہاتھ ہوا تو میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا تمہیں موت کے گھاٹ اتارنے میں----اس نے گاڑی فل سپیڈ میں بھگاتے ہوئے کہا تھا----

کچھ دیر میں گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تھی----- اور ہلکی بارش میں گھر کے اندر انہوں نے دو لوگوں کو ایک دوسرے کو مارتے دیکھا تھا----

کون ہو تم---- ہشام نے آگے آتے ہوئے کہا تھا--- اور اسحاب سے معزم کو چھڑوایا تھا----

Urdu Novels Ghar

ایحاب تم تم گئے نہیں میٹنگ پر۔۔۔ صفی اور حمدان کی گاڑی بھی اندر داخل ہوئی تھی اور صفی نے گاڑی سے نکلتے کہا تھا۔۔۔ جب ہی ایحاب نے ان دونوں کی ایک بھی سنے بغیر بشام کو پیچھے کرتے پھر سے معزم کے منہ پر گھونسے مارے تھے۔۔۔۔

بشام بھائی یہ میرا دوست ہے اور ایحاب کنٹرول۔۔۔ صفی نے اس کی آنکھوں میں اترا خون دیکھتے کہا تھا روکا تھا اسے۔۔۔۔۔

کیا کنٹرول یار کیا کنٹرول میری منتہا کے ساتھ ایحاب راندھاوا کی منتہا کے ساتھ یہ سب کرنے کی ہمت کیسے ہوئی اس کی کیسے ہمت ہوئی اسے مارنے کی۔۔۔ اس پر ہاتھ اٹھانے کی اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی۔۔۔ وہ ایک بار پھر سے جنونی انداز میں معزم حسین پر جھپٹا تھا۔۔۔۔

اور اس کے منہ سے ایحاب نام سن کر پنکی سارا شیری بشام سب اپنی جگہ پر ساکت ہوئے تھے۔۔۔ اور ایحاب کے منہ سے منتہا میری منتہا کہنا سن کر صفی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔ شاید اللہ نے اسے بچا لیا تھا کسی کا دل توڑنے سے بر وقت اور کسی کو اس کی محبت مل گئی تھی۔۔۔۔

میں بھی معزم حسین ہوں میں اپنی کزن کو لے کر جاؤ گا۔۔۔ معزم نے نقاہت زدہ لہجے میں چکراتے سر کو تھامتے کہا تھا۔۔۔۔

معزم حسین--- بشام نے بجلی کی تیزی کی طرح اس تک پہنچتے اس کا گریبان پکڑتے اس کو جھنجوڑتے ہوئے کہا تھا-----

کیا لینے ائے یو یہاں آہ بتاؤ کس کے کہنے پر آئے ہو ورنہ پولیس کو بلوا کر تمہارے پرخچے اڑوا دوں گا--- بشام نے اس کے منہ پر کھینچ کے تھپڑ مارا تھا ----

اور پولیس کا نام سنتے ہی معزم کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں----اگر پولیس کے حوالے اس کو کیا جاتا تو یقینا اس کا پچھلا کچھا چھٹا بھی کھلتا یہ سوچ کر ہی اس کا دل دہلا تھا----

م---میں خود نہیں آیا تھا اس پنکی نے اس نے بلوایا تھا مجھے اس نے کہا تھا کے میں اسے راستے سے ہٹا دوں اس کے بلکہ اس کو ساتھ لے جاؤ تاکہ عاشر کے ساتھ اس کی شادی ہو جائے----

اس نے پنکی کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا---- وہاں موجود سب افراد کی نظریں ایک دم پنکی کی طرف اٹھیں تھیں---جب ہی عاشر اور جنت کی گاڑی بھی اندر آئی تھی اور وہ بھی گاڑی سے نکلتے وہیں کھڑے ہو گئے تھے بارش رک گئی تھی اب----

ج---ج-- جھوٹ بول رہا ہے میں نے کچھ نہیں کیا میں میں جانتی بھی نہیں ہوں اس کو--- اس نے صاف انکار کیا تھا---

ابے اوہ جھوٹی میرے ساتھ مکاری کھیلنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ میرے پاس سارے ثبوت ہیں۔۔۔ اس نے کل مجھے بیس لاکھ ٹرانسفر کروایا اور پھر مجھ سے ڈیل کی ٹرانزیکشنز کا میسج اس کی ساری کال ریکارڈنگ میرے فون میں موجود ہے میں پھنسا تو یہ بھی پھنسے گی۔۔۔ اس نے پنکی کی طرف اشارہ کرتے اپنا فون نکالتے اس کی کال کی ریکارڈنگ اون کرتے کہا تھا۔۔۔۔جس میں پنکی کی آواز واضح سنی جا سکتی تھی ۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں نے یہ بس اس لیے کیا کے عاشر کی شادی منتہا سے نا ہو۔۔۔ اس نے بشام کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔ سارہ نے اگے بڑھ کر دو تھپڑ اس کے منہ پر مارے تھے کے اسکی ناک میں پھنی نوز رنگ دور جا گری تھی۔۔۔

کتنی تکلیفیں دیں تم نے اسے پاگل بن کر راتوں کو اسے مارتی رہی اس کے ہاتھوں پر کٹ لگاتی رہی تھپڑ گھونسے اپنے جھوٹے نوالے اس کے جسم پر پہنے لباس کو پھاڑنا اس پر الزام لگانا کے اس نے تم سے غلط حرکات اس پر شک۔۔۔ چھی۔۔۔۔چھی۔۔۔ پنکی ہر حد تک تم گئی اس نے پھر بھی صبر کیا پھر بھی صبر اور آج جو تم نے اس کے ساتھ کیا تم تو انسانیت کے درجے سے گر گئیں۔۔۔۔ سارہ نے روتے ہوئے اس کے کاندھوں کو جھنجھوڑتے کہا تھا۔۔۔

اس کی باتیں سن کر ایحاب اپنی جگہ سن ہو کر رہ گیا تھا کتنی تکلیف برداشت کی اس نے پہلے اپنے گھر اور پھر ان کے گھر اور پھر آج بھی وہی سب کیا صبر تھا اس لڑکی کا۔۔۔ اس کا دل کیا جا کر گولی سے اڑا دے اس لڑکی کو۔۔۔۔

افسوس ہے مجھے تمہاری ذہنیت پر پنکی مجھے لگا تھا تم سدھر جاؤ گی مگر ہدایت کچھ لوگوں کے لیے ہوتی ہی نہیں ہے۔۔۔ غور سے دیکھو اسے یہ ہے جنت عاشر جس سے کچھ گھنٹے پہلے میرا نکاح ہوا ہے میری بیوی۔۔۔ اور جس کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے تم نے جال بچھایا تھا ناں اس کا نکاح صفی احمد سے ہونا تھا۔۔۔ تم نے اس بے قصور کے ساتھ کیا کر دیا خدا تمہیں کبھی معاف نا کرے۔۔۔۔ عاشر نے ملامت زدہ لہجے میں اسے حقارت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

معزم بھائی اور کتنا دکھ دیں گے کتنی تکلیف دیں گے ہمیں میرے ماں باپ کو مار کر سکون نہیں ملا میری بہن کو طلاق دے کر سکون نہیں ملا ہمیں ہماری جنت ہمارے گھر سے بے دخل کر کے ہم سے ہمارا گھر چھین کر سکون نہیں ملا جو اب آپ یہ سب۔۔۔۔ میرے بس میں ہو تو اپنی بہن کے ایک ایک آنسو کے بدلے میں آپ کو ہر بار پھانسی چھڑاؤو۔۔۔ میں نے دیکھا اپنی بہن کو دن رات اذیت میں تڑپتے روتے بلکتے۔۔۔۔ حساب دینا بھی چاہیں گے تو نہیں دے سکیں گے آپ۔۔۔ آپ انسان نہیں مونسٹر ہیں۔۔۔

اس لیے کے اشرف المخلوقات کا درجہ بہت بڑا ہے آپ انسان کہلانے کے لائق نہیں ہیں--- اس نے روتے ہوئے کہا تھا-----جب ہی عاشر اور صفی نے اسے اپنے بازوؤں میں لیتے پیار کرتے اس کے آنسو صاف کیے تھے---

آئی--- آئی ایم س----وری----

چٹاخ--- اس کے لفظ پورے ہونے سے پہلے ہی حمدان اس تک پہنچا تھا اور اس کے منہ پر کھینچ کے تھپڑ مارا تھا کے وہ نیچے گری تھی----

سوری واٹ سوری کس کس حرکت کے لیے سوری کرو گی نہیں تمہیں زرا بھی شرمندہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ ڈوب کر مرجانا چاہیے یا پھر سیدھا سیدھا پھانسی کا پھندا لگا کر مر جانا چاہیے--- پہلے عاشر پھر ملتا اور پھر نجانے کوئی اور میں دعا کرتا ہوں تمہیں ایک دن اتنا پچھتاوا ہو اپنے کیے پر کے تم خود کے اندر جھانکنے سے بھی گھن کھاؤ----

اس نے نفرت زدہ لہجے میں اس پر گرجتے ہوئے کہا تھا-----

آئی ایم سوری بشام بھائی اس عورت کے ساتھ نکاح کر کے میں اپنی عاقبت خراب نہیں کر سکتا آئی ایم سوری--- اس کو دھتکار کر وہ بشام سے معافی مانگتا اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا تھا اور چلے گیا تھا-----

پولیس کو بلواو عاشر اور صفی تم قاضی صاحب کو لے کر آؤ۔۔۔ بشام نے حکم دیا تھا۔۔۔ اور دونوں کی جرات نہیں ہوئی تھی کے اس سے سوال پوچھیں کے کیوں۔۔۔۔

میں نے سب تمہاری بہن کے کہنے پر کیا ہے اگر میں جیل گیا تو ساتھ تمہاری بہن بھی جائے گی اپنے منہ سے خون صاف کرتے کہا تھا معزم نے۔۔۔۔

بشام نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اسے اور اندر چلے گیا تھا۔۔۔گیٹ پر کھڑے چوکیدار کو اس پر گن تاننے کا اشارہ کرتے کہتے۔۔۔۔

بھائی آپ پلیز اپی کو لے جائیں یہاں سے بہت دور جہاں کبھی معزم بھائی نا آئیں آپ چاہے مجھ سے بھی نا ملانا میری آپی کو پر وہ خوش رہیں شیری نے روتے ہوئے اںحاب کے سامنے جاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

فکر مت کرو تمہاری آپی کو اب ہوا بھی میری اجازت کے بغیر نہیں چھو سکتی۔۔۔۔ اس کے کاندھے کو تھپکتے وہ اندر گیا تھا۔۔۔ اسے ڈھونڈنے وہ ڈرائنگ روم کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

پھر پلٹتے ہی اسے خوف بھری ہلکی ہلکی سسکیاں سنائیں دیں تھیں۔۔۔ وہ آواز کے تعاقب میں گیا تھا وہ صوفے کے پیچھے گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔ اس کو کاندھے سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔۔ ایحاب م۔۔۔مجھے مت بھیجیں مع۔۔۔معزم ک۔۔۔کے ساتھ مجھے

ن۔۔ نہیں جانا۔۔۔ اس نے خوف کے مارے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔ جب ہی وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کو بازو سے پکڑتے کھینچ کر کمرے میں لایا تھا اور دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔ آنکھیں کھولو منتہا۔۔۔ اس کے لرزتے وجود کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اس نے اس کی آواز پر آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔کوٹ پہنے سرخ نم لباس کھلے بالوں سر پر چوٹ ناک پر اور ہونٹ کے کنارے پر جما خون۔۔۔۔ ہاتھ باندھے اس نے جی بھر کر دیکھا تھا اسے۔۔۔۔جیسے وہ اس کی کل کائنات ہو جیسے ہزاروں سال جیا ہو اس چہرے کے خدوخال میں کھونے کے لیے۔۔۔۔

اک بوند برس،

اک اشک چھلک،

خاموش نظر!

کوئی بات تو کر،

دل دکھتا ہے

تو میرے دل پر

ہاتھ تو رکھ ،

میں تیرے ہاتھ پہ

دل رکھ دوں ،

دل درد بھرا ،

جو اس کو چھوئے ،

یہ اس سے ملے ،

اک لفظِ محبت بول ذرا میں سارے لفظ

تجھے دے دوں ،

دل درد سراب کو

آب سے بھر،

تو میرے خواب پہ

آنکھ تو دھر،

میں تیری آنکھ میں

،خواب بھروں

خاموش محبت

،بات تو کر

!!!دل دکھتا ہے ---

ایک بار مجھے ڈھونڈنے کی کوشش تو کرتی ایک بار مجھے پکارتی تو سہی میری آنکھوں میں کبھی تمہیں کوئی جذبہ نظر نہیں آیا میں تو اس ایک لمحے سے اب تک نکل نہیں پایا منتہا اس ایک ٹکراؤ نے میرے دل کو میرے جذبات کو ٹکر دے دی ہے میں تو تمہاری سانسوں کو بھی ہواؤں میں تلاشنے لگا تھا اور تم تم نے میرے کسی جذبے کو محسوس نہیں کیا کیوں--- ایک پل کے لیے سوچا کے اگر میں نا آتا تو کیا ہو جاتا---- اس کی آنکھیں نم تھیں اس کے لفظ عکاس تھے اس درد کے جو اس کی حالت دیکھ کر اس نے محسوس کیا تھا----

ت----تب----ممکن نہیں تھا--- یہ سب--- ویسے بھی اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلا نے چاہیے آپ آسمان ہیں ایحاب اور میں زمین---- کچھ چیزیں اوقات سے باہر ہوتیں ہیں اور آپ بھی میری اوقات سے باہر ہیں--- پھر کیسا ملن--- کیسی محبت-----اور اگر آج آپ نا آتے

تو شاید منتہا روحیل آپ کے سامنے یوں زندہ نا کھڑی ہوتی شاید یہ میری زندگی کا آخری امتحان ہوتا اور میں شاید مٹی میں مل جاتی سانسیں کھینچ لیتی اپن-----

ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری یہ کہنے کی ہاں---- اس کے لفظ پورے ہونے سے پہلے اس نے اسے بازو سے کھینچ کر قریب کیا تھا اور اس کے چہرے پر جھکتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا----

اسکی سانسوں کی تپش اس کی آنکھوں کا درد منتہا ایک پل کے لیے بھی دیکھ نہیں پائی تھی ان انکھوں میں کے اپنی دھندلائی نظریں جھکائیں تھیں--- موٹی موٹی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہہ کر گالوں پر لڑھکے تھے---

چ---چھوڑیں مجھے اںحاب جانے دیں س---سب کیا س---سوچیں گے--- اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی تھی اس نے--- بدنام اور بد کردار تو وہ پہلے ہی بن گئی تھی پھر ایک کمرے میں بند ایک نا محرم کے ساتھ نجانے کتنے سوالوں کے جواب پھر سے دینے سے ڈر گئی تگی وہ----

مائی فٹ کوئی کیا سوچتا ہے کیا نہیں پہلے بھی تم نے یہی سوچا تھا لوگ کیا کہیں گے جس کا نتیجہ اب تک بھگت رہی ہو اور----

میں نے آپ سے محبت کے وعدے نہیں کیے تھے--- اس وقتی ٹکراؤ کو آپ کوئی جذبہ سمجھ بیٹھے ہیں تو میں معزرت چاہتی ہو مجھے بچانے کا شکریہ---- وہ کھٹور بن گئی تھی سخت اس کا لہجہ بھی سخت تھا اس سے اپنی کمر چھڑواتے دور ہوتے کہا تھا اس نے----

...وعدے تو ہوئے ہیں منتہا روحیل انکھوں سے آنکھوں تک---- "سانسوں سے سانسوں تک اور دل سے دل تک..." .ہر جذبے سے ہر جذبے تک..." .دھڑکنوں کے تال میل تک" . تم مانو یا نا مانو اپنے اردگرد خول کھینچو نا کھینچو ہوائیں گواہ ہیں میری محبت کی پاکیزگی گواہ ہے"... اور میرا رب گواہ ہے اس کے پیچھے کھڑے ہوتے اس کے کان کے پاس۔ سرگوشی کرتے کہا تھا--- اس کے ہلتے لبوں کے کان کے ساتھ لگتے لمس اور سانسوں کی تپش سے وہ لرز گئی تھی دل تو جیسے دھڑکنے کی سپیڈ میں جیتنے کی تیاری پر تھا--- اور کمر سنسنا۔ گئی تھی نا وہ خود بس میں تھی اور نا ہی اس کا دل اور دھڑکنیں---- اس نے شدت سے آنکھیں بند کیں تھیں----

چینج کر لو قاضی صاحب آہ رہے ہیں نکاح ہے ہمارا پھر گھر چل رہے ہم---- تمہارے سارے سوالوں کے جواب تفصیل سے دینے کا ارادہ رکھتا ہوں میں تمہاری جان کو مشکل میں ڈال جر خود میں جذب کر کے---- اس کی گالوں پر لڑھکتے آنسو صاف کرتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا اس نے---- اور اس کی پلکیں لرز گئیں تھیں اس کی باتوں کے مفہوم پر----

میرا کوئی گھر نہیں ہے اور جہاں تک رہی بات نکاح کی تو میں نے پہلے بھی کہا کے میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتی آپ مجھ سے بہترین ڈیزرو کرتے ہیں---- ایک طلاق یافتہ لڑکی کسی شہزادے کا مقدر نہیں ہو سکتی---- اپنے گھر جائیں آپ کے گھر والے منتظر ہوں گے آپ کے----

اس نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا مگر قدم جیسے من من کے ہو گئے تھے---- وہ تلخی سے مسکرایا تھا اس کے رویے پر----

سنا ھے رائیگانی کی کہانی لکھ رھے ہو تم ؟؟؟

کہاں سے لفظ لاؤ گے ؟؟

عبارت کیا بناؤ گے ؟؟

جو لہجے میں ھے دکھ کا ذائقہ

اسے کیسے چھپاؤ گے ؟؟؟

اگر تحریر لکھو گے،

محبت کی گواہی سے

جدائی کی سیاہی سے

!! قلم کی آنکھ روئے گی

سب ہی اسلوب، سارے استعارے روٹھ جائیں گے

جو دل پر بندھ ہیں باندھے

!! وہ سارے ٹوٹ جائیں گے

کسی لکھ کر مٹائی سطر پر،جب دھیان ٹھہرے گا

تو اک بے نام سا رشتہ

زیست کا عنوان ٹھہرے گا

اسے جھٹلاؤ گے کیسے ؟؟؟؟

بیاں کر پاؤ گے کیسے ؟؟؟

اذیت کے حوالوں کو محبت کی مثالوں

کو

کسی کردار کے دل پر پڑے زخموں کو ،چھالوں کو

بکھرتے خواب لکھو گے

رُکے سیلاب لکھو گے

کہانی میں جہاں پر ____تم ہجر کا باب لکھو گے

کہو ھے تاب؟؟؟؟

لکھو گے؟؟؟

کہانی میں آخری صفحے پر آ کے ہی

دلوں کے چاک سلتے ہیں

وِرثے دکھ کے ملتے ہیں

مگر تم کھول بیٹھے ہو

یہ صفحہ شام سے پہلے

مقام صبر سے پہلے

حدِ الزام سے پہلے

کہانی ختم ہی کرنی ھے گر انجام سے پہلے

ایحاب راندھاوا تمہیں منتہا ایحاب راندھاوا بنا کر یہاں سے لے کر جائے گا ورنہ تو یہاں سے اب میری لاش ہی جائے گی --- اس نے اس کے بڑھتے قدم روکتے کہا تھا--- وہ پیچھے مڑی تھی----

باہر آہ جاؤ نکاح کے لئے کہتے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔اور وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آئی تو سب تھے۔۔۔ ڈرائنگ روم میں یہاں تک کے قاضی صاحب بھی اور باہر پولیس کھڑی تھی۔۔۔۔۔

معزم صوفے پر بیٹھا پیپرز پر سائن کر رہا تھا اور پنکی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ یہ شخص کبھی بھی میرا مقدر نہیں بن سکتا تھا مجھ میں اور اس میں کوئی فرق نظر نہیں آیا آپ کو۔۔۔۔ آپ میری غلطی کی سزا اتنی بڑی نہیں دے سکتے مجھے۔۔۔ پنکی نے بشام کی طرف دیکھتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔

تمہارا مقدر اس سے بھی بھیانک ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر جیسے کو تیسا تم نے شاید سنا ہی ہو گا یا پھر سنا ہو گا تو بھول گئی ہو گی۔۔۔۔ تم نے جو بویا وہی کاٹا۔۔۔۔

معزم حسین کے لیے تم سے بڑھ کر اور تمہارے لیے معزم حسین سے بڑھ کر کوئی ہو نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

آج میں اپنے ہوش و ہواس میں یہ اعلان کرتا ہوں کے میری پنکی نام کوئی بہن نہیں ہے جو تھی وہ آج اور ابھی سے مر گئی ہے۔۔۔ میں تمہیں خود سے جڑے ہر رشتے سے اپنی جائیداد سے عاق کرتا ہوں میرے گھر سے میرے خاندان کے کسی بھی فرد نے تم سے ملنے کی کوشش کی تو وہ بھی میرے لیے مر چکا۔۔۔۔

ابھی تو تم دونوں پولیس جا کر اپنے اپنے حصے کی سزائیں بھگتو گے اور پھر اپنے کیۓ کی سزا جو رب سے ملے گی----

کہتے انہوں نے باہر کھڑی پولیس کو ان دونوں کو لے جانے کا کہا تھا--- پنکی نے مڑ کر بشام کو نہیں دیکھا تھا---- اس نے کیا ہی ایسا کیا تھا جو وہ اپنے لیے رحم کی اپیل کرتی اس سے---- ابھی تو سزا شروع ہوئی تھی---- اس نے تو اسے سنبھلنے کا موقع دیا تھا--- حمدان کو چنا تھا اس کے لیے جو معزم سے لاکھ درجے بہتر تھا مگر اس کے اعمال نے اس کا نصیب ایک جواری اور نشئی سے جوڑا جو اپنے سگوں کا نہیں بنا وہ اس کا کیا بنتا---

لیڈیز پولیس نے اس کے ہاتھوں پر ہتھکڑیاں باندھیں تھیں---وہ لال جوڑے میں دلہن بنی پولیس موبائل میں بیٹھی تھی--- سامنے معزم حسین بھی ہتھکڑیاں لگے ہاتھوں کے ساتھ بیٹھا تھا----

واہ معزم حسین کیا نصیب پایا ہے واہ----اور اسے دیکھ کر مسکرایا تھا----شاید اسے یقین تھا کے بہت جلد وہ یہاں سے رہائی پاہ لے گا مگر یہ بس اس کا گمان ہی رہنے والا تھا--- کیونکہ

ایحاب راندھاوا اسے اب ایسے

قطعاً نہیں چھوڑنے والا تھا----

آئی ایم سوری بشام بھائی مجھے بھی کچھ کنفیس کرنا ہے ایکچولی میں کسی اور لڑکی------- اس نے ساری بات بتائی تھی بشام کو----

مگر یہ سب بات میں نے منتہا سے کر کے ہامی بھری تھی شادی کے لیے کیونکہ اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں تھا اور شاید تب اسے حفاظت اور نام چاہیے تھے محفوظ رہنے کے لیے--- میں دھوکہ دینے کا قائل نہیں ہوں تب ہی منتہا سے ساری بات کر لی تھی---- مگر اب میں آپ سے ریکوسٹ کرتا ہوں کے منتہا کا نکاح ایحاب سے کر دیں---- اس سے زیادہ اسے کوئی خوش نہیں رکھ پائے گا آپ اسکا جنون تو دیکھ ہی چکے ہیں--- ویسے بھی سچ پوچھیں تو میں نے منتہا کو کبھی بہن کی نظر سے ہٹ ہر دیکھا ہی نہیں تھا--- اس نے نشام سے درخواست کی تھی---

معافی چاہتی ہوں صفی صاحب منتہا روحیل کو کیا سمجھ رکھا ہے آپ نے جو ایک کی جھولی سے نکال کر دوسرے کی جھولی میں پھینک دیا کوئی بے مول پتھر یا ٹھکرایا ہوا برتن خدارار رحم کریں آپ سب میرے حال پر اپنے دوست کو کسی ٹھکرائی ہوئی طلاق یافتہ بد کردار لڑکی کے ساتھ زبردستی باندھتے ہوئے آپ کو شرم آنی چاہیے-----

ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا اس نے ایحاب کے ماتھے پر بل آئے تھے اس کی بکواس سن کر--- مٹھیاں بھینچیں تھیں اس نے سختی سے-----

کسی کا نہیں تو میرے کہے کا مان رکھ لو سمجھو آج تمہارے سامنے تمہارا باپ روحیل کھڑا ہے اور وہ التجا کر رہا ہے تم سے۔۔۔ تو کیا تم ان کی بات نہیں مانو گی۔۔۔ بشام صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بہتے آنسوؤں سے التجا کی تھی۔۔۔جوابا اپنے باپ کا نام سن کر وہ ان کے گلے لگتی ہچکیوں سے رو دی تھی۔۔۔۔۔سارہ نے آہ کر اس کی کمر سہلائی تھی۔۔۔۔

بس میرا بچہ اب نہیں رونا۔۔۔ انہوں نے اسے خود سے الگ کرتے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مولوی صاحب آپ نکاح شروع کریں۔۔۔منتہا کو بٹھاتے کہا تھا اس نے اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ منتہا روحیل سے منتہا ابحاب راندھاوا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ بشام نے اٹھ کر ابحاب کو گلے لگاتے مبارکباد دی تھی۔۔۔ صفی اور عاشر نے بھی۔۔۔۔

اور پھر دونوں نے منتہا کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

مت بھولنا اب تمہارے چار چار بھائی ہیں عاشر بشام صفی اور شیری۔۔۔ عاشر نے کہا تھا۔۔۔اور اسے ڈھیروں دعائیں دیں تھیں۔۔۔۔

جنت سارا اور دعا نے بھی اسے گلے لگا کر وش کیا تھا۔۔۔

تھنکیو ابحاب بھائی۔۔۔ شیری نے ابحاب کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔۔

تھینکیو کس بات کا آپ کی آپی تو ہمیشہ سے ایحاب کی ہی تھیں۔۔۔ اس نے اس کی ناک کھینچتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر سامنے کھڑی چھینکتی منتہا کو دیکھا تھا جو اب سوں سوں کر رہی تھی۔۔۔۔

میں ملازمہ سے کہہ کر روم سیٹ کروا دیتی ہوں تم لوگوں کے لیے اور پھر چینج کر لو کھانا لگواتی ہوں۔۔۔ سارہ کے تو منتہا کو اس کی محبت ملنے پر پاؤں ہی خوشی سے زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔

نہیں سارہ آپی مجھے گھر کے لیے نکلنا ہے ایکچولی گھر پر ایک پریشانی ہے تو منتہا چینج کر لے پھر ہم۔نکلیں گے۔۔۔ ایحاب نے کہا تھا۔۔۔۔

منتہا جاؤ تم چینج کر لو خیریت ایحاب کیا ہوا۔۔۔ بشام نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ایکچولی میرے بھائی اور بھابھی نہیں ٹھیک ہم ہائکنگ پر گئے تھے تو۔۔۔۔ اس نے ساری بات بتائی تھی۔۔۔۔

اوہ اچھا پھر تو تمہیں فورا نکلنا چاہیے جاؤ منتہا چینج کر لو بیٹا۔۔۔۔ اسے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ منتہا کو سٹل کھڑے دیکھتے بشام نے کہا تھا۔۔۔۔اور وہ چھینکتی ہوئی چینج کرنے چلی گئی تھی اوپر۔۔۔۔

میں بھی چینج کر لوں شیری تم بھی سامان لے آؤ اپنا پھر ہم نکلیں گے۔۔۔ اس نے سامنے کمرے میں جاتے اور اپنا سامان منگواتے کہا تھا۔۔

نہیں شیری یہی رہے گا ہمارے پاس اب یہ میرا بیٹا ہے کیوں شیری--- ہشام صاحب نے اسے خود سے لگاتے کہا تھا---

بلکل اور بہنوں کے گھر بھائی بس تھوڑی دیر رہنے آتے ہیں ہمیشہ کے لیے نہیں بس آپی خوش رہیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا سب اس کی سمجھداری سے امپریس ہوئے تھے----ایحاب بھی مسکرایا تھا---

تب ہی ایحاب کا موبائل رنگ ہوا تھا---حائسم کا نمبر دیکھ کر وہ تھوڑا پریشان ہوا تھا--

مگر آگے سے جو خبر اسکو سننے کو ملی تھی اس کے ہاتھ سے موبائل نیچے گرا تھا---- اور رنگ فق ہوا تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا ہوا ایحاب سب ٹھیک تو ہے---- اس کا نیچے گرا موبائل اور فق رنگ دیکھتے صفی نے کہا تھا-----

ای----ایشو---- نہیں مل رہی گھبراہٹ کے مارے اس کے منہ سے لفظ ہی نہیں نکل رہے تھے---- کسی انجانے انھونے خوف نے اس کے سانس سکھا دیئے تھے----

مگر وہ تو ارحام لوگوں کے ساتھ تھی تو پھر۔۔۔۔ صفی کہتے کہتے چپ ہوا تھا۔۔۔۔

حائسم بتا رہا ہے کے وہ واش روم کا کہہ کر گئی تھی اور اب پچھلے ایک گھنٹے سے وہ غائب ہے مجھے جانا ہو گا۔۔۔کہیں حمنہ نے تو نہیں۔۔۔۔۔اس نے پریشان زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

منتہا منتہا آہ جاؤ بیٹا جاؤ دعا جلدی لے کر آؤ اسے۔۔۔۔ بشام نے کہا تھا۔۔۔۔اور وہ سر ہلاتی چل پڑی تھی۔۔۔۔ اگر تم کمفرٹیبل نہیں ہو تو پھر لے جانا منتہا کو ویسے بھی یہ اب تمہاری امانت ہی ہے ہمارے پاس بشام نے کہا تھا۔۔۔

نہیں بشام بھائی اب تو ایک پل کے لیے بھی اسے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں کر سکتا۔۔۔ اجازت دیں۔۔۔

اس نے سامنے بلیک فراک میں کھڑی خود کے گرد بلیک شال لپیٹے سرخ ہوتی ناک کے ساتھ کھڑی منتہا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔بدلے میں وہ اس کے الفاظ سن کر بس گم صم کھڑی تھی

۔۔۔

اچھا خیریت کی اطلاع دینا عاشر کا ولیمہ ہو جائے کل پھر ہم پرسوں چکر لگائیں گے خوش رہو بیٹا۔۔۔ انھوں نے منتہا کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا سب باری باری ملے تھے اس سے۔۔۔۔

ویسے تو میرا بھائی بہت سمجھدار ہے مگر پھر بھی کوشش کرنا کسی کو ہرٹ نا کرو سب کی بات ماننا اور کچھ بھی ہو کبھی کچھ برا نا کرنا کسی کے ساتھ بھی اس نے شیری کا ماتھا چومتے کہا تھا۔۔۔اور پھر گاڑی میں نیبٹھی تھی سب کی دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوئی تھی۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے بھی وہ مسلسل چھینک رہی تھی۔۔۔اور بار بار سر دبا رہی تھی اپنا۔۔۔۔ گالوں پر تھپڑوں کے نشان ابھی بھی تھے۔۔۔۔ اور جو زخم روح پر لگے تھے وہ جو کسی کو محسوس نہیں ہو رہے تھے وہ اسے بخوبی محسوس ہو رہے تھے وہ جانتا تھا وہ کس قدر اذیت میں ہے وہ یہ بھی جانتا تھا کے ساری زندگی وہ اس چکر سے اس احساس سے نہیں نکل پائے گی کے اس نے طلاق یافتہ اور بدکرداری کے الزاموں سمیت اس سے نکاح کیا مگر ایک امید تھی اصحاب کے دل میں اور وہ یہ کے وہ اپنے پیار سے اپنے عمل سے اسے اس قدر خوبصورت بنا دے گا کے وہ کبھی بھی خود کو کمتر نہیں سمجھے گی وہ خود کو دنیا کی سب سے حسین لڑکی سمجھے گی۔۔۔۔

آسلام آباد ائیر پورٹ پر گاڑی رکی تو ایک زبردست ٹھنڈے ہوا کے جھونکے نے ان کا استقبال کیا تھا۔۔۔ اصحاب تو نہیں مگر وہ کپکپا گئی تھی۔۔۔۔

اور اس کا کپکپانا وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔ ٹکٹس لے کر بورڈنگ کے بعد وہ ائیر پلین میں جا کر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

آج ایک بار پھر وہ اسی شہر جا رہی تھی جہاں سے اسے دھکے دے کر نکالا گیا تھا ذلیل اور رسوا کیا گیا تھا۔۔۔ ایسا احساس ہو رہا تھا اسے جیسے وہ اپنے ماں باپ کی اغوش میں آہ گئی ہے۔۔۔۔ وہ سفر اسے شدت سے یاد آیا تھا جب پہلی بار گھر سے وہ اپنے بھائی کے ساتھ بے یارو مددگار نکلی تھی جب اسے نہیں پتہ تھا کے اس نے کہاں جانا ہے کہاں رہنا ہے پرائے شہر میں اسے رہنے کو جگہ بھی ملے گی یا نہیں۔۔۔ کتنے وسوسے کتنے اندیشے تھے دل میں مگر کامل یقین صرف رب کی ذات پر تھا۔۔۔ اور وہ یقین جیسے اس کی ڈوبتی زندگی کے لیے روشنی کا واحد سہارا تھا۔۔۔۔

کتنے آنسو پلکوں کی بار سے گرے تھے۔۔۔۔ سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں تھیں اس نے۔۔۔ اور پھر دھیرے دھیرے ہر منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا تھا نظروں کے سامنے۔۔۔۔

بارات کا دن اصحاب کا نظر آنا معزم کا الزام ہوٹل کا کمرہ طلاق کے بول ماں باپ کی موت ان کا جنازہ اگلی صبح گھر کو لاک لگا کر اسلام آباد کے کیسے نکل جانا پنکی کے ستم۔۔۔ کیا وہ واقع اتنی بہادر تھی۔۔ کیا کچھ نہیں زندگی نے اسکے دامن میں سمیٹا۔۔۔

اور اب اصحاب۔۔۔ کیا زندگی کے امتحان ختم ہو گئے ہیں یا پھر زندگی نے مزید امتحان لکھ دیئے ہیں نصیب میں۔۔۔۔

اس نے خوف کے مارے آنکھیں کھول لیں تھیں۔۔۔۔ اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی دل پر ہاتھ رکھے اسنے دل مسلا تھا ہونٹ لرزے تھی کپکپی طاری ہوئی تھی۔۔۔۔

منتہا آر یو اوکے۔۔۔ اس کی کنڈیشن دیکھ کر وہ ایک دم پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

پ۔۔۔۔پانی۔۔۔اس نے لرزتے ہونٹوں سے کہا تھا۔۔۔۔

جب ہی اس نے سامنے پڑی پانی کی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس کے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔جس میں سے دو گھونٹ بھر کر اس نے پیچھے گرتے سیٹ کی پشت پر سر ٹکایا تھا۔۔ٹشو لے کر اس نے اس کے بھیگے لب صاف کیے تھے اور پھر نم آنکھیں اور لاسٹ میں ناک۔۔۔۔

جب تک سوچنا نہیں چھوڑو گی کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔ریلیکس رکھو دماغ کو اور گرم کپڑے نہیں ہیں جو یہ پتلی سی شال اور یہ باریک سٹف والی فراک پہنی ہے۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے سے بال پیچھے کرتے کہا تھا اور پھر بیل بجا کر ائیر ہوسٹس سے بلینکٹ منگوایا تھا۔۔۔۔

عا۔۔۔۔ع۔۔۔عادت نہیں ہے مجھے کسی پر بوجھ بننے کی بشام بھائی نے کہا تھا شاپنگ کا میں نے اس لیے منع کر دیا کے صفی سے نکاح کے بعد کروں گی اس سے ۔۔۔ کیوں کے یہ اس کا حق ہے مجھے شاپنگ کروانا مگر پھر بھی ان کے اسرار پر دو جوڑے لیے تھے نکاح کے لیے وہ ہیوی تھے اس لیے نہیں ان میں سے کوئی بھی ابھی پہنا۔۔۔ اور جب بابا

کے گھر سے نکلی تھی تب گرمیوں کا موسم تھا تو لان کے ڈریسیسز تھے۔۔۔۔ وہی لے کر نکلی تھی گھر سے۔۔۔ اس نے تلخ سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے کہا تھا۔۔۔۔

ایحاب نے بڑے غور سے دیکھا تھا اسے۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اس اکیلی کے پاس درد دکھ تنہائیاں وسوسے چھبن تاریک لمحے پھڑپھڑاتی یادیں اور سب سے بڑھ کر صبر کا تحفہ جو ہر کسی کے پاس نہیں ہوتا۔۔۔ اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

سر۔۔۔۔ ائیر ہوسٹس نے اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا تھا اور اسے بلینکٹ تھمایا تھا۔۔۔

جسے اس نے ڈبل کر کے اس کے اوپر ڈالا تھا۔۔۔ پاؤں اوپر کر لو بلینکٹ میں جوتا اتار دو۔۔۔ اس نے سوفٹ سی فلیٹ اوپن چپل میں ٹھنڈ کے مارے لال ہوتے اس کے سفید پاؤں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اور اس نے سر ہلاتے اوپر کیے تھے پاؤں۔۔۔۔

پھر اس کا سر پکڑ کر اپنے کاندھے پر رکھتے اس نے ایک ہاتھ میں اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر گرم کیا تھا جب کے سیدھے ہاتھ سے وہ اس کا سر دبانے لگا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔میں ٹھیک ہوں ایحاب پلیز آپ یہ مت۔۔۔۔

ششششش چپ آنکھیں بند کرو ریلیکس سو جاؤ ایک گھنٹہ۔۔۔۔ تب تک ہم پہنچ جائیں گے اس کے بخار کی حدت سے تپتے ماتھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا اس نے اس کی بات کاٹتے اور وہ انکھیں بند کیے سو گئی تھی۔۔۔

کتنی دیر وہ اسکا سر دباتا رہا تھا اور جب اسکی سانسیں بھاری ہونے لگیں تھیں تو اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے---- اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کیا تھا اس کا سارا وجود جیسے کسی بھٹی میں جل رہا ہو تپ رہا ہو---- کتنی دیر وہ اس کا چہرہ دیکھتا رہا تھا----

تجھ جو جی بھر کے میں دیکھو مجھے حق ہے----

بس یونہی دیکھتا جاؤں مجھے حق ہے----

پیا پیا بولے میرا جیا مجھے حق ہے----

اس کے نرم نرم ہاتھوں کے لمس کو خود میں جیسے وہ سمو رہا تھا--- کتنا خوار ہوا تھا وہ اس کی جھلک کے لیے اسے پانے کے لیے اس کے احساس کے لیے اور کتنا قادر اور مطلق تھا اس کا رب جس نے اسے سونپ دیا تھا اسے کسی کے نصیب سے کھینچ کر اسے اس کا مقدر بنا دیا تھا----

بے شک رب بہت مہربان ہے اور ہم اس کی کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے وہ ہر رنگ میں ہر روپ میں عنایتیں کرتا ہے نوازتا ہے اور خزانے لٹاتا ہے---- اس کی زندگی میں جیسے سکون آہ گیا تھا----

یا اللہ پلیز اب سب ٹھیک کر دیں پلیز اللہ کرے ایشو مل جائے رب کرے کے ارسم اور ذوئیشہ ٹھیک ہو جائیں پلیز یا اللہ پاک سب کچھ پہلے جیسا بہتر کر دیں۔۔ اس نے دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔ تب ہی جہاز کی لینڈنگ کی اناونسمنٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

منتہا اٹھو۔۔۔ اس نے ہلکا سا اسکا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔

ہوں۔۔۔ہا۔۔۔۔ اس نے بڑی مشکل سے انکھیں کھولیں تھیں چکراتے سر کے ساتھ۔۔۔۔

اٹھو گھر چلتے ہیں پھر میڈیسن لے کر ریسٹ کرنا ابھی جہاز لینڈ کرنے والا ہے جوتا پہنو۔۔۔ اس نے اس کے بال پیچھے کرتے پیار سے کہا تھا اور وہ بلینکٹ ہٹاتے پاوں میں جوتے اڑسنے لگی تھی۔۔۔

ائیر پورٹ سے باہر آتے ہی اسے ڈرائیور نظر آیا تھا گاڑی ان تک لاتے۔۔۔۔وہ منتہا کو لے کر گاڑی کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

میں نے فاحا کو کال کر دی ہے تم گھر جاؤ میں ہوسپٹل سے ہو کر پھر آتا ہوں گھر اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں ایحاب پلیز مجھے اکیلے نہیں جانا اس نے منت کی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کچھ نہیں ہو گا ملتہا کوئی کچھ نہیں کہے گا جاؤ فاحا وہیں ہے--- میرا ہوسپٹل جانا ضروری ہے ناں بھائی اور بھابھی ٹھیک نہیں ہے اور پھر ایشو بھی غائب ہے اور تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے ابھی گھر---

پلیز ابحاب مجھے بھی لے جائیں---- ہوسپٹل میں میں میڈیسن لے لوں گی پلیز--- اس نے ڈرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تھا---اتنی زور سے جیسے ابھی وہ کہیں چلے جائے گا--- ابحاب نے اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ واضح دیکھی تھی---- ایک پل کے لیے اسے وہ کوئی ضدی روٹھی ہوئی بچی لگی تھی---

اوکے کہتے وہ گاڑی میں اسکے ساتھ بیٹھا تھا اور ڈرائیور کو ہوسپٹل جانے کا کہا تھا--- وہ نہیں چاہتا تھا کے اس بخار کی حالت میں وہ ذوئیشہ کے بارے میں کچھ جانے یا اس سے ملے کیونکہ وہ جانتا تھا کے ایسے اس کی طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی اگر وہ ذوئیشہ کے بارے میں سنے گی تو مگر اب اس کی ضد کے آگے اس کے پاس اور کوئی حل بھی نہیں تھا----

گاڑی ہوسپٹل کے سامنے رکی تھی-----

وہ اسے لیے اندر آیا تھا---- اور پھر ایمرجنسی کے سامنے---

حائسم بھائی یہ تو حائسی بھائی ہیں یہ یہاں کیا کر رہے ہیں ملتہا نے دور سے دیکھتے کہا تھا----

چلو سب پتہ چل جائے گا ایحاب نے گہرا سانس لیتے کہا تھا اور پھر حائسم کے پاس کھڑے ہوئے تھے--

ارے منتہا یہاں کیسے بیٹا--- سب ٹھیک تو ہے کس کے ساتھ----

حائسم سب بتاؤ گا میں آپ کو----

منتہا اب میری بیوی ہے کیوں کب کیسے--- یہ بعد میں بتاؤں گا ابھی بتائیں ایشو ملی--- اس نے پریشانی سے کہا تھا---

نہیں یار پولیس سے کونٹیکٹ کیا ہے سب کو انفارم کر دیا ہے ارحام اور انکل بھی گئے ہیں بس دعا کرو----

اس نے گہرا سانس لیتے کہا تھا----

ارسم اور ذوئیشہ کیسے ہیں اب--- اس نے اگلا سوال پوچھا تھا---

ذوشی کیا ہوا اسے--- ذوئیشہ کا نام سنتے ہی جیسے اسے شاک لگا تھا----

اس نے پریشانی میں پوچھا تھا---

دعا کرو اس کے لیے کے وہ جلد ٹھیک ہو جائے--- حائسم نے نم آواز میں کہا تھا----

م---م--مجھے بتائیں یہ سب کیا ہے حائسم بھائی پلیز وہ رونے کو تھی--- تب ہی حائسم نے اسے ذوئیشہ کی شادی سے لے کر بیربل مومن اور پھر ارسم کا بدلہ ہانگنگ وغیرہ اس کا پانی میں ڈوبنا سب کچھ بتایا تھا----

یا اللہ خیر اتنا سب کچھ ہو گیا اب کیسی ہے وہ---- تو کیا آپ اںحاب گھر پر ذوئیشہ کے بارے میں بتا رہے تھے اس نے اںحاب کی طرف دیکھتے پوچھا تھا----

ہمممم اس نے سر کو جنبش دی تھی---- جیسے کہنا چاہ رہا ہو کے مجھ میں ہمت نہیں تھی تمہیں بتانے کی---

م---م---مجھے ملنا ہے اس سے--- اس نے روتے ہوئے کہا تھا----

وہ ٹھیک ہے اب پلیز منتہا اس کے سامنے خود کو رونے مت دینا اس کو سٹرونگ کرنا پلیز مجھے یقین ہے اب تم آہ گئی ہو ناں تو سب ٹھیک ہو جائے گا--- اس کی طرف دیکھتے کہا تھا حائسم نے---

انشاللہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی--- اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا--- اور پھر اس کے بتائے گئے اشارے پر سامنے ذوئیشہ سے ملنے چلی گئی تھی----

یہ سب اںحاب کیسے---- حائسم نے اسکے جاتے ہی پوچھا تھا----

ہو سکتا ہے آپ سے ذوئیشہ نے بات کی ہو یا پھر تب حالات ہی ایسے تھے کے وہ بات کرنا بھول گئی ہو اصل میں میں نے اسے پہلی بار آپ کی برتھ ڈے پارٹی پر۔۔۔۔ ایحاب نے تب سے لے کر اب تک کی داستان سنائی تھی اسے جسے سن کر حائسم شاکڈ ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

کس نے کہا لڑکیاں کمزور ہوتیں ہیں کوئی منتہا کو جانے اور پھر بتائے مردوں سے زیادہ سٹرونگ جگرا لیے ہر کسی کے سامنے ڈٹ جانے والی لڑکی جس نے ہارنا کبھی سیکھا ہی نہیں میں تو شروع سے کہتا تھا کے اس جیسی نیک سیرت اور مضبوط لڑکی نہیں ہے کوئی۔۔ اور وہ ہمیشہ کہتی تھی کے بھائی آپ مجھے غلط جج کر رہے ہیں میں تو بہت بزدل ہوں۔۔۔

ایحاب بہت خیال رکھنا اس کا اسے ریکوسٹ سمجھ لو یا حکم اس نے اس کا کاندھا تھتھپاتے کہا تھا۔۔۔۔

آپ فکر نا کریں اپنی زندگی کو کوئی اداس دیکھ سکتا ہے بھلا۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

آنٹی انٹی کو پتہ ہے اس سب کا کیا وہ ایکسیپٹ کر لیں گیں اسے۔۔۔ اس کو فکر ہوئی تھی۔۔۔

پتہ نہیں مگر میں نے ماں کو ہمیشہ یتیموں کے لیے شفیق پایا ہے ان کا دست شفقت ان کا رویہ بڑا نرم رہا ہے دوسری بات میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا ہے ماں نے کبھی کسی بے گناہ سے

نفرت کھائی ہو--- میری خواہش پر وہ اب بھی آمین ہی کہیں گیں--- اس کے لہجے میں اپنی ماں کے لیے احترام اور محبت تھی----

اللہ کرے ایسا ہی ہو فاحا کو بتایا تم نے اس نے اگلا سوال پوچھا تھا---

بتایا تھا یہ بھی بتایا تھا کے انہیں پوری تفصیل سے آگاہ کر دے--- کے کن کن حالات میں اسے ڈائیورس ہوئی اور کن کن حالات سے گزر کر وہ مجھ تک پہنچی ہے اور میں کتنا تڑپا ہوں اس کے لیے--- میں نے ڈیٹیل میں بات کی تھی اس سے ہو سکتا ہے اس نے ماں کو بتا دیا ہو اور وہ بے تاب ہوں اپنی بہو کو دیکھنے کے لیے--- آپ نے ارسم اور ذوئیشہ کا تو نہیں بتایا ان کو--- اس نے آخر میں پوچھا تھا----

نہیں صبح سب ایک ساتھ بتائیں گے دونوں کو ابھی تو ایشو کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے اللہ خیر کرے بس----

اس نے نرم لہجے میں کہا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اب کیسی طبیعت ہے پھوپھو--- اسنے سویرا کے سامنے آتے پوچھا تھا----

ٹھیک ہوں بیٹا تم گھر چلی جاتیں مسز دراب اکیلی ہوں گی--- یہاں ارحام کی ماما ہیں تو میرے پاس انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے پاس بٹھاتے کہا تھا-----

دادو بھی یہیں آہ گیئں انہیں میں نے ادھر ہی بلا لیا ہے عشاء پڑھ رہیں اور انٹی گھر گیئں ہیں کچھ دیر کے لیے--- پھوپھو آپ سے ایک بات پوچھوں---

اس نے ان کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا---

سو پوچھو پھوپھو کی جان--- انھوں نے مسکراتے کہا تھا----

میری ایک فرینڈ تھی---- منتہا روحیل---پتہ ہے پھوپھو اس کا جس سے رشتہ ہوا وہ اس شخص کو پسند نہیں کرتی تھی مگر پیرنٹس کی عزت کی وجہ سے اس نے ہامی بھری اور اس رشتہ کو دل سے نبھانے کا عزم کیا وہ لڑکا اسکے تایا کا بیٹا تھا--- مگر انتہائی خبیث شخص تھا اورتائی اس سے بڑھ کر ایک گھر تھا بچاروں کے پاس جو تایا نے باہر سے کمائی کر کے ان کو بنا کر دیا تھا اورتائی کا بس نہیں چلتا تھا کے وہ گھر ان سے چھین لیں کیونکہ ان کے مطابق وہ گھر ان کے شوہر کی کمائی کاہے اور اس پر ان کا حق ہے----

پھوپھو معزم حسین بلکل بھی پڑھا لکھا نہیں تھا ہاں مگر جاب کرتا تھا دوبئی میں اور پھر اپنا خون تھا تو منتہا کے بابا نے ہامی بھر لی جبکہ خود منتہا بی کام کی سٹوڈنٹ تھی----

وہ بات کرتے کرتے رکی تھی---- اور پھر بولنے لگی تھی---اس دوران منتہا اپنی فرینڈ کے بھائی کی برتھ ڈے پر جاتی ہے اور اس کا وہاں ایک لڑکے سے ٹکراؤ ہوتا ہے وہ لڑکا بھی دل دل میں اس کی پہلی نظر کا قیدی ہو جاتا ہے اور وہ خود بھی---- یہ بات منتہا کی مایوں کی ہے----

مگر چونکہ نا لڑکا جانتا ہے وہ کہاں سے ہے اور نا لڑکی لڑکی مڈل کلاس ہوتی ہے تو اسے حسین یاد سمجھ کر بھولنے کی کوشش کرتی ہے اور اپنے آنے والے رشتے پر فوکس کرتی ہے مگر وہ چاہ کر بھی نہیں کر پاتی اور وہ لڑکا وہ دیوانا بنا اسے ڈھونڈنے لگتا ہے ہر جگہ----

پھر وہ ملتے ہیں یا نہیں--- مسز راندھاوا بے چینی سے اس سے پوچھتی ہیں---

ابھی کہاں ابھی تو دونوں کے امتحان شروع ہوئے ہیں---پھوپھو--- اگلی ملاقات اس لڑکے کی اس سے ایک بیکری میں ہوتی ہے اور یہ اس کرکی کی مہندی کی رات کی بات ہے تب بھی وہ اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ کچھ خریدنے آتی ہے اس کے بھائی کے ساتھ اس لڑکے کا ٹکراؤ ہوتا ہے وہ سوری کرتا ہے اس کا چھوٹا بھائی اٹس اوکے کہہ کر اگے بڑھ جاتا ہے وہ لڑکا منتہا کو روکنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ بائیک پر بیٹھ کر چلی جاتی ہے پھر وہ لڑکا اس کا پیچھا کرتا ہے اور ٹرک راستے میں آہ جاتا ہے اور پھر وہ ایک بار اسے پھر سے کھو دیتا ہے----

پھر--- مسز راندھاوا پوری دل جمعی سے سن رہیں تھیں----

پھر پھوپھو۔۔۔ وہ اس سے آگے کی ساری کہانی سناتی ہے۔۔۔ جو جو اسے اسحاب نے بتایا ہوتا ہے ایک ایک بات سب کچھ۔۔۔۔۔

پھر ان کا نکاح ہو جاتا ہے۔۔۔ اور پھر وہ اسے لیے اپنے شہر لوٹتا ہے۔۔۔مگر پھر اسے یہ ڈر ہوتا ہے کے اس کی فیملی اس لڑکی کو قبول کرے گی بھی یا نہیں۔۔۔ کیونکہ وہ طلاق یافتہ۔۔۔بات کرتے کرتے اس نے بات ادھوری چھوڑ کر مسز راندھاوا کو دیکھا تھا جن کے آنسو گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔۔

کتنی خوش قسمت وہ ماں ہوگی جس کے گھر وہ لڑکی بیٹی بن کر جائے گی اور کتنا خوش قسمت وہ لڑکا ہو گا جس کی زندگی میں رب نے اس انمول ہیرے کو لا کر نور بھرا ہو گا۔۔۔

پتہ ہے فاحا۔۔۔ چھبن اذیت درد اور تکلیف سمجھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی کچھ لوگ اگلے کی تکلیف وقتی لیتے ہیں دو چار انسو بہائے اور اپنی زندگی میں مگن مگر جب ایسے لوگوں کو انہیں ایکسپیٹ کرنے کا کہا جاتا ہے تو وہ لوگ اتنی تیزی سے بھاگتے ہیں کے ان کے نشان بھی نہیں ملتے۔۔۔۔

تم مجھے ملا سکتی ہو اس لڑکی کے سسرال سے میں سمجھاؤ گی انہیں۔۔۔ انہیں بتاؤ گی کے اس سب میں منتہا روحیل کا تو کوئی قصور نہیں ہے پھر اسے اذیت کیوں۔۔۔ کیا خوشیوں پر اس کا

حق نہیں۔۔ ہائے وہ یتیم بچی ماں باپ کے مرنے کے دو دن بعد اپنی جنت اپنا گھر چھوڑ کر کیسے اکیلے بھٹکی ہوگی پھر پنکی کے ستم پھر معزم حسین کا واپس آنا۔۔۔۔

شکر ہے اس لڑکے کو اس کی محبت مل گئی ورنہ اگر وہ نا پہنچتا تو کیا ہوتا۔۔۔ کیسے وہ لڑکی اس گھناونے چنگل سے بچتی۔۔۔۔ خدا کا شکر کے اس نے اس لڑکے کو بھیج دیا وہاں۔۔۔ پلیز مجھے اس لڑکی سے ایک بار ملواؤ گی مارشو۔۔۔۔

انہوں نے افسوس زدہ لہجے میں کہتے آخری میں ریکوسٹ کی تھی اس سے۔۔۔۔

ضرور ملواؤ گی مگر اللہ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس لڑکے کی ماں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے جس نے اسے میٹنگ کے لیے اسلام آباد بھیجا۔۔۔۔

اس نے ان کے انسو صاف کرتے کہا تھا اسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا اتنا نرم دل رکھنے والی اپنی پھوپھو پر۔۔۔

ک۔۔۔کیا مطلب میں سمجھی نہیں ان کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا میٹنگ اسلام آباد۔۔۔

انہوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

پھوپھو وہ لڑکا کوئی اور نہیں ایحاب بھائی ہیں آپ کے بیٹے۔۔۔ کیا آپ اب بھی۔۔۔۔

کیا میرا مالک مجھ پر اتنا مہربان ہے۔۔۔ انہوں نے فاحا کی بات کاٹتے کہا تھا۔۔۔اور اسے گلے سے لگایا تھا۔۔۔

پھوپھو وہ تو سب پر مہربان ہے مگر اپنے لاڈلے بندوں کی ذمہ داریاں اپنے کچھ خاص اور لاڈلے لوگوں پر ہی ڈالتا ہے جو اسے اس قابل لگتے ہیں آپ خوش قسمت ہیں پھوپھو۔۔۔ اس نے دل سے مبارکباد تھی انہیں۔۔۔

الحمداللہ اس پر کے اس نے مجھے چنا۔۔۔ الحمداللہ اس پر کے اس نے میرے بیٹے اور میری بہو کو اتنی اذیت کے بعد اپنے کرم کی تحویل میں لیا رب کا جتنا شکر کروں کم ہیں مجھے ملنا ہے ان دونوں سے کب آہ رہے ہیں وہ۔۔۔ انھوں نے بے تابی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ابھی کال کر کے پوچھتی ہوں تب تک آپ ریسٹ کریں اور میں بھی عشاء پڑھ لوں کہتے انہیں لٹا کر وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ۔۔۔۔ لیو می۔۔۔۔۔ وہ کسی چڑیا کی طرح پھڑپھڑا رہی تھی۔۔۔اور وہ دیو قامت شخص اس کی گردن کو دبوچے اس کو گھسیٹ رہا تھا۔۔۔۔

چپ بلکل چپ آواز نا آئے تیری صاحب کا حکم ہے تجھے ان تک پہنچانے کا۔۔۔ اس نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ ذوئیشہ کو اور ارسم کو سوتا دیکھ کر تسلی کر کے باہر نکلی تھی ارحام کو واش روم کا کہہ کر وہ واش روم گئی تھی۔۔۔ پھر کچھ پل سکون لینے خود کو ریلیکس کرنے کے لیے اس نے سوچا تھا کے ہوسپٹل کے لان میں تازی ہوا میں جاکر سانس لے لے اور وہ جیسے ہی لان میں گئی اندھیرا ہونے کی وجہ سے چار قدم چلنے کے بعد کسی نے اس کے بالوں کو پکڑ کر کھینچا تھا اور اسے گھسیٹتا ہوا ہوسپٹل کی پچھلی سائیڈ پر لے کر گیا تھا۔۔۔ اس نے بہت ہاتھ پاؤں مارے تھے۔۔۔
التجا کی تھی کے اسے وہ چھوڑ دے مگر اس شخص نے اس کی ایک بھی نات نہیں سنی تھی اور اسے وین میں لاکر سیٹ پر پٹخا تھا۔۔۔

وہ شخص کالے رنگ کا تھا چوڑے جسم کا تھا اور وہ چیونٹی جیسی لڑکی اس کا کیسے مقابلہ کرتی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پر دانت کاٹتے اس نے اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔۔۔۔

کس نے بھیجا ہے تمہیں نام بتاؤ اس کا مجھے وہ چیخی تھی وین کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتے۔۔۔۔

تمہارے باپ کے نوکر نہیں لگے کے تمہیں سب بتائیں کاش کے باس نے حکم دیا ہوتا تمہیں مارنے کا تو جان نکال دیتا تمہاری میں۔۔۔

ابھی بس اتنا سمجھ لو کے رات کی پارٹی کا سین اون ہے دس مردوں کے ہاتھوں کی کٹ پتلی بنو گی اور صبح کسی کچرے کے ڈھیر پر یا تو کمزور سانسیں لیتی نظر آؤ گی یا پھر تمہاری لاش کسی راہ گیر

کو دکھے گی۔۔۔کہتے ہی اس نے اس کے کچھ بولنے سے پہلے اس کے منہ میں کپڑا ٹھونستے اس کے منہ پر کپڑا باندھا تھا اور اس کے ہاتھ بھی پیچھے کو باندھے تھے۔۔۔۔کے وہ اپنے انجام کو سن کر کانپ گئی تھی آنکھوں میں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

کیا حمنہ اس حد تک جا سکتی ہے اس کی روح کانپ گئی تھی سوچ کر۔۔۔۔ جب ہی وین میں بیٹھے شخص کا موبائل بجا تھا اور اس نے فون رسیو کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو یس سر۔۔۔۔ اس نے فون رسیو کرتے کہا تھا۔۔۔

ہاں کام ہو گیا۔۔۔ ذکی نے پوچھاتھا۔۔۔

جی سر کام ہوگیا اس نے بتایا تھا۔۔۔۔

چندریکا کے کوٹھے پر لے جانا اور فجر سے پہلے کسی کچرے کے ڈھیر پر پھینک دینا نا بھی مری تو اپنے ہاتھوں سے گلا دبا دینا پر صبح مجھے ہر چینل پر ہر اخبار کی سرخی پر یہ خبر ملنی چاہیے کے مشہور بزنس مین ارسم سلطان چوہدری کی بہن اور مشہور بزنس مین طارق کی بہو ریپ کے بعد مردہ حالت میں کچرے کی ڈھیر پر پائی گئی ہے۔۔۔۔

ذکی نے کرخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

آپ فکر نا کریں سر ایسا ہی ہو گا۔۔۔ اس نے کہتے فون بند کیا تھا اور ایشال کو للچائی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ آئی سی یو روم میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ سامنے وہ چت لیٹی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاس جاکر رک گئی تھی۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کے کنارے نم تھے۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں پر نیڈلز تھیں۔۔۔۔

وہ اتنے مہینوں بعد دیکھ رہی تھی اسے۔۔۔ اسے لگ رہا تھا وہ صدیوں سے بیمار ہے یا پھر ان کچھ دنوں کی بیماری نے اسے صدیوں کا بیمار کر دیا ہے۔۔۔۔۔

اس نے جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے وہ پھر بھی چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔اس کے لمس نے اس کی پلکیں لرزائیں تھیں۔۔۔۔۔

اب وہ بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے سے بال پیچھے کرتے اس کے نیڈل لگے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما تھا۔۔۔۔ اس کا ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔۔۔ اور خود اس کا ہاتھ کسی بھٹی کی طرح جل رہا تھا۔۔۔۔

آہ گئی تم۔۔۔ اس کی طرف پیار سے دیکھ رہی تھی وہ جب اس نے اس کی طرف دیکھے بنا پوچھا تھا۔۔۔۔

ذوش۔۔۔ذوشی۔۔۔م۔۔۔میں وہ۔۔۔۔ اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

کیسے۔۔۔کیسے کر لیا تم نے یہ سب۔۔۔ ہم تو دوست تھے ناں سول میٹس ایک دوسرے کا دل ایک دوسرے کا ائینہ تم میرا عکس میں تمہارا عکس پھر تم نے اس دوستی کے آئینے کو کیسے توڑ دیا کیسے جدا کر دیا خود کو مجھ سے۔۔۔۔

اب کی بار وہ بہتے آنسوؤں سے اسے دیکھتے کہہ رہی تھی۔۔۔جس کے آنسو اس کے ہاتھ پر گر رہے تھے۔۔۔۔

تم نے سب تباہ کر دیا۔۔۔ سب کچھ توڑ پھوڑ دیا۔۔۔ جب تمہیں میری ضرورت تھی تب میں نہیں آئی تمہارے پاس جب مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی تب تم نہیں تھیں میرے پاس۔۔۔ سب کچھ بدل گیا ہے تم میں ہماری دوستی۔۔۔۔ ہیٹ یو منتہا۔۔۔۔

اس نے ہچکیوں سے روتے کہا تھا۔۔۔۔

ہیٹ یو ٹو ذوئیشہ ولید خان۔۔۔وہ اس کے ماتھے کے ساتھ ماتھا ٹکائے رونے لگی تھی۔۔۔ اور پھر اس کے سینے پر سر رکھ دیا تھا۔۔۔ اس نے اپنی نیڈل لگے ہاتھ اس کی کمر پر باندھے

تھے۔۔۔کتنے درد دونوں نے اپنے وجود میں چنے تھے۔۔۔ وہ سارے درد آنسوؤں کے راستے ایک دوسرے کو بتانے لگیں تھیں۔۔۔۔کتنی دیر ایک دوسرے سے لپٹی آنسو بہاتی رہی تھیں اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتی رہیں تھی۔۔۔اور پھر ملتہا اس سے الگ ہوئی تھی اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو ناں ملتہا اس نے اس کے جھلستے تپتے وجود کی حدت محسوس کرتے پوچھا تھا۔۔۔

ہوں۔۔۔ اس نے سر ہلایا تھا۔۔۔ اپنے سر کا درد برداشت کرتے۔۔۔۔۔

ماما بابا ہمیشہ کہتے تھے کے ذوئیشہ تمہاری زندگی میں رب کی طرف سے عطا کیا وہ قیمتی تحفہ ہے جس کے لیے تم جتنا رب کا شکر ادا کرو کم ہے۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

انکل انٹی اتنی جلدی۔۔۔ اس کا دل کٹا تھا اس کے ماں باپ کا ذکر سن کر۔۔۔۔

کچھ زخم وجود میں مندمل ہونے کے لیے ہوتے ہیں اور کچھ پل اور لمحے اذیت ناک۔۔۔ رشتوں کے رقص بڑے جان لیوا ہوتے ہیں۔۔۔ جہاں سے وہم و گمان نہیں ہوتا وہاں سے چوٹ ملے تو ادھ موا ہو کر گرنا فطری عمل ہے۔۔۔ وہ کہیں نہیں گئے میری سانسوں میں سانسیں لیتے ہیں۔۔۔ اس کی آنکھوں سے کتنے آنسو گرے تھے جسے ذوئیشہ نے اپنے ہاتھوں پر چنا تھا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں ناں ہم مل کر خوشیاں ڈھونڈیں گے اللہ پاک بہت کرم کریں گے تم پر آزمائشوں سے نکال کر آسائشوں میں ڈالنا میرے مالک کا ہی تو کرشمہ ہے---- اس نے اس کے ہاتھ کو لبوں سے لگاتے کہا تھا----

تم ٹھیک ہو جاؤ پلیز ذوشی میں اب کسی اور کو کھونے کی ہمت نہیں رکھتی--- اس نے التجا کی تھی----

میری زندگی تو کب کی ختم ہو گئی ہے---- شاید تب جب میں پانی میں----

ششششش چپ ایسے نہیں کہتے پرامس می کوئی مایوسی والی بات نہیں کرو گی--- منتہا نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر چپ کروایا تھا اسے-----

شیری کہاں ہے---- اس نے پوچھا تھا----

شیری اسلام آباد میں ہے اور----

منتہا---- ایحاب اسے آواز دیتا اندر آیا تھا----

کیسی ہو ذوشی بیٹر فیل کر رہی ہو--- ایحاب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا----

الحمدللہ ایحاب بھائی---- تو آپ کو آپ کی روپینزل مل گئی--- اس نے منتہا کی طرف دیکھا تھا جس کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں---

الحمدللہ اور وہ بھی بڑے فلمی انداز میں اب یہ تمہاری دوست ہی نہیں تمہاری بھابھی اور دیورانی بھی ہے ویسے کیسی بہن ہو میری تم مجھے نکاح کی مبارکباد بھی نہیں دی ناٹ فیئر۔۔۔۔ اس نے مصنوعی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

اوہ رئیلی یہ کب ہوا مینی مینی کونگریجولیشنز یہ تو سکسر ہوگیا ایحاب بھائی بٹ جو بھی ہوا ٹو مچ ہیپی بوتھ آف یو اللہ پاک ہمیشہ یہ ساتھ سلامت رکھے اس نے ایحاب کے چہرے پر جھلکتی سچی خوشی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔کتنا خوش تھا ناں وہ اسے اس کی محبت مل گئی تھی۔۔۔ اس نے سوچا تھا کے وہ منتہا کے بھی سمجھائے گی کے وہ ایحاب کو خوش رکھے ہمیشہ اس کو پیار دے اس کی خوشی میں خوش رہے تاکہ جو دوری اور جدائی کے درد اس نے برداشت کیے وہ انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جائے۔۔۔۔

کتنی خوش قسمت تھی ناں اس کی دوست جسے اتنی محبت اتنا مان ملا تھا اتنی تکلیفوں کے بعد اور ایک وہ جو ہمیشہ اپنی زندگی میں سکون لفظ کے لیے ترسی تھی۔۔۔۔

کب ہوا کیسے ہوا سب بتاؤں گا مگر ابھی نہیں بہت جلد جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔ ابھی تمہاری فرینڈ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے تو اسے ریسٹ کی ضرورت ہے گھر چھوڑ آؤں صبح ملتے ہیں انشاللہ۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ن---نہیں ایحاب میں ٹھیک ہوں مجھے رات ذوئیشہ کے پاس ہی رہنا ہے پلیز---اس نے منت کی تھی---

بلکل نہیں تم گھر جاؤ اور جاکر ریسٹ کرو ویسے بھی مجھے ابھی ڈاکٹرز میڈیسن دے کر نیند کے انجکشن دے کر چلے جائیں گے---- اور میں سوتی رہوں گی پھر تم فضول میں تھکو گی میں ٹھیک ہوں اب کافی تم جاؤ--- اس نے اس کا ہاتھ دباتے کہا تھا----

خیال رکھنا آپنا کہتے وہ اس کے ماتھے پر جھکی تھی اور لب رکھے تھے----

تم مل کر آہ جاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں---- وہ کہتے رکا نہیں تھا چلا گیا تھا-----

کچھ پتا چلا ---- اس نے باہر آتے حاسُم سے پوچھا تھا----

سی سی ٹی وی فوٹیج میں وہ کوئی غیر ملکی شخص لگ رہا ہے--- اتنا کلو ملا ہے گاڑی کی نمبر پلیٹ پینٹڈ تھی یعنی وین پر کوئی نمبر تھا ہی نہیں بہر حال کوشش جاری ہے انکل اور ارحام حمنہ کی طرف نکلے ہیں مے بی کوئی پروف مل جائے اس نے مایوسی سے کہا تھا----

اللہ کرے غلطی ہماری بھی ہے ہم ایک دم سے بھول گئے تھے کے انہوں نے کوئی چال نا بچھایا ہو--- یہ سو فیصد حمنہ کی چال ہے اور اس میں ابدال بھی ملا ہو گا اس سب میں----

ارسم کو ہوش آیا----

اس نے گہری سوچ میں ڈوبتے پوچھا تھا اس سے----

ہاں ہوش تو آیا ہے---- بس پھر وہی ذوئیشہ سے ملنے کی رٹ نیند کے انجکشنز پھر سے لگا دیئے ہیں ڈاکٹرز نے ہوپ فور بیسٹ---- حائسم نے ہمت سے کہا تھا----

انشاللہ--- اچھا حائسم میں منتہا کو گھر چھوڑنے جا رہا ہو بارش اور پھر یہ سب سٹریس کی وجہ سے اس کو فیور ہو گیا ہے کافی آئی تھنک شی نیڈ ریسٹ----

اس نے اجازت لیتے کہا تھا----

ہمممم دادو تمہاری طرف ہی ہیں فاحا سے بات ہوئی تھی میری---- میں چاہتا ہوں ابھی منتہا دادو کے ساتھ گھر چلی جائے تو پھر ارسم اور ذوئیشہ کے ٹھیک ہوتے ہی ولیمے کے ساتھ آفیشلی اس کی رخصتی بھی کر دیں گے--- میری خواہش ہے یہ کے دونوں بہنوں کو ایک ساتھ بھیجوں------- حائسم نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا----

بھابھی ولیمے کے لیے ایگری ہو جائیں گی آئی مین---- اس نے گڑبڑاتے ہوئے پوچھا تھا----

ہونا ہو گا کیونکہ ہماری فیملیز میں سیپریشن کو گناہ سمجھا جاتا ہے باقی رہی بات غلط فہمیوں کی تو انہیں وقت ٹھیک کرے گا میں اور تم نہیں----

اس نے عزم سے کہا تھا----

یہ زیادتی ہے اتنے دنوں بعد وہ مجھے ملی ہے اور اب پھر سے یہ چند دنوں کی رفاقت اچھا نہیں کر رہے آپ----اس نے ناراضگی سے کہا تھا----

اس سے پوچھ لو وہ تو خوش ہو گی میرے اس عمل سے حائسم ہنسا تھا۔۔۔۔۔
ہمممم ہاں محبت تو میں نے ہی کی ہے اس کا پتہ نہیں۔۔۔ مگر میری آنکھیں دھوکا نہیں کھا سکتی۔۔۔ خیر میں بھی یہ خوشی ارسم کے بغیر سیلیبریٹ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ انشاللہ وہ ٹھیک ہو جائیں پھر کریں گے تب تک میری امانت آپ کے پاس اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔تب ہی سامنے سے چلتی منتہا بھی آئی تھی۔۔۔۔۔
میں چھوڑ کر آتا ہوں حائسم کوئی کلو ملا تو کال کرنا مجھے۔۔۔۔ اس نے کہا تھا اور پھر اس کے ساتھ پہلے ڈاکٹر کے پاس گیا تھا وہاں سے اسکا چیک اپ کروا کر میڈیسن لے کر وہ پارکنگ تک آیا تھا۔۔۔ ڈرائیور موجود تھا اسے کال کر کے بلوایا تھا ڈرائیور سے گاڑی لے کر اور اسے ادھر ہی ویٹ کرنے کا بول کر اور گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔
راستے میں ایک شاپنگ مال کے باہر گاڑی روکی تھی۔۔ اس نے۔۔۔۔
ایحاب میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے پلیز یہ سب پھر کبھی سہی ابھی گھر چلیں۔۔۔ اس نے شاپنگ مال کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔
تم یہیں بیٹھو بس میں کچھ دیر تک آیا کہتے وہ اترا تھا اور اندر گیا تھا۔۔۔۔

تقریبا بیس منٹ بعد وہ واپس آیا تھا اس کے ہاتھ میں چند شاپنگ بیگز تھے۔۔۔ گاڑی کی بیک سیٹ پر وہ شاپنگ بیگز رکھے تھے اس نے اور فرنٹ سیٹ پر آہ کر بیٹھا تھا۔۔۔پھر پیچھے سے ایک بیگ پکڑ کر اس میں سے بلیک کلر کی ہڈ نکال کر اسے پہنائی تھی۔۔۔۔

مجھے ہوڈیز بہت پسند ہیں اور یہ تم پر بھی بہت سوٹ کر رہی ہے اس کی ناک کھینچتے کہا تھا اس نے اور پھر اس کے کاندھوں پر بیگ میں سے شال نکالا کر اوڑھائی تھی۔۔۔ اس میں ایک اور ہوڈی اور ایک شال ہے اور دو سوٹ ہے گرم۔۔۔۔

باقی صبح تم فاحا کے ساتھ جا کر شاپنگ کر لینا۔۔۔ اس نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں اس کے رویے پر کتنا خیال رکھ رہا تھا وہ اس کا ایسے ہی تو اس کے فادر اس کا خیال رکھتے تھے اس کی ہر ضرورت پوری کرتے تھے۔۔۔۔

تو کیا اصحاب ایسے ہی ساری زندگی میرا یونہی خیال رکھیں گے۔۔۔ اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔ شاید۔۔۔ دل سے آواز آئی تھی یعنی کنفرم نہیں اس کی ہتھیلیاں نم ہوئیں تھیں اپنی سوچ پر۔۔۔۔

گاڑی گھر کے سامنے رکی تھی۔۔۔ وہ گاڑی سے نکلی تھی وہ اس کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

ڈرائنگ روم میں مسزدراب سویرا مسز ارحام سب تھے۔۔۔اس کو دیکھتے ہی سب کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

وہ منٹوں میں کنفیوز ہوئی تھی دل کیا تھا بھاگ جائے یہاں سے نجانے کتنے سوال ہوں گے کون کون کیا کیا پوچھے گا اور ایحاب وہ کن کن سوالوں کے جواب دے گا۔۔۔ کے کن حالات میں شادی ہوئی اور اس کی گزشتہ شادی کیوں ٹوٹی۔۔۔ اس محل نما گھر کے مکین کیسا دل رکھتے ہوں گے اس کے ماتھے پر پسینہ آیا تھا آنکھیں بھرا گئیں تھی۔۔۔ ایحاب کے ہاتھ میں پکڑا اس کا ہاتھ کانپا تھا۔۔۔جسے اس نے تسلی دیتے دبایا تھا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو ریلیکس ۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ کیسی ہیں لیڈیز آپ۔۔۔ اس نے سب کے پاس رکتے سلام کیا تھا اور ماں کے گلے لگا تھا اور ان کا ماتھا چوما تھا۔۔۔۔

سب نے بیک وقت سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

سویرا چلتی ہوئی منتہا کے پاس گئی تھی۔۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑ رہی تھی پزل ہوتے ہوئے۔۔۔

ا۔۔۔اس۔۔۔۔اسل۔۔۔اسلام۔۔۔و۔۔۔ع۔۔۔۔ع۔۔۔علی۔۔۔علیکم۔۔۔۔ اس نے کانپتے ہوئے لفظ ادا کیے تھے۔۔۔۔ سویرا کو پاس کھڑا دیکھ کر۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ بیٹا ویلکم ٹو یور ہوم۔۔۔۔ ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہو اللہ ہمیشہ خوش رکھے۔۔

انہوں نے اس کا ماتھا چومتے اسے گلے سے لگاتے کہا تھا کے اتنی محبت اور پیار کے ملتے وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔کتنے وسوسے تھے جو منہدم ہو گئے تھے ان چند میٹھے لفظوں کے پیچھے۔۔۔

بس بیٹا ہمارا بچہ تو بہادر ہے ناں۔۔۔ مسز دراب نے اس کے پیچھے کھڑے ہوتے اس کی کمر سہلائی تھی۔۔۔۔ سویرا کے بھی انسو نکل پڑے تھے اسکو گلے سے لگائے۔۔۔۔

چلیں بھابھی بس۔۔۔ بہت رو لیا اب نو مور رونا دھونا خوشی آئی ہے گھر سلیبریٹ کریں۔۔۔۔ مسز ارحام نے دونوں کو الگ کرتے کہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ مجھے بہت شوق تھا ساس بہو کا لائیو میلو ڈرامہ دیکھنے کا آج دیکھ بھی لیا۔۔۔۔

ایحاب نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔تو سب ہنسنے لگے تھے۔۔۔۔

فاحا کھانا لگواو۔۔۔ سویرا نے منتہا کو گلے ملتی فاحا سے کہا تھا۔۔۔۔

جی پھوپھو کہہ دیا ہے بس لگ گیا ہو گا۔۔۔۔ ایحاب منتہا کو میڈیسن دلائی آئی تنک اسے فیور ہے۔۔۔

اس نے ایحاب سے کہا تھا۔۔۔

ہاں ہوسپٹل۔سے آئی مین واپسی پر میڈیکل سے دلوائی ہے۔۔۔ اس کی زبان اچانک پھسلی تھی جس پر اس نے بروقت قابو پایا تھا۔۔۔۔

کھانا لگ گیا ہے۔۔۔۔ ملازمہ نے آہ کر کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ سب کھانے کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔۔

ارسم اور ذوئیشہ نہیں آئے ارحام اور ایشو بھی نہیں دکھ رہے۔۔۔۔ سویرا نے منتہا کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے ایحاب سے پوچھا تھا۔۔۔ جس سے اس کا نوالہ حلق میں ہی پھنس گیا تھا۔۔۔

جی مجھ سے بات ہوئی تھی وہ ارحام اور ارسم کا کوئی دوست ہے تو اس نے راستے میں ہی روک لیا تھا اسے اسلام آباد ابھی تین چار دن ادھر رہیں گے کیوں ایحاب۔۔۔ ان سب نے اسلام آباد کی ٹکٹس ہی کروائی تھیں۔۔ وہ بہت زیادہ انسسٹ کر رہا تھا تو میں نے کہا کے نئی نئی شادی ہوئی ہے چلے جاؤ پھر کب موقع ملے۔۔۔۔

مسز طارق نے بروقت بات سنبھالی تھی۔۔۔۔۔

اچ۔۔۔اچھا ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔۔۔۔ اچھا ہے ساتھ رہیں گے تو اچھی انڈرسٹینڈنگ ہو جائے گی۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک سے کھاؤ بیٹا چڑیا کی طرح کھا رہی ہو کیا بات ہے کچھ اور بنوا دوں۔۔۔ سویرا نے کہا تھا منتہا کو دیکھتے۔۔۔

ن---ن۔نہیں انٹی--- وہ فیور کی وجہ سے منہ کڑوا ہوا ہے اس لیے--- بس زیادہ نہیں کھایا جائے گا---

اس نے سر تھامتے کہا تھا----کیونکہ اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے چکر آہ رہے ہیں---

انٹی نہیں ماما--- جیسے ایحاب کہتا ہے اب جاؤ شاباش ایسا کرو جا کر ریسٹ کرو میں دودھ بھجواتی ہوں اور میڈیسن بھی جاؤ ایحاب روم میں چھوڑ آؤ منتہا کو--- انہوں نے پیار سے کہا تھا----

ج---جی ماما---کہتے اس کا ہاتھ تھامے وہ اسے اپنی ماں کے روم میں لے گیا تھا----

یہ ماما کا روم ہے یہاں ریسٹ کرو اور ماما کے ساتھ ہی سو جانا میں تھوڑی دیر تک ہوسپٹل کے لیے نکلوں گا ماما لوگوں کو ابھی کچھ نہیں بتایا اس لیے کے ارسم تھوڑا ٹھیک ہو جائے تو پھر ایک بار ہی بتائیں گے----

اس نے اس کو بیڈ پر بٹاتے روم کا ہیٹر اون کرتے کہا تھا----

طبیعت زیادہ تو نہیں خراب--- اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا----

نہیں ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی--- اس کی گہری نظروں سے کنفیوز ہوتے کہا تھا اس نے----

Urdu Novels Ghar

بیٹر---- ویسے دل تو نہیں چاہ رہا اتنے دنوں کی دوری پر مگر حائسم نے کہا کے وہ آپنے گھر سے رخصتی کرنا چاہتا ہے تو اس لیے ماما کے روم میں لے آیا تمہیں--- میری زندگی میں میرے روم میں تم پھر کبھی مجھ سے دور نا جانے کے لیے آؤگی مائی لائف----

اس کے بال کان کے پیچھے اڑستے اس کے چہرے کے پاس جھکتے اس کی چھوٹی سی ناک پر لب رکھتے کہا تھا اس نے کے وہ اتنی سی نزدیکی قربت اور اس کے لمس سے لرز گئی تھی----اور زبان کو تو جیسے قفل لگ گیا تھا----

ویسے یہ زیادتی ہے لڈو---- ذوشی سے دور رہی تھی اس کو فور ہیڈ کس---- یو نو آئی ایم جیلس میں بھی تو اتنا عرصہ تڑپا ہوں اس اندوہناک جدائی پر--- اس کے کان کی لو پر ناک رب کرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کرتے کہا تھا اسے---اس کی مونچھوں کی چھون اور جھلستی سانسوں کی تپش---- اس کا لمس---- اس کے تپتے وجود کو سرد کر گئے تھے اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے تھے----

ا----ای----ایحاب----و----وہ----م----میں------

لرزتے لبوں نے کچھ کہنا چاہا تھا----

ششششششش---- لبوں کو فوکس میں لیتے اس نے کہا تھا اور پھر بڑی نرمی سے نازک گلابی لبوں پر جھکا تھا--- ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنساتے---- کہ وہ تو جیسے سانس روک کر

سن ہو گئی تھی اور وہ رفتہ رفتہ اس کی سانسوں اس کے عصابوں پر سوار ہو کر اس کی نسوں میں اپنی خوشبو بھرنے لگا تھا۔۔۔ اس نے لرزتے ہاتھوں سے کمزور سی کوشش کی تھی اس کو پیچھے ہٹانے کی مگر وہ اتنے عرصے جدائی کی بھٹی میں جلا تھا۔۔ سانسیں چھننے کا حق تو تھا ناں اسے بھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کے لرزتے کپکپاتے وجود کو محسوس کرتے نرمی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ اور اس کا چہرا ہاتھوں میں بھر کر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔۔ وہ نظریں جھکائے ابھی بھی گہرے سانس لیتی خود کو اور اپنے بکھرتے سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ اس کے گلابی رخساروں پر اپنی قربت کے رنگوں کا خوف واضح پڑھا تھا اس نے اور مسکرایا تھا۔۔۔

ارے واہ میرا لڈو تو بہت میٹھا ہے۔۔۔ یمی سا۔۔۔ اس کی ناک دباتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔ اس کی لرزتی جھکی پلکیں دیکھتے۔۔۔۔

تب ہی ڈور ناک ہوا تھا۔۔۔

وہ اسے لٹا کر اس پر کمفرٹر اوڑھاتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔

یس۔۔۔ اس نے اجازت دی تھی اندر آنے کی۔۔۔

اصحاب بھائی منتہا کو ادھر ماما کے روم میں۔۔۔اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

تم آؤ میں بتاتا ہوں اور منتہا میں جا رہا ہوں میڈیسن لے لینا یاد سے اور خیال رکھنا اپنا مسکراتے ہوئے کہتے وہ رکا نہیں تھا فاحا کو لیے اپنے روم میں آیا تھا----

پھر حائسم سے ہونے والی ساری گفتگو بتائی تھی اسے---- اور یہ بھی کہا تھا کے ابھی وہ نکل رہا ہے ہوسپٹل کے لیے ماما سے یہ کہہ دینا کے منتہا کی رخصتی حائسم اپنے گھر سے کرنا چاہتا ہے اس لیے اسے ان کے روم میں سلایا اور اس لیے بھی کے اسے ماں کی ممتا کی ان کے پیار کی ضرورت تھی----

فاحا کو تاکید کرتے وہ رکا نہیں تھا سب سے آنکھیں بچا کر چلے گیا تھا--- پیچھے سویرا کو اسحاب کی غیر موجودگی کا کیا بہانہ لگانا تھا کیا کہنا تھا وہ یہ سب فاحا پر چھوڑ گیا تھا----

دل تو فاحا کا بھی بہت کر رہا تھا کے اڑ کر چلی جائے ارسم اور ذوئیشہ سے ملنے مگر اسے انتظار کرنا تھا صبح تک کا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ وین کے شیشے کے ساتھ لگتے اپنے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی جب وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا----

بلال---یہ تو ایشو نہیں ارحام بھائی کی مسز--- رومان نے وین کے شیشے کے ساتھ لگا اس کا منہ دیکھا تھا----

وہ لوگ کلب جا رہے تھے بائیک پر جب ان دونوں کی ایشال پر نظر پڑی تھی---

ہاں ہیں تو وہی مگر یہ ان کا منہ کیوں بندھا ہوا ہے--- کہیں یہ مصیبت میں تو نہیں--- اس نے بائیک کی سپیڈ سلو کرتے کہا تھا----

کال کرو ارحام بھائی کو پیچھا کرو وین کا--- اس نے کہا تھا----

بلال نے جیب سے موبائل نکال کر کال ٹرائے کی تھی مگر وہ کال رسیو نہیں کر رہا تھا----

پک نہیں کر رہے اس نے دوبارہ نمبر ملاتے کہا تھا----

بار بار کرو اور اس وین کا پیچھا کرتے رہو یہ اوجھل نا ہو--- اس نے کہا تھا----

ہاں کر رہا ہوں اگر انہیں شک ہو گیا تو وہ راستہ بدل لیں گے--- اس نے جیسے خدشہ ظاہر کیا تھا----

مگر بلال ایشال بھابھی کو بچانا ضروری ہے تم ایسا کرو آگے جہاں سنان راستہ آتا ہے گاڑی وین کے سامنے لے جا کر روک دینا--- اس نے مشورہ دیا تھا----

تم پاگل ہو ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے اور ان کے پاس یقیناً ہتھیار ہوں گے--- ایسے میں ہم اپنی جان کے ساتھ ساتھ بھابھی کی جان کو بھی مشکل میں ڈالیں گے----

اس نے بائیک کی اسپیڈ مزید سلو کرتے کہا تھا----

میں نہیں جانتی مگر میں ایسے بھابھی کو نہیں چھوڑ سکتی تم جانتے ہو نا ارحام بھائی نے کتنا خیال رکھا ہے ہمارا کتنا سپورٹ کیا ہے ہمیں--- کسی صورت بھی نہیں تم گاڑی روکو آگے لے جا کر اس سے آگے کیا ہو گا دیکھا جائے گا اللہ مالک ہے اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا----

آر یو شور--- میں ایک بار پھر سے ٹرائے کرتا ہوں ان کا نمبر---- رومان سے تصدیق کے بعد اس نے پھر سے نمبر ملایا تھا مگر سٹل وہ کال رسیو نہیں کر رہے تھے----

اب وین کے ڈرائیور نے انہیں دیکھ لیا تھا کے وہ دونوں ان کی وین کا پیچھا کر رہے ہیں----

اس نے پیچھے مڑ کر اس بندے کو بتایا تھا جو ایشو کو کڈنیپ کر کے لایا تھا----

اور اس نے اسے گاڑی مزید تیز چلانے کو کہا تھا----

ان کو شک ہو گیا ہے کے ہم ان کا پیچھا کر رہے ہیں اس لیے اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی ہے----

بلال نے بائیک کی اسپیڈ بڑھاتے کہا تھا---

کچھ بھی ہو جائے ہم ایسے نہیں جائیں گے--- تم بائیک روکو سامنے جا کر اس نے اس کو ٹھوس لہجے میں پھر سے کہا تھا----

مجھے زور سے پکڑ لو----

کہتے بلال نے گاڑی کے پچھلے ٹائر کو دو بار ریس دی تھی اور تیسری بار اسپیڈ فل بڑھاتے وین کے پاس سے زن کرتا نکلتا وین سے آگے نکلا تھا۔۔۔ اور پھر وین کے آگے بڑھتے اس کو کٹ کرتے اس کے سامنے بائیک روکی تھی وین ڈرائیور نے بڑی مشکل سے قابو پاتے بریک پر پاؤں رکھا تھا۔۔۔۔ اور وین رک گئی تھی۔۔۔۔

گاڑی کیوں روکی اڑا دو سالوں کو۔۔۔ اس آدمی نے ڈرائیور پر غصہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

تب ہی رومان دوڑتی ہوئی وین کے دروازے کے پاس آئی تھی اور منٹ سے پہلے ہیل والا جوتا اتار کر اس ادمی کی آنکھ پر مارا تھا کے وہ درد سے چلا اٹھا تھا۔۔۔

کون ہو تم کہاں لے کر جا رہے ہو بھابھی کو۔۔۔ اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ لڑکی ورنہ مر جاؤ گی۔۔۔ اس آدمی نے پسٹل کا رخ اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھے اس کی طرف کیا تھا۔۔۔۔ اتنی دیر میں ڈرائیور نے بھی پسٹل نکال لی تھی۔۔۔

رومان کو دیکھ کر اس کے منہ سے اپنے لیے لفظ بھابھی سن کر وہ شاکڈ ہوئی تھی مگر اگلے لمحے اس کے ماتھے پر تنی اس اغواہ کار کی پسٹل دیکھ کر اس کی آنکھیں باہر کو اہ گئیں تھیں۔۔۔۔۔

کیا ہونے جا رہا تھا وہاں۔۔۔اس کی روح فنا ہوئی تھی سوچ کر۔۔۔۔ یہی نہیں ڈرائیور نے بھی ایک ہی جست کا فاصلہ طے کرتے بندوق بلال پر بھی تانی تھی۔۔۔۔۔

بٹھاؤ انہیں گاڑی میں اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی لاشیں بھی راوی میں پھکوانی پڑیں گی

اور لڑکی تم نہیں بچو گی اب مجھ سے اپنی آنکھ کے کونے سے نکلتے خون کو دیکھتے اس نے غصے سے رومان کی طرف دیکھتے کیا تھا----

ڈرتی نہیں ہوں میں تم جیسے نا مرد سے جو لڑکی کو اغواہ کر کے لے جا رہا تھا--- ہمت ہے تو ان کھلونوں کے بغیر بات کرو کالے بینگن---- اس نے بھی تڑک کر اس کے منہ پر پھینکا تھا اس کا غصہ----

تب ہی اس نے اس کے پاؤں کے پاس فائر کیا تھا کے وہ اچھل کر پیچھے ہٹی تھی----

تب ہی ایک گاڑی ان کے پاس آہ کر رکی تھی اور اس گاڑی میں سے نکلتے ہی کسی نے اس اغواہ کار اور اس ڈرائیور کی ٹانگ پر فائر کیے تھے-----

بلال اور رومان جلدی سے وین کے اندر گئے تھے--- اور ایشال کو کھولا تھا-----

اس شخص کی پیٹھ تھی ایشال کی طرف--- مگر جیسے ہی اس نے مڑ کر دیکھا تھا----

آپ-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آپ۔۔۔۔ ایک پل کو ایک لمحے کو وہ شاکڈ ہوئی تھی اسے دیکھ کر۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔یہاں سے۔۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے اپنی گاڑی کی طرف لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔ابدال۔۔۔۔ وہ زیر لب منمنائی تھی۔۔۔۔ اسے حیرت بے یقینی تھی۔۔۔۔ کیا وہ اسے بچا رہا تھا۔۔۔۔ یا پھر وہ کسی اور مصیبت میں پھنسنے جا رہی تھی۔۔۔۔

ڈرائیور اور وہ بیرونی باشندہ اپنی اپنی ٹانگیں پکڑے زمین پر لیٹے کراہ رہے تھے۔۔۔۔

پلیز ایشو چلو اس سے پہلے کے پولیس آہ جائے اسے اپنے ساتھ آتے نا دیکھ کر اب کی بار وہ چیخا تھا۔۔۔۔

رومان تم بھی جاؤ ساتھ۔۔۔۔ میں بائیک پر پیچھے آہ رہا ہوں۔۔۔۔ بلال نے رومان سے کہتے اپنی بائیک سنبھالی تھی۔۔۔۔

کچھ بھی ہو رومان کو ساتھ آتا دیکھ کر اسے کچھ ڈھارس ہوئی تھی جب ہی ابدال کے دوسری بار کہنے پر وہ رومان کے ساتھ جا کر گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اور ان کے بیٹھتے ہی ابدال نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔۔۔۔۔ وہ جلد از جلد وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

تم نے کیوں میری ہیلپ کی تم بھی تو ذیشم کی موت کا ذمہ دار-----
اپنے گناہوں کا ذمہ دار اور اپنے نقصان کا ذمہ دار کسی اور کو ٹھہرانا سب سے بڑی بے وقوفی ہے---- اور یہ بات مجھے بہت دیر سے سمجھ آئی ہے----اس نے ایشال کی بات کاٹتے بھیگی آواز میں کہا تھا----
ایشال کو اس کے لفظ اس کے لہجے کا بکھرا پن ہلا گیا تھا---- ایک عجیب سا پر اسرار درد تھا اس کے لہجے میں----
خیر کیا یہ سب حمنہ نے---- اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے پوچھا تھا----
میں نہیں جانتی حمنہ ہے یا پھر کوئی اور مگر میں ہر طرح کی قسم اٹھانے کے لیے تیار ہوں کے میں نے ذیشم کو نہیں مارا وہ خود پانی میں کودی تھی--- اس نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا----
بھابھی پلیز ریلیکس سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ نے یہاں تک مدد کی ہے تو آگے بھی وہ ہی مددگار ہو گا کیوں رو رہی ہیں--- رومان کو دکھ ہوا تھا اس کو ایسے روتے دیکھ کر تب ہی تسلی دے رہی تھی----

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میرا دماغ بند ہو رہا ہے---- مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کے حمنہ کیوں کر رہی ہے یہ سب اور یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا کے حمنہ ارحام کے ساتھ محبت کرتی ہے یا جو پچھلے کئی سالوں سے مجھے تمہارے میسیجز آتے رہے ویڈیوز موصول ہوتی رہیں تم حام سے------ اور پھر مجھے تو یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا کے جس شخص پر بھروسہ کر کے اس کی گاڑی میں بیٹھی ہوں میں کیا وہ بھی سچا ہے یا نہیں----

اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی-----اس کی بات سن کر رومان نے اس کی طرف بے بسی سے دیکھا تھا---- اس کے لفظ اس کی کنڈیشن شاید وہ مینٹلی بے حد ڈسٹرب تھی----

بے فکر رہو---- میں بہت بڑا نقصان آل ریڈی اٹھا چکا ہوں---اب تو شاید تلافی کا وقت ہے ابدال نے تلخ ہنسی ہنستے کہا تھا---اور پھر ارحام کا نمبر ڈائل کیا تھا موبائل پر-----کچھ بات کر کے اس نے موبائل ایشال کی طرف بڑھایا تھا-----

ح-----ح----حام---- اس کی آواز سنتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی----

چپ ایشو بس رو مت ابدال جہاں لے کر جا رہا ہے وہاں چلی جاؤ میں حائسم اور ایحاب کچھ دیر تک پہنچ رہے ہیں---- اس کو پیار سے سمجھاتے حوصلہ دیتے کہا تھا اس نے پھر فون بند کر دیا تھا----

کچھ دیر بعد گاڑی ایک ہاؤسنگ سوسائٹی کے باہر رکی تھی۔۔۔ اور ان کے پیچھے ہی بلال کی بائیک بھی۔۔۔۔۔

وہ ان تینوں کے ساتھ ایک فلیٹ کے سامنے رکا تھا اور پھر اپنی پاکٹ سے کیز نکال کر فلیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

تم لوگ بیٹھو ارحام آتا ہی ہو گا۔۔۔۔ اس نے لائیٹس اون کرتے کہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

دیکھ یار پلیز ایک کال کروا دے دیکھ تو جتنے پیسے کہے گا میں تجھے دوں گا بس ایک کال کروا دے۔۔۔۔

معزم نے حوالدار کے سامنے ہاتھ جوڑتے منت کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اوئے تو گدھا ہے کیا تجھے ایک دفعہ کی بات سمجھ نہیں آتی میں کہہ رہا ہوں کے میں نہیں کروا سکتا صاحب کو پتہ چل گیا تو میری نوکری جائے گی۔۔۔۔

حوالدار نے اس کی صبح سے شروع ہوئی گردان سے بیزار ہوتے اب کی بار جھڑکا تھا اسے تلخ لہجے میں۔۔۔۔

دیکھ ایک فون کروا دے میں وعدہ کرتا ہوں جیسے ہی فون بند ہو گا تیرے اسی نمبر پر تجھے بیس ہزار آ جائے گے۔۔۔ایک فون کال وہ بھی پانچ منٹ کی بیس ہزار میں دیکھ اچھے سے سوچ لے۔۔۔۔

معزم نے آخری کوشش کی تھی۔۔۔۔

مگر میں تجھ پر اعتبار کیوں کروں ہو سکتا ہے تو جھوٹ بول رہا ہو۔۔۔ حوالدار نے اس کی بات سن کر کچھ سوچتے ہوئے لالچی انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

میں تو اس وقت تیری قید میں ہوں۔۔۔ میں نے جھوٹ بول کر اپنی پریشانی مزید نہیں بڑھانی۔۔۔ پلیز ایک مہربانی کر دے مجھے میری ماں سے بات کرنی ہے پلیزکروا دے۔۔۔۔

اس نے منت کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔ حوالدار نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ میدان صاف دیکھ کر اس نے اپنا موبائل نکال کر معزم کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

دیکھ پانچ منٹ مطلب پانچ منٹ جلدی سے بات کر لے کیونکہ کچھ دیر بعد صاحب بھی آنے والے ہیں۔۔۔۔

اس نے تیزی میں کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ معزم نے کہتے جلدی سے نمبر ملایا تھا اور فون کان سے لگایا تھا۔۔۔۔

ماں میں معزم بات کر رہا ہوں---میں جیل میں ہوں--- ہاں میں بری طرح پھنس گیا ہوں--- اس نے ماں کی آواز سنتے ہی اسے پوری روداد سنائی تھی----

ہائے معزم میرے بچے تو مجھ سے مشورہ تو کر لیتا دل تو کرتا ہے اس بے غیرت کے ٹوٹے کر دوں--- مجھے بتا کس یار کے ساتھ گئی ہے وہ چٹیا سے گھسیٹ کر لاؤں گی اور تجھے رہا کرواؤ گی-----

اس کی ماں نے نفرت سے کہا تھا---

نہیں ماں میری رہائی ابھی ممکن نہیں ہے بس تو جیسا میں کہتا ہوں ویسا کر--- تو جانتی ہے ناں کے اس کو بل سے نکالنے کے لیے اس کے طوطے کے گلے پر انگوٹھا رکھنا ہو گا-- اور منتہا کی جان اپنے بھائی کے اندر قید ہے--- بس آگے تو سمجھ دار ہے----

دونوں تجھ تک آئیں تو دونوں کو مروا کر پھنکوا دینا کے ان کی ہڈیاں کسی کو بھی نا ملیں باقی تو سمجھدار ہے----

تو جانتی ہے کب کیسے اور کتنے جال پھینکنے ہیں--- اور میرے لیے پریشان مت ہونا میں کچھ سالوں بعد نکل ہی جاؤ گا باہر--- اچھا ہے جب تک یہاں اندر بند رہوں گا قید رہوں گا مجھ پر شک نہیں ہو گا کسی کو---اور تو بھی اپنا کام آسانی سے کر لینا----

بس مجھے ان دونوں کی موت کی خبر سنا دے اور میرے دل کو ٹھنڈک پہنچا دے کے وہ میری نہیں ہوئی تو کسی کی بھی نہیں ہو گی---- بہت ذلیل کروایا ہے اس نے مجھے----

اس نے نفرت سے سوچتے ایک ایک لفظ ادا کیا تھا---

تو فکر مت کر تو جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہو گا----- مجھے بتا دے کے اس کا بھائی کہاں ملے گا----

اس کی ماں نے دماغ میں پلان تیار کرتے پوچھا تھا----

وہ میں تجھے میسج کر دوں گا بس تو اس نمبر پر بیس ہزار بھجوا دے ابھی ورنہ اگلی بار یہ حوالدار میری تجھ سے بات نہیں کروائے گا----

اوئے جلدی کر---- حوالدار نے باہر سے آواز لگائی تھی----

تو فکر مت کر میں کروا دیتی یوں بس تو خیال رکھنا اپنا---- اس کی ماں نے اسے تسلی دیتے کہا تھا----

معزم نے فون بند کرتے موبائل حوالدار کی طرف بڑھایا تھا----

پیسے تھوڑی دیر تک مل جائیں گے---اس نے کہا تھا----

اگلی بار کال پر بات کرنی ہوئی تو تیس ہزار لوں گا--- ورنہ بھول جاؤ پتہ ہے کتنا رسک ہے----

حوالدار نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا---- اور پھر وہاں سے چلے گیا تھا---

جب ہی موبائل پر میسج دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی----

واہ پانچ منٹ میں بیس ہزار دھندا برا نہیں ہے--- میسج پڑھتے وہ کھلکھلا کر ہنسا تھا-----

♥♥♥♥♥♥♥♥

ایشو مل گئی ہے--- ابدال کی کال ڈسکنکٹ ہوتے ہی اس نے ساتھ کھڑے ایحاب اور حائسم سے کہا تھا-----

کیا واقعی کہاں ہے وہ--- ایحاب نے فوراً پوچھا تھا----

پاپا آپ یہاں رکیں ہم ایشو کے پاس سے ہو کر آتے ہیں--- اور تم دونوں چلو میرے ساتھ----

ارحام نے طارق صاحب کو کہا تھا اور پھر گاڑی کی کیز پاکٹ سے نکالتا ان دونوں کو ساتھ لیے ان کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھا تھا--- اور گاڑی ہاؤسنگ سوسائٹی کی طرف بڑھائی تھی----

♥♥♥♥♥♥♥♥

سر---- میں نہیں جانتا تھا کے وہ کون ہے---- اس نے ذکی کو دیکھتے کہا تھا----

یہ--- یہ--- تو حال ہے آپ کے ہائر کیے ہوئے ہجڑوں کا--- ایک لڑکی دو لڑکے چونا لگا کر اس کو ان کے ہاتھوں سے چھڑوا کر لے گئے اور سڑک پر اوندھے منہ گرے بجائے اس لڑکی کو

Urdu Novels Ghar

جان سے مارنے کے آپ کو کال کر کے کہہ رہے ہیں کے ہمیں گولی لگ گئی ہے ہم انجرڈ ہو گئے ہیں تف ہیں ان نکموں پر-----

حمنہ نے چیختے ہوئے اس کی ٹانگ پر لگے زخم پر اپنی ٹانگ مارتے کہا تھا کے وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا----

ریلیکس حمنہ مجھے نہیں پتہ تھا کے یہ دونوں اتنے بزدل نکلیں گے---- ذکی نے اس کو ریلیکس کرتے کہا تھا----

بزدل--- بزدل نہیں نا مرد اب وہ جا کر اپنی زبان کھولے گی اور اگرچہ یہ کڈنیپ آپ نے کروایا ہے مگر شک سیدھا مجھ پر جائے گا---اور وہ انسپکٹر حائسم ولید خان میری گردن دبوچنے کے لیے بے قرار بیٹھا ہو گا---- یو نو واٹ آپ نے سب برباد کر دیا--

کوئی پلان بنانے سے پہلے مجھ سے تو پوچھ لیتے ساری زندگی گزار دی مگر عقل نہیں آئی آپ کو اب مزید کچھ بھی کرنے کی زحمت نا کیجیے گا جو بھی کرنا ہو گا میں اب خود کروں گی----اور ہاں ایک اور بات کسی سکیچر کو بنوا کر ان سے اس لڑکی کا اسکیچ اور ان دونوں لڑکوں کا بھی اسکیچ بنوائیں ویسے تو میں جانتی ہوں کے وہ اصحاب حائسم ارحام یا فاحا میں سے ہی ہوں گے مگر احتیاط لازمی ہے---- کہیں ابدال کے سر پر تو نہیں بھوت چڑھ گیا نیکی کا مجھے وہ آج بہت بدلا بدلا لگا تھا---- اور آئندہ کچھ بھی جرنے سے پہلے مجھے لازمی بتائیے گا----

اس نے نفرت سے باپ کی طرف دیکھتے کہا تھا اور وہاں سے غصے سے تن فن کرتی چلی گئی تھی----

ذکی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا اس کے لفظ اس کا شرم سے سر جھک گیا تھا---

سامنے کھڑے وہ دونوں آدمی کیا سوچ رہے ہوں گے کے وہ اس کا باپ ہے یا اس کی بیٹی اس کی باپ ہے جو اسے کم عقلی کا طعنہ دے کر چلی گئی ہے----

جاؤ تم دونوں بھی یہاں سے اور اسکیچ بنوا کر لاؤ اور دوبارہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا---- اس نے غراتے ہوئے کہا تھا----

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

میں دیکھتا ہوں ارحام ہو گا--- بیل کی آواز پر ابدال نے اٹھتے ہوئے کہا تھا اور جا کر دروازہ کھولا تھا----

ح---ح----حام---- ارحام کو اندر آتا دیکھ کر وہ دوڑتی ہوئی اس کے گلے لگی تھی اور ہچکیوں سے رونے لگی تھی----

بس--- ایشو دیکھو تم ٹھیک ہو اب سیو ہو--- بی بریو--- اللہ پاک کبھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتے --- اس کو خود سے الگ کرتے اس نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

بس ایشو چپ اب بلکل نہیں رونا ہم آہ گئے ہیں ناں۔۔۔ اسحاب نے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا۔۔۔ اور پھر حائسم نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ وہ یہ بخوبی ابزرو کر رہا تھا کے وہ کتنا ڈری ہوئی ہے۔۔۔۔۔

اچھا یہاں آؤ بیٹھو اب بتاؤ کیا ہوا تھا۔۔۔ پوری بات۔۔۔ حائسم نے اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اور پھر سب بیٹھ گئے تھے۔۔۔ ایشال نے انہیں روتے ہوئے کڈنیپینگ سے لے کر بلال اور رومان کے آنے تک کی ساری بات بتائی تھی۔۔۔اور پھر بلال اور رومان انہوں نے انہیں بتایا تھا کے انہوں نے کیسے دیکھا اس کو اور کب پہنچے وہاں۔۔۔۔اور کیسے گاڑی رکوائی۔۔۔۔سب کچھ بتایا تھا۔۔۔۔

شکریہ بلال اور رومان تم لوگ نا ہوتے تو۔۔۔۔

یہ مت کہیں ارحام بھائی ایشو بھابھی آپ کے لیے کتنی اہم ہیں یہ ہم دونوں جانتے ہیں رومان نے ارحام کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔ جب ہی ارحام اور ایشال نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔اور ڈھیروں سکون ایشال کی رگوں میں اترا تھا۔۔۔ جیسے سب وسوسے ختم ہو گئے ہوں۔۔۔۔

اور ابدال تم کیسے پہنچے۔۔۔۔ حائسم نے پوچھا تھا۔۔۔

میں ذیشم کی تدفین کے بعد گھر کی طرف ہی جا رہا تھا۔۔۔ جب میں نے راستے میں ایشو کو روتے دیکھا تھا۔۔۔پہلے تو میں نے گاڑی آگے کر دی کے شاید وہم ہے پھر اس کی چیخ کی آواز پر میں نے ریورس کیا گاڑی کو اور پھر اس تک پہنچا۔۔۔۔ اور سچویشن آگے کی بہت کریٹیکل تھی۔۔۔ بس ہم پولیس کے آنے سے پہلے وہاں سے نکل گئے اور اب تک شاید انھوں نے حمنہ کو بھی بتا دیا ہو۔۔۔۔

اس نے صاف لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں بھاگنا نہیں چاہیے تھا میرا نمبر تھا تمہارے پاس تم مجھے کال کر لیتے ان دونوں وکٹمز کا ہمارے پاس ہونا ضروری تھا اگر وہ اب ہمارے پاس ہوتے تو ہم آسانی سے حمنہ کو پکڑ لیتے۔۔۔ حائسم نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آہ رہا تھا مجھے کیا کرنا چاہیے اس وقت مجھے یہی ٹھیک لگا کے میں بروقت ایشو کو لے کر کسی اہم مقام تک پہنچ جاؤ۔۔۔ اور جو مجھے ٹھیک لگا وہ میں نے کیا۔۔۔ بی کوز میں نے بھی کچھ سنا تھا کے حمنہ ذیشم کے کیے کا سب کچھ ایشو پر ڈال کر ارحام کو حاصل کرنا چاہ رہی ہے۔۔۔۔ اور تب سے مجھے نفرت ہو گئی ہے کے میں نے جس کو حاصل کرنے کے لیے اس کا ساتھ دیا اس نے مجھ سے اسے بھی چھین لیا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی کہتے ہوئے۔۔۔۔

کیا مطلب تم کہنا کیا چاہتے ہو کیا تم نے اس کا ساتھ دیا۔۔۔۔

ایشو نے اس کی طرف بے یقینی سے دیکھا تھا۔۔

ہاں میں نے ساتھ دیا اس کا اس لیے کے اس نے مجھے کہا کے اگر میں ارحام اور اس کو ایک کرنے میں اس کی مدد کروں گا تو وہ بدلے میں مجھے اور ذیشم کو ایک کر دے گی۔۔۔۔

ایشو میں ذیشم سے بہت محبت کرتا تھا کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا مگر وہ۔۔۔۔۔۔ وہ ارسم کو چاہتی تھی اور اس کے اس جنون نے اس کی جان۔۔۔۔

اب کی بار آنسوؤں کی گھلی نمی نے اس کے لفظ چھین لیے تھے اور وہ رونے لگا تھا۔۔۔۔

پلیز ابدال کھل کر بتاؤ پوری بات یہ بہت ضروری ہے نا صرف ایشو کے لیے بلکہ ارحام کے لیے بھی۔۔۔۔

حائسم نے اس کا کاندھا تھپتھپاتے کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں وکٹم چاہیے ناں حائسم میں بنوں گا وکٹم جہاں جہاں میری ضرورت ہوئی میں آؤ گا۔۔

بس مجھے حمنہ کو اس کے گناہوں کی سزا ملتے دیکھنا ہے۔۔۔۔ اس نے کیا کچھ نہیں کیا۔۔۔ اس نے رومان بن کر ایشو کو مسیجز کیے اس نے ایشو اور ارحام کے رشتے میں دو سال تک غلط فہمیاں ڈالیں۔۔۔۔۔

اور وہ بار کا واقع جس میں ایشو کا ڈرنک ہونا اور پھر وہ سب۔۔۔ وہ سب کچھ بھی حمنہ نے کروایا تھا۔۔۔۔

اور یہی نہیں ہائکنگ پر ایشو کی طبیعت کا خراب ہونا اس سب میں بھی اس کا ہاتھ تھا۔۔اس وقت بھی میں نیچے کھڑا تھا اسے مارنے کے لیے مگر میں کر نہیں پایا یا پھر شاید ایشو کی قسمت زیادہ اچھی تھی۔۔۔۔

اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

بار والے واقع میں کیا مطلب تم یہ سب کیسے جانتے ہو۔۔۔ ارحام نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

اس لیے کے جس لڑکی نے ایشو کی ڈریس تبدیل کروائی اور اسے وہ نشہ والی بئیر پلائی تھی وہ لڑکی میں نے ہی ہائر کروائی تھی۔۔۔۔۔۔

اور پھر ایشو کی ڈریس چینجنگ کی ویڈیو بھی حمنہ نے بنوائی تھی۔۔۔اور وہ اس کے موبائل میں سیو تھی۔۔۔تمہیں یاد ہو گا تمہیں ایک کال بھی آئی ہوگی وہ ویڈیو وائرل کرنے کی وہ بھی حمنہ نے کی تھی۔۔۔ مگر یہ شاید اس کی بدقسمتی رہی کے اس کال کے اگلے دن وہ مال میں کسی سے بری طرح ٹکرائی اور اس کا موبائل ایکسچینج ہو گیا۔۔۔ لیکن وہ شور تھی کے اس سے ٹکرانے والا ارسم تھا۔۔۔ اور جو موبائل اس کے موبائل کے ساتھ ایکسچینج ہوا وہ اس کے موبائل کے جیسا

نیو موبائل تھا۔۔۔ اس کے بعد اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا ارحام اور ایشال کو الگ کرنے کا سوائے اس راستے کے کے وہ ایشو کو جان سے مار دے اور پھر اس نے ڈیسائڈ کیا کے وہ مجھے انٹروڈیوز کروائے گی تم سب کے سامنے اپنا ہسبنڈ بنا کر تاکہ اس پر ارسم کو شک نا ہو اور وہ آسانی سے ایشو کو مار دے۔۔۔۔ اور یہ سب ذیمنم کو بھی پتہ تھا کیونکہ اس نے جیسا مجھ سے وعدہ کیا تھا ویسا ہی سیم وعدہ ذیمنم سے بھی کیا تھا کے وہ ذوئیشہ کو بھی مار دے گی اور ایسے ارسم اس کا ہو جائے گا۔۔۔ وہ ہم دونوں کو ڈبل چیٹ کر رہی تھی صرف اور صر۔۔۔۔۔

تو یہ سب کچھ حمنہ نے کیا۔۔۔ دوست بن کر ڈستی رہی وہ ہمیں اور ہم سب۔۔۔۔ ابحاب نے غصے سے اس کی نات کاٹتے کہا تھا۔۔۔۔

صرف حمنہ نہیں میں بھی اس سب میں برابر کا شریک ہوں۔۔۔ اور شاید کسی حد تک ذیمنم بھی۔۔۔۔ اور آج ہم سب نقصان اٹھا چکے ہیں۔۔۔ اس کا ساتھ دے کر شاید یہ بات ہمیں پہلے سمجھ آہ جاتی کے محبت چھیننے جھپٹنے چالیں چلنے اور زبردستی سے نہیں ملتی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مسلسل اور وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں یہ سب کہہ رہا تھا۔۔۔۔

تو تم لوگوں نے اپنا جھوٹا نکاح بتایا ہمیں اور پھر وہ پوائزن کی بوتل جو حمنہ کے بیگ میں۔۔۔۔۔ابحاب کہتے کہتے رکا تھا۔۔۔۔

وہ پوائزن اس نے ایشال کو مارنے کے لیے خریدا تھا۔۔ مگر وہ اس کے بیگ میں سے کہیں گم ہو گیا تھا۔۔۔ اس رات وہ میرے گھر آئی تھی مجھ پر چیخی تھی کے مجھے دو بوتلوں کا ارینج کروانا چاہیے تھا۔۔۔ میں نشے میں تھا میں نے بئیر لی ہوئی تھی میں نے اسے ریلیکس رہنے کا کہا پھر اس نے میرے ساتھ مل کر بئیر پی۔۔۔ اور پھر ہم دونوں نشے میں وہ کر بیٹھے جو حرام ہے۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔

وہ اب کی بار ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔ ایشال نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔

پھر صبح ذیسنم آئی تھی اس نے ہم دونوں کو جس حالت میں ایک روم میں ایک بیڈ پر دیکھا وہ اس کے لیے نا قابل یقین تھا وہ بہت چیخی تھی ہم پر صرف چیخی نہیں اس نے مجھے تھپڑ بھی مارے مجھے احساس تھا اپنے گناہ پر میں نے اس سے معافی بھی مانگی مگر اس نے عہد کر لیا تھا کے وہ انکل کو سب بتا کر میرا اور حمنہ کا نکاح کروا دے گی۔۔۔

اور حمنہ۔۔اسے احساس نہیں تھا کے اس کے ساتھ کیا ہو گیا وہ خود کے ساتھ کیا کر بیٹھی ہے۔۔۔ ارحام نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں اس نے کہا جوانی میں ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں یہی نہیں اس نے گھر جا کر انکل کے سامنے ساری گیم پلٹ دی اس نے کہا کے وہ نہیں بلکہ ذیشم تھی میرے ساتھ۔۔۔ اور انکل انھوں نے بھی اس کی بات پر یقین کر لیا۔۔۔ اور تصدیق کے لیے مجھے بلوایا۔۔۔۔

اور مجھے حمنہ نے میسج کر کے کہا کے آج اگر میں انکل کے سامنے یہ نہیں کہوں گا کے میں حمنہ کے ساتھ نہیں بلکہ ذیشم کے ساتھ تھا تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ذیشم کو کھو دوں گا۔۔۔ اور میں نے اسے پانے کے لیے حمنہ کی کہی بات مان لی پھر ہمارا نکاح ہوا اسی دن وہ بہت روئی چیخی چلائی مگر انکل نے اس کی سچائی پر یقین نہیں کیا۔۔۔

مجھے یاد ہے وہ میرے ساتھ رخصتی کے بعد ارسم کی طرف گئی تھی مجھے نہیں پتہ اس کی ارسم سے کیا بات ہوئی اگلے دن وہ تم لوگوں کے ساتھ ہائکنگ پر گئی اور پھر یہ سب۔۔۔۔

میں نے اسے کھو دیا صرف اور صرف اپنے جھوٹ کی وجہ سے اس نے اپنی زندگی کھو دی اپنے جنون کی وجہ سے۔۔۔۔ آج وہ پاس نہیں ہے ساتھ نہیں تو مجھے اپنی سانسیں بوجھ لگتیں ہیں۔۔۔

کاش یہ سانسیں مجھے تب بوجھ لگتیں جب میں حمنہ کا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔ کاش مجھے میرے گناہوں پر ملامت تب ہوتی جب میں غلط کر رہا تھا میں نے خود ہی خود کو خالی ہاتھ کر دیا اور آج میں پچھتا رہا ہوں۔۔۔۔ تکلیف میں ہوں۔۔۔۔

اس کی سسکیوں میں درد تھا۔۔۔ وہاں بیٹھے تمام لوگ جیسے کسی سکتے کے عالم میں تھے۔۔۔۔
اتنا کچھ ہوتا رہا ان کے سامنے اور انہیں علم تک نا ہوا اور وہ انہیں اپنا سچا دوست مانتے رہے وہ لڑکی جو اپنی بہن کی نا ہوئی جس نے اپنی بہن کی زندگی سے کھیلا اپنی زندگیوں کے لیے انہیں اس سے کیا بعید تھی۔۔۔۔

ابدال انسان وہی اچھا ہوتا ہے جو اپنے نقصان پر ندامت زدہ ہو کر اپنے آنے والے وقت میں خود کا محاسبہ کر لے۔۔۔۔ تم خوش قسمت ہو کے خدا نے تمہیں راہ دکھائی تم سے چھین کر تمہیں پستیوں سے نکالا آنسو بہانے کی بجائے خدا کا شکر ادا کرو کے اس نے اس محبت کو تمہاری ہدایت بنایا جس کے اندھیرے راستے بدگمانیوں نے تمہیں انسانیت کے درجے سے گرا دیا تھا۔۔۔۔
اور پھر تم یہ بھی تو دیکھو کے حمنہ کا بھی تو نقصان ہوا ہے مگر اسے ہدایت نہیں ملی اس کی آنکھوں پر آج بھی پٹی بندھی ہے جو شاید اب کبھی نا اترے کیونکہ کچھ دل اتنے زنگ الود اور سخت ہو جاتے ہیں کے اپنے شہنشاہ آقا مولائے کائنات کی سختی اور پکڑ کو بھی نہیں پہچانتے ہر وقت۔۔۔۔

حائسم نے اس کے آنسو پونچھتے اس کو گلے سے لگا کر دلاسہ دیا تھا۔۔۔۔

میں گناہگار ہو ارحام ایشو تم دونوں کا مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ اس نے حائسم سے الگ ہوتے ارحام اور ایشو کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس وقت وہ کوئی روتا ہوا ٹوٹا بکھرا بچہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

ہم کون ہوتے ہیں ابدال بھائی آپ کو معافی یا سزا دینے والے ہمارے سارے حساب تو ہمارے رب نے پورے کر دیئے اس نے ہمیں ہر مصیبت سے بچا کر یہ بتایا کے جب وہ ہے تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور جب وہ آپ سے راضی ہے اتنا راضی کے اس نے آپ کو ہدایت کا راستہ دکھایا معافی کا راستہ دکھایا تو ہم کون ہوتے ہیں آپ کو نا معاف کرنے والے۔۔۔۔

آپ تو پہلے ہی اپنے اندر کی جنگ سے لڑ رہے ہیں۔۔۔ کیوں خود کو اور تکلیف پہنچا رہے ہیں ہمارے دل میں کچھ نہیں ہے آپ کے خلاف۔۔۔ پلیز معافی مت مانگیں۔۔۔۔

ایشو نے اس کے ہاتھ پکڑتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں ابدال پلیز خود کو سنبھالوں جو ہونا تھا وہ ہو گیا شاید اسی میں کوئی مصلحت تھی۔۔۔۔ ارحام نے اس کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا ابدال مجھے یہ بتاؤ کے کیا حمنہ کو پتہ ہے کے تم اس کے خلاف ہو۔۔۔۔ حائسم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں مگر اس نے ان لوگوں سے شاید اگلوا لیا ہو کے میں ہی ایشو کو بچا کر لایا تھا۔۔۔کیونکہ انہوں نے میری شکل تو دیکھی تھی۔۔۔ اور ہو سکتا ہے وہ مجھے ڈھونڈ بھی رہی ہو۔۔۔۔اس کے دماغ کا کچھ پتہ نہیں کچھ بھی جوسکتا ہے۔۔۔۔

اس نے ایک لمبی سانس بھرتے کہا تھا۔۔۔۔

تم میرا مطلب نہیں سمجھ رہے کیا تم نے اسے کوئی ایسا تاثر دیا جس سے اسے لگا ہو کے تم اس کے اگینسٹ ہو۔۔۔۔ حائسم نے پھر سے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہوا میری انفیکٹ اس سے بات بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

اس نے کہا تھا۔۔۔۔

ہممم اوکے ٹھیک ہے۔۔۔ اب اگلی چال حمنہ نہیں ہم چلیں گے۔۔۔۔ حائسم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

مسٹر ارسم سلطان چوہدری کے اٹینڈنٹ آپ ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے باہر کھڑے طارق صاحب کے قریب آتے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی میں ہی ہوں ایوری تنگ اوکے۔۔۔ انہوں نے پریشان ہوتے پوچھا تھا ۔۔۔۔

وہ آپ کے پیشنٹ کی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

آپ کے پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہیں آپ چاہیں تو مل سکتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے طارق صاحب کو آہ کر بتایا تھا۔۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔اور ذوئیشہ وہ کیسی ہے۔۔۔۔ انھوں نے سکون کا سانس لیتے پوچھا تھا۔۔۔۔

شی از فائن ہوپ سو بہت جلد ریکور کر لیں گی وہ بھی بٹ ہمیں زیادہ ڈر مسٹر ارسم کا تھا۔۔۔ لیکن آپ پر خدا نے بہت خاص کرم کیا ہے جس کنڈیشن میں وہ آئے تھے یہاں۔۔۔۔ بہت مشکل تھا ان کا سر وائیو کر پانا۔۔۔۔

اٹس آہ مریکل۔۔۔۔

ڈاکٹر ان کا کندھا تھپکتا کہہ کر جا چکا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا پاپا ایوری تنگ از اوکے۔۔۔۔ ارحام حائسم اور اسحاب واپس آہ چکے تھے اور ارحام نے ان تک جاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

یس شکر خدا کا اب سب ٹھیک ہے ارسم اب خطرے سے باہر ہے اور ڈاکٹر نے کہا ہے کے ذوئیشہ بھی بہت جلد ریکور کر لے گی۔۔۔ خدا کا شکر ہے اس نے لاج رکھ لی ہمارے صبر کی ہماری مشکل کی ورنہ میں سویرا کو کیا کہتا۔۔۔۔ انہوں نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

خدا واقع بہت مہربان ہے آپ کو پتہ ہے پاپا ایشو بھی مل گئی ہے ابدال نے بچایا ہے اسے اور اب ہمیں بس حمنہ کو اس کے انجام تک پہنچانا ہے۔۔۔

اس نے طارق صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔۔۔

یہ تو کرم ہے رب کا۔۔۔ ایشو نے کچھ بتایا کیا اس سب کے پیچھے واقع حمنہ ہے۔۔۔ انہوں نے حائسم کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

جی انکل وہی ہے مگر ابھی ہم اس کی چال اس پر ہی چلیں گے میں صبح ہونے تک کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔ جیسے ہی صبح ہو گی میں اریسٹ وارنٹ لے کر جاؤ گا حمنہ کی طرف اور اسے گرفتار کر لیں گے ہم۔۔۔۔

کے اس نے ایشو کو اغواہ کیا ہے جب وہ ہماری قید میں ہو گی تب ہی وہ سچ اگلے گی۔۔۔

حائسم نے کہا تھا۔۔۔۔

مگر حائسم اگر انہوں نے الٹا کیس ہم پر ہی کروا دیا کے ہم نے ایشو کو انڈر گراؤنڈ کر کے الزام حمنہ پر لگایا ہے ایشو کو بچانے کے لیے پھر۔۔۔۔

ابحاب نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا----

نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے پاس وکٹم ہے ----ابدال وہ گواہی دے گا--- اس بات کے بارے میں ہم تب سوچتے جب ہمارے پاس وکٹم نا ہوتا----

اس نے تسلی بخش انداز میں جواب دیتے کہا تھا----

ہاں یہ ٹھیک ہے جیسے تمہیں مناسب لگے حائسم وہ کرو مگر یہ ایشو کہاں ہے--- طارق صاحب نے پوچھا تھا---

پاپا وہ ابدال کے فلیٹ پر ہے--- رومان اور بلال بھی وہی ہیں--- کچھ دن ہمیں اسے ادھر ہی رکھنا ہو گا یا پھر شاید صبح تک جیسے ہی حمنہ اریسٹ ہو جائے گی اسے گھر لے آئیں گے----

ارحام نے کہا تھا----

اچھا ٹھیک ہے تم لوگ ایسا کرو ریسٹ کرو گھر جا کر میں ہوں یہاں پر----

انہوں نے ان تینوں سے کہا تھا----

نہیں پاپا آپ گھر جائیں اور حائسم ابحاب تم دونوں بھی جاؤ--- میں ہوں یہاں پر ویسے بھی حائسم فاحا کو ضرورت ہے تمہاری اس نے تو ابھی تک ان دونوں کو دیکھا بھی نہیں مجھے لگتا ہے تمہیں اس کے پاس ہونا چاہیے----

ارحام نے کہا تھا----

ہممممم مجھے لگتا ہے انکل اور تم دونوں کو گھر چلے جانا چاہیے--- جہاں تک میں فا کو جانتا ہوں وہ گھر پر ٹک کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے--- آئی ایم ڈیم شور سب کے سوتے ہی آئے گی وہ یہاں سو ڈونٹ وری اس کے لیے میں ہوں یہاں---

حائسم نے اس کی شرارتوں کو یاد کرتے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا تھا---

آر یو شور ہم جائیں---- ایحاب نے ہنستے ہوئے پوچھا تھا---

ڈیم شور سی یو ان مارننگ--- وہ کھل کر ہنسا تھا----

اور پھر وہ تینوں ہسپتال کی پارکنگ کی طرف چل دیئے تھے----

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ڈونا تم یہاں---- وہ مسز سویرا کے روم سے باہر نکلی تھی جب ماتھے پر اور بازو پر پٹی بندھے ڈونا کو صوفے پر بیٹھے دیکھا تھا---

ہاں وہ تم کیسی ہو---- اس کی شکل دیکھ کر جیسے ڈھیروں سکون اترا تھا اس کے اندر----

میں ٹھیک ہوں بٹ تم ابھی پراپر ٹھیک نہیں ہوئے--- کیا ضرورت تھی آنے کی مجھے بلا لیتے یہاں بیٹھو آرام سے کھڑے کیوں ہوئے کیوں فارمل ہو رہے ہو اتنا----

اس نے پریشانی سے اس کے قریب جاتے اس کو بازو سے پکڑ کر بٹھاتے ہوئے کہا تھا----

ت۔۔۔ت۔۔۔ تم بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس دن برائیڈل ڈریس میں جب تم میرے پاس آئی تھی ہوسپٹل۔۔۔۔ اس نے نظریں جھکاتے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔۔ اور یہ لفظ ادا کرتے اس کی آنکھوں میں نمی اور دل شاید درد کے مارے کراہ گیا تھا۔۔۔

اوہ تو تم جاگ رہے تھے۔۔۔۔ ڈونا میں اتنا روئی اس وقت تمہارے پاس کھڑی ہو کر اور تم نے ایک بار بھی مجھے میری کسی بات کا جواب ن۔۔۔۔

تمہیں دیکھتا جی بھر کر تو شاید میں خود رونے لگ جاتا۔۔۔ کچھ احساس ہمارے بس میں نہیں ہوتے اور تم تو بہت خوبصورت احساس ہو۔۔۔۔

ڈونا نے نم آواز میں اس کی بات کاٹتے اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔ وہ اس کے لفظوں پر جیسے حیران ہوئی تھی۔۔۔

مطلب یہ کے تم جیسا نمونہ کبھی دوبارہ زندگی میں جو نہیں ملنا اور اپنی بیسٹ کو وداع ہوتے دیکھنا کم از کم میرے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔ تم جانتی ہو ناں ہم دونوں نے مل کر کتنے کرائم کیے ہیں۔۔۔اور ہر بار تم نے اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی پھنسوایا ہے۔۔۔

ہنستے ہوئے کہتے بڑی مہارت سے اس نے اپنے جذبات کو اپنے اندر ہی مار دیا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا وہ سب دن وہ سب کچھ بہت اہم ہے ڈونا میرے لیے اور اب تو شاید ایسے لگتا ہے جیسے وہ پل کبھی آئیں گے ہی نہیں۔۔۔ اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

فاحا۔۔۔ پتہ نہیں کیوں پر میرا دل بے چین ہو رہا تھا۔۔۔مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے تم پریشان ہو اس لیے مجھ سے رہا نہیں گیا ماما کے سوتے ہی میں اس ٹائم یہاں آیا بی کوز مجھے لگا کے تم بھی جاگ رہی ہوگی۔۔۔ ماما نے بتایا تھا تم کل سے یہی ہو سب ٹھیک ہے۔۔۔

اس نے اس کے چہرے کی اداسی دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ڈونا ایسے جیسے کوئی تیز ہوا کا جھونکا آیا ہے اور سب کچھ بہا کر لے گیا ہے اپنے ساتھ۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔۔۔

کیا بات ہے سب ٹھیک تو ہے۔۔۔ اس کی حالت دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

نہیں ٹھیک ڈونا کچھ بھی تو نہیں ٹھیک ارسم بھائی ذوئیشہ بھابھی اور ذیشم۔۔۔ اس نے ساری بات بتائی تھی اسے۔۔۔۔

اوہ گاڈ اتنا کچھ ہو گیا مجھے تو بتاتی تم۔۔۔ بٹ پریشان مت ہو دیکھنا وہ جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔

پلیز ہمت مت ہارو۔۔۔۔

اس نے تسلی دیتے کہا تھا یہ سب سن کر وہ خود بھی کافی پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ مجھے نیند نہیں آہ رہی میں کچھ دیر لان میں واک کر لوں۔۔۔۔ منتہا کو گھبراہٹ ہو رہی تھی کمرے میں جب ہی ڈرائنگ روم سے گزرتی فاحا اور ڈونا کے ایک دم دیکھنے پر رک کر انہیں بتانے لگی تھی۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں آل ریڈی فیور ہے تمہیں اور لان میں کافی ٹھنڈ ہے اس لیے فوراً سے پہلے روم میں جاؤ۔۔۔۔ ماما جاگ گئیں تو تمہیں ڈھونڈیں گی۔۔۔

ایسا کرنا آیت الکرسی پڑھتی جاؤ خود ہی سکون آہ جائے گا اور نیند بھی شاباش جاؤ اب۔۔۔

فاحا نے اس کے قریب جاتے اسے پیار سے سمجھاتے کہا تھا اور پھر اسے مسز راندھاوا کے کمرے تک چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔اور دروازہ کھول کر اسے اندر جانے کا کہا تھا۔۔۔

یہ کون ہیں۔۔۔ اس کے واپس آتے ڈونا نے پوچھا تھا۔۔۔

منتہا ایحاب راندھاوا۔۔۔ یعنی ایحاب بھائی کی مسز۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ سو پریٹی ایحاب بھائی تو بڑے میسنے نکلے ایک دم سے سکسر۔۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بہت لمبی جدائی کاٹی ہے محبت میں انہوں نے ایک دم سے کچھ بھی میسر نہیں آتا ڈونا ہر رشتے کو پانے کے کیے کچھ نا کچھ خراج تو دینا پڑتا ہے----

اس نے تھکے لہجے میں کہا تھا----

ہاں محبتوں میں خراج تو دینے پڑتے ہیں مگر ان میں سے کچھ ہی خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جنہیں اس خراج کے بعد بھی محبت مل جاتی ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کے مقدر میں جدائی تا وقت لکھ دی جاتی ہے----

اس کے لہجے میں بے بسی تھی----

ہمم شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو اچھا میں تمہیں بتاتی ہوں منتہا اور ابحاب بھائی کیسے ملے---کہتے اس نے ان دونوں کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا ڈونا کو----

واہ امیزنگ یار شکر ہے ان کی آزمائش بھی ختم ہوئی رئیلی ویری ٹچی اینڈ ڈیپ جرنی---- اس نے کہا تھا---

ہاں بس دیکھ لو زندگی اپنے اندر بہت کچھ سمیٹے ہوئی ہے ویل اب تم بھی جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر تمہیں بھی لائف پارٹنر چوز کرنا ہے اپنا جلد اور ابھی کے لیے اٹھو تمہیں گھر چھوڑ کر آؤ----

اس نے ہنستے ہوئے اسے اٹھاتے ہوئے کہا تھا----

بلکل نہیں یار میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔ اس نے فوراً سے پہلے انکار کیا تھا۔۔۔اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اٹھا تھا۔۔۔۔

جی نہیں مجھے تو تمہاری بارات کے آگے بھنگڑے ڈالنے ہیں سو گیٹ ریڈی بس تمہارے ٹھیک ہونے تک کا ٹائم ہے تمہارے پاس۔۔۔

اس کے ساتھ چلتے کہہ رہی تھی وہ۔۔۔۔

کاش میں کبھی ٹھیک ہی نا ہو۔۔۔ تم نہیں سمجھو گی اپنی زندگی میں کسی ان چاہے انسان کی جگہ سمجھوتہ کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔۔اور میں یہ نا انصافی کسی کے ساتھ نہیں کروں گا۔۔۔۔

اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

کدھر کھو گئے چلو۔۔۔ اس نے اسے رکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کہیں نہیں تم بتاؤ تم گئی ارسم سے اور ذوئیشہ سے ملنے۔۔۔ اس نے اپنے گھر میں داخل ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں صبح جاؤ گی ملنے اور تم سو جاؤ اب ریسٹ کرو صبح ملنے آؤ گی تم سے میں۔۔۔

اس نے اس کے روم میں اس کو چھوڑتے کہا تھا۔۔۔

ہاں اور جیسے میں اس بات پر یقین کر لوں گا کے تم صبح ہی جاؤگی ان سے ملنے وہ تو میں آہ گیا ورنہ ابھی تک تو تمہاری بے چین روح ہوسپٹل ہوتی۔۔۔ اس نے بیڈ پر لیٹتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جب پتہ ہے تو اتنے تفصیل سے روشنی ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ سو جاؤ اب۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔۔

کہتے اس پر کمفرٹر ڈالتے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

پھر گھر میں داخل ہوتے ڈرائنگ روم سے گاڑی کی کیز نکال کر اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھی تھی اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی وہ اٹھ گیا تھا۔۔۔ اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ کچھ دیر میں اس نے فاحا کی گاڑی کو اس کے گھر سے نکلتے دیکھا تھا۔۔۔۔

ایک درد بھری مسکراہٹ اور آنکھوں میں چھلکتی نمی کو خود میں سموتے وہ تھکی سی چال چلتا بیڈ پر گرا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا بات ہے منتہا طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کو بلوا لوں۔۔۔ اس کو بے چینی سے کروٹیں بدلتا دیکھ کر مسز راندھاوا نے پوچھا تھا۔۔۔

پتہ نہیں ماما عجیب سے گھبراہٹ ہو رہی ہے اور بے چینی بھی--- شاید شیری دور ہے اس وجہ سے----

مجھے پتہ نہیں کیوں ڈر لگ رہا ہے اسے لے کر----

نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں آنسو آہ گئے تھے----

پریشانی کس بات کی اس بات کی وہ تم سے دور ہے یا پھر اس بات کی کے تمہیں اپنے رب پر یقین نہیں ہے جس نے تمہیں اتنی مشکلات سے نکال کر سرخرو ہی رکھا--- بیٹا توکل بہت بڑی چیز ہے جو بہت ٹھوکرو کے بعد ملتی ہے----

کامل یقین رکھو رب پر اس کو رب کے سپرد کر دو پھر گھبراہٹ بے چینی سب ختم ہو جائے گی----

اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اس کے آنسو صاف کرتیں وہ اسے تسلی دے رہیں تھیں---

جانتیں تھیں کے وہ اس وقت کس کرب سے گزر رہی ہے مگر وہ یہ بھی جانتی تھیں کے شاید ان کے تسلی کے دو بول اس کی تکلیف کو کچھ کم کر دیں----

آپ بہت اچھی ہیں میں اپنی زندگی میں بہت کم لوگوں سے ملی ہوں جو ذات اور کردار اور اخلاق میں اٹل ہوں--- آپ کی آغوش میں ایک عجیب سی کشش ہے سکون ہے جو شاید کبھی ماما کی آغوش میں سر رکھنے سے ملتا تھا----

اس نے لرزتے لفظوں میں کہا تھا اور ان کی گود میں منہ چھپا کر رونے لگی تھی۔۔۔

سب ماؤں کی گود کی خوشبو ایک جیسی ہی ہوتی ہے جب کبھی سکون کی تلاش ہو بے چینی ہو تو اپنی ماں کے پاس آہ جانا میں شفقت سے محبت سے اپنے دامن میں سمیٹ لوں گی۔۔۔ انہوں نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا تھا۔۔۔

وہ رو رہی تھی ہچکیوں سے اپنی ماں کو باپ کو یاد کر کے۔۔۔ انہوں نے اسے رونے دیا تھا۔۔۔۔

بس وہ اس کی سسکیاں سنتیں اس پر آیتیں پڑھ پڑھ کر پھونک رہیں تھیں۔۔۔۔

کافی دیر بعد اس کی سسکیاں بند ہو گئیں تھیں اور سانسیں بھاری ہونا شروع ہو گئیں تھیں وہ سو گئی تھی۔۔۔۔انہوں نے اس کا سر نرمی سے گود سے اٹھا کر تکیے پر ڈالا تھا۔۔۔ اور اس پر کمفرٹر اوڑھایا تھا۔۔۔۔

جب ہی دروازہ کھلا دیکھ کر ابحاب جو سامنے سے گزر رہا تھا اندر آیا تھا۔۔۔۔

کیا بات ہے ماما سب ٹھیک ہے آپ سوئی نہیں۔۔۔

اس نے آہستگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔ منتہا کو سوتا دیکھ کر۔۔۔۔

ابحاب بہت پریشان ہے یہ اور شاید مینٹلی ڈسٹرب بھی بہت زیادہ کئیر اور پیار کی ضرورت ہے اسے پلیز کبھی کسی موڑ پر تنہا نا چھوڑنا اسے۔۔۔۔

انہوں نے منتہا کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور جواباً وہ سر ہلا گیا تھا----

مسز راندھاوا واشروم کی طرف بڑھی تھیں--- جب ہی وہ جھک کر اس کے پاس بیٹھا تھا---اس کی نم بند پلکوں پر باری باری لب رکھے تھے---- پھر اس کی ناک کو لبوں سے نرمی سے چھوا تھا---اس کا جسم ابھی بھی تپ رہا تھا--- اور چہرے پر پژمردگی سی تھی---

مس یو بیڈلی---- اس کی کان کی لو کو چومتے دور ہوا تھا اس سے اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا تھا---

♥♥♥♥♥♥♥♥

ہوسپٹل کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کر کے وہ اندر کی طرف بڑھی تھی--- اسے یہی تھا کے ایحاب ہو گا اور حائسم اور ارحام وغیرہ گھر چلے گئے ہوں گے----

رسیپشنسٹ پر آ کر اس نے روم نمبر معلوم کیا تھا اور پھر ارسم کے روم کی طرف بڑھ گئی تھی---

روم کے اندر جاتے ہی پہلی نظر میں اسے دیکھتے اس کا سارا صبر جواب دے گیا تھا----

اس کے پاس رکتے وہ رونے لگی تھی---- وہ شاید نیند میں تھا ہاتھ پر لگی نیڈل اور مانیٹر سکرین پر چلتی زندگی کی لائنیں فاحا کو عجیب سی بے چینی میں مبتلا کر دیا تھا----

ب---ب---بھائی---- اتنا کہہ کر وہ رو دی تھی----

اور پھر اس کے ہاتھ پر لب رکھے تھے۔۔۔۔ تب کسی نے پیچھے سے آہ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

ح۔۔۔ حائی بھائی کتنی تکلیف میں ہیں۔۔۔ ارسم کے ماتھے سے بال پیچھے کرتے وہ حائسم کے سینے کے ساتھ لگ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اب خطرے سے باہر ہے۔۔۔ ہی نیڈ ریسٹ چلو۔۔اس کی کمر سہلاتے اس کے آنسو صاف کرتے وہ اسے روم سے باہر لایا تھا۔۔۔۔

تم جانتی ہو ناں یہ خطرے سے خالی نہیں تھا اکیلے گھر سے نکلنا تمہارا پھر بھی تم۔۔۔۔۔

اس نے اس کے کانوں کے پیچھے بال اڑستے کہا تھا۔۔۔

جانتی ہوں مگر میں صبح تک کا ویٹ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔ میں کیسے رہ سکتی تھی ان دونوں کو دیکھے بغیر۔۔۔۔

اب وہ اسے لے کر ذوئیشہ کے روم کی طرف آیا تھا۔۔۔ مگر اس نے اسے دور سے دکھایا تھا اسے۔۔۔۔

مجھے اندر جانا ہے۔۔۔اس نے دروازہ کھولتے کہا تھا۔۔۔

نہیں وہ سو رہی ہے جاگ جائے گی دیکھ لیا ناں تم نے بات صبح کر لینا ابھی آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔

پیار سے پچکارتے وہ اسے کوریڈور کی طرف لے کر گیا تھا----

آپ گھر نہیں گئے--- اس نے پوچھا تھا کرسی پر بیٹھتے----

اس لیے کے میں جانتا تھا تم ضرور آؤ گی یہاں وہ ایف ایس سی ہی کیا جسے منع کرو کسی کام سے اور وہ ہو جائے---اس نے پاکٹ میں سے ٹشو نکال کر اس کی ناک صاف کرتے کہا تھا----

جب جانتے تھے تو مجھے سیدھی طرح ساتھ ہی لے آتے---- اس نے اس کا ہاتھ پیچھے کرتے کہا تھا---

یو نو ناں فاحا یو آر میریڈ ناؤ بچپنا کب جائے گا---- اس نے بھنویں اچکاتے پوچھا تھا----

کبھی نہیں اینڈ یو نو ناں آپ اس وقت ایف ایس سی گریٹ سپائے سے بات کر رہے ہیں تو آپ مجھے بچہ کیسے کہہ سکتے ہیں----

اسے غصہ آیا تھا سن کر----

ہاں مجھے پتہ ہے میں اس ٹائم بیمار مرغی سے بات کر رہا ہوں--- جو لیزرڈ سے ڈر جاتی اور کوکروچ سے بھی--- اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کرتے کہا تھا اسے----

آپ-----

ششششش اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی----

بہت تھک گیا ہوں میں فا۔۔۔ کچھ مت بولو بس پاس رہو ایسے ہی۔۔۔ اس کو خود کے مزید قریب کرتے اس کے بالوں پر لب رکھتے گہری سانس لیتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

تھینکیو حائی ہر حال میں ساتھ دینے کے لیے اس مشکل وقت میں ٹرسٹ کرنے کے لیے بھائی کے اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود بھی انہیں معاف کرنے کے لیے۔۔۔ اس نے اس کی کمر پر بازو باندھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ سب تھوڑا مشکل تھا۔۔۔ مگر اگر میں بھی وہی سب کرتا جو ارسم کر رہا تھا پھر مجھ میں اور اس میں کیا فرق رہتا۔۔۔ اگر وہ غلطی کر رہا تھا تو مجھے اس غلطی کو سدھارنا تھا ناں کے بڑھانا۔۔۔ اور کوشش کرنی کے سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔ اور جب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ دین مجھے کچھ چاہیے تم سے۔۔۔۔

اس نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا۔۔۔ اس نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

آئی وانٹ ٹو بی کم آہ فادر۔۔۔۔ اس نے اس کا چہرہ اوپر کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ہاا۔۔۔۔ حائی آپ کو شرم آنی چاہیے۔۔۔ چھوڑیں مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ اس کے پاس سے الگ ہوتے چہرے پر سرخی سجاتے نظریں گھماتے وہ جلدی سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا یو بلشنگ۔۔۔۔ وہ اتنے دنوں بعد کھلکھلا کر ہنسا تھا۔۔۔۔

ای۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔کیا ہے حائی کیوں تنگ کر رہے ہیں۔۔۔ وہ چڑ گئی تھی۔۔۔

اوہ تو دی گریٹ سپائے شرماتی بھی ہے۔۔۔۔ اب وہ اس کے ساتھ چلتا اس کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

دی گریٹ سپائے بدلے بھی بہت اچھے لیتی ہے اگر آپ کی میموری کا شارٹ سرکٹ نہیں ہوا تو پچھلے واقعات پر روشنی دوبارہ ڈالوں کیا۔۔۔۔ اس نے رک کر کہا تھا۔۔۔۔

تمہارے دماغ کا کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔ اس نے سر کھجاتے کہا تھا۔۔۔

بھول ہے آپ کی نا ممکنات ٹائپ چیز ہوں میں کر کے دیکھ لیں۔۔۔ وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔۔۔

اچھا یہ تو بہت بعد کی بات ہے اور حائسم ولید خان کے لیے کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے۔۔۔

ابھی تو ایک اوفر ہے دل کر رہا ہے ایک مزے کی کافی پینے کو تو کیا آپ میرے ساتھ اس ہوسپٹل کی کینٹین میں کافی ڈیٹ کے لیے چلیں گی مادام۔۔۔

اس نے ہاتھ آگے کرتے سر جھکاتے پوچھا تھا۔۔۔

شور سست کچھوے۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ تھامتی ہنسی تھی اور پھر اس کے چہرے کو دیکھتے دوڑ لگا دی تھی۔۔۔۔

رکو تم تمہیں تو میں بتاتا ہوں---وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا----

اور ہوسپٹل کی کوریڈور میں رات کے تین بجے وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے ہوئے زندگی سے بھرپور لگ رہے تھے----

♥♥♥♥♥♥♥♥

دماغ سیٹ ہے تمہارا مجھے وہ انجکشن ہر حال میں چاہیے جہاں سے مرضی لاکر دو--- وہ اپنے سامنے کھڑے شخص پر برس رہی تھی----

معافی چاہتا ہوں میڈم مگر جو میرے پاس تھے وہ سارے بک چکے ہیں آپ ایک رات اور گزارا کر لیں کل صبح جتنے چاہیے ہوں گے میں لا دوں گا آپ کا----

ڈرگز سیلر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی---

میرا ایک رات کا بھی گزارا نہیں ہے ان کے بغیر میں نے انجکشن نا لیا تو مجھے نیند نہیں آئے گی---- سکون نہیں ملے گا--- تم تم تو جانتے ہو گے کے اس وقت انجکشن کہاں سے ملیں گے----

اس نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا تھا----

میں جانتا ہوں مگر اس وقت وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے آپ پلیز----

تم تم مجھے بتاؤ گے یعنی حمنہ ذکا اللہ کو بتاؤ گے کے کیا چیز فائدے مند ہے اور کیا نقصان ده----

اس نے چلاتے ہوئے اس کا گریبان پکڑا تھا----

بکو بھی اب کہاں ملیں گے ڈونٹ وری تم کو ساتھ لے کر نہیں جاؤ گی ایڈریس بتاؤ اور شکل گم کرو----

اس نے غصے سے پھنکارتے جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑا تھا اور وہ گرتے گرتے بچا تھا----

بتاتا ہوں--- یہاں سے دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے وہاں ایک نزیر نامی شخص ہے وہاں سے ملے گا پر ابھی آپ ایمرجنسی میں لینے جا رہی ہیں تو وہ پیسے ڈبل لے گا مگر میں پھر آپ کو کہہ رہا ہوں کے رات کے اس پہر آپ کا-----

اوہ گاڈ گیٹ آؤٹ دفعہ ہو جاؤ---- اس کی بات کاٹتے غرائی تھی اس پر وہ اور پھر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی بھگاتی ہوئی اپنی منزل کی طرف چل دی تھی---

کچھ دیر بعد اسے کال آنے لگی تھی-----اس نے موبائل ہاتھ میں پکڑا تھا----

اوہ گاڈ اب ڈیڈ کو کونسی آفت مچ گئ ہے---- غصے سے موبائل بند کرتے اس نے موبائل گاڑی کی سیٹ پر پٹخا تھا----

کچھ دیر میں ہی اسے احساس ہونے لگا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے وہ کچھ الرٹ ہو گئی تھی----

پیچھے سے آتی سفید رنگ کی گاڑی اس کے تعاقب میں تھی اس کی گاڑی کی سپیڈ سلو ہوتے پچھلی گاڑی کی سپیڈ بھی سلو ہو جاتی تھی اور اس کی گاڑی کی سپیڈ تیز ہوتے پچھلی گاڑی کی سپیڈ بھی تیز ہو جاتی تھی----

کون ہے یہ اور میرا پیچھا کیوں کر رہا ہے--- اس نے گاڑی کی اسپیڈ بڑھاتے کہا تھا---

کچھ آگے جا کر سڑک کے بیچو بیچ اس کی گاڑی کو بیک اوور کر کے پیچھے والی گاڑی نے روکا تھا اور اس کی گاڑی کے اگلے دونوں ٹائروں پر فائر کیے تھے کے وہ بلند آواز میں چیخی تھی----

باہر نکلو--- گاڑی والا شخص منہ پر ماسک پہنے باہر آیا تھا اور ہاتھ سے پکڑ کر اسے باہر نکالا تھا---

کون ہو تم دیکھو مجھے کوئی عام لڑکی مت سمجھنا تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بناتے مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی--- اس نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑواتے چیختے ہوئے کہا تھا کے ایک زور دار تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا کے وہ لڑھک کر نیچے گری تھی----

اس کے گرتے وہ شخص زور دار آواز میں ہنسا تھا--- اور پھر اس کی گردن پر انجکشن انجیکٹ کیا تھا کے وہ منٹوں میں ہوش سے بیگانہ ہوئی تھی----

مروں گے تم سب مروں گے تمہارا خاندان بھی اور اس ارسم سلطان چوہدری کا خاندان بھی کسی ایک فرد کے ساتھ بھی رحم نہیں کھاؤں گا میں سب کے سب بھگتے گے سزا سب کے سب-----

اس کو کاندھوں پر ڈالتے وہ قہقہ لگاتے اپنی گاڑی میں ڈالتے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی----

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

صاحب جی وہ باہر پولیس آئی ہے اور وہ حمنہ بی بی کا پوچھ رہے ہیں---- اور-----

ارے یار تم کیوں بتاتے ہوئے ہچکچا رہے ہو میں ہوں ناں میں بتاتا ہوں---- حائسم اس کے پیچھے ہی ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تھا----

کون ہو تم اور اس طرح بغیر کسی بھی اریسٹ وارنٹ کے میرے گھر میں گھسنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئے وہ جو چائے پیتے اخبار پڑھ رہے تھے ایک دم سے پولیس آفیسرز اور حائسم کو دیکھ کر پہچاننے کی اداکاری کرتے غضبناک انداز میں بھڑکے تھے-----

چچچچچچچ اتنا غصہ ابھی تو میں نے پوری بات بھی نہیں بتائی کے میں آپ کے اس آستانے پر حاضر کیوں ہوا ہوں آپ تو پہلے ہی بھڑک اٹھے----

اس نے اطمینان سے کیپ اتارتے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا تھا۔۔۔۔

دیکھو لڑکے یہ ہیروگری کہیں اور دکھانا جا کر کیا تمہیں معلوم نہیں کے تم اس وقت زکا اللہ کے گھر میں کھڑے ہو لگتا ہے نئے نئے پولیس میں بھرتی ہوئے ہو اس لیے اپنی اوقات سے زیادہ بول رہے ہو یہ مت بھولنا چند سیکنڈ لگیں گے مجھے۔۔۔

دھمکی نہیں انکل جی دھمکی دینے والے کے ساتھ تو میں بلکل بھی رعایت نہیں برتتا آپ کی خیریت اسی میں ہے اپنی بیٹی حمنہ ذکا اللہ کو پیش کریں یہاں یہ رہا اس کی گرفتاری کا وارنٹ۔۔۔۔

اس نے اریسٹ وارنٹ کے پیپرز اس کے منہ پر مارتے اس سے بھی تیز آواز میں چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کس خوشی میں ہیں یہ وارنٹ کیا کیا ہے میری بیٹی نے۔۔۔۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

کیوں آپ کو پڑھنا نہیں آتا حیرت ہے مسٹر ذکا اللہ بھڑکتے تو آپ بہت اچھا ہیں ویل میں ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔ آپ کی بیٹی حمنہ زکا اللہ نے ایشال ارحام کا کڈنیپ کیا ہے یعنی اغواہ کیا ہے تو جلدی سے بلوائیں اسے ورنہ مجبوراً ہمیں گھر کی تلاشی لینی ہو گی۔۔۔

اس نے آخر میں کندھے اچکاتے کہا تھا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے اس بھونڈے الزام پر میں اپنی بیٹی بھیج دوں گا تمہارے ساتھ۔۔۔ جاؤ کہہ دو ان سے جا کر اپنی بیٹی کا قتل میں بھولا نہیں ہوں اور حمنہ کی ہوا کو بھی تم میں سے کوئی نہیں چھو سکتا۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے آخر میں طیش میں گرجے تھے۔۔۔۔

اوہ رئیلی۔۔۔۔ اریسٹ ہم اینڈ چیک دا ہاؤس امیجیٹلی افیسرز۔۔۔ حائسم نے طنزیہ ہنسی ہنستے ذکا اللہ کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے اپنے آفیسرز کو حکم دیا تھا۔۔۔ جس پر دو حوالداروں نے ذکا اللہ کے اردگرد گنیں تانیں تھیں۔۔۔ جبکہ باقی آفیسرز ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کمروں کی تلاشی لے رہے تھے۔۔۔۔

میری بیٹی کو ہاتھ بھی لگایا کسی نے تو سب کے سب اپنی نوکری سے جاؤ گے۔۔۔ ذکا اللہ گرجا تھا ان پر۔۔۔۔

سر پورے گھر کی تلاشی لے چکے ہیں کمروں میں کوئی بھی نہیں ہے سب خالی ہیں۔۔۔

آفیسر نے حائسم کو بتایا تھا آہ کر۔۔۔۔ جب ہی اس کی بات سن کر ذکی دل ہی دل میں مسرور ہوا تھا کے شاید پولیس کا سن کر یا دیکھ کر اس کی بیٹی بھاگ گئی ہے کسی محفوظ جگہ۔۔۔۔

اوہ تو یہ پلیننگ تمہاری تھی تمہیں یقین ہو گا ناں کے اس کڈنیپ کے بعد ہولیس ضرور آئے گی اس لیے تم نے اسے غائب کروا دیا۔۔۔۔

تیر کی تیزی کی طرح حائسم اس تک پہنچا تھا اور اس کا گریبان پکڑ کر چلایا تھا۔۔۔۔

بہت خوب مزہ آیا تمہارے خون میں گرمی اور جوش دیکھ کر مگر یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کے ایشال راندھاوا تمہارے پاس ہے۔۔۔ ہمارا پلان سکسیس فل نہیں ہوا تو تمہارا کیسے ہو سکتا تھا

۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسے تھے۔۔۔۔

اسے تو میں پاتال میں سے بھی کھینچ لاؤں گا تم کس خوش گمانی میں ہو ذکا اللہ اپنے کیے کا انجام وہ بھگتے گی۔۔۔ مگر اس سے پہلے تمہارے بھی کچھ سکرو ڈھیلے ہیں جو کسنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔

تو سسرال چلیں کیا۔۔۔؟؟؟؟

اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کا سینہ تھپتھپاتے اپنا غصہ کنٹرول کرتے وہ اس سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

اور افیسرز کو اشارہ کیا تھا اسے گاڑی میں ڈالنے کا۔۔

میری بیٹی کو پتہ چلا تو وہ تمہیں چھوڑے گی نہیں۔۔۔۔ تم نے بہت غلط جگہ ہاتھ ڈالا ہے۔۔۔

میرے خلاف تمہارے پاس اریسٹ وارنٹ نہیں ہے وہ زبردستی چلتے ہوئے چلا رہے تھے۔۔۔۔

یہی تو میں چاہتا ہوں کے تمہاری بیٹی بل سے نکلے اب وہ چاہے تمہارے ذریعے ہی کیوں نا ہو رہی بات اریسٹ وارنٹ کی تو ابھی نکلوا لیتے ہیں اس میں کیا مشکل۔۔۔

اس نے پلٹے بغیر جواب دیا تھا۔۔۔۔

محمود میرے پی اے کو کہنا میرے وکیل کو کال کر دے۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کتنی دیر یہ مجھے حوالات میں رکھتا ہے۔۔۔ اس نے اپنے ساتھ باہر آتے ملازم سے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

حائسم نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا تھا اور گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

سر بہت بھاری ہو رہا تھا اس کا پھر بھی بڑی ہمت کر کے سر کو تھامے اٹھی تھی وہ اور ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔۔ یہ ایک بہت اندھیرا سا کمرا تھا جس میں روشنی نا ہونے کے برابر تھی۔۔۔ اردگرد کچھ ٹوٹی لکڑیاں تھیں ایک مٹی کا گھڑا تھا ایک پرانا اسٹیل کا گلاس اسے پانی کی طلب ہو رہی تھی۔۔۔۔

ٹوٹی چارپائی سے اٹھتے اٹھتے وہ پھر سے ڈھے گئی تھی دوبارہ ہمت کر کے اس نے سر کو تھاما تھا اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ پانی کے پاس جا کر گلاس اٹھایا تھا مگر گلاس کے اندر بدبو اتنی تھی کے س نے غصے سے اٹھا کر دیوار پر پٹخا تھا۔۔۔۔

کوئی ہے یہاں دروازہ کھولو ہے کوئی یہاں---- کھولو دروازہ---- اس نے دروازے کو تقریباً پیٹتے ہوئے چلانا شروع کر دیا تھا----

کیوں صبح صبح شور مچا رہی ہو---- دروازہ کھلتے ہی وہ اندر آیا تھا اور ساتھ کمرے میں روشنی بھری تھی---- اس نے ایک بار انکھوں پر ہاتھ رکھا تھا روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیا گئیں تھیں---مگر پھر ہاتھ ہٹایا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران ہو گئی تھی----

میک انکل آپ---- آپ لائے ہیں مجھے---- حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے اس پر----

تم نشہ کرتی ہو---- اس نے اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر سوئچ بورڈ سے زرا اوپر لگا بلب ہلا کر اسے جلاتے ہوئے کہا تھا----

میرے پاپا میرا انتظار کر رہے ہوں گے--- مجھے کیوں لائے ہیں آپ یہاں----

اس نے دروازے کی طرف جاتے کہا تھا----

اچھا ہے نا انتظار کرے تمہارا باپ تمہارا اسے بھی تو پتہ چلے اولاد کا دکھ کیا ہوتا پوری زندگی میرا استعمال کر کے آخر میں مجھے ٹھوکر مار کر وہ کیا سمجھا تھا کے سب کچھ ہڑپ کر لے گا اور میں کسی کونے کے ساتھ لگا تماشا دیکھوں گا اس کی جیت کا تو یہ اس کتے کی سب سے بڑی بھول تھی----

وہ آخر میں چلایا تھا اس پر کے وہ ڈر کر دو قدم دور ہوئی تھی----

آپ میرے پاپا کو گالی----

بکواس بند کر اپنی تو بھی تو اس کا خون ہی ہے گندا اور ذہریلا پہلے میں نے چاہا تھا کے میں تجھے مار دوں گا مگر مار کر تجھے میں تو جیل چلا جاؤ گا تو مجھے کیا حاصل ہو گا--- مزاتو تیرے باپ کو تل تل تڑپانے میں ہے اور وہ تڑپے گا ضرور تڑپے گا جیسے میں تڑپا ہوں-----

انہوں نے اس کی گردن دبوچتے کہا تھا----

آپ کیوں کر رہے ہیں یہ سب آپ اور پاپا تو بہت اچھے دوست ہیں ناں دیکھیں انکل میری لائف میں آل ریڈی بہت مشکلات ہیں آپ کا جو بھی مسئلہ ہے پاپا کے ساتھ حل کریں مجھے جانے دیں--

اس نے مفاہمت کا راستہ نکالتے ہوئے نرمی سے کہا تھا---

وہ میرا دوست تھا تب تک جب تک مجھے اس کی اصلیت نہیں پتہ تھی اب وہ صرف اور صرف میرا دشمن ہے اس نے جو جو میرے ساتھ کیا ہے وہی اس کی طرف لوٹے گا--- اوقات تو میں بھی اسے اس کی بہت جلد دکھاؤ گا مگر ابھی نہیں ابھی تو مجھے پہلے تمہارے باپ کے ذریعے اس محلول تک پہنچنا ہے اور پھر ہم دونوں جائیں گے تمہارے باپ کے سامنے میاں بیوی بن کر کیسا شاکڈ لگے گا نا تمہارے باپ کو----

ہاہاہاہاہاہا----

وہ اس کی گال پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے اسے گہری نظروں سے دیکھتے بولے تھے۔۔۔۔

بڈھے تیرا دماغ خراب ہے کیا حمنہ ذکااللہ کی زندگی میں اگر کوئی آئے گا تو وہ صرف اور صرف ارحام طارق ہو گا۔۔۔ اتنی دیر سے تجھ سے نرمی سے بات کر رہی ہوں پر تجھے عزت راس نہیں ہے۔۔۔۔

اس کے منہ سے شادی کی بات سن کر حمنہ کا میٹر شارٹ ہوا تھا تب ہی گھما کر ٹانگ اس کے پیٹ پر ماری تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے میک نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اس کو پیچھے کی سمت پھینکا تھا اور پھر اس کے بالوں سے پکڑ کر اس کا سر دیوار کے ساتھ مارا تھا۔۔۔۔

جیسا باپ ویسی بیٹی۔۔۔ تجھے تو میں نے اپنے بیٹے بیربل کے لیے پسند کیا تھا مگر تیرے باپ نے میرے ساتھ ہی چال چلی وہ کیا سمجھا میرے بچوں کو مروا کر وہ آزاد ہو گیا یا اپنی بیٹیوں کو آزاد کروا لیا اس نے۔۔۔۔

نہیں اب تو وہ تمہیں ہر پل میرے ساتھ دیکھ کر تڑپے گا۔۔۔۔ اور وہ آرسم۔۔۔۔ حائسم ان کے خاندان کو بھی نہیں چھوڑوں گا میں میرے بچوں کی موت کے ذمہ دار ہیں وہ زندہ جلاؤں گا سب کو۔۔۔۔

اس کا سر دوسری بار دیوار کے ساتھ مارتے وہ روتے روتے ہنسا تھا۔۔۔۔

اس کے ماتھے سے خون کا فوارہ نکلا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا تمہاری بڑی بہن خوش قسمت نکلی میرے عتاب کا نشانہ بننے سے پہلے ہی اللہ کو پیاری ہو گئی۔۔۔ پتہ ہے جیسے وہ اتنی اونچائی سے کود کر مری تھی ناں اسی طرح میرے بیٹے اتنی اونچائی سے کود کر مرے تھے۔۔۔ ایک کا حساب تو بے باک کر دیا اللہ نے مجھے انصاف مل گیا پر دوسرے کا حساب تو دے گی۔۔۔۔

انہوں نے چلاتے ہوئے اسے چارپائی پر پھینکتے کہا تھا۔۔۔ درد کی ٹھیسوں سے وہ کراہ رہی تھی۔۔۔۔

میں ارحام سے شادی کروں گی مجھے ارحام کے پاس جانا ہے میں مار دوں گی تم سب کو۔۔۔۔ چلاتے ہوئے وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

اللہ وسایا۔۔۔ اپنی بیوی کو بول اس کا خیال رکھے اور جیسے ہی یہ ہوش میں آئے اس کو تیار کر دے۔۔۔۔

شام میں مولوی صاحب کو لے کر آؤں گا میں ساتھ اور ہاں ایک فوٹو گرافر کا بھی انتظام کرنا تب تک میں زرا دیکھ کر آؤں اس کے باپ نے کہاں کہاں ڈھونڈا ہے اپنی بیٹی کو۔۔۔ دیکھوں کتنا تڑپ رہا ہے مچل رہا ہے وہ اپنی اولاد کے لیے وہ درد وہ تکلیف وہ چھبن دیکھنا چاہتا ہوں اس کے چہرے پر جو اس نے مجھے دی ہے۔۔۔۔۔

اللہ وسایا کو حکم دیتا وہ باہر نکلا تھا۔۔۔ اور گھر سے کچھ فاصلے پر کھڑی اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

پھر نمبر ملایا تھا۔۔۔اور فون کان سے لگایا تھا۔۔۔۔

بولو کیا پراگراس ہے اس ارسم اور اس کی بیوی کی۔۔۔۔ دوسری طرف موجود انسان کے کال اٹھاتے ہی اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر وہ دونوں خطرے سے باہر ہیں دو تین دن تک شاید گھر بھی چلے جائیں۔۔۔ دوسری طرف موجود شخص نے بتایا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تمہیں یاد ہے ناں تم نے کیا کرنا ہے دیکھو سب کچھ بہت ہوشیاری سے ہو کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے تم کون ہو۔۔۔۔ اس نے تاکید کی تھی۔۔۔۔

جی سر آپ بے فکر رہیں جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسا ہی ہو گا۔۔۔اور مقررہ وقت پر ہی ہو گا۔۔۔۔۔

اس شخص نے یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔۔

اور وہ ذکی اس کی کیا رپورٹ ہے بندے لگوائے تھے اس کے گھر کے باہر ڈھونڈ رہا ہے اپنی بیٹی کو یا نہیں۔۔۔۔

اس نے گاڑی کا موڑ موڑتے پوچھا تھا۔۔۔۔

سر ان کے گھر ریٹ پڑی تھی کچھ دیر پہلے ان کی بیٹی کے اریسٹ وارنٹ تھے ایشال راندھاوا کو اغواہ کرنے کے لیے مگر چونکہ وہ گھر پر نہیں تھی تو پولیس زکی صاحب کو لے گئی----

اس نے بتایا تھا----

ہاہاہاہاہاہا واہ مزا آہ گیا ایک تیر سے دو نشان---- رئیلی امپریسیو مگر میں جانتا ہوں کے ذکی اتنی دیر حوالات میں نہیں رہے گا ہاتھ پیر مار کر زیادہ سے زیادہ تین چار گھنٹوں بعد وہ باہر ہو گا---- خیر تم دیکھو مزید کوئی اپ ڈیٹ ہو تو مجھے لازمی بتانا----

کہتے اس نے فون رکھا تھا----

اب آئے گا مزا اس تماشے کا ان دونوں پارٹیوں کو آپس میں لڑوا کر اپنے مقصد کے لیے استعمال کر کے دونوں خاندانوں کو مار دوں گا میرا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا اور وہ محلول وہ محلول مجھے پوری دنیا میں پہچان بھی دلوا دے گا----

میک کا ہر جگہ نام ہو گا--- پوری دنیا میں----

کہتے اس نے فلق شگاف قہقہ لگایا تھا----

♥♥♥♥♥♥♥♥

پھر اب انھوں نے تو الٹی چال چلدی ہے اب کیا ہو گا---- اصحاب نے کہا تھا----

نہیں جانتا مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کے اس کا حشر برا ہو گا نا صرف اس کا بلکہ اس کے باپ کا بھی----

حائسم نے نفرت سے کہا تھا---

اس کے باپ کا ہم رئیلی کچھ بگاڑ سکتے ہیں جو دو گھنٹے میں ہی بیل پر رہا ہو گیا ہے----

ارحام نے تھکے لہجے میں کہا تھا---

وہ اثر و رسوخ والا بندہ ہے میرے لیے یہ بڑی بات نہیں تھی میرے لیے یہ بڑی بات تھی کے چاہے چند لمحوں کے لیے ہی صحیح میں اسے اس کی اوقات دکھاتا اینڈ آئی ڈن----

اس نے ارحام کی طرف دیکھتے کہا تھا----

مگر اب یار اس کا کوئی حل--- اصحاب نے پوچھا تھا----

ایشال کو گھر لے جاؤ یا یہاں لے آؤ وہ اور حمنہ دوبارہ اس پر اٹیک کروانے کی کوشش کریں گے لیکن اب کی بار ہم پوری تیاری میں ہوں گے ہم ایشو کی پینڈنٹ رنگ یا کسی بھی جیولری میں ہڈن کیمراز لگا کر ان تک پہنچ سکتے ہیں--- ایسے ہمارے پاس ثبوت بھی آ جائیں گے----

حائسم نے مشورہ دیا تھا----

ہاں یہ ٹھیک رہے گا جب تک ہم کھل کر نہیں کھیلیں گے وہ بھی نہیں کھیلیں گے۔۔۔

ایحاب تم کیمراز کا انتظام کرو اور ایشو کو لے آؤ یہاں باقی جب وہ یہاں آلئے گی تو ہم سمجھا دیں گے۔۔۔۔

ارحام نے ایحاب سے کہا تھا۔۔۔

سر آپ کے پیشنٹ کسی زیش نامی لڑکی کو بلا رہے ہیں۔۔۔۔ نرس نے آہ کر ان سے کہا تھا۔۔۔

یار مجھے لگتا تھا پیار کرنے میں میں نے اینڈ لیول کراس کر دیا تھا مگر یہ تو میرا بھی باپ نکلا نفرت کی تو آخری حد تک اور محبت کی تو وہ بھی آخری حد تک۔۔۔ حائسم تم پلیز ذوئیشہ کو سمجھاؤ کے وہ مل لے اس سے۔۔۔۔

ایحاب نے مدد طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

ہمممم میں سمجھاؤ گا مگر ابھی وہ خود مینٹلی ڈسٹرب ہے اسے کچھ وقت دینا ہو گا۔۔۔ اور اس سے پہلے ہم سب کو مل کر ایک بار ارسم سے بھی بات کرنی ہو گی۔۔۔ اسے سمجھانا ہو گا۔۔۔۔

اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے کہا تھا اور پھر ان دونوں کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے وہ ارسم کے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ارسم کیسی طبیعت ہے۔۔۔۔ اس کو دیوار کو گھورتے دیکھ پوچھا تھا حائسم نے۔۔۔۔

زیش کیسی ہے وہ ناراض ہ۔۔۔ہے۔۔۔ن۔۔۔ناں مجھ سے اس ک۔۔۔کو بولو مجھے م۔۔۔مع۔۔۔معاف۔۔۔

کس نے کہا کے وہ ناراض ہے تم سے۔۔۔ دیکھو ارسم جس تکلیف سے تم گزر رہے ہو اسی تکلیف سے وہ بھی گزری ہے اور گزر رہی ہے تم دونوں کو فی الحال ریسٹ کی ضرورت ہے آرام کی۔۔۔۔

یہ کوئی حل تو نہیں ہے ناں کے تم ہوش میں آتے ہو اس کے لیے تڑپتے ہو اور بیمار پڑ جاتے ہو اور پھر پورا پورا دن بے ہوش رہتے ہو۔۔۔

دیکھو یار اگر اس کے پاس جانا ہے اس کے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو تمہیں پہلے خود کو ٹھیک کرنا ہو گا اور یہ غلط فہمیاں پچھتاوے یہ سب تو بعد کی باتیں ہیں وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا مگر اس کے لیے پہلے تمہیں ٹھیک ہونا ہو گا۔۔۔۔

اس نے اس کا کاندھا تھپکتے کہا تھا۔۔۔۔

حائسم تم نے مجھے معاف کر دیا میں تم سے بھی۔۔۔۔

ارسم جو ہوا اس کو بھول جاؤ غلط فہمی اور گناہ دو الگ الگ چیزیں ہیں ہاں تم کوئی گناہ کرتے تو شاید آج میں تمہارے سامنے نا کھڑا ہوتا مگر جس طرح تم نے میری بہن کی جان بچائی اپنی جان پر کھیل کر وہ سب کچھ ہمیں بہت کچھ بتا گیا ہے سو پلیز ریلیکس اپنے دماغ کو پر سکون رکھو۔۔۔۔

اور اچھا سوچو تاکہ جلدی ٹھیک ہو سکو اپنی ذیلش کے لیے۔۔۔۔ دیکھو کبھی کبھی چیزیں بہت مشکل لگتیں ہیں مگر یہ صرف ہماری سوچ ہوتی ہے انہیں آسان اور سہل ہماری کوشش بناتی ہے اینڈ یو آر سٹرونگ گیٹ فائٹ اینڈ سٹے سٹرونگ آئی پرامس جو تمہیں رب نے سونپ دیا ہے کہیں نہیں جائے گا۔۔۔۔

بڑے اچھے اور آسان لفظوں میں اس نے اسے سمجھایا تھا کے ارحام اوور ایحاب بھی امپریس ہوئے تھے۔۔۔۔ شاید وہ بھی اسے اتنے اچھے طریقے سے نا سمجھا پاتے۔۔۔۔

کیا واقعی وہ کہیں نہیں جائے گی میرے پاس رہے گی ساتھ رہے گی ہمیشہ۔۔۔۔۔ اس کو پتہ نہیں کس چیز کے خدشات تھے۔۔۔۔

بلکل وہ کہیں نہیں جائے گی اس کی دلیل پتہ ہے کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کے رب نے اسے دوبارہ زندگی دی ہے تمہیں دوبارہ زندگی دی ہے ورنہ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد یوں زندہ بچنا معجزہ ہی ہے۔۔۔۔ اس رب کی نعمت پر شکر ادا کرو اور خود کو پہلے ٹھیک کرو۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا میں اسے دور سے ایک بار دیکھ سکتا ہوں۔۔۔ اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں اس کی طبیعت ٹھیک ہو گئی تھی تو اسے گھر شفٹ کر دیا گیا ہے۔۔۔۔ اب تم اسی صورت میں اس سے مل سکتے ہو جب تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔۔۔۔

ارحام نے کہا تھا----

ہاں اور مجھے لگتا ہے ارسم زیادہ دیر یہاں رہنا نہیں چاہے گا--- ایحاب نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---- تو سب ہنسنے لگے تھے----

💔💔💔💔💔💔💔💔💔

پلیز تائی پلیز شیری کو چھوڑ دیں اس نے کچھ نہیں کیا م---میں نے کیا سب--- میری وجہ سے معزم جیل گئے تھے اسے چھوڑ دیں----

اس نے دھاڑیں مار کر روتے ہوئے کہا تھا----

کیسے چھوڑ دوں تم دونوں کی وجہ سے میرا بیٹا جیل میں ہے اور تو بد کردار لڑکی اپنے ماں باپ کو مار کر تم نے میرے معزم کو بھی جیل بھجوا دیا----

تائی نے شیری کی گردن پر چھری کی ناک کو دباتے ہوئے کہا تھا----

نہیں خ----خ----خون---- خون نکل رہا ہے تائی اس کی گردن پر چ---چاقو ہٹائیں تائی پلیز آپ جو کہیں گی جیسے کہیں گی میں ویسا کروں گی----

وہ بھاگتی ہوئی ان کے قدموں میں گری تھی ان کے پاؤں پکڑ کر اس کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی----

آپی پلیز جاؤ تم یہاں سے۔۔۔ کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ مار دیں گے یہ مجھے مارنے دو جاؤ تم یہاں سے جاؤ۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اسے اپنے پاؤں سے پیچھے ہٹاتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

چپ بے چھچھوندر اب ایک لفظ بھی مزید بکا تو سر دھڑ سے الگ کر دوں گی۔۔۔ تائی نے کہا تھا اور

مزید دباؤ بڑھایا تھا چاقو پر کے درد کے مارے شیری بلبلا اٹھا تھا۔۔۔۔

نہیں تائی پلیز آپ کو خدا کا واسطہ چھوڑ دیں میرے بھائی کو میں کہہ رہی ہوں نا کہ جیسا آپ کہو گی جو کہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔

اس نے ہچکیوں سے روتے پھر سے بھیک مانگی تھی۔۔۔

چل بیان ریکارڈ کروا بول معزم حسین نے کچھ نہیں کیا جو ہوا تجھ سے ہوا تو بد کردار ہے تیری وجہ سے تیرے ماں باپ مرے اور تجھے گرفتار کیا جائے اور معزم حسین کو چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔

تائی نے پاؤں سے ٹھوکر مارتے کہا تھا۔۔۔۔

تب ہی سامنے کھڑے شخص نے کیمرا ریکارڈنگ اون کی تھی۔۔۔۔

میں منتہا روحیل بقائمی ہوش و حواس یہ اقرار کرتی یوں کے معزم حسین نے کچھ نہیں کیا جو بھی کیا میں نے کیا میں بدکردار ہوں میری وجہ سے میرے ماں باپ مرے ہیں معزم حسین کو چھوڑ دیا جائے اور مجھے----

نہیں آپی نہیں بولو----- میری آپی یہ سب کچھ تائی کے کہنے پر بول رہی ہے کیونکہ تائی مجھے مارنا چاہتی ہے اور میری آپی مجھے بچانے کے----

اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتا ایک تیز دار وار سے اس کی گردن الگ ہوئی تھی---- تائی کا فلق شگاف قہقہ گونجا تھا----

ش---شیری---- شیری--- وہ اس کے سر اور دھڑ کو الگ الگ گرے دیکھتے اس کی طرف دیوانا وار بھاگی تھی----

ش---ش---ش--شیری---- ایک پر زور چیخ مارتی وہ اٹھ بیٹھی تھی----

ش---ش---شیری--- اس کا جسم پسینے سے شرابور تھا پورا جسم کانپ رہا تھا وہ جس کمرے میں موجود تھی وہاں کہیں بھی شیری یا تائی نہیں تھے---

وہ گھٹنوں میں سر دیئے سسکیوں سے رونے لگی تھی----

ن---ن-- نہیں شیری کو کچھ نہیں ہو گا--- وہ مصیبت میں ہے مجھے اسے بچانا ہے مجھے اںحاب کے ساتھ نہیں آنا چاہیے تھا--- کہیں وہ گھر سے اکیلا نا کہیں نکل جائے

Urdu Novels Ghar

م---م---میں کچھ نہیں ہونے دوں گی اسے---- میں آہ رہی ہوں شیری----میں تمہیں ساتھ لے آؤ گی---

اپنے منہ سے پسینہ صاف کرتے چپل اڑستے وہ سامنے ٹیبل پر پڑا اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر دیوانا وار باہر بھاگی تھی--- اس وقت اس کے سامنے صرف اور صرف ایک ہی ٹارگٹ تھا اپنے بھائی کو بچانا----

ڈرائنگ روم۔سے گزرتی گیٹ کی طرف بڑھی تھی اور تقریباً بھاگتے ہوئے گیٹ عبور کر چکی تھی----

باہر آتے ہی تیزی سے وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف گئی تھی----

مسز راندھاوا صبح ہوتے ہی کسی میٹنگ پر چلی گئیں تھیں--- مسز دراب بھی اپنے افس چلی گئیں تھیں-- ان کا ارادہ منتہا کو رات کو ساتھ گھر لے کر جانے کا تھا اس لیے کے انہیں معلوم ہوا تھا کے اسے بخار ہے اور وہ سو رہی ہے----

مسز طارق بھی ایشال سے ملنے فلیٹ گئیں ہوئیں تھیں اور فاحا پوری رات جاگنے کی وجہ سے اپنے روم میں سو رہی تھی--- اور گارڈز اتنا منتہا کے بارے میں جانتے نہیں تھے وہ سمجھے کے شاید وہ بھی کوئی مہمان ہے اس لیے کسی نے اسے روکا نہیں اور وہ آسانی سے نکل گئی----

دو گھنٹے میں میں نے اسلام آباد ہونا ہے اور پھر سب سے پہلے میں اپنے بیٹے سے ملوں گی اور پھر اس شیری کو اس کے بل سے نکالوں گی----

تائی نے اپنا ہینڈ کیری ٹیکسی میں رکھتے کہا تھا اور ٹیکسی میں بیٹھی تھی----

ٹیکسی ائیر پورٹ کے راستے پر گامزن تھی---- جب ہی ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی میں پٹرول بھروانے کے لیے گاڑی پٹرول پمپ کے سامنے کھڑی کی تھی----اور اسی پٹرول پمپ کے بلکل سامنے ٹیکسی اسٹینڈ تھا---

منتہا کیا یہ واقعی منتہا ہے--- تائی نے سامنے سے آتی منتہا کو دیکھتے کہا تھا اور پھر دو بار اپنی آنکھیں مسلیں تھیں بے یقینی سے----

ارے یہ تو وہی ہے ----واہ کیا قسمت پائی ہے میں نے بھی بغیر محنت کیے پھل مل گیا----

تو دیکھ منتہا اب تجھے میں یہاں سے کہیں جانے نہیں دوں گی----کہتے وہ گاڑی سے اتریں تھیں اور تقریباً بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے کھڑیں ہوئیں تھیں--- اور پیچھے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے گھما کر اپنی طرف کیا تھا---

ت---ت---تائی---- اس نے بہتے آنسوؤں سے دیکھا تھا ان کی طرف اور کہا تھا----

ہاں میں تیری تائی---- وہ قہقہ لگا کر ہنسیں تھیں---

ش----ش---شیری آپ کے پاس ہے ناں--- اس نے روتے ہوئے پوچھا تھا----

ہاں وہ میرے پاس ہے سامنے گاڑی میں بیٹھا ہے تو چل میں تجھے ملواتی ہوں اس سے۔۔۔۔ کہتے وہ اس کا ہاتھ تھامے اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی اور وہ روتے ہوئے ان کے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

پل۔۔۔پل۔۔۔پلیز تائی ش۔۔۔شیری کو مت مارلے گا۔۔۔ وہ ان کے ساتھ چلتی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

فل کر دیں فیول۔۔۔۔ اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے کہا تھا۔۔۔۔اور جب ہی سامنے راڈ کراس کرتی منتہا اور اس کے ساتھ چلتی عورت پر نظر پڑی تھی۔۔۔

منتہا۔۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہے یہاں۔۔۔۔ اصحاب نے گاڑی سے نکلتے کہا تھا۔۔۔اور بجلی کی تیزی کی طرح ان تک پہنچا تھا۔۔۔۔

کون ہیں آپ اور کہاں لے کر جا رہی ہیں اس کو۔۔۔۔ منتہا کا ہاتھ پکڑتے اس نے اسے اپنی طرف کھینچتے کہا تھا۔۔۔۔

تم کون ہو یہ بیٹی ہے میری میرے ساتھ میرے گھر جا رہی ہے۔۔۔ تائی نے اجنبی شخص دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

بیٹی مگر جہاں تک مجھے یاد ہے اس کے ماں باپ مر چکے ہیں اور ان کو اس کی ایک عدد ظالم تائی اور اس کے جلاد بیٹے نے مل کر مارا ہے کہیں وہ آپ ہی تو نہیں۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

چھوڑو اسے میں شور مچا دوں گی تم میری بیٹی کو کڈنیپ کر کے لے جا رہے ہو۔۔۔۔

تائی نے اس کا ہاتھ پھر سے پکڑ کر قریب کھینچا تھا۔۔۔۔

یہ میری بیوی ہے اور اگر اب آپ نے اسے ہاتھ بھی لگایا تو آپ کی خیریت نہیں ہے۔۔۔۔

چھوڑیں اسے۔۔۔۔

اس نے اس کو دور کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اور تم تم گھر سے باہر کیسے نکلی کیسے پہنچی یہاں تک۔۔۔ غیض و غضب سے اس کی طرف دیکھا تھا اس نے جو صرف آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

ش۔۔۔ش۔۔شیری تائی کے پاس ہے اصحاب تائی کی گاڑی میں۔۔۔ او۔۔۔۔

بکواس کر رہی ہے یہ عورت ایک بار پھر اپنے مقصد کے لیے استعمال کر رہی ہے یہ تمہیں۔۔۔۔ دماغ کہاں لیے پھرتی ہو تمہارا۔۔۔۔

وہ چلایا تھا اس پر دونوں کاندھے پکڑ کے اس کے۔۔۔۔اور پھر گھسیٹ کر اسے گاڑی میں ڈالا تھا۔۔۔ اور گاڑی کو لاک کرتا دوبارہ تائی تک پہنچا تھا۔۔۔۔

ایحاب۔۔ پ۔۔۔پ۔۔۔پلیز۔۔۔ ش۔۔۔شیری۔۔۔ کو بچا لیں۔۔۔ پلیز مجھے باہر نکالیں۔۔۔۔ شیشے پر ہاتھ مارتی وہ چیخ رہی تھی۔۔۔ آدھے سے زیادہ لوگ سڑک پر جمع ہو گئے تھے کچھ منتہا کی گاڑی کے آس پاس جس طرح وہ رو رہی تھی تڑپ رہی تھی ایحاب نے بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

اور تم سنو یہ اب منتہا روحیل نہیں ہے جسے تم کسی بھی طرح ٹریپ کر کے لے جاؤ گی۔۔۔وہ اب مسز ایحاب راندھاوا ہے۔۔۔ منتہا ایحاب راندھاوا اور میری زندگی پر کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے تو ساری زندگی دیکھنے کے قابل نہیں رہتا۔۔۔ اپنے بیٹے کو چھڑوانے کے لیے تم اس کا کڈنیپ کر رہی تھی تو سنو۔۔۔ بیٹا تو تمہارا اب اگلے دس جنموں میں بھی باہر نہیں آنے والا جو تم سے بن پاتا ہے کرو۔۔۔۔

انگلی اٹھا کر غراتے ہوئے اس پر ایک ایک لفظ اتارتے وہ اپنی گلاسز پہنے گاڑی تک پہنچا تھا۔۔۔۔

ایحاب مجھے پلیز جانے دیں شیری کو کچھ کر دیں گی وہ۔۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلتے ہی وہ وہاں سے باہر نکلنے لگی تھی کے ایحاب نے آگے ہو کر اسے ساتھ والی سیٹ پر دھکیلا تھا۔۔۔ اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

آپ کو سمجھ نہیں آ رہی میرا بھائی مشکل۔۔۔۔

شٹ آپ منتہا جسٹ شٹ اپ---اتنی زور سے وہ چلایا تھا کے وہ روتے روتے ڈر کر سہم کر پیچھے ہو کر بیٹھی تھی--- اور ہچکیوں سے رونے لگی تھی----

اس پر غصے بھری نظر ڈال کر اس نے اپنا سانس کھینچا تھا--- یہ سوچ کر ہی اس کا دل دہل اٹھا تھا کے اگر وہ نا آتا نا دیکھتا تو آج وہ پھر اس سے کتنی دور ہو جاتی اور پھر وہ شاید ڈھونڈنے سے بھی نا مل پاتی----وہ نہیں جانتا تھا کے وہ کیسے گھر سے باہر نکلی آخر ہوا کیا مگر شکر خدا کا کے بر وقت وہ اسے دکھ گئی-----اپنی سوچوں پر قفل لگاتے اس نے اپنا موبائل نکالا تھا اور نمبر ڈائل کیا تھا----

ہیلو حائسم کہاں ہو--- ہمم اوکے میں آ رہا ہوں---کہتے اس نے موبائل بند کیا تھا اور گاڑی کی اسپیڈ بڑھا دی تھی----

کچھ دیر بعد گاڑی خان ہاؤس میں داخل ہوئی تھی-----

اس نے روتے ہوئے اس گھر کو دیکھا تھا آخری بار وہ حائسم کی برتھ ڈے اور اپنی مایوں والے دن آئی تھی یہاں---

اترو نیچے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اس نے اسے پکارا تھا جو روتے ہوئے اپنے خیالوں میں گم تھی-----

اسحاب آپ سمجھ----

منتہا شٹ اپ اب مزید ایک اور لفظ نہیں۔۔۔۔ اس کو بازو سے پکڑ کر وہ گھر لے کر گیا تھا۔۔۔

جہاں پہلے سے ہی فاحا اور حائسم اس کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

منتہا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ کہاں چلی گئی تھی اکیلی۔۔۔ فاحا نے اس تک پہنچتے کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں ہو میں ٹھیک میرا بھائی مشکل میں ہے تائی کے پاس ہے۔۔۔ اس نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جھکڑتے کہا تھا۔۔۔۔۔

منتہا بیٹا شیری ٹھیک ہے وہ بشام بھائی کی طرف ہے تائی کے پاس کیسے چلا گیا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔

کیوں تم گھر سے باہر نکلی کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

حائسم نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔۔

جھوٹ بولتے ہیں آپ م۔۔۔۔م۔۔میں سو رہی تھی۔۔۔م۔۔مم۔۔میں نے خواب میں دیکھا ت۔۔۔تائی نے شیری کے گلے پر چھری رکھی تھی۔۔۔ وہ انہوں نے اس کا گلا کاٹ دیا م۔۔۔م۔۔۔مجھے بچانا ہے اپنے بھائی کو۔۔۔۔ وہ کہتے ایک بار پھر سے باہر کی طرف دوڑنے لگی تھی۔۔۔۔

منتہا آر یو کریزی کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں ہم سب یہاں بکواس کر رہے ہیں کے وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

وہ چیخا تھا اس پر اور اسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر پٹخا تھا----

ابحاب بھائی چوٹ لگ جائے گی اسے---- فاحا نے اس کو پکڑتے ہوئے کہا تھا----

احساس ہے اسے--- کیا کر رہی ہے یہ--- اگر یہ چلی جاتی تو کیا ہوتا--- ایک خواب کو اس نے ہوا بنا کر رکھ دیا ہے اسے بتاؤ وہ خواب تھا---- اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے---

بتاؤ اسے ورنہ میں---

وہ کہتے کہتے چپ ہو گیا تھا----

مسٹر ابحاب راندھاوا آپ کی وجہ سے میرے بھائی کو آنچ بھی آئی تو میں اپنے ہاتھوں سے آپ کی جان لوں گی--- سنا آپ نے نفرت کرتی ہوں میں آپ سے----

وہ اب کی بار اس کا گریبان پکڑ کر چیخی تھی اس پر----

حائسم مجھے رات تک رخصتی چاہیے--- اب مزید میں اس کی بیوقوفی کوئی بھی برداشت کرنے کا اہل نہیں ہوں----اس نے اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے حائسم کی طرف دیکھتے کہا تھا----

نہیں کرنی مجھے رخصتی حائسم بھائی مجھے نہیں جانا اس شخص کے ساتھ جو میرے بھائی کی حفاظت نہیں کر سکتا اس کے ساتھ میں زندگی نہیں گزار سکتی یہ بھی معزم جیسا نکلا پلیز حائسم بھائی آپ میرے بھائی----

ملتجا ٹھیک ہے میں لاؤں گا شیری کو ابھی تم جاؤ یہاں سے فاحا کے ساتھ۔۔۔ فاحا جاؤ اسے روم میں لے جاؤ۔۔۔ اس نے فاحا سے کہا تھا۔۔۔

میں۔۔م۔۔۔میں تمہارے بھائی کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔ تم لوگ میرے ساتھ ذبردستی نہیں کرسکتے۔۔۔ وہ فاحا کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

آچھا ٹھیک ہے نہیں ہو گا کچھ کہیں نہیں بھیج رہے تمہیں ریلیکس بس ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔ اس نے اس کی کمر سہلاتے کہا تھا۔۔۔

ایحاب مجھے لگتا ہے اس نے اس خواب کا بہت زیادہ سٹریس لے لیا ہے اور دوسری بات ماں باپ کے جانے کے بعد اس نے شیری سے کبھی دوری نہیں بنائی اس لیے اسے اب اس کے دور ہونے کا خوف ہو رہا ہے۔۔۔ تم ایسا کرو ہشام بھائی کو کال کرو اور ان سے رخصتی کا کہو پرسوں کا۔۔۔ تب تک ارسم اور ذوئیشہ بھی گھر آ جائیں گے اور یہ بھی یاد سے کہنا کے شیری کو لے کر کل ہی آ جائیں وہ تاکہ اس کا مینٹل سٹریس کم ہو۔۔۔۔

اسے تاکید کرتے کہا تھا حائسم نے۔۔۔

جی۔۔۔میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔۔۔کہتے اس نے موبائل پر نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

منتہا پلیز چپ کر جاؤ ایسے طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔ دیکھو یہ تمہاری سوچ ہے جس نے تمہیں تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے تم اچھا بھی تو سوچ سکتی ہو۔۔۔ تم نے اس خواب کو خود پر طاری کر لیا ہے اس لیے ویسا ہی ہو رہا ہے۔۔۔۔

اگر تم یہ سوچو کے وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے وہ ٹھیک ہے تو رب بھی سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔۔

اس نے اس کے اوپر کمفرٹر اوڑھاتے اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

نہیں ہے وہ ٹھیک نہیں ہے وہ محفوظ تم نہیں جانتی میری تائی کو مگر ایحاب وہ تو جانتے ہیں ناں وہ سب جانتے ہیں شروع سے لے کر آخر تک پھر بھی انہوں نے میرے بھائی کو نہیں بچایا تائی کہہ رہیں تھیں کے شیری ان کے پاس ہے تو وہ ان کے پاس ہی ہو گا۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

ابھی وہ مزید کچھ کہتی کے ایحاب ڈاکٹر کے ساتھ روم میں آیا تھا۔۔۔۔ ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر چیک اپ کیا تھا اس کا اور پھر کچھ مڈیسنز لکھ کر دیں تھیں اور باہر آیا تھا۔۔۔

اٹس جسٹ آہ مینٹل سٹریس نتھنگ ایلس۔۔۔ انہیں مکمل نیند کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے انہیں فیور بھی ہے۔۔۔ کوشش کریں کے وہ جن کو ڈھونڈ رہی ہیں ان سے ملوا دیں ان کو۔۔۔

باقی میڈیسنز لکھ دیں ہیں میں نے یہ دیں کل تک انشاللہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ ڈاکٹر نے یقین دہانی کراتے کہا تھا۔۔۔

تھینکیو ڈاکٹر۔۔۔ وہ ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑنے آیا تھا۔۔۔ پھر ڈرائیور کو میڈیسن کا بول کر وہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

ایحاب بھائی ڈانٹیئے گا مت اسے آل ریڈی وہ بہت رو چکی ہے پلیز پیار سے۔۔۔۔۔ میں کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں۔۔۔۔ فاحا روم سے باہر نکل رہی تھی جب اس نے ایحاب کو روم میں آتے دیکھا تھا۔۔۔۔اور پھر رک کر کہا تھا۔۔۔۔

ہممممم وہ سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

روم میں جاتے اس نے ڈور لاک کیا تھا۔۔۔ وہ دیوار کو دیکھتے رونے میں مشغول تھی۔۔۔۔ڈور لاک ہونے پر اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کمرے کا دروازہ کیوں بند کیا آپ نے۔۔۔۔ روتے ہوئے پوچھا تھا اس نے۔۔۔

تمہارا سٹریس دور کرنے کے لیے۔۔۔وہ کہتے اس کے قریب بیٹھا تھا۔۔۔ اور وہ کھسک کر دور ہوئی تھی۔۔۔۔ تب ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کیا تھا خود کے۔۔۔۔

ایج۔۔۔ایج۔۔۔ایحاب۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی ٹھہر گئی تھی اس کی حرکت پر۔۔۔۔ اس کی انگلیاں کمر پر دھنستی محسوس ہوئیں تھیں۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی وحشت تھی۔۔۔۔

کیا کہہ رہی تھیں تم کے مجھ میں اور معزم حسین میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔ میں نے کیا ایسا کیا ہے جو تم معزم حسین سے ملا رہی ہو مجھے۔۔۔یہ کیا کے تم سے محبت کی یہ کیا کے تم سے بے پناہ عشق کیا پل پل تڑپا تمہارے ہجر میں تمہیں بچا کر لایا اسے گناہ ٹھہرا کر تم مجھے اس شخص سے ملا رہی ہو جس نے تمہارا سب کچھ چھین لیا۔۔۔۔

اس نے اس کی کمر پر مزید گرفت بڑھاتے اس کی آنکھوں میں اپنی لال انگارہ آنکھیں ڈالتے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔کے وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔ اسے دکھ ہوا تھا کے وہ کیسے اسے معزم جیسا کہہ سکتی اس کی محبت اتنی بے مول ہے کے وہ اسے ایک ایسے شخص سے ملا رہی ہے۔۔۔۔ جس نے اس کی دنیا اجاڑ دی تھی۔۔۔۔

ہاں ہیں آپ اس جیسے کیونکہ معزم نے اگر میرے ماں باپ کو مارا ہے تو آپ آپ نے میرے بھائی کو ان کے پاس مرنے کے لیے چھوڑ دیا آپ بھی قاتل ہے بلکہ قاتلوں کی پشت پناہی کرنے والے انسان میں کیسے بھول گئی کے میرے نصیب میں سکون ہے ہی نہیں۔۔۔ ایحاب راندھاوا جس حق سے آپ میرے پاس بیٹھے مجھ پر ستم ڈھا رہے ہیں۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کا ہاتھ اپنی پوری طاقت سے اپنی کمر سے ہٹاتے کہا تھا----

آج میں وہ سارے حق چھنتی ہوں آپ سے میرے لیے میری زندگی میری دنیا میرا بھائی ہے اس کے بغیر میری زندگی بے معنی ہے---- اور اس بے معنی ذندگی میں مجھے آپ جیسے کھوکھلے سہارے کی ضرورت نہیں ہے جائیں یہاں سے نا مجھے آپ کو اپنی ذندگی میں رکھنا ہے اور نا ہی آپ کی ذندگی میں رہنا ہے نفرت ہے مجھے آپ سے شدید نفرت----

کہتے وہ بیڈ سے اترنے لگی تھی---- جب ہی اس نے ماتھے پر ان گنت بل لاتے اس کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر گرایا تھا اور دونوں ہاتھوں میں اس کی کلائیوں کو جھکڑ کر بیڈ کے ساتھ لگایا تھا کے منٹوں میں وہ بے بس ہوئی تھی----

اتنا بولو منتہا اصحاب راندھاوا کے کل کو تمہیں اپنے لفظوں پر پچھتانا نا پڑے---- کل تک تمہارے ہجر میں تڑپا ہوں--- اب اتنا پاس کر کے تمہیں دور نہیں جانے دوں گا---- تم میری زندگی کیا میرے کمرے میں بھی آؤ گی صرف اور صرف میری بن کر جہاں سے میں اپنے ہجر کی کہانی تمہارے وجود پر خود لکھوں گا بس دو دن---- ابھی تم جس کنڈیشن میں ہو وہ مجھے ان نزدیکیوں پر روک رہی ہے----

تلخ مسکراہٹ مسکراتے اس نے اس کی گردن میں منہ دیتے ایک لمبا سانس کھینچا تھا کے اس کی کمر کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔۔۔

م۔۔۔م۔۔میں قسم کھاتی ہوں میں آپ کی زندگی آپ کے گھر آپ کے کمرے میں کبھی نہیں آؤں گی۔۔۔ اس کی داڑھی کی چبھن اپنی گردن پر محسوس کرتی بے قرار ہوتی وہ اپنی کلائیاں چھڑواتے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

دیکھیں گے لڈو۔۔۔۔کہتے اس نے اس کے کان کی لو پر پر حدت لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔ جب ہی دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے لبوں کے کناروں پر بھیگا لمس چھوڑتے اس سے دور ہوتے دروازہ کھولا تھا اس نے۔۔۔۔ اور منتہا نے جلدی سے دوپٹہ ٹھیک کرتے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے بھیگے لب صاف کیے تھے۔۔۔

ایوری تنگ اوکے۔۔۔ فاحا نے پوچھا تھا ایحاب سے۔۔۔۔

یس خیال رکھنا اس کا اور یہ بھی دھیان رکھنا یہ باہر نا نکلے کہیں میں چلتا ہوں اسے کہتے وہ رکا نہیں تھا۔۔۔۔

باہر چلے گیا تھا۔۔۔۔

اس لڑکے کو تو میں چھوڑوں گی نہیں بھرے مجمعے میں مجھے آنکھیں دکھا کر گیا تھا۔۔۔ اب تو لازمی ہو گیا ہے میرے لیے شیری تک پہنچنا۔۔۔

پھر یہی لڑکا اپنی چھمیا کی خوشی کے لیے میرے قدموں میں ایڑیاں رگڑے گا۔۔۔ آج تک مجھے اتنا ذلیل کسی نے نہیں کیا جتنا یہ لڑکا کر کے گیا ہے۔۔۔ اور اس کا حساب میں لوں گی بھرپور طریقے سے لوں گی۔۔۔۔

ٹیکسی میں بیٹھے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا تائی نے۔۔۔۔

مگر شیری تک پہنچوں گی کیسے میں اس گھر کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا مجھے مگر شیری نے تو دیکھا ہوا ہے اور شیری کبھی بھی خود سے میرے پاس نہیں آئے گا کوئی ایسا جال پھینکنا ہو گا جس سے وہ خود چل کر مجھ تک پہنچ جائے۔۔۔۔ کچھ تو سوچنا پڑے گا۔۔۔ اپنے دماغ پر زور دیتے وہ اگلا پلان سوچنے لگیں تھیں۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اب کیسی طبیعت ہے ارسم آپ کی۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اس کا چیک آپ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

اب تو میں کافی بہتر ہوں آپ مجھے ڈسچارج کیوں نہیں کر رہے ہیں اب تو میں خود سے چل پھر بھی پاہ رہا ہوں۔۔۔اور پہلے سے بہتر فیل کر رہا ہوں۔۔۔۔ اس نے ڈاکٹر سے کہا تھا۔۔۔

ہمممم چلیں یہ توگڈ ہے بٹ ابھی ہمیں چوبیس گھنٹے مزید آپ کو انڈر آبزرویشن رکھنا ہو گا اور پھر ہم آپ کو اپنی پوری تسلی کے بعد ڈسچارج کر دیں گے۔۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پھر کچھ دوائیاں تبدیل کرتے نرس کو کچھ انسٹرکشنز دیں تھیں اور باہر چلے گیا تھا۔۔۔

یہ آپ کے لیے آیا تھا ارسم صاحب۔۔۔۔ نرس نے ایک خالی خاکی لفافہ ارسم کی طرف بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

میرے لیے مگر کون دے کر گیا ہے۔۔۔۔ اس نے لفافہ پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

میں زیادہ نہیں جانتی کوئی آدمی تھا اس نے کہا کے جب آپ جاگ جائیں تو آپ کو دے دوں میں پہلے آپ کے کسی اٹینڈنٹ کو دینے لگی تھی مگر پھر وہ باہر کوئی بھی موجود نہیں تھا اس لیے آپ کو دیا کے کچھ ضروری نا ہو۔۔۔۔

اس نے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ اس نے بی پی چیک کرواتے کہا تھا۔۔۔۔ اور پھر نرس نے اسے میڈیسن دی تھی۔۔۔ میڈیسن کھلا کر وہ باہر چلی گئی تھی۔۔۔

نرس کے جاتے ہی اس نے لفافہ کھولا تھا جس میں ایک فائل تھی۔۔۔۔

وہ پیپرز پڑھ کر اس نے ان پیپرز کو دوبارہ پڑھا تھا ایک بار نہیں دو بار نہیں کئی بار۔۔۔۔

اس کا مطلب وہ سب۔۔۔ اس کی آنکھوں بھرا گئی تھیں وہ سب یاد کر کے۔۔۔۔ یہ وہ پیپرز تھے۔۔۔ جس میں واضح دو لوگوں کی موت کا لکھا ہوا تھا۔۔۔۔ اس نے لفافہ میں دوبارہ پیپر ڈالے تو اس میں سے ایک پیلے رنگ کا کاغذ نکلا تھا۔۔۔ جسے اس نے کھول کر پڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔۔

ارسم سلطان چوہدری تمہارے باپ سلطان چوہدری کا قاتل ولید خان نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔۔۔ ولید خان تو خود وکٹم تھا۔۔۔ تمہارے لیے اتنا جان لینا کافی ہے کے ولید خان کا مرڈر بھی اسی رات ہوا جس رات تمہارے باپ کا۔۔۔۔۔

اور ان دونوں کی موت کا ذمہ دار صرف ایک شخص ہے وہ شخص کون ہے اس کا جواب تمہیں تمہارا پزل باکس اور تمہاری بیوی کا پزل باکس دے گا۔۔۔۔

بے وجہ تم جسے شک کی بنیاد بنا رہے ہو وہ تو خود اپنے ماں باپ کو کھو چکے ہیں صرف اس شخص کی وجہ سے جو تم دونوں خاندانوں کے بچوں کی یتیمی کا باعث ہے۔۔۔۔

اب تمہیں اس پزل باکس کی مسٹری کو جلد سے جلد سولو کرنا ہو گا کیونکہ اب وہ شخص تمہاری بیوی کو مارنے پر تلا ہوا ہے۔۔۔۔

فقط تمہارا خیر خواہ۔۔۔۔

ارسم نے اس خط کے حروفوں کو بارہا پڑھا تھا۔۔۔ اس کا مطلب جس نے پاپا اور ماما کا مرڈر کیا اس نے میری زندگی میں ایسے حالات پیدا کیے کے میں ذوئیشہ سے نفرت کروں حائسم سے نفرت کروں اور پھر ہم آپس میں ہی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں اور اس تک نا پہنچ سکیں۔۔۔ مگر یہ ہے کون۔۔۔ جس نے مجھے یہ فائل اور خط بھیجا ہے۔۔۔ اگر یہ شخص اتنا جانتا ہے تو پھر یہ قاتل کے بارے میں بھی جانتا ہو گا۔۔۔۔

مجھے پتہ لگانا ہو گا۔۔۔ اوہ گاڈ ذیلش میں یہ کیا کر بیٹھا اپنے ہی ہاتھوں تمہارے دل میں اپنے لیے نفرت پیدا کر دی مجھے سب کہتے رہے کے جس غلط فہمی کا میں شکار ہوں وہ غلط ہے میں نے کسی کی نا سنی میں نے سب غلط کر دیا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی سوچ کر۔۔۔۔

ارسم آر یو اوکے کیا ہوا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو سے تھے جب اسحاب ایشال ارحام اور حائسم اور فاحا اندر آئے تھے۔۔۔۔

ارسم بھائی آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔ فاحا نے اگے ہو کر پوچھا تھا۔۔۔اس نے وہ فائل حائسم کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔جسے باری باری سب نے دیکھا تھا۔۔۔۔

مطلب ایک ہی شخص نے ہمارے پیرنٹس کو مگر وجہ کیا تھی۔۔۔ فاحا نے کہا تھا۔۔۔۔

میں یہ بات بہت پہلے سے جانتا تھا ارسم کے سیم ڈیٹ پر ہم دونوں کے پیرنٹس کا مرڈر ہوا ہے مگر میں شور نہیں تھا کے یہ سب ایک ہی انسان نے کرایا ہے مگر اب مجھے یقین ہو گیا ہے کے اس سب کے پیچھے ایک ہی ہاتھ ہے----

حائسم نے کہا تھا---

مگر حائسم ہو سکتا ہے یہ فائل یہ خط کسی خیرخواہ نے نہیں بلکہ اس مرڈرر نے بھجوائے ہوں صرف اور صرف اس پزل باکس کی مسٹری سولو ہونے کے لیے کچھ تو ہے اس پزل باکس میں جو اب تک وہ منظر عام پر نہیں آیا اور ارسم پر دور سے نظر رکھے ہوا ہے---- ایحاب نے کہا تھا---

ایحاب ٹھیک کہہ رہا ہے--- ان کے لیے ارسم نہیں وہ پزل باکس اہم ہے---- اس لیے ہو سکتا ہے یہ ایک چال ہو----

ارحام نے کہا تھا----

میں نہیں جانتا کے اس پزل باکس میں کیا ہے مگر میں یہ جانتا ہوں اس کو کھولنا کیسے ہے جب ہم لاسٹ ٹائم چائنا گئے تھے تو میں نے وہاں سے اس کے کھلنے کی ساری تفصیل معلوم کی تھی--- وہ ایک عام پزل باکس نہیں ہے--- ذوئیشہ کا اور میرا پزل باکس دونوں ایک دوسرے کے بغیر نا مکمل ہیں ان میں کچھ ہڈن لیٹرز ہیں جو میلٹ کرنے سے واضح ہوں گے وہ پزل

باکسز ہم دونوں کی آواز سے کھلیں گے۔۔۔۔ اور پوری دنیا میں ان دو پزل باکسز جیسے پزل باکس نہیں ہیں انہیں بہت خاص انسٹرکشنز پر بنایا گیا ہے۔۔۔۔۔

اس نے پوری بات تفصیل سے بتائی تھی۔۔۔۔

ماما بتاتی ہیں کے ماموں کو ہمیشہ سے ہی کچھ یونیک کرنے کا شوق ہوتا تھا۔۔۔ وہ اپنی خاص باتیں چیزیں ہڈن کرنے کے لیے کچھ یونیک وے یوز کیا کرتے تھے تو اس کا مطلب ہے ان پزل باکسز کے کھلتے ہی ہمیں کچھ خاص معلومات ملیں گی۔۔۔

ایشال نے کہا تھا۔۔۔۔

ہممم مگر اس سب میں۔۔۔ میں نے زیلش کے ساتھ بہت غلط کر دیا ہے۔۔۔ اگر اس پزل باکس کا ایک حصہ زیلش کے پاس ہے اور وہ ہم دونوں کے لیے بنائے گئے ہیں تو مجھے آج سمجھ آیا کے زیلش پاپا کے لیے کتنی اہم ہوگی۔۔۔ اس لیے تو انھوں نے میرے ساتھ ساتھ اس کا ایک حصہ اسے سونپا اور اگر زیلش امپورٹنٹ ہے تو کبھی پھوپھو نے بھی ولید انکل کے خاندان کا ذکر کیوں نہیں کیا کبھی ایسا کیوں نہیں لگا یا محسوس ہوا کے وہ ہمارے خاندان کے لیے ایک اہم اور خاص مقام رکھتے ہیں۔۔۔۔

اس نے بے بسی سے سوچتے کہا تھا۔۔۔ یہ سب سوچتے اس کے سر میں ٹھیس سی اٹھی تھی۔۔۔

ان سب سوالوں کے جواب وہ پزل باکس دے گا ارسم فی الحال ذیادہ مت سوچو رہی بات ذوشی کی مجھے لگتا ہے وقتی ناراضگی ہوگی۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ حائسم نے تسلی دی تھی۔۔۔

سب کچھ تب ٹھیک ہو گا ناں جب میں اس ہوسپٹل سے باہر نکلوں گا۔۔۔ اس نے غصے میں کہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے یار چوبیس گھنٹوں کی تو بات ہے۔۔۔۔ تم فکر مت کرو۔۔۔۔

ایحاب نے کہا تھا۔۔۔۔

آج تو پھوپھو نے حد کر دی تھی ضد کر رہیں تھیں ایک بار بات کروا دو جب سے گئے ہیں ایک بار بھی بات نہیں ہوئی۔۔۔۔

فاحا نے کہا تھا۔۔۔

ابھی بس ان کو ایک دن مزید ٹال کر رکھو کچھ گھنٹوں کی بات ہے جب یہ گھر جائے گا تو پتہ چل جائے گا۔۔۔ ویسے بھی ابھی ذوشی کو بھی میں نے گھر نہیں بلکہ اپنے اپارٹمنٹ رکھا ہوا ہے میں چاہ رہا ہوں کے تم دونوں اکھٹے جاؤ سب کے سامنے اور پھر پوری بات دادو اور انٹی کو بتائی جائے ایسے وہ تم دونوں کو صحیح سلامت دیکھ کر پریشان نہیں ہوں گی۔۔۔۔

تب تک میں چاہ رہا ہو کے ذوشی کو بھی سمجھاؤں۔۔۔۔

حائسم نے کہا تھا۔۔۔۔

جس پر ارسم نے صرف سر ہلایا تھا جانتا تھا کے اتنی جلدی سب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔اس کے پیار کے ٹکڑے اس نے خود کیے تھے ذیسمز کو اس کے مقابل لا کر اب اتنا تو اس کا حق بنتا تھا کے وہ غصہ دکھا سکے لڑ سکے۔۔۔۔

حائسم کیا تم مجھے یہاں سے سیدھا ذیلش کے پاس لے جاؤ گے میں گھر جانے سے پہلے ایک بار اس سے خود بات کر کے اسے سمجھاؤں گا دیکھنا میں بات کروں گا تو وہ مان جائے گی میرے ساتھ جانے کے لیے۔۔۔

ایک مان کے تحت اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں یار جیسے تمہیں ٹھیک لگے کر لینا میں بھی بات کروں گا اس سے۔۔۔اور اصحاب تمہیں ائیر پورٹ نہیں جانا بشام بھائی کی فیملی آنے والی ہو گی ان کو رسیو کرنے۔۔۔۔

حائسم نے یاد کروایا تھا۔۔۔۔

یہ بشام بھائی کون ہیں۔۔۔ ارسم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

یار تم لوگ اسے بتاؤ سب کچھ۔۔۔ میں زرا اپنے سسرالیوں کو لے آؤ۔۔۔کہتے وہ ہنستے ہوئے چلا گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔ میک نے اندر آتے پوچھا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں صاحب صبح سے بے ہوش پڑی ہے میری بیوی نے جگانے کی کوشش بھی کی نہیں اٹھی اور پھر ایک دم سے اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی جسم نے جھٹکے کھائے اور پھر بے جان ہو گیا۔۔۔۔ ہم پریشان ہو گئے تھے اس لیے فون کر دیا آپ کو۔۔۔

بے وقوف انسان کسی نزدیکی ہسپتال لے جاتے۔۔۔ اٹھاؤ اسے اور گاڑی میں ڈالو۔۔۔۔ میک نے غصے سے کہا تھا اللہ وسایا کو۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اب کیسی طبیعت ہے ڈاکٹر صاحب اس کی۔۔۔۔ میک نے آگے بڑھ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

ہمممم شی از فائن بٹ۔۔۔۔ ڈاکٹر کہتے کہتے چپ ہوا تھا۔۔۔

بٹ۔۔۔۔ کیا یہ مسلسل ڈرگز لیتیں ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے پوچھا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔ اس کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

یہ ڈرگز انجکشن لیتیں ہیں وہ بھی بہت ہیوی ڈوز اینڈ آئی تنک پچھلے دو دن سے وہ لے نہیں پائیں جس کی وجہ سے ان کے جسم نے اور ان کے دماغ نے ایک۔ دوسرے کا ساتھ دینا چھوڑ

دیا تھا کچھ وقت کے لیے اٹس آہ کریٹیکل سچویشن وہ بھی تب جب ہم کسی چیز کے عادی ہو جاتے ہیں کسی ایسی چیز کے جس کو ہم نے اپنے لیے لازم کر رکھا ہو۔۔۔۔

اور اس کی وجہ سے ان کا ہارٹ پلز ریٹ بہت لو تھا۔۔۔ اگر تو آپ ان کی ذبردستی ڈرگز چھڑوا رہے ہیں تو آئی ریکمنڈ کے یہ مت کریں کوئی بھی چیز ایسے اچانک سے چھوڑنا نقصان دہ ہے۔۔۔۔

آئی ایڈوائز یو کے کسی اچھے سینٹر میں ان کو بھجوا دیں تاکہ وہ اپنے مطابق ان کی لائف سے اس کو نکال دیں۔۔۔ مگر ابھی آپ کو انہیں یہ ڈوز دینا لازمی ہے ورنہ ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے تفصیلاً بات بتاتے کہا تھا۔۔۔۔

ہمم جی ڈاکٹر صاحب میں احتیاط کروں گا۔۔۔ کیا میں گھر لے کر جا سکتا ہوں اسے۔۔۔

میک نے پوچھا تھا۔۔۔۔

جی بس کچھ ٹائم تک ہم انہیں ڈسچارج کر دیں گے مگر پلیز آپ ان کی طرف سے بے احتیاطی نا برتیے گا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا تھا اور پھر چل دیا تھا۔۔۔۔

ڈونٹ وری ڈاکٹر صاحب اسے تو مجھے ہر حال میں زندہ رکھنا ہے تب تک جب تک میرا کام نہیں ہو جاتا اور جب میرا کام نکل گیا تب میں اس کی لاش اس کے باپ کو خود بھجواؤں گا تب تک اسے روز ڈرگز دے دے کر اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گا کے یہ مزید زندہ رہ سکے----

اس نے دل میں سوچا تھا اور پھر حمنہ کے روم کی طرف چل دیا تھا----

کچھ دیر بعد وہ اسے ڈسچارج کروا کر لے آیا تھا گھر پر----اور اسے کمرے میں چھوڑا تھا---

دیکھیں میک انکل پلیز پلیز مجھے ایک ڈوز لا دیں کہیں سے میں مر جاؤ گی نہیں تو پلیز مجھے ایک ڈوز لا دیں---- اس نے ان کے پاؤں پکڑتے ہوئے کہا تھا---

اچھا تو تمہیں ڈوز چاہیے چلو فور ایگزیمپل میں نے تمہیں ڈوز لا دی تو تم مجھے کیا دو گی بدلے میں بولو----

اس نے اس کے پاس پاؤں کے بل بیٹھتے پوچھا تھا----

آپ ج---جو کہیں گے جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گی آپ پلیز م---مجھے ایک ڈوز لا دیں---- اس نے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے کہا تھا--- اس کا غرور اس کی چالاکیاں سب کچھ جھاگ کی طرح بیٹھ گئے تھے----

اس وقت اسے صرف اپنے جسم پر چونٹیاں رینگتی محسوس ہو رہی تھیں دل بری طرح دھڑک رہا تھا-- اور یہی نہیں اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا----

تمہیں پتہ ہے حمنہ ذکا اللہ نشہ محبت کا ہو رشتوں کا یا پھر بغاوت کا سر چڑھ کر جب بولتا ہے تو سب کو تہس نہس کر دیتا ہے اور جب ٹوٹتا ہے تو جس شخص کے اندر پروان چڑھتا ہے اسے تہس نہس کر دیتا ہے----

بادشاہ اور فقیر میں یہی فرق ہوتا ہے بادشاہ کو اپنے ذعم پر غرور ہوتا ہے اور فقیر کو اپنے خوابوں پر ایک حقیقت ایک خواب---

اور تم میرے لیے تاش کا وہ آخری پتہ ہو جسے اپنے حساب سے چلانے میں مجھے بہت مزا آئے گا---

وہ قہقہہ لگا کر ہنسے تھے----

آپ پلیز مجھے بتائیں مجھے کیا کرنا ہے میں سب کچھ کروں گی جیسا آپ کہیں گے میں ویسا کروں گی بس مجھے ایک ڈوز لا دیں--- وہ چیخی تھی بے بسی سے---

تو پھر ڈیل ڈن کرو حمنہ ذکا اللہ میں تم سے نکاح نہیں کرووں گا--- بدلے میں تمہیں میرے دو اہم کام کرنے ہوں گے ایک اپنے باپ کی ساری جائیداد میرے نام کرنی ہوگی دوسرا وہ محلول حاصل کرنے میں میری مدد اور تیسرا اور اہم کام جو تمہاری آزادی کا پروانہ ہو گا وہ یہ کے تم اپنے باپ کو مارو گی---- اپنے ہاتھوں سے----

اس نے گویا اس کی سماعتوں پر بم گرایا تھا---

م---م--میں اپنے پاپا کو کیسے----

تو ٹھیک ہے تمہیں آزادی اور ڈرگز نہیں چاہیے شاید--- اس نے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے-----

ن---ن-- نہیں---م---م--میں تیار ہوں ---میں ماروں گی پاپا کو بس تم مجھے آزاد کر دو

کچھ سوچتے ہوئے اس نے فیصلہ لیا تھا----

ہمممم گڈ یہی امید تھی مجھے تم سے----

وہ فلق شگاف قہقہہ لگاتے ہنسا تھا----

تو میں اب جاؤ--- اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا---

بیوقوف سمجھ رکھا ہے---- ایسے ہی جانے دوں گا کیا تم نے بہت کم عقل سمجھ لیا مجھے میں کیسے اس بات پر یقین کروں کے تم کوئی چالاکی نہیں کھیلوں گی باہر جا کر اس لیے----

میں نے کچھ سوچا ہے----وہ یہ کے-----تمہارے جسم میں ایک آرسینک پوائزن انجیکٹ کیا جائے گا جو دھیرے دھیرے تمہاری نسوں میں گھل کر تمہیں ختم کرے گا---- مگر جتنی جلدی تم ان کاموں کو سر انجام دوں گی اتنے ہی چانسز تمہارے بچنے کے ہیں اور جتنی دیر کروں گی اتنی ہی تم اپنی موت کے نزدیک جاتی جاؤ گی---یوں سمجھ لوں یہ ایک گیم ہو گی جو ہر گزرتے دن کے ساتھ تمہاری طاقت ختم کر کے تمہیں معت کے قریب کرتی جائے گی---

اینڈ آئی ایم ڈیم شور تم اپنی زندگی ارحام طارق کے ساتھ گزارنا چاہو گی اس لیے تم میرے سارے کام جلد پایہ تکمیل تک پہنچاؤ گی----

ایسا ہی ہے ناں--- اس نے تصدیق کرتے کہا تھا---

ہاں---ہاں--- میں تمہارے سارے کام کروں گی---- اس نے ہامی بھری تھی---

ٹھیک ہے پھر ابھی تم یہ ڈوز لو اور رات کو تم میں پوائزن انجیکٹ کر کے چھوڑ دیا جائے گا---

یہ بات یاد رکھنا کے تمہاری باڈی میں ایک ایسی چپ انسٹال کر دی جائے گی جس سے تمہاری ہر حرکت کے بارے میں مجھے علم ہو گا اس لیے مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش بلکل بھی مت کرنا---کہتے اس نے اس کے آگے ڈوز پھینکی تھی---- اور چلے گیا تھا----

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

آپ مجھے گھر کیوں نہیں لے کر جا رہے حائسی---- اس نے میڈیسن لیتے کہا تھا---

بس آج ارسم کو بھی ڈسچارج مل جائے گا پھر اکھٹے جانا ایسے دادو اور انٹی پریشان نہیں ہوں گی ارحام اور ایشو بھی ابھی تک نہیں گئے ان سے ملنے بی کوز ہم نے جھوٹ بولا ہے ان سے کے تم لوگ اسلام اباد میں ہو----

حائسم نے گلاس ٹیبل پر رکھتے کہا تھا----

آپ کو جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا جو سچ تھا وہ بتاتے---- آپ----

آپ کو سب بتانا چاہیے تھا کے کیسے آپ کے پسند کیے ہوئے لڑکے نے میری زندگی ختم----
تم یہ نہیں کہہ سکتیں ذوئیشہ اس نے جو کچھ بھی کیا وہ سب ایک غلط فہمی تھی اور اس غلط فہمی کا نتیجہ وہ بھگت چکا ہے اب مزید کیا چاہتی ہو تم----

اس نے اسکی بات کاٹتے کہا تھا----

آپ کو وہ غلط فہمی لگتی تھی کیا کسی کی جان داؤ پر لگانا غلط فہمی ہے--- تو ٹھیک ہے میں اس کی جان لے لیتی ہوں اور پھر کہوں گی کے وہ تو بس غلط فہمی تھی---

اس نے بغیر ڈرے کہا تھا----

تمہیں اللہ سے ڈر نہیں لگتا ذوشی وہ تمہارا شوہر ہے تم اس کو جان سے مارنے کی بات کیسے کر سکتی ہو-----تمہیں پتہ بھی ہے شوہر کے کیا حقوق ہیں---- اس نے سمجھاتے ہوئے کہا تھا---

آپ سب کو خدا کا خوف نہیں آتا مجھے بتائیں کیا بگاڑا تھا میں نے کسی کا چھوٹی تھی ماما بابا کو چھین لیا اس ظالم معاشرے نے--- بڑی ہوئی تھی ڈر ڈر کے دن گزارے کیونکہ پاپا نے آخری لفظ کہے تھے کے انسانوں پر اعتبار نا کرنا--- پھر ایک انسان نما درندہ میری زندگی میں آیا مجھے خوف میں مبتلا کرتا رہا---

آپ کو پتہ ہے حائی میں کتنی راتیں جاگتی رہیں ہوں اس خوف سے کے کہیں میں سو جاؤں اور وہ شخص آہ کر میری گردن پر اپنے نام کو نا لکھ جائے مجھ پر ظلم نا کر جائے----

مجھ جیسی قسمت کسی لڑکی نے پائی ہو گی جو صرف اور صرف اس دنیا میں اپنے بھائی اور دادو کے رشتے کو بچانے کے لیے پل پل مری اور جی ہو گی---

اب وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی----

ذوشی میری جان وہ ازمائش تھی رب کی طرف سے اور دیکھو اس ازمائش سے ہم سب سرخرو نکلے وہ ماضی تھا گزر چکا تم غلطی کر رہی ہو تم ماضی کو یاد کر کے اپنا مستقبل خراب نہیں کر سکتی----

کل تک مجھے بھی ارسم سے نفرت تھی مگر اب مجھے وہ اپنی جگہ درست لگتا ہے پتہ ہے کیوں--- ؟؟؟

جس شخص نے راتوں کو کروٹیں بدلتے بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز تک یہ راگ الاپا ہو کے وہ اپنے باپ کے قاتلوں کو مارے گا وہ کیسے غلط ہو سکتا ہے---

اور پھر اس سب کے پیچھے وہ پزل باکس جس کے لیے اس کے باپ نے اسکے سامنے کہا تھا کے دوسرا حصہ اس کے قاتل کی بیٹی کا ہے--- اور اس نے وہی پزل یونی میں تمہارے ہاتھ میں دیکھا تو مجھے بتاؤ اگر تم اس کی جگہ ہوتی تو کیا کرتی----

اس نے سارے واقعات اس کے سامنے رکھتے پوچھا تھا۔۔۔
اللہ نا کرے کے میں کبھی اس بے حس انسان کی جگہ ہوتی اور اگر ہوتی بھی تو تحقیق کرتی بے بنیاد الزام لگا کر کسی کو شک کی سولی پر چڑھا کر موت کی سزا نا سناتی۔۔۔۔۔
اپنے آنسو صاف کرتے اس نے اٹل فیصلہ سنایا تھا۔۔۔۔
ذوشی تم۔۔۔۔
پلیز حائسی میں نے اپنی زندگی میں کبھی کچھ نہیں مانگا آپ سے آپ کے ہر فیصلے پر آمین کہا ہمیشہ عزت دی پیار دیا آپ کومان دیا اور محبت بھی مگر اب میں کچھ فیصلے اپنے حق میں خود کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ آئی ہوپ آپ میراساتھ دیں گے۔۔۔۔ مجھ پر زبردستی کچھ مسلط نہیں کریں گے۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر کھڑکی کے پاس کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔
حائسم نے اس کی بیک دیکھی تھی۔۔۔وہ چپ ہو گیا تھا۔۔۔ اسے نہیں سمجھ آہ رہی تھی کے وہ اب اور کیسے سمجھائے اس کو۔۔۔۔
وہ الٹے قدموں واپس مڑا تھا جب دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے ارسم کو اس نے دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھی تھی۔۔۔۔ اس کے لفظوں کے پتھر اسے بھی اندر تک توڑ گئے تھے۔۔۔۔
اس نے اس کا کاندھا تھپکا تھا۔۔۔ اور کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

ارسم نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا تھا----

وہ دروازہ بند ہونے کی آواز پر پلٹی تھی اور جیسے پتھر کی ہو گئی تھی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر---

بلیک شلوار قمیض پہنے بازوؤں کو کہنیوں سے زرا نیچے فولڈ کیے بے ترتیب حلیے بڑھی ہوئی شیو آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ماتھے پر بکھرے بال---کھویا کھویا سا لاپتہ ارسم سلطان چوہدری آنکھوں میں ویرانیوں کا جہان لیے پوری آب و تاب کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا---ذرا کی دیر بھی وہ ان آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی تھی--- تب ہی پلکیں جھکا کر ہمت کرتی پاؤں اگے کو بڑھاتی اس کے پاس سے گزری تھی کے اس نے اس کا بازو پکڑا تھا---

اپنے بازو پر اس کے ہاتھ کا لمس اس کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرے تھے----

کہہ دو کے محبت نہیں ہے کہہ دو کے جو کہہ رہی ہو وہ سچ ہے--- مجھ سے دوری تمہارے لیے ایک خوش کن خوشی ہے---

اس سے دو قدم پیچھے کو ہوتے اس کے بلکل سامنے کھڑے ہوتے کہا تھا اس نے-----

ار----ر---سم---پلیز--- چھوڑو میرا ہاتھ--- اب میں وہ پہلے والی ذوئیشہ نہیں رہی جسے تم ڈرا کر دھمکا کر اپنے کسی بھی مقصد کے لیے استعمال کر لو گے---- کچھ چیزیں انسان کو توڑ تو

دیتی ہے مگر اس کو مضبوط بھی بنا جاتی ہیں اس لیے مجھے اب تمہارے ہونے نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا---

اس کی آنکھوں میں دیکھتے بڑی ہمت سے وہ کہہ پائی تھی----

مجھے معاف کر دو ذوئیشہ میں غلطی پر تھا اس کا یہ مطلب نہیں تھا کے میں نے تم سے محبت نہیں کی کبھی---- تم سے محبت تھی ہے اور رہے گا اور اس کا ثبوت تمہارا میرے نکاح میں ہونا ہے-----

بدلہ ہوتا تو تم زمین کے نیچے ہوتی نا کہ میرے مقدر میں---

اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کرتے کہا تھا اس نے--- اس کی موجودگی اس کا احساس اس کی بے رخی کو بھول کر وہ بس اس کے قریب رہنا چاہتا تھا----

محبت کرتے ہیں ناں مجھ سے تو ایک احسان کریں مجھ پر چھوڑ دیں مجھے---- اس کا ہاتھ پیچھے کرتے نفرت سے اس کی نم آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے وہ چلائی تھی اور اس سے دور ہوئی تھی----

پلیز زیش یہ مت کرو نا جانے کب سے مگر مجھے تم اپنے وجود کا حصہ لگتی ہو مجھ سے الگ کر کے خود کو مجھے مت مارو--- پلیز--- میں قسم کھاتا ہوں تم سے کوئی دھوکا کوئی فریب نہیں کیا میں

نے میری محبت صرف تم سے تم تک تھی--- جب یہ جانتا تھا کے تم پاپا کے قاتل کی بیٹی ہو

اور اب جب یہ جانتا ہوں کے تمہارے پاپا کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے---

اس نے پھر سے اس تک قدم بڑھاتے ہوئے کہا تھا---

اوہ اچھا اب سمجھی میں اب آپ کی غلط فہمی دور ہو گئی تو آپ نے سوچا چلو حاصل کر لیا جائے

واہ ارسم سلطان چوہدری آپ کے عشق کی داستان---

مگر پتہ ہے کیا عشق میں شرک نہیں ٹھہراتے--- اور اگر ٹھہرایا جائے تو یا تو عشق مر جاتا ہے یا شرک---

اور آپ نے اپنے عشق کو اس دن پانی میں ڈوبنے دیا تھا اور اپنے شرک کو بچا لیا تھا---

جائیں ذیشم ذکا اللہ کے پاس---- آپ کو آپ کا شرک مبارک--

طلاق کے پیپرز آپ کے گھر پہنچ جائیں گے----

انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی باہر کی طرف بڑھی تھی---اور باہر کھڑے حائسم کو دیکھے بغیر فلیٹ کا بیرونی دروازہ عبور کر گئی تھی-----

ارسم--- ارحام نے اندر آ کر اس کو ساکت کھڑے کو ہلایا تھا---جو اس کے جاتے قدم دیکھ کر سن کھڑا تھا جب کے گالوں پر آنسو بہہ رہے تھے----

کیا میں اب کبھی اسے حاصل نہیں کر سکوں گا۔۔۔ کیا اس نے واقعی میری زندگی سے اپنے قدم باہر نکال لیے ہیں وہ تو شاید بہت پہلے جا چکی تھی ارحام۔۔۔

اس نے دروازے کی طرف نظریں گاڑھے کہا تھا۔۔۔۔

وہ واپس آئے گی ارسم وقتی غصہ ہے بس۔۔۔ اس کے علاوہ۔۔۔

اس نے مجھ سے کہا کے اگر میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کو آزاد کر دوں۔۔۔ کیا اس کو آزاد کر کے میں اسے اپنی محبت کا ثبوت دوں یہ کیسا انصاف ہے ارحام۔۔

وہ اس کے گلے لگتے سسکنے لگا تھا۔۔۔۔۔ اس کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔

پلیز ارسم خود کو سنبھالو ہم مل کر اسے سمجھائیں گے وہ سمجھ جائے گی۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

اس کو تسلی دیتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا وہ ٹھیک کہتی ہے میں نے شرک کیا تھا بیوی کے سامنے کسی اور کو محبت ٹھہرا کر اور پھر میرا عشق مر گیا۔۔۔

میں اب اپنے عشق کی خوشی دیکھوں گا۔۔۔ میں اسے اس کی خوشی کے لیے آزاد کر دوں گا۔۔۔

اس نے ارحام سے الگ ہوتے فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

تم پاگل پن کیوں کر رہے ہو ارسم تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔ ارسم کے پیچھے بھاگا تھا ارحام مگر تب تک وہ گاڑی بھگا کر لے جا چکا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ارے ڈونا کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔۔ ایحاب نے ڈونا کو ڈرائنگ روم میں آتے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

میں تو بہت بہتر ہوں پہلے سے آپ بتائیں کیا سین ہے بڑی رونق شونق لگی ہوئی ہے اور ارسم بھائی اور بھابھی ٹھیک ہو گئے۔۔۔ اس نے قریب بیٹھتے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ہاں الحمداللہ بس آنے والے ہوں گے وہ لوگ بھی تم بھی تیاری کر لو کل ولیمہ ہے سب کا تو اب کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔۔۔ ایحاب نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔

رئیلی واہ مزے ہیں آپ کے اور ایشو اور ارحام ذیمنم والا مسئلہ حل ہوا۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

فی الحال تو بس چل رہا ہے۔۔۔ اللہ بہتر کرے گا یہ حمنہ کسی بل میں جا کر چھپ گئی ہے وہ نکلے تو کچھ ہو خیر حائسم دیکھ رہا ہے اس مسئلے کو۔۔۔۔

اس نے بتایا تھا۔۔۔

اوکے میں پھر زرا فاحا کی طرف جا رہا ہوں۔۔۔ پھر ملتے ہیں۔۔۔ ڈونا نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا تم فاحا کی طرف جا رہے ہو تو پھر ایسا کرو دعا کو بھی ساتھ لے جاؤ وہ منتہا سے ملنے کی ضد کر رہی ہے اور شیری کو بھی لیتے جانے ہاں سیولی----

اس نے ڈونا سے کہا تھا---

اوکے آپ کے سسرالیے ہیں-- ڈونا نے ہنستے ہوئے کہا تھا---

کوئی نہیں بیٹا ہنس لو کل کو تم پر بھی یہ دن آئے گا--- پھر پوچھوں گا--- ایحاب نے اس کے پیٹ پر پنچ مارتے کہا تھا---

توبہ ہے ایحاب بھائی کچھ بھی بولتے ہیں آپ اللہ رحم کرے مجھ پر--- خیر میں ویٹ کر رہا ہو باہر جس دعا بد دعا کو بھیجنا ہے بھیج دیں--- کہتے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا---

یہ اس لڑکے نے مجھے بد دعا بولا ایحاب بھائی پیچھے سے آتی دعا نے کہا تھا---

اوہ یار ٹارزن بن کر جھپٹ نا پڑنا اس پر معصوم بچہ ہے وہ ہتھ ہولا رکھنا اس نے اسے منع کیا تھا---

دیکھ لیتی ہوں اس معصوم کو میں چلو شیری----

اس نے بھنویں اچکاتے کہا تھا----اور باہر کی طرف بڑھی تھی---

گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ دونوں پیچھے بیٹھے تھے----

میں تم لوگوں کا ڈرائیور نہیں ہوں ایک آگے آہ کر بیٹھے ڈونا اس نک چڑھی لڑکی کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

خبردار شیری بیٹھے رہو یہی پر۔۔۔ شیری کو نیچے اترتا دیکھ دعا نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

اور تم مسٹر تم جیسے ڈیڑھ فٹیے کو تمہیں کیا لگتا ہے میں ڈرائیور بھی کبھی رکھوں گی دعا صدیقی کا لیول بہت اوپر کا ہے چپ چاپ گاڑی چلاؤ۔۔۔

بالوں کو شانوں پر ایک ادا سے ڈالتے وہ بولی تھی۔۔۔

ت۔۔۔ تم۔ تم نے مجھے ڈیڑھ فٹیا کیسے بولا۔۔۔ اس نے غصے سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

منہ سے بولا ویسے ہی جیسے تم نے تھوڑی دیر پہلے مجھے بد دعا بولا تھا۔۔۔ تو حساب برابر میں کسی کا ادھار نہیں رکھتی مسٹر ڈیڑھ فٹیے۔۔۔۔

اس نے ہاتھ جھاڑتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے تو ڈیڑھ فٹیا ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم بڑی خود کوئی ڈبل سٹوری ہو مشکل سے ایک انچ لمبا ہو گا تمہارا قد مجھ سے۔۔۔ اس نے بھی حساب نہیں رکھا تھا۔۔۔۔

تم تو۔۔۔

افوہ دعا آپی پلیز نا مجھے منتہا آپی سے ملنا ہے اور انہیں تائی کے ساتھ کیا ہوا یہ بھی تو بتانا ہے اور آپ لوگ اپنا اکھاڑہ کھول کر بیٹھ گئے ہیں--- پلیز چلیں آپ بھائی--- اسنے ڈونا سے ریکوئسٹ کی تھی---

اوکے لٹل چیمپ---- ڈونا نے اسکی طرف مسکرا کر دیکھتے کہا تھا----

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں بونے---وہ منہ میں بڑبڑائی تھی--- جو صاف اور واضح سنا تھا ڈونا نے----

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کیا مطلب ہے کہیں نہیں ہے تم لوگوں نے ٹھیک سے چیک کیا کیوں نہیں ہے کہیں وہ----

زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا دو دن سے میری بیٹی غائب ہے--- وہ چیخا تھا اپنے کارندوں پر بھڑکا تھا--- جیل سے رہا ہوتے ہی اس نے حمنہ کو ڈھونڈنے کے لیے زمین آسمان ایک کر دیا تھا مگر اس کا کہیں بھی کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا---

سر ہم نے ہر جگہ دیکھ لیا ہے وہ کہیں نہیں ہیں یہی نہیں ہم نے ارحام ایشال اور حائسم کا بھی پیچھا کیا ہے مگر ان کے پاس بھی نہیں ہے کوئی خوفیہ بات بھی ہمیں پتہ نہیں چلی جس سے پتہ لگ سکے کے اس سب کے پیچھے وہ ہیں----

ایک کارندے نے کہا تھا۔۔۔

ابدال نے مدد کی تھی نا اس لڑکی کو بھگانے میں تم لوگوں نے ابدال پر نظر رکھی ذکی نے پوچھا تھا۔۔۔

جی سر مگر ہمیں ابدال کہیں نظر نہیں آیا ہم نے اسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر۔۔۔۔

اس کے کارندے نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔۔

پاپا۔۔۔ ایک دم سے اس کے کانوں میں حمنہ کی آواز پڑی تھی۔۔۔

میرا بچہ حمنہ کہاں تھی تم کیا ہوا یہ چہرے پر چوٹیں کیسی ہیں تم ٹھیک تو ہو کس نے کیا یہ سب مجھے بتاؤ۔۔۔

ذکی نے اسے گلے سے لگاتے پوچھا تھا پریشانی سے۔۔۔

اوہ یہ کچھ نہیں پاپا میرا اس رات ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور پھر میں ہوسپٹل رہی آپ کو اس لیے نہیں بتایا کے اپ پریشان ہوں گے۔۔۔

اب تو میں ٹھیک ہوں آپ کے سامنے ہوں۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں پریشان ہو گیا تھا بہت ذیشم کو کھو چکا ہوں میں تمہیں نہیں کھونا چاہتا خیال رکھو اپنا اور اب کچھ دن گھر سے باہر نا نکلنا۔۔۔اسے تاکید کرتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

جی پاپا میں کچھ دیر ریسٹ کر لوں۔۔۔ دماغ میں ایک منصوبہ تیار کرتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

لفافہ پہنچا دیا تھا اس تک۔۔۔۔ میک نے اپنے سامنے موجود خاص بندے سے پوچھا تھا۔۔۔

جی پہنچا دیا تھا۔۔۔ بلکہ وہ نرس بتا رہی تھی کے اس کے جاتے ہی ارسم نے وہ لفافہ کھولا بھی تھا۔۔۔۔

اس شخص نے بتایا تھا۔۔۔

گڈ ویری گڈ۔۔۔ اب اگلا کام بھی تمہیں یاد ہے ناں۔۔۔۔ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

جی سر وہ بھی ہو جائے گا۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔

اس نے تصدیق کروائی تھی۔۔۔

گڈ اب حمنہ ذکا اللہ کی ایک ایک رپورٹ مجھ تک فراہم کرنی ہے تم نے اگرچہ میں نے اس کو ڈرا دھمکا دیا ہے کے اس کی باڈی میں چپ ہے اور اس کو پوائزن کی ڈوز دی ہے مگر یہ صرف اس کو کہنے کی حد تک تھا میں جانتا ہوں کے ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔

سامنے والے کو مارنے سے زیادہ اس شک میں مبتلا کرنا کے وہ ہماری نظروں کے نشانے پر ہے بہترین عمل ہے اب بہت جلد ہم اپنے آخری ٹارگٹ تک ہوں گے تب تک مجھے ایک ایک خبر ایک ایک رپورٹ چاہیے اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جی سر آپ فکر نا کریں ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔

کہتے وہ چلا گیا تھا کیونکہ میک نے اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ارسم پھوپھو کی جان تم ٹھیک تو ہو ناں اتنا کچھ ہو گیا اور تم سب نے مجھے بتایا تک نہیں میں کہتی تھی ناں کے میں پریشان ہوں میرا دل پریشان ہے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

جب سے مسز راندھاوا کو پتہ چلا تھا وہ تو ہلکان ہو رہی تھی کبھی صدقے دے رہیں تو کبھی اس کی نظریں اتار رہیں تھی۔۔۔۔

ماما بس جو ہو گیا وہ ایک ڈراؤنا خواب تھا ارسم اب ٹھیک ہے اور ہم سب بھی رہی بات حمنہ کی تو اس سے نبٹ لیں گے ہم۔۔۔۔ ایشال نے کہا تھا۔۔۔

بس اب مجھ سے کبھی تم لوگوں نے ہائکنگ پر جانے کی اجازت مانگی تو دیکھنا۔۔۔ اس قصے کو اب ختم سمجھو۔۔۔۔

انھوں نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

پھوپھو قصہ تو ختم ہو چکا اس ہائکنگ کی بہت بڑی قیمت چکائی ہے میں نے میرے اس شوق نے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی چھین لی----

کہتے وہ سب کی طرف دیکھے بغیر اٹھا تھا وہاں سے اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا----

میں کہتی تھی ارسم کے تم پچھتاؤ گے بہت مگر تم نے میری بات نہیں مانی---- اب اب تو میں بھی تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتی اس بچی کو بھی اپنی مرضی کی زندگی جینے کا پورا حق ہے----

انہوں نے سرد آہ بھرتے کہا تھا----

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ماما آپ یہ کیسے کہہ سکتیں ہیں جب کے آپ یہ جانتیں ہیں کے وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے---- اور ارسم جب اس کو پچھتاوا ہے اپنے کیے پر تو پھر آپ بجائے اس سب کو ٹھیک کرنے کے آپ حالات کو ویسے ہی کیوں ڈیل کر رہی ہیں----

ایشال نے کہا تھا----

تو کیا میں ذوشی سے جا کر یہ کہوں کے وہ ارسم کو معاف کر دے یا پھر یہ کہوں کے پلیز ذوئیشہ ایک بار پھر تم وہی کرو جو ہم سب کہہ رہے ہیں اس کی اپنی زندگی اپنے فیصلے کچھ نہیں----

انہوں نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا----

ماما ایشو کے کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا وہ بس یہ کہنا چاہ رہی ہے کے آپ اسے سمجھا کر دیکھیں شاید وہ مان جائے سمجھ جائے---- کیونکہ وہ ضدی نہیں ہے اس نے ہمیشہ مصلحت کو اپنایا ہے پھر آج ہم سب اس کی زندگی کی اتنی بڑی بیوقوفی پر اسے روک تو نہیں مگر صحیح غلط کا فرق تو بتا سکتے ہیں----

ایحاب نے بھی اپنا نظریہ واضح کیا تھا----

میں بس ایک بار بات کر کے دیکھوں گی--- مگر میں اس کے ساتھ زبردستی نہیں کروں گی---

ارسم کے لیے کچھ کھانے کو بھجواو----

کہتے وہ ارسم کے روم کی طرف چل دیں تھیں----

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شیری ت--- تم--- ذندہ ہو تمہیں کچھ نہیں ہوا شیری--- وہ روم میں لیٹی ہوئی تھی جب شیری اور دعا اس کے پاس آئے تھے اس نے اٹھ کر اسے گلے لگایا تھا اس کا ماتھا چوم کر کتنی دیر اسے باہوں میں بھرے وہ پیار کرتی رہی تھی----

میں ٹھیک ہوں آپی مگر آپ کو کیا ہوا آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں طبیعت تو ٹھیک ہے---- اس نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر پوچھا----

آپ کی آپی کو لگتا ہے کے آپ کی تائی نے آپ پر مرڈر اٹیمپ کر دیا تھا۔۔۔ اور ایحاب بھائی نے آپ کو بچایا نہیں جس کی وجہ سے انہوں نے ایحاب بھائی کو بھی بُرا بھلا کہا اینڈ رشتہ ختم کرنے کی بات کی جبکہ ہم سب انہیں کل سے سمجھا رہیں کے آپ سیو ہو۔۔۔ وہ جسٹ منتہا کا خواب تھا۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔ فاحا نے بات کرتے کرتے بات ادھوری چھوڑی تھی اور کمرے سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کیا منتہا آپی آپ نے ایحاب بھائی کے ساتھ یہ سب۔۔۔ آپ کو بشام بھائی پر ٹرسٹ نہیں تھا کیا ہم ایسے ہی شیری کو چھوڑ دیتے اس کی حفاظت نا کرتے ایک خواب کی وجہ سے آپ نے سب کچھ برباد کر دیا اس لیے ہمیں ایحاب بھائی نے ایمرجنسی میں بلوایا ہے اور اسی لیے وہ اتنے پریشان لگ رہے تھے۔۔۔۔

دعا نے تاسف سے سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے لگا کے شیری۔۔۔۔ مجھے وہ سب حقیقت لگا پھر اس روڈ پر تائی کا ملنا۔۔۔۔ اس نے بہتے آنسوؤں سے شیری کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

غلط کیا آپ نے آپی--- میں جانتا تھا معزم بھائی کا جب تائی کو پتہ چلے گا تو وہ سکون سے نہیں بیٹھیں گی---میں نے اپنا یہ خدشہ ہشام بھائی سے بھی شئیر کیا تھا اور انہوں نے کہا کے ہم اس کے لیے پہلے ہی ریڈی ہیں----

رات جب ایحاب بھائی کی کال آئی رخصتی کے لیے تو انہوں نے کہا ہم صبح ہر حال میں پہنچیں تو میں نے ہشام بھائی سے کہا تھا کے مجھے آپی کے لیے گفٹ لینا ہے---- دعا آپی نے بھی یہی بات کی میں سارہ آپی دعا اپی اور ہشام بھائی ہم جب گھر سے باہر نکلے تو میں نے گاڑی کے مرر میں سے گھر سے دور کھڑی تائی کو دیکھا تھا وہ کسی سے کچھ بات کر رہیں تھیں----

جیسے میں نے دیکھا ان کی نظر مجھ پر پڑی--- مجھے لگا وہ کچھ الگ پلان کر رہی ہوں گی--- سوچا تھا ابھی آپ کی رخصتی کے بعد واپسی پر ہشام بھائی کو بتاؤ گا مگر----

وہ کہتے کہتے تھوڑی دیر کے لیے رکا تھا----

مگر جب ہم شاپنگ مال پہنچے تو میں نے وہاں انہیں اپنا پیچھا کرتے دیکھا---- میں نے دعا آپی کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا یہ نا سمجھی سے مجھے دیکھتی میرے پیچھے آنے لگیں----

میں کڈز گفٹ کلیکشن کی طرف بڑھ گیا تھا---تائی میرے بلکل پیچھے کھڑیں تھیں--- انہوں نے مجھے آواز دی شیری---- میں سٹل کھڑا رہا---

انہوں نے کہا شیری چپ چاپ میرے ساتھ چلو ورنہ تمہاری بہن کو مار دوں گی جیسے تمہارے ماں باپ کو مارا ہے۔۔۔۔ ماما بابا کا سنتے ہی مجھے اتنا غصہ آیا میرے سامنے ماربل کے باکسز پڑے تھے وہاں سے ماربل دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں بھر کر میں نے مڑ کر نیچے پھینکے اور بھاگا۔۔۔ تائی بھی میرے پیچھے بھاگی اور ماربلز پر پاؤں پڑتے ہی وہ نیچے گریں۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔ وہ دعا کی طرف دیکھتے رکا تھا جیسے کہنا چاہتا ہو کے آگے کی بات دعا بتائے گی۔۔۔

میں آپ کی تائی کی پچھلی سائیڈ پر کھڑی تھی انہوں نے جو شیری سے کہا وہ سن کر مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کے یہ معزم کی ماں اور آپ کی تائی ہے اور انہوں نے یہ سب۔۔۔۔ شکل سے وہ بہت انوسینٹ لگ رہیں تھیں مگر۔۔۔ خیر شیری کے پیچھے ہوتے ہی میں ان کی سر والی سائیڈ پر بیٹھ کر ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا وہ اٹھنے کی کوشش کرتیں مگر پاؤں کے نیچے ماربل ہونے کی وجہ سے پھر سے گر جاتی۔۔۔۔

سچی بتاؤ منتہا آپی میں نے تو اس سریس سچویشن کو بھی بہت انجوائے کیا لٹرلی میرے دانت نہیں بند ہو رہے تھے ان کی حالت ایسی تھی۔۔۔ وہ کسی مچھلی کی طرح ہاتھ پاؤں چلا رہیں تھیں۔۔۔۔

اس نے بھرپور قہقہہ لگاتے بتایا تھا۔۔۔۔

خیر اتنی دیر میں شیری بشام بھائی کو لے آیا تھا اور پھر وہی پولیس آئی اینڈ اریسٹ ہوئیں وہ اب وہ حوالات میں ہیں اور ان کی تفتیش جاری ہے----

ہاں یہ ایک مشکل سچویشن تھی مگر ہمیں مزا بہت آیا میں اور شیری تو گھر آہ کر بھی کتنی دیر ہنستے رہے تھے----

وہ ایک بار پھر سے ہنسنے لگی تھی بتاتے ہوئے----

اور منتہا اس نے یہ سب سن کر شکر کا کلمہ پڑھا تھا--- مگر جیسے ہی ایحاب کے ساتھ کیا اپنا سلوک یاد آیا وہ جیسے چپ ہو گئی تھی جیسے بہت کچھ ٹوٹ گیا تھا اندر--- اس فرشتہ صفت انسان کو اتنا سب کچھ سنا گئی تھی وہ کے اب اپنے کیے پر ندامت بھی اسے سکون نہیں دے رہی تھی----

شیری میں بہت ڈر گئی تھی میرے پاس میری لائف میں تم ہی تو ہو اور تمہیں کھونے کا تصور----

آپی میرے سے بڑھ کر اب آپ کے لیے ایحاب بھائی ہونے چاہیے وہ شخص جنھوں نے آپ کو اتنی مشکل لہروں سے لڑ کر کنارے پر لا کر کھڑا کیا ہے اور آپ----

یو شولڈ بی سوری--- اس نے تاکید کرتے کہا تھا---

وہ جواباً سر ہلا گئی تھی---

جنت اور عاشر نہیں آئے سارہ آپی اور بشام بھائی۔۔۔ منتہا نے اپنے آنسو صاف کرتے بات بدلتے پوچھا تھا۔۔۔۔

جنت آپو اور عاشر بھائی واپس چلے گئے ہیں انہیں ایمرجنسی آفس کال آئی تھی شاید ان کی کمپنی کو ضرورت تھی ان کی دعا آپی آپ کی رخصتی کے لیے رک گئیں اور سارہ آپی اور بشام بھائی تھکے ہوئے تھے آتے سو گئے۔۔۔ اور ہم دونوں کی بے چین روح کو سکون نہیں تھا ہم ایحاب بھائی سے کب سے کہہ رہے تھے ہمیں ذوشی آپی کے گھر بھجوا دیں پھر انہوں ڈونا بھائی کے ساتھ ہمیں بھجوا دیا۔۔۔۔

شیری نے ایک سانس میں پوری تفصیل بتائی تھی وہ بولتے ہوئے اتنا پیارا لگ رہا تھا کے منتہا نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔۔

ڈونا نہیں بونا بولو اسے۔۔۔۔ دعا نے کہا تھا۔۔۔۔

دعا آپی ہر کسی کے ساتھ پنگا لینا ضروری ہے آپ کا۔۔۔۔ شیری نے گردن نفی میں ہلائی تھی۔۔۔

ویسے اس کا قد بلکل بی ٹی ایس کے جیمن جتنا ہے اور تھوڑا تھوڑا لگتا بھی ویسا ہی ہے بٹ آئی لو وی۔۔۔۔

اس نے حسرت سے کہا تھا۔۔۔۔

تم میرے دوست کو ایسے کیسے بول سکتی ہو----

فاحا ڈونا کے ساتھ اندر آئی تھی----اور اس کی باتیں سن چکی تھی----

میں ہر ایرے غیرے کی باتوں کا برا نہیں مانتا اسپیشلی وہ لوگ جو میرے لیے ایگزیسٹ نا کرتے ہوں----

ڈونا نے کہاں حساب رکھا تھا----

منتہا بھابھی کیسی ہیں آپ اب طبیعت کیسی ہے---- اس سے پہلے کے دعا کچھ بولتی اس نے اسے اگنور کرتے منتہا سے پوچھا تھا----

میں ٹھیک ہوں اور آپ--- اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

یہ ہماری فیملی ہے ہماری فیملی کا حصہ میرا بیسٹ فرینڈ میرا سب کچھ---- یو نو سم تنگ اسپیشل--- فاحا نے ڈونا کی طرف دیکھتے کہا تھا----

تو آپ ان دونوں کو لے کر آئے یہاں--- منتہا نے کہا تھا---

جی ایحاب بھائی آنا نہیں چاہ رہے تھے انہوں نے میرے ساتھ بھیج دیا--- بھابھی ایک بات کہوں بہت خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جن کے حصے میں کوئی انہیں خود سے بڑھ کر چاہنا والا ہوتا ہے--- پلیز کسی بھی کمزور لمحے کو خود پر حاوی کر کے اس کی محبت کی دھجیاں نا اڑائیں---- وقت رہتے حالات کو سمجھنے والے بہت خاص ہوتے ہیں--- اینڈ آپ ہم سب کے لیے بہت

خاص ہو۔۔۔ آئی ہوپ آپ انڈر اسٹینڈ کریں گی اس بات کو آئی نو میں آپ کو سمجھانے والا کوئی نہیں ہوتا مگر آپ میری بہنوں کی طرح ہیں۔۔۔

اس نے کہتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اس کے لفظوں نے سامنے بیٹھی دعا کو بھی متاثر کیا تھا مگر جیسے بولتے بولتے تلخ ہنسی ہنستے فاحا کی طرف دیکھتے اس کی نظر دعا پر پڑی تھی اس کو کچھ کھٹکا تھا جو اس کی نظروں میں فاحا کے لیے تھا کوئی محرومی اکیلا پن۔۔۔۔

اور وہ چہرے پڑھنے کا فن اچھے سے جانتی تھی اسی لیے تو اسے اس کے دوست ڈیپ فیس ریڈر کہتے تھے۔۔۔ ایموشنز کو جاننے کا فن اس میں بھرا پڑا تھا۔۔۔۔

ایسا نہیں ہے آپ نے بہن بنا کر مجھے مان بخشا ہے ڈونا میں نیکسٹ ٹائم ایسی کوئی بیوقوفی نہیں کروں گی۔۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔۔

گڈ اچھا اب ملاقات ہوتی ہے کل ولیمے پر پھر اور اپنا بہت سارا خیال رکھئیے گا میں چلتا ہوں پھر اس نے کہا تھا اور جانے کے لیے اٹھا تھا۔۔۔۔

دعا آپی کو بھی لے جائیں ڈونا بھائی مجھے تو آپی کے ساتھ رہنا ہے اور دعا آپی کا لگیج تو وہیں ہے اسحاب بھائی کی طرف۔۔۔ شیری نے کہا تھا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں میں اسحاب بھائی کو کال کر دوں گی وہ خود آ جائیں گے مجھے لینے۔۔۔ دعا نے کہا تھا۔۔۔

اور ڈونا بغیر کچھ سنے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

تم آہ جاؤ اںحاب آج بزی ہے ڈونا چھوڑ دے گا تمہیں دعا نہیں تو مجھے جانا پڑے گا۔۔ فاحا نے کہا تھا۔۔۔

اور ڈونا کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔۔۔

ڈونا رکو اس کو لے جاؤ ساتھ۔۔۔ فاحا نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔۔۔

فاحا مجھے نہیں لے کر جانا اسے ساتھ زبان اتنی چلتی ہے اس کی تم اپنے ڈرائیور کو بولو یا خود جانا۔۔۔ اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا تھا۔۔۔۔

اتنی جلدی تنگ آہ گئے اس سے ویسے میں تو کچھ اور سوچ رہی تھی لڑکی بری نہیں ہے بس ذرا دھانسو ہے۔۔۔۔

اس نے اسے کوئی مارتے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

اوہ ہیلو سوچنا بھی مت میرے معاملے میں دماغ کم چلاؤ۔۔۔۔ اس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا تھا۔۔۔

اب تو سوچ لیا۔۔۔۔ اچھا چلو چلو آہ جاؤ دعا۔۔۔۔ سامنے سے آتی دعا کی طرف دیکھتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اوہ ہیلو میں ڈرائیور نہیں تمہارا آگے آہ کر بیٹھو۔۔۔ اس کو گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے دیکھ کہا تھا اس نے۔۔۔

ہاں ہاں دعا آگے بیٹھو۔۔۔۔ ساتھ ساتھ اور ڈونا راستے میں دعا کو کچھ کھلا بھی دینا یو نو سم تنگ اسپیشل لاہور کا۔۔۔۔

کہتے اس نے ہاتھ پکڑ کر دعا کو فرنٹ سیٹ پر بٹھایا تھا اور ڈونا کی طرف دیکھتے انکھ ونک کی تھی۔۔۔

تم مجھے زرا اکیلے میں ملنا۔۔۔ اس نے غصے سے فاحا کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔اور گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔۔۔۔فاحا مسکراتی ہوئی اندر چلی گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد۔ گاڑی سگنل پر کھڑے ہوتے اچانک سے اس نے دیکھا تھا کے دعا لمبے لمبے سانس لینے لگی ہے اور کھانسنے لگی ہے۔۔۔۔

دعا آر یو اوکے۔۔۔ کیا ہوا ہے اس کا چہرا لال ہوتا دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔اور پھر اچانک سے وہ کھانسنے لگی تھی اپنا سینہ مسلنے لگی تھی۔۔۔۔

دعا آر یو اوکے پانی پانی چاہیے تمہیں۔۔۔ ڈونا نے اس کے چہرے کو ٹشو سے صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

وہ سانس نہیں لے پاہ رہی تھی مسلسل اپنا سینہ مسل رہی تھی اور ہاتھ سے ان ہیلر کا اشارہ کر رہی تھی---

کیا ہوا سانس بند ہو رہا ہے دعا-- پلیز کچھ تو بتاؤ وہ بے حد پریشان ہوا تھا----

ہی---ہیلر--- ان---ہیلر---- وہ ٹوٹے لفظوں سے بس اتنا ہی بول پائی تھی---

ان ہیلر ان ہیلر چاہیے کیا تمہارے بیگ میں ہے--- اس نے پوچھا تھا--- بٹ بیگ تو وہ ساتھ لائی نہیں تھی اس کے ہاتھ میں موبائل تھا بس----

اوکے م--میں---میں---ابھی لاتا ہوں---کہتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی پاس ہی ایک میڈیکل سٹور سے ان ہیلر پرچیز کر کے اس نے اسے دیا تھا----

ان ہیلر لیتے جیسے اس کی جان میں جان آئی تھی سانس پمپ کرتے اس نے کانپتے ہاتھوں سے ان ہیلر گود میں پھینک کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا تھا----

آر یو فائن ڈاکٹر کے پاس چلیں--- اس نے اس کو سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے انکھیں موندیں دیکھ پوچھا تھا---

ناں آئی ایم اوکے--- سوری میری وجہ سے آپ--- مجھے لگا تھا اس کی ضرورت نہیں پڑے گی بٹ اس ٹریفک کے دھوئیں کی وجہ سے اور گاڑی کا شیشہ اوپن ہونے کی وجہ سے مجھے سانس نہیں آیا سوری فور ڈیٹ---

اس نے لمبے لمبے سانس لیتے کہا تھا----

کب سے ہے یہ---ڈونا نے دیکھا تھا اتنی ٹھنڈ میں بھی اس کا چہرہ اس کی گردن اس کے ہاتھ پسینے سے بھیگ چکے تھے جب ہی اور ٹشو نکال کر اس کہ طرف بڑھاتے پوچھا تھا---

بچپن سے---اس نے تلخ ہنسی ہنستے کہا تھا----

جہاں تک میں جانتا ہوں یہ تو کسی شاکنگ انسیڈنٹ کی وجہ سے ہوتا ہے یا پھر--- وہ کہتے کہتے رکا تھا---

ماں باپ کا چھن جانا کسی گہرے صدمے یا انسیڈنٹ سے کم تو نہیں--- خیر میری چھوڑو تم بتاؤ محبت کرتے تھے اس سے تو اس کو حاصل کرتے یہ بعد میں ٹھنڈی آہیں بھر کر لوگوں کو درس دینے کی کیا لاجک ہے----

اس نے ہنستے ہوئے پوچھا تھا---

ک--کیا مطلب کس سے محبت--- کیا کہہ رہی ہو تم---- اس کا اسٹئیرنگ پر رکھا ہاتھ کانپا تھا---

گریٹ مسٹر ڈونا فیلنگز چھپانے کا ہنر ہے تم میں مگر تمہارے سامنے دعا صدیقی ہے جو چہرے پڑھنے کا فن رکھتی ہے--- محبت ہو تو حاصل کر لو نا کر سکو تو اس ہاری ہوئی محبت کے ساتھ ڈوب کے مر جاؤ---

اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔اور گاڑی سے اترنے لگی تھی کیوں کے گاڑی گھر کے اینٹرس میں داخل ہو کر رک گئی تھی۔۔۔مگر اس کے گاڑی سے اترنے سے پہلے اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر پاس کیا تھا۔۔اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔۔۔۔

وہ محبت ہی کیا جو حاصل ہو جائے۔۔۔۔ لا حاصل کا مزا تم نہیں سمجھو گی دعا بی بی۔۔۔۔ دسترس سے دستبرداری کسی کسی کے نصیب میں ہوتی ہے۔۔۔ محبت کی نہیں ہے نا تم نے کسی سے اس لیے ایسے کہہ رہی ہو۔۔۔ محبوب کی خوشی میں خود کو فنا کرنے کا جو مزا ہے وہ تم نہیں سمجھو گی۔۔۔ کبھی یک طرفہ محبت کا مزا اٹھانا پھر عشق کی انتہا پر پہنچ کر خود کو خاک کرنا ٹرسٹ می مزا نا آیا تو پیسے واپس۔۔۔۔

آخر میں اس کی آنکھوں کے پاس چٹکی بجاتے وہ اسے کسی کھوئی ہوئی دنیا سے واپس لایا تھا۔۔۔ وہ تو جیسے اس کی آنکھوں میں دیکھتی کسی اور ہی جہان میں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔اس کے چٹکی بجاتے وہ جیسے کسی طلسم سے باہر نکلی تھی۔۔۔ دونوں کے چہرے بلکل قریب تھے۔۔۔۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا اس کا ہاتھ لرزا تھا۔۔۔ اور اپنا ہاتھ چھڑواتے وہ تیزی سے باہر نکلی تھی۔۔۔ پاگل بد دعا۔۔۔ بٹ انٹرسٹنگ وہ جو فاحا نہیں سمجھ سکی وہ ایک لمحے میں اس نے جان لیا۔۔۔ ٹھیک کہتے ہیں لوگ آپ کے عشق کا سب کو پتہ ہوتا ہے سوائے اس کے جس سے آپ کو عشق ہوتا ہے۔۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ سجاتے اس نے گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

پاپا آپ سچ کہہ رہے ہیں کیا واقع اس سب میں ابدال شامل تھا۔۔۔ اس نے ذکی کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں جب وہ اسکیچز مجھ تک پہنچے میں بھی بہت حیران ہوا تھا مگر خیر اچھا ہے اس کی اصلیت پتہ چل گئی ورنہ تو وہ دشمنوں کے ساتھ مل کر ہم میں رہ کر ہمیں ہی تباہ کر دیتا۔۔۔۔ لگائے ہیں کچھ لوگ میں نے اس کی نگرانی پر جیسے ہی وہ اپنے بل سے باہر نکلے گا ہمارے بندے اسے پکڑ لیں گے۔۔۔۔

ذکی نے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

پاپا کیا واقع ایشال کو سزائے موت ہو جائے گی اور ارحام میرا ہو جائے گا۔۔۔ اس نے سامنے پڑی فائل کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ارحام کا تو نہیں پتہ مجھے مگر ایشال کو میں پھانسی کے پھندے تک پہنچا کر رہوں گا۔۔۔ خیر تم چھوڑو یہ سب تم فکر مت کرو تم بس اپنی طبیعت پر دھیان دو اور اکیلی باہر مت نکلنا۔۔۔۔

خیر یہ کس چیز کی فائل ہے۔۔۔۔ ذکی نے فائل دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

یہ پاپا کچھ پیپرز ہیں جو ذیشم کی پراپرٹی کے ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ ہمیں ہمارے برتھ ڈیز پر گفٹ کرتے تھے اب ذیشم۔تو ہے نہیں تو میں نے سوچا اپنے نام کروا لوں تو آپ ان پر سائن کر دیں----یہاں----

اس نے پن پکڑاتے سائن والی جگہ انگلی رکھتے کہا تھا----

مگر مجھے پڑھنے تو دو حمنہ--- انھوں نے پن پکڑتے کہا تھا----

آپ کو ٹرسٹ نہیں مجھ پر---- اس نے فائل واپس پکڑتے کہا تھا----

نہیں ایسی کوئی بات نہیں لاؤ---- انھوں نے فائل اس کے ہاتھ سے لیتے اس پر سائن کرتے کہا تھا----

تھینکیو پاپا یو ار دا بیسٹ ڈیڈ ان دا ورلڈ--- ان کے ماتھے پر بھوسا دیتی وہ فائل لیتی وہ وہاں سے نکلی تھی----

پیپرز سائن ہو گئے ہیں موبائل نکال کر اس نے میک کو میسج سینڈ کیا تھا----

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

میں اس کی اجازت نہیں دے سکتی تمہیں---- تم چاہتی ہو کل پوری دنیا کے سامنے میں نے اس کے ساتھ رخصت کیا اور۔ آج میں کہہ دوں کے تم خاندان پر طلاق کا داغ لگوا کر بیٹھ جاؤ---- ذوئیشہ پتہ ہے میں نے کل تمہیں اس کے ساتھ یہ جانتے ہوئے بھی کیوں رخصت

کیا کے وہ تم سے بدلہ لے رہا ہے اس کی اصلیت پتہ ہونے کے باوجود بھی اس لیے کے میں جانتی تھی آج نہیں تو کل وہ اپنی غلطی پر پشیمان ہو گا----

مگر اس کی خوش قسمتی یہ ہے کے اس نے اس بدلے کی آڑ میں بھی تمہیں کبھی نقصان پہنچانے کا نہیں سوچا ہر لمحہ وہ محبت آڑے آتی گئی جو اس نے تم سے کی----

تم یہ کیوں بھول رہی ہو---- مسز دراب نے سمجھایا تھا اسے---

تو آپ میری بات نہیں مانیں گی--- اس نے بھری آنکھوں سے پوچھا تھا---

نہیں-- یک لفظی جواب آیا تھا---

تو پھر ٹھیک ہے مجھے مار دیں اپنے ہاتھوں سے اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی میں---

آپ چاہتی ہیں جس شخص کے دل میں کوئی اور عورت ہو میں اس کے ساتھ ذندگی گزاروں----

اس نے ان کے پاس بیٹھتے ہاتھ جوڑتے کہا تھا-----

کس کی بات کر رہی ہو تم اس کی جو اس دنیا میں ہے ہی نہیں--- انھوں نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا----

ک--کیا مطلب--- اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا----

اسکا مطلب تم ارسم سے لینا آج رات حائسم تمہیں اسی اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر آئے گا جہاں سے تم آئی ہو۔۔۔ پزل باکس ساتھ لے کر جانا وہاں ارسم اپنا پزل باکس لے کر آئے گا اور پھر اس پزل باکس کو تم دونوں مل کر کھولنا۔۔۔۔

اس سے شاید یہ پتہ چل جائے کے ولید اور سلطان دونوں کی جان کا دشمن تھا کون۔۔۔اور ایک بات اور ذوئیشہ میری تربیت اتنی غلط نہیں کے تم کسی بھی کمزور بات کو دلیل بنا کر اپنی زندگی کی ڈور کو ہاتھ سے چھوڑ دو معاف کرنا درگزر کرنا ہی ایک مسلمان کا شیوہ ہے۔۔۔اور اپنے رشتوں کے معاملے میں انسان کو فراخدل بننا پڑتا ہے۔۔۔

امید ہے تم سمجھو گی۔۔۔ تیار رہنا رات۔ حائسم کے ساتھ جانا ہے کسی اور کے لیے نا صحیح اپنے باپ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے چلی جانا۔۔۔

انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا اور کمرے سے چلی گئیں تھیں۔۔۔

تب ہی وہ بیڈ پر بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی تھی۔۔۔۔

اور بونیا وہ ذبردستی اس کی گود میں گھسی تھی اپنے اگلے پنجوں سے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

بونیا سب ایسے کیوں ہیں۔۔۔ سب کو ہر بار میں ہی کیوں غلط لگتی ہوں۔۔۔ کل جب مجھے ارسم سے محبت تھی تب کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

آج جب وہ میرے بغیر نہیں رہ سکتا تو سب مجھے کہہ رہے ہیں کے میں اس کے پاس چلی جاؤں----

شادی کی رات ان کا سلوک ہوسپٹل میں ان کا میرے قریب آنا سگریٹ کا دھواں ہر بار مجھے ہرٹ کرنا اور یہی بس نہیں کی--- میں شاید سب کچھ بھول جاتی مگر اس دن مجھے پانی میں ڈوبتا چھوڑ کر آرسم نے ذیشم کو بچانے کی کوشش کی--- کیوں---- آخر کیوں وہ سچ کہتی تھی آرسم اسے محبت کرتے تھے تو میں پھر کیوں آپ دونوں کے درمیان آہ گئی----

میں اب کبھی آپ دونوں کے درمیان نہیں آؤگی میں بہت دور چلی جاؤں گی سب سے دور----

وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی---- اس وقت شدت سے اسے اپنے ماما بابا یاد آہ رہے تھے----

دونوں کے پزل باکس میں ہڈن کیمرہ لگایا ہے تم نے--- میک نے پوچھا تھا---

جی سر دونوں باکسز میں لگا دیا تھا--- بہت مشکل تھا یہ کام بڑی مشکل سے ہم دونوں کے گھروں تک پہنچے ہیں--- اور بڑی مشکل سے الماریوں سے ڈھونڈ کر وہ کیمراز لگائے ہیں----

اس کے خاص بندے نے بتایا تھا----

گڈ اب نظر رکھنا کسی بھی وقت وہ ان باکسز کے پزلز کو سولو کریں گے جیسے ہی وہ سولو ہوں اور وہ کوئی بھی نام لیں کچھ بھی کہیں وہ سب کچھ تم نے مجھے بتانا ہے میں چاہتا ہوں کے سب سے پہلے اس تک میں پہنچوں۔۔۔۔ سب سے پہلے۔۔۔

اس نے آخر میں اپنے لفظ پھر سے دہرائے تھے۔۔۔۔

جی سر ایسا ہی ہو گا۔۔۔ سب سے پہلے آپ کو انفارم کر دیا جائے گا۔۔۔۔

اس کے خاص بندے نے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔۔۔کہتے اس نے موبائل پر ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو مجھے ایسی گن چاہیے جس کی گولی کی آواز نا آئی اور جو لائٹ زوم پر نشانہ لے جسکا نشانہ چوکے ناں۔۔۔ اس نے فون پر کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے رات تک مجھے مل جائے چیز میرے مطلب کی اور پیسہ تمھاری مرضی کا اس نے فون پر کہا تھا اور فون بند کیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

تم نے بتا دیا سر کو کے ہم کیمراز نہیں لگا سکے ان کے باکسز میں۔۔۔ اس کا خاص بندہ جب باہر نکلا تو اس کے ساتھی نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں اور تم بھی منہ بند رکھو۔۔۔ ہمیں اپنی جان سے نہیں جانا وہ حائسم ولید خان کا گھر تھا۔۔ اتنی ٹائیٹ سیکورٹی میں ہم کیسے جا سکتے تھے۔۔۔۔

میں نے کہہ دیا ہے کے لگا دیئے تھے بڑا مشکل تھا یہ کام مگر ہم نے کیا۔۔ تاکہ اسے شک نا ہو۔۔۔ اور اس نے یقین کر لیا ہے۔۔۔ اب تم اپنا منہ بند رکھنا۔۔۔

اس نے اپنی ساتھی دوست کو کہا تھا۔۔۔

مگر اگر میک کو پتہ چل گیا کے ہم نے اس سے جھوٹ بولا ہے تو غداری کی سزا جانتے ہو نا تم۔۔۔

اس کے ساتھی نے خوف کے مارے کہا تھا۔۔۔۔

کون بتائے گا اسے تم یا میں جب ہم سے کوئی بتائے گا نہیں تو کیسے پتہ چلے گا۔۔۔ اور جب وہ ہم سے پوچھے گا تو ہم صاف بول دیں گے سر ایرر آرہا ہے شاید کیمراز نکال دیئے ہیں کسی نے زیادہ سے زیادہ کیا یو گا یہی کہے گا ناں کے تم لوگ ٹھیک سے نہیں لگا کر آئے ڈانٹے گا بھڑکے گا سن لیں گے۔۔۔ مگر یہ ڈانٹ بہتر ہے پولیس کے ہتھے چڑھنے سے۔۔۔ ویسے بھی بھائی ہمیں صرف اور صرف پیسے سے مطلب ہونا چاہیے۔۔۔۔

جیسے میک سے حساب کلئیر ہوا ہم اسے نہیں جانتے یہ ہمیں نہیں جانتا کھاتہ کلئیر تو سمجھ رہا ہے ناں۔۔۔

اس نے اس کا کاندھا تھپکتے سمجھاتے ہوئے کہا تھا---

ہاں صحیح ہے اتنے خطرناک بندے کے ساتھ ویسے بھی مزید کام کرنا ٹھیک نہیں ہے---

اس نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی---

♥♥♥♥♥♥♥♥

ہو گئے آپ ریڈی فاحا نے کمرے میں آتے پوچھا تھا----

اور چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا تھا---

آل موسٹ ریڈی--- منتہا کیسی ہے اب--- ایحاب آیا تھا کیا--- اس نے فاحا سے پوچھا تھا بالوں کو برش کرتے----

نہیں ایحاب بھائی تو نہیں--- آئی تنک ناراض ہیں منتہا سے---اور منتہا پہلے سے بہت بہتر ہے شیری سے جو مل لیا---اور آپ کو منتہا کی تائی کا پتہ چلا شی از آل سو اریسٹیڈ--- کتنی خطرناک عورت تھی ناں شیری کو اغواہ کرنے اسلام آباد چلی گئی اور مجھے تو اس بات کا ڈر تھا کے اگر ایحاب بھائی منتہا کو نا دیکھتے تو وہ تو اسے بھی کچھ نا کچھ کر دیتی وہ تو شکر ہے خدا کا اس نے بروقت کسی بھی طرح سے وہاں ایحاب بھائی کو پہنچا دیا----

اس نے صوفے پر بیٹھتے افسوس سے اور آخر میں شکر کرتے کہا تھا---

فا یہ دنیا ایسی ہی ہے یہاں ہر کوئی اپنے مفاد اور مطلب کے لیے کچھ بھی کر سکتا---اسپیشلی تب جب دلوں میں نفرتوں کے انبار ہوں--- دل کا میل دھونے کی طاقت بھی رب کسی کسی کو دیتا ہے ہر کسی کو نہیں--- اور ان کو تو ان بچوں کی دنیا چھینتے وقت شرم نہیں آئی تو اب کیا آنی ہے--- خیر میری بات ہوئی ہے وہاں کے آئی جی صاحب سے اگلے دس سال تو پکا ماں بیٹا جیل کی ہوا کھائیں گے----

اس نے چائے کا کپ پکڑتے سپ لیتے کہا تھا----

اخخخخخ یہ کیا ہے--- مرچیں حلق سے جا کر ٹکرائیں تھیں---تو اس نے مجبوراً اٹھ کر باسکٹ میں تھوکا تھا---

ہاہاہاہاہا چائے--- وہ ہنستی ہوئی اس سے دو فٹ دور ہوئی تھی---

فا کی بچی میرا سر شدید درد کر رہا تھا اور یہ چائے بنائی تم---- وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا تھا----

آپ کو میں نے بولا تھا ناں سست کچھوے کے مجھے اسحاب بھائی کے لیے گفٹ لینا ہے آپ نہیں لے کر گئے ناں یہ اس کی سزا ہے--- وہ بیڈ پر چڑھ کر ادھر ادھر ہوتی اس کی دسترس سے باہر ہو رہی تھی---

دو منٹ میں فا نیچے آؤ اور چائے بنا کر لاؤ ٹھیک والی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں---

اس نے غصے سے گھورتے کہا تھا---

ورنہ کیا دھمکی میں نے کسی کی نہیں سنی کبھی--- اس نے پاس پڑا تکیہ اچھالا تھا اس پر---

تو تم نہیں جاؤ گی--- اس نے دوسری سائیڈ سے اس کی طرف ہوتے تکیہ کیچ کرتے کہا تھا--- اور وہ بیڈ کی بائیں سائیڈ ہو گئی تھی---

بلکل نہیں--- جو کرنا ہیں کر لیں-- میں تو چلی روک سکو تو روک لو ـــست کچھوے---

ہاہاہاہاہاہا----

کہتے وہ ایک جست میں دروازے تک پہنچی تھی--- جب ہی اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچ کر اسے قریب کیا تھا---- اور اگے قدم بڑھاتا بیڈ پر گرا تھا----

کمر میں ہاتھ ڈالے ہی اس کو بیڈ پر ڈالا تھا اور خود اس کے اوپر جھکا تھا--- دونوں کے ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگنے سے سانس پھولے ہوئے تھے---

ح--ح----حائی---- اس کی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے اس کی سیٹھی گم ہوئی تھی---

نو بے بی چکن اٹس مائن ٹرن--- بہت سپائسی منہ ہوا ہے--- آئی وانٹ سم سویٹ---- اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہتے وہ اس کے نازک ہونٹوں پر جھکا تھا--- بغیر اسے کوئی موقع دیئے----

اور اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کیا تھا۔۔۔ دھیرے دھیرے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا وہ۔۔۔۔ اور چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر سکی تھی۔۔۔مگر کچھ دیر میں ہی اس کی سانس بند ہونے لگی تھی۔۔۔ تب ہی اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے اسے پرے کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ مگر اس کے عمل میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کی ڈوبتی سانسوں کو محسوس کرتے پیچھے ہوا تھا وہ۔۔۔ اور وہ خود کے سانس بحال کرتے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ادھر تو دیکھو اس نے اس کے چہرے کو اوپر اٹھاتے کہا تھا ہنستے ہوئے اس کے چہرے پر حیا کے رنگ دیکھتے۔۔۔۔

پلیز حائی جائیں یہاں سے۔۔۔ بڑی مشکل سے بول پائی تھی وہ شرم کے مارے گال لال قندھاری ہو رہے تھے۔۔۔

فا۔۔۔ اب یہ دوریاں مزید برداشت نہیں ہے مجھے۔۔۔ بہت قریب آنا چاہتا ہو تمہارے اس لیے کل ولیمے پر صرف اور صرف میرے لیے خوب سارا سجنا۔۔۔ سنا۔۔۔ اس کی گردن پر جا بجا شدت بھرے لمس چھوڑتے وہ اس کی رہی سہی ہمت بھی ختم کر گیا تھا۔۔۔

حائسم بیٹا بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں۔۔۔ دروازے پر ہوتی دستک نے۔۔۔ اسے ہوش دلائی تھی۔۔۔

حائی دادو بلا رہی ہیں۔۔۔ پ۔۔۔پلیز۔۔۔ اس کو پیچھے کرتے فاحا نے کہا تھا۔۔۔

ہمممم ہاں۔۔۔ اس کے ہونٹوں کے قریب محبت کی مہر ثبت کرتے وہ دور ہوا تھا اس سے اور اس کے بال ٹھیک کیے تھے۔۔۔۔

اف یہ ظالم سماج چائے بھی نہیں دیتا اور پیار بھی نہیں کرنے دیتا۔۔۔ اس نے آنکھ ونک کرتے اپنے بال سیٹ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا بس اتنے سے ہی سیٹھی گم۔۔۔ فا بے بی ابھی تو بہت لمبا سفر۔۔۔۔ اس کو سر جھکائے بیٹھے دیکھ اور کچھ نا کہتے دیکھ بولا تھا وہ۔۔۔

آپ کو زرا شرم نہیں ہے حائی آپ بہت بڑے لوفر اور ٹھرکی ہیں م۔۔۔میں ذوئیشہ کو دیکھو وہ ریڈی ہوئی ہے یا نہیں۔۔۔ وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے جلدی سے پاؤں میں چپل اڑستے وہاں سے دو سو کی سپیڈ سے بھاگی تھی۔۔۔اور اپنے پیچھے اس نے حائسم کا فلق شگاف قہقہہ سنا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔میں۔۔۔میں تمہیں لینے آہ رہی تھی ذوئیشہ تم ریڈی ہو۔۔۔۔اس نے سامنے سے آتی ذوئیشہ سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں میں ریڈی ہوں آپ کو کیا ہوا فیس کیوں ریڈ ہو رہا ہے اور سانس کیوں چڑھا کیوں بھاگ رہی ہیں سب ٹھیک تو ہے۔۔۔ ذوئیشہ نے پوچھا تھا۔۔۔

ہ۔۔۔ہا۔۔۔ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔

وہ ہم دونوں نے مل کر ایک کام کیا تھا ناں تو فاحا کو بس۔۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ لے جائیں ذوئیشہ کو آپ کو لیٹ ہو رہا ہوگا۔۔ فاحا نے حائسم کی بات کاٹتے کہا تھا۔۔۔

نہیں اتنا بھی لیٹ نہیں ہو رہے ہم تو میں بتا رہا تھا ذوشی کے میں نے اور فاحا نے۔۔۔۔اس نے اس کو تنگ کرتے پھر سے بات شروع کی تھی۔۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں کچھ نہیں بتا رہے یہ اور ارسم بھائی کی کال آئی تھی وہ کب سے ویٹ کر رہے ہیں آپ کا فلیٹ میں آپ جائیں۔۔۔ اس نے گھورتے ہوئے حائسم کو دیکھتے کا تھا۔۔۔جس کی بتیسی بند نہیں ہو رہی تھی جیسے بہت ہی کوئی بم پھوڑ معرکہ سر انجام دیا ہو۔۔۔

نہیں ارسم نے تو کال۔۔۔

دیکھیں حائی اب اگر آپ نا گئے تو آپ ایف ایس سی گریٹ سپائے کو جانتے ہیں ناں۔۔اس نے دانت کچکاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

اوہ میں ڈر گیا ذوشی تمہاری بھابھی پلس بیمار مرغی سے۔۔۔۔کہتے وہ قہقہ لگاتا ذوشی کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

ذوشی پلیز ایک بار ارسم بھائی کی بات بھی۔۔۔۔

پلیز فاحا میں وہاں صرف اور صرف پزل باکس کے لیے جا رہی ہوں مجھے نہیں ضرورت ارسم سلطان چوہدری سے کسی بھی قسم کی کوئی اور مزید بات کرنے کی--- خدا حافظ----

کہتے وہ باہر کی طرف بڑھ گئی تھی کیونکہ حائسم کی گاڑی کے ہارن کی آواز آنے لگی تھی----

اللہ کرے آج کی رات تم دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو جائے--- اس نے دل سے دعا دی تھی---

اور حائسم آپ کو تو میں چھوڑوں گی نہیں یہ والا حساب تو ادھار رہا ویٹ اینڈ واچ---کہتے وہ منتہا کے کمرے کی طرف بڑھی تھی---

آپ میرے ساتھ رہیں گے ناں حائسی--- اس نے گاڑی میں بیٹھے پوچھا تھا---

ہاں حائسی کی جان حائسی ساتھ رہیں گے پزل باکس لے لیا---اس نے پوچھا تھا---

جی بیگ میں ہے--- اس نے مختصراً جواب دیا تھا--- پھر کچھ دیر بعد وہ اور حائسم پہنچ گئے تھے----

تب ہی حائسم کو میسج آیا تھا---

تم اترو---ذوئیشہ کو کہتے اس نے موبائل دیکھا تھا---

پلیز حائسم زیش کو چھوڑ کر چلے جاؤ میں کچھ دیر اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں پلیز---

ارسم کا میسج پڑھ کر اس نے باہر کھڑی ذوئیشہ کو دیکھا تھا جو دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی اپنا----اس نے موبائل پر نمبر ڈائل کیے بنا کان کے ساتھ موبائل لگایا تھا اور باہر نکلا تھا---

جی سر ابھی آنا ہے کچھ دیر بعد نہیں آہ سکتا--- جی سر ایمرجنسی ہے ٹھیک ہے میں پہنچتا ہوں اوکے--

کہتے اس نے کان سے موبائل ہٹایا تھا---

کیا ہوا حائسی سب ٹھیک ہے--- ذوئیشہ نے نا سمجھی سے پوچھا تھا----

یار ایک ایمرجنسی ہوگئی ہے مجھے جانا ہو گا-- تم جاؤ میں کچھ دیر تک آتا ہوں--- اس نے فلیٹ کی بیل بجاتے کہا تھا----

ن--نہیں حائسی مجھے بھی نہیں جانا ہم پھر کر لیں گے اسے سولو--- پ---پ--لیز مجھے اکیلے----

اس نے ڈرتے ہوئے خوف کے مارے کہا تھا---

کیا ہوگیا ہے ذوشی خود ہی تو کہتی ہو کے میں بریو ہو گئی ہوں اب ڈر نہیں لگتا کسی اور سے اب کس بات کا ڈر میں تھوڑی دیر میں آہ جاؤ گا کچھ غلط ہوا ارسم نے ڈانٹا تو مجھے کال کر لینا موبائل

ہے ناں تمہارے پاس پلیز ذوشی ماما پاپا کے قاتلوں تک جلد پہنچنا ہے ہمیں پلیز ڈو کو آپریٹ تم ایسے نہیں ڈر سکتیں--- اس نے پیار سے سمجھایا تھا----

ہمم---- اس نے فقط سر ہلایا تھا--- اور حائسم کی طرف دیکھے بغیر دروازہ کھلتے اندر چلی گئی تھی----

خیال رکھنا اس کا بہت ڈری ہوئی ہے اس نے سامنے کھڑے ارسم سے کہا تھا--- اور واپسی کے لیے مڑا تھا----

وہ ڈرائنگ روم کے پاس آہ کر رک گئی تھی----

وہ بھی قدم قدم چلتا اس کے پیچھے آہ کر کھڑا ہوا تھا--- وہ اس کی اپنے پیچھے موجودگی محسوس کرتے صوفے پر جا کر بیٹھی تھی-----

پستہ گھیر دار ٹخنوں تک آتی فراک چوری دار بازوؤں میں پتلی پتلی کلائیاں کاندھوں پر اسکن شال سر پر فراک کا ہم رنگ دوپٹہ چوری دار پاجامہ اور نازک پاؤں پر سفید کھسہ چہرہ کسی بھی میک آپ سے پاک-- بالوں کی کچھ لٹیں کانوں کے آس پاس جھول رہیں تھیں--- اور چھوٹی سی ناک پر چمکتی لونگ کتنی بار اس کا دل دھڑکا گئی تھی----

اس نے جی بھر کر اسے دیکھا نازک سی مومی گڑیا اسے رب نے عطا کی تھی جسے خود اس نے ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔۔۔ اسے تو دنیا میں حور دے دی گئی تھی پھر اس نے نا شکری کیسے کی۔۔۔۔؟؟؟

اس کو خود پر افسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ سب لمحے یاد آئے تھے جب جب اسے خود سے قریب کر کے اس نے تکلیف دی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔مجھے واپس بھی جانا ہے آئی تنک ہمیں پزل باکس کھولنا چاہیے۔۔۔ خود کو گہری نظروں سے دیکھتے دیکھ اسے کہا تھا اس نے اور بیگ میں سے اپنا پزل باکس نکالا تھا۔۔۔۔

تم نے فیصلہ کر لیا ہے دوری کا۔۔۔ وہ اس کے سامنے جا کر بیٹھا تھا اور ایک لمحے کے لیے بھی اس سے نظریں نہیں ہٹائیں تھیں۔۔۔۔

ہم پاس کب تھے جو دوری کا فیصلہ کرتی یہ رشتہ آپ کا بدلہ تھا اور میرے لیے میرے بڑوں کا فیصلہ مگر۔۔۔۔ اب نا تو آپ کا بدلہ باقی رہا ہے اور نا ہی میں اب اس فیصلہ کا پاس رکھ سکوں گی یہی بہتر ہے ہمارے لیے۔۔۔

اس نے نظریں جھکائے بڑی مشکل سے لفظ ادا کیے تھے۔۔۔

زیش پلیز میری غلطیوں میری کوتاہیوں پر تم مجھے ایک بار تو معاف کر سکتی ہو کاش میں اپنا دل کھول کر تمہیں دکھا پاتا اور بتا پاتا کے جو میں سب کر رہا تھا وہ صرف اور صرف ایک غلط فہمی کی

بنا پر تھا ورنہ میرا دل اس نے کبھی تم سے لا تعلقی نہیں برتی ہر بار تمہارے لیے دھڑکا ہے----

اس کی آنکھوں میں نمی تھی یہ کہتے ہوئے----

کاش یہ سچ ہوتا--- خیر میں یہاں آپ کے دل کی داستان نہیں سننے آئی آپ کو چاہیے جو اس کے لیے ڈزرونگ ہے آپ اسے سنائیں جا کر اور ویسے بھی آپ تو اس سے شادی کرنے والے تھے ناں تو اب کیا مسئلہ جائیں کر لیں شادی ذوئیشہ ولید خان آپ کے راستے سے ہٹ رہی ہے اب تو سب کچھ صحیح ہو رہا ہے ناں آپ کی لائف میں---

اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا دیوار کی طرف منہ کر کے اس کی آواز کانپ رہی تھی--- بڑی مشکل۔سے وہ لفظ کہہ پائی تھی جن کو وہ شاید برداشت کرنے کی بھی ہمت نہیں رکھتی وہ اس کا پہلا اور آخری پیار تھا اور پھر سب سے بڑھ کر اس کا شوہر--- اور شوہر سے علیحدگی اور دوسری شادی کا کہنا یہ وہی جانتی تھی کے کیسے کر پاہ رہی ہے مگر وہ اب اس زبردستی کے رشتے کو ختم چاہتی تھی---- اور پیار وہ تو دل کے کسی کونے میں سنبھال کر وہ اس سے کرتی رہے گی---

تم غلط کر رہی ہو ذوئیشہ اس کا بازو پکڑ کر کھینچ کر اس کا رخ اپنی طرف کرتے کہا تھا اس نے-----

چھوڑیں سم--- آئی مین ارسم--- چھوڑیں اٹس ہرٹنگ---- اس نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے کہا تھا----

اٹس آل سو فور می ہرٹنگ--- میری انکھوں میں تمہیں سچائی نظر نہیں آہ رہی میں جو تھا جیسا تھا ذوشی تمہارے سامنے تھا کل جب ایک غلط فہمی کی بنیاد پر تمہارے سامنے آیا تھا تب بھی ایسے ہی آیا تھا کھل کر سامنے آج جب بے پناہ چاہت اس دل میں لے کر آیا ہوں تب بھی ایسے ہی آیا ہوں----

اس نے اس کی آنکھوں میں اپنی نم آنکھیں گاڑتے کہا تھا----

یہ چاہتیں میرے لیے نہیں ذیشم کے لیے ہیں جسے آپ نے بچایا تھا-- میرے لیے ہوتیں تو ذوشی اپنی جان کا صدقہ دے دیتی آپ پر---- مگر اس دن مجھے اپنی اوقات پتہ چلی جب وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر کودی اور کہا پتہ چل جائے گا ارسم اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے یا مجھ سے اور پتہ ہے کیا---

اس نے لرزتے ہونٹوں سے تلخ ہنسی ہنستے کہا تھا------

ارسم سلطان چوہدری کے لیے اپنی بیوی اپنی محرم سے زیادہ ایک نا محرم عزیز تھی آپ نے مجھے بچانے کی بجائے اس ذیشم کو بچایا---- اور یہ دکھ ساری ذندگی اس دل میں خنجر کی طرح چبھتا رہے گا---

اپنے دل پر ہاتھ رکھے وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی---

جھوٹ صاف جھوٹ---اس دن بھی میں نے تمہیں بچایا تھا--- تمہارے لیے پانی میں کودا اور یہ دیکھ کر اس نے جان دے دی--- ارسم سلطان چوہدری کے لیے اپنی بیوی سے بڑھ کر تب بھی کچھ نہیں تھا آج بھی کچھ نہیں ہے--- اس نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کی ناک سے ناک جوڑتے اس کی سانسیں ان ہیل کرتے کہا تھا کے وہ اس کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹاتے دو قدم دور ہوئی تھی---

ک--ک--کیا کہا آپ نے ک---کون مرا--- اس نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا----

زیش اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے گرد اپنی رسی اس لیے باندھی میں نے کے وہ ارحام کی ذمہ داری پر آئی تھی اسے کچھ ہو جاتا تو ساری ذندگی ایشو اور ارحام جیل کے چکر کاٹتے--- وہ ایشو جس کو خوشیاں بڑی دیر سے ملیں میں نے اس کا سوچا---- اور اس کے گرد رسی باندھ کر میں تمہیں بچانے کے لیے پانی میں کودا تھا-- کیوں کے تمہارے بغیر شاید ذندگی کا تصور بھی ممکن نہیں تھا تمہارے سامنے ذیشم کے بارے میں بار بار کہنا کے شادی کر رہا ہوں اور وہ سب کچھ وہ صرف اور صرف تمہیں تنگ کرنے کے لیے تھا-- ورنہ اگر ذیشم سے شادی کرنی ہوتی تو میں بہت پہلے کر چکا ہوتا تم تو بدلہ تھیں بقول تمہارے تو تم سے دوسری شادی بھی ہو سکتی ہے--- مگر اس

دن یونی میں جب پہلی بار تمہیں دیکھا تو دل اس کے بعد ہر بار تمہاری صورت کے لیے بے ترتیب دھڑکا۔۔۔

ذوشی ذیسم صرف اور صرف دوست تھی میری اس کے علاوہ کچھ نہیں وہ کیا فیلنگز میرے لیے رکھتی تھی بخدا میں نہیں جانتا مجھے بتایا گیا کے جب اس نے یہ دیکھا کے میں تمہیں بچانے کے لیے پانی میں کودا ہوں۔ تو اس نے اپنی رسی کھول کر اپنی جان دے دی۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رکا تھا۔۔۔۔

ت۔۔۔تو کیا ذیسم۔۔۔ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔۔۔ وہ اس کی موت کا سن کر رونا بھی بھول گئی تھی۔۔۔اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کے ایک ہنستی بستی زندگی چلی گئی اس انسیڈنٹ میں وہ جو اسے مارنا چاہتی تھی وہ خود۔۔۔

ہاں وہ مر گئی ہے اور جاتے جاتے میری محبت کو بھی مجھ سے چھین گئی ہے۔۔۔ اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

میرا یقین کرو زیلش جو گزر گیا میں اس سب میں بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر جب جب بابا کا خیال آتا تھا اور یہ یاد آتا تھا کے تمہارے پاس وہ پزل باکس ہے تو میں ان کی جدائی میں جل کر تمہارے ساتھ نا انصافی کر جاتا تھا مگر میں نے اس سب میں بھی تمہارے قریب آنے کے علاوہ کبھی تم پر ہاتھ نہیں اٹھایا تم۔جانتی ہو۔۔۔

ہماری شادی کی رات تمہیں اس روم میں چھوڑ کر ساری رات پاپا کی تصویر کے ساتھ رویا تھا میں کیونکہ محبت سے دوری کا مرحلہ بہت کٹھن ہوتا وہ بھی تب جب وہ آپ کی دسترس میں ہو آپ کے حق میں ہو۔۔۔ مگر اگر پھر بھی تمہیں لگتا ہے کے میں معافی کے قابل نہیں ہوں تو یہ رہے ڈائیورس پیپرز میں تم سے زبردستی نہیں کروں گا تم ان پیپرز پر سائن کر دو اس کے بعد ہم پزل باکس کھولیں گے۔۔۔

اس نے اپنا چہرہ صاف کرتے ٹیبل سے ڈائیورس پیپرز اٹھا کر اس کے سامنے رکھے تھے۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں پن پکڑایا تھا۔۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے وہ پیپرز پکڑے تھے۔۔۔ اس پیپر پر سامنے بڑے حروف میں اس کا اور ارسم کا نام درج تھا۔۔۔ وہ واقع ہی ڈائیورس پیپرز تھے۔۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا زیلش ارسم سلطان چوہدری تمہیں تمہاری خوشی کے لیے چھوڑ رہا ہے وہ زبردستی کا قائل نہیں ہے۔۔۔ مگر میری زندگی میں تمہارے علاوہ اب کبھی کوئی اور نہیں آئے گا۔۔۔ ریلیکس۔۔۔ تم۔پیپرز سائن کرو۔۔۔ باقی سب کو میں دیکھ لوں گا۔۔۔ اپنے دل کی سنو بس۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے صوفے پر بٹھایا تھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں سے اس کی گالوں پر بہتے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔پھر اس کے ہاتھ میں پن پکڑا کر سائن والی جگہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

تم سائن کرو حائسم کی کال آہ رہی ہے میں اسے کہتا ہوں دس منٹ تک تمہیں لینے آہ جائے کہتے وہ لبوں پر مسکراہٹ سجاتے اٹھا تھا۔۔۔ اور فون کان سے لگایا تھا۔۔اور دور ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

ذوشی ٹھیک تو ہے کال رسیو نہیں کر رہی دیکھو ارسم اگر وہ نہیں رہنا چاہتی تمہارے ساتھ تو پلیز اسے کچھ وقت۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہے حائسم بس کچھ دیر تک تم اسے لینے آہ جانا۔۔۔ اور رہی بات ہمارے ساتھ رہنے یا نا رہنے کی تو میں نے اس کے فیصلے کو اون کر لیا ہے میں نے اسے آزاد کر دیا ہے۔۔۔۔ اس نے کانپتے لفظوں سے کہا تھا۔۔۔

آر یو اوکے ارسم تم ٹھیک تو ہو تم پاگل ہو اسے وقت۔۔۔۔

پلیز حائسم۔۔۔ اب تم میں سے کوئی نہیں بولے گا پلیز۔۔۔ میرے لیے۔۔۔ اس کے فیصلے کو قبول کر لو اس نے منت کی تھی۔۔۔۔اور کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔

ٹیرس پر کھڑا وہ دور چمکتے چاند کو دیکھتا کھل کر رویا تھا۔۔۔۔ اس کے دور جانے پر اپنی غلطیوں پر اور ذندگی کے اتنے بڑے خسارے پر۔۔۔۔

آج اسے زندگی نے وہ سبق دیا تھا جسے وہ چاہ کر بھی بھلا نہیں پائے گا۔۔ آج اسے زندگی نے بتایا تھا۔۔ جن سے محبت ہو جائے ان سے بدلے نہیں لیے جاتے اور جن سے بدلے لیے جائیں ان سے محبت نہیں کی جاتی۔۔۔ ورنہ زندہ رہتے ہوئے بھی انسان مر جاتا ہے۔۔۔

آنکھوں سے بے دردی سے آنسو صاف کیے تھے اس نے اور ذوئیشہ کی طرف بڑھا تھا تاکہ اس کے ساتھ مل کر پزل باکس کو کھول سکے۔۔۔۔

وہ پن پکڑا کر جا چکا تھا۔۔۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے پن پکڑ کر سائن والی جگہ اس کی نوک رکھی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں یونی کا وہ پہلا دن لہرایا تھا جب وہ اس سے پہلی بار ملی تھی اس نے اس کو اپنے باپ کے قاتل کی بیٹی سمجھتے ہوئے بھی بیربل سے بچایا تھا۔۔۔ اس کی بونیا کو لے کر ہوسپٹل کے دھکے کھائے تھے۔۔۔۔ پھر بیربل سے لڑتا اس کو اس کے انجام تک پہنچانا۔۔۔ پھر اس کی جان بچانے کے لیے پانی میں کودنا جبکہ تب بھی وہ یہی جانتا تھا کے وہ اس کے باپ کے قاتل کی بیٹی ہے۔۔۔پھر بھی اس نے اسے بچایا۔۔۔۔یہ بات تو اسے بہت بعد میں پتہ چلی کے اس کا باپ قاتل نہیں ہے اور یہ سب غلط فہمی اس پزل باکس کی وجہ سے ہوئی۔۔۔

اس غلط فہمی کی وجہ سے اگر وہ اس سے محبت کرتا اسے اپنی زندگی میں شامل کر سکتا تھا تو اگر پزل باکس نا ہوتا تو آج ان کی زندگی بھی سکون دہ ہوتی۔۔۔۔

اس کے باپ نے اس کے سامنے کہا تھا کے یہ پزل باکس اس کے دشمن کی بیٹی کا ہے تو کیا کرتا وہ اس غلط فہمی میں کیوں نا آتا۔۔۔ اس کے کانوں میں حائسم کے الفاظ گونجے تھے۔۔۔۔

ذوشی ماضی کو ڈھال بنا کر اپنا مستقبل برباد مت کرو وہ اچھا لڑکا ہے وہ اگر تمہاری ذندگی واپس لانے کے لیے موت سے لڑ سکتا ہے تو وہ تمہارے لیے کسی قیمتی اثاثے سے کم نہیں ہے۔۔۔اس کی دادی کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تھے۔۔۔۔

کل اس نے غلط فہمی کے آڑے آہ کر اپنا رشتہ داؤ پر لگانے کی کوشش کی آج تم اس کی غلط فہمی کو ڈھال بنا کر اس رشتے کو ختم کر رہی ہو جب کے تم دونوں ایک دوسرے کو بے حد چاہتے ہو پھر انا کی گنجائش بچتی ہے اگر وہ بدلہ لے رہا تھا تو تم بھی اس رشتے کو بدلہ بنا رہی ہو۔۔۔۔

مسز راندھاوا سے فون پر ہوئی بات کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تھے۔۔۔

کتنے ہی آنسو ٹوٹ کر نیچے رکھے کاغذ پر بہہ گئے تھے۔۔۔۔ اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے کاغذ کو دیکھا تھا۔۔۔ اپنے نام کا پہلا حرف ذی لکھا تھا۔۔۔ اور جیسے اس کا دل بند ہو گیا تھا۔۔۔۔ جیسے ساکت ہو گیا تھا۔۔۔ اس کی انگلیاں پتھر کی ہو گئیں تھیں۔۔۔۔ جیسے بہت کچھ چھیننے والا ہو اس سے۔۔۔۔

اس نے بے دردی سے پن نیچے پھینکا تھا اور اس کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اپنے مٹھیوں میں قید کیے تھے---

اور سر گھٹنوں میں دیئے رونے لگی تھی ہچکیوں سے----

وہ اندر آیا تھا--- اور اس کو ہچکیوں سے روتے دیکھا تھا--- پن نیچے گرا تھا--- اور پیپر ٹیبل پر موجود نہیں تھے---

زیشش--- اس نے کھڑے کھڑے جھک کر اس کے بالوں پر ہاتھ رکھے ہلایا تھا---

اس نے سر اٹھا کر لال سرخ بہتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا--- اور جھٹکے سے اٹھ کر اس کے سینے کے ساتھ لگی تھی اور اس کے ہاتھوں میں اپنی مٹھیوں کو دیا تھا--- ہچکیاں لیتے وجود کے ساتھ اس کے سینے کے ساتھ لگے اس کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ذرے اس کی مٹھیوں میں منتقل کرتے اس نے اس کی کمر کے گرد اپنی باہوں کو لپیٹا تھا-----

ارسم نے نا سمجھی سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو سامنے کیا تھا اور ان میں موجود کوغذ کے ٹکڑوں کو دیکھا تھا----

م---م--میں چ----چاہ کر بھی تمہیں نہیں چھوڑ سکتی ارسم سلطان چوہدری----کی---ک---کیونکہ تم ذوئیشہ ارسم سلطان چوہدری کی بھی پہلی اور آخری محبت ہو--- تم سے دوری کے پروانے پر دستخط کرتے پہلے حرف نے ہی میری

----س---س---سانسیں ساکت کر دیں تھیں---وہ اس کی کمر پر دباؤ بڑھاتے ہچکیوں سے روتے کانپتے لفظ ادا کر رہی تھی---اور---ارسم سلطان چوہدری کا دل بری طرح دھڑکا تھا---شکر سے---

♥♥♥♥♥♥♥♥

زیش تم----- اس نے اس کی کمر کے گرد گھیرا تنگ کرتے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے----

آپ بہت برے ہیں سم آپ نے مجھے توڑ دیا تھا--- آپ کی وجہ سے میں راتوں کو سو نہیں پائی---آئی ہیٹ یو---- اس کے سینے کے ساتھ لگے ہچکیوں سے روتے کہا تھا اس نے----

آئی ایم سوری جان پلیز فورگیٹ اٹ آگے والی زندگی میں کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا بہت سہہ لیا تم نے بہت رو لیا--- اب تم ارسم سلطان چوہدری کی زندگی ہو جسے ہمیشہ خوش رہنا ہے----

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے نم پلکوں کو باری باری لبوں سے چھوتے اس نے کہا تھا----

س۔۔۔۔سم۔۔۔۔ اس کے لبوں کی جنبش اپنی آنکھوں کی پتلیوں پر محسوس کرتے اس کی نظریں جھکیں تھیں۔۔۔۔

ششش آئی جسٹ فیل دا مومنٹ آئی جسٹ فیل یو اس نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے اس کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔ اور اسے محسوس کیا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔۔سم۔۔۔پ۔۔۔پزل۔۔۔۔۔اس کی پناہوں سے نکلنے کی ناکام کوشش کرتے اس نے اتنا ہی کہا تھا۔۔ کے وہ اس کے اور خود کے قدم پیچھے لیتا اس کو دیوار کے ساتھ پن کر گیا تھا۔۔ ہلکا سا اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے پاؤں پر کھڑا کیا تھا۔۔۔ اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر ٹھوڑی سے چہرہ پکڑ کر اونچا کیا تھا۔۔۔اور اس کی گہری کالی روئی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔ اس کی نظروں کی تپش اس کے بے قرار لمس سے اس کا جسم لرزا تھا۔۔۔ ہونٹ کانپے تھے۔۔۔۔ جب ہی وہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر حاوی ہوا تھا۔۔۔ نرم نازک پنکھڑیوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا۔۔۔

اس کی ٹانگیں اور اس کے پاؤں پر رکھے پاؤں کانپے تھے۔۔۔۔ سانسوں کی رفتار مدہم ہونے لگی تو ہچکی بھری تھی۔۔۔۔ اس کی شرٹ جو دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں جھکڑی تھی ان پر گرفت مدہم پڑی تو وہ بھی ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا نرمی سے بھیگے لبوں کو آزاد کرتے پوری شدت

سے اسے پناہوں میں لے کر کمر سہلائی تھی۔۔۔اور وہ لمبے لمبے سانس لیتی خود کو نارمل کرنے لگی تھی۔۔۔۔

آر یو اوکے۔۔۔ اس نے مدھم مسکراہٹ لبوں پر سجاتے اس کے کان کی لو پر لب رکھتے پوچھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔نو۔۔۔پلیز سم۔۔۔ حائسی بھائی آنے والے ہوں گے۔۔۔ پزل باکس کھولتے ہیں۔۔۔۔ اس کے سینے میں منہ چھپاتے کہا تھا۔۔۔ جب کے وہ اب اس کی گردن پر جا بجا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

س۔۔ س۔۔۔سم۔۔۔پلیز۔۔۔۔ کاندھوں پر پڑی شال نیچے گری تھی۔۔۔۔ دوپٹہ آدھے سے زیادہ زمین پر جھول رہا تھا۔۔۔اور وہ اس کی جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

ہمممممم آؤ۔۔۔۔ اس کے کاندھے سے شرٹ ٹھیک کرتے بالوں کو پیچھے کرتے اس کی شال اس کے کاندھوں پر ڈالتے اس کو بازو کے گھیرے میں لیتے وہ اس لیے صوفے تک آیا تھا اور اسے اپنی گود میں بٹھایا تھا۔۔۔۔

اور اس کے بال کھولے تھے۔۔۔۔

س۔۔۔۔سم۔۔۔۔گردن کے پیچھے اس کی انگلیوں کے رقص پر اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

ج---جی---سم-----کی جان--- پیچھے سے اسے باہوں کے گھیرے میں لیتے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی اس نے----

آپ تنگ کر رہے ہیں---- اس نے شکایت کی تھی---- روٹھی سی----

بلکل نہیں بلکہ سوچ رہا ہوں تنگ کروں---- اس نے مسکراتے ہوئے اس کے کاندھے پر اپنی ٹھوری ٹکاتے تھوڑا آگے ہوتے اس کے گال کے ساتھ اپنا گال رب کیا تھا----

سسسس--- اس کی ہلکی بڑھی شیو کی چبھن پر اس نے گھورا تھا اسے----

حائسی کو کال کر دوں کے ہم صبح آئیں گے--- اس کی کمر پر اپنی انگلی سے ویوز بناتے پوچھا تھا اس نے---

بلکل نہیں سب کیا سوچیں گے--- آپ بس پزل باکس کھولیں اور مجھے گھر چھوڑیں--- اس نے اس کے بازو ہٹاتے کہا تھا---

زلیش اگر تم نے میری بات نا مانی تو یہ سماپنے پورے سگنل دکھائے گی-------- اس نے دوبارہ سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا----اور اسے تنگ کرتے کہا تھا---

آپ فون والی سم تھوڑی ہیں بس زلیش کی سم ہیں ہاہاہاہاہا----پلیز نا ہاتھ کھولیں--- اس نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے کہا تھا----

اوچ اتنے ٹھنڈے ہاتھ۔۔۔ اور شال لی بس سوئیٹر کیوں نہیں پہنا۔۔۔ اس نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے گرم کرتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔ اس کو خود کو دیکھتے پوچھا تھا اس نے۔۔۔

بابا سیم ایسے ہی میرے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر گرم کرتے تھے۔۔۔ اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا۔۔۔

بہت مس کرتی ہو ان کو۔۔۔ ارسم نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

بہت زیادہ کاش کوئی ایسا میجک ہوتا کے ہم سال میں ایک بار اللہ کے پاس گئے ہوئے لوگوں سے مل پاتے اس نے خود کے آنسوؤں کو کنٹرول کرتے کہا تھا۔۔۔

ششش اب نہیں رونا یو آر آہ بریو گرل ہم ان سے مل نہیں سکتے مگر ان کے لیے دعا کر سکتے ہیں اچھا یہ دیکھو یہ بہت میجیکل ہے زیش یو نو واٹ اس کو بابا نے چائنہ سے بنوایا تھا۔۔۔

اس نے اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے سامنے رکھا پزل باکس پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

کیا اس کو کھولنے کے لیے کسی میجک کو پڑھنا پڑے گا بلکل اس میجیکل جوکر انکل کی طرح جن کے ہاتھ میں اس رات ایک مرر لائٹنگ باکس تھا اور اس میں سے بہت ساری بٹرفلائز نکل رہی تھی جس رات بابا کا مرڈر ہوا اس نے ارسم کی گال کے ساتھ اپنی گال مس کرتے پوچھا تھا

کیونکہ وہ اب بھی اس کی گود میں بیٹھی تھی اور وہ اسے پیچھے سے ہگ میں لیے اس کے کاندھے پر ٹھوڑی ٹکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

ہاں کہہ سکتے ہیں بی کوز وہ میجیک ہماری آوازیں ہوں گیں۔۔۔ اس نے دونوں باکسز میں سے اپنا والا باکس پکڑتے اور اس کا والا باکس اسے پکڑاتے کہا تھا۔۔۔۔

میں سمجھی نہیں اس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔

جب میں چائنہ گیا تھا تو جس کمپنی سے یہ بنے ہیں وہاں کے اونر سے پوچھا تھا میں نے توانھوں نے بتایا کے۔۔۔۔اس نے خیالات میں سیز ٹیمبرر سے ہوئی ملاقات کو دہرایا تھا۔۔۔

یہ بہت پرانی بات ہے مگر پھر بھی مجھے یاد ہے اچھی طرح مسٹر ولید خان میرے پاس آئے تھے یہ پزل باکس بنوانے اور پزل باکس کا ڈیزائن بھی انھوں نے ہی مجھے بنانے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔۔پزل کمپنی کے اونر سیز ٹمبر نے اسے کہا تھا۔۔۔۔

کیا آپ کو معلوم ہے کے وہ یہ اسپیشل باکسز کس مقصد کے لیے بنوا رہے تھے۔۔۔۔ ارسم نے پوچھا تھا۔۔۔۔

ناٹ شور بٹ انھیں یہ شور تھا کے ایک دن یہ باکسز کھلیں گے ضرور۔۔۔۔ سیز ٹمبر نے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔ ارسم نے نا سمجھی سے کہا تھا۔۔۔۔

ان باکسز کے اندر جو لیکوئیڈ جیل ہے مسٹر ارسم وہ ہائیڈروجن مکس کرنے سے مولڈ ہو جائے گی اور پھر کچھ لفظ بنیں گے۔۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں۔۔۔۔ مگر آدھے لفظ اس باکس کے اندر ہیں اور آدھے لفظ اس جیسے دوسرے باکس کے اندر جسے آپ کو ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔۔اور اگر وہ بھی آپ کے پاس ہے تو ویل ان گڈ۔۔۔۔

پھر آپ کو زیادہ مشکل نہیں ہو گی۔۔۔۔ میں بس یہاں تک جانتا ہوں۔۔۔

سیز ٹیمبر نے ہاتھوں کو ہلاتے شائستہ انگریزی میں ارسم کو پوری بات بتائی تھی۔۔۔۔

شکریہ سیز میرے لیے اتنی انفارمیشن کافی ہے ونس اگین تھینکیو۔۔۔۔کیا اسکو اوپن کرنے کا کوئی خاص طریقہ ہے۔۔۔۔ ارسم نے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ کلر ملانے سے اوپن نہیں ہو گا۔۔۔۔ بلکہ اس ٹیگ پر جب آپ فنگر پریس کریں گے تو اس میں سے ایک خاص دھن نکلے گی اس دھن کے نکلتے اس کے اختتام پر فوراً آپ کو جس کے لیے پزل باکس بنایا گیا ہے اس کا نام لینا ہو گا۔۔۔۔ تب یہ اٹو میٹک لاک سے سارے کارنر الگ کر دے گا اور اس کا جیل ایک بلاک میں جمع ہو جائے گا جسے آپ آسانی سے نکال سکیں گے۔۔۔۔

سیز ٹمبر نے پزل باکس کے نیچے کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مگر چونکہ اس پزل باکس کو جن کے لیے یہ پزل باکس بنائے گئے ہیں ان کی آواز کے سگنلز پر سیٹ کیا گیا ہے اس لیے یہ تب تک نہیں کھلیں گے جب تک اس پزل باکس کا اونر خود اپنا نام نہیں لے گا----

سیز ٹیمبر نے ایک اور بات اسے بتاتے کہا تھا----

اوکے اگین تھینکیو---- ارسم نے خوش دلی سے کہا تھا--- پھر ہاتھ ملاتا وہاں سے نکلا تھا---اور گاڑی میں آہ کر بیٹھا تھا----

واقعی اگر وہ ساری زندگی بھی اس پزل باکس کو اپنے پاس رکھتا تب بھی وہ یہ سب کچھ نا جان پاتا جو اسے سیز ٹیمبر نے بتایا تھا--- وہ تو ساری زندگی اسے ایک عام پزل باکس سمجھ کر اس کے رنگ ملاتا رہا تھا---مگر اصل حقیقت تو کچھ اور تھی جو پزلز باکس میں موجود جیل کو عام سمجھ رہا تھا وہ----

وہ پزل باکس جیل ہائڈروجن کے ساتھ مکس ہو کر کچھ لفظ بنائے گی---- اور نا جانے ان لفظوں میں کیا ہو گا---- اور پھر وائس ریڈی ایشن سے اس بکس کا کھلنا وہ بھی میوزک دھن کے اخر میں نام لینے پر----

سب کچھ بہت ہٹ کر تھا----

اس نے سیز ٹیمبر سے ہوئی ملاقات من و عن اسے سنائی تھی----

یہ تو واقعی میجیکل ہے سم۔۔۔مگر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی کے جب انکل اور بابا اچھے دوست تھے تو انہوں نے یہ کیوں کہا کے دوسرا پزل باکس ان کے دشمن کی بیٹی کا ہے۔۔۔۔ اس نے ارسم کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

کیا تم کیسے جانتی ہو کے میرے پاپا اور تمہارے پاپا اچھے دوست تھے۔۔۔ میں نے تو کبھی نہیں دیکھا انہیں نا میری فیملی نے اگر ایسا ہوتا تو پھوپھو بتا دیتیں مجھے۔۔۔اس نے حیرانگی سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے یاد ہے سم میں بچپن میں شاید دو بار آپ کے گھر آئی تھی۔۔۔۔ مگر بابا اور میں تب ہی آپ کی ظرف آتے تھے جب آپ کے گھر سلطان انکل کے علاوہ کوئی نہیں ہوتا تھا یا پھر آپ کی ماما ہوتیں تھیں۔۔۔۔

جب میں بابا سے پوچھتی تھی کے سلطان انکل کے بچے نہیں ہیں میں ان سے کھیل لوں تو وہ کہتے تھے ذوشی یہ میرا اور آپ کا سکریٹ ہے آپ کسی کو نہیں بتائیں گی کے ہم بیسٹ فرینڈز ہیں۔۔۔ جب میں پوچھتی تھی کے بابا آپ سب سے کیوں چھپا رہے ہیں تو وہ کہتے تھے یہ ضروری ہے ہم دونوں کا اکیلے میں بیسٹ فرینڈ رہنا اور سب کے سامنے دشمن۔۔۔ میں چھوٹی تھی تب مجھے یہ سب سمجھ نہیں آتا تھا مگر وہ کسی میڈیسن کے محلول پر گھنٹوں بات کرتے تھے۔۔۔۔ اس نے بچپن کے واقعات ذہن پر جگمگاتے کچا پکا جو یاد آیا اسے بتایا تھا۔۔۔

مطلب اس وقت پاپا اور انکل جانتے تھے کے ان کا کوئی دشمن ہے جو انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے ارسم نے کہا تھا۔۔۔۔

ہمممم مے بی۔۔۔ کیا ہم اسے کھولیں کیونکہ اسے کھولنے سے ہی پتہ چلے گا آگے کا سچ۔۔۔ ذوئیشہ نے کہا تھا۔۔۔ہم۔م۔م۔مم۔۔۔ ارسم نے سر کو جنبش دی تھی۔۔۔

کیا آپ کے پاس ہائڈروجن ہے۔۔۔ ورڈز بنانے کے لیے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں میرے پاس زندگی ہے اس نے آنکھ ونک کرتے اس کے گال پر ہلکی سی بائٹ کی تھی۔۔۔۔

س۔۔۔۔ ممم۔اوچ۔۔۔ وہ غصہ ہوئی تھی۔۔۔۔

ارسم دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔ پھر باکسز کو سامنے رکھا تھا۔۔۔۔

ذوئیشہ نے اپنے پزل باکس کے ٹیگ پر اور ارسم نے اپنے پزل باکس کے ٹیگ پر فنگر رکھی تھی۔۔۔۔ان دونوں باکسز میں سے ایک ساتھ دھنیں نکلیں تھیں ایسی دھنیں جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں سنیں تھیں ایسے جیسے کوئی بہت پاس بیٹھ کر پیانو پر مختلف دھینیں چھیڑ رہا ہو اور کوئی بہت ہی پاس گھنگروؤں کی چھنکار پر رقص کر رہا ہو۔۔۔۔ اس باکس میں سے ان دھنوں کے ساتھ ساتھ مختلف کلرز کی روشنیاں بھی نکل رہیں تھیں۔۔۔ جنھوں نے ان دونوں کے چہروں کو روشن کیا ہوا تھا۔۔۔ پھر اچانک سے دھنیں بند ہوئی تھیں۔۔۔۔

ذوئیشہ ولید خان--- ذوئیشہ نے فوراً سے اپنا نام پکارا تھا---

ارسم سلطان چوہدری---- ارسم نے بھی اپنا نام پکارا تھا----

اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں پزل باکسز کے کارنر الگ ہونا شروع ہو گئے تھے----دونوں کے کارنر کے کھلتے ہی پھر سے وہیں دھنیں بجنیں لگیں تھیں----

اور پھر ذوئیشہ کے پزل باکس میں سے آواز آئی تھی----

ذوئیشہ ولید خان بابا لوز یو الوٹ---- یہ اس کے باپ کی آواز تھی---- وہ آواز سن کر اس کے دل کو سکون ملا تھا--- جیسے کسی نے سر پر ہاتھ رکھا ہو شفقت سے--- اس کی آنکھوں میں آنسو امڈے تھے----

ارسم سلطان چوہدری بابا لوز یو الوٹ---- ارسم کے پزل باکس میں سے اس کے باپ کی آواز گونجی تھی--- وہ لفظ سنتے ہی اس کی بھی حالت ذوئیشہ سے کم نہیں ہوئی تھی----

پھر درمیان والے کارنر باکس میں سے ایک نیلی روشنی نکلی تھی اور پھر سارا جیل اس باکس میں اکٹھا ہوگیا تھا-- دونوں باکسز میں ایسے ہی ہوا تھا----

اور پھر سب کچھ ساکت ہوگیا تھا--- جیسے وہ دونوں ایک خواب میں سے باہر نکل آئے تھے----

دونوں نے نم آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا----

ارسم نے اپنا اور ذوئیشہ کا جیل پکڑ کر ٹیبل پر رکھی مولڈڈ ٹرے میں ڈالا تھا۔۔۔اور پھر اس میں ہائڈروجن کھول کر ڈالی تھی۔۔۔

دیکھتے دیکھتے اس جیل نے ایک چابی کی اور کچھ لفظوں کی شکل لے لی تھی۔۔۔۔وہ سب کچھ ان کے لیے حیران کن تھا۔۔۔۔

جیسے جیسے لفظ بنتے جا رہے تھے ان میں سے دھواں نکل رہا تھا۔۔۔۔ اور پھر کچھ دیر بعد وہ دھواں ختم ہوا تھا۔۔۔۔

ان دونوں نے اس چابی کو اور لفظوں کو نکال کر پاس پڑے ٹشو باکس میں سے ٹشو نکال کر ان پر پھیلایا تھا۔۔۔۔

ڈی ٹی آئی پی۔۔۔۔ یہ تو جسٹ فور ورڈز ہیں اور یہ کی اس سے کہاں پتہ چلے گا۔۔۔ کیسے ہم اس سے دشمن تک پہنچ پائیں گے۔۔۔ ذوئیشہ نے لب کچھلتے کہا تھا۔۔۔

ڈی ٹی آئی پی۔۔۔کیا انکل کے استعمال میں کوئی ایسی چیز رہی ہے اس طرح کے ورڈز والی۔۔۔۔ ارسم نے پوچھا تھا ذوئیشہ سے۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں مجھے یاد نہیں۔۔۔ آپ آپ کو یاد ہو کچھ۔۔۔ اس نے پوچھا تھا اس سے۔۔۔۔

نہیں بابا کا تو کچھ بھی سیکرٹ نہیں تھا سوائے ولید انکل سے فرینڈ شپ کے۔۔۔۔ اس نے کہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کوئی نہیں یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو آگے بھی پہنچ جائیں گے--- ہم ایک بار دادو اور پھوپھو سے پوچھیں گے شاید ان کو کچھ پتہ ہو--- ذوئیشہ نے ہمت نا ہارتے ہوئے کہا تھا---

ہاں شاید انہیں کچھ علم ہو--- خیر اللہ بہتر کرے گا---- بٹ ہمیں یہ سب کچھ بہت دھیان سے رکھنا ہو گا---

کیونکہ وہ جو کوئی بھی ہے ذندہ ہے اور اس پزل باکس کے کھلنے کا اسے ہم سے زیادہ انتظار ہے----

ارسم نے کہا تھا----

توکیا اب جب تک ہمیں پتہ نہیں چلے گا--- ہم ادھر ہی رہیں گے--- ذوئیشہ نے پوچھا تھا----

ہاں نا میں اور تم اکیلے اس فلیٹ میں ---- اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی---

آپ پھر سے شروع ہو گئے--- وہ اس کی گود سے اٹھی تھی--- پھر سے کیا مطلب پہلے کیا کیا میں نے--- اس نے بھنویں اچکاتے کہا تھا----

مجھے بھوک لگی ہے--- اس نے بات بدلی تھی----

کم عیٹ می--- اس نے باہیں کھولتے اسے پاس بلایا تھا----

سم---- وہ اس کی ذو معنی بات سے بلش کرتے بولی تھی جب ہی فلیٹ پر بیل ہوئی تھی---

آہ گئے پیار کے دشمن--- ارسم نے سرد آہ بھرتے کہا تھا اور دروازہ کھولنے چلا گیا تھا----

ذوئیشہ ہنسی تھی---

آرسم وہ ذوشی ٹھیک ہے--- حائسم نے دروازہ کھلتے ہی ہوچھا تھا---

ہاں--- فائنلی سب ٹھیک ہے الحمداللہ اس نے لمبا سانس کھینچتے مسکراتے ہوئے کہا تھا----

مطلب--- وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے اندر تک آیا تھا اور پوچھا تھا----

مطلب جو لوگ انا کو چھوڑ کر محبت کو اپناتے ہیں وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں جیسے میں اور زیلش----اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا----

ذوشی کیا ارسم---- حائسم نے ذوئیشہ کی طرف دیکھتے کہا تھا----جب ہی اس نے اقرار میں سر ہلایا تھا----

جیتی رہو بیٹا ہمیشہ خوش رہو آئی نیو ڈیٹ ہمارا بچہ ہمارا سر کبھی جھکنے نہیں دے گا----اس نے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا اور پھر اسے گلے سے لگایا تھا----

ویسے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کے میں غلط ٹائم پر آہ گیا اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا---

ابھی بھی سالے تجھے ایسا لگتا ہے---ارسم نے ہنستے ہوئے نفی میں گردن ہلاتے تاسف سے کہا تھا---

م---م--میں چائے بناؤں آپ کے لیے حائسی اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا تھا---

نہیں حائسی کی جان کچھ نہیں چاہیے مجھے ادھر بیٹھو یہ بتاؤ پزل باکس کیسے کھلا۔۔۔ کھلا بھی یا نہیں اس نے اسے پاس بٹھاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

پھر آرسم اور ذوئیشہ نے سب کچھ بتایا تھا۔۔۔ مطلب پزل باکس کے اندر بھی ایک پزل مجھے ایسا لگتا ہے کے چار لفظ کسی لاکر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں مطلب وہ کوئی بوکس لاکر ہو گا۔۔۔ جو ان چار لفظوں سے بنا ہو گا۔۔۔۔ اور اس کی چابی یہ ہے جس سے یہ کھلے گا اور پھر آگے کی بات سمجھ آئے گی۔۔۔۔

حائسم نے کہا تھا۔۔۔۔

میں بھی زیش سے یہی کہہ رہا تھا مگر حائسم ڈی ٹی ائی پی سے کوئی لفظ نہیں بن رہا نا کسی بینک کا نام نا کچھ پھر پاپا کے استعمال کی چیزوں میں بھی ایسا کچھ نہیں تھا یا پھر ہمیں پھوپھو یا دادو سے ایک بار کنفرم کرنا چاہیے ارسم نے کہا تھا۔۔۔۔

آئی تنک ہمیں گھر چل کر۔۔۔۔

نہیں ذوشی جب تک ہمارے پاس یہ مکمل طور پر کھل نہیں جاتا تب تک اس کو گھر لے جانا یا تم لوگوں کا کہیں بھی آنا جانا خطرے سے خالی نہیں میں خود یہاں تک بہت چھپ چھپا کر آیا ہوں تاکہ کسی کو کانوں کان خبر نا ہو۔۔۔ یا کوئی مجھے دیکھ نا لے آئی تنک آج کی رات تم دونوں کو یہیں رکنا چاہیے۔۔۔

اس نے کہا تھا---

مگر بھائی کل ولیمہ ہے اور منتہا فاحا ایشو سب کو ضرورت ہے میری--- پھر دادو سے پوچھنا بھی تو ہے کے ان ورڈز سے کچھ ان کے ذہن میں آتا ہے----

ذوئیشہ نے برا سا منہ بناتے کہا تھا--- جانتی تھی رات یہاں رکنا وہ بھی ارسم سلطان چوہدری کے ساتھ خطرے سے خالی نہیں ہے اور پھر خود ہی تو اس کا ساتھ قبول کیا تھا--- تھوڑی دیر پہلے کی اس کی جسارتیں یاد کر کے اس نے دل پر ہاتھ رکھا تھا---

دادو سے ابھی کال پر کونٹیکٹ کر لیتے ہیں رہی بات ولیمے کی تو کل تم دونوں یہیں سے وینیو پر چلے جانا اٹس ناٹ آہ بگ ڈیل مجھے تم دونوں کی جانوں کے ساتھ مزید کوئی رسک نہیں چاہیے----

اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا---

مگر حائسی----

ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے حائسم بات کو سمجھو زیش--- اس کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا تھا ارسم نے----

اوکے پھر میں دادو کو کال کرتا ہوں--- حائسم نے کہتے کال ملائی تھی اور فون اسپیکر پر کیا تھا----

ہیلو حائسم میں تمہیں ہی کال کرنے والی تھی ذوئیشہ کا توپتہ----

جی دادو میں وہیں ہوں ذوئیشہ اور ارسم کے سامنے اور آپ کے لیے ایک گڈ نیوز بھی ہے ذوئیشہ اور ارسم کے درمیان غلط فہمیاں دور ہو گئیں ہیں---

حائسم نے ہنستے ہوئے کہا تھا---

اللہ تیرا شکر ہے بس میرے بچے ہمیشہ خوش اور سلامت رہیں ذوئیشہ ٹھیک تو ہے--- انہوں نے شکر ادا کرتے کہا تھا--- اور پوچھا تھا---

جی دادو ٹھیک ہوں میں دادو مجھے پوچھنا تھا بابا کے استعمال میں کوئی لاکر یا کوئی ایسی چیز رہی ہو جس کا نام ڈی ٹی آئی پی ہو---

ذوئیشہ نے پوچھا تھا----

ذوشی بیٹا کیا پزل باکس کھل گیا ہے--- انہوں نے ذوئیشہ سے پوچھا تھا---

جی دادو پزل باکس کھل گیا ہے مگر اس میں سے لیکوڈ جیل میں سے ایک کی اور چار ورڈز بنے ہیں--- اب یہ سمجھ نہیں آہ رہا ان چار لفظوں ڈی ٹی آئی پی میں سے کونسے لفظ بنیں گے---

اس بار ارسم نے تفصیل سے بتایا تھا----

مگر ایسا کوئی ورڈ یا ایسی کوئی چیز ولید نے کبھی استعمال نہیں کی نیٹا--- مجھے نہیں یاد کے ایسا کچھ کبھی ولید کے استعمال میں رہا ہو----

یاپھر یہ سلطان کے استعمال میں ہو گا تم نے سویرا سے پوچھا۔۔۔ انھوں نے ذہن پر زور دیا تھا مگر ایسا کچھ بھی ان کے ذہن میں نہیں آیا تھا۔۔۔۔

نہیں پھوپھو سے تو نہیں پوچھا آپ پلیز ایک بار پھر سوچیں شاید کچھ یاد آ جائے ارسم نے دوبارہ ریکوئسٹ کی تھی۔۔۔۔

بیٹا ڈی ٹی آئی پی اس سے کیا بنے گا ولید کے بنک لاکر سب کچھ تو میں جانتی تھی سب کچھ میرے علم میں تھا پھر۔۔۔ ان چار لفظوں سے۔۔۔۔ ن۔۔ نہیں میرے ذہن میں نہیں آ رہا کچھ۔۔۔

انھوں نے مایوسی سے کہا تھا۔۔۔

اچھا دادو چھوڑیں شاید انٹی سے کوئی کلو مل جائے میں ذوئیشہ اور ارسم کو یہی چھوڑ کر آؤں گا بی کوز ابھی ان کا نکلنا یہاں سے خطرناک ہے آپ سوچیں مت میں بس کچھ دیر تک پہنچ رہا ہوں۔۔۔ اس نے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔

اچھا بائے دادو۔۔۔

ر۔۔۔رک۔۔۔رکو۔۔۔رکو ارسم حائسم ذوئیشہ دوبارہ بتانا وہ لفظ۔۔۔۔ انھوں نے اچانک سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ڈی ٹی آئی پی۔۔۔ حائسم نے لفظ دوہرائے تھے۔۔۔۔

مجھے یاد آہ گیا ہے حائسم--- وہ کیا ہے--- دادو نے خوش ہوتے کہا تھا---

رئیلی دادو آپ کو یاد آہ گیا ہم ابھی آہ رہے ہیں--- ذوئیشہ نے خوش ہوتے کہا تھا---

نہیں اسے لے کر میں صبح آؤگی تم دونوں کے پاس ابھی مجھے اسے ڈھونڈتا ہے اور حائسم تم گھر آؤ پھر دیکھتے ہیں خدا خافظ---

کہتے انہوں نے کال کٹ کی تھی---

یا اللہ شکر ہے تیرا میرے مالک یہ گتھی تو سلجھی حائسم نے کہا تھا---

وہ جو کوئی بھی ہوا اس کو حائسم کڑی سے کڑی سزا ملنی چاہیے ارسم نے کہا تھا---

ایسا ہی ہو گا ہمارے ماں باپ کا قاتل اپنے انجام تک ضرور پہنچے گا--- انشاللہ حائسم نے کہا تھا---

انشاللہ--- اور وہ حمنہ اس کے کیس کا کیا ہوا--- ارسم نے پوچھا تھا---

کیس چل رہا ہے بس اس کے خلاف کچھ ثبوت مل جائیں اچھا ارسم مجھے یاد آیا تم نے حمنہ کا موبائل ایکسچینج کیا تھا کسی مال میں اس سے ٹکرا کر کیا وہ موبائل مجھے مل سکتا ہے---

اس نے ارسم سے کہا تھا---

نہیں بی کوز اس میں ایشو کی کچھ نا ذیبا ویڈیوز تھیں وہ موبائل میں نے آتے ہی توڑ کر ضائع کر دیا تھا--- ارسم نے غصے سے کہا تھا---

ہمممم مجھے لگا شاید اس میں سے کچھ ثبوت مل جائے خیر چھوڑو تم میں کر لوں گا۔۔۔ اچھا ذوشی بیٹا خیال رکھنا اپنا۔۔۔ کچھ کھایا پیا بھی ہے تم لوگوں نے۔۔۔ اس نے جاتے جاتے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں آرڈر کر دیتے ہیں کچھ۔۔۔اور دھیان سے جانا اور پہنچ کر کال کر دینا ارسم نے کہا تھا۔۔۔

اوکے خدا حافظ دروازہ ٹھیک سے بند کر لو کچھ بھی غلط لگے تو مجھے کال کر لینا ویسے میں نے دو پولیس انسپکٹر سول یونیفارم میں باہر کھڑے کیے ہیں۔۔۔۔ اس لیے بے فکر رہو۔۔۔

حائسم نے کہا تھا اور پھر باہر آ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

بہت خوب ویری امپریسو۔۔۔ یہ تو ہو گئے جائیداد کے کاغذات اور تمہارے باپ کی جان وہ۔۔۔۔ اس نے سامنے بیٹھی حمنہ سے کاغذات لیتے کہا تھا۔۔۔

جب تم کہو مگر مجھے میری ڈرگ ڈوذ اور ارحام طارق بدلے میں چاہیے۔۔۔ اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہو جائے گا مگر اس سے پہلے تم اپنے باپ کو بتاؤ گی کے ذوئیشہ اور ارسم نے وہ باکس کھول لیا ہے اور آئی ایم شور وہ جیسے ہی وہ باکس کھلنے کا سنے گا اس محلول تک پہنچ جائے گا اور جب وہ اس محلول کو حاصل کر لے تم نے اس گن سے اپنے باپ کا قتل کرنا ہے اور محلول مجھ تک

پہنچانا ہے جب تم میرے پاس وہ محلول لے کر آؤ گی تحفے میں تمہیں ارحام طارق ملے گا---
اس نے ٹیبل پر گن رکھتے کہا تھا---
تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کے وہ باکس کھل گیا ہو گا--- حمنہ نے پسٹل اٹھاتے کھڑے ہوتے کہا تھا---
اس لیے کے ارسم سلطان چوہدری ٹھیک ہو گیا ہے اور اب تو اس کی غلط فہمی بھی دور ہو گئی ہے کے اس کے باپ کا قاتل اس کی بیوی کا باپ نہیں اس لیے سب سے پہلے اس نے اسے ہی کھولا ہو گا میں شور ہوں--- میں نے کچھ کیمراز لگوائے تھے مگر شاید انہیں پتہ چل گیا اور انہوں نے وہ اتار پھینکے میرے خاص آدمی نے بتایا کے کیمراز اچانک سے ڈسکنکٹ ہو گئے تھے تو اگر کیمراز ڈسکنکٹ ہوئے ہیں تو مطلب پزل باکس کھل گئے ہیں---
اس نے پوری بات بتاتے کہا تھا---
ٹھیک ہے میک تم سے ملاقات دو دن بعد محلول کے ساتھ ہو گی اپنا وعدہ بھولنا مت کہتے جینز میں پسٹل اڑستے وہ چلی گئی تھی---
ہاہاہاہاہاہا محلول آہ گیا تو تم بھی میرے کسی کام کی نہیں ایک ہاتھ میں محلول ہو گا تو دوسرے ہاتھ سے تمہاری جان لوں گا میں ہاہاہاہاہاہا----
وہ دل کھول کر ہنسا تھا---

کیا ہوا منتہا رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔ فاحا نے اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔۔۔وہ اسے میڈیسن دینے آئی تھی جب ہی اسے کھڑکھی کے پاس کھڑے ہچکیوں سے روتا دیکھا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں ایسے ہی بس۔۔۔ اس نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

منتہا کیا بات ہے بتاؤ بھی کیوں اپ سیٹ ہو اب تو سب ٹھیک ہو گیا ہے ناں۔۔۔ اس نے اس کے آنسو صاف کرتے اسے لے کر صوفے پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔۔ ایحاب بہت ناراض ہیں مجھ سے میں نے ان سے کہا تھا میں قسم کھاتی ہوں میں آپ کی زندگی میں نہیں آؤں گی آپ کے روم میں نہیں آؤں گی اب میں کس منہ سے جاؤں گی ان کی لائف میں۔۔۔۔ش۔۔۔شیری نے ان سے کہا آپی سے بات کر لیں انھوں نے بولا وہ بہت بزی ہیں میں نے بہت بار ٹرائے کیا وہ میری کال رسیو نہیں کر رہے۔۔۔میں اتنی بیمار رہی انھوں نے ایک بار بھی نہیں پوچھا ہو گا میرا وہ مجھ سے ملنے بھی نہیں آئے۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

منتہا یہ سارے خدشات وہم کیوں پال کر رکھتی ہو تم--- دیکھو جہاں محبت ہوتی ہے وہاں شک وہم نہیں ہوتے--- ایک بات یاد رکھنا ابحاب بھائی صرف اور صرف تمہارے ہیں ان کی زندگی دنیا تم سے شروع تم پر ختم--- ہاں تھوڑا سا غصہ کریں گے وہ جی بھی تو جلایا ہے تم نے ان کا مگر میری جان وہ تم سے غافل تھوڑی ہیں--- یہ دیکھو میرے موبائل کا میسج فولڈر ابھی بھی ان کا میسج آیا تھا منتہا کو میڈیسن دی میں تو بھول گئی تھی-- پھر میں آئی تمہارے پاس--- رہی بات ناراضگی کی وہ تو تمہیں ان کے روم میں جا کر پتہ چلے گا اس کے لیے میں کچھ نہیں کہہ سکتی----

اس نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑتے کہا تھا----

فاحا--- اس نے اسے گھور کر دیکھا تھا--- اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے---

کیا یار میں تو بس تمہیں سمجھا سکتی ہوں--- پلیز اپنی محبت سے میرے بھائی کے سارے درد اور کرب سمیٹ لینا بہت بہت لمبا عرصہ جدائی کا برداشت کیا ہے انہوں نے ---- اس نے اس کو میڈیسن کھلاتے دودھ کا گلاس دیتے کہا تھا---

میں کوشش کروں گی ان کی زندگی میں خوشیاں بھر سکوں--- ذوشی نہیں آئی ابھی تک----

اس نے دودھ پیتے پوچھا تھا---

دادو بتا رہیں تھیں--- پزل باکس سولو ہو گیا ہے ارسم بھائی اور ذوشی کے درمیان کی غلط فہمیاں بھی دور ہو گئیں ہیں--- حائی ادھر ہی ہیں--- شاید آنے والے ہوں آج ذوشی اور ارسم بھائی فلیٹ میں ہی رہیں گے گھر پر خطرہ ہے--- اس نے پوری بات بتائی تھی---

یہ تو خوشی کی بات ہے فاحا فائلی سب ٹھیک ہونے جا رہا ہے---- اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا بہت خوش تھی وہ سن کر---تب ہی ڈور ناک ہوا تھا---

حائی آپ آہ گئے--- فاحا نے حائسم کو اندر آتے دیکھ پوچھا تھا--

ہاں آہ گیا دادو سو گئیں کیا اور منتہا کیسی طبیعت میرے بچے کی اب--- اس نے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا--

میں ٹھیک ہو حائسی بھائی--- کافی بہتر ہوں--- اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---

چلو یہ تو اچھی بات ہے اچھا یہ بتاؤ کچھ چاہیے تو نہیں بھائی سے--- خوش ہو ناں تم--- اس نے بیڈ پر بیٹھتے پوچھا تھا---

بہت خوش بس ایک ریکویسٹ ہے حائسی بھائی اس نے پوچھا تھا----

کیا ریکویسٹ بولو بیٹا---- اس نے پوچھا تھا---

کیا آپ مجھے صبح ماما بابا کے پاس لے کر جا سکتے ہیں---مجھے ملنا ہے ان سے انہیں دیکھنا ہے--- اس نے آنسوؤں کو روکتے ہوئے کہا تھا---

ٹھیک ہے بھائی کی جان چلیں گے اب ریلیکس ہو کر سو جاؤ کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں سوچنا۔۔۔

اللہ پاک تمہارے نصیب بہت بہت اچھے کریں آمین۔۔۔۔

اس نے دوبارہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اور کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ فاجا بھی اسے بیڈ پر لیٹا کر اس پر کمفرٹر اوڑھاتی باہر نکلی تھی۔۔۔۔

کچن سے کافی بنا کر وہ روم میں آئی تھی اور کافی کے کپ ٹیبل پر رکھے تھے حائسم شاید ڈریسنگ روم میں تھا۔۔۔ ٹیبل پر رکھے ریڈ روزز کا بکے دیکھتے اس نے ان کو پکڑ کر چھوا تھا دوسرے ہاتھ سے اور پھر ان کو ناک کے پاس لا کر سمیل کیا تھا۔۔۔۔

تازہ تازہ مسحور کن خوشبو لیے پھول اس کی سانسیں مہکا گئے تھے۔۔۔۔

یو لائک اٹ۔۔۔ دس از فور یو۔۔۔۔ حائسم نے باہر نکل کر پیچھے سے اس کو ہگ میں لیتے کہا تھا۔۔۔

تھینکیو بٹ کس خوشی میں۔۔۔ اس نے دوبارہ سے پھول سونگھتے کہا تھا۔۔

یہ ایڈوانس گفٹ ہے۔۔۔ اس نے اس کے بال دوسرے کاندھے پر ڈالتے اسے مڑ کے سامنے لے جاتے کہا تھا۔۔۔

ایڈوانس گفٹ میں سمجھی نہیں۔۔۔ اس نے مڑ میں سے اس کا چہرہ دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

ایڈوانس گفٹ مجھے بے بی دینے کے لیے۔۔۔ وہ اس کے کان کے پاس قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔ اس کی چیکس بلش ہوتے دیکھ کر۔۔۔

حائی کے بچے۔۔۔ وہ چیخی تھی اس کے حصار کو کھولنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے۔۔۔

ابھی کہاں بے بی ابھی تو کچھ پراسس ہی نہیں کیا پریکٹیکلی ہاں مگر آج پورا پورا ارادہ ہے۔۔۔ اس نے اس کی بیک نیک پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

آپ پاگل ہو چکے ہیں۔۔۔ اس کی ریڑھی کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی اس کے لمس سے۔۔۔

یس وین آئی سا یو فرسٹ ٹائم ان مائی ورلڈ۔۔۔ اس نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔ پھر اس کی دونوں آنکھوں پر اور پھر اس کی ناک پر۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ ہونٹوں پر جھکتا وہ نظریں جھکائے بولی تھی۔۔۔

ک۔۔۔کافی ٹھنڈی ہو جائے گی حائی۔۔۔ اس نے ٹیبل پر پڑے اپنے اور اس کے کافی کپ کی طرف توجہ دلاتے کہا تھا۔۔۔

سچ سچ بتاؤ کیا مکس کیا ہے اس میں اس نے بھنویں اچکاتے پوچھا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بی کوز میں جانتی ہوں پورا دن ادھر اُدھر بھاگتے رہے ہیں بہت تھک گئے ہوں گے۔۔۔ اس نے اس کے ماتھے سے بالوں کو پیچھے کرتے کہا تھا۔۔۔

تو یہ تھکاوٹ کافی سے دور ہونے سے رہی فا۔۔۔ اس نے گھمبیر لہجے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے قریب کرتے کہا تھا۔۔۔۔اور اس کی گردن میں منہ دیئے جا بجا شدت بھرے لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔۔

ح۔۔۔ح۔۔۔حائی۔۔۔ کمر پر رینگتے اس کے ہاتھ نے شرٹ کی ذپ پر کارگزاری دیکھائی تو کمزور سی آواز سے اس نے اس کا نام پکارا تھا۔۔۔

نو فا۔۔۔ آج نہیں۔۔۔ آج تمہاری کسی بھی کمزور دلیل کی وجہ سے دور نہیں جا سکتا۔۔۔ وہ کاندھوں سے شرٹ سرکاتے وہاں اپنے لب رکھتے مدہوش ہوا تھا۔۔۔۔

اور وہ اس کی شدتوں سے لرزتی اس کے گرد بازو پھیلاتے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑتی بے بس ہوئی تھی۔۔۔۔تب ہی وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے بیڈ پر لایا تھا۔۔۔۔ سائیڈ ٹیبل سے ایک خوبصورت چھوٹی سی ڈبی نکال کر اس میں سے ڈائمنڈ رنگ نکالی تھی۔۔۔

اس کی رنگ فنگر پر لب رکھ اس کو انگوٹھی پہنائی تھی۔۔۔۔

میری زندگی میں آنے میری ذندگی کو مکمل کرنے کا شکریہ فا۔۔۔۔ اس کے ناک کے ساتھ ناک رب کرتے کہا تھا اس نے اور ہاتھ بڑھا کر لائٹ اوف کی تھی۔۔۔۔

دونوں کی سانسوں کی مدھر خاموشی کمرے میں گونج رہی تھی تب ہی اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے وہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔ اس کی سانسوں

کی اپنی سانسوں میں الجھاتے اس پر اپنی شدتوں کی بارشیں کرتے اسے اپنے ساتھ بھگونے لگا تھا۔۔ اور وہ اس کی ہر شدت ہر لمس کو تنکا تنکا محسوس کرتی اپنے وجود میں سمیٹ رہی تھی۔۔دو قلب دو روحیں ملن کے بعد ایک ہوئیں تھیں اور دلوں نے ایک دوسرے کے دائمی ساتھ پر ایک ساتھ دھڑکنیں کی قسمیں کھائیں تھیں۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

یہ نیک پر مارک۔۔۔ وہ کچن میں چائے کے کپ دھو کر رکھ رہی تھی۔۔۔ بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنائے جب ارسم اس کے پیچھے آہ کر کھڑا ہوا تھا اور پوچھا تھا۔۔۔

بیربل کا دیا ہوا ہے وہ ہر بار ایسے ہی آتا تھا رات کے کسی بھی پہر اور پھر بی لکھ کر جاتا تھا میری نیک کو دبوچتا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے نشان پہلے سرخ ہوتے تھے میری نیک پر اور پھر نیلے ہو جاتے تھے۔۔۔ جیسے ہی پچھلے زخم بھرتے تھے وہ پھر آہ جاتا تھا اور۔۔۔ وہ کہتے کہتے رکی تھی اس کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔ آخری کپ دھو کر رکھتے ہوئے۔۔۔ اس نے ہاتھ صاف کیے تھے اور اس کی طرف مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے روم میں لایا تھا۔۔۔

کاش مجھے کبھی محسوس ہو پاتا کے میری زندگی اتنی تکلیف میں ہے۔۔۔ اس کی نیک پر بنے مارک پر لب رکھتے اس نے ہونٹوں سے سہلایا تھا۔۔۔۔

میں تو ہمیشہ تکلیف میں رہی ہوں سم--- بچپن سے لے کر جوانی تک--- کبھی کبھی لگتا تھا کے یہ سب کبھی نہیں ختم ہو گا کبھی سوچا بھی نہیں تھا اللہ پاک آپ کو میرا نصیب بنا کر مجھے خوش قسمت بنا دیں گیں--- اس نے اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں اس کے چہرے کو بھرتے ایڑھیوں کے بل کھڑے ہوتے اس کے ماتھے پر لب رکھنے چاہے تھے---- مگر وہ اس کی پیشانی پر نہیں پہنچ پاہ رہی تھی--- اس نے اس کی کمر سے پکڑ کر اسے اونچا کیا تھا تاکہ وہ جو کرنا چاہے کر لے--- اس نے اس کی پیشانی کو اپنے نرم نازک لبوں سے چھوا تھا--- اور پھر اس کی آنکھوں کو باری باری----

اس نے اس کو واپس ذمین پر کھڑا کیا تھا اس کے لمس خود میں تحلیل ہوتے محسوس کرتے--- وہ اس کے شانے پر سر ٹکا گئی تھی----

آپ کو پتہ ہے سم جب پہلی بار بونیا کو ہوسپٹل لے جاتے ہوئے میں نے آپ کا ہاتھ تھاما تھا تب ہی مجھے لگا تھا جیسے یہ لمس میرے دل سے ٹکرایا ہے----

اب کی بار اس نے اس کے دل کے مقام پر لب رکھے تھے----

میں شاید دنیا کا خوش قسمت ترین انسان ہوں جسے ایک ایسی کانچ کی گڑیا ملی ہے جس کا دل میرے لیے دھڑکتا ہے اس نے اس کے بالوں کا جوڑا کھولا تھا--- وہ بغیر دوپٹے اور شال کے کھلے بالوں اور گھیر دار فراک میں کھڑی اس پر قیامت بھرپا کر رہی تھی----

تمہیں جب جب دیکھتا ہوں زیش دل کرتا ہے تمہیں پوری دنیا سے چھپا کر کسی ایسی جگہ محفوظ کر لوں جہاں تمہیں میرے سوا کوئی دیکھ نا سکے۔۔۔ اور جب کوئی پوچھے کے ارسم سلطان چوہدری تمہاری زندگی کا حاصل کیا ہے تو میں تمہارا نام لوں۔۔ اس کی پلکوں کو ہاتھوں سے چھوتے بے قرار ہوتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

زیش۔۔۔۔ اس کی سانسوں کو ان ہیل کرتے وہ پکارا تھا۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔ اس کی سانسوں کو ان ہیل کرتی وہ بھی بولی تھی۔۔۔

تم رگ جاں ہو۔۔۔ وہ جو نا ملے تو بنجر۔۔۔۔ "اس کے گال پر لب رکھے تھے اس نے۔۔۔۔"

آپ محبت ہیں وہ جو عکس ہوتی ہے شفاف۔۔۔۔ "اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں" لیتے چومتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اور میرا عکس ذوئیشہ ارسم سلطان چوہدری ہے اس کے ساتھ قدم قدم چلتے اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسے لیے بیڈ پر گرا تھا۔۔۔ اور اس کے سر کے نیچے تکیہ سیٹ کرتے اس کے لمبے بالوں کو تکیے پر ڈالا تھا۔۔۔۔

میں ان تمام تکلیفوں کا ازالہ تو نہیں کر سکتا جو تم نے راتوں کو ڈر ڈر کر جاگ جاگ کر گزاریں ہیں میں جانتا ہوں وہ وقت وہ سب بھول نہیں پاؤ گی تم مگر زیش میرے ساتھ ہاتھ تھام کر چلو تو پیچھے کبھی مڑ کر نا دیکھنا میں چاہتا ہوں کے تم اپنی پچھلی زندگی کو یاد کر کے کبھی میری ان

خوبصورت آنکھوں کو نم نا کرو اس کی آنکھوں کے حلقوں کو بے قراری سے لمس دیتے کہا تھا اس نے۔۔۔اور پھر اس کے نازک وجود کو باہوں میں بھر کر اسے خود پر ڈالا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔سم۔۔۔ اس کا ہاتھ بالوں میں جاتا دیکھ اس کی گھمبیر آواز کمرے کا فسوں اس کی سانسیں کمزور پڑیں تھیں آگے کا سوچ کر۔۔۔۔

ششششش۔۔۔ ہاتھ بالوں میں پھنسائے وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔ دوسرا ہاتھ کمر پر رکھے وہ اسے خود میں تحلیل کر رہا تھا اور وہ اتنی سی شدت سے ادھ موئی ہوتی کانپنے لگی تھی۔۔۔۔۔ کتنی دیر اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے رکھنے کے بعد اس نے اسے دوبارہ بیڈ پر ڈالا تھا۔۔۔۔

اس کے کانپتے وجود کو باہوں میں بھرتے اس کی اکھڑتی سانسوں کو اپنی سانسیں ان ہیل کروانے لگا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔س۔۔۔سم۔۔۔مجھے نیند۔۔۔۔

ششششش۔۔۔ یہ وقت یہ لمحے میرے اور تمہارے ہیں زیش۔۔۔۔ کسی بھی تیسری چیز کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتا میں۔۔۔ جسٹ فیل می ان یور ایوری بریتھ۔۔۔ گھمبیر لہجے میں کہتے اس کی شرٹ کو اس نے نیچے سرکایا تھا۔۔۔ اور کمرے میں جلتی واحد لیمپ لائٹ کی روشنی کو بھی اوف کیا تھا۔۔۔۔

گردن کی سرحد پار کرتے اس کے ہونٹوں کے لمس پر اس نے اس کی کمر کے گرد باہنوں کا گھیرا مضبوط کیا تھا۔۔۔

میں نہیں برداشت کر پاؤں گی سم۔۔۔ اس نے اب تر ہوتی سانسوں سے کہا تھا۔۔۔۔

میں ہونا پاس ساتھ۔۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے اس کی بیوٹی بون پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

اور وہ اس کے مضبوط لمس پر اپنا آپ اس کے سپرد کر گئی تھی۔۔۔۔ اس کی مشکلات ختم ہوئیں تھیں۔۔۔ ایک مسحور کن ہنستی مسکراتی زندگی نے اس کو خوش آمدید کہا تھا۔۔۔۔

وہ اب مسز ارسم سلطان چوہدری تھی۔۔۔ جو اپنی زندگی کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کو تباہ کرنے کا ہنر جانتا تھا۔۔۔

ان کی محبتیں اپنے حصے کے دکھ کاٹ کر عروج کو پہنچیں تھیں اور ملن پر جھوم رہیں تھیں۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے کل سے وہ عجیب سا شخص میرے وہم و گمان پر کیوں چھایا ہوا ہے۔۔۔ وہ کسی اور کی محبت ہے دعا تم کیسے اسے اپنے اعصاب پر طاری کر سکتی ہو۔۔۔ یہ ناممکن ہے دعا۔۔۔ اس کے لفظ تم کیوں نہیں بھول رہی۔۔۔۔

کیوں ہر آہٹ پر دوڑی چلی جاتی ہو کے وہ ہو گا۔۔۔۔

اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جھکڑے وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

کل سے ڈونا سے ہوئی آخری بات اس کے لفظ اس کی نزدیکی اپنے چہرے پر پڑتیں اس کی سانسیں۔۔۔ وہ سب اس کے دماغ سے نکل ہی نہیں پاہ رہا تھا۔۔۔۔

اور اب وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی وہ فاحا سے محبت کرتا تھا اور کرتا رہے گا پھر بھی۔۔۔۔

تم نے کہا تھا کے کبھی یک طرفہ محبت کر کے دیکھنا پھر پتہ چلے گا تم نے بد دعا دی تھی نا مجھے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی کل سے اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ اس کے وجود کا آدھا حصہ اپنے ساتھ لے گیا ہے جیسے وہ اس گلاس کی مانند ہو گئی ہے جس سے پانی نکال کر وہ پی گیا ہے اور اسے خالی بھٹکنے کے لیے چھوڑ گیا ہے۔۔۔۔

ایسا کبھی نا پہلے ہوا نا اس نے کبھی محسوس کیا۔۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا ڈونا۔۔۔ تم کیا سمجھتے ہو میں۔۔۔۔میں اس کمزور سے احساس کو خود پر حاوی کر لوں گی۔۔۔ بہت بریو ہوں میں نہیں آؤں گی میں ان احساسات میں۔۔۔

وہ خود سے جنگ لڑ رہی تھی جب اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے ڈونا کی آواز آ رہی ہو باہر سے---

نہیں یہ میرا وہم ہے تم نہیں ہو--- خود سے خود کلامی کی تھی اسے----

نہیں میں باہر جا کر نہیں دیکھوں گی--- اس نے دل میں ارادہ کیا تھا--- مگر اگلے ہی لمحے بے چین ہوتی اٹھی تھی اور کمرے کا دروازہ کھولا تھا---

ٹھیک ہے میں ایحاب بھائی کے روم میں رکھ دیتا ہوں--- وہ وہی تو تھا اس کے کمرے کے سامنے سے گزرتے کسی سے کال پر بات کرتے کہہ رہا تھا---اور پھر ایحاب کا کمرا کھول کر اس کے کمرے میں گیا تھا---

وہ نم آنکھوں سے اس کے لیے گئے قدموں پر قدم رکھتی اس کے پیچھے پیچھے چلتی اسی کمرے تک آئی تھی---

اس نے مطلوبہ چیز ایحاب کے کمرے میں موجود ٹیبل پر رکھی تھی اور جیسے ہی پیچھے مڑا تو دعا کو اپنے پیچھے کھڑا پایا تھا----

دعا تم--- کیا ہوا رو کیوں رہی ہو سب ٹھیک ہے ناں--- اس کو یوں نم آنکھوں سے سامنے کھڑا خود کو دیکھتے وہ شاکڈ ہوا تھا----

کیسے کیا تم نے یہ سب بتاؤ مجھے۔۔۔۔ اس کے سامنے کھڑی اسے یک ٹک دیکھتے وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔

کیا کیا میں نے آر یو اوکے۔۔۔ اس نے اس کے قریب کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

تم نے کیا ڈونا سب تمہاری وجہ سے ہوا پوری رات میں سکون سے سو نہیں پائی تم نے کہا یک طرفہ محبت کا مزا چکھو۔۔۔ کون سا صور پھونک کر میری سانسیں بے قرار کی ہیں تم نے۔۔۔ تم جانتے ہو پوری رات میرے کانوں میں تمہارے لفظ گونجتے رہے ساری رات تمہاری صورت دیکھنے کے لیے پل پل میری آنکھیں تڑپتیں رہیں ہیں۔۔۔ تم نے مجھے بے قرار کر دیا اور میں نا چاہتے ہوئے بھی ہو گئی اب مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہے کے میں ایک ایسے شخص کے لیے بے قرار ہوں جو پہلے سے کسی اور کو محبت کرتا ہے۔۔۔۔

بتاؤ مجھے کہاں جاؤں میں۔۔۔۔ تم نے مجھے میرے ہی احساسات میں خالی کر دیا ہے۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی اس کا گریبان پکڑ کر۔۔۔ تم ہوش میں تو ہو دعا کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ اٹس جسٹ آہ اٹریکشن اپنے دماغ کو اور اپنی سوچ کو درست کرو۔۔۔ اسکی باتیں سن کر اس کے ماتھے پر ان گنت بل آئے تھے۔۔۔۔

اپنا گریبان چھڑواتے وہ برسا تھا اس پر۔۔۔

کاش یہ اٹریکشن ہوتی تو دعا صدیقی خالی ہاتھ لیے تمہارے سامنے نا کھڑی ہوتی یا پھر تمہاری شکل دیکھنے کے لیے یوں تمہارے پیچھے بھاگی بھاگی نا آتی۔۔۔۔

مگر تمہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا نا شاید کبھی پڑے گا تم نے تو اپنے حصے کی محبت کر لی۔۔۔

اب تو مجھے اپنے حصے کا دکھ جھیلنا ہے کاش میں تم سے کبھی ملی نا ہوتی۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

دعا آئی تنک تم نے کل کی میری باتوں کو بہت سریس لے لیا وہ جسٹ مذاق تھا میں نے بس تمہیں تنگ کرنے کے لیے کہا تھا وہ سب چلو شاباش وہ سب بھول جاؤ ابھی تمہاری بہت ساری لائف پڑی ہے اسے۔۔۔۔۔

اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کے وہ سب مذاق تھا تو تمہاری قسم میں بھولنے کی کوشش کروں گی تمہاری ایک بات میں سچائی تھی ڈونا واقع یک طرفہ محبت ہجر کی سولی پر چڑھا دیتی ہے۔۔۔ یوں نو واٹ اٹس آہ ٹرائینگل فاحا سینٹر میں ڈونا اور پھر دعا صدیقی۔۔۔۔

وہ کہتے تلخی سے مسکرائی تھی۔۔۔

آہستہ بولو دعا کوئی سن لے گا۔۔۔ جو بات میں خود سے بھی چھپا کر رکھنا چاہتا ہوں کیوں تم اس کا تماشہ بنا رہی ہو۔۔۔۔

وہ بھڑکا تھا اس کی بات پر۔۔۔۔

تماشہ ہاہاہاہاہا وہ تو شاید اب میرا بن جائے گا--- ایک ہنستی کھیلتی لڑکی کو اپنے طلسم میں جھکڑ کر کیا ملا تمہیں--- وہ تلخی سے مسکرائی تھی---

دعا تم حد سے----

نہیں حد تو شاید اب کوئی رہی ہی نہیں یہ جانتے ہوئے بھی کے تم مجھے کبھی قبول نہیں کروں گے یہ جانتے ہوئے بھی کے جس محبت کے لیے رات سے میں تڑپ رہی ہوں اس کا حقدار تمہارا دل کسی اور کو ٹھہراتا ہے پھر بھی میری محبت نے ہر حد توڑ دی--- کاش مجھے بھی محبت کے بدلے محبت ملتی یا پھر کاش میں دعا صدیقی نہیں فاحا سلطان چوہدری ہوتی---

اپنے آنسو صاف کرتی وہ پلٹی تھی اور باہر کھڑا ایحاب جو کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا--- سائیڈ پر ہو کر چھپا تھا--- وہ اس کے کمرے سے نکلتی روتے ہوئے اپنے کمرے میں قید ہوئی تھی---

یا اللہ اس کم عقل لڑکی کو عقل دے--- ڈونا نے گہرا سانس لیتے کہا تھا--- تب ہی ایحاب اندر داخل ہوا تھا---

ایحاب بھائی آپ--- وہ میں یہ لے آیا تھا--- ایحاب کو دیکھتے اس نے کہا تھا----

کم عقل وہ نہیں بلکہ نا شکری تم کر رہے ہو---- اس نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا تھا--- اور وہ اس کے ساتھ بیٹھا تھا---

م---م---میں سمجھا نہیں ایحاب بھائی--- اس نے گڑبڑاتے ہوئے پوچھا تھا---

ڈونا وہ چھوٹی ہے تم سے مگر اس کا جذبہ چھوٹا نہیں ہے اور نا ہی جھوٹا اس کے احساسات سچے ہیں اگر جھوٹے ہوتے تو یوں تڑپ کر تمہارے سامنے آہ کر اپنی بے قراری اور محبت کا حساب نا مانگ رہی ہوتی----

رات دو بار وہ اپنا ان ہیلر لیے لان میں گئی تھی--- میں نے ونڈو میں سے دیکھا تھا---

پھر میں کمرے سے باہر نکلا تو سارہ آپی کو سامنے سے آتے دیکھا جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کے اسے ایستما لیے بچپن سے مگر زیادہ تب ہوتا ہے جب وہ جنت سے دور یوتی ہے یا کوئی ٹینشن لیتی ہے----

میں ان کی بات سن کر روم میں آہ گیا تھا---مجھے لگا شاید وہ جنت کو مس کر رہی ہو مگر مجھے اب سمجھ آیا اس کی سانسیں رکنے کی وجہ تم تھے---

ڈونا ایک بڑا بھائی ہونے کے ناطے میں تمہیں یہی کہوں گا کے سراب کے پیچھے بھاگنے سے بہتر ہے اس کی طرف لوٹو جس کے لیے تم اہم ہو---

فاحا کی شادی ہو چکی ہے وہ حائسم سے محبت کرتی ہے اور وہ اس سے بے پناہ محبت کرتا ہے وہ دونوں اپنی اپنی لائف میں سیٹ ہیں خوش ہیں--- اس سب میں تم اپنی خوشیوں کو داؤ پر لگا کر تنہا زندگی گزار کر سب سے بڑا نقصان خود کے ساتھ کرو گے اور اس سے بھی بڑا نقصان

اس بچی کے ساتھ جس کی محبت کے آغاز نے ہی اسے اس قدر بے چین رکھا ہے پوری رات تو سوچو آگے کی ذندگی اسے کیا دے گی--- میرے خیال میں تم اس کے لیے اور وہ تمہارے لیے بہترین ہے پھر یتیم ہے ساری زندگی فیملی کے لیے ترسی ہے تو کیا تم اس کی محبت کو اپنا نام دے کر اسے خوشیاں نہیں دے سکتے----

بڑے پیار سے مان سے سمجھاتے ہوئے اس نے کہا تھا--

کاش یہ میرے بس میں ہوتا ابحاب بھائی محبت میں شرک جائز نہیں ہے اور نا ہی قبلے بدلے جاتے ہیں یہ بات آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں پر پھر بھی مجھے سمجھا رہے ہیں---

اس نے صاف لہجے میں انکار کیا تھا---

جانتا ہوں محبت نا تو شرک کی اور نا ہی قبلہ بدلنے کی اجازت دیتی ہے اور نا ہی کسی تیسرے کی شراکت داری پسند کرتی ہے مگر ابحاب یہ سب اصول تو تب لاگو ہوتے ہیں جب سامنے والے کو آپ کی محبت کا پتہ ہو آپ کی فیلنگز کا احساس ہو--- جب وہ خوش ہے اپنی لائف میں اس کا قبلہ اس کی محبت کوئی اور ہے تو تم دیواروں سے سر ٹکرا کر خود کو لہو لوہان مت کرو--- دعا بہت اچھی لڑکی ہے سب سے بڑھ کر سچی ہے--- اپنی فیلنگز کو بجائے کسی اور کے ساتھ شئیر کرنے کے وہ تمہارے پاس آئی تمہیں بتایا--- تمہارے سامنے روئی--- کیوں کیونکہ وہ جانتی ہے اس معاملے میں تم اس کے لیے جو ہو وہ اور کوئی نہیں ہے اور دیکھو اس نے یہ بھی کہہ دیا

کے وہ جانتی ہے کے تم اس کو نہیں اپناؤ گے کسی اور کی محبت کی خاطر۔۔۔ کیا تم چاہتے ہو جس بھٹی میں تم جل رہے ہو وہ بھی جلے۔۔۔ خود تو تکلیف میں ہو اسے تکلیف سے نکال دو۔۔۔۔

سوچنا ضرور اس نے اپنی بات مکمل کرتے کیا تھا۔۔۔

کاش سوچ سکتا دعا ہے کے اسے کوئی بہترین ملے اور رہی میری بات تو میری پرسوں کی فلائٹ ہے نوروے کی میں نے ایک کمپنی میں اپلائے کیا تھا جاب مل گئی ہے وہاں میں بس اب دور جانا چاہتا ہوں یہاں سے۔۔۔۔

سوری۔۔۔

کہتے وہ رکا نہیں تھا چلے گیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔ ارحام نے اندر آتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

بہت بہتر ہوں۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی کسی ملازمہ کو کہہ دیتی۔۔۔ اس نے بیگز خالی دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

بس ہو گیا سب سیٹ۔۔۔ اب بس یہ کیمراز رکھنے والے رہ گئے ہیں۔۔۔ اس نے ہینڈی کیمراز پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔

اس بار تو کوئی پکس ہی نہیں کلک کیں نا کوئی ویڈیو بنائی سب کچھ ایسے ہوا جس کا نا کبھی سوچا تھا۔۔۔ اور نا ہی کبھی تمنا کی تھی۔۔۔ ارحام نے گہرا سانس کھینچا تھا۔۔۔۔اور بیڈ پر ڈھے گیا تھا۔۔۔۔

بعض دفعہ یہ سب ضروری ہوتا ہے اللہ پاک دکھاتے ہیں لوگوں کی اصلیت سامنے لانے کے لیے۔۔۔۔

وہ بھی اس کے قریب ہی کیمراز لے کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

ویسے جب آپ لوگ نیچے جا رہے تھے ہائکنگ کے لیے تب تھرڈ ماونٹین کے اوپر رینبو تھی میں نے کچھ شوٹ کی تھی مجھے یاد ہے چلیں وہ دیکھتے ہیں۔۔۔۔

اس نے اس کے کاندھے پر سر رکھتے اس کے ساتھ لیٹتے کہا تھا اور کیمرا اون کیا تھا۔۔۔

جہاں حمنہ ذیسم ذوئیشہ اور وہ بیٹھیں تھیں۔۔۔ اور پاس ہی ارحام اصحاب اور ارسم خود کے گرد وائرز ڈال رہے تھے نیچے اترنے کے لیے۔۔۔ اس میں کچھ شوٹس ان کے بھی تھے۔۔۔ پھر اسے اچانک سے رین بو نظر آئی تھی۔۔۔اس نے اس کو کیپچر کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

واؤ یہ تو بہت زبردست ہے ایشو تم نے تب کیوں نہیں بتایا ارحام نے اس منظر کو کیم پر دیکھتے دل سے داد دی تھی۔۔۔

شاید تب سب اپنی اپنی باتوں میں بزی تھی۔۔۔ اس لیے۔۔۔ خیر میں اسے اوف۔۔۔۔

چلو بوتل ٹوسٹ اور ٹرن والا کھیل کھیلتے ہیں ذیسم کی آواز گونجی تھی کیم میں سے۔۔۔ وہ جو اوف کرنے لگی تھی کیمرا ایک دم سے اس کی انگلی رکی تھی۔۔۔

رکو رکو۔۔۔یہ تو ذیسم وہی بات کر رہی ہے جو تم نے ہمیں بتائی تھی ارحام نے کہا تھا۔۔۔

اس کا مطلب کیمرا مجھ سے تب اوف نہیں ہوا تھا شاید وہ میرے گلے میں ہی تھا اور ایسے ہی ریکارڈنگ ہوتی رہی ایشو نے کہا تھا۔۔۔اور پھر انہوں نے بغیر سکپ کیے اس ویڈیو کو دیکھا تھا۔۔جس میں سب کچھ صاف صاف ریکارڈ ہوا تھا۔۔۔ ذیسم کا ذوئیشہ کو فورس کرنا کودنے کے لیے اور حمنہ کا بھی اس درمیان اس بات کو بڑھاوا دینا۔۔۔ پھر ذیسم کا ذوئیشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایج تک لے جانا۔۔۔ ایشال اور حمنہ کا پیچھے آہ کر منع کرنا دونوں کا پانی میں کودنا۔۔۔ ارسم کا زیسم کو بچا کر پانی میں کودنا۔۔۔ اور پھر ایحاب کا اور ارحام کا ذیسم تک پہنچنا مگر اس سے پہلے ہی اس کا پانی میں کود جانا رسی کھول کر ایک ایک سین واضح طور پر کیپچر تھا اس میں۔۔۔۔

اور اس کے بعد اگے کی ساری ویڈیو کچھ گھنٹے تک کی بلیک تھی--- تب شاید اس نے کیمرا گلے سے نکال کر بیگ میں رکھ لیا تھا--اور چارجنگ ختم ہوتے وہ بند ہو گیا تھا---مگر اندھیرے میں بھی آوازیں ریکارڈ تھیں--- جن میں ریسکیو ٹیموں کی آوازیں ہیلی کی آوازیں وغیرہ----

اوہ مائی گوڈ ایشو اتنا بڑا ثبوت ہمارے پاس تھا--- اور ہم اتنے دنوں سے کیسے پریشان ہو رہے تھے--- ارحام نے خوش ہوتے اسے گلے سے لگاتے کہا تھا---

پتہ نہیں یہ شاید خدا کا کرم تھا ورنہ تو میرے ذہن میں بھی نہیں تھا کے ایسا کچھ ریکارڈ ہو رہا ہے شاید میں ذیشم کی باتوں میں کھو گئی اور ریکارڈنگ بند کرنا بھول گئی اور آج یہی ریکارڈنگ ہمیں اس مصیبت سے بچائے گی انشاللہ---- اس کی آنکھوں میں آنسو تھے---

کدو والئے آر یو کرائنگ یہ تو خوشی کے مومنٹ ہیں---اس نے اسے قریب کرتے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا---

حام آئی جسٹ وانٹ ٹو سے یو سوری--- سوری فور مائی آل مسٹیکس--- میں نے غلط سمجھا آپ کو ہمیشہ---- ہمیشہ غصہ کیا نفرت دکھائی یہ سمجھ ہی نہیں سکی کے محبت کی پہلی سیڑھی پر چڑھتے ہی شک اور وسوسوں کو خیر آباد کہہ دینا چاہیے مگر میں نے کسی تیسرے کی وجہ سے ہماری زندگیوں میں ذہر گھولا--- اور آج یہ بات محسوس ہوئی کے محبت تو آپ نے کی ہے بے

لوٹ بے غرض۔۔۔ ورنہ آپ چاہتے تو میری اتنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی بنا پر مجھے چھوڑ کر بھی تو جا سکتے تھے ناں۔۔۔۔

اس نے اس کے گرد باہوں کا گھیرا تنگ کرتے اس کے سینے کے ساتھ لگے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تمہیں چھوڑ دیتا کدو تو کہاں جاتا تمہارے سوا کوئی در بھی تو نہیں بھاتا تھا۔۔۔ محبت اکیلی ہو تو شاید ڈگمگا جائے مگر جس محبت میں جنون ہو اس کی آگ کبھی ماند نہیں پڑتی۔۔۔ اور رہی بات تھکنے کی تو ہر قدم پر تمہاری محبت تھی یا نفرت اس نے تھکنے ہی نہیں دیا۔۔۔

یوں سمجھو ارحام طارق کی حیات ہو تم یعنی سرمایہ حیات۔۔۔ ہنستے ہوئے کہتے اس نے اس کی ناک کو لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

میری زندگی میں آنے میری ذندگی کو خود میں ٹھہرانے کا شکریہ حام اس نے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔۔اور اس نے اسے پوری شدت سے سینے میں بھینچا تھا۔۔۔

ارسم بھائی حائسم بھائی اور ایحاب بھائی کو بتا دوں کے ثبوت۔۔۔۔

بلکل نہیں صبح بتائیں گے ابھی جسٹ یو اینڈ می کرو۔۔۔کہتے اسے تکیے پر ڈالتے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔اور ایک خوبصورت حسین شام دونوں کی منتظر باہیں پھیلائے ان دونوں کو ایک دوسرے کی محبت میں بھگونے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔

وہ سو چکا تھا نیند تو اسے بھی آ رہی تھی مگر اذان ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا تو شاور لے کر وضو کر کے وہ باہر آئی تھی--- ایک نظر حائسم کی طرف دیکھا تھا جو شرٹ لیس کمفرٹر اوڑھے اوندھے منہ پڑا تھا---

کچھ وقت پہلے گزرے لمحات اس کو یاد آئے تو خود سے ہی شرمائی تھی وہ--- ہر ہر عمل سے اس نے اسے اپنی شدتوں سے بھگویا تھا پور پور---چہرے پر مسکراہٹ سجاتے وہ نماز ادا کرنے لگی تھی--- اور نماز کے بعد رب کا شکر ادا کیا تھا--- جس نے اس کی ذندگی میں اتنا حسین اور اچھا ہمسفر لکھ کر اسے تحفہ دیا تھا--- جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا--- بچپن کی محرومیاں اب محرومیاں لگتیں ہی نہیں تھیں--- جیسے سب کچھ ٹھہر گیا تھا--- سکون مل گیا تھا--- اور شاید اس لیے بھی کے اس کی زندگی کا سکون حائسم ولید خان تھا ہے اور رہے گا---

نماز کے بعد قرآن کی تلاوت کی تھی اس نے اس کے بعدبیڈ تک آئی تھی---وہ اب بھی گہری نیند سویا ہوا گھنے بال ماتھے پر تھے--- اور گہری آنکھیں بند تھیں---- اس نے اس کے پاس بیٹھ کر کچھ آیات پڑھ کر اس پر پھونک ماری تھی کے اس کی خود کی نظر نا لگ جائے اسے----

ایسے کیسے سست کچھوے تم مزے سے سو سکتے ہو پوری رات مجھے جگا کر ہمممم-- اس نے بھنویں سکیڑتے کہا تھا----

ہمممم مجھے تنگ کرنے کی سزا تو بنتی ہے۔۔۔ اس نے لبوں پر انگلی بجاتے سوچا تھا اور پھر اپنی کاروائی شروع کی تھی۔۔۔۔ بڑے آرام سے ڈریسنگ سے اپنا بلش اون لپ اسٹک ربڑ بینڈ بلیک کاجل اٹھا کر لائی تھی۔۔۔۔

سب سے پہلے اس نے اس کے بالوں کی مانگ نکال کر اس کی پونیاں کی تھیں۔۔۔

پھر اس کی بند آنکھوں پر لمبا لمبا لائنر لگایا تھا۔۔۔ آنکھوں کی نچلی سائیڈ پر لمبا لمبا کاجل۔۔۔ پھر بلش اون اس کی چیکس پر ڈھیر سارا سرکل کی صورت میں۔۔۔ اور وہی بلش اون اس کی ناک پر لگا کر اس کی ناک اچھی خاصی لال کی تھی۔۔۔ آخر میں لپ اسٹک لگائی تھی۔۔۔۔ اس دوران وہ کتنی بار ہلا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ سب بہت دھیان سے کر رہی تھی تاکہ اسے شک نا ہو۔۔۔۔

اپنا کام ختم کر کے اس نے چیزیں واپس ڈریسنگ پر رکھیں تھیں ہر اینگل سے اس کی ڈھیروں تصویریں لیں تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اور تصویریں لیتی اس نے کروٹ بدلی تھی اس کو ہاتھ سے پکڑ کر نیند میں ہی ہگ میں لیا تھا اور اس کی گردن میں منہ دیئے پھر سے سو گیا تھا۔۔۔۔

جب کے فاحا کا چہرہ اس کے چہرے کے قریب تھا۔۔۔ اللہ معاف کرے حائی کیا تو میں نے ہی ہے یہ سب مگر حائی بہت ہی ڈریکولا ٹائپ لگ رہے ہو ڈر لگ رہا مجھے تو اس نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔

اور سونے کی کوشش کرنے لگی تھی---

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

سم---سم---اٹھیں---وہ جو گہری نیند سویا ہوا تھا--- اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے وہ کب سے اسے آوازیں دے رہی تھی----

ہاں کیا ہوا--- اس نے آنکھیں بند کیے ہی پوچھا تھا--- مجھے شاور لینا ہے چینج کرنا ہے اور میرے پاس کوئی ڈریس بھی---

کیا کرنا ہے چینج کر کے زیلش ایسے ہی سو جاؤ یار--- نیند میں ڈوبی خمار آلود آواز میں بولتے اس نے اسے اپنے ساتھ کھینچ کر واپس لٹایا تھا---

سم اٹھیں نا پلیز اور چھوڑیں مجھے گیارہ بجنے والے ہیں دادو اور حائسی بھی آتے ہوں گے سب آپ کی وجہ سے ہوا سب آپ نے کیا--- وہ رونے لگی تھی----

میں نے کیا--- جناب قصور سارا آپ کا ہے اتنا حسین بھی کوئی ہوتا ہے کے ساری رات کسی کو مدہوش رکھے---- اچھا رو مت--- اس نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھولتے اسے کے آنسو صاف کرتے بیٹھتے کہا تھا----

چھوڑیں مجھے بونیا ہوتی تو وہ ضرور میری ہیلپ کرتی اس نے اسکے ہاتھ پیچھے ہٹاتے کہا تھا----

واٹ عن بلیو ایبل تم میرا مقابلہ ایک بلی سے کر رہی ہو--- اس نے دہائی دی تھی---

وہ بلی نہیں بونیا ہے اور اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اپنی سرخ ہوتی ناک کو صاف کرتے کہا تھا اس نے۔۔۔

اس بات کا حساب بعد میں ابھی میں فاحا کو کال کر کے کہتا ہوں کے تمہارا ڈریس ۔۔۔۔۔

ن ۔۔ نہیں آپ گھر پر کسی کو نہیں کہیں گے سب کیا سوچیں گے۔۔۔۔ بلکل نہیں۔۔۔اس نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑتے کہا تھا۔۔۔

واٹ ذیلش آر یو آؤٹ آف مائنڈ وی آر ہسبنڈ وائف۔۔۔ اس نے تاسف سے گردن ہلائی تھی۔۔۔

نہیں آپ گھر پر کسی سے نہیں کہیں گے۔۔۔اس نے پھر سے منع کیا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں مال جا کر لے آتا ہوں۔۔۔ اس نے دوسری سجیشن دی تھی۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں مجھے اکیلے ڈر لگے گا۔۔۔ اس نے اس کا بازو پکڑتے کہا تھا۔۔۔

اوف تو پھر میرے بے بی کے پاس کوئی اور آپشن ہے اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔ میرے پاس کوئی آپشن نہیں ہے بٹ مجھے ڈریس چاہیے۔۔۔ اس نے پھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔لانگ سریسلی زیلش۔۔۔ اب کی بار اس نے اس کو دیکھتے لمبا سانس کھینچتے افسوس کیا تھا خود کی حالت پر۔۔۔

کیا کر رہے ہیں--- اس کو پھر سے موبائل کھینچتا دیکھ موبائل میں گھستے دیکھ پوچھا تھا ذوئیشہ نے---

ایک دیزائنر دوست ہے قریب ہی رہتی ہے اس کو میسج کیا ہے پندرہ منٹ تک آہ جائیں گے ڈریس تب تک شاور لے لو--- اس نے موبائل ٹیبل پر رکھتے کہا تھا---

کون سی دوست کب بنی---- کیسی دوستی ہے-- اور آپ یہ اب کیوں مجھ----

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اس کے لبوں پر لب رکھے تھے----اس سے اب نئے سوالات کرنے لگی تھی وہ اور اسے اگلے پندرہ منٹ تک اس کے بے تکے سوالات کا جواب دینے کی بجائے اسے خود میں بزی رکھنا تھا--- ایٹ لیسٹ تب تک جب تک دونوں کے ڈریسز نہیں آہ جاتے----

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

فون مسلسل بج رہا تھا----- فاحا تو صبح سوئی تھی اس لیے گہری نیند میں تھی---جب کے حائسم نے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل پکڑ کر یس کیا تھا---

جی دادو خیریت ٹھیک ہے ابھی آہ رہا ہوں----کہتے اس نے موبائل ٹیبل پر رکھا تھا--- ساتھ لیٹی فاحا کو دیکھتے خود سے الگ کرتے اس کے ماتھے پر لب رکھتے اٹھا تھا اور چپل اڑستے شرٹ پہنتے باہر نکلا تھا---

جیسے ہی باہر نکلا تھا۔۔ ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے منتہا اور شیری پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہنستے دوہرے ہوئے تھے اس کی شکل دیکھ کر جب کے پاس کھڑے ملازم بھی اب ہنسنے لگے تھے۔۔۔ دو پونیوں لمبے لمبے کاجل اور آئی لائنر اور اس کے ساتھ ریڈ لپ اسٹک بلش اون کے گول سرکل گالوں پر اور ناک پر۔۔۔ بئیرڈ والی خوفناک حسینہ لگ رہا تھا وہ۔۔۔

مسز دارب بھی دبی دبی ہنسی ہنس رہیں تھیں جانتیں تھیں کے یہ کارستانی ان کی اکلوتی بھو کی ہے۔۔۔

واٹ دادو آپ بھی۔۔ ہوا کیا ہے۔۔۔ کیوں ہنس رہے ہیں سب۔۔۔ اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

حائسی بھائی یو آر لوکنگ سٹننگ لائک سیریسلی ون سیلفی پلیز۔۔۔ منتہا نے اپنا موبائل پکڑ کر کیمرا اون کیا تھا۔۔۔ جب کے شیری اور منتہا اس کے دائیں بائیں آہ کر کھڑے ہوئے تھے اور جب اس نے کیمرے میں اپنی شکل دیکھی تھی ایک بار اسے خود پر یقین نہیں ہوا تھا کے یہ میں ہی ہوں۔۔۔ تب تک منتہا پک کلک کر چکی تھی۔۔۔ تب ہی اوپر ریلنگ پر کھڑی فاحا کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔۔ اس نے اوپر منہ کر کے اسے دیکھا تھا۔۔۔

فاحا کی بچی۔۔۔ اس نے اپنی دونوں پونیوں کی ربڑ کھینچتے اوپر کی طرف بھاگتے کہا تھا۔۔

پندرہ منٹ تک نیچے پہنچو حائسم پیچھے سے مسزدراب نے آواز لگائی تھی ہنستے ہوئے۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا اس کے پیچھے روم میں آیا تھا۔۔۔

اللہ کی قسم یہ بدلہ تھا آپ نے پوری رات تنگ کیا اس کا۔۔۔ ویسے ایک غلطی ہو گئی مجھ سے اس دن والی پنک شرٹ بھی پہن لیتے تو آفت لگتے بجلیاں گراتی میری پنک چھمک چھلو۔۔۔۔وہ کمرے میں ادھر ادھر بھاگ رہی تھی اس سے بچتے ہوئے۔۔۔

تمہیں تو میں نہیں چھوڑنے والا۔۔۔ لگتا ہے ایک بار پھر سب کچھ ریپیٹ کرنا پڑا گے رات والا۔۔۔۔ اس نے پیچھے سے جاکر اسے پکڑا تھا اور دونوں اس بھاگم دوڑی میں رگ پر گرے تھے نیچے۔۔۔۔

اب بھولو آفت کون لگ رہا تھا۔۔۔ وہ جو اس کے اوپر گری تھی اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی تب ہی اس نے مزید مضبوطی سے اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے اس کی گال پر دانت گاڑے تھے۔۔۔

اچھا نا سوری نیکسٹ ٹائم نہیں کروں گی اس نے خود کو بچاتے کہا تھا۔۔۔۔

نہیں تم اور منع ہو جاؤ تم بعض آنے والوں میں سے نہیں ہو۔۔۔۔کہتے وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور شدت بھرا لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔کچھ دیر بعد اس کے بھیگے لبوں کو آزاد کرتے اس کو زمین پر ڈالتے اٹھا تھا۔۔۔۔

انسان پنگا تب لے جب برداشت کر سکے۔۔۔ اس کو لمبے سانس لیتا دیکھ الماری سے کپڑے نکالتے اس نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔

آئی ہیٹ یو ۔۔۔ سست کچھوے میرے پاس ساری تصویریں ہیں آپ کی ابھی واٹس ایپ پر سٹیٹس لگاؤں گی۔۔۔۔

اس نے بھی پیچھے سے آواز لگائی تھی۔۔۔

تمہیں لگتا ہے بے بی مجھے کوئی فرق پڑے گا۔۔۔ لگا دینا نو پرابلم پھر رات کو ریڈی رہنا اگلی سزا کے لیے ویسے بھی آج تو تم ہوٹ اور ڈیشنگ لگنے والی ہو۔۔۔ اس نے واشروم سے ہی آواز لگائی تھی۔۔۔

بدتمیز بے شرم سست کچھوا کہتے وہ اپنی حالت درست کرتی نیچے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

فاحا یہ کیا تھا۔۔۔۔ اس کے آتے ہی دادو نے پوچھا تھا۔۔۔

آپ بے فکر رہیں دادو یہ تو آغاز ہے ساری ذندگی آپ کو ایسے انسیڈنٹ روز دیکھنے کو ملیں گے اس نے آنکھ ونک کرتے کہا تھا۔۔۔

مجھے یہ ہنستے مسکراتے چہرے بہت پسند آئے شکریہ بیٹا اس گھر کے رنگوں میں مزید رنگ بھرنے کے لیے۔۔۔ انھوں نے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا۔۔۔۔

اور وہ ہنستے ہوئے حائسم کا ناشتہ نکالنے لگی تھی۔۔۔۔

شیری اور منتہا ناشتہ کر کے اپنے روم میں جا چکے تھے۔۔۔۔تھوڑی دیر میں حائسم بھی ریڈی ہو کر نیچے آہ چکا تھا۔۔۔ ناشتے کے بعد وہ مسز دارب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا ذوئیشہ کی طرف جانے کے لیے نکلا تھا۔۔۔۔

دادو آپ کو پتہ چلا ان ورڈز کا مطلب۔۔۔ اس نے گاڑی چلاتے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں پتہ چل گیا ہے یہ جو بڑا سا شاپنگ بیگ دیکھ رہے ہو مجھے تو یہی سمجھ آیا تھا اب آگے دیکھو۔۔۔

دادو نے کہا تھا۔۔۔اور حائسم نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے دادو آہ گئیں ہیں وہ فریش ہو کر ناشتہ کر رہے تھے تب ڈور بیل ہوئی تھی۔۔۔۔

ارسم نے جا کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔ وہ دونوں اندر آئے تھے۔۔۔

خوش رہو دونوں ہمیشہ۔۔۔ انھوں نے دونوں سے ملتے کتنی دعائیں دے ڈالیں تھیں۔۔۔۔

دادو آپ چائے لیں گیں۔۔۔ ذوئیشہ نے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں بیٹا کچھ نہیں ابھی ناشتہ کر کے نکلے تھے۔۔۔حائسم وہ بیگ ٹیبل پر رکھو۔۔۔ انھوں نے حائسم سے بیگ ٹیبل پر رکھنے کا کہا تھا۔۔۔۔ اس نے بیگ ٹیبل پر رکھ کر اس کا شاپر الگ کیا تھا۔۔۔

دادو یہ باکس۔۔۔۔ ذوئیشہ نے اس براؤن ہاتھ کے بنے کارڈ بورڈ کے بوکس کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

کیا یہ وہی چار ورڈز ہیں--- انہوں نے اس باکس کے سامنے لکھے چار حروف کی طرف اشارہ کیا تھا---

ڈی ٹی آئی پی--- ہاں یہ تو وہی ورڈز ہیں----

ارسم نے حروف پڑھتے کہا تھا---

مگر دادو اس کا مطلب--- ذوئیشہ نے پوچھا تھا---

یہ ولید نے اپنی گریجویشن کے بعد بنایا تھا--- وہ اکثر اپنے فارمولے اور اپنی پرسنل چیزیں اس میں رکھتا تھا اور پھر لاک لگا دیتا تھا---

ایک بار میں نے اسے کھولنے کی کوشش کی تو وہ اچانک آ گیا--- مجھے تجسس تھا کے اس میں ہے کیا--- پھر اس نے کہا ماں یہ میرے پرسنل استعمال کا ہے اسے میرے سوا کوئی نہیں کھول سکتا کیا آپ نے اس پر لکھے چار حرف نہیں پڑھے---- تو میں نے اس سے کہا کے پڑھے تو ہیں مگر سمجھ نہیں آیا---وہ ہنسنے لگا اور کہا ڈی مینز ڈونٹ--- ٹی مینز ٹچ--- آئی مینز اٹس--- اور پی مینز پرسنل----

یعنی ڈونٹ ٹچ اٹس پرسنل---کہتے اس نے وہ باکس اٹھایا اور کمرے میں لے گیا اس کے بعد میں نے بھی کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی---- اس کی شادی اور موت کے بعد تک یہ باکس اس کے پرائیوٹ روم میں رہا جہاں وہ اپنے ایکسپیریمنٹ کرتا تھا--- پھر ایک دن جب میں

نے وہ روم صاف کروایا تو میں پھکوانے لگی اسے مگر پھر یہ سوچ کر نہیں پھکوایا کے میرے بیٹے کو بہت عزیز تھا یہ تو سٹور روم میں رکھوا دیا۔۔۔

کل جب بات ہوئی تو اچانک مجھے یاد آیا مگر میں شور نہیں ہوں کے یہ چار لفظ اس باکس کے لیے ہوں یہ تو کھلنے پر پتہ چلے گا۔۔۔۔

انھوں نے اپنی بات ختم کی تھی نم آواز میں ۔۔۔۔ حائسم نے ان کے گرد بانہیں پھیلائیں تھیں۔۔۔ ارسم نے چابی پکڑ کر ذوئیشہ کو دی تھی۔۔۔

اس نے اس کارڈ بورڈ کے بنے مضبوط بوکس پر لاک کے نشان میں چابی ڈال کر گھمائی تھی۔۔۔اور ٹک کی آواز آئی تھی جیسے گھڑی کی سوئیوں کے بجنے کی آواز اور پھر ناکس کھل گیا تھا۔۔۔۔

اس نے باکس کے اندر دیکھا تھا بہت ساری تصویریں تھیں اس کے پاپا اور سلطان چوہدری کی۔۔۔ ان سب نے باری باری وہ تصویریں دیکھیں تھیں۔۔۔اور ان ہی تصویروں کے نیچے ایک کالے رنگ کی ڈائری تھی۔۔۔

جسے ذوئیشہ نے کانپتے ہاتھوں سے باہر نکالا تھا۔۔۔

ور پھر ارسم نے اس ڈائری کو پڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔

کیا بات ہے تم کچھ پریشان لگ رہی ہو--- جنت نے دعا سے پوچھا تھا---

کچھ نہیں آپی میں ٹھیک ہوں--- اس نے ٹال مٹول کی تھی---

کیا بات ہے دعا مس کر رہی ہو تو ولیمے کے بعد کی ٹکٹس کنفرم کروا کر آہ جاؤ سارہ آپی بتا رہیں تھیں رات بھی تم نے کتنی بار ہیلر یوز کیا ہے--- اس نے پریشانی سے کہا تھا---

مجھے لگتا ہے لاہور کی ہوا مجھے راس نہیں آئی ویسے میں ٹھیک ہوں اور ابھی ہم ہال کے لیے نکل رہے ولیمے کے لیے تو میں آپ سے اب ادھر آہ کر بات کروں گی خیال رکھیئے گا اپنا خدا حافظ----

کہتے اس نے اپنے آنسوؤں کو کنٹرول کرتے کال ڈسکنکٹ کی تھی----

دعا آہ جاؤ سب ویٹ کر رہے ہیں--- سارہ نے آواز لگائی تھی---وہ نیچے اتری تھی----

اور پھر سب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر وینیو پر پہنچی تھی---

سب بہت خوش لگ رہے تھے چاروں کپلز-----

ایک جشن کا سماں تھا ہر طرف مگر اس کا دل خالی تھا----

ہوٹنگ اور شور میں سب سے پہلے ارحام اور ایشال کی اینٹری ہوئی تھی--- بلیو ٹیکسیڈو میں ارحام اور نیوی بلو کلر لانگ میکسی میں ایشال دونوں کپلز نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہے تھے----

اس کے بعد فاحا اور حائسم کی اینٹری ہوئی تھی۔۔۔ بلیک ٹیکسیڈو میں حائسم اور سکائے میکسی جس پر سلور کام ہوا تھا فاحا نیچرل لائٹ میک اپ میں سپاٹ لائٹس کی روشنیوں میں میوزک کے ہنگامے میں چلتے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

تیسری اینٹری ارسم اور ذوئیشہ کی تھی۔۔۔۔ مہرون کلر کی گھیر دار میکسی میں ذوئیشہ اور وائٹ اینڈ بلیک کمبینیشن کے ٹیکسیڈو میں ارسم اس کی کمر کے پیچھے ہاتھ ڈالے دوسرے ہاتھ میں اس کا ہاتھ پکڑے رنگ برنگی روشنیوں میں مسکراتا ہوا چلتا آہ رہا تھا۔۔۔

سب لوگ یک ٹک بیٹھے ان سارے حسین کپلز کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے بھی ایحاب کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا۔۔۔وہ ریڈ ڈیپ میکسی میں موجود تھی پوری دلہن بنی ہوئی اور وہ بلیک ٹیکسیڈو میں۔۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑنے کی زحمت نہیں کی تھی نا اس کی طرف دیکھنے کی۔۔۔۔

ایحاب بھائی ہاتھ تو پکڑیں۔۔۔ پاس کھڑے کسی کزن نے کہا تھا اسے۔۔۔

کیا ضرورت ہے مجھے نہیں لگتا کسی کو میری ضرورت ہے۔۔۔۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔ جسے صرف منتہا نے سنا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی اس کے لفظوں سے۔۔۔ مگر وہ سارے آنسو پی گئی تھی۔۔۔ لیکن اس کے کمرے میں جانے کا سوچ کر ہی اس کے قدم لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ چلتی وہ اسٹیج پر بیٹھی تھی--- کچھ دیر میں سب کے فوٹو شوٹس ہوئے تھے---- دعا نے بھی باری باری سب کو جا کر وش کیا تھا---اور پھر دور ایک اکیلی کرسی پر بیٹھی تھی---- ڈونا فاحا سے کچھ بات کر کے مسکرا رہا تھا----

اور وہ اسے بس یک ٹک دیکھے جا رہی تھی--- بلیک تھری پیس سوٹ پہنے بال وجاہت سے سیٹ کیے کہیں سے بھی وہ اگنور کرنے کے قابل نہیں لگ رہا تھا--- دعا نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی----

کچھ ہی دیر میں وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا--- ادھر ادھر نظریں بھٹکاتی وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی--- مگر شاید وہ جا چکا تھا---- اسے صبح ہی سویرا سے پتہ چلا تھا کے اس کی ناروے کی ٹکٹ ہے---خالی دل لیے وہ اٹھی تھی--- وہ خود بھی اپنی واپسی کی ٹکٹ کروا چکی تھی رات گئے اس کی فلائٹ بھی لاہور سے پرواز ہونی تھی---

ابھی وہ آنسو صاف کرتی اٹھی تھی کے اس کے پاس شیری آیا تھا----

آپی سویرا انٹی آپ کو برائڈل روم میں بلا رہی ہیں--- اس نے دعا سے کہا تھا---

اوکے --- کہتی وہ اس کا گال تھپتھپاتی برائڈل روم کی طرف بڑھی تھی----

انٹی--- انٹی--- روم میں جا کر اس نے پکارا تھا انہیں مگر وہاں کوئی نہیں تھا---- تب ہی روم کو کسی نے لاک کیا تھا---

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ وہ دروازے کے ساتھ لگا سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

آ۔۔۔پ۔۔۔اپ۔۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ پنک گھیر دار فراک اور چوڑی دار پاجامے میں لائٹ سے میک اپ میں بال کھولے وہ واقع حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس کی بات پر اس نے مڑ کر خود کو ائینے میں دیکھا تھا اور تلخی سے مسکرائی تھی۔۔۔

کچھ خوبصورتیاں بے معنی ہوتیں ہیں وہ تلخ ہوئی تھی۔۔۔

مگر کسی کے لیے بہت خاص بھی تو ہوتی ہیں۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کا نازک ہاتھ پکڑ کر اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑا گجرا پہنایا تھا۔۔۔ اور پھر دوسرے ہاتھ میں بھی۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈو۔۔ڈونا یہ۔۔۔ اس نے بہتی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔

کہتے ہیں جن سے محبت کی جائے جنون کی حد تک وہ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں اور میں اپنی خوش قسمتی کھونا نہیں چاہتا فاحا میرا کل تھی اور تم میرا آج۔۔۔ اور اس آج کو ہم دونوں نے مل کر خوبصورت بنانا ہے دو گی میرا ساتھ دعا۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

جواباً وہ روتے ہوئے مسکرائی تھی اور اس کے کاندھے پر سر ٹکایا تھا۔۔۔

پتہ ہے دعا مجھ سے کسی نے کہا تھا دل کی بادشاہی دل کو مار کر ملتی ہے--- اور میں نے دل مار لیا--- میں وعدہ کرتا ہوں آج سے یہ دل صرف اور صرف تمہارے لیے دھڑکے گا--- بس اب نہیں رونا--- اس نے اس کے آنسو صاف کرتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے---- اور وہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی----

اسے اس کی محبت مل گئی تھی--- اور اس نے ایک لڑکی کی محبت کو آنسوؤں میں ضائع نہیں ہونے دیا تھا--- کبھی کبھی ہمیں بڑے فیصلے نا صرف اپنی نہیں دوسروں کی زندگیوں کی سلامتی اور خوشی کے لیے بھی لینے پڑتے ہیں---

ڈونا بھائی دعا آپی سب جا رہے ہیں آہ جائیں--- شیری نے باہر سے آواز لگائی تھی----

اسے کو پتہ تھا آپ ہیں روم میں اس نے مجھ سے جھوٹ بولا---- دعا نے اس سے الگ ہوتے آنسو صاف کرتے کہا تھا---

وہ میں نے ہی کہا تھا جھوٹ بولنے کے لیے--- ڈونا نے سر کھجاتے کہا تھا اور پھر دونوں ہنسنے لگے تھے----

دعا کہاں تھیں تم چلو بیٹا تمہاری فلائیٹ بھی ہے سب گھر جا رہے ہیں سارہ نے اس کو دیکھتے کہا تھا---

آپی میں نہیں جا رہی فلائیٹ کینسل کروا دی ہے میں کچھ دن رہنا چاہتی ہوں یہاں بلکہ مجھے کچھ بات بھی کرنی ہے آپ سے گھر چل کر کرتے ہیں اس نے سارہ سے کہا تھا۔۔۔

اوکے شور۔۔۔ آؤ چلیں۔۔۔کہتے وہ اسے ساتھ لیے گاڑی میں بیٹھیں تھیں۔۔۔ ارحام اور ایشال کی گاڑی پہلے روانہ ہوئی تھی پھر فاحا اور حائسم کی اور اس کے بعد آگے پیچھے ذوئیشہ ارسم اور ایحاب اور منتہا کی گاڑیاں گھر کے لیے روانہ ہوئیں تھیں۔۔۔

وہ بشام سارہ اور شیری بھی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تھے گھر کے لیے۔۔۔اور ان کی گاڑی کی پیچھے ہی ڈونا کی گاڑی تھی۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

گھر پر لا کر چند رسموں کے بعد اسے اور ذوئیشہ کو ان کر رومز میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔ کافی دیر منتہا بیٹھی اس کا انتظار کرتی رہی تھی۔۔۔

کیا وہ اتنا ناراض ہیں کے روم میں بھی نہیں آئیں گے اس نے کپڑے تبدیل کیے بغیر بیڈ پر لیٹتے کہا تھا۔۔۔اور پھر دائیں سائیڈ کروٹ لیے وہ بے اختیار ہوئی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔نا قسمت پر اختیار تھا نہ آنسوؤں پر۔۔۔۔ سب کچھ خود ہی تو تباہ کیا تھا۔۔۔

یہ قسمت کی ستم ظریفی 'تھی یا کچھ اور ''دل کے پھپھولے جل کر خاک ہوتے اور پھر دہکنے لگتے خود کے لفظ یاد کر کے-----اور اس پر ستم ظریفی کے اس کا وجود اس کمرے میں موجود تھا جس میں اس نے نا آنے کی قسم کھا رکھی----

دل کی تکرار کی جیت ہوئی تھی ''اور ذہنی تکرار کی مات---- اس کے رویے سے اب وہ خوفزدہ ہوئی تھی نا جانے کیا ہو----شدت سے آنکھیں بند کیے وہ دل میں اپنے وجود کو حرکت نا دینے کی قسم کھا رہی تھی--- جیسے اس کے ذہن میں بچپن کی کہانی چل رہی ہو----

جب شیر مردہ وجود کو سونگھ کر چلے جاتا ہے--- اور اس آدمی کی جان بچ جاتی ہے---وہ سوچ رہی تھی اس کی بھی جان بچ جائے گی-----

مگر اس وقت وہ کسی جنگل میں نہیں سرخ گلابوں سے سجی سیج پر کروٹ کے بل لیٹی تھی---- جس کی پھول اس نے خود نوچ کر تحس نہس کیے تھے اپنے لفظوں سے----- اور وہ جس کے کمرے میں موجود تھی وہ شیروں کا باپ تھا--- کم عقلی اور اپنے حق سے دستبرداری اس نے سیکھی ہی نہیں تھی----ناراضگی میں بھی اس کے لفظوں کے وار سہہ کر بھی وہ اسے اپنے رشتے کا حساس کروا کر گیا تھا اس دن جاتے ہوئے اور آج تو وہ پورے حق سے اس کے بستر پر موجود تھی---

وہ اسے سونگھ کر اس میں اپنی جان ڈال دے گا۔۔۔مگر اسے مردہ نہیں سمجھے گا۔۔۔۔ اسے اتنا یقین تھا۔۔۔۔

اور یہ بات سوچتے ہی اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئیں تھیں۔۔۔ جسم نے جھرجھری لی تھی۔۔۔۔ دل بے ترتیب دھڑکا تھا۔۔۔ وہ شعلے برساتے طوفان سے ٹکرانے والی تھی۔۔۔۔ماتھے پر موجود پسینے کے قطرے پوری آب وتاب کے ساتھ نمودار ہوئے تھے اور پھر چمکنے لگے تھے۔۔۔۔جان تو تب نکلی جب جان لیوا سانسوں کی چھبن نے کاندھے کو چھوا تھا۔۔۔۔

ای۔۔۔۔ح۔۔۔۔ایحاب۔۔۔۔ زبان لکنت زدہ ہوئی تھی اور دل نے لگام گھوڑے کی طرح دوڑتا چلا گیا تھا۔۔۔ بے ہنگم سانسوں میں تیزی آئی تھی اور جسم لرزہ تھا اس کا۔۔۔۔

اس کے لرزتے لفظ سن کر کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ اپنی طرف کیا تھا ایحاب نے۔۔۔ وہ آنکھیں اتنی شدت سے بند کیے پڑی تھی کے جیسے کسی طلسم میں بندھنا نا چاہتی ہو۔۔۔

ایحاب کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔

وہ سرخ جوڑا پہنے۔۔۔ حنائی ہاتھوں میں بیڈ شیٹ کو اور بیڈ شیٹ پر بکھری سرخ نازک گلاب کی پتیوں کو مٹھیوں میں جکڑے لرزتی پلکوں تھرتھراتے لبوں اور ہوش ربا مہکتا وجود لیے اس کے لیے قیامت برپا کیے لیٹی تھی۔۔۔۔

کتنا مدہوش کن سراپا تھا اس کی دھنکنی کی طرح تیز چلتی سانسیں جیسے اس کا لمس اس نازک جان کے لیے وقت مرگ ہو۔۔۔۔

کتنے ہی بے پرواہ جذبوں نے ایحاب راندھاوا کے دل میں انگڑائی لی تھی۔۔۔ اس کے مہکتے وجود کو دیکھ کر۔۔۔

قسمت سے لڑ جاؤں یا مانو اس کو اپنی غلطی زرا زرا بہکتا جسم بھی تو تیرا ہے۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی لیے اس کے کان کی لو پر جھکتے پوری شدت سے اس کے کان کی لو پر ستم ظریفی کرتے وہ اپنی گھمبیر آواز میں اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے پوری جان سے اس کے چوڑے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کے نیچے سے پرے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔اور وہ کامیاب بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے سرخ آنکھوں کے ساتھ اس کے نازک سے وجودکو اپنے اوپر ڈال چکا تھا۔۔۔۔

سرخ انگارہ انکھیں لیے اس کے جوڑے کی پن کھول کر اس کے بالوں کو آزاد کیا تھا۔۔۔۔ اور وہ کھلتے ہی کسی ابشار کی طرح اس کی کمر پر گرے تھے۔۔۔۔

اس کے آگے والے بالوں نے اس کے اور ایحاب کے دونوں کے چہروں کو ڈھانپا تھا۔۔۔۔

کمر پر دھنستی بے رحم انگلیوں کے لمس سے اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھی--- جب اپنی لرزتی ٹانگوں پر اس کو ابحاب کی ٹانگوں کا بوجھ محسوس ہوا تھا--- وہ پوری کی پوری اس کے رحم و کرم پر تھی----

اور وہ وحشت زدہ بادل بن کر اس پر چھایا ہوا تھا----

ای----ح----ا----ابحاب----

پھر سے بولنے کی کوشش کی تھی اپنے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کی تھی---- آنسو ابحاب کے سینے پر گر رہے تھے مگر اسے پرواہ ہی کب تھی---وہ تو خود بے چین پنچھی بنا پھڑپھڑا رہا تھا اس کی قربت کے چند لمحوں کے لیے جو اس کی زیست تھے----

اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہاتھوں کو گرفت میں لیتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اس کے ہاتھوں کی نازک انگلیوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھنسائیں تھیں----

نازک بے داغ گردن میں منہ چھپاتے داڑھی کو بری طرح رب کیا تھا----

اک بار اپنی باہوں میں سلا تو سہی----

جھوٹا ہی سہی مگر پیار دکھا تو سہی----

اس کے الفاظ اس کے بوجھل لہجے کا بھاری پن اس کی آواز میں نمی نے--- سلگتے چھبن زدہ داڑھی کے لمس نے پل بھر میں روح کھینچی تھی اس کی----

سنا مانگتی ہو رب سے میں خوش نا رہوں----

اس کے آنسوؤں سے بھیگے گالوں کو لبوں سے چنتے کہا تھا----

میں جینا ہی چھوڑ دوں تو مسکرا تو سہی---کہتے ہی وہ اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکتا--- اپنی دیوانگی کا دم گھٹتا دیکھ----

اس کے ہوش اڑاتے سرخ لبوں پر شدت سے جھکا تھا----

اور خود کے ساتھ ساتھ اس کی سانسوں کو بھی الجھا گیا تھا---اور وہ اس کے شدت بھرے لمس سے ہلکان ہوتی ہچکیوں سے رونے لگی تھی---

غلط کیا منتہا ایحاب راندھاوا مجھے غلط سمجھ کر میرا پیار میرا سراب سب ہے۔ معنی بنا دیا تم نے ان پلوں میں--- تم قیمتی تھی تو تم سے جڑی ہر چیز ہر شخص قیمتی ہے پھر تم کیسے--- اس کے چہرے پر جابجا لمس چھوڑتے اس کو اپنی دسترس میں لیے وہ پھنکارا تھا----

م----م---میں نے کبھی نہیں چاہا ایحاب آپ خوش نا رہیں میں نے کبھی یہ نہیں چاہا مجھ سے دور رہیں آپ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں مانتی ہوں کیا آپ اس غلطی کو معاف نہیں کر سکتے اس نے روتے ہوئے کہا تھا---

ان آنسوؤں سے پگھلنے والا نہیں ہوں منتہا--- اس نے اس کی نم پلکوں پر لب رکھے تھے اسے بھی تو تکلیف ہو رہی تھی اس کے رونے سے----

ای۔۔۔ای۔۔۔ایحاب۔۔۔ پلیز مع۔۔۔معاف۔۔۔۔

ششششششش آج کوئی بات نہیں ہو گی منتہا آج مجھے اور میری محبت کو محسوس کرو یہ معافیاں تلافیاں کسی اور وقت کے لیے رکھ دو۔۔ آج میرے جنون اور شدت سے ملوں کے تمہیں محسوس ہو کے کس قدر قیمتی ہو تم میرے لیے۔۔۔۔

اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے اس کی گردن میں منہ دیتے اپنی تشنگی جدائی کی تڑپ اس کے لمس کی لے میں خود کو اور اس کو بھگاتے اسے خود میں گم کیا تھا اس نے۔۔۔

اور آخر کار اتنے لمبے عرصے کی جدائی کے بعد اتنے کٹھن مرحلوں کا سفر تہہ کرنے کے بعد دو تڑپے اور ٹوٹے دل محبت کے عروج کی منزل تک پہنچے تھے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

فجر کی اذان کی آواز دور سے آہ رہی تھی۔۔۔سب سو رہے تھے۔۔۔۔ جب ہی ان کے موبائل نے چنگھاڑنا شروع کیا تھا۔۔۔۔ بڑی مشکل سے آنکھیں مسلتے انھوں نے موبائل اٹھایا تھا۔۔۔۔

سارہ ہنوز سو رہی تھی۔۔۔۔

یا اللہ خیر اس وقت کس کا فون انھوں نے اٹھ کر بیٹھتے چشمہ لگاتے کہا تھا اور کال رسیو کی تھی۔۔۔۔

ان کے اٹھ کر بیٹھتے اور فون کان سے لگاتے سارا بھی اٹھ گئی تھی----

ہیلو----- جی ہشام بات کر رہا ہوں جی میری بہن ہے--- کیا----

آگے سے ملی خبر پر وہ کتنی دیر سکتے میں چلے گئے تھے--- آنکھوں نسے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے ہاتھ میں پکڑا فون لرزا تھا پل بھر کے لیے----

ج---ج--جی میں آہ رہا ہے دو گھنٹے تک ہم ڈیتھ باڈی رسیو کر لیں گے--- دوسری طرف سے مسلسل بلانے کی آواز پر انہوں نے ہوش میں آتے کہا تھا اور فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا----

انا للہ وانا الیہ راجعون کانپتے لبوں سے کہا تھا---

کیا ہوا ہے ہشام کچھ تو بولیں سب ٹھیک تو ہے--- سارہ نے پیچھے سے ان کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا---ان کے منہ سے وہ الفاظ سن کر وہ خود بھی کچھ لمحوں کے لیے بے چین ہوئی تھی----

ہر شخص اپنے منطقی انجام تک پہنچا اور وہ بھی پاہ لینے کی چاہت میں سب کچھ ہار کر اس نے اپنی ذندگی کو بھی ہار دیا---- یوں کہوں اپنے دیوان کو خود لکھا---

وہ تلخی سے مسکرائے تھے----

کیوں بے چین کر رہے ہیں مجھے پلیز بتائیں نا کیا بات ہے اس نے التجائیہ انداز اپناتے کہا تھا۔۔۔۔

پنکی نے خودکشی کر لی ہے حوالات میں ۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پائے تھے۔۔۔۔ نم آواز میں۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔ سارہ کے پاؤں سے زمین نکلی تھی۔۔۔۔

تیار ہو جاؤ ہمیں چلنا ہو گا۔۔۔ اسے جانے کا کہتے وہ واش روم چلے گئے تھے۔۔۔۔

کتنا خود کے حق میں برا کر لیا تم نے جیتے جی بھی اور حرام موت مر کر بھی۔۔۔ کاش تم اپنا دل پلٹ سکتی کاش تم ہدایت کے راستے کو چن پاتی۔۔۔۔ خدا تمہارے درجات کو بلند کریں آمین۔۔۔۔

کہتے انہوں نے انسو صاف کیے تھے۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ اپنا سامان لیے بشام کے ساتھ کمرے سے باہر نکلیں تھیں۔۔۔۔

دعا کو بھی۔۔۔۔

نہیں اسے سوئی رہنے دو بچوں کو کیوں پریشان کرنا ہے ان فیکٹ ہمیں کسی کو بھی نہیں بتانا ان کی خوشیوں کو میں خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ دعا اور شیری بعد میں آہ جائیں گے ابھی ہمارا جانا ضروری ہے۔۔۔

کہتے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے جب انہیں پیچھے سے کسی نے آواز دی تھی۔۔۔

بشام بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں وہ منتہا ہی تھی----

ارے بچہ آپ اٹھ گئے---- بشام نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا---

جی نماز کے لیے اٹھی تھی وضو کر کے نکلی تو آپ کو جاتے دیکھا--- نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لیے ان کے سامنے کھڑی وہ ان کے جانے کے لیے پریشان ہو رہی تھی---

اصل میں منتہا پنکی نے خودکشی کر لی ہے ہمیں جانا ہو گا--- پلیز تم ابھی کسی سے کچھ مت کہنا جب سب اٹھ جائیں گے ناشتہ کر لیں گے تب بتانا مگر ابھی ہمارا جانا ضروری ہے----

انہوں نے نم آواز میں کہا تھا---

کیا--- یہ ک---کیسے آئی مین--- اسے شاکڈ لگا تھا----

شاید ایسے ہی لکھا تھا یہ سب اپنے حصے کے گناہوں کا ازالہ اسے منظور ہی نہیں تھا--- اور شاید توبہ کے در کو کھٹکھٹانا بھی تب ہی حرام موت کو گلے لگایا---

انہوں نے گہرے دکھ سے کہا تھا---

م---میں بھی ساتھ چلتی ہوں---رکیں آپ--- اس نے نم آنکھوں سے کہا تھا----

نہیں منتہا تم یہی رہو اپنا گھر اور شوہر کو دیکھو--- اب تمہارے لیے اصحاب سے بڑھ کر کچھ نہیں ہونا چاہیے ہم تمہیں پہنچ کر اپ ڈیٹ کریں گے تم خیال رکھنا اپنا---کہتے وہ ہینڈ کیری لیے ہی آگے بڑھے تھے--سا---سارہ آپی--- اس نے سارہ کی طرف دیکھا تھا----

بشام ٹھیک کہہ رہے ہیں--- خیال رکھنا اپنا--- اس کے گلے لگتیں وہ بھی چلی گئیں تھیں---

کمرے میں آہ کر نماز کے بعد اس نے گڑگڑا کر رو رو کر اس کی مغفرت کی دعائیں مانگیں تھیں اللہ کے آگے اس کے درجات بلند کرنے کی دعائیں مانگیں تھیں---

اور پھر بیڈ پر آہ کر لیٹ گئی تھی ایحاب کے پہلو میں----

ذہن کے تصور پر وہ سارے واقعات جگمگا رہے تھے جب جب پنکی کا ہاتھ اس پر اٹھتا تھا جب جب وہ اسے تکلیف دیتی تھی--- اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ آنسو آئے تھے اور ہچکیاں بندھیں تھیں---

لڈو کیا بات ہے--- اس کی دبی دبی ہچکیوں سے ایحاب کی نیند ٹوٹی تھی-- تب ہی آنکھیں مسلتے پوچھا تھا---

ک--ک---کچھ نہیں--- اس کے قریب ہوتے اس کو ٹائٹ ہگ کرتے منتہا نے کہا تھا---

اور پھر اس کی آغوش میں جاتے ہی اس کی ہچکیوں میں مزید تیزی آئی تھی---

کیا بات ہے منتہا کچھ ہوا ہے کیا کوئی برا خواب دیکھا ہے کہیں پین ہو رہا ہے--- وہ پریشان ہوا تھا ایک ہاتھ سے اس کے انسو صاف کرتے اس کے چہرے سے بال ہٹاتے محبت سے پوچھا تھا----

آپ۔۔۔پپ۔۔۔آپ کبھی مجھے چھوڑیں گے تو نہیں ایحاب کبھی مجھ سے دور تو نہیں جائیں گے ناں۔۔۔ مجھ سے ن۔۔۔ناراض تو نہیں ناں اب۔۔۔ وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

نہیں لڈو میں کیوں جاؤں گا اپنی زندگی سے دور اور ابھی بھی ناراضگی کی کوئی گنجائش بچتی ہے اتنا پاس آہ کر کوئی کافر ہی ہو گا جو ناراضگی ختم نا کرے اسے اس کی کمر مسلتے اس کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

ای۔۔۔ای۔۔۔ایحاب۔۔۔ میں نے بہت دکھ دیکھے ہیں میری ذندگی کی واحد خوشی آپ ہیں۔۔۔ آپ مجھ سے دور ہوئے تو میں بھئ پنکی کی طرح خودکشی کر لوں گی۔۔۔ اس نے اس کی گردن میں منہ چھپاتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

واٹ کیا پنکی نے۔۔۔اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

اس نے بہت مارا تھا مجھے کبھی ہاتھ پر کٹس لگاتی تھی میرے کپڑے پھاڑ دیتی تھی مجھے اپنے منہ کے نوالے کھلاتی تھی میں نے سب برداشت کیا مگر اس کی موت کا سن کر میرا دل صبر نہیں ہو رہا اس نے خود کو تباہ کر دیا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔۔۔۔ ایحاب نے دیکھا تھا وہ یہ سب بتاتے ہوئے کتنا ڈری ہوئی تھی۔۔۔

اچھا ریلیکس جو ہؤا اسے خدا کی رضا سمجھو مائنڈ ریلیکس کرو اپنا۔۔۔ مجھے بتاؤ پنکی کی خودکشی کا کس نے بتایا تمہیں۔۔۔

اس نے اسے ریلیکس کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

ب۔۔۔بش۔۔۔۔بشام بھائی اور۔۔۔ اس نے کچھ دیر پہلے ہوئی بشام اور سارہ سے بات بتائی تھی۔۔۔ اسے۔۔۔۔

ہمممم خدا پاک درجات بلند کریں اس کے آمین۔۔۔ اور تم ریلیکس کرو خود کو ہر بات کو خود پر حاوی نہیں کرتے دیکھو منتہا ہر انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور ویسے بھی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے تمہاری نیت کیسی تھی اس کے بی ہاف پر تم یہاں ہو اپنی زندگی کے پاس۔۔۔

اور وہ بھی اپنی نیت اور اعمال کا بھگت گئی۔۔۔ اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا مانگو اور ریلیکس رہو ہاں۔۔۔۔ آنکھیں بند کرو اور سونے کی کوشش کرو۔۔۔

کہتے اس نے اس کو اپنے بازو میں لیتے اس کا سر سینے پر رکھا تھا دوسرے ہاتھ سے ہلکا ہلکا اس کا سر دباتے اس کو پرسکون کیا تھا۔۔۔۔ کسی چھوٹی بچی کی طرح اس پر اپنا پیار نچھاور کرتے اسے سکون دیا تھا کے کچھ ہی دیر میں وہ پرسکون ہو کر سو گئی تھی۔۔۔

مگر تب تک گھڑی نے سات بجا دیئے تھے۔۔۔ اسے یاد تھا کے اس نے ارسم اور ارحام نے حائسم کے پاس جانا تھا آج کا دن ان کے لیے کتنا اہم تھا۔۔۔۔

جب ہی وہ ریڈی ہونے کے لیے اٹھا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

مجھے بھی لے جائیں ساتھ حائسم مجھے فکر ہو رہی ہے آپ کی---- حائسم کو ریڈی ہوتے دیکھ کہا تھا اس نے----

فا اٹس ڈینجرس تم گھر پر رہ کر میری کال کا ویٹ کرنا اور جیسے ہی میں تمہیں سنگنلز دوں تم میڈیا کو بھجوا دینا---اور اگر دیر ہو جائے تو لوکیشن تمہیں پتہ ہے سیکیورٹی کے ساتھ آہ جانا-- اس نے کیپ پہنتے کہا تھا----

خدا کی امان میں فاحا نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے---- اور وہ ٹیبل سے ڈائری اٹھاتا جانے کے لیے نکلا تھا----

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں حمنہ نے تیسری بار پوچھا تھا--- جی بلکل سچ نا ہی آپ کی باڈی میں کوئی چپ انسٹال کی گئی ہے اور نا ہی آپ کو کوئی زہر انجیکٹ کیا گیا ہے یہ یا تو آپ کو گمراہ کرنے کے لیے کہا گیا ہے یا کچھ بھی---

ڈاکٹر نے کہا تھا----

ہمم شکریہ ڈاکٹر کہتے ڈاکٹر کی رقم اسے دیتے وہ نکلی تھی وہاں سے---

مجھے دھوکے میں رکھ کر میک انکل بڑی غلطی کی ہے آپ نے جائیداد تو ہماری ہتھیا لی ہے مگر اپنے باپ کو نہیں اب میں آپ کو ماروں گی۔۔۔اور رہی بات اس محلول کی تو میرے باپ نے برسوں اس کا انتظار کیا ہے ایسے ہی آپ کے ہاتھ نہیں لگنے دوں گی اسے میں اس گن سے اب میں اپنے باپ کو نہیں آپ کو ماروں گی۔۔۔

کہتے گاڑی بھگاتے وہ گھر تک گئی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ہاں بولو کیا بات ہے۔۔۔ میک نے اپنے سامنے کھڑے اپنے خاص آدمی سے پوچھا تھا۔۔۔

سر حمنہ کو پتہ چل گیا ہے اسے کوئی ذہر نہیں دیا گیا اور نا ہی اس میں چپ انسٹال کی گئی ہے۔۔۔ میں نے خود اسے ڈاکٹر کے ہاں سے نکلتے دیکھا یے۔۔ اور شاید وہ اب آپ کو تباہ کرنے کا بھی سوچے گی۔۔اس کے خاص آدمی نے بتایا تھا۔۔۔۔

خیر ہے کوئی بات نہیں اس محلول تک پہنچنے کے لیے اسے انفارمیشن مجھ سے ہی چاہیے ہو گی اور اس انفارمیشن میں ہی اس کی اور اس کے باپ کی قبر میں کھودوں گا۔۔۔۔

تمہیں یاد ہے ناں تم نے کیا کرنا ہے۔۔۔اس ووڈ ہاؤس کے ساتھ۔۔۔اور جیسے ہی ان چاروں لڑکوں کے ہاتھوں میں وہ محلول آئے تم نے حمنہ کو اطلاع کر دینی ہے۔۔۔۔ وہ ذکی کے ساتھ

اس گھر میں ضرور جائے گی اور جیسے ہی وہ وہاں پہنچے اور ذکی ان لڑکوں کو مار کر محلول حاصل کر لے ہم نے اس گھر کو تباہ کر دینا ہے۔۔۔۔ اس نے اگلا پلان بتایا تھا۔۔۔

جی سر وہ سر ہلاتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

آئی تنک ہمیں سیکیورٹی لے لینی چاہیے تھی۔۔۔ ارحام نے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا اس کی ضرورت ہو گی جب تک محلول ہاتھ میں نہیں آہ جاتا کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا میں یہ ہمارے باپ کی برسوں کی محنت ہے۔۔۔۔

ارسم نے کہا تھا۔۔۔

سیکیورٹی ریڈی ہے بس ہمارے پہنچنے کی دیر ہے۔۔۔۔اور ایک سگنل دینے کی حائسم نے کہا تھا۔۔۔۔

ویسے ارسم ڈائری پر لکھا کیا تھا۔۔۔ اسحاب نے گاڑی ڈرائیو کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بابا اور ولید انکل دشمن نہیں بیسٹ فرینڈ تھے۔۔۔۔ مگر وہ اپنی دوستی کسی پر ظاہر نہیں کرتے تھے۔۔۔۔ کیونکہ انہیں خطرہ تھا ان کے سیکریٹس چوری ہونے کا۔۔۔۔

بابا اور ولید انکل اپنی اپنی جگہ بہت جانے مانے سائنٹیسٹ اور ڈاکٹر تھے۔۔۔۔ اور اپنی اسی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر وہ کچھ ایسی میڈیسن بنانا چاہتے تھے جس کے استعمال سے کینسر

جیسے موذی مرض کا ایک ہی ویکسین سے ساتھ علاج ہو جو آج تک کسی نے نا بنائی اور نا ہی بنی ہو۔۔ انھوں نے اپنی ڈائری میں لکھا تھا کے ان دونوں نے بے تحاشہ ایکسپیریمنٹ کیے تھے مگر ہر بار انہیں ناکامی ہوئی تھی اور پھر ایک بار ایسا ہوا کے ان کا ایک ایکسپیریمنٹ کام کر گیا۔۔۔ انھوں نے ایک ایسی ویکسین تیار کی جس کے ایک انجکشن سے کینسر کا مرض جڑ سے ختم ہو جائے یہی نہیں اس ویکسین کو ہر انسان کے پیدا ہوتے ہی حفاظتی انجکشن میں شامل کر لیا جائے جس سے کبھی کسی انسان کو کینسر نا ہو۔۔۔۔

مگر یہ بات بابا کے ایک ساتھی کولیگ کو پتہ چل گئی اور اس نے انہیں تنگ کرنا شروع کر دیا کے وہ کسی بھی طریقے سے وہ میڈیسن انہیں بیچ دے یا اس کا فارمولہ بتا دے مگر بابا نے اسے بیچنے سے یا فارمولا بتانے سے منع کر دیا۔۔۔

بابا کا کولیگ یہ چاہتا تھا کے اسے بیرونے ملک بیچ کر کروڑں کمایا جائے مگر بابا یہ چاہتے تھے کے یہ ہمارے ملک کا اثاثہ ہے اور اسے ہمیں اپنے ملک میں انٹروڈیوز کروانا ہے تاکہ باہر سے لوگ اسے ہمارے ملک میں خریدنے آئیں۔۔۔ اسی وجہ سے ان میں بہت بحث ہوئی پہلے وہ نہیں جانتے تھے کے وہ میڈیسن ولید انکل نے بابا کے ساتھ مل کر تیار کی ہے مگر جب جیسے انہیں پتہ چلا کے ولید انکل اور بابا گہرے دوست ہیں دشمن نہیں تو انھوں نے انہیں بھی تنگ کرنا شروع کر دیا اس ڈائری میں یہ بھی لکھا تھا کے ایک وقت ایسا آیا کے انہیں لگنے لگا کے ان کی

جان کو خطرہ ہے تو ان دونوں نے مل کر پزل باکس تیار کرنے کا سوچا اور اپنے پیچھے ہنٹس چھوڑے تاکہ ہماری محنت ہمارے بچے دنیا کے سامنے لائیں اور اس کام کے لیے ولید انکل نے ذوئیشہ اور بابا نے مجھے چنا کیونکہ فاحا تو بہت چھوٹی تھی----

اورپتہ ہے ڈائری کے لاسٹ میں لکھا تھا کے مجھے آنے والے سالوں میں ایسا محسوس ہوتا ہے کے جب یہ پزل باکس کھلے گا تو تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک مضبوط بندھن میں بندھے ہوگے کیونکہ یہ میری اور ولید کی خواہش ہے کے تم دونوں ایک دوسرے سے ایک گہرے رشتے میں جڑ جاؤ مگر ہو گا وہی جو خدا بہتر جانتا ہے----

اور دیکھو ارحام بابا کی اور ولید انکل کی بات سچ ہوئی میں اور ذوئیشہ تو بچپن سے ہی ایک دوسرے سے جڑ چکے تھے----اور یہ سب پڑھ کر سن کر ذوئیشہ بہت روئی تھے----

کہتے ارسم کی آنکھیں بھی نم ہوئیں تھیں----

اور اس کولیگ کا نام اس کا پتہ وہ ذندہ ہے یا نہیں کچھ بھی نہیں لکھا تھا اس ڈائری میں کیا---ارحام نے پوچھا تھا----

لکھا تھا--- ارسم نے لمبا سانس کھینچتے غصے میں کہا تھا----

تو پھر ہمیں اس کو پہلے پکڑنا چاہیے پھر محلول کو تاکہ پھر اس میڈیسن کو کوئی حاصل کرنے کے لیے ہمیں نقصان نا پہنچا سکے--- اسحاب نے کہا تھا----

وہ کون ہے یہ تم لوگ وہاں چل کر دیکھ لینا--- کچھ سانپ استیون میں ہم خود پالتے ہیں اور انہیں پچکارتے بھی ہیں اور ساری زندگی ہمیں اندازہ نہیں ہو پاتا کے وہ ہمارے خیرخواہ ہیں یا دشمن ہمارے سین میں بھی کچھ ایسا ہی ہے----

حائسم نے کہا تھا اب کی بار----

مطلب اس کو بل سے نکالنے کے لیے اس میڈیسن تک پہلے پہنچنا ضروری ہے--- ارحام بولا تھا----

نہیں اس کی فطرت اور اس کی نفرت اور لالچ کی انتہا دیکھنی تھی مجھے--- اس لیے یہ سب ضروری تھی ارسم نے غصے سے کہا تھا---

گاڑی شہر سے دور ایک جنگل کے پاس رکی تھی--- کیا انکل یہاں ایکسپریمنٹ کرنے آتے تھے ارحام نے پوچھا تھا---

ہاں ڈائری میں لکھا ہے کے یہاں سے تین میل کے فاصلے پر ایک ووڈ ہاؤس ہے دعا کرو وہ وہیں پر ہو---- حائسم نے کہا تھا---

اور پھر کچھ دیر بعد چلتے چلتے وہ ایک ووڈ ہاؤس میں پہنچے تھے--- جو دو کمروں پر مشتمل تھا جس کی حالت بوسیدہ ہوئی تھی مگر وہ گرا نہیں تھا یوں لگتا تھا جیسے کوئی سالوں سے اس کی نگرانی کر رہا ہو----

ارسم مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے یہاں کوئی آتا جاتا رہا ہو۔۔۔ حائسم نے کہا تھا۔۔۔

شاید اس کو یقین ہو کے محلول کا تانا بانا ادھر سے جڑا ہے اس لیے اس نے اس کی حفاظت رکھی ہو ارسم نے کہا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ اب اس ووڈ ہاؤس کی ڈائریکشن کا اندازہ لگانا ہو گا پہلے۔۔۔ حائسم نے کہا تھا۔۔۔اور پھر چاروں سمتیں نوٹ کیں تھیں۔۔۔ ساؤتھ نورتھ ایسٹ ویسٹ۔۔۔۔

ڈائری پر لکھا تھا۔۔۔ ساوتھ سے دس قدم پیچھے ایسٹ سے دس قدم آگے نورتھ سے بیس قدم پیچھے اور ویسٹ سے بیس قدم آگے۔۔۔۔

حائسم نے ڈائری پر لکھے الفاظ دہرائے تھے۔۔۔۔ اور ارسم نے ان ڈائریکشنز میں قدم لینے شروع کیے تھے اسی طرح آگے پیچھے پھر پیچھے آگے اور اسی طرح وہ ووڈ ہاؤس کی پچھلی سائیڈ سے چالیس قدم کی دوری پر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔ دو جڑواں درخت کے بیچوں بیچ۔۔۔۔۔

یس یہی ارسم اس ڈائری پر لکھا تھا کے جب تم صحیح لوکیشن پر کھڑے ہو گے تو تمہارے ایک طرف بیری کا اور دوسری طرف پیپل کا درخت ہو گا اپنے سر پر دیکھو۔۔۔ حائسم نے کہا تھا۔۔۔

اب مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان دونوں ہاتھوں کے فاصلے پر زمین کھودنی شروع کرنی ہے۔۔۔۔

اس نے نیچے بیٹھتے زمین کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

ابحاب گاڑی سے۔۔۔ حائسم نے اس کی طرف دیکھا تھا تب ہی ابحاب گاڑی سے کھدائی کا سامان لایا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں انھوں نے زمین کھودنی شروع کر دی تھی۔۔۔۔

ہاں میک بولو اس نے کال رسیو ہوتے ہی پوچھا تھا۔۔۔ تمہیں یاد ہے ناں تم نے کیا کرنا ہے۔۔۔ وہ لوگ پہنچ چکے ہیں اس محلول تک۔۔۔میک نے کہا تھا۔۔۔

کیا واقع کب کیسے کس جگہ۔۔۔ حمنہ نے پوچھا تھا۔۔۔۔

اپنے باپ سے بولو کے جس ووڈ ہاؤس کی برسوں سے نگرانی کروا رہا ہے وہ وہ محلول اس کے اس پاس ہی تھا۔۔۔ جسے وہ چاہ کر بھی نہیں ڈھونڈ پایا یا شاید تب اس کی قسمت میں نہیں تھا قسمت میں تو وہ اب بھی نہیں ہے اس کی کیونکہ وہ محلول تم حاصل کر کے مجھے پہنچاؤ گی اور اپنے باپ کو مار دو گی ایسا ہی ہے نا کچھ۔۔۔

اس نے یقین دہانی کے لیے پوچھا تھا۔۔

ہ۔۔۔ہ۔۔ہاں ایسا ہی ہے حمنہ نے کہا تھا۔۔۔

خیر تم سے محلول کے ساتھ ملاقات ہوتی ہے بائے کہتے اس نے فون رکھا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

سر آپ کو کیسے یقین تھا کے وہ محلول اس ووڈ ہاؤس کے اردگرد ہی ہو گا۔۔۔ اس کے خاص بندے نے پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ تو مجھے برسوں سے یقین تھا کے اس ووڈ ہاؤس سے اس محلول کا لنک ہے مگر یہ نہیں معلوم تھا کے وہ ووڈ ہاؤس میں ہے محلول یا اس سے دور یا پھر کہاں کیونکہ تب میں نے اور ذکی نے اس پورے ووڈ ہاؤس کا چپہ چپہ چھان مارا تھا یہی نہیں اس کے اردگرد کی ذمین بھی مگر ہمیں نہیں ملا تھا۔۔۔

اب اگر اس محلول کو ووہ لوگ وہاں سے تلاش کرتے ہیں تو اس کا مطلب ان دونوں نے بہت سوچ سمجھ کر کوئی خاص جگہ متعین کر کے وہ رکھا ہو گا۔۔۔ اور اسی گتھی کو سلجھانا ہے۔۔۔

اس لیے میں نے تم سے رات کو ہی وہاں پر ریموٹ بمب نصب کر وایا تھا۔۔۔ بس اپنے خدشے کے تحت اگر تو وہ ادھر ہی ہوا تو اس ریموٹ کا ایک بٹن دبانے سے میرے راستے کے سارے کانٹے نکل جائیں گے۔۔۔

پھر میں وہ محلول اور دنیا میری مٹھی میں۔۔۔

اور صبح تم نے میرے شک کو یقین میں بدل دیا یہ کہہ کر کے ان کی گاڑی اس ووڈ ہاؤس کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ بس اب تو تماشہ دیکھنا ہے ہمیں۔۔۔ میک قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

چلو ہم بھی چلیں۔۔۔کہتے ریموٹ اور گن لیتے وہ بھی ووڈ ہاؤس جانے کے لیے تیار ہوا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا یہ کیا کہہ رہی ہو حمنہ تم--- میک کیسے ایسا کر سکتا ہے اور تم نے وہ ساری جائیداد اس کے نام اور پھر مجھے مارنے پر تل گئی مطلب--- ذکی دھاڑا تھا غصے میں---

میں نہیں جانتی پاپا مگر میں بہت ڈر گئی تھی--- اب جیسا میں کہوں گی آپ کو ویسا ہی کرنا ہے--- ہمیں اس ڈرامے کو آگے لے کر چلنا ہے بٹ جہاں آپ کو مارنے کی باری آئے گی وہیں پر میں اپنی گن کا رخ میک کی طرف کر لوں گی----

اس نے ساری بات بتاتے ہوئے کہا تھا---

اور تمہیں لگتا ہے کے تمہیں پتہ چل گیا ہے کے تم میں کوئی چپ کوئی زہر انسٹال نہیں کیا گیا اس بات کا میک کو نہیں پتہ ہو گا---

ذکی نے کہا تھا---

نہیں پاپا اسے کچھ پتہ نہیں نا اس کے لہجے سے لگا اگر اسے پتہ ہوتا تو وہ مجھے ڈراتا دھمکاتا آپ پلیز چلیں اگر آپ کو وہ محلول حاصل کرنا ہے تو ہمیں ووڈ ہاؤس جانا ہو گا--- اور آئی ایم شور وہ چاروں وہیں ہو گے ارحام بھی ہو گا---

جیسے وہ محلول مل جائے گا آپ کو---- ہم باقی سب کو مار دیں گے سوائے ارحام کے اور پھر ارحام کو لے کر میں یہاں سے دور چلی جاؤں گی----

اس نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔ پھر پسٹل اپنی پینٹ کی پاکٹ میں رکھی تھی اور باپ کو لے کر نکلی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

ارحام دیکھو تمہارے موبائل کے سگنلز آہ رہے ہیں یہاں۔۔۔۔ حائسم نے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں یار شاید کسی بھی موبائل کے سگنلز نہیں آہ رہے۔۔۔۔ سب نے باری باری موبائل چیک کیے تھے۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہمیں کھدائی کرنے سے پہلے سیکیورٹی کو بلا لینا چاہیے مگر یہ سگنلز۔۔۔۔ حائسم نے کہا تھا۔۔

ہمارے پاس گنز ہیں ہم خود کر لیں گے اپنی حفاظت ارسم نے جگہ کھودتے کہا تھا۔۔۔

بات یہ نہیں ہے ارسم ہمیں کیا پتہ کتنے لوگ اٹیک کریں ہم پر خیر میں نے اپنے ساتھی انسپکٹر کو ایک بجے تک سیکیورٹی بھیجنے کا بولا تھا ابھی بارہ بجے ہیں تب تک ہم سنبھال لیں گے۔۔۔ حائسم نے کہتے ارسم کے ساتھ ہی زمین کھودنی شروع کی تھی۔۔۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد انہیں زمین میں سے ایک پولیتھن بیگ اور ایک فائل ملی تھی۔۔۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

اس پولیتھن بیگ میں ایک شیشے کی بوتل میں ایک گہرے نیلے رنگ کا محلول تھا۔۔۔ اور لال رنگ کی فائل تھی۔۔۔ ارسم نے اس فائل کو کھول کر دیکھا تھا۔۔۔ جس میں اس محلول کو بنانے کا طریقہ درج تھا اس کی اٹیسٹڈ کاپیز ریسرچ کاپیز ویریفائیڈ ڈوز سرٹیفکیٹ اور بہت کچھ تھا۔۔۔۔ اور آخر میں ایک خط جس پر واضح الفاظ میں لکھا تھا اگر کبھی وہ مرے تو ان کی موت کا ذمہ دار ذکا اللہ ہو گا۔۔۔

ارسم کا خون کھولا تھا ذکا اللہ کا نام دیکھ کر۔۔۔۔

آئی تنک ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے اب۔۔۔ حائسم نے ارسم کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر زمین میں واپس مٹی بھر کر وہ ووڈ ہاؤس کی بیک سائیڈ سے نکلے تھے۔۔۔۔

ارسم نے فائل اور وہ بوتل پکڑی ہوئی تھی جب کے ایحاب اور ارحام نے کھدائی کا سامان۔۔۔ اور حائسم نے گن تاکہ کوئی بھی راستے میں حملہ کرے تو اس سے بچا جا سکے۔۔۔ابھی وہ دو قدم آگے ہی بڑھے تھے کے۔۔۔۔

بڑی دیر کر دی مہربان آتے آتے۔۔۔۔۔ ووڈ ہاؤس کے دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے ذکا اللہ نے کہا تھا۔۔۔۔

ذکی انکل آپ۔۔۔ ارحام اور ایحاب۔۔۔دونوں ششدر ہوئے تھے۔۔۔۔

ہاں یہی ہے وہ آستین کا سانپ جس نے ہم دونوں کو یتیم کیا تھا صرف دولت کے لالچ میں اور ایسی ہی خصلت اس نے اپنی بیٹیوں کو دی۔۔۔۔

ارسم چیخا تھا اس پر۔۔۔۔

مطلب ولید انکل اور سلطان انکل کا قتل حمنہ اور ذیںم۔کے پاپا یعنی ذکی انکل نے۔۔۔۔

ارحام کو تو جیسے شاکڈ لگا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ وہ بہت پرانی بات ہے۔۔۔ اب شاید تم لوگوں کے بچے بڑے ہو کر تم لوگوں کے قاتلوں کو ڈھونڈیں مگر افسوس تم لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں کے ان کے لیے کوئی کلو چھوڑ کر جا سکو جیسے تمہارے باپ نے چھوڑا تھا۔۔۔۔

ذکی نے فلق شگاف قہقہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

اس کی نوبت نہیں آئے گی ذکا اللہ چپ چاپ خود کو میرے حوالے کر دو ورنہ۔۔۔۔

ورنہ کیا انسپکٹر حائسم ولید خان مجھے مار دوں گے ارے میں ڈر گیا کل کے بچے سے اپنی سلامتی چاہتے ہو تم چاروں تو یہ محلول میرے حوالے کرو اور نکلو یہاں سے۔۔۔

اس نے چنگھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اتنی آسانی سے دے دیں۔۔۔ برسوں کی اپنے باپ کی محنت لے سکتے ہو تو لے لو۔۔۔۔ حائسم اسے کہتے اس کی طرف بڑھا تھا کے اس کے پاؤں کے پاس کسی نے فائر کیا تھا۔۔۔۔

اور وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

خبردار جو میرے باپ کی طرف ایک قدم بھی بڑھایا بھون کر رکھ دوں گی تم سب کو۔۔۔ حمنہ نے باپ کے پیچھے سے نکلتے کہا تھا۔۔۔

تو آخر کار تم اپنے بل سے باہر آہ ہی گئی حمنہ بی بی۔۔۔

حائسم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے تو باہر آنا ہی تھا۔۔ تم جیسے چوہوں کو اوپر پہنچانے کے لیے۔۔۔ اس نے اسی ٹون میں جواب دیا تھا۔۔۔۔

افسوس ہوتا ہے مجھے ان دنوں پر اور اس دوستی پر جو تم دونوں بھنوں پر ضائع کی ہم نے ارسم کا بس نہیں چل رہا تھا کے اس کا خون پی لے۔۔۔۔

افسوس تو اب مجھے ہو گا تم سب کے مرنے پر۔۔۔۔کہتے اس نے پہلے حائسم کے ہاتھ پر فائر کیا تھا اور پھر ارسم کے اوپر۔۔۔دونوں کے ہاتھوں پر گولی لگی تھی۔۔ حائسم کے ہاتھ سے گن نکل کر دور گری تھی اور ارسم کے ہاتھ سے وہ پولیتھن بیگ جسے اگلے ہی لمحے ذکی نے ایک جست میں جا لیا تھا۔۔۔۔

حائسم ارسم۔۔۔ ایحاب ارحام۔ان کے پاس پہنچے تھے۔۔۔۔

پکڑو انہیں ارسم چلایا تھا۔۔۔ انہیں ووڈ ہاؤس میں داخل ہوتے دیکھ اور وہ محلول پکڑتے دیکھ۔۔۔۔

جب ہی وہ چاروں ووڈ ہاؤس میں تیزی سے بھاگے تھے اور حائسم نے اپنے ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر حمنہ کو پیچھے سے پکڑا تھا۔۔۔۔

ذکی اگر تم نے وہ بیگ واپس نا کیا تو ابھی کے ابھی میں اس لڑکی کے دماغ میں گولی مار دوں گا اپنی گنز نیچے پھینکو۔۔۔۔ اس نے اپنی پینٹ میں اٹکائی دوسری گن نکالتے حمنہ کے سر پر رکھتے کہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں اسے کچھ مت کرنا میں دے رہا ہوں دے رہا ہوں میں۔۔۔۔ یہ لو گنز۔۔۔ اس نے گنز نیچے کی طرف رکھتے ان کی طرف پھینکی تھیں جنہیں ارسم اور ارحام نے پکڑا تھا۔۔۔۔ حمنہ کو حائسم کے پاس کھڑے دیکھ کر اس نے گھبراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پھینکو اسے ادھر ورنہ۔۔۔۔ حائسم پھر سے چلایا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کے ذکی کا دماغ کچھ اور سوچ رہا ہے۔۔۔

م۔۔۔میں۔۔۔ دیتا ہوں۔۔۔ ذکی نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا کے کیسے وہ حمنہ کو بچائے تب ہی اس نے پاس پڑی چیئر ان کی طرف اچھالی تھی۔۔۔۔ جسے ارسم نے پیچھے سے جالیا تھا۔۔۔۔ اور ٹھیک اسی وقت حائسم نے حمنہ کی ٹانگ پر فائر کیا تھا۔۔۔۔

اہہ آہ--- پاپا وہ درد سے چلائی تھی----

چھوڑ دو اسے حائسم یہ لو---- اپنی بیٹی کی ٹانگ لہو لوہان دیکھ کر--- ذکی نے وہ بیگ باہر کی طرف دور پھینکا تھا----

حائسم نے حمنہ کو باہر کی طرف دھکیلا تھا--- اور اسی وقت وہ چاروں بیگ کی طرف چھلانگ لگاتے لپکے تھے---- اور باہر دور گرے تھے----میک جو درختوں کی اوٹ میں کھڑا سب دیکھ رہا تھا----

موقع کا فائدہ اٹھاتے ریموٹ کا بٹن دبایا تھا--- ایک زور دار دھماکہ ہوا تھا--- جس سے اردگرد دھواں پھیل گیا تھا---- وہ چاروں بھی اڑتے ہوئے مزید دور جا کر گرے تھے اور حمنہ اور ذکی وہ تو ووڈ ہاؤس کے ساتھ ہی تباہ ہو گئے تھے----

میک نے اس دھویں میں آگے پہنچتے اس بیگ کو پکڑا تھا کے کسی نے اس کی ٹانگ کو پیچھے سے پکڑا تھا مضبوطی سے----

چھوڑو ورنہ میں گولی مار دوں گا---- میک نے اپنی ٹانگ چھڑواتے ہوئے کہا تھا--- مگر ارسم نے زخموں کو برداشت کرتے اس کو نیچے کی طرف گھسیٹ کر پھینکا تھا----

اور اس سے بیگ لینے کی کوشش کرنے لگا تھا---- تب ہی میک کے ایک اور ساتھی نے آہ کر ارسم کی کمر پر ٹانگیں مارتے اسے بچایا تھا----

حائسم ایحاب اور ارحام اوندھے منہ زمین پر پڑے تھے۔۔۔اور اپنی کمر پر پے در پے وار سہتے ارسم کا سانس بھی ٹوٹا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے میک وہ بیگ لے کر بھاگتا کسی نے اس کے سر پر گن رکھی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ فاحا تھی۔۔۔

پولیس نفری کے ساتھ آتے ہی اس نے میک کے منہ پر پے در پے وار کیے تھے گن سے کے وہ ذمین پر ڈھیر ہوا تھا اس سے بیگ لے کر اپنے ہاتھ میں لیا تھا اس نے جب کے اس کے ساتھیوں کو پولیس نے اسی ٹائم حراست میں لے لیا تھا۔۔۔۔

ریسکیو ٹیموں کو بلوا کر ان چاروں کو ہوسپٹل منتقل کراوایا گیا تھا۔۔۔ اور پھر کچھ دنوں کے بعد وہ ٹھیک ہو گئے تھے۔۔۔۔

حمنہ اور ذکی چونکہ ووڈ ہاؤس میں تھے اس لیے ان کے جسم کے چھیتڑے اڑ گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ ارسم ایحاب ارحام اور حائسم باہر کی طرف کود کر بھاگے تھے اس لیے وہ بچ گئے تھے مگر چوٹیں انہیں بھی بہت گہری لگیں تھی۔۔۔۔

میک کو پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر پوری تفتیش کے بعد اس نے سچ اگلا تھا۔۔۔ اور سب سچ سننے کے بعد اسے دو بار سزائے موت کا فیصلہ سنایا گیا تھا۔۔۔۔

حمنہ اور ذکی کے کیئے گئے ایشال کے اوپر کیس پر ابدال نے پوری سچائی اور دیانتداری سے اپنا ریکارڈ قلم بند کروایا تھا پھر کیمرے میں موجود ریکارڈنگ عدالت میں پیش کی گئی تھی اور پوری عزت و آبرو کے ساتھ وہ کیس ایشال کے اوپر سے خارج کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

معزم حسین اور اس کی ماں کے اوپر لگے الزامات سچ ثابت ہو گئے تھے۔۔۔۔ معزم حسین پر کسی کے اوپر بدکرداری کا الزام لگانے پر اور اس کے ماں باپ کو ٹارچر کر کے ان کو گہرا صدمہ دینے پر ان کی موت کا ذمہ دار قرار دیا گیا کے اس نے حالات ایسے بنائے کے وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔۔۔۔ معزم حسین کو بھی سزائے موت کا حکم دیا گیا۔۔۔ جبکہ اسکی ماں کو تا عمر قید سنائی گئ۔۔۔۔

جس دن معزم کو سزائے موت ہونی تھی اس دن آخری بار منتہا اس سے ملنے گئ تھی اسحاب کے ساتھ۔۔۔

منتہا مجھے معاف۔۔۔۔وہ بہت بدل گیا تھا بڑی ہوئی داڑھی مونچھیں کمزور سا جسم۔۔۔۔۔

مجھے بس ایک سوال کا جواب دو معزم حسین یہ سب کر کے کیا پاہ لیا تم نے اپنے دھوکے اور آرزوؤں اور بدلے میں جل کر تم تو خود ہی خاک ہو گئے۔۔۔۔ وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

منتہا میں تم سے معافی مانگتا ہوں میری سزا معاف کروا دو۔۔۔ اس نے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

کاش کروا سکتی معاف۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔چٹاخ۔۔۔ اس نے پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارے تھے۔۔۔یہ میں نے اس لیے نہیں مارے کے تم نے میرے حق میں غلط کیا بلکہ اس لیے مارے کے تم نے مجھ سے میری جنت چھینی جاؤ معزم حسین میری دعا ہے تمہیں میرے آنسو تمہارے مرنے کے بعد بھی سکون نا دیں۔۔۔کہتے وہ رکی نہیں تھی۔۔۔ اسے مزید پستیوں میں دھکیل گئی تھی۔۔۔ پنکی بھی اپنے انجام کو پہنچ چکی تھی اس نے جو بویا وہی ساتھ لے گئی۔۔۔

ہر شخص اپنے منطقی انجام کو پہنچا مگر زندگی سے ملے دکھ تکلیفیں اور رنج ان کا کوئی انجام نہیں ہوتا وہ تا ابد تا عمر یاد رہتیں ہیں۔۔۔۔ اور ہمیشہ یاد رہتیں ہیں بھولتی نہیں ہیں۔۔۔۔

یہ لندن کی سب سے بڑی ایوارڈ سیریمنی تھی جس میں پوری دنیا کے سائنٹیسٹ جمع تھے جن کے کام کو سراہا جا رہا تھا ایوارڈز سے نوازا جا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں بھی اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔۔

اب ہم دو ایسے انسانوں کو ایک ایسے لائف ٹائم۔اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازنے جا رہے ہیں جنہوں نے لوگوں کی زندگیاں بچانے کے لیے اپنی زندگیاں داؤ پر لگا دیں دو دوستوں نے مل کر ایک ایسی ویکسین تیار کی جسے شاید برسوں تک ان کی جدت پر ایوارڈ دیا جائے تو کم نا ہو گا۔۔۔ لیڈیز

اینڈ جینٹل مین پلیز گیو بگ اَرونڈ آف کلیپ مسٹر سلطان چوہدری اینڈ مسٹر ولید خان۔۔۔۔ مے اللہ گیو بوتھ ریسٹ ان پیس جنا۔۔۔۔

اور یہ ایواڈ رسیو کرنے آہ رہے ہیں ان کے بیٹے مسٹر ارسم سلطان چوہدری اور مسٹر حائسم ولید خان۔۔۔ جنھوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس مخلول کو برسوں بعد ڈھونڈ نکالا اور نا صرف ڈھونڈ نکالا بلکہ اپنے باپ کے قاتلوں کو بھی دنیا کے سامنے لائے۔۔۔۔ رئیلی اِٹس این اونر کے وہ آج یہاں اپنے پیرنٹس کا ایوارڈ رسیو کرنے آئے ہیں۔۔۔

پلیز ویلکم بوتھ۔۔۔۔ ہوسٹ نے کہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے کھڑے ہوئے تھے شان سے۔۔۔۔ ذوئیشہ اور فاحا نے مسکرا کر دونوں کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اسٹیج پر پہنچے تھے ایوارڈ رسیو کرنے۔۔۔۔

اور پھر ایوارڈ رسیو کر کے مائک کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

کچھ رشتے اور کچھ قربانیاں ایسی یوتی ہیں جو اپنی مثال آپ ہوتی ہیں اور ہمارے پیرنٹس کی قربانی ہمارے ملک اور اس کی آبرو کی تھی۔۔۔۔

ڈونٹ فورگیٹ کے پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو ہر ہنر میں اول ہے جس کے لیے کچھ بھی نا ممکن نہیں اور اس کی ذندہ مثال یہ ویکسین ہے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ارسم نے کہا تھا۔۔۔

مجھے خوشی ہوتی اگر میں وہاں ہجوم میں بیٹھا ہوتا اور میرا باپ یہ ایوارڈ خود لے کر اپنے لیے کچھ کہہ رہا ہوتا اور میں وہاں بیٹھا اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوتا جیسے آج میرا بیٹا بیٹھا مجھے دیکھ رہا ہے مگر کچھ قرض بہت بھاری ہوتے خدا ہمارے والدین کی مغفرت فرمائیں اور ہمیں بھی ان جیسا بنائے تاکہ ہم بھی اپنے وطن کی مٹی کے لیے کچھ کر سکیں شکریہ۔۔۔حائسم نے کہا تھا۔۔۔

یہ ایوارڈ انہیں پانچ سال بعد ملا تھا اس سے پہلے بھی ایوارڈ ملتے رہے تھے مگر چونکہ اس ویکسین کی مانگ پوری دنیا کے ممالک میں بڑھتی جا رہی تھی تو اس کی پاپولیرٹی اور اس کے فاعدوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پوری دنیا کے ملکوں نے یہ ایوارڈ سیرمنی آرگنائز کروا کر انہیں ایوارڈ سے نوازا تھا۔۔ ایک طرح کا یہ سلام عقیدت تھا۔۔۔

وہ اسٹیج سے اتر کر نیچے آئے تھے ایوارڈ ہاتھوں میں لیے ذوئیشہ ارسم اور ان کی بیٹی جبکہ حائسم فاحا اور ان کا بیٹا میران اب کھڑے کسی سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تب ہی حائسم سے ایوارڈ لیتے میران دور جا کر کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا تھا چھوٹے چھوٹے ہاتھ لگا کر محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

چھوڑو اسے یہ نانا کا ایوارڈ ہے۔۔۔ اپنے ماتھے سے بال پیچھے کرتے عسرا نے میران کے ہاتھ سے ایوارڈ کھینچا تھا۔۔۔اس کے پاس جا کر۔۔۔

عیسرا بہت بری بات ہے والئے آر یو ہرٹنگ میران واپس کریں اسے میران کو یو نو ناں میران کانٹ سپیک آپ کیوں ہر وقت انہیں تنگ کرتی رہتیں ہیں---

ذوئیشہ نے عسرا کے پاس آتے اس کو آنکھیں دکھاتے کہا تھا اور ایوارڈ واپس میران کو دیا تھا جس کو لیتے وہ خوش ہو گیا تھا--- وہ پیدائشی سن سکتا تھا مگر بول نہیں سکتا تھا---

کیا ہوا--- فاحا نے میران کے پاس آتے پوچھا تھا---

جب ہی میران نے عسرا کے ہاتھ میں ایوارڈ دیا تھا اور ماں کا ہاتھ پکڑے باپ کی طرف چل دیا تھا جو دور کھڑا ارسم سے باتیں کر رہا تھا-----

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کچھ کہانیاں کبھی ختم نہیں ہوتیں--- اور نا ہی کچھ اذیتیں ہر انسان اپنے اندر کہانی لیے ہوئے ہے اور انسان سے جڑی کہانی تلخ ہے--- مگر ان تلخ کہانیوں کے کردار خالص ہوتے ہیں--- جو دکھ پی کر امر ہوتے ہیں---

جیسے ولید خان اور سلطان چوہدری برسوں دنیا میں امر رہیں گے اپنی جان کا نظرانہ دے کر-- کیونکہ انہوں نے اپنے بارے میں نہیں اپنے جیسے ان لوگوں کے بارے میں سوچا جن کی جانیں ان کو اپنی جانوں سے زیادہ قیمتی لگیں--- تب ہی تو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو یتیم کر کے چھوڑ گئے تاکہ کوئی اور یتیم نا ہو سکے---

اور ذکی اس نے اس کھیل میں نا پہلے کچھ پایا اور نا بعد میں ہر چال پر بھاری خمیازہ بھگتا اپنی بیٹیوں کے ہاتھوں مات کھائی نا خود جی سکا اور نا بیٹیوں کو بچا سکا۔۔۔ اور نا ہی انہیں سب کچھ دے کر بھی ان کی تربیت سنوار سکا۔۔۔ اس نے اپنے ہر معاملے میں رسوائی اٹھائی تب ہی دنیا اسے ایک قاتل اور ایک بے حس سفاک انسان اور ایک برے باپ کے روپ میں جانتی ہے جس نے ہر معاملے میں مات کھائی۔۔۔

مومن اور بیربل دو ایسے کردار تھے جنھوں نے اپنی محرومیوں کو اپنے لیے عذاب بنا دیا تھا جنہیں نا دنیا میں سکون میسر آیا کبھی اور نا آخرت میں اور مومن اس نے تو خدا کی رحمت کی نافرمانی کر کے سفاکیت کی حدیں جس کی خاطر پار کیں آخر میں اسی بھائی کے ہاتھوں موت پائی۔۔

اور میک اس نے پہلے ذکی کی چاکری کی اور پھر اپنے بیٹوں کی موت کے بعد اس کے بدلے کی آگ میں جل کر خود کو درست کرنے کی بجائے اپنی آخرت خراب کی۔۔۔۔ اور ان لوگوں میں شامل ہوا جنہیں ہدایت کبھی میسر ہی نہیں آتی۔۔۔

معزم حسین اور تائی چاہ کر بھی کچھ نا بگاڑ سکے منتہا کا کیونکہ انسان سے تو لڑا جا سکتا ہے مگر اس کا نصیب لکھنے والے رب سے نہیں۔۔۔ اس لیے جیسا بویا اس کو کاٹا۔۔۔

پنکی حمنہ اور زینم میری کہانی کے ایسے کردار تھے جو ہمیشہ غلط کر کے حاصل کی چاہ میں رہیں اور پھر ہمیشہ کے لیے لا حاصل ٹھہرائی گئیں۔۔ کیونکہ ابن آدم کو چاہت بھی وہی میسر آتی ہے

جس میں اس کے رب کی چاہت ہو اور رب کی چاہت منافق دلوں اور انسانیت کو دکھ دینے والوں کو کب ملتی ہے---

ختم شد---